مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

سلسلة خدمة الحديث النبوي
6

صحیح ابنِ خزیمہ

امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج: نصیر احمد کاشف فوائد: محمد فاروق رفیع نظر ثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

1

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

فہرست مضامین

عرضِ ناشر -- 49

عرضِ مترجم -- 53

امام ابن خزیمہ کے حالاتِ زندگی -- 55

كِتَابُ الْوُضُوءِ

وضو کے متعلق ابواب -------------------------------- 63

١......بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الثَّابِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَنَّ إِتْمَامَ الْوُضُوءِ مِنَ الْإِسْلَامِ

نبی اکرم ﷺ سے ثابت حدیث کا بیان کہ وضو کی تکمیل (وضوء کو مکمل کرنا) اسلام کا جزو ہے -------------------------- 63

٢......بَابُ ذِكْرِ فَضَائِلِ الْوُضُوْءِ يَكُوْنُ بَعْدَهُ صَلَاةٌ مَكْتُوْبَةٌ

اس وضو کے فضائل کا بیان جس کے بعد فرض نماز ادا کی جائے-65

٣...... بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ الْوُضُوْءِ ثَلَاثاً ثَلَاثاً يَكُوْنُ بَعْدَهُ صَلَاةُ تَطَوُّعٍ لَا يُحَدِّثُ الْمُصَلِّى فِيْهَا نَفْسَهُ

اس وضو کی فضیلت کا بیان جس میں اعضاء تین تین بار دھوئے جائیں، اور نفلی نماز ادا کی جائے جس میں نمازی اپنے نفس سے بات چیت نہ کرے -------------------------------- 66

٤...... باب ذكر حَطِّ الْخَطَايَا بِالْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ صَلَاةٍ تَكُوْنُ بَعْدَهُ

بغیر نماز پڑھے، صرف وضو ہی سے گناہ معاف ہونے کا بیان 68

٥......بَابُ ذِكْرُ حَطِّ الْخَطَايَا وَ رَفْعِ الدَّرَجَاتِ فِى الْجَنَّةِ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَ إِعْطَاءِ مُنْتَظِرِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ أَجْرَ الْمُرَابِطِ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ

مشقت اور تکلیف کے باوجود مکمل وضو کرنے سے گناہوں کے معاف ہونے، جنت میں درجات کی بلندی اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والے کو جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے کے برابر ثواب دیے جانے کا بیان -------------------- 69

٦...... بَابُ ذِكْرُ عَلَامَةِ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِيْنَ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ بِآثَارِ الْوُضُوْءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلَامَةٌ يُعْرَفُوْنَ بِهَا فِى ذٰلِكَ الْيَوْمِ

نبی اکرم ﷺ کی امت، جسے اللہ تعالیٰ نے بہترین امت بنایا اور انہیں لوگوں کی بھلائی کے لیے پیدا کیا ہے، کی نشانی قیامت کے روز آثار وضو ہوگی جس سے وہ پہچانے جائیں گے---- 71

٧......بَابُ اسْتِحْبَابُ تَطْوِيْلِ التَّحْجِيْلِ بِغَسْلِ الْعَضُدَيْنِ فِى الْوُضُوْءِ إِذِ الْحِلْيَةُ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ

وضو میں عَضُدَین (کندھے اور کہنی کے درمیان کے حصے تک بازو) دھو کر تحجیل کو لمبا کرنا مستحب ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ کے حکم

الْوُضُوْءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحُكْمِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى ﷺ	(پرعمل کرنے) کی وجہ سے قیامت کے روز (مومن کا) زیور وضو کے مقامات تک پہنچے گا	73
٨...... بَابُ نَفْيِ قَبُوْلِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ وَضُوْءٍ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ	وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی، اس کے متعلق مجمل غیر مفسر حدیث کا بیان	74
٩......بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا	گذشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان	76
١٠......بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا أَوْجَبَ الْوُضُوْءَ عَلٰى بَعْضِ الْقَائِمِيْنَ إِلَى الصَّلَاةِ لَا عَلٰى كُلِّ قَائِمٍ إِلَى الصَّلَاةِ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کے لیے کھڑے ہونے والے کچھ لوگوں پر وضوفرض کیا ہے (یعنی جن کا وضوٹوٹ چکا ہو) نہ کہ ہرنماز پڑھنے والے پر	77
١١...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ إِلَّا مِنْ حَدْثٍ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضوصرف حدث سے واجب ہوتا ہے	80
١٢...... بَابُ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى طُهْرٍ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ كَانَ مِمَّا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ	وضوواجب کرنے والے حدث کے بغیرطہارت کی حالت میں نبی اکرم ﷺ کے وضو کی کیفیت کا بیان	81
جَمَاعُ الْأَبْوَابِ الْأَحْدَاثِ الْمُوْجِبَةِ لِلْوُضُوْءِ	**وضوکوواجب کرنے والے احداث کے ابواب کا مجموعہ**	83
١٣......بَابُ ذِكْرُ وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ وَ الْبَوْلِ وَ النَّوْمِ	پاخانہ، پیشاب اور نیند سے وضوواجب ہونے کا بیان	83
١٤......بَابٌ ذِكْرُ وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذِيِّ	مذی سے وضو کے واجب ہونے کا بیان	85
١٥...... بَابُ الْأَمْرِ بِغُسْلِ الْفَرْجِ مِنَ الْمَذِيِّ مَعَ الْوُضُوْءِ	مذی نکلنے سے وضوکرتے وقت شرم گاہ دھونے کے حکم کا بیان	86
١٦...... بَابُ الْأَمْرِ بِنَضْحِ الْفَرْجِ مِنَ الْمَذِيِّ	مذی (نکلنے) سے شرم گاہ کو دھونے کا حکم ہے	87
١٧...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِغَسْلِ الْفَرْجِ وَ نَضَحِهِ مِنَ الْمَذِيِّ أَمْرُ نَدْبٍ وَ إِرْشَادٍ، لَا أَمْرُ فَرِيْضَةٍ إِيْجَابٍ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ مذی نکلنے سے شرم گاہ کو دھونا اور اسے چھینٹے مارنا مستحب ہے فرض اور واجب نہیں	89
١٨......بَابُ ذِكْرِ وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيْحِ	اس ریح کے نکلنے سے وضو کے وجوب کا بیان جس کی آواز کانوں	

الَّـذِی یَسْـمَـعُ صَـوْتَهَا بِالاُذُنِ أَوْ یُوْجَدُ رَائِحَتُهَا بِالأَنْفِ
سے سنی جائے یا ناک سے بومحسوس کی جائے------------- 89

١٩......بَـابُ ذِکْـرِ الـدَّلِیْـلِ عَـلٰی أَنَّ الْوُضُوْءَ لَا یَجِبُ إِلاَّ بِیَقِیْنِ حَدَثٍ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضوصرف یقینی حدث ہی سے واجب ہوتا ہے -- 90

٢٠......بَـابُ ذِکْـرِ الـدَّلِیْـلِ عَلٰی أَنَّ الِاسْمَ بِإِسْمِ الْـمَـعْـرِفَةِ بِـالأَلِفِ وَ اللاَّمِ قَـدْ لَا یَحْوِی جَمِیْعَ الْمَعَانِی الَّتِی تَدْخُلُ فِی ذٰلِكَ الاسْمِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ الف ولام کے ساتھ معرفہ بننے والا اسم کبھی ان تمام معانی کا احاطہ نہیں کرتا جو اس اسم میں داخل ہوتے ہیں -- 91

٢١...... بَـابُ ذِکْرِ خَبَرٍ رُوِیَ مُخْتَصَراً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
رسول اللہ ﷺ سے مروی مختصر روایت کا بیان ---------- 92

٢٢...... بَـابُ ذِکْرِ الْـخَبَـرِ الْـمُتَـقَـصِّـیِّ لِلَفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِی ذَکَرْتُهَا
گذشتہ مختصر روایت کی مفسر روایت کا بیان --------------- 92

٢٣......بَابُ ذِکْرِ الدَّلِیْلِ عَلٰی أَنَّ اللَّمْسَ قَدْ یَکُوْنُ بِالْیَدِ ، ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ اللَّمْسَ لَا یَکُوْنُ إِلاَّ بِجِمَاعٍ بِالْفَرْجِ فِی الْفَرْجِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ لمس (چھونا) کبھی ہاتھ سے بھی ہوتا ہے اس شخص کے قول کے برعکس جو کہتا ہے کہ لمس صرف شرم گاہ کے شرم گاہ میں جماع کرنے ہی کو کہتے ہیں -------------- 95

٢٤......بَابُ الأَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنْ أَکْلِ لُحُوْمِ الإِبِلِ
۲۴......اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنے کا حکم ------ 98

٢٥...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّکَرِ
شرم گاہ کو چھونے سے وضو کرنا مستحب ہے-------------- 101

٢٦...... بَـابُ ذِکْـرِ الـدَّلِیْـلِ عَلٰی أَنَّ الْمُحْدِثَ لَا یَجِبُ عَلَیْهِ الْوُضُوْءُ قَبْلَ وَقْتِ الصَّلَاةِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ بے وضو شخص پر نماز کے وقت سے پہلے وضو واجب نہیں ہوتا -------------------------- 102

جَمَاعُ أَبْوَابِ الأَفْعَالِ اللَّوَاتِی لَا تُوْجِبُ الْوُضُوْءَ
ایسے افعال کا مجموعہ جو وضو کو واجب نہیں کرتے---------- 104

٢٧بَـابُ ذِکْـرِ الْـخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰی أَنَّ خُرُوْجَ الدَّمِ مِنْ غَیْرِ مَخْرَجِ الْحَدَثِ لَا یُوْجِبُ الْوُضُوْءَ
اس حدیث کا بیان جو اس بات کی دلیل ہے کہ پیشاب یا پاخانے کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ سے خون کا نکلنا وضو واجب نہیں کرتا 104

٢٨...... بَابُ ذِکْرِ الدَّلِیْلِ عَلٰی أَنَّ وَطِءَ الأَنْجَاسِ لَا یُوْجِبُ الْوُضُوْءَ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ گندگی روندنا وضو کو واجب نہیں کرتا 107

٢٩...... بَـابُ إِسْقَاطِ إِیْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنْ أَکْلِ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ أَوْ غَیَّرَتْهُ
جس کھانے کو آگ سے گرم کیا جائے یا پکایا جائے اس کے کھانے سے وضو واجب نہیں ہوتا ------------------ 108

٣٠...... بَـابُ ذِکْـرِ الـدَّلِیْـلِ عَلَى أَنَّ اللَّحْمَ الَّذِی
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی ﷺ نے جس گوشت کے

تَرَكَ النَّبِيُّ ﷺ الْوُضُوْءَ مِنْ أَكْلِهِ كَانَ لَحْمَ غَنَمٍ ، لَا لَحْمَ إِبِلٍ	کھانے سے وضونہیں کیا تھا وہ بکری کا گوشت تھا، اونٹ کا گوشت نہیں ---	109
٣١...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ تَرْكَ النَّبِيِّ ﷺ الْوُضُوْءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ أَوْ غَيَّرَتْ نَاسِخٌ لِوُضُوْئِهِ كَانَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ أَوْ غَيَّرَتْ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا آگ پر گرم ہونے والی یا اس پر پکنے والی چیز کھا کر وضو نہ کرنا، آگ سے گرم ہونے والی یا اس پر پکنے والی چیز سے آپ کے وضو کرنے کا ناسخ ہے ---	110
٣٢...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ وَ الْمَضْمَضَةِ مِنْ أَكْلِ اللَّحْمِ إِذِ الْعَرَبُ قَدْ تُسَمِّي غُسْلَ الْيَدَيْنِ وُضُوْءًا	٣٢......گوشت کھانے سے ہاتھ نہ دھونے اور کلی نہ کرنے کی رخصت ہے کیونکہ عرب کبھی ہاتھ دھونے کو بھی وضو کہہ دیتے ہیں---	110
٣٣...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْكَلَامَ السَّيِّءِ وَ الْفَحْشِ فِي الْمَنْطِقِ لَا يُوْجِبُ وُضُوْءًا	اس بات کی دلیل کا بیان کہ بدکلامی اور فحش گوئی وضو واجب نہیں کرتی ---	112
٣٤...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَضْمَضَةِ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ	دودھ پی کر کلی کرنا مستحب ہے ---------------------	112
٣٥...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمَضْمَضَةَ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ اسْتِحْبَابٌ لِإِزَالَةِ الدَّسَمِ مِنَ الْفَمِ وَ إِذْهَابُهُ ، لَا لِإِيْجَابِ الْمَضْمَضَةِ مِنْ شُرْبِهِ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ دودھ پی کر منہ سے چکنائی ختم کرنے اور صفائی کے لیے کلی کرنا مستحب ہے دودھ پی کر کلی کرنا واجب نہیں ہے -----------------------------------	113
٣٦...... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَّقَ بِهِ بَيْنَ نَبِيِّهِ ﷺ وَ بَيْنَ أُمَّتِهِ فِي النَّوْمِ	اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ اور آپ کی امت کے درمیان نیند میں فرق رکھا ہے --------------	113
جَمَاعُ أَبْوَابِ الْآدَابِ الْمُحْتَاجِ إِلَيْهَا فِي إِتْيَانِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ إِلَى الْفَرَاغِ مِنْهَا	پیشاب اور پاخانے کے لیے جاتے ہوئے اور ان سے فراغت کے وقت ضروری آداب کا مجموعہ ------------------	116
٣٧...... بَابُ التَّبَاعُدِ عَنِ الْغَائِطِ فِي الصَّحَارِىٰ عَنِ النَّاسِ	قضائے حاجت کے لیے لوگوں سے دور صحراؤں میں جانا چاہیے	116
٣٨...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ التَّبَاعُدِ عَنِ النَّاسِ عِنْدَ الْبَوْلِ	پیشاب کرتے وقت لوگوں سے (زیادہ) دور نہ جانے کی رخصت ہے ---	117
٣٩...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الِاسْتِتَارِ عِنْدَ الْغَائِطِ	قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنا مستحب ہے---------	118
٤٠...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوْجِ لِلْبَرَازِ	عورتوں کو قضائے حاجت کے لیے رات کے وقت صحراؤں میں	

بِاللَّيْلِ إِلَى الصَّحَارىٰ

٤١ ...... بَابُ التَّحَفُّظِ مِنَ الْبَوْلِ كَى لَا يَصِيْبَ الْبَدَنَ وَ الثِّيَابَ وَ التَّغْلِيْظَ فِى تَرْكِ غَسْلِهِ إِذَا أَصَابَ الْبَدَنَ أَوِ الثِّيَابَ

٤٢ ...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرِ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِى النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارِهَاعِنْدَ الْغَائِطِ وَ الْبَوْلِ ، بِلَفْظِ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌ

٤٣ ...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرِ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِى الرُّخْصَةِ فِى الْبَوْلِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بَعْدَ

٤٤ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمُفَسَّرِ لِلْخَبْرَ ابْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِى الْبَابَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ

٤٥ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِى الْبَوْلِ قَائِماً

٤٦ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَفْرِيْجِ الرِّجْلَيْنِ عِنْدَ الْبَوْلِ قَائِماً ، إِذْ هُوَ أَحْرٰى أَنْ لَّا يَنْتَشِرَ الْبَوْلُ عَلَى الْفَخِذَيْنِ وَ السَّاقَيْنِ

٤٧ ...... بَابُ كَرَاهِيَةِ تَسْمِيَةِ الْبَائِلِ مُهْرِيْقاً لِلْمَاءِ

٤٨ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِى الْبَوْلِ فِى الطِّسَاسِ

٤٩ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِى الْمَاءِ الرَّاكِدِ الَّذِى لَا يَجْرِىْ وَ فِى نَهْيِهِ عَنْ ذٰلِكَ دَلَالَةً عَلٰى إِبَاحَةِ الْبَوْلِ فِى الْمَاءِ الْجَارِيِّ

٥٠ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّغَوُّطِ عِلَّةَ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ ظِلِّهِمُ الَّذِى هُوَ مَجَالِسُهُمْ

٥١ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِيْنِ

٥٢ ......بَابُ الاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمُتَوَضَّأِ

٥٣ ...... بَابُ إِعْدَادِ الأَحْجَارِ لِلاِسْتِنْجَاءِ عِنْدَ

جانے کی اجازت ہے ---------------------------- 119

بدن اور کپڑوں کو پیشاب لگنے سے بچانا چاہیے، اگر بدن یا کپڑوں کو پیشاب لگ جائے تو اسے نہ دھونے پر سخت وعید ہے -- 120

پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے اور پشت کرنے کی ممانعت کے متعلق نبی ﷺ سے مروی حدیث کا بیان جس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے ------------ 122

قبلہ کی طرف منہ کرکے پیشاب کرنے کے متعلق نبی ﷺ سے مجمل غیر مفسر ممانت کے بعد ----------------------- 122

گزشتہ دو ابواب میں مذکور دو احادیث کی تفسیر کرنے والی حدیث کا بیان-- 123

کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی رخصت ہے ---------- 125

کھڑے ہوکر پیشاب کرتے وقت ٹانگوں کو پھیلانا مستحب ہے کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ پیشاب رانوں اور پنڈلیوں پر نہ پھیلے ------------------------------ 126

پیشاب کرنے والے کو پانی بہانے والا کہنا مکروہ ہے ---- 126

پیالے یا تھال میں پیشاب کرنے کی رخصت ہے ------ 127

ایسے کھڑے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے جو چلتا نہ ہو اس ممانعت میں چلتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی رخصت کی دلیل بھی ہے ----------------------------------- 127

مسلمانوں کے راستے اور ان کی سایہ دار بیٹھنے کی جگہوں میں قضائے حاجت کرنا منع ہے------------------------ 128

شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونا منع ہے --------------- 130

٥٢......بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت شیطان ملعون سے (اللہ تعالیٰ کی) پناہ مانگنی چاہیے -------------------- 130

قضائے حاجت کے بعد استنجا کرنے کے لیے ڈھیلے گن کر استعمال

إِتْيَانِ الْغَائِطِ	کرنا	131
٥٤...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُحَادَثَةِ عَلَى الْغَائِطِ	قضائے حاجت کرتے وقت باتیں کرنا منع ہے	132
٥٥...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَظَرِ الْمُسْلِمِ إِلٰى عَوْرَةِ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ	مسلمان شخص کے لیے اپنے مسلمان بھائی کی شرم گاہ کی طرف دیکھنا منع ہے	133
٥٦...... بَابُ كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّلَامِ يُسَلِّمُ عَلَى الْبَائِلِ	پیشاب کرنے والے کو سلام کیا جائے تو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے	134
جَمَاعُ الْأَبْوَابِ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْأَحْجَارِ	پتھروں سے استنجا کرنے کے ابواب کا مجموعہ	135
٥٧...... بَابُ الأَمْرِ بِالاِسْتِطَابَةِ بِالأَحْجَارِ	پتھروں (ڈھیلوں) سے استنجا کرنے کے حکم کا بیان	135
٥٨...... بَابُ الأَمرِ بِالِا سْتِطَابَةِ بِالأَحْجَارِ وتراً شَفْعاً	ستنجا کرنے کے لیے جفت کی بجائے طاق پتھر کرنے کا حکم ہے	136
٥٩...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِالْاِسْتِطَابَةِ وِتْرًا، هُوَ الْوِتْرُ الَّذِيْ يَزِيْدُ عَلَى الْوَاحِدِ، الثَّلَاثَ فَمَا فَوْقَهُ مِنَ الْوِتْرِ ، اِذَ الْوَاحِدُ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الْوِتْرِ وَالْاِسْتِطَابَةُ بِحَجَرٍ وَاحِدٍ غَيْرُ مُجْزِئَةٍ اِذا النَّبِيُّ ﷺ قَدْ اُمِرَ اَنْ لَا يُكْتَفٰى بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ احْجَارٍ فِي الْاِسْتِطَابَةِ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ استنجا کے لیے طاق ڈھیلے استعمال کرنے کے حکم سے مراد وہ طاق ہے جو ایک سے زائد، تین یا اس سے زائد ہو (مثلاً پانچ، سات ......) کیونکہ ایک پر بھی کبھی طاق کا اطلاق ہو جاتا ہے۔ حالانکہ ایک ڈھیلے سے استنجا کرنا کافی نہیں ہوتا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ استنجا کے لیے تین سے کم پتھروں کو کافی نہ سمجھا جائے	137
٦٠...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الأَمْرَ بِالْوِتْرِ فِي الاِسْتِطَابَةِ أَمْرٌ اِسْتِحْبَابٌ لَا أَمْرٌ إِيْجَابٌ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ استنجا کے لیے طاق ڈھیلے استعمال کرنے کا حکم استحبابی ہے، وجوبی نہیں	138
٦١...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالْيَمِيْنِ	دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے	138
٦٢...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ	تین سے کم ڈھلیوں سے استنجا کرنا منع ہے	140
٦٣...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى النَّهْيِ عَنِ الاِسْتِطَابَةِ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ	تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا کرنے سے منع کی دلیل کا بیان	140
٦٤...... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ وَالرَّوْثِ	اس سبب کا بیان جس کی وجہ سے ہڈی اور لید سے استنجا کرنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے	141
جَمَاعُ الْأَبْوَابِ ، الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ	پانی سے استنجا کرنے کے ابواب کا مجموعہ	144

٦٥...... بَــابُ ذِكْــرِ ثَــنَــاءِ الــلّٰــهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْمُتَطَهِّرِيْنَ بِالْمَاءِ
پانی سے طہارت حاصل کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہے، اس تعریف کا بیان -------------------------- 144

٦٦...... بَابُ ذِكْرِ اسْتِنْجَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَاءِ .
نبی ﷺ کے پانی سے استنجا کرنے کا بیان------------ 145

٦٧...... بَابُ تَسْمِيَةِ الاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ فِطْرَةٌ .
پانی سے استنجا کرنے کو فطرت کا نام دیا گیا ہے --------- 146

٦٨...... بَــابُ دَلْكِ الْيَــدِ بِــالأَرْضِ وَغَسْلِهِمَا بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ
پانی سے استنجا کرنے کے بعد ہاتھوں کو زمین پر رگڑنا اور پانی سے دھونا -- 147

٦٩...... بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمُتَوَضَّأْ .
بیت الخلاء سے نکلنے پر دعا پڑھنی چاہیے ------------- 148

جَمَاعُ الْأَبْوَابِ ، ذِكْرُ الْمَاءِ الَّذِي لَا يَنْجُسُ وَالَّذِي يَنْجُسُ إِذَا خَالَطَتْهُ نَجَاسَةٌ
اس پانی کے ابواب کے مجموعے کا بیان جو ناپاک نہیں ہوتا اور وہ پانی جو نجاست ملنے سے ناپاک ہو جاتا ہے------- 149

٧٠...... بَــابُ ذِكْــرِ خَبَــرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي نَــفْــيِ تَــنَــجِيْــسِ الْمَاءِ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ ، بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ
اس حدیث کا بیان جو نبی اکرم ﷺ سے پانی کے ناپاک ہونے کی نفی کے بارے میں مجمل غیر مفسر الفاظ کے ساتھ مروی ہے، اس کے الفاظ عام ہیں اور اس سے مراد خاص ہے ------ 149

٧١......بَــابُ ذِكْــرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا
گذشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان ------------ 150

٧٢...... بَــابُ النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الــدَّائِمِ ، بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ ، وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ ﷺ((وَالْــمَاءُ لَايُنَجِّسُهُ شَيْءٌ))لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ ، عَلَى مَابَيَّنْتُهُ قَبْلُ۔أَرَادَ الْمَاءَ الَّذِيْ يَكُوْنُ قُلَّتَيْنِ فَصَاعِداً۔
کھڑے پانی میں جنبی کے نہانے کی ممانعت کا بیان، عام الفاظ کے ساتھ جب کہ اس سے مراد خاص ہے۔ اس میں دلیل بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان ”پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی“ کے الفاظ عام ہیں جب کہ ان سے مراد خاص ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ آپ کی مراد وہ پانی ہے جو دو مٹکے یا اس سے زیادہ ہو ---------------------------------- 152

٧٣......بَــابُ الــنَّهْيِ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّــذِي قَــدْ بِيْــلَ فِيْهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ مِنْهُ بِذِكْرِ لَفْظِ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ
اس کھڑے پانی سے وضو کرنے اور پینے کی ممانعت کا بیان جس میں پیشاب کیا گیا ہو، اس کا بیان عام الفاظ کے ساتھ ہے جبکہ مراد خاص ہے --------------------------------- 153

٧٤......بَابُ الأَمْرِ غَسْلِ الإِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ
کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے دھونے کا حکم ہے ---- 153

٧٥......بَــابُ الأَمْــرِ بِــإِهْــرَاقِ الْمَاءِ الَّذِي وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ
جس پانی میں کتا منہ ڈال دے اسے بہانے اور برتن کو دھونے کا حکم ہے -------------------------------------- 154

٧٦…… بَابُ النَّهْيِ عَنْ غَمْسِ الْمُسْتَيْقِظِ مِنَ النَّوْمِ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ قَبْلَ غَسْلِهَا	نیند سے بیدار ہونے والے شخص کا، اپنا ہاتھ دھوئے بغیر برتن میں ڈالنے کی ممانعت ہے ----------------------------	156
٧٧…… بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ مِنْهُ، أَيْ أَنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ أَتَتْ يَدُهُ مِنْ جَسَدِهِ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان ''وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے'' سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اسے علم نہیں ہے کہ اس کا ہاتھ اس کے جسم پر کہاں لگا ہے --	156
٧٨…… بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمَاءَ إِذَا خَالَطَهُ فَرْثُ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ لَمْ يُنَجِّسْ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کی گوبر اگر پانی میں مل جائے تو وہ پانی ناپاک نہیں ------	157
٧٩…… بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوْءِ بِسُؤْرِ الْهِرَّةِ	بلی کے جوٹھے سے وضو کرنے کی رخصت ہے ---------	159
٨٠…… بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ سُقُوْطَ الذُّبَابِ فِي الْمَاءِ لَا يُنَجِّسُهُ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ مکھی کا پانی میں گرنا اسے ناپاک نہیں کرتا---	162
٨١…… بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ	استعمال شدہ پانی سے وضو کرنا جائز ہے---------------	163
٨٢…… بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنْ فَضْلِ وُضُوْءِ الْمُتَوَضِّيءِ	وضو کرنے والے کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے --	164
٨٣…… بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنْ فَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْأَةِ	عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے --	165
٨٤…… بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ بِفَضْلِ غُسْلِ الْمَرْأَةِ مِنَ الْجَنَابَةِ	عورت کے غسل جنابت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے --	165
٨٥…… بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ سُؤْرَ الْحَائِضِ لَيْسَ بِنَجَسٍ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ حائضہ عورت کا جوٹھا ناپاک نہیں ہے --	166
٨٦…… بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ، إِذْ مَاؤُهُ طَهُوْرٌ، مَيْتَتُهُ حِلٌّ	سمندر کے پانی سے غسل اور وضو کرنے کی رخصت ہے کیونکہ اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے ---------------	167
٨٧…… بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ مِنَ الْمَاءِ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِي أَوَانِيْ أَهْلِ الشِّرْكِ وَأَسْقِيَتِهِمْ، وَالدَّلِيْلُ عَلَى أَنَّ الإِهَابَ يَطْهُرُ بِدِبَاغِ الْمُشْرِكِيْنَ إِيَّاهُ	مشرکوں کے برتنوں اور مشکیزوں میں موجود پانی سے وضو اور غسل کرنے کی رخصت ہے، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ مشرکوں کی دباغت سے چمڑے پاک صاف ہو جاتے ہیں -----	169

٨٨...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ	مردار کے دباغت شدہ چمڑے میں موجود پانی سے وضو کرنا جائز ہے	170
٨٩...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ أَبْوَالَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ لَيْسَ بِنَجَسٍ ، وَلَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ إِذَا خَالَطَهُ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب ناپاک نہیں ہے اور اگر وہ پانی میں مل جائے تو پانی پلید نہیں ہوتا	171
٩٠...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي إِجَازَةِ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ	ایک مد پانی سے وضو کرنے کی اجازت کے متعلق نبی ﷺ سے مروی حدیث کا بیان	172
٩١...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ تَوْقِيْتَ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ ، أَنَّ الْوُضُوْءَ بِالْمُدِّ يَجْزِئُ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضو کرنے کے لیے ایک مد پانی کی مقدار مقرر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک مد پانی سے کیا گیا وضو درست ہے	173
٩٢...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوْءِ بِأَقَلَّ مِنْ قَدْرِ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ	ایک مد سے کم پانی سے وضو کرنے کی رخصت ہے	174
٩٣...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ لَا تَوْقِيْتَ فِي قَدْرِ الْمَاءِ الَّذِي يَتَوَضَّأُ بِهِ الْمَرْءُ فَيَضِيْقُ عَلَى الْمُتَوَضِّيءِ أَنْ يَزِيْدَ عَلَيْهِ أَوْ يَنْقُصَ مِنْهُ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضو کرنے کے لیے پانی کی ایسی مقدار مقرر نہیں ہے کہ جس سے کمی و بیشی کرتے ہوئے وضو کرنے والا تنگی اور حرج محسوس کرے	175
٩٤...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَصْدِ فِي صَبِّ الْمَاءِ وَكَرَاهَةِ التَّعَدِّي فِيْهِ وَالْأَمْرُ بِاتِّقَاءِ وَسْوَسَةِ الْمَاءِ	(وضو کرتے وقت) پانی کے استعمال میں میانہ روی مستحب ہے اور اسراف کرنا مکروہ ہے۔ نیز پانی کے وسوسے سے بچنا چاہیئے	176
جَمَاعُ الْأَبْوَابِ ، الْأَوَانِيِّ اللَّوَاتِي يُتَوَضَّأُ فِيْهِنَّ أَوْ يُغْتَسَلَ	ان برتنوں کے متعلق ابواب کا مجموعہ جن سے وضو اور غسل کیا جاتا ہے۔	177
٩٥...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ والغسل فى أوانى النحاس	پیتل کے برتن میں وضوء اور غسل کرنا جائز ہے	177
٩٦...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنْ أَوَانِي الزُّجَاجِ	شیشے کے برتن سے وضو کرنا جائز ہے	178
٩٧...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنَ الرَّكْوَةِ وَالْقَعْبِ	چمڑے کے چھوٹے اور بڑے برتن سے وضو کرنا جائز ہے	179
٩٨...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْجِفَانِ وَالْقِصَاعِ	ٹب اور بڑے پیالوں سے وضو کرنا جائز ہے	180
٩٩...... بَابُ الأَمْرِ بِتَغْطِيَةِ الأَوَانِي الَّتِي يَكُوْنُ فِيْهَا	ان برتنوں کو ڈھانپنے کا حکم ہے جن میں وضو کا پانی ہو، اس سلسلے	

الْـمَـاءُ لِلْوُضُوْءِ ، بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ وَلَفْظٌ عَامٌ مُرَادُهُ خَاصٌّ	میں مذکور مجمل غیر مفسر روایت کا بیان جس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے ---------------------------------- 181
۱۰۰ ......بَابُ ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا	گذشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان ------------ 182
۱۰۱ ......بَـابُ الأَمْـرِ بِتَسْمِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ تَـخْـمِيْرِ الأَوَانِي وَالْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِتَخْمِيْرِ الإِنَاءِ	برتنوں کو ڈھانپتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا حکم ہے اور اس علت کا بیان جس کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے برتن ڈھانپنے کا حکم دیا ہے -- 183
جُمَاعُ أَبْوَابِ سُنَنِ السِّوَاكِ وَفَضَائِلِهِ	مسواک کی سنتوں اور اس کے فضائل کے ابواب کا مجموعہ - 187
وَإِنَّـمَا بَدَأْنَا بِذِكْرِ السِّوَاكِ قَبْلَ صِفَةِ الْوُضُوْءِ لِبَدْءِ النَّبِيِّ ﷺ بِهِ قَبْلَ الْوُضُوْءِ عِنْدَ دُخُوْلِ مَنْزِلِهِ .	ہم نے مسواک کے ذکر سے ابتداء کی ہے، وضو کی کیفیت بیان کرنے سے پہلے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت وضو سے پہلے مسواک سے ابتداء فرماتے تھے۔187
۱۰۲ ......بَابُ بَدْءِ النَّبِيِّ ﷺ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ دُخُوْلِهِ مَنْزِلَهُ	نبی اکرم ﷺ کا اپنے گھر داخل ہوتے وقت مسواک سے ابتداء کرنا ------------------------------------ 187
۱۰۳ ...... بَابُ فَضْلِ السِّوَاكِ وَتَطْهِيْرِ الْفَمِ بِهِ	مسواک کی فضیلت اور اس سے منہ صاف کرنے کا بیان - 188
۱۰٤ ...... بَـابُ اسْتِحْبَابِ التَّسَوُّكِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ النَّوْمِ لِلتَّهَجُّدِ	تہجد کے لے نیند سے بیدار ہو کر مسواک کرنا مستحب ہے - 188
۱۰٥ ......بَـابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ الَّتِي يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ لَهَا إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ	جس نماز کے لیے مسواک کی جائے وہ اس نماز سے افضل ہے جس کے لیے مسواک نہ کی جائے، بشرطیکہ اس سلسلے میں مذکورہ حدیث صحیح ہو ------------------------------------ 189
۱۰٦ ...... بَـابُ الأَمْرِ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ أَمْرُ نَدْبٍ وَفَضِيْلَةٍ لَا أَمْرُ وُجُوْبٍ وَفَرِيْضَةٍ	ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم استحباب اور فضیلت کے لیے ہے۔ وجوبی یا فرضی حکم نہیں ------------------------ 190
۱۰۷ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الأَمْرَ بِالسِّوَاكِ أَمْرَ فَضِيْلَةٍ لَا أَمْرَ فَرِيْضَةٍ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسواک کرنے کا حکم افضلیت کے لیے ہے فرضیت کے لیے نہیں ---------------------- 190
۱۰۸ ...... بَابُ صِفَةِ اسْتِيَاكِ النَّبِيِّ ﷺ	نبی اکرم ﷺ کے مسواک کرنے کی کیفیت کا بیان ---- 192
جَمَاعُ أَبْوَابِ، الْوُضُوْءِ وَ سُنَنِهِ	وضو اور اس کی سنتوں کے ابواب کا مجموعہ ------------- 193
۱۰۹ ...... بَـابُ إِيْـجَـابِ إِحْـدَاثِ الـنِّيَّةِ لِلْوُضُوْءِ	وضو اور غسل کے لیے نیت کرنا واجب ہے------------ 193

وَالْغُسْلِ

١١٠ ...... بَابُ ذِكْرِ تَسْمِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ الْوُضُوْءِ | وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنی چاہیے ---------------- 194

١١١ ...... بَابُ الأَمْرِ بِغَسْلِ الْيَدَيْنِ ثَلاثاً ، عِنْدَ الاِسْتِيْقَاظِ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ إِدْخَالِهِمَا الإِنَاءَ | نیند سے بیدار ہو کر دونوں ہاتھوں کو کسی برتن میں ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھونے کا حکم ہے ------------------------ 195

١١٢ ......بَابُ كَرَاهَةِ مَعَارَضَةِ خَبَرِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْقِيَاسِ وَالرَّأْيِ | قیاس اور شخصی رائے کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی حدیث کی مخالفت کرنا مکروہ ہے ---------------------------- 196

١١٣ ...... بَابُ صِفَةِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ إِدْخَالِهِمَا الإِنَاءَ وَصِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ | دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے انہیں دھونے کی کیفیت اور نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کا بیان -------- 197

١١٤ ......بَابُ إِبَاحَةِ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ مِنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ ، وَالْوُضُوْءُ مَرَّةً مَرَّةً | ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا جائز ہے اور اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھونا جائز ہے ----------- 198

١١٥ ......بَابُ الأَمْرِ بِالِاسْتِنْشَاقِ عِنْدَ الاِسْتِيْقَاظِ مِنَ النَّوْمِ ، وَذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أُمِرَ بِهِ | نیند سے بیدار ہو کر ناک صاف کرنے کے حکم اور اس علت کا بیان جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے ---------------- 199

١١٦ ......بَابُ الأَمْرِ بِالْمُبَالَغَةِ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِذَا كَانَ الْمُتَوَضِّيءُ مُفْطِرًا غَيْرَ صَائِمٍ | وضو کرنے والا اگر روزے دار نہ ہو تو وضو کرتے ہوئے ناک میں خوب اچھی طرح اس کو پانی چڑھانا چاہئے ------------ 200

١١٧ ...... بَابُ تَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ فِي الْوُضُوْءِ عِنْدَ غَسْلِ الْوَجْهِ | وضو میں چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا---------- 200

١١٨ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَكِّ الْوَجْهِ بِالْمَاءِ عِنْدَ غَسْلِ الْوَجْهِ | چہرہ دھونے وقت چہرے کو پانی سے اچھی طرح ملنا مستحب ہے -- 202

١١٩ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَجْدِيْدِ حَمْلِ الْمَاءِ لِمَسْحِ الرَّأْسِ غَيْرَ فَضْلِ بَلَلِ الْيَدَيْنِ | سر کے مسح کے لیے دونوں ہاتھوں سے بچے ہوئے پانی کے علاوہ نیا پانی لینا مستحب ہے ---------------------------- 203

١٢٠ ......بَابُ اسْتِحْبَابِ مَسْحِ الرَّأْسِ بِالْيَدَيْنِ جَمِيْعاً لِيَكُوْنَ أَوْعَبَ لِمَسْحِ جَمِيْعِ الرَّأْسِ . وَصِفَةِ الْمَسْحِ ، وَالْبَدْءِ بِمُقَدَّمِ الرَّأْسِ قَبْلَ الْمُؤَخَّرِ فِي الْمَسْحِ | دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کرنا مستحب ہے تاکہ سارے سر کا مسح ہو جائے ، اور مسح کی کیفیت کا بیان ، اور مسح پچھلی جانب سے پہلے پیشانی سے شروع کیا جائے گا --------------------- 204

١٢١ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى | اس بات کی دلیل کا بیان کہ سر کا مسح ہاتھوں پر بچی ہوی تری سے

الرَّأْسِ إِنَّمَا يَكُوْنُ بِمَا يَبْقَى مِنْ بَلَلِ الْمَاءِ عَلَى الْيَدَيْنِ، لَا بِنَفْسِ الْمَاءِ كَمَا يَكُوْنُ الْغَسْلُ بِالْمَاء	ہوگا نہ کہ اصل پانی سے جس طرح کہ پانی سے (کوئی عضو) دھویا جاتا ہے	205
۱۲۲ ...... بَابُ مَسْحِ جَمِيْعِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوْءِ	وضو میں اپنے تمام سر کا مسح کرنا	205
۱۲۳ ...... بَابُ مَسْحِ بَاطِنِ الأُذُنَيْنِ وَ ظَاهِرِهِمَا	دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کرنا	206
۱۲٤ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عِلَّةِ أَنَّ الْكَعْبَيْنِ اللَّذَيْنِ أَمَرَ الْمُتَوَضِّئُ بِغَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَيْهِمَا، الْعَظْمَانِ النَّاتِئَانِ فِي جَانِبَيِ الْقَدَمِ، لَا الْعَظْمُ الصَّغِيْرُ النَّاتِئُ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ، عَلَى مَا يَتَوَهَّمُهُ مِنْ يَتَحَذْلَقُ مِمَّنْ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَ لَا لُغَةَ الْعَرَبِ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ وہ دونوں ٹخنے جہاں تک وضو کرنے والے کو پاؤں دھونے کا حکم دیا گیا ہے وہ قدم کے دونوں جانب ابھری ہوئی دو ہڈیاں ہیں۔ قدم کے اوپر ابھری ہوئی چھوٹی ہڈی مراد نہیں ہے جیسا کہ بعض کم فہم اور عرب لغت نہ جاننے والے شیخی خوروں کو وہم ہوا ہے	206
۱۲٥ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَرْكِ غَسْلُ الْعَقِبَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ	وضو میں ایڑیوں کے نہ دھونے پر وعید کا بیان	209
۱۲٦ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَرْكِ غَسْلِ بُطُوْنِ الأَقْدَامِ فِي الْوُضُوْءِ	وضو میں قدموں کے نچلے حصے کو نہ دھونے پر وعید و عذاب کا بیان	210
۱۲۷ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ غَيْرَ جَائِزٍ، لَا كَمَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ وَالْخَوَارِجُ	رافضیوں اور خارجیوں کے دعوے کے برعکس اس بات کی دلیل کا بیان کہ قدموں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے	211
۱۲۸ ...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَا أَمَرَ بِغَسْلِ الْقَدَمَيْنِ فِي قَوْلِهِ: ﴿ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ﴾ لَا بِمَسْحِهِمَا، عَلَى مَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ وَالْخَوَارِجُ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ عزوجل نے اپنے فرمان: ﴿ وَاَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ﴾ ''پاؤں ٹخنوں سمیت'' میں رافضیوں اور خارجیوں کے دعوے کے برعکس قدموں کو دھونے کا حکم دیا ہے مسح کرنے کا نہیں	212
۱۲۹ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الرِّجْلَيْنِ وَتَرْكِ غَسْلِهِمَا فِي الْوُضُوْءِ	وضو میں پاؤں پر مسح کرنے اور انہیں نہ دھونے پر وعید کا بیان	213
۱۳۰ ...... بَابُ غَسْلِ أَنَامِلِ الْقَدَمَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ	وضو میں پاؤں کی انگلیاں دھونے کا بیان	214
۱۳۱ ...... بَابُ تَخْلِيْلِ أَصَابِعِ الْقَدَمَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ	وضو میں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا	214
۱۳۲ ...... بَابُ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثاً	نبی اکرم ﷺ کے تین تین بار وضو کرنے کی کیفیت کا بیان	

ثَـلاثاً — 215

١٣٣ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ — دو دو بار وضو کرنا جائز ہے ---- 215

١٣٤ ......بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً — ایک ایک مرتبہ وضو کرنا جائز ہے ---- 216

١٣٥ ...... بَـابُ إِبَـاحَةِ غَسْـلِ بَـعْـضِ أَعْضَـاءِ الْوُضُوْءِ شَفْعاً وَبَعْضِهِ وِتْراً — بعض اعضائے وضو کو جفت اور بعض کو طاق مرتبہ دھونا جائز ہے ---- 216

١٣٦ ......بَـابُ التَّغْلِيْظِ فِى غَسْلِ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ أَكْثَرَ مِنْ ثَـلَاثٍ — اعضائے وضو کو تین سے زیادہ مرتبہ دھونے پر وعید کا بیان ---- 218

١٣٧ ...... بَابُ الأَمْرِ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ — وضو مکمل کرنے کا حکم ---- 219

١٣٨ ......بَـابُ ذِكْـرُ تَـكْفِيْرِ الْخَطَايَا وَالزِّيَادَةِ فِى الْحَسَنَاتِ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ — تکلیف اور مشقت کے باوجود مکمل وضو کرنا گناہوں کی بخشش اور نیکیوں میں اضافے کا باعث ہے ---- 220

١٣٩ ...... بَـابُ الأَمْرِ بِالتَّيَامُنِ فِى الْوُضُوْءِ ، أَمْرُ اسْتِحْبَابٍ لَا أَمْرُ إِيْجَابٍ — وضو میں دائیں طرف سے (اعضائے وضو) دھونا مستحب ہے واجب نہیں ---- 221

١٤٠ ......بَـابُ ذِكْـرِ الـدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْاَمْرَ بِالْبَدْءِ بِـالتَّيَـامُنِ فِى الْوُضُوْءِ أَمْرُ اسْتِحْبَابٍ وَاخْتِيَارٍ وَلَا أَمْرُ فَرْضٍ وَ إِيْجَابٍ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضو میں دائیں طرف سے شروع کرنے کا حکم استحبابی اور اختیاری ہے، فرضی یا وجوبی حکم نہیں ہے ---- 221

١٤١ ......بَابُ الرُّخْصَةِ فِى الْمَسْحِ عَلَى الْعَمَامَةِ — پگڑی پر مسح کرنے کی رخصت ہے ---- 222

جَمَاعُ أَبْوَابِ ، الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ — موزوں پر مسح کرنے کے ابواب کا مجموعہ ---- 224

١٤٢ ......بَـابُ ذِكْرِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ مِنْ غَيْرِ ذِكْـرِ تَـوْقِيْـتٍ لِـلْـمُسَـافِـرِ وَلِلْمُقِيْمِ بِذِكْرِ أَخْبَارٍ مُجْمَلَةٍ غَيْرَ مُفَسَّرَةٍ — مجمل ، غیر مفسر روایات کے ذریعے مسافر اور مقیم شخص کے لیے مدت کے تعین کے ذکر کے بغیر موزوں پر مسح کرنے کا بیان ---- 224

١٤٣ ...... بَابُ ذِكْرِ مَسْحِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِى الْحَضَرِ — حضر (قیام کی حالت) میں نبی اکرم ﷺ کا موزوں پر مسح کرنا ---- 225

١٤٤ ......بَابُ ذِكْرِ مَسْحِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَـعْـدَ نُـزُوْلِ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الـنَّبِيَّ ﷺ إِنَّـمَـا مَسَـحَ عَـلَى الْخُفَّيْنِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ — سورہ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ کے موزوں پر مسح کرنے کا بیان، اس شخص کے دعوے کے برعکس جو کہتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سور مائدہ نازل ہونے سے پہلے موزوں پر مسح کیا تھا ---- 226

١٤٥ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْمُوْقَیْنِ
موٹے موزوں پر مسح کرنے کی رخصت ہے ------------- 28

١٤٦ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلْأَلْفَاظِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِی ذَكَرْتُهَا
(مسح کے متعلق) گزشتہ مجمل الفاظ کی تفسیر کرنے والی حدیث کا بیان -- 228

١٤٧ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰی أَنَّ لَابِسَ أَحَدَ الْخُفَّيْنِ قَبْلَ غَسْلِ كِلَا الرِّجْلَيْنِ ، إِذْ لَبِسَ الْخُفَّ الآخَرَ بَعْدَ غَسْلِ الرِّجْلِ الأُخْرٰی ، غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ الْمَسْحُ عَلَی الْخُفَّيْنِ إِذَا أَحْدَثَ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ دونوں پاؤں دھونے سے پہلے ایک موزہ پہننے والا شخص جب دوسرا موزہ پاؤں دھونے کے بعد پہنے تو وضوٹوٹنے کے بعد اس کے لیے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے -- 230

١٤٨ ...... بَابُ ذِكْرِ تَوْقِيْتِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيْمِ وَالْمُسَافِرِ
مقیم اور مسافر شخص کے لیے موزوں پر مسح کرنے کے وقت کے تعین کا بیان ------------------------------------ 232

١٤٩ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰی أَنَّ الأَمْرُ بِالْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّيْنِ أَمْرٌ إِبَاحَةٍ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم جواز کے لیے ہے -- 232

١٥٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰی أَنَّ الرُّخْصَةَ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّيْنِ إِنَّمَا هِیَ مِنَ الْحَدَثِ الَّذِی يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ دُوْنَ الْجَنَابَةِ الَّتِی تُوْجِبُ الْغُسْلَ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ موزوں پر مسح کرنے کی رخصت اس حدث سے ہے جو صرف وضو واجب کرتا ہے، جنابت کے حدث سے نہیں جو غسل واجب کرتا ہے -------------------- 233

١٥١ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِی تَرْكِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّيْنِ رَغْبَةً عَنِ السُّنَّةِ
سنت نبوی ﷺ سے بے رغبتی کرتے ہوئے اسے ترک کرنے پر وعید کا بیان ------------------------------------ 234

١٥٢ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ
جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنے کی رخصت ہے -------- 234

١٥٣ ...... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارِ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْمَسْحِ عَلَی النَّعْلَيْنِ مُجْمَلَةً
جوتوں پر مسح کرنے کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے مروی مجمل روایات کا بیان ------------------------------------ 235

١٥٤ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰی أَنَّ مَسْحَ النَّبِیِّ ﷺ عَلَی النَّعْلَيْنِ كَانَ فِی وُضُوْءٍ مُتَطَوَّعٍ بِهِ ، لَا فِی وُضُوْءٍ وَاجِبٍ عَلَيْهِ مَنْ حَدَثَ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا جوتوں پر مسح کرنا نفلی وضو میں تھا، اس وضو میں نہیں تھا جو آپ پر اس حدث کی وجہ سے واجب ہوتا جو وضو کو واجب کرتا ہے ----------- 236

١٥٥ ...... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارِ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْمَسْحِ عَلَی الرِّجْلَيْنِ مُجْمَلَةً
دونوں پاؤں پر مسح کرنے کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے مروی مجمل روایات کا بیان ---------------------------- 236

١٥٦ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْقَدَمَيْنِ كَانَ وَهُوَ طَاهِرٌ لَا مُحْدَثٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا دونوں قدموں پر مسح کرنا طہارت (باوضو ہونے) کی حالت میں تھا۔ بے وضو ہونے کی حالت میں نہ تھا۔ ---------------------- 237

١٥٧ ......بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اسْتِعَانَةِ الْمُتَوَضِّيءِ بِمَنْ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ لِيُطَهِّرَ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ يَتَوَهَّمُ مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ أَنَّ هٰذَا مِنَ الْكِبْرِ

وضو کرنے والا، وضو (میں سہولت) کے لیے کسی پانی ڈالنے والے کی مدد لے سکتا ہے صوفیوں کے مذہب کے برعکس جو اسے تکبر سمجھتے ہیں---------------------------------- 238

١٥٨ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي وُضُوْءِ الْجَمَاعَةِ مِنَ الإِنَاءِ الْوَاحِدِ

ایک ہی برتن سے پوری جماعت وضو کرسکتی ہے -------- 239

١٥٩ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي وُضُوْءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِنَ الإِنَاءِ الْوَاحِدِ

ایک ہی برتن سے مرد و خواتین کے وضو کرنے کی رخصت ہے -- 239

جِمَاعُ أَبْوَابِ ، فُضُوْلِ التَّطْهِيْرِ وَ الْإِسْتِحْبَابِ مِنْ غَيْرِ إِيْجَابٍ

غیر واجب، اضافی طہارت اور مستحب وضو کے متعلق ابواب کا مجموعہ -- 241

١٦٠ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَإِنْ كَانَ الذِّكْرُ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ مُبَاحاً

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے وضو کرنا مستحب ہے اگر چہ وہ ذکر بغیر وضو بھی جائز ہو ---------------------------------- 241

١٦١ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ ﷺ لِذِكْرِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ كَانَتْ إِذَالذِّكْرُ عَلٰى طَهَارَةٍ أَفْضَلُ ، لَا أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ . إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کو ناپسند کرنا اس لیے تھا کہ طہارت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا افضل ہے، اس لیے نہیں کہ بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے ---------------- 242

١٦٢ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَهُوَ أَفْضَلُ الذِّكْرِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

وضو کیے بغیر قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی رخصت ہے، حالانکہ قرآن مجید کی تلاوت افضل ترین ذکر ہے ------------ 242

١٦٣ ......بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لِلدُّعَاءِ وَمَسْأَلَةِ اللّٰهِ لِيَكُوْنَ الْمَرْءُ طَاهِراً عِنْدَ الدُّعَاءِ وَالْمَسْأَلَةِ

دعا اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے لیے وضو کرنا مستحب ہے۔ تا کہ آدمی دعا اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے وقت پاک (باوضو) ہو--- 244

١٦٤ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ وُضُوْءِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ

جنبی شخص جب سونے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے وضو کرنا

النَّوْمَ

١٦٥ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوُضُوْءَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ الْجُنُبُ لِلنَّوْمِ كَوُضُوْءِ الصَّلَاةِ إِذِ الْعَرَبُ قَدْ تُسَمِّي غَسْلَ الْيَدَيْنِ وُضُوْءاً

١٦٦ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ غَسْلِ الذَّكَرِ مَعَ الْوُضُوْءِ إِذَا أَرَادَ الْجُنُبُ النَّوْمَ

١٦٧ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ الأَكْلَ

١٦٨ ...... بَابٌ اسْتِحْبَابُ الْوُضُوْءِ عِنْدَ النَّوْمِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنِ الْمَرْءُ جُنُباً لِيَكُوْنَ مَبِيْتُهُ عَلٰى طَهَارَةٍ

١٦٩ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوُضُوْءَ الَّذِيْ أُمِرَ بِهِ الْجُنُبُ لِلأَكْلِ كَوُضُوْءِ الصَّلَاةِ سَوَاءٌ

١٧٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الأَمْرَ بِالْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ عِنْدَ إِرَادَةِ الأَكْلِ أَمْرُ نَدَبٍ وَ إِرْشَادٍ وَفَضِيْلَةٍ وَ إِبَاحَةٍ

١٧١ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ جَمِيْعَ مَا ذَكَرْتُ مِنَ الأَبْوَابِ مِنْ وُضُوْءِ الِاسْتِحْبَابِ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ، أَنَّ الأَمْرَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ ذٰلِكَ كُلُّهُ أَمْرُ نَدْبٍ وَ إِرْشَادٍ وَفَضِيْلَةٍ، لَا أَمْرُ فَرْضٍ وَإِيْجَابٍ

١٧٢ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ عِنْدَ مُعَاوَدَةِ الْجِمَاعِ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ

١٧٣ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوُضُوْءَ لِلْمُعَاوَدَةِ لِلْجِمَاعِ كَوُضُوْءِ الصَّلَاةِ

١٧٤ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الأَمْرَ بِالْوُضُوْءِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْجِمَاعِ أَمْرُ نَدْبٍ وَإِرْشَادٍ

١٧٥ ...... بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيْلِ وَالشَّهَادَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

مستحب ہے ---------------------------------- 246

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کو سونے کے لیے جس وضو کا حکم دیا گیا ہے وہ نماز کے وضو جیسا ہے کیونکہ عرب دونوں ہاتھ دھونے کو بھی وضو کہہ دیتے ہیں ------------------- 246

جب جنبی سونے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے وضو کے ساتھ شرم گاہ کو دھونا مستحب ہے ---------------------------- 247

جنبی شخص جب کچھ کھانا چاہے تو اس کے لیے وضو کرنا مستحب ہے -- 247

سوتے وقت وضو کرنا مستحب ہے اگرچہ آدمی جنبی نہ ہوتا کہ وہ طہارت (پاکیزگی) کی حالت میں رات گزارے------ 248

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کو کچھ کھانے کے لیے جس وضو کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ نماز کے وضو جیسا وضو ہی ہے -- 249

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کے لیے کھانے کا ارادہ کرتے وقت وضو کرنے کا حکم ندب و ارشاد اور فضیلت و اباحت کے لیے ہے ---------------------------------- 250

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مستحب وضو کے بارے میں وہ تمام ابواب جنہیں میں نے ذکر کیا ہے ان سے وضو کا حکم ندب و ارشاد اور فضیلت کے لیے ہے، فرض اور واجب نہیں ہے ----- 250

دوبارہ جماع کرتے وقت وضو کرنا مستحب ہے، اس سلسلے میں مجمل غیر مفسر روایت کا بیان---------------------------- 251

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دوبارہ جماع کرنے کے لیے وضو، نماز کے وضو جیسا وضو ہے ------------------------ 251

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دوبارہ جماع کا ارادہ کرتے وقت وضو کرنے کا حکم ندب و ارشاد کے لیے ہے ------------ 252

لا الہ الا اللہ اور نبی اکرم ﷺ کی رسالت و عبودیت کی گواہی

بِالرِّسَالَةِ وَالْعُبُوْدِيَّةِ

جَمَاعُ أَبْوَابِ، غُسْلِ الْجَنَابَةِ

١٧٦ ......بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ فِي الْجِمَاعِ مِنْ غَيْرِ إِمْنَاءٍ قَدْ نُسِخَ بَعْضُ أَحْكَامِهَا

١٧٧ ...... بَابُ ذِكْرِ نَسْخِ إِسْقَاطِ الْغُسْلِ فِي الْجِمَاعِ مِنْ غَيْرِ إِمْنَاءٍ

١٧٨ ...... بَابُ ذِكْرِ إِيْجَابِ الْغُسْلِ بِمَمَاسَةِ الْخَتَّانَيْنِ أَوِ الْتِقَائِهِمَا وَإِن لَّمْ يَكُنْ إِمنَاء

١٧٩ ......بَابُ إِيْجَابِ إِحْدَاثِ النِّيَّةِ لِلْاِغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ

١٨٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ جِمَاعَ نِسْوَةٍ لَا يُوْجِبُ أَكْثَرَ مِنْ غُسْلٍ وَاحِدٍ

١٨١ ...... بَابُ صِفَةِ مَاءِ الرَّجُلِ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْغُسْلَ وَصِفَةِ مَاءِ الْمَرْأَةِ الَّذِي يُوْجِبُ عَلَيْهَا الْغُسْلُ إِذَا لَمْ يَكُنْ جِمَاعٌ يَكُوْنُ فِيْهِ الْتِقَاءُ الْخِتَانَيْنِ

١٨٢ ......بَابُ إِيْجَابِ الْغُسْلِ مِنَ الإِمْنَاءِ وَإِنْ كَانَ الإِمْنَاءُ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ

١٨٣ ...... بَابُ ذِكْرِ إِيْجَابِ الْغُسْلِ عَلَى الْمَرْأَةِ فِي الْاِحْتِلَامِ إِذَا أُنْزِلَتِ الْمَاءُ

١٨٤ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنْ لَّا وَقْتَ فِيْمَا يَغْتَسِلُ بِهِ الْمَرْءُ مِنَ الْمَاءِ

١٨٥ ...... بَابُ الاِسْتِتَارِ لِلْاِغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ

١٨٦ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْقِصَاعِ وَالْمَرَاكِنِ وَ الطَّاسِ

دینے کی فضیلت کا بیان---------------------------- 252

غسل جنابت کے متعلق ابواب کا مجموعہ --------------- 255

منی کے انزال کے بغیر جماع کرنے سے غسل نہ کرنے کی رخصت کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے مروی احادیث کا بیان، اس کے کچھ احکام منسوخ ہو چکے ہیں ----------------------

انزال کے بغیر جماع کرنے سے غسل نہ کرنے کی رخصت کے منسوخ ہونے کا بیان ---------------------------- 256

شرم گاہوں کے باہم چھونے یا ملنے سے غسل واجب ہو جانے کا بیان، اگر چہ منی نہ نکلے --------------------------- 258

غسل جنابت کے لیے نیت کرنا ضروری ہے ---------- 259

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کئی عورتوں سے (ایک ہی وقت میں) جماع کرنے سے ایک ہی غسل واجب ہوتا ہے -------- 260

مرد اور عورت کے اس پانی کی کیفیت کا بیان جو ان پر غسل واجب کرتا ہے جبکہ ایسا جماع نہ ہو جس میں شرم گاہ شرم گاہ سے مل جاتی ہے------------------------------------ 261

منی کے انزال سے غسل واجب ہو جاتا ہے اگر چہ منی کا انزال ایسے جماع کے بغیر ہو ---------------------------- 264

احتلام کی وجہ سے عورت کی منی نکل جائے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے--------------------------------------- 265

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کے غسل کے لیے پانی کی مقدار متعین نہیں ہے ---------------------------- 266

غسل جنابت کے لیے پردہ کرنے کا بیان ------------ 267

بڑے پیالوں، ٹبوں اور تھالوں سے غسل کرنا جائز ہے--- 268

١٨٧ ...... بَابُ صِفَةِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ	غسل جنابت کا طریقہ	269
١٨٨ ...... بَابُ تَخْلِيْلِ أُصُوْلِ شَعْرِ الرَّأْسِ بِالْمَاءِ ، قَبْلَ إِفْرَاغِ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ وَحَثْيِ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ بَعْدَ التَّخْلِيْلِ حَثَيَاتٍ ثَلَاثٍ	سر پر پانی ڈالنے سے پہلے، سر کے بالوں کی جڑوں کا پانی سے خلال کرنا اور خلال کرنے کے بعد سر پر تین چلو ڈالنا	270
١٨٩ ...... بَابُ اكْتِفَاءِ صَاحِبِ الْجُمَّةِ وَالشَّعْرِ الْكَثِيْرِ بِإِفْرَاغِ ثَلَاثِ حَثَيَاتٍ مِنَ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ	غسل جنابت میں گھنے اور کندھوں تک زلفوں والے شخص کے لیے سر پر تین چلو پانی ڈالنا کافی ہے	271
١٩٠ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ بَدْءِ الْمُغْتَسِلِ بِإِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى الْمَيَامِنِ قَبْلَ الْمَيَاسِرِ	غسل کرنے والے کے لیے بائیں اعضاء سے پہلے دائیں اعضاء پر پانی ڈالنا شروع کرنا مستحب ہے	272
١٩١ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْمَرْأَةِ نَقْضَ ضِفَائِرِ رَأْسِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ	عورت کو غسل جنابت میں اپنے سر کی گندھی ہوئی چوٹیاں نہ کھولنے کی رخصت ہے	273
١٩٢ ...... بَابُ غُسْلِ الْمَرْأَةِ مِنَ الْجَنَابَةِ ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ غُسْلَهَا كَغُسْلِ الرَّجُلِ سَوَاءٌ	عورت کے غسل جنابت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ عورت کا غسل مرد کے غسل جیسا ہی ہے	275
١٩٣ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُوْلِ الْمَاءِ بِغَيْرِ مِئْزَرٍ لِلْغُسْلِ	تہ بند کے بغیر غسل کے لیے (کھلے) پانی میں داخل ہونا منع ہے	275
١٩٤ ...... بَابُ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ وَهُمَا جُنُبَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ	مرد عورت کا جنب کی حالت میں ایک برتن سے غسل کرنے کا بیان	276
١٩٥ ...... بَابُ إِفْرَاغِ الْمَرْأَةِ الْمَاءَ عَلٰى يَدِ زَوْجِهَا لِيَغْسِلَ يَدَيْهِ قَبْلَ إِدْخَالِهِمَا الْإِنَاءَ إِذَا أَرَادَ الْاِغْتِسَالَ مِنَ الْجَنَابَةِ	عورت کا اپنے شوہر کے ہاتھ پر پانی ڈالنا تاکہ وہ غسل جنابت کرتے وقت اپنے ہاتھ برتن میں داخل کرنے سے پہلے انہیں دھولے	276
١٩٦ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالْاِغْتِسَالِ إِذَا أَسْلَمَ الْكَافِرُ	کافر جب مسلمان ہو تو اسے غسل کرنے کا حکم ہے	277
١٩٧ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ غُسْلِ الْكَافِرِ إِذَا اَسْلَمَ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ	کافر جب مسلمان ہو تو اس کا پانی اور بیری سے غسل کرنا مستحب ہے	278
جَمَاعُ أَبْوَابِ غُسْلِ التَّطْهِيْرِ وَالْاِسْتِحْبَابِ مِنْ غَيْرِ فَرْضٍ وَلَا إِيْجَابٍ	غیر فرضی اور غیر واجبی، مستحب اور صفائی ستھرائی کے لیے غسل کے ابواب کا مجموعہ	280
١٩٨ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْحِجَامَةِ	سینگی لگوانے اور میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب	

وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ
ہے -- 280

١٩٩ ...... بَابُ اسْتِحْبَابُ اغْتِسَالِ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ بَعْدَ الإِقَامَةِ مِنَ الإِغْمَاءِ
بے ہوش شخص کا ہوش میں آنے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے -- 280

٢٠٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اِغْتِسَالَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الإِغْمَاءِ لَمْ يَكُنْ اغْتِسَالَ فَرْضٍ وَوُجُوْبٍ وَ إِنَّمَا اغْتَسَلَ اسْتِرَاحَةً مِنَ الْغَمِّ الَّذِىْ أَصَابَهُ فِى الإِغْمَاءِ لِيُخَفِّفَ بَدَنَهُ وَيَسْتَرِيْحَ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے بیہوشی کی وجہ سے غسل کرنا فرض اور وجوبی غسل نہیں تھا بلکہ آپ نے بے ہوشی کی حالت میں پہنچنے والے غم سے سکون حاصل کرنے کے لیے غسل کیا تھا تا کہ آپ کا جسم مبارک معتدل اور پر سکون ہو جائے--------------------------------------- 281

٢٠١ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ لِلنَّوْمِ
جنبی شخص کا سونے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے------- 282

٢٠٢ ...... بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلِ أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَدْ كَانَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوْءِ قَبْلَ نُزُوْلِ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ سورہ مائدہ کے نزول سے پہلے وضو کرنے کا حکم دیا کرتے تھے-------------- 283

جَمَاعُ أَبْوَابِ التَّيَمُّمِ عِنْدَ الإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ فِى السَّفَرِ
سفر میں پانی کی عدم موجودگی اور اس بیماری کی وجہ سے تیمّم کرنے کے ابواب کا مجموعہ ------------------------------ 287

٢٠٣ ...... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ بِلَا تَيَمُّمٍ عِنْدَ عَدَمِ الْمَاءِ قَبْلَ نُزُوْلِ آيَةِ التَّيَمُّمِ
اس بات کا بیان کہ آیت تیمّم کے نزول سے پہلے پانی کی عدم موجودگی میں بغیر تیمّم کیے نماز پڑھنا جائز تھا۔---------- 287

٢٠٤ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِى النُّزُوْلِ فِى السَّفَرِ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ مِنْ مَنَافِعِ الدُّنْيَا
سفر میں دنیوی منفعت کے لیے کسی ایسی جگہ پڑاؤ ڈالنے کی رخصت ہے جہاں ضرورت کے لیے پانی نہ ہو -------- 288

٢٠٥ ...... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَضَّلَ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الأَنْبِيَاءِ قَبْلَهُ، وَفَضَّلَ أُمَّتَهُ عَلَى الأُمَمِ السَّالِفَةِ قَبْلَهُمْ بِإِبَاحَتِهِ لَهُمُ التَّيَمُّمَ بِالتُّرَابِ عِنْدَ الإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو سابقہ انبیائے کرام پر اور آپ کی امت کو سابقہ امتوں پر، پانی کی عدم موجودگی میں مٹی سے تیمّم کرنے کی اجازت دے کر جو فضیلت عطا کی ہے، اس کا بیان-- 289

٢٠٦ ...... بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ التُّرَابِ فَالتَّيَمُّمُ بِهِ جَائِزٌ عِنْدَ الإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس چیز پر مٹی کا اطلاق ہوتا ہے پانی کی کمی اور قلت کے وقت اس سے تیمّم کرنا جائز ہے ----- 290

٢٠٧ ...... بَابُ إِبَاحَةِ التَّيَمُّمِ بِتُرَابِ السَّبَاخِ
شورزدہ کھاری زمین کی مٹی سے تیمّم کرنا جائز ہے------- 291

٢٠٨ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ التَّيَمُّمَ ضَرْبَةٌ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ چہرے اور ہاتھوں کے لیے تیمّم میں

وَاحِدَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لَا ضَرْبَتَانِ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَسْحَ الذِّرَاعَيْنِ فِي التَّيَمُّمِ غَيْرُ وَاجِبٍ	ایک ہی ضرب (ایک دفعہ ہاتھ زمین پر مارنا) ہے۔ دوبار نہیں۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ تیمّم میں ذراعین (کہنیوں تک بازو) کا مسح کرنا واجب نہیں ہے ------------------ 294
٢٠٩ ...... بَابُ النَّفْخِ فِي الْيَدَيْنِ بَعْدَ ضَرْبِهِمَا عَلَى التُّرَابِ لِلتَّيَمُّمِ	تیمّم کے لیے دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مارنے کے بعد ان میں پھونک مارنے کا بیان ---------------------------- 295
٢١٠ ...... بَابُ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنَ التُّرَابِ بَعْدَ ضَرْبِهِمَا عَلَى الْأَرْضِ قَبْلَ النَّفْخِ فِيْهِمَا، وَقَبْلَ مَسْحِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ لِلتَّيَمُّمِ	تیمّم کے لیے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارنے کے بعد، ان میں پھونک مارنے سے پہلے اور چہرے اور ہاتھوں کے مسح سے پہلے، دونوں ہاتھوں سے مٹی جھاڑنے کا بیان -------------- 296
٢١١ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْجُنُبَ يُجْزِيْهِ التَّيَمُّمُ عِنْدَ الإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ فِي السَّفَرِ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کے لیے سفر میں پانی کی عدم موجودگی میں تیمّم کر لینا کافی ہے---------------- 297
٢١٢ ......بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّيَمُّمِ لِلْمَجْدُوْرِ وَالْمَجْرُوْحِ ، وَإِنْ كَانَ الْمَاءُ مَوْجُوْدًا إِذَا خَافَ إِنْ مَاسَّ الْمَاءُ الْبَدَنَ التَّلَفَ أَوِالْمَرَضَ أَوِالْوَجَعَ الْمُؤْلِمَ	چیچک زدہ اور زخمی شخص کے لیے پانی کی موجودگی میں بھی تیمّم کرنے کی رخصت ہے جبکہ وہ بدن پر پانی لگنے سے ہلاک ہونے، مرض بڑھنے یا شدید درد میں مبتلا ہونے سے خوف زدہ ہو --- 300
٢١٣ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ لِرَدِّ السَّلَامِ وَإِنْ كَانَ الْمَاءُ مَوْجُوْدًا	حضر کی حالت میں سلام کا جواب دینے کے لیے تیمّم کرنا مستحب ہے اگرچہ پانی موجود ہو ------------------------- 301
جَمَاعُ أَبْوَابِ تَطْهِيْرِ الثِّيَابِ بِالْغَسْلِ مِنَ الْأَنْجَاسِ	نجاست کی وجہ سے کپڑوں کو دھوکر پاک صاف کرنے کے ابواب کا مجموعہ ------------------------------------ 303
٢١٤ ...... بَابُ حَتِّ دَمِ الْحَيْضَةِ مِنَ الثَّوْبِ وَقَرْصِهِ بِالْمَاءِ وَرَشِّ الثَّوْبِ بَعْدَهُ	کپڑے سے حیض کا خون کھرچنا اور اسے پانی سے ملنا اور اس کے بعد کپڑے کو چھینٹے مارنا------------------------ 303
٢١٥ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّضْحَ الْمَأْمُوْرَ بِهِ هُوَ نَضْحُ مَا لَمْ يُصِبِ الدَّمُ مِنَ الثَّوْبِ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ چھینٹے مارنے کا حکم اس کپڑے کے متعلق ہے جسے خون نہ لگا ہو ------------------------ 304
٢١٦ ......بَابُ اسْتِحْبَابِ غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ وَحَكِّهِ بِالأَضْلَاعِ	حیض کے خون والے کپڑے کو پانی اور بیری سے دھونا اور اسے لکڑی سے کھرچنا مستحب ہے ---------------------- 305
٢١٧ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الِاقْتِصَارَ مِنْ غَسْلِ الثَّوْبِ الْمَلْبُوْسِ فِي الْمَحِيْضِ عَلٰى غَسْلِ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ حیض کے دنوں میں پہنے ہوئے کپڑے کو دھونے کی بجائے صرف خون کے دھبے کو دھونے پر

أَثَرِ الدَّمِ مِنْهُ	اکتفا کرنا جائز ہے	306
٢١٨ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي غَسْلِ الثَّوْبِ مِنْ عَرَقِ الْجُنُبِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ عِرْقَ الْجُنُبِ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجَسٍ	جنبی شخص کے پسینے سے کپڑے کو دھونے کی رخصت ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی کا پسینہ پاک ہے، نجس نہیں	307
٢١٩ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ عَرَقَ الإِنْسَانِ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجَسٍ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ انسان کا پسینہ پاک ہے، ناپاک نہیں	308
٢٢٠ ...... بَابُ غَسْلِ بَوْلِ الصَّبِيَّةِ مِنَ الثَّوْبِ	بچی کے پیشاب کو کپڑے سے دھونے کا بیان	308
٢٢١ ...... بَابُ غَسْلِ بَوْلِ الصَّبِيَّةِ وَإِنْ كَانَتْ مُرْضِعَةً وَالْفَرْقُ بَيْنَ بَوْلِهَا وَبَوْلِ الصَّبِيِّ الْمُرْضِعِ:	بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا اگرچہ وہ دودھ پیتی ہو اور اس کے اور دودھ پیتے بچے کے پیشاب میں فرق کا بیان	309
٢٢٢ ...... بَابُ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ وَرَشِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطْعَمَ	بچے کے کھانا کھانے (کی عمر) سے پہلے اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنے اور چھینٹے مارنے کا بیان	310
٢٢٣ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ	کپڑے سے منی دھونا مستحب ہے	311
٢٢٤ ...... بَابٌ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمَنِيَّ لَيْسَ بِنَجَسٍ وَالرُّخْصَةُ فِي فَرْكِهِ إِذَا كَانَ يَابِساً مِنَ الثَّوْبِ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ منی ناپاک نہیں ہے اور جب وہ کپڑے پر خشک ہو جائے تو اسے کھرچنے کی رخصت ہے	313
٢٢٥ ...... بَابُ نَضْحِ الثَّوْبِ مِنَ الْمَذِيِّ إِذَا خُفِيَ مَوْضِعُهُ فِي الثَّوْبِ	جب کپڑے میں مذی لگنے کے مقام کا پتہ نہ ہو تو اس پر پانی چھڑکنے کا بیان	315
٢٢٦ ...... بَابٌ ذِكْرُ وَطِءِ الأَذَى الْيَابِسِ بِالْخُفِّ وَالنَّعْلِ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ لَا يُوْجِبُ غَسْلَ الْخُفِّ وَلَا النَّعْلِ. وَأَنْ تَطْهِيْرَهُمَا يَكُوْنُ بِالْمَشْيِ عَلَى الأَرْضِ الطَّاهِرَةِ بَعْدَهَا	خشک گندگی کو موزے اور جوتے سے روندنے کا بیان، اور اس دلیل کا بیان کہ گندگی روندنے سے موزے اور جوتے کو دھونا واجب نہیں ہوتا اور ان دونوں کی صفائی اس (گندگی) کے بعد پاک زمین پر چلنے سے ہو جائے گی	316
٢٢٧ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَسَاجِدِ وَتَقْذِيْرِهَا	مساجد میں پیشاب کرنے اور انہیں گندہ اور آلودہ کرنے کی ممانعت کا بیان	317
٢٢٨ ...... بَابُ سَلْتِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ بِالأَذْخِرِ إِذَا كَانَ رَطْباً	تروتازہ منی کو اذخر (گھاس) سے کپڑے سے صاف کرنا	318
٢٢٩ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قَطْعِ الْبَوْلِ عَلَى الْبَائِلِ	مسجد میں پیشاب کرنے والے کو پیشاب کو فارغ ہونے سے	

فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ الْفِرَاغِ مِنْهُ

٢٣٠ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ نَضْحِ الأَرْضِ مِنْ رَبْضِ الْكِلَابِ عَلَيْهَا

٢٣١ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مُرُوْرَ الْكِلَابِ فِي الْمَسَاجِدِلَا يُوْجِبُ نَضْحاً وَلَا غَسْلًا

كِتَابُ الصَّلَاةِ

١ ...... بَابُ الْبَدْءِ فَرْضِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

٢ ...... بَابُ ذِكْرِ فَرْضِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ مِنْ عَدَدِ الرَّكْعَةِ، بِلَفْظ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ، بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ

٣ ...... بَابٌ ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ قَوْلَهَا أَنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا افْتُرِضَتْ رَكْعَتَانِ، أَرَادَتْ بَعْضُ الصَّلَاةِ دُوْنَ جَمِيْعِهَا

٤ ...... بَابٌ فَرْضُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

٥ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ إِقَامَ الصَّلَاةِ مِنَ الإِيْمَانِ

٦ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ إِقَامَ الصَّلَاةِ مِنَ الإِسْلَامِ إِذِالْإِيْمَانُ وَالإِسْلَامُ اسْمَانِ بِمَعْنٰى وَاحِدٍ

٧ ...... بَابٌ فِي فَضَائِلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

٨ ...... بَابٌ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْحَدَّ الَّذِي أَصَابَهُ السَّائِلُ فَأَعْلَمَهُ ﷺ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفٰى عَنْهُ بِوُضُوْئِهِ وَصَلَاتِهِ، كَانَ مَعْصِيَةٌ ارْتَكَبَهَا دُوْنَ الزِّنَا الَّذِي يُوْجِبُ الْحَدَّ. إِذْ كُلُّ مَا زَجَرَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ حَدٍّ

٩ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّلَوَاتِ

پہلے روکنا منع ہے ---------------------------- 319

زمین پر کتے کے بیٹھنے سے اس پر پانی چھڑکنا مستحب ہے -- 320

اس دلیل کا بیان کہ مساجد میں کتوں کے گزرنے سے پانی چھڑکنا یا دھونا واجب نہیں ہے---------------------------- 322

نماز کے احکام ومسائل ---------------------------- 323

نماز پنجگانہ کی فرضیت کی ابتدا کا بیان ---------------- 323

پنجگانہ فرض نمازوں کی تعداد رکعات کا بیان، مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ جس کے الفاظ عام ہیں اوراس سے مراد خاص ہے -- 328

گذشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان اوراس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان ہے: ’’ابتداء میں نماز دو رکعت فرض کی گئی تھی‘‘ ---------------------------- 329

پانچ نمازیں فرض ہیں ---------------------------- 330

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز قائم کرنا ایمان کا جزء ہے -- 331

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز قائم کرنا اسلام کا جزو ہے کیونکہ اسلام اور ایمان ہم معنی دو اسم ہیں-------------------- 333

نماز پنجگانہ کی فضیلت ---------------------------- 335

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس سائل نے جس حد کا ارتکاب کیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے اسے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے وضو اور نماز کی ادائیگی سے معاف کر دیا ہے وہ حد واجب کرنے والے زنا سے کم کسی گناہ کا ارتکاب تھا --------- 337

اس بات کی دلیل کا بیان کہ پانچ فرض نمازیں صرف چھوٹے

الْخَمْسَ إِنَّمَا تُكَفِّرُ صَغَائِرَ الذُّنُوْبِ دُوْنَ كَبَائِرِهَا
١٠ ......بَابُ فَضِيْلَةِ السُّجُوْدِ فِي الصَّلٰوةِ وَحَطِّ الْخَطَايَا بِهَا مَعَ رَفْعِ دَرَجَاتِهَا فِي الْجَنَّةِ
١١ ...... بَابُ فَضْلِ الصُّبْحِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ
١٢ ...... بَابُ ذِكْرُ اجْتِمَاعِ مَلَائِكَةِ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةِ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ جَمِيْعاً ، وَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ لِمَنْ شَهِدَ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيْعاً
١٣ ...... بَابُ ذِكْرُ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ
١٤ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ فَرْضَ الصَّلَاةِ كَانَ عَلَى الأَنْبِيَاءِ قَبْلَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ، كَمَا هِيَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأُمَّتِهِ
١٥ ...... بَابُ ذِكْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ لِلْمَعْذُوْرِ
١٦ ...... بَابُ اِخْتِيَارِ الصَّلَاةِ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا ، يُذْكَرُ خَبَرٌ لَفْظُهُ لَفْظٌ عَامٌ مُرَادُهُ خَاصٌّ
١٧ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا ، بَعْضَ الصَّلَاةِ دُوْنَ جَمِيْعِهَا ، وَبَعْضَ الأَوْقَاتِ دُوْنَ جَمِيْعِ الأَوْقَاتِ
١٨ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَعْجِيْلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ
١٩ ...... بَابُ ذِكْرُ التَّغْلِيْظِ فِي تَأْخِيْرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى اِصْفِرَارِ الشَّمْسِ
٢٠ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَأْخِيْرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ
٢١ ...... بَابُ الأَمْرِ بِتَكْبِيْرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي يَوْمِ الْغَيْمِ وَالتَّغْلِيْظِ فِي تَرْكِ صَلَاةِ الْعَصْرِ
٢٢ ...... بَابُ اسْتِحْبَابُ تَعْجِيْلِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں بڑے گناہوں کا نہیں--------- 339
نماز میں مسجدوں کی فضیلت اور ان سے گناہ معاف ہونے کے ساتھ ساتھ جنت میں درجات بلند ہونے کا بیان ------- 340
صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت --------------------- 341
نماز فجر اور نماز عصر میں رات اور دن کے فرشتوں کے اکٹھے ہونے کا بیان اور دونوں نمازوں میں اکٹھے حاضر ہونے والوں کے لیے فرشتوں کی دعا کا بیان -------------------- 343
نماز پنجگانہ کے اوقات کا بیان -------------------- 345
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی مکرم محمد ﷺ سے پہلے انبیاء کرام پر پانچ نمازیں فرض تھیں جیسا کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کی امت پر فرض ہیں---------------------------- 348
عذر والے شخص کی نماز کے وقت کا بیان ------------- 350
اوّل وقت میں نماز ادا کرنا پسندیدہ ہے، اس سلسلے میں مذکورہ حدیث کا بیان جس کے الفاظ عام اور اس کی مراد خاص ہے------ 351
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان مبارک ’’نماز اول وقت میں ادا کرنا افضل ہے‘‘ سے آپ کی مراد سب نمازوں کی بجائے کچھ نمازیں اور سب اوقات کی بجائے کچھ اوقات ہیں ------------------------------------ 351
عصر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے ---------------- 353
نماز عصر کو سورج زرد ہونے تک موخر کرنے پر سخت وعید کا بیان--- 354
بلاضرورت نماز عصر کو موخر کرنے پر سخت وعید کا بیان ----- 356
بادل والے دن نماز عصر جلدی پڑھنے کا حکم ہے، اور نماز عصر کو ترک کرنے پر سخت وعید کا بیان--------------------- 357
مغرب کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے--------------- 357

٢٣ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِى تَأْخِيْرِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ ، وَإِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَهُ أَنَّهُمْ لَا يَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ ، ثَابِتِيْنَ عَلَى الْفِطْرَةِ ، مَا لَمْ يُؤَخِّرُوْهَا إِلَى اشْتِبَاكِ النُّجُوْمِ

نماز مغرب کو موخر کرنے پر سخت وعید کا بیان، اور نبی ﷺ کا اپنی امت کو بتانا کہ وہ ہمیشہ خیر و بھلائی کے ساتھ رہیں گے۔'' فطرت پر ثابت رہیں گے جب وہ نماز مغرب کو ستاروں کے جم گھٹے ہونے تک موخر نہیں کریں گے ---------------------- 358

٢٤ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَسْمِيَةِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ عِشَاءً: إِذَا الْعَامَّةُ أَوْكَثِيْرٌ مِنْهُمْ يُسَمُّوْنَهَا عِشَاءً

نماز مغرب کو عشاء کا نام دینا منع ہے، جبکہ عام لوگ یا اکثر لوگ اسے عشاء کا نام دیتے ہیں ------------------------ 360

٢٥ ......بَابُ اسْتِحْبَابِ تَأْخِيْرِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِذَا لَمْ يَخَفِ الْمَرْءُ الرُّقَادَ قَبْلَهَا

جب کسی آدمی کو نمازِ عشاء سے پہلے سو جانے کا خدشہ نہ ہو تو نمازِ عشاء کو موخر کرنا مستحب ہے------------------------ 361

٢٦ ...... بَابُ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثِ بَعْدَهَا بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

مجمل غیر مفسر روایت کے ذکر سے نماز عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کی کراہیت کا بیان ---------- 364

٢٧ ......بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى الرُّخْصَةِ فِى النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ إِذَا أُخِّرَتِ الصَّلَاةُ

اس حدیث کا بیان جو نماز عشاء کو موخر کر دینے کی صورت میں عشاء سے پہلے سونے کی رخصت کی دلیل ہے --------- 365

٢٨ ...... بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ عَتَمَةً

عشاء کو عتمہ کا نام دینا مکروہ ہے --------------------- 367

٢٩......بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّغْلِيْسِ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ

اندھیرے میں نماز فجر ادا کرنا مستحب ہے -------------- 367

٣٠ ...... بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ الْفَجْرِ الَّذِى يَجُوْزُ صَلَاةُ الصُّبْحِ بَعْدَ طُلُوْعِهِ إِذَ الْفَجْرُ هُنَا فَجْرَانِ ، طُلُوْعُ أَحَدِهِمَا بِاللَّيْلِ . وَطُلُوْعُ الثَّانِيِّ يَكُوْنُ بِطُلُوْعِ النَّهَارِ

اس فجر کے ذکر کا بیان جس کے طلوع ہونے کے بعد نمازِ صبح ادا کرنا جائز ہے کیونکہ فجر کی دو قسمیں ہیں ایک فجر رات کو طلوع ہوتی ہے اور دوسری دن کے طلوع ہونے کے ساتھ طلوع ہوتی ہے -- 374

٣١......فَضْلِ انْتِظَارِ الصَّلَاةِ وَالْجُلُوسِ فِى الْمَسْجِدِ وَذِكْرِ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ الْمُنْتَظِرِ الصَّلَاةِ الْجَالِسِ فِى الْمَسْجِدِ

نماز کا انتظار کرنے اور مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت نیز مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والے کے لیے فرشتوں کی دعا کا بیان-- 375

٣٢ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الشَّىْءَ قَدْ يُشَبَّهُ بِالشَّىْءِ إِذَا اشْتَبَهَ فِى بَعْضِ الْمَعَانِى لَا فِى جَمِيْعِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ایک چیز دوسری چیز کے مشابہ ہو جاتی ہے جب وہ اس کے تمام معانی کی بجائے کچھ معانی میں بھی مشابہ ہو -- 377

جَمَاعُ الْأَبْوَابِ، الْأَذَانِ وَالْإِقَامَة

اذان اور اقامت کے ابواب کا مجموعہ ---------------- 380

٣٣...... بَابُ فِى بَدْءِ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ

اذان اور اقامت کی ابتداء کا بیان ------------------ 380

٣٤ ......بَابٌ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَنْ كَانَ أَرْفَعَ صَوْتاً وَأَجْهَرَ ، كَانَ أَحَقَّ بِالأَذَانِ مِمَّنْ كَانَ أَخْفَضَ صَوْتاً . إِذِ الأَذَانُ إِنَّمَا يُنَادٰى بِهِ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ لِلصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بلند اور زور دار آواز والا شخص پست آواز والے شخص کی نسبت اذان کہنے کا زیادہ حق دار ہے کیونکہ اذان لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کے لیے دی جاتی ہے -- 381

٣٥ ...... بَابُ الأَمْرِ بِالأَذَانِ لِلصَّلَاةِ قَائِماً لَا قَاعِداً ، إِذِ الأَذَانُ قَائِماً أَحْرٰى أَنْ يَسْمَعَهُ مَنْ بَعُدَ عَنِ الْمُؤَذِّنِ مِنْ أَن يُّؤَذِّنَ وَهُوَ قَاعِدٌ

نماز کے لیے اذان بیٹھ کر کہنے کی بجائے کھڑے ہو کر کہنے کا حکم کیونکہ کھڑے ہو کر اذان کہنے سے مؤذن سے دور شخص بھی اذان بخوبی سن سکتا ہے جبکہ بیٹھ کر اذان کہنے سے یہ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا-- 382

٣٦......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ بَدْءَ الأَذَانِ إِنَّمَا كَانَ بَعْدَ هِجْرَةِ النَّبِي ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَأَنَّ صَلَاتَهُ بِمَكَّةَ إِنَّمَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ نِدَاءٍ لَهَا وَلَا إِقَامَةٍ۔

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اذان کی ابتدا نبی اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ ہجرت کے بعد ہوئی ہے اور مکہ مکرمہ میں آپ کی نماز بغیر اذان اور بغیر اقامت کے تھی ---------------- 382

٣٧......بَابُ تَثْنِيَةِ الأَذَانِ وَإِفْرَادِ الإِقَامَةِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ

اذان کے کلمات دو دو اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار ہیں اس سلسلے میں مذکورہ مجمل غیر مفسر روایت کا بیان جس کے الفاظ عام ہیں اور اس کی مراد خاص ہے ------------------- 383

٣٨ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الآمِرَ بِلَالًا أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ وَيُوْتِرُ الإِقَامَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات دوہرے اور اقامت کے کلمات اکہرے کہنے کا حکم دینے والے خود نبی ﷺ تھے -------------------------------- 384

٣٩ ......بَابُ ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَمَرَ بِأَنْ يُشْفَعَ بَعْضُ الأَذَانِ لَا كُلَّهَا

گذشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے بعض کلمات اذان کو دہرے کہنے کا حکم دیا ہے سارے کلمات نہیں --------------------- 386

٤٠ ...... بَابُ تَثْنِيَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فِي الإِقَامَةِ

اقامت میں "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ" دو مرتبہ کہنے کا بیان - 390

٤١ ......بَابُ التَّرْجِيْعِ فِي الأَذَانِ مَعَ تَثْنِيَةِ الإِقَامَةِ

دوہری اقامت کے ساتھ اذان میں ترجیع کا بیان ------ 391

٤٢ ...... بَابُ التَّثْوِيْبِ فِي أَذَانِ الصُّبْحِ

صبح کی اذان میں تثویب (الصلاۃ خیر من النوم کہنے) کا بیان 399

٤٣ ......بَابُ الْإِنْحِرَافِ فِي الأَذَانِ عِنْدَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اذان میں مؤذن کا حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے (اپنے چہرے کو دائیں بائیں) موڑنے کا بیان--------- 402

٤٤ ...... بَابُ إِدْخَالُ الْإِصْبَعَيْنِ فِي الأُذُنَيْنِ عِنْدَ الأَذَانِ	اذان دیتے وقت دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں ڈالنے کا بیان	403
٤٥ ...... بَابُ فَضْلِ الأَذَانِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ بِهِ شَهَادَةٌ مَنْ يَّسْمَعُهُ مِنْ حَجَرٍ وَمَدَرٍ وَشَجَرٍ وَجِنٍّ وَإِنْسٍ لِلْمُؤَذِّنِ	اذان اور بلند آواز سے اذان دینے کی فضیلت نیز مؤذن کی اذان سننے والے پتھر ڈھیلے، درخت، جن اور انسانوں کی مؤذن کے لیے گواہی کا بیان	403
٤٦ ...... بَابُ الْإِسْتِهَامِ عَلَى الأَذَانِ إِذَا تَشَاجَرَ النَّاسُ عَلَيْهِ	جب اذان کہنے کے لیے لوگوں میں جھگڑا ہو جائے تو قرعہ اندازی کرنے کا بیان	405
٤٧ ...... بَابُ ذِكْرِ تَبَاعُدِ الشَّيْطَانِ عَنِ الْمُؤَذِّنِ عِنْدَ أَذَانِهِ وَهرَبِهِ كَي لَا يَسْمَعَ الأَذَانَ	اذان کہتے وقت شیطان کا مؤذن سے دور ہونا اور اس کے بھاگنے کا بیان تا کہ وہ اذان نہ سن سکیں	406
٤٨ ...... بَابُ الأَمْرُ بِالأَذَانِ وَالإِقَامَةِ فِي السَّفَرِ لِلصَّلَاةِ كُلِّهَا	تمام نمازوں کے لیے سفر میں اذان اور اقامت کہنے کا حکم ہے	407
٤٩ ...... بَابُ الأَمْرِ بِالأَذَانِ وَالإِقَامَةِ فِي السَّفَرِ وَإِنْ كَانَا اثْنَيْنِ لَا أَكْثَرَ بِذِكْرِ خَبَرٍ لَفْظُهُ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ	سفر میں اذان اور اقامت کہنے کا حکم ہے اگرچہ دو افراد ہوں، زیادہ نہ ہوں اس سلسلے میں اس حدیث کا بیان جس کے الفاظ عام ہیں اور اس کی مراد خاص ہے	407
٥٠ ...... بَابُ ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُ أَنَّهَا لَفْظَةُ عَامٍ مُرَادُهَا خَاصٌّ وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَمَرَ أَنْ يُّؤَذِّنَ أَحَدُهُمَا لَا كِلَيْهِمَا	گزشتہ مجمل روایت کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں میں سے کسی ایک کو اذان دینے کا حکم دیا تھا، دونوں کو بیک وقت) اذان دینے کا حکم نہیں دیا تھا۔	409
٥١ ...... بَابُ الأَذَانِ فِي السَّفَرِ	اذان کی فضیلت واجر حاصل کرنے کے لیے سفر میں اذان دینے کا بیان	410
٥٢ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الأَذَانِ لِلصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ	طلوع فجر سے پہلے نماز صبح کی اذان دینا جائز ہے	413
٥٣ ...... بَابُ ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي كَانَ لَهَا بِلَالٌ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ	اس علت کا بیان جس کی وجہ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے تھے	414
٥٤ ...... بَابُ ذِكْرُ قَدْرِ مَا كَانَ بَيْنَ أَذَانِ بِلَالٍ وَأَذَانِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ	حضرت بلال اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما کی اذانوں کے درمیان وقفے کا بیان	414

٥٥ ...... بَـابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رَوَىٰ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْضُ أَهْـلِ الْـجَهْلِ أَنَّهُ يُضَادُ هٰذَا الْخَبَرَ الَّذِي ذَكَرْنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ
اس رویت کا بیان جسے بعض جہلاء نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ وہ اس روایت کے مخالف ہے جو ہم نے بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں---------------------------------- 415

٥٦ ...... بَـابُ الْأَذَانِ لِلـصَّـلَـوَاتِ بَعْدَ ذَهَـابِ الْوَقْتِ
نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نمازوں کے لیے اذان دینے کا بیان -- 420

٥٧ ......بَـابُ الْأَمْـرِ بِأَنْ يُقَالَ مَا يَقُوْلُهُ الْمُؤَذِّنُ إِذَا سَمِعَهُ يُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ
جب مؤذن کو نماز کے لیے اذان دیتے ہوئے سنے تو ویسے ہی کہے جیسے اسے کہتے ہوئے سنے اس سلسلے میں مذکورہ روایت کا بیان جس کے الفاظ عام اور مراد خاص ہے ------------ 423

٥٨ ......بَـابُ ذِكْـرُ الْأَخْبَـارِ الْـمُـفَسِّـرَةِ لِلَّفْظَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِي خَبَرِ أَبِي سَعِيْدٍ وَ أُمِّ حَبِيْبَةَ
حضرت ابوسعید اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی دو روایات میں مذکورہ الفاظ کی تفسیر کرنے والی روایات کا بیان --------- 424

٥٩ ......بَـابُ ذِكْـرِ فَـضِيْلَةِ هٰذَا الْقَوْلِ عِنْدَ سِمَاعِ الْأَذَانِ إِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ صِدْقاً مِنْ قَلْبِهِ
اذان سن کر اس کا جواب دینے کی فضیلت کا بیان جبکہ جواب دینے والا صدق دل (اخلاص) کے ساتھ جواب دے--- 428

٦٠ ......بَـابُ فَـضْـلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ فَرَاغِ سِمَاعِ الْأَذَانِ
اذان سننے کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت کا بیان --------------------------------- 429

٦١ ...... بَـابُ اسْتِـحْبَـابُ الـدُّعَـاءِ عِنْدَ الْأَذَانِ وَرِجَاءُ إِجَابَةِ الدَّعْوَةِ عِنْدَهُ
اذان کے وقت دعا مانگنے کے استحباب اور اس وقت دعا کی قبولیت کی امید کا بیان --------------------------------- 430

٦٢......بَـابُ صِـفَةُ الـدُّعَـاءِ عِـنْدَ مَسْـأَلَةِ اللّٰـهِ عَـزَّوَجَلَّ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُـحَـمَّدِ الْوَسِيْلَةَ وَاسْتِحْقَاقِ الدَّاعِيِّ بِتِلْكَ الدَّعْوَةِ الشَّفَاعَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اللہ تعالیٰ سے نبی مکرم محمد ﷺ کے لیے وسیلہ مانگنے کی دعا کی کیفیت اور دعا مانگنے والے کا قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کا حقدار ہونے کا بیان --------------------- 430

٦٣ ...... بَـابُ فَـضِيْـلَةِ الشَّهَـادَةِ لِلّٰـهِ عَزَّ وَجَلَّ بِوَحْدَانِيَّتِهِ وَلِلنَّبِيِّ ﷺ بِرِسَالَتِهِ وَعُبُودِيَتِهِ وَبِالرِّضَا بِـالـلّٰهِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَ بِالإِسْلَامِ دِيْناً عِنْدَ سِـمَـاعِ الْأَذَانِ وَمَـا يُـرْجٰـى مِـنْ مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ بِذٰلِكَ
اذان سن کر اللہ تعالیٰ کی توحید کے قرار، نبی اکرم ﷺ کی رسالت وعبودیت کی گواہی دینے، اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، محمد ﷺ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر رضا مندی کے اظہار اور اس کے باعث گناہوں کی بخشش کی امید کی فضیلت کا بیان-- 431

٦٤ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ أَخْذِ الْأَجْرِ عَلَى الْأَذَانِ
اذان پڑھنے کی اجرت لینے کی ممانعت بیان----------- 433

٦٥ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي أَذَانِ الأَعْمٰى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُعْلِمُهُ الْوَقْتَ	نابینے شخص کو اذان دینے کی رخصت ہے جبکہ اسے وقت کی اطلاع کرنے والا موجود ہو ---------------------------- 433
٦٦ ......بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ رِجَاءً أَنْ تَكُونَ الدَّعْوَةُ غَيْرَ مَرْدُودَةٍ بَيْنَهُمَا	اذان اور اقامت کے درمیان دعا مانگنا مستحب ہے، اس امید کے ساتھ کہ ان کے درمیان دعا ضرور قبول ہوتی ہے ------- 434
٦٧ ......بَابُ ذِكْرِ الصَّلَاةِ كَانَتْ إِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَبْلَ هِجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ، إِذَ الْقِبْلَةُ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ بَيْتُ الْمَقْدَسِ لَا الْكَعْبَةُ	اس نماز کا بیان جو نبی اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت سے پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی جاتی تھی کیونکہ اس وقت قبلہ بیت المقدس تھا، کعبہ نہیں تھا ------------ 435
٦٨ ...... بَابُ بَدْءِ الأَمْرِ بِاسْتِقْبَالِ الْكَعْبَةِ لِلصَّلَاةِ وَنَسْخِ الأَمْرِ بِالصَّلَوَاتِ إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدَسِ	کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی ابتداء اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے حکم کی منسوخی کا بیان --- 437
٦٩ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْقِبْلَةَ إِنَّمَا هِيَ الْكَعْبَةُ لَا جَمِيعُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ قبلہ صرف کعبہ شریف ہے، پوری مسجد حرام قبلہ نہیں ہے-------------------------------- 438
٧٠ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الشَّطْرَ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ الْقِبَلُ لَا النِّصْفُ	اس باب کی دلیل کا بیان کہ اس آیت میں ''شطر'' سے مراد جانب وطرف ہے نصف یا آدھے کے معنی میں نہیں ہے ------ 441
٧١ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّشْبِيكِ بَيْنَ الأَصَابِعِ عِنْدَ الْخُرُوجِ إِلَى الصَّلَاةِ	نماز کی ادائیگی کے لیے جاتے ہوئے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا منع ہے------------- 442
٧٢ ...... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخُرُوجِ إِلَى الصَّلَاةِ	نماز کی ادائیگی کے لیے جاتے ہوئے دعا پڑھنے کا بیان -- 446
٧٣ ...... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ لِلصَّلَاةِ	نماز کی ادائیگی کے لیے مساجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت کا بیان-- 448
٧٤ ......بَابُ السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَسْأَلَةِ اللّٰهِ فَتْحَ أَبْوَابِ الرَّحْمَةِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ	مسجد میں داخل ہوتے وقت نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجنے اور اللہ تعالیٰ سے رحمت کے دروازے کھول دینے کی دعا کرنے کا بیان-- 450
٧٥ ......بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الِانْتِهَاءِ إِلَى الصَّفِّ قَبْلَ تَكْبِيرَةِ الِافْتِتَاحِ	افتتاحی تکبیر (تکبیر تحریمہ) سے پہلے صف تک پہنچ کر دعا مانگنے کا بیان-- 451
٧٦ ...... بَابُ إِيجَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِلصَّلَاةِ	نماز کے لیے قبلہ رخ ہونا واجب ہے ---------------- 451
٧٧ ......بَابُ إِحْدَاثِ النِّيَّةِ عِنْدَ دُخُولِ كُلِّ صَلَاةٍ	ہر نماز کے داخل ہونے پر تجدید نیت کا بیان------------ 452

٧٨ ...... بَابُ الْبَدْءِ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ قَبْلَ التَّكْبِيرِ	نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہنے سے پہلے رفع الیدین سے ابتداء کرنے کا بیان	452
٧٩...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ تَحْتَ الثِّيَابِ فِي الْبَرْدِ وَتَرْكِ إِخْرَاجِهِمَا مِنَ الثِّيَابِ عِنْدَ رَفْعِهِمَا	سردیوں میں کپڑوں کے نیچے سے رفع الیدین کرنے کی رخصت کا بیان اور دونوں (ہاتھوں) کو (رفع الیدین) کرتے وقت کپڑے سے باہر نکالنے کو ترک کرنا	453
٨٠ ...... بَابُ نَشْرِ الأَصَابِعِ عِنْدَ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ	نماز میں رفع یدین کرتے وقت انگلیاں کھولنے کا بیان	454
٨١ ......بَابُ التَّكْبِيرِ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ	نماز شروع کرنے کے لیے اللہ اکبر کہنے کا بیان	456
٨٢ ...... بَابُ ذِكْرُ الدُّعَاءِ بَيْنَ تَكْبِيرَةِ الْإِفْتِتَاحِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ	افتتاحی تکبیر اور قراءت کے درمیان دعا مانگنے کا بیان	457
٨٣ ......بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ إِغْفَالِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الدُّعَاءَ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ غَيْرُ جَائِزٍ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ	ان لوگوں کی غفلت کے بیان کا ذکر جو گمان کرتے ہیں کہ فرضی نماز میں قرآنی دعاؤں کے علاوہ دعائیں مانگنا جائز نہیں ہے	459
٨٤......بَابُ إِبَاحَةِ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ وَقَبْلَ الْقِرَاءَةِ بِغَيْرِ مَا ذَكَرْنَا فِي خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ	تکبیر کے بعد اور قراءت سے پہلے حضرت علی بن ابی طالب کی روایت میں مذکور دعا کے علاوہ دعا پڑھنے کے جواز کا بیان	460
٨٥ ......بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾	نماز میں قراءت سے پہلے تعوذ پڑھنے کا بیان، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ ”اور جب تم قرآن مجید کی تلاوت کرو تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔“	467
٨٦ ......بَابُ ذِكْرِ سُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ الْفَرِيضَةِ ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الدُّعَاءَ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ يُفْسِدُ صَلَاةَ الْفَرِيضَةِ	فرض نماز میں تکبیر اور قراءت کے درمیان بندے کا اپنے رب تعالیٰ سے اس کے فضل وکرم کے سوال کرنے کا بیان، ان لوگوں کے دعوے کے خلاف جو کہتے ہیں کہ غیر قرآنی دعا فرض نماز کو فاسد کر دیتی ہے	468
٨٧ ......بَابُ الأَمْرِ بِالْخُشُوعِ فِي الصَّلَاةِ	نماز میں خشوع اختیار کرنے کے حکم کا بیان	469
٨٨...... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي النَّظَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ ؟	نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا سخت منع ہے۔	470

٨٩ ...... بَابُ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ	نماز میں قراءت شروع کرنے سے پہلے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان ---------------------------------- 471
٩٠ ...... بَابُ وَضْعِ بَطْنِ الْكَفِّ الْيُمْنٰى عَلَى الْكَفِّ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ جَمِيْعاً	دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی، کلائی اور بازو سب ہی پر رکھنے کا بیان -------------------------------------- 473
٩١ ......بَابٌ فِي الْخُشُوْعِ فِي الصَّلَاةِ أَيْضًا، وَالزَّجْرِ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ	نماز میں خشوع اختیار کرنے کا ایک اور باب، اور نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے کی ممانعت کا بیان ------------------ 473
٩٢ ......بَابٌ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ يَنْقُصُ الصَّلَاةَ لَا أَنَّهُ يُفْسِدُهَا فَسَادًا يَجِبُ عَلَيْهِ إِعَادَتُهَا.	اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں ادھر اُدھر متوجہ ہونا نماز (کے اجر وثواب) میں کمی کا باعث بنتا ہے، لیکن یہ التفات نماز کو فاسد نہیں کرتا کہ نمازی کو نماز دہرانی پڑے۔ ------------- 475
٩٣ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْإِلْتِفَاتَ الْمَنْهٰى عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي تَكُوْنُ صَلَاةُ الْمَرْءِ بِهِ نَاقِصَةً هُوَ أَن يَلْوِيَ الْمُلْتَلِفَتُ عُنُقَهُ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں منع کردہ التفات جس سے نمازی کی نماز (کے اجروثواب) میں نقص آجاتا ہے وہ یہ ہے کہ نمازی اپنی گردن موڑ کر التفات کرے --------------- 476
٩٤ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْإِلْتِفَاتَ الْمُنْهٰى عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں ممنوع التفات وہ ہے جو بلا ضرورت وحاجت ہو ------------------------------ 476
٩٥ ...... بَابُ إِيْجَابِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وِنَفْيِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ قِرَاءَتِهَا	نماز میں سورۂ فاتحہ کی قراءت کرنا واجب ہے، اور اس کی قراءت کے بغیر نماز نہیں ہوتی------------------------------- 478
٩٦ ......بَابٌ ذِكْرُ لَفْظَةٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي تَرْكِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ	نبی اکرم ﷺ سے سورۂ فاتحہ کی قراءت ترک کرنے کے متعلق مروی اس روایت کا بیان---------------------------- 479
٩٧ ...... بَابٌ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْخِدَاجَ الَّذِي أَعْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ فِي هٰذَا الْخَبَرِ هُوَ النَّقْصُ الَّذِي لَا تُجْزِءُ الصَّلَاةُ مَعَهُ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ خداج جس کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے اس حدیث میں خبردار کیا ہے وہ ایسا نقص ہے جس کے ساتھ نماز کفایت نہیں کرتی --------------------- 480
٩٨ ...... بَابُ اِفْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ	قراءت کی ابتدا الحمد للہ رب العلمین سے کرنے کا بیان 481
٩٩......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آيَةٌ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہے -------------------------------------- 481
١٠٠ ......بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ غَلِطَ فِي الْإِحْتِجَاجِ بِهِ	اس حدیث کا بیان جس سے استدلال کرتے ہوئے کم علم شخص کو

مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرْ بِالْعِلْمِ فَتَوَهَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْرَأُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِي الصَّلَاةِ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَلَا فِي غَيْرِهَا مِنَ السُّوَرِ

١٠١ ......بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ أَنَساً إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهٖ لَمْ أَسْمَعْ أَحَداً مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَيْ لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ جَهْرًا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، وَأَنَّهُمْ كَانُوْا يُسِرُّوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِي الصَّلَاةِ ، لَا كَمَا تَوَهَّمَ مَنْ لَّمْ يَشْتَغِلْ بِطَلَبِ الْعِلْمِ مِنْ مَظَانِّهٖ وَ ، طَلَبَ الرِّئَاسَةِ قَبْلَ تَعَلُّمِ الْعِلْمِ

١٠٢ ......بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْمُخَافَتَةَ بِهٖ جَمِيْعًا مُبَاحٌ ، لَيْسَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا مَحْظُوْرًا ، وَهٰذَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ

١٠٣ ......بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ مَعَ الْبَيَانِ أَنَّهَا السَّبْعُ الْمَثَانِيُّ وَأَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ ولَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا

١٠٤ ...... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الْأُوْلَيَيْنِ مِنْهُمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

١٠٥ ...... بَابُ الْمُخَافَتَةِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتَرْكِ الْجَهْرِ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ

١٠٦ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْجَهْرِ بِبَعْضِ الآيِ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

١٠٧ ...... بَابُ تَطْوِيْلِ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ

غلطی لگی ہے اور اسے وہم ہوا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز میں سورہ فاتحہ اور دیگر سورتوں (کے شروع) میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھتے تھے -------------------------------- 482

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کہ میں نے ان میں سے کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے نہیں سنا‘‘ سے ان کی مراد یہ ہے کہ میں نے ان میں سے کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا، اور بلاشبہ وہ نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ آواز سے پڑھتے تھے (آپ کے فرمان کا) وہ مطلب نہیں ہے جیسا کہ ان لوگوں کو وہم ہوا ہے جنہوں نے علم کو اس کے اصلی مراجع سے حاصل نہیں کیا اور حصول علم سے پہلے ہی مقام ومرتبے کے طلب گار ہیں۔‘‘----- 482

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بلند آواز اور آہستہ آواز سے دونوں طرح پڑھنا جائز ہے، ان میں سے کوئی طریقہ بھی منع نہیں ہے۔ اور یہ جائز اختلاف کی قسم سے ہے -- 485

سورۂ فاتحہ کی قراءت کی فضیلت کا بیان، اور اس بات کا بیان کہ وہ سبع مثانی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تورات انجیل اور قرآن مجید میں اس جیسی سورت نازل نہیں فرمائی-------------------- 486

نماز ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت جبکہ آخری دو رکعتوں میں اکیلی سورہ فاتحہ پڑھنے کا بیان-- 489

ظہر اور عصر کی نماز میں سری قراءت کرنے اور ان میں جہری قراءت نہ کرنے کا بیان-------------------------- 489

ظہر اور عصر کی نماز میں بعض آیتوں کو جہری (بلند آواز سے) پڑھنا جائز ہے---------------------------------- 492

نماز ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرنے اور آخری دو کو مختصر

الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَحَذْفِ الأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا
١٠٨ ...... بَـابٌ إِبَـاحَةُ الْـقِرَاءَ ةِ فِي الأُخْرَيَيْنِ مِنَ
الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِأَكْثَرَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ
١٠٩ ...... بَـابُ ذِكْرِ الْقُرْآنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ
مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
١١٠ ......بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الصَّلَاةَ بِقِرَاءَ ةِ
فَـاتِـحَةِ الْكِتَابِ جَائِزَةٌ دُوْنَ غَيْرِهَا مِنَ الْقِرَاءَ ةِ ،
وَاَنَّ مَـا زَادَ عَـلٰـى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ مِنَ الْقِرَاءَ ةِ فِي
الصَّلَاةِ فَضِيْلَةٌ لَا فَرِيْضَةٌ
١١١ ...... بَابُ الْقِرَاءَ ةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ
١١٢ ......بَـابٌ ذِكْـرُ الـدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَقْرَأُ بِطُوْلَى الطُّوْلَيَيْنِ
فِـي الـرَّكْعَتَيْنِ الأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ لَا فِي رَكْعَةٍ
وَاحِدَةٍ
١١٣ ...... بَابُ الْقِرَاءَ ةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ
١١٤ ...... بَابُ الْقِرَاءَ ةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ
١١٥ ...... بَابُ الْقِرَاءَ ةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ
١١٦ ...... بَابُ الْقِرَاءَ ةِ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
١١٧ ...... بَـابُ قِرَاءَ ةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ ضِدُّ
قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ لَيْسَتَا مِنَ الْقُرْآنِ
١١٨ ...... بَـابُ إِبَـاحَةِ تَـرَدُّدِ الْـمُـصَلِّي قِرَاءَ ةَ
السُّوْرَةِ الْوَاحِدَةِ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ
١١٩ ...... بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَ ةِ السُّوْرَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ
١٢٠ ...... بَـابُ إِبَـاحَةِ جَـمْـعِ السُّوَرِ فِي الرَّكْعَةِ
الْوَاحِدَةِ مِنَ الْمُفَصَّلِ
١٢١ ...... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْدِيْدِ الآيَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الصَّلَاةِ

کرنے کا بیان---------------------------------- 493
ظہر اور عصر کی نمازوں میں آخری دو رکعتوں میں فاتحۃ الکتاب
سے زیادہ قراءت کرنے کے جائز ہونے کا باب ------- 494
ظہر وعصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں قرآن مجید تلاوت کرنے کا
بیان۔ -- 495
اس بات کی دلیل کا بیان کہ دیگر سورتوں کی قراء ت کے بغیر
صرف سورۂ فاتحہ کی قراء ت کے ساتھ نماز پڑھنا جائز اور درست
ہے اور بلا شبہ نماز میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ مزید قراءت کرنا افضل
واعلیٰ ہے، فرض نہیں ہے -------------------------- 496
نماز مغرب میں قراءت کا بیان ---------------------- 497
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ دوطویل ترین سورتوں
میں سے ایک طویل تر سورت نماز مغرب کی پہلی دونوں رکعتوں
میں پڑھا کرتے تھے، صرف ایک رکعت میں (پوری سورت)
نہیں پڑھتے تھے -------------------------------- 499
نماز عشاء میں قراءت کا بیان ---------------------- 502
سفر میں نماز عشاء میں قراءت کا بیان ---------------- 505
صبح کی نماز میں قراءت کا بیان -------------------- 506
جمعہ کے دن نماز فجر میں قراءت کا بیان -------------- 508
نماز میں معوذتین کی قراءت کرنے کا بیان، اس شخص کے قول کے
برخلاف جس کا گمان ہے کہ معوذتین قرآن مجید کا حصہ نہیں ہیں 509
فرض نماز کی دونوں رکعتوں میں نمازی کا ایک ہی سورت کو بار بار
پڑھنا جائز ہے------------------------------------ 213
ایک رکعت میں دوسورتیں پڑھنا جائز ہے ------------ 514
ایک رکعت میں مفصل سے کئی سورتوں کو جمع کرنے کے جواز کا
بیان-- 516
قرآن مجید میں غور وفکر کرتے ہوئے نماز میں ایک ہی آیت کو بار بار

مِراراً عِنْدَ التَّدَبُّرِ وَ التَّفَكُّرِ فِي الْقُرْآنِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ
پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ اس سلسلے میں وارد حدیث صحیح ہو ---- 517

١٢٢ ...... بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَةِ السُّوْرَةِ الْوَاحِدَةِ فِي رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ
فرض نماز کی دونوں رکعات میں ایک ہی سورت کی قراءت کرنا جائز ہے ---- 517

١٢٣ ...... بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ بِالْمَسْأَلَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ آيَةِ الرَّحْمَةِ وَالْاِسْتِعَاذَةِ عِنْدَ إِقْرَاءَةِ آيَةِ الْعَذَابِ وَالتَّسْبِيْحِ عِنْدَ قِرَاءَةِ آيَةِ التَّنْزِيْهِ
نماز میں آیت رحمت کی تلاوت کے وقت اللہ تعالیٰ سے رحمت کا سوال کرنے، کسی آیت عذاب کی قراءت کے بعد اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے اور آیت تنزیہ کی تلاوت کرنے کے بعد تسبیح پڑھنے کا بیان ------ 518

١٢٤ ...... بَابُ إِجَازَةِ الصَّلَاةِ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَ التَّحْمِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ لِمَنْ لَا يُحْسِنُ الْقُرْآنَ
جو شخص قرآن مجید کی تلاوت نہ کرسکتا ہو اسے تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل کے ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت ہے ---------- 520

١٢٥ ...... بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَةِ بَعْضِ السُّوْرَةِ فِي الرُّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ لِلْعِلَّةِ تَعْرِضُ لِلْمُصَلِّي
نمازی کو کسی عذر کے پیش آنے پر ایک رکعت میں سورت کا کچھ حصہ تلاوت کرنا جائز ہے ------------------------- 523

١٢٦ ...... بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ وَالْمُخَافَتَةِ بِهَا
نماز میں جہری اور سری قراءت کرنے کا بیان ---------- 524

١٢٧ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ
رکوع اور سجدوں میں قرآن مجید پڑھنا منع ہے --------- 525

١٢٨ ...... بَابُ فَضْلِ السُّجُوْدِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ وَبُكَاءِ الشَّيْطَانِ وَدُعَائِهِ بِالْوَيْلِ لِنَفْسِهِ عِنْدَ سُجُوْدِ الْقَارِيءِ السَّجْدَةَ
سجدہ کی آیت تلاوت کرنے پر سجدہ کرنے کی فضیلت کا بیان، آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد قاری قرآن کے سجدہ کرنے پر شیطان کے رونے سے اپنے لیے ہلاکت و بربادی کی دعا کرنے کا بیان -- 526

١٢٩ ...... بَابُ السَّجْدَةِ ، فِي صٓ
سورۂ ص میں سجدہ تلاوت کا بیان ------------------- 526

١٣٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي صٓ
سورہ ص میں نبی اکرم ﷺ کے سجدہ کرنے کے سبب کا بیان 527

١٣١ ...... بَابُ السُّجُوْدِ فِي النَّجْمِ
سورہ نجم میں سجدہ تلاوت کا بیان -------------------- 528

١٣٢ ...... بَابُ السُّجُوْدِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ
سورۂ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ اور سورہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ میں سجدہ تلاوت کا بیان ---------------- 529

١٣٣ ...... بَابٌ صِفَةُ سُجُوْدِ الرَّاكِبِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ
آیتِ سجدہ کی تلاوت کرتے وقت سوار شخص کے سجدے کی کیفیت کا بیان -------------------------------------- 530

١٣٤ ...... بَابٌ اسْتِحْبَابُ سُجُوْدِ الْمُسْتَمِعِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقَارِئِ السَّجْدَةَ إِذَا سَجَدَ
قرآن پڑھنے والا آیت سجدہ پر جب سجدہ کرے تو قرآن مجید کی تلاوت سننے والے کے لیے سجدہ تلاوت کرنا مستحب ہے - 530

١٣٥ ...... بَابٌ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ
ان لوگوں کے گمان کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ نبی

زَعَـمَ أَنَّ الـنَّبِـيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي الْمُفَصَّلِ بَعْدَ هِجْرَتِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ

اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے بعد مفصل سورتوں میں سجدہ تلاوت نہیں کیا ---------------------------- 531

١٣٦ ......بَـابُ السُّـجُـوْدِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ فِي الصَّلاةِ الْمَكْتُوْبَةِ

فرض نماز میں آیت سجدہ تلاوت کرنے پر سجدہ کرنے کا بیان -- 534

١٣٧ ...... بَـابُ الـذِّكْـرِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ

سجدہ تلاوت میں ذکر اور دعا پڑھنے کا بیان ------------ 535

١٣٨ ......بَـابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى السُّجُوْدِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ فَضِيْلَةٌ لا فَرِيْضَةٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ آیت سجدہ، تلاوت کرنے کے بعد سجدہ کرنا فضیلت کا حامل ہے فرض نہیں ہے ----------- 538

١٣٩ ......بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى الْمُنْصِتِ السَّامِعِ قِرَاءَةَ السَّجْدَةِ لا يَجِبُ عَلَيْهِ السُّجُوْدُ إِذَا لَمْ يَسْجُدِ الْقَارِئُ ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ السَّجْدَةَ عَلٰى مَنِ اسْتَمَعَ لَهَا وَأَنْصَتَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب آیت سجدہ پر قاری قرآن سجدہ نہ کرے تو خاموشی سے سننے والے کے لیے سجدہ تلاوت کرنا واجب نہیں ہے، اس شخص کے قول کے برخلاف جو گمان کرتا ہے کہ آیت سجدہ کی تلاوت غور سے اور خاموشی کے ساتھ سننے والے شخص پر سجدہ تلاوت واجب ہے -------------------- 539

١٤٠ ......بَـابُ الْـجَهْـرِ بِآمِيْنَ عِنْدَ انْقِضَاءِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي يَجْهَرُ الإِمَامُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ

جن نمازوں میں امام جہری قراءت کرتا ہے ان میں سورہ فاتحہ کے اختتام پر بلند آواز سے آمین کہنے کا بیان ---------- 540

١٤١ ......بَـابٌ ذِكْـرُ حَسَدِ الْيَهُوْدِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى التَّـأْمِيْـنِ أَنْ يَّـكُـوْنَ زَجْـرَ بَـعْضِ الْجُهَّالِ الأَئِمَّةِ وَالْـمَأْمُوْمِيْنَ عَنِ التَّأْمِيْنِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الإِمَامِ شُعْبَةٌ مِـنْ فِعْلِ الْيَهُوْدِ وَحَسَدٌ مِّنْهُمْ لِمُتَّبِعِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مؤمنوں کے آمین کہنے پر یہودیوں کے حسد کرنے کا بیان، امام کی قراءت کے بعد بعض جاہل ائمہ اور مقتدیوں کا آمین کرنے سے روکنا یہودیوں کے طرز عمل کا حصہ اور نبی اکرم ﷺ کے پیروکاروں کے بارے میں ان کے حسد کی نشانی ہے ---- 543

١٤٢ ......بَـابُ الـدَّلِيْـلِ عَـلٰى أَنَّ الإِمَامَ إِذَا جَهِلَ فَـلَـمْ يَـقُـلْ آمِّيْـنَ أَوْ نَسِيَهُ كَانَ عَلَى الْمَأْمُوْمِ إِذَا سَمِعَهُ يَقُوْلُ وَلَا الضَّالِّيْنَ عِنْدَ خَتْمِهِ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ أَن يَّقُوْلَ آمِّيْنَ . إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّـمَ قَـدْ أَمَرَ الْمَأْمُوْمَ أَن يَّقُوْلَ: آمِّيْنَ ، إِذَا قَالَ إِمَامُهُ وَلَا الضَّالِّيْنَ كَمَا أَمَرَهُ أَن يَّقُوْلَ آمِّيْنَ إِذَا قَالَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب امام لاعلمی یا بھول جانے کی وجہ سے آمین نہ کہے تو مقتدی کے لیے ضروری ہے کہ جب وہ سورہ فاتحہ کی قراءت کے اختتام پر امام کو (ولا الضالین) کہتے ہوئے سنے تو آمین کہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مقتدی کو آمین کہنے کا حکم دیا ہے جب اس کا امام (ولا الضالین) پڑھے جیسا کہ آپ نے مقتدی کو امام کے آمین کہنے کے وقت آمین کہنے کا حکم

إِمَامُهُ

دیا ہے ---------- 545

١٤٣ ......بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَكْبِيْرِهِ فِي الصَّلَاةِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ .

اس حدیث کا بیان جو نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نماز میں ہر اٹھتے اور جھکتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے، اس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے ---------- 545

١٤٤ ......بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ الَّتِي ذَكَرْتُهَا لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا كَانَ يُكَبِّرُ فِي بَعْضِ الرَّفْعِ ، لَا فِي كُلِّهَا ، لَمْ يُكَبِّرِ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ رَفْعِهِ رَأْسَهُ عَنِ الرُّكُوْعِ وَإِنَّمَا كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ خَلَا عِنْدَ رَفْعِهِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جو الفاظ میں نے ذکر کیے ہیں، یہ عام ہیں، ان سے مراد خاص ہے، نبی اکرم ﷺ ہر مرتبہ اٹھتے وقت اللہ اکبر نہیں کہتے تھے بلکہ بعض دفعہ کہتے تھے، آپ رکوع یا سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے بلکہ آپ رکوع سے سر اٹھانے کے سوا ہر مرتبہ اٹھتے وقت اللہ اکبر کہتے ہیں ---------- 547

١٤٥ ...... بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْمُصَلِّي الرُّكُوْعَ وَبَعْدَ رَفْعِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

نمازی کے رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کا بیان ---------- 553

١٤٦ ......بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَإِرَادَةِ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ ،

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے رکوع کو جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کا حکم دیا ہے ---------- 554

١٤٧ ...... بَابُ الْاِعْتِدَالِ فِي الرُّكُوْعِ وَ وَالتَّجَافِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

رکوع میں اعتدال، ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھنے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کا بیان ---------- 557

١٤٨ ......بَابُ الْأَمْرِ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ إِذَا لَمْ يَطْمَئِنَّ الْمُصَلِّي فِي الرُّكُوْعِ أَوْ لَمْ يَعْتَدِلْ فِي الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ

جب نمازی رکوع میں اطمینان وسکون اختیار نہ کرے یا رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قیام میں اعتدال نہ کرے تو اسے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم ہے ---------- 560

١٤٩ ......بَابُ ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ صَلَاةَ مَنْ لَّا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ غَيْرُ مُجْزِئَةٍ ، لَا أَنَّهَا نَاقِصَةٌ مُجْزِئَةٌ كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ مَنْ يَدَّعِي الْعِلْمَ

اس بات کا بیان کہ جو شخص رکوع سجود میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز کافی نہیں ہوتی۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ نماز ناقص ہوتی ہے لیکن کفایت کر جاتی ہے جیسا کہ علم کے دعوے دار بعض لوگوں کا خیال ہے ---------- 561

١٥٠ ...... بَابُ تَفْرِيْجِ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ وَضْعِهِمَا عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے وقت ہاتھوں کی انگلیاں کھولنے کا بیان ---------- 563

۱۵۱ ......بَابُ ذِكْرُ نَسْخِ التَّطْبِيْقِ فِي الرُّكُوْعِ	رکوع میں تطبیق (دونوں ہاتھ جوڑ کر گھٹنوں کے درمیان رکھنا) کے منسوخ ہونے کا بیان ---------------------------- 563
۱۵۲ ......بَابُ ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ التَّطْبِيْقَ غَيْرُ جَائِزٍ بَعْدَ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ	اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کے حکم کے بعد تطبیق جائز نہیں ہے ------------- 564
۱۵۳ ...... بَابُ وَضْعِ الرَّاحَةِ عَلَى الرُّكْبَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَأَصَابِعِ الْيَدَيْنِ عَلَى أَعْلَى السَّاقِ الَّذِي يَلِيَ الرُّكْبَتَيْنِ	رکوع میں ہتھیلی گھٹنے پر رکھنے اور ہاتھوں کی انگلیوں کو گھٹنوں سے متصل پنڈلی کے بالائی حصے پر رکھنے کا بیان ----------- 565
۱۵٤ ...... بَابُ الأَمْرِ بِتَعْظِيْمِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الرُّكُوْعِ	رکوع میں رب عزوجل کی عظمت بیان کرنے کا حکم ہے -- 566
۱۵۵ ...... بَابُ التَّسْبِيْحِ فِي الرُّكُوْعِ	رکوع میں تسبیح کرنے کا بیان ----------------------- 568
۱۵٦ ...... بَابُ التَّحْمِيْدِ مَعَ التَّسْبِيْحِ وَمَسْأَلَةِ اللّٰهِ الْغُفْرَانَ فِي الرُّكُوْعِ	رکوع میں تسبیح کے ساتھ حمد و ثناء بیان کرنے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش کا سوال کرنے کا بیان----------------------- 569
۱۵۷ ...... بَابُ التَّقْدِيْسِ فِي الرُّكُوْعِ	رکوع میں اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کرنا--------------- 570
۱۵۸ ......بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُصَلِّي إِذَا دَعَا فِي صَلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ أَنَّ صَلَاتَهُ تُفْسِدُ	اس شخص کے دعوے کے خلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ اگر نمازی نے فرض نماز میں غیر قرآنی دعا پڑھی تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی ------------------------------------ 570
۱۵۹ ...... بَابُ الْاِعْتِدَالِ وَطُوْلِ الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ	رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سیدھے کھڑے ہونے اور لمبا قیام کرنے کا بیان---------------------------------- 573
۱٦۰ ...... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الرُّكُوْعِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ	رکوع اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قیام میں برابری کا بیان-- 574
۱٦۱ ...... بَابُ قَوْلِ الْمُصَلِّي سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مَعَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ مَعًا	نمازی کے رکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ ہی سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کا بیان-- 575
۱٦۲ ...... بَابُ التَّحْمِيْدِ وَالدُّعَاءِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ	رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے اور دعا مانگنے کا بیان---------------------------------- 576
۱٦۳ ......بَابُ فَضِيْلَةِ التَّحْمِيْدِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ	رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کی فضیلت -- 578

١٦٤ ...... بَابُ الْقُنُوْتِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ لِلأَمْرِ يَحْدُثُ فَيَدْعُوْ الْإِمَامُ فِي الْقُنُوْتِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ فِي الرَّكْعَةِ الأَخِيْرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ	رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کسی ہنگامی حالت کی وجہ سے دعائے قنوت پڑھنے کا بیان، لہٰذا امام فرض نماز کی آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قیام کی حالت میں دعا مانگے گا	579
١٦٥ ...... بَابُ الْقُنُوْتِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ	نمازِ مغرب میں قنوت کرنے کا بیان	580
١٦٦ ...... بَابُ الْقُنُوْتِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الأَخِيْرَةِ	نمازِ عشاء میں قنوت کرنے کا بیان	580
١٦٧ ...... بَابُ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا وَتَأْمِيْنِ الْمَأْمُوْمِيْنَ عِنْدَ دُعَاءِ الإِمَامِ فِي الْقُنُوْتِ ضِدُّ مَا يَفْعَلُهُ الْعَامَّةُ فِي قُنُوْتِ الْوِتْرِ فَيَفِجُّوْنَ بِالدُّعَاءِ مَعَ دُعَاءِ الإِمَامِ	تمام نمازوں میں قنوت کرنے اور قنوت میں دعا پڑھتے وقت امام کے ساتھ مقتدیوں کے آمین کہنے کا بیان قنوت وتر میں امام کی دعا کے ساتھ مقتدیوں کا دعا پڑھ کر شور وغل مچانا درست نہیں ہے	581
١٦٨ ...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ دَهْرَهُ كُلَّهُ وَإِنَّهُ إِنَّمَا كَانَ يَقْنُتُ إِذَا دَعَا لِأَحَدٍ أَوْ يَدْعُوْ عَلٰى أَحَدٍ	اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ دعا قنوت نازلہ نہیں پڑھی بلکہ آپ (صرف اس وقت) قنوت کرتے تھے جب کسی کے حق میں یا کسی کے خلاف دعا فرماتے	582
١٦٩ ...... بَابُ تَرْكِ الْقُنُوْتِ عِنْدَ زَوَالِ الْحَادِثَةِ الَّتِي لَهَا يُقْنَتُ	جس مصیبت کی وجہ سے قنوت کی جارہی تھی اس کے ختم ہو جانے پر قنوت ترک کر دینے کا بیان	583
١٧٠ ...... بَابُ ذِكْرُ أَخْبَارٍ غَلَطٍ فِي الاحْتِجَاجِ بِهَا بَعْضَ مَنْ لَمْ يَنْعَمِ النَّظَرَ فِي أَلْفَاظِ الأَخْبَارِ وَلَمْ يَسْتَوْعِبْ أَخْبَارَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقُنُوْتِ فَاحْتَجَّ بِهَا وَزَعَمَ أَنَّ الْقُنُوْتَ فِي الصَّلَاةِ مَنْسُوْخٌ مُنْهًى عَنْهُ	ان احادیث کا بیان جن سے استدلال کرتے ہوئے اس شخص کو غلطی لگی ہے جس نے احادیث کے الفاظ میں خوب غور وفکر نہیں کیا اور نہ قنوت کے متعلق نبی کریم ﷺ سے مروی تمام احادیث کا احاطہ کیا ہے، تو اس شخص نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے اور اس کا گمان ہے کہ نماز میں قنوت کرنا منسوخ اور منع ہے	584
١٧١ ...... بَابُ التَّكْبِيْرِ مَعَ الإِهْوَاءِ لِلسُّجُوْدِ	سجدے کے لیے جھکتے وقت اللہ اکبر کہنے کا باب	588
١٧٢ ...... بَابُ التَّجَافِي بِالْيَدَيْنِ عِنْدَ الإِهْوَاءِ إِلَى السُّجُوْدِ	سجدے کے لیے جھکتے وقت دونوں ہاتھ کو (پہلوؤں سے) دور رکھنے کا بیان	588
١٧٣ ...... بَابُ الْبَدْءِ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ عَلَى الأَرْضِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ إِذَا سَجَدَ الْمُصَلِّي إِذْ هٰذَا الْفِعْلُ نَاسِخٌ لِمَا خَالَفَ هٰذَا الْفِعْلَ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ	جب نمازی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھنے کا بیان۔ کیونکہ یہ عمل اس عمل کے مخالف نبی کریم ﷺ کے عمل اور حکم کے لیے ناسخ ہے	589

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالأَمْرِ بِهِ

١٧٤ ...... بَابُ ذِكْرُ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ بَدْئِهِ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ اِهْوَائِهِ اِلَى السُّجُوْدِ مَنْسُوْخٌ ، غَلَطَ فِيْ الْاِحْتِجَاجِ بِهِ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَفْهَمْ مِنْ أَهْلَ الْعِلْمِ أَنَّهُ مَنْسُوْخٌ۔ فَرَأَى اسْتِعْمَالَ الْخَبَرِ وَالْبَدْءِ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْأَرْضِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ .

نبی کریم ﷺ سے مروی اس منسوخ حدیث کا بیان جس میں ہے کہ آپ سجدے کے لیے جھکتے وقت اپنے گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ (زمین پر) رکھتے تھے۔ جو اہل علم اس کے منسوخ ہونے کو سمجھ نہیں سکے، انہیں اس حدیث سے استدلال کرنے میں غلطی لگی ہے۔ تو اس نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کو درست قرار دیا ہے------- 590

١٧٥ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الأَمْرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ السُّجُوْدِ مَنْسُوْخٌ وَأَنَّ وَضْعَ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ نَاسِخٌ ، إِذَا كَانَ الأَمْرُ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ مُقَدَّمًا وَالأَمْرُ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ مُؤَخَّرًا ، فَالْمُقَدَّمُ مَنْسُوْخٌ وَالْمُؤَخَّرُ نَاسِخٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ سجدہ کرتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھنے کا حکم منسوخ ہے اور ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنے (کا حکم) ناسخ ہے۔ کیونکہ گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنے کا حکم مقدم ہے اور ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنے کا حکم متاخر ہے، لہٰذا مقدم حکم منسوخ ہوگا اور متاخر حکم ناسخ ہوگا------------ 591

١٧٦ ...... بَابُ الْبَدْءِ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ مِنَ الأَرْضِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ السُّجُوْدِ

سجدہ سے سر اٹھاتے وقت گھٹنوں سے قبل دونوں ہاتھ زمین سے اٹھانے کا بیان-------------------------------- 591

١٧٧ ...... بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الأَرْضِ فِى السُّجُوْدِ إِذْ هُمَا يَسْجُدَانِ كَسُجُوْدِ الْوَجْهِ

سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا بیان کیونکہ وہ دونوں چہرے کے سجدے کی طرح سجدہ کرتے ہیں ----------- 592

١٧٨ ...... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الأَعْضَاءِ الَّتِى تَسْجُدُ مِنَ الْمُصَلِّى فِى صَلَاتِهِ إِذَا سَجَدَ الْمُصَلِّى

جب نمازی سجدہ کرے تو ان اعضاء کی تعداد کا بیان جو نمازی کی نماز میں سجدہ کرتے ہیں ------------------------- 592

١٧٩ ...... بَابُ الأَمْرِ بِالسُّجُوْدِ عَلَى الأَعْضَاءِ السَّبْعَةِ اللَّوَاتِى يَسْجُدْنَ مَعَ الْمُصَلِّى إِذَا سَجَدَ

جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو اس کی نماز میں سجدہ کرنے والے نمازی کے اعضاء کی تعداد کا بیان ------------------ 593

١٨٠ ...... بَابُ ذِكْرِ تَسْمِيَةِ الأَعْضَاءِ السَّبْعَةِ الَّتِى أُمِرَ الْمُصَلِّى بِالسُّجُوْدِ عَلَيْهِنَّ

ان سات اعضاء کے ناموں کا بیان جس پر نمازی کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے--------------------------------- 593

١٨١ ...... بَابُ إِمْكَانِ الْجَبْهَةِ وَ الأَنْفِ مِنَ الأَرْضِ فِى السُّجُوْدِ

سجدے میں ناک اور پیشانی کو زمین پر جما کر رکھنے کا بیان 594

١٨٢ ...... بَابُ إِثْبَاتِ الْيَدَيْنِ مَعَ الْوَجْهِ عَلَى

چہرے کے ساتھ دونوں ہاتھوں کو زمین پر خوب جمانے کا بیان حتی

الأَرْضِ حَتَّى يَطْمَئِنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِنَ الْمُصَلِّي إِلَى مَوْضِعِهِ	کہ نمازی کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر مطمئن ہو جائے -------- 596
١٨٣ ......بَابُ السُّجُوْدِ عَلٰى إِلْيَتَى الْكَفِّ	ہاتھ کے دونوں الیوں پر سجدہ کرنے کا بیان ------------- 596
١٨٤ ...... بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمُنْكِبَيْنِ فِي السُّجُوْدِ	سجدوں میں دونوں ہاتھوں کو دونوں کندھوں کے برابر رکھنے کا بیان -- 597
١٨٥ ...... بَابُ إِبَاحَةُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ حِذَاءَ الأُذُنَيْنِ وَهَذَا اخْتِلَافُ الْمُبَاحِ	سجدے میں دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنا جائز ہے اور یہ جائز اختلاف کی قسم سے ہے ---------------------- 597
١٨٦ ......بَابُ ضَمُّ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ	سجدے میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھنے کا بیان ------ 598
١٨٧ ...... بَابُ اسْتِقْبَالِ أَطْرَافِ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْقِبْلَةِ فِي السُّجُوْدِ	سجدے میں ہاتھوں کی انگلیوں کے کناروں کو قبلہ رخ کرنے کا بیان -- 598
١٨٨ ...... بَابُ الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ وَالنَّهْيِ عَنِ افْتِرَاشِ الذِّرَاعَيْنِ الأَرْضَ	سجدہ میں اعتدال اختیار کرنے اور دونوں بازوؤں کو زمین پر بچھانے کی ممانعت کا بیان ------------------------ 599
١٨٩ ...... بَابُ رَفْعِ الْعَجِيْزَةِ وَالإِلْيَتَيْنِ فِي السُّجُوْدِ	سجدے میں سرین اٹھا کر رکھنے کا بیان --------------- 600
١٩٠ ...... بَابُ تَرْكِ التَّمَدُّدِ فِي السُّجُوْدِ وَاسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْفَخِذَيْنِ	سجدے میں پھیلاؤ ترک کرنے اور پیٹ کو رانوں سے اٹھا کر رکھنے کے استحباب کا بیان ------------------------ 601
١٩١ ...... بَابُ التَّجَافِي فِي السُّجُوْدِ	سجدے میں بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھنے کا بیان ----- 601
١٩٢ ...... بَابُ فَتْحِ أَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ فِي السُّجُوْدِ وَالْاِسْتِقْبَالِ بِأَطْرَافِهِنَّ الْقِبْلَةَ	سجدے میں دونوں پاؤں کی انگلیوں کو کھولنے اور ان کے کناروں کو قبلہ رخ کرنے کا بیان-------------------------- 603
١٩٣ ...... بَابُ ضَمِّ الْفَخِذَيْنِ فِي السُّجُوْدِ	سجدے میں دونوں رانوں کو ملا کر رکھنے کا بیان --------- 604
١٩٤ ...... بَابُ ضَمِّ الْعَقِبَيْنِ فِي السُّجُوْدِ	سجدے میں دونوں ایڑیوں کو ملانے کا بیان ------------ 604
١٩٥ ......بَابُ نَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُوْدِ ، فِي خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلٰى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ وَهُمَا مُنْتَصِبَانِ	سجدے میں پاؤں کھڑے کرنے کا بیان، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا جبکہ آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے - 605
١٩٦ ...... بَابُ وَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الأَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ فِي السُّجُوْدِ	سجدے میں دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھنے اور دونوں کہنیوں کو زمین سے اٹھانے کا بیان ------------------------ 606

١٩٧ ...... بَابُ طُوْلُ السَّجْدَةِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرُّكُوْعِ وَبَيْنَ الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ	طویل سجدے، سجدے اور رکوع اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قیام کے درمیان برابری کا بیان	608
١٩٨ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ فِي السُّجُوْدِ	سجدوں میں کوے کی طرح ٹھونگیں مارنا منع ہے	609
١٩٩ ...... بَابُ إِتْمَامِ السُّجُوْدِ وَالزَّجْرِ عَنِ انْتِقَاصِهِ وَتَسْمِيَةِ الْمُنْتَقِصِ رُكُوْعَهُ وَسُجُوْدَهُ سَارِقاً أَوْ هُوَ سَارِقٌ مِنْ صَلَاتِهِ	سجدوں کو مکمل کرنے اور اس میں کمی کرنے پر سختی کا بیان، اپنے رکوع و سجود میں کمی کرنے والے کو چور کا نام دینے یا وہ اپنی نماز کا چور ہے، کا بیان	610
٢٠٠ ...... بَابُ إِيْجَابِ إِعَادَةِ الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُتِمُّ الْمُصَلِّي فِيْهَا سُجُوْدَهُ ، إِذِ الصَّلَاةُ الَّتِي لَا يُتِمُّ لِلْمُصَلِّيْ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا غَيْرُ مُجْزِئَةٍ عَنْهُ	جس نماز میں نمازی سجدے کو مکمل ادا نہ کرے اسے دوبارہ پڑھنے کا بیان، کیونکہ وہ نماز جس میں نمازی رکوع و سجود مکمل نہ کرے وہ اسے کافی نہیں ہوتی	612
٢٠١ ...... بَابُ التَّسْبِيْحِ فِي السُّجُوْدِ	سجدے میں تسبیح کا بیان	613
٢٠٢ ...... بَابُ الدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ	سجدے میں دعا مانگنے کا بیان	614
٢٠٣ ...... بَابُ الأَمْرِ فِي الْإِجْتِهَادِ فِي الدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ، وَمَا يُرْجٰى فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنْ إِجَابَةِ الدُّعَاءِ	فرض نماز کے سجدوں میں محنت و کوشش کے ساتھ دعا مانگنے اور اس وقت میں دعا کی قبولیت کی امید کا بیان	616
٢٠٤ ...... بَابُ إِبَاحَةِ السُّجُوْدِ عَلَى الثِّيَابِ اتِّقَاءَ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ	سخت گرمی اور شدید سردی سے بچنے کیلئے کپڑے پر سجدہ کرنا جائز ہے	616
٢٠٥ ...... بَابُ السُّنَّةِ فِي الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ	دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا مسنون طریقہ	618
٢٠٦ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ	دو سجدوں کے درمیان اقعاء کی شکل میں دونوں قدموں پر بیٹھنا جائز ہے	620
٢٠٧ ...... بَابُ طُوْلُ الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ	دو سجدوں کے درمیان دیر تک بیٹھے رہنے کا بیان	622
٢٠٨ ...... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ السُّجُوْدِ وَبَيْنَ الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ أَوْ مُقَارَبَةِ مَا بَيْنَهُمَا	دونوں سجدوں اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں برابری یا (ان کی مقدار کو) قریب قریب کرنے کا بیان	623
٢٠٩ ...... بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ	دو سجدوں کے درمیان دعا مانگنے کا بیان	623
٢١٠ ...... بَابُ الْجُلُوْسِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ	دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد، دوسری یا چوتھی رکعت	

السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ قَبْلَ الْقِيَامِ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَ إِلَى الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ	کے لیے اٹھنے سے پہلے بیٹھنے کا بیان ---------- 624
٢١١ ...... بَابُ الْإِعْتِمَادِ عَلَى الْيَدَيْنِ عِنْدَ النُّهُوْضِ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَإِلَى الرَّابِعَةِ	دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے اٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کا سہارا لینے کا بیان ---------- 625
٢١٢ ...... بَابُ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ النُّهُوْضِ مِنَ الْجُلُوْسِ مَعَ الْقِيَامِ مَعاً	قعدہ سے اٹھتے وقت قیام کے ساتھ ہی اللہ اکبر کہنے کا بیان 626
٢١٣ ...... بَابُ سُنَّةِ الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ الأَوَّلِ	پہلے تشہد میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ ---------- 627
٢١٤ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْإِعْتِمَادِ عَلَى الْيَدِ فِي الْجُلُوْسِ فِي الصَّلَاةِ	نماز میں بیٹھتے ہوئے ہاتھ پر ٹیک لگانا منع ہے ---------- 628
٢١٥ ...... بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ الْجَلْسَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُوْلَيَيْنِ لِلتَّشَهُّدِ	دو رکعت کے تشہد میں بیٹھنے کے بعد اٹھتے وقت رفع الیدین کرنے کا بیان ---------- 629
٢١٦ ...... بَابُ إِدْخَالِ الْقَدَمِ الْيُسْرٰى بَيْنَ الْفَخِذِ الْيُمْنٰى وَالسَّاقِ فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ	تشہد میں بیٹھتے وقت بائیں قدم کو دائیں ران اور پنڈلی کے درمیان داخل کرنے کا بیان ---------- 630
٢١٧ ...... بَابُ وَضْعِ الْفَخِذِ الْيُمْنٰى عَلَى الْفَخِذِ الْيُسْرٰى فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ	تشہد میں بیٹھتے وقت دائیں ران کو بائیں ران پر رکھنے کا بیان ---------- 631
٢١٨ ...... بَابُ السُّنَّةِ فِي الْجُلُوْسِ فِي الرَّكْعَةِ الَّتِي يُسَلَّمُ فِيْهَا	جس رکعت میں سلام پھیرا جاتا ہے اس میں بیٹھنے کے مسنون طریقے کا بیان ---------- 633
٢١٩ ...... بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَفِي الْجَلْسَةِ الأَخِيْرَةِ	دو رکعتوں کے بعد اور جلسہ اخیر (آخری رکعت) میں تشہد پڑھنے کا بیان ---------- 635
٢٢٠ ...... بَابُ إِخْفَاءِ التَّشَهُّدِ وَتَرْكِ الْجَهْرِ بِهِ	تشہد آہستہ آواز سے پڑھنے اور بلند آواز سے نہ پڑھنے کا بیان 638
٢٢١ ...... بَابُ الْإِقْتِصَارِ فِي الْجَلْسَةِ الأُوْلٰى عَلَى التَّشَهُّدِ وَتَرْكِ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ الأَوَّلِ	جلسہ اولی میں صرف تشہد پڑھنے او ر پہلے تشہد کے بعد دعا نہ مانگنے کا بیان ---------- 639
٢٢٢ ...... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ	تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنے کا بیان ---------- 640
٢٢٣ ...... بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ	تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درور پڑھنے کی کیفیت کا بیان 641

٢٢٤ ...... بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي التَّشَهُّدِ الأَوَّلِ وَالثَّانِي وَالإِشَارَةِ بِالسَّبَابَةِ مِنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى
پہلے اور دوسرے تشہد میں دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھنے اور دائیں ہاتھ کی سبابہ انگلی سے اشارہ کرنے کا بیان ------ 642

٢٢٥ ...... بَابُ التَّحْلِيْقِ بِالْوُسْطٰى وَالإِبْهَامِ عِنْدَ الإِشَارَةِ بِالسَّبَابَةِ فِي التَّشَهُّدِ
تشہد میں سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے وقت انگھوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنانے کا بیان -------------------------- 643

٢٢٦ ...... بَابُ صِفَةُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي التَّشَهُّدِ وَتَحْرِيْكُ السَّبَابَةِ عِنْدَ الإِشَارَةِ بِهَا
تشہد میں دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھنے اور سبابہ انگلی کو اشارہ کے وقت حرکت دینے کی کیفیت کا بیان -------------- 644

٢٢٧ ...... بَابُ حَنِي السَّبَّابَةِ عِنْدَ الإِشَارَةِ بِهَا فِي التَّشَهُّدِ
تشہد میں سبابہ انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے وقت اسے جھکانے کا بیان -- 645

٢٢٨ ...... بَابُ بَسْطِ يَدِ الْيُسْرٰى عِنْدَ وَضْعِهِ عَلَى الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ
نماز میں بائیں گھٹنے پر بائیں ہاتھ کو کھول کر رکھنے کا بیان - 646

٢٢٩ ...... بَابُ النَّظَرِ إِلَى السَّبَابَةِ عِنْدَ الإِشَارَةِ بِهَا فِي التَّشَهُّدِ
تشہد میں سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے وقت اسے دیکھنے کا بیان -- 646

٢٣٠ ...... بَابُ الإِشَارَةِ بِالسَّبَابَةِ إِلَى الْقِبْلَةِ فِي التَّشَهُّدِ
تشہد میں سبابہ انگلی سے قبلہ کی طرف اشارہ کرنے کا بیان - 647

٢٣١ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ بِمَا أَحَبَّ الْمُصَلِّي ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَدَّعِيَ فِي الْمَكْتُوْبَةِ الَّا بِمَا فِي الْقُرْآنِ
تشہد پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے نمازی کے لیے اپنی پسندیدہ دعا مانگنا جائز ہے اس شخص کے گمان کے بر خلاف جو کہتا ہے کہ فرض نماز میں غیر قرآنی دعا مانگنا جائز نہیں ہے -- 648

٢٣٢ ...... بَابَ الأَمْرِ بِالتَّعَوُّذِ بَعْدَ التَّشَهَّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ
تشہد پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کا بیان ------------------------------ 649

٢٣٣ ...... بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ
تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے استغفار کرنے کا بیان -- 651

٢٣٤ ...... بَابُ مَسْأَلَةِ اللّٰهِ الْجَنَّةَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ التَّسْلِيْمِ وَالْإِسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ
تشہد پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے جنت مانگنے اور جھنم کی آگ سے اللہ کی پناہ طلب کرنے کا بیان -- 652

٢٣٥ ...... بَابُ التَّسْلِيْمِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ انْقِضَائِهَا
نماز مکمل ہونے پر سلام پھیرنے کا بیان -------------- 652

٢٣٦ ...... بَابُ صِفَةِ السَّلَامِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں سلام پھیرنے کی کیفیت کا بیان ------------- 654

٢٣٧ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الِاقْتِصَارِ عَلٰى تَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ مِنَ الصَّلَاةِ
نماز میں صرف ایک طرف سلام پھیرنے پر اکتفا کرنا جائز ہے -- 655

٢٣٨ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الإِشَارَةِ بِالْيَدِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا عِنْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ
نماز سے سلام پھیرتے وقت دائیں اور بائیں جانب ہاتھ سے اشارہ کرنا منع ہے ------------------------------- 657

٢٣٩ ...... بَابُ حَذْفِ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ
نماز میں سلام کو مختصر کہنے کا بیان ------------------- 658

٢٤٠ ...... بَابُ الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ
نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنا-- 659

٢٤١ ...... بَابُ الِاسْتِغْفَارِ مَعَ الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ
نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ استغفار کرنے کا بیان----------------------------- 659

٢٤٢ ...... بَابُ التَّهْلِيْلِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ بَعْدَ السَّلَامِ
سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور لا الہ الا اللہ پڑھنے کا بیان-- 661

٢٤٣ ...... بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ بَعْدَ السَّلَامِ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ
نماز سے سلام پھیرنے کے بعد جامع دعا پڑھنے کا بیان -- 664

٢٤٤ ...... بَابُ التَّعَوُّذِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ
نماز سے سلام پھیرنے کے بعد پناہ طلب کرنے کا بیان -- 667

٢٤٥ ...... بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيْحِ وَ التَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ
نماز سے سلام پھیرنے کے بعد سبحان اللہ، الحمد اللہ اور اللہ اکبر پڑھنے کی فضیلت کا بیان -------------------------- 668

٢٤٦ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّهْلِيْلِ بَعْدَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ تَكْمِلَةَ الْمِائَةِ وَمَا يُرْجٰى فِي ذٰلِكَ مِنْ مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ السَّالِفَةِ إِنْ كَانَتْ كَثِيْرَةً
نماز سے سلام پھیرنے کے بعد سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھنے کے بعد سو کی گنتی پوری کرنے کے لیے لا الہ الا اللہ پڑھنا مستحب ہے، اور ان کی وجہ سے گناہوں کی بخشش کی امید کا بیان اگر چہ گناہ بہت زیادہ ہوں ------------------------ 670

٢٤٧ ...... بَابُ الأَمْرِ بِمَسْأَلَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي دُبُرِ الصَّلَوَاتِ الْمَعْنُوْنَةَ عَلَى ذِكْرِهِ وَشُكْرِهِ وَحُسْنِ عِبَادَتِهِ وَالْوَصِيَّةِ بِذٰلِكَ
نماز کے بعد، اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس کا شکر ادا کرنا اور اس کی عبادت عمدہ طریقے سے ادا کرنے کیلئے رب عزوجل سے مدد وتوفیق مانگنے کے حکم اور اس کی وصیت کرنے کا بیان----- 671

٢٤٨ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّهْلِيْلِ مَعَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ تَمَامَ الْمِائَةِ وَأَنْ
سو کی گنتی پوری کرنے کے لیے تسبیح تکبیر اور تحمید کے ساتھ تھلیل کا اضافہ کرنا مستحب ہے، اور اس بات کا بیان کہ سو کی گنتی پوری کرنے

نَجْعَلَ كُلَّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ تَكْمِلَةَ الْمِائَةِ .	کے لیے ہم ان سب کو پچیس پچیس مرتبہ پڑھیں گے ----- 671
٢٤٩ ...... بَابُ فَضْلِ التَّحْمِيْدِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ يُوْصَفُ بِالْعَدَدِ الْكَثِيْرِ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ اَوْ غَيْرُ خَلْقِهِ	تحمید، تسبیح اور تکبیر کی فضیلت کا بیان کہ ان کی صفت اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور غیر مخلوق کی کثیر تعداد کے ساتھ بیان کی گئی ہے - 672
٢٥٠ ......بَابُ الأَمْرِ بِقِرَاءَةِ الْمُعَوَّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ	نماز کے بعد میں معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ الناس) پڑھنے کے حکم کا بیان------------------------------------ 675
٢٥١ ...... بَابُ فَضْلِ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ مُتَطَهِّرًا	نماز کے بعد مسجد میں باوضو بیٹھنے کی فضیلت کا بیان------ 676
٢٥٢ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ	نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے 677
جَمَاعُ أَبْوَابِ اللِّبَاسِ فِي الصَّلَاةِ	نماز میں لباس کے متعلق ابواب کا مجموعہ --------------- 678
٢٥٣ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ	ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان ------ 678
٢٥٤ ...... بَابُ الْمُخَالَفَةِ بَيْنَ طَرَفَيِ الثَّوْبِ إِذَا صَلَّى الْمُصَلِّي فِي الرِّدَاءِ الْوَاحِدِ أَوِ الإِزَارِ الْوَاحِدِ	جب نمازی ایک چادر یا تہ بند میں نماز پڑھے تو کپڑے کے کناروں کو الٹنے کا بیان --------------------------- 680
٢٥٥ ...... بَابٌ إِبَاحَةُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَبِحَضْرَةِ الْمُصَلِّي ثِيَابٌ لَّهُ غَيْرَ الثَّوْبِ الْوَاحِدِ الَّذِي يُصَلِّي فِيْهِ	ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے حالانکہ نمازی کے پاس اس ایک کپڑے کے سوا جس میں وہ نماز پڑھ رہا ہو، دیگر کپڑے بھی موجود ہوں ------------------------------------ 680
٢٥٦ ...... بَابُ عَقْدِ الإِزَارِ عَلَى الْعَاتِقَيْنِ إِذَا صَلَّى الْمُصَلِّي فِي إِزَارٍ وَّاحِدٍ ضَيِّقٍ	جب نمازی ایک ہی تنگ تہ بند میں نماز پڑھے تو تہ بند کو کندھوں پر باندھنے کا بیان ------------------------------ 681
٢٥٧ ......بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ الْوَاسِعِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِ الْمُصَلِّي مِنْهُ شَيْءٌ ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ	مجمل غیر مفسر روایت کے ذکر کے ساتھ ایک ایسے وسیع کپڑے میں نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان جس کا کوئی حصہ نمازی کے کندھے پر نہ ہو---------------------------------- 683
٢٥٨ ......بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا	اس مجمل روایت کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان جو میں نے بیان کی ہے ---------------------------------- 683
٢٥٩ ......بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي بَعْضِ	ایک کپڑے کے کچھ حصے میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان جبکہ

الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يَكُوْنُ بَعْضُهُ عَلَى الْمُصَلِّي وَبَعْضُهُ عَلٰى غَيْرِهِ	اس کپڑے کا کچھ حصہ نمازی پر اور کچھ حصہ کسی دوسرے شخص پر ہو	686
٢٦٠ ...... بَابُ ذِكْرِ اشْتِمَالِ الْمُنْهٰى عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ تَشَبُّهًا بِفِعْلِ الْيَهُوْدِ وَهُوَ تَجْلِيْلُ الْبَدَنِ كُلِّهِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ	نماز میں یہودیوں کے عمل کی مشابہت والے اشتمال کی ممانعت کا بیان اور وہ یہ ہے کہ سارے بدن کو ایک کپڑے میں لپیٹ لیا جائے	686
٢٦١ ...... بَابُ اشْتِمَالِ الْمُبَاحِ فِي الصَّلَاةِ	نماز میں جائز اشتمال کا بیان	687
٢٦٢ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا قَبْلُ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ الاشْتِمَالَ الْمُبَاحَ فِي الصَّلَاةِ وَضْعُ طَرَفَيِّ الثَّوْبِ عَلَى الْعَاتِقَيْنِ	س مختصر روایت کی تفصیل بیان کرنے والی مفسر روایت کا ذکر جو میں نے اس سے پہلے بیان کی ہے اور بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں جائز استعمال یہ ہے کہ کپڑے کے دونوں کناروں کو دونوں کندھوں پر ڈال لیا جائے	687
٢٦٣ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ	نماز میں سدل (کپڑا لٹکانے) کے منع ہونے کا بیان	688
٢٦٤ ...... بَابُ إِجَازَةِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُخَالِطُهُ الْحَرِيْرُ	ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے جس میں ریشم کی ملاوٹ ہو	688
٢٦٥ ...... بَابُ نَفْيِ قَبُوْلِ صَلَاةِ الْحُرَّةِ الْمُدْرِكَةِ بِغَيْرِ خِمَارٍ	بالغ آزاد عورت کی نماز دوپٹے کے بغیر قبول نہ ہونے کا بیان	689
٢٦٦ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ الرَّجُلُ فِيْهِ أَهْلَهُ	اس کپڑے میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان جس میں آدمی نے اپنے بیوی سے صحبت کی ہو	690
٢٦٧ ...... بَابُ الأَمْرِ بِزَرِّ الْقَمِيْصِ وَالْجُبَّةِ إِذَا صَلَّى الْمُصَلِّي فِي أَحَدِهِمَا لَا ثَوْبَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ	قمیص اور جبے کو بٹن لگانے کے حکم کا بیان، جب کہ نمازی ان میں سے کسی ایک میں نماز پڑھے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو	691
٢٦٨ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ مَحْلُوْلُ الْازْرَارِ إِذَا كَانَ عَلَى الْمُصَلِّي أَكْثَرُ مِنْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ	جب نمازی پر ایک سے زائد کپڑے ہوں تو بٹن کھول کر نماز پڑھنے کی رخصت ہے	692
٢٦٩ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي إِسْبَالِ الْأُزُرِ فِي الصَّلَاةِ	نماز میں تہ بند کو لٹکانا سخت منع ہے	693
٢٧٠ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ كَفِّ الثِّيَابِ فِي الصَّلَاةِ	نماز میں کپڑے سمیٹنے کی ممانعت کا بیان	693
٢٧١ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي ثِيَابِ	بچوں کے ان کپڑوں میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان جن میں	

الأَطْفَالِ مَا لَمْ تُعْلَمْ نَجَاسَةٌ أَصَابَتْهَا

نجاست لگنے کا علم نہ ہو --------------------------- 693

۲۷۲ ......بَـابُ ذِكْـرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُصَلِّى إِذَا أَصَـابَ ثَـوْبَهُ نَجَاسَةٌ وَهُوَ فِى الصَّلَاةِ لَا يَعْلَمُ بِهَا لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب نمازی کہ کپڑے کو نجاست لگ جائے اور وہ اس سے بے خبر نماز پڑھ رہا ہو تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی ------------------------------------ 695

❀❀❀❀

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ، وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ، أَمَّا بَعْدُ!

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی رشد و ہدایت کے لیے تقریباً ڈیڑھ لاکھ انبیاء و رسل مبعوث فرمائے، اور انہیں کتب اور صحائف بھی عطا فرمائے۔ اس سلسلہ کی آخری کڑی سیّد الانبیاء والمرسلین جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے رسولِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب اطہر پر قرآن مجید جیسا عظیم معجزہ نازل فرمایا۔

﴿فَإِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰی قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾ (البقرة: ٩٧)

''پس بلاشبہ اس (جبریل) نے نازل کیا ہے اس (قرآن) کو اوپر آپ کے دل کے اللہ کے حکم سے۔''

اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی خود لی:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ﴾ (الحجر: ٩)

''بے شک ہم نے ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

قرآن مجید کے مقتضیات کی تشریح و تعبیر کی ذمہ داری رسولِ کریم ﷺ پر عائد تھی:

﴿وَأَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (النحل: ٤٤)

''اے نبی! اور ہم نے یہ ذکر آپ کی طرف اس لیے نازل کیا کہ تم لوگوں کے لیے واضح کر دو اس تعلیم کو جو ان کی طرف اُتاری گئی۔''

لہٰذا حدیث رسول کے خلاف کسی کی کوئی سازش کارگر نہ ہوسکی، کیونکہ وہ اللہ کا کلام ہے، اس نے اسے اپنے رسول ﷺ پر نازل فرمایا ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○﴾ (النجم: ٣، ٤)

''اور آپ اپنی خواہش سے بات نہیں فرماتے، بلکہ وہ تو وحی ہے جو آپ پر نازل کی جاتی ہے۔''

اعمالِ صالحہ کی قبولیت کی اہم شرط ہے کہ انسان اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے:

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا أَعْمَالَكُمْ﴾ (محمد: ٣٣)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو۔''

حقیقی کامیابی خالص قرآن وحدیث کو اپنا کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبت حاصل کرنے میں ہے:

﴿وَاللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ﴾ (التوبة : ٦٢)

''اللہ اور اس کے رسول زیادہ حق دار ہیں کہ انہیں راضی رکھا جائے۔''

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾

(آل عمران : ١٨٥)

''پس قیامت کے دن جو شخص آگ سے دُور کر دیا جائے گا، اور جنت میں داخل کر دیا جائے گا، وہ فائز المرام ہو جائے گا۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِىْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ يَأْبٰى؟ قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِىْ دَخَلَ النَّارَ .))

(صحيح بخارى، كتاب الإعتصام بالكتاب والسنة، رقم: ٧٧)

''میری ساری کی ساری اُمت جنت میں داخل ہوگی، الا کہ جو شخص انکار کر دے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! انکار کون کرتا ہے؟ ارشاد فرمایا: جس شخص نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ جہنم میں داخل ہوگا۔''

معلوم ہوا کہ :

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الأحزاب : ٢١)

''فی الحقیقت تم مسلمانوں کے لیے رسول اللہ کا قول وعمل ایک بہترین نمونہ ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ، ثُمَّ أَدَّاهَا إِلٰى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا))

(شرف أصحاب الحديث للخطيب، رقم: ٢٠)

''اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تر و تازہ رکھے، جس نے میری بات سنی، اور پھر یاد رکھی، اور پھر وہ بات اس شخص تک پہنچا دی، جس نے اسے نہیں سنا۔''

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ان لوگوں کے لیے دُعا فرمائی گئی جو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث کی حفاظت کرتے اور ضبط میں رکھتے اور پوری صحت و اتقان کے ساتھ دوسروں تک پہنچا دیتے ہیں۔ حفاظت حدیث اور مبلغین حدیث کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ دُعا سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ حفظ حدیث اور تبلیغ حدیث ونشر حدیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور دلی چاہت ہے۔ آپ کو بتاتے جائیں کہ رضائے الٰہی کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا حیات کا عظیم سرمایہ اور بڑی متاع ہے۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
اور کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

محدث شہیر عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے:

((اَوَّلُ الْعِلْمِ النِّیَّۃُ ثُمَّ السِّمَاعُ ثُمَّ الْفَھْمُ ثُمَّ الْحِفْظُ ثُمَّ الْعَمَلُ ثُمَّ النَّشْرُ))

''پہلا علم نیت، پھر سماع، پھر فہم، پھر حفظ، پھر عمل اور اس کے بعد اس کی نشر واشاعت ہے۔''

اسی سلسلہ کی کڑی امام ابن خزیمہ کی شہرۂ آفاق کتاب "مختصر المختصر من المسند الصحیح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم" المعروف بہ "صحیح ابن خزیمہ" کی اشاعت ہے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے الشیخ محمد اجمل بھٹی حفظہ اللہ فاضل مدینہ یونیورسٹی کو جنہوں نے اس کتاب کا ترجمہ بڑی عمدگی کے ساتھ مکمل کیا۔ فوائد کا کام جناب محمد فاروق رفیع حفظہ اللہ نے احسن طریقے سے سرانجام دیا، جب کہ تخریج کا کام جناب نصیر احمد کاشف حفظہ اللہ نے کیا۔ یاد رہے کہ تخریج کرتے ہوئے علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق کو راجح قرار دیا گیا ہے۔ تصحیح و تنقیح اور پروف ریڈنگ کا کام مولانا خاور رشید بٹ حفظہ اللہ مدرس جامعہ محمدیہ لوکو ورکشاپ لاہور اور پروفیسر ڈاکٹر حافظ شہباز حسن حفظہ اللہ نے بڑے احسن انداز میں انجام دیا۔

ہم اپنے مربی فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کے انتہائی شکر گزار ہیں جو اپنی مصروفیات کے باوجود ادارہ کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ جزاہ اللہ خیرا فی الدنیا والآخرۃ.

اور ایسے ہی اپنے استاد اور سینئر ایڈوائزر الشیخ حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ کے انتہائی مشکور ہیں کہ جن کا ساتھ ہمارے لیے بڑا مفید اور مبارک ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم معاون ادارہ محمد رمضان محمدی حفظہ اللہ کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ جن کی نگرانی میں اس کتاب کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچا اور دیگر کتب احادیث کے جملہ کام بھی انہی کی نگرانی میں مکمل ہو رہے ہیں۔

ممبران ادارہ جناب ابو یحییٰ محمد طارق جاوید، منصور سلیم، میاں سجاد، شہزاد، محمد ناظر سدھو، جاوید علی، راجہ اکرم، ظفر

اقبال، عمران طاہر، محمد نادر، فیصل جاوید، ندیم قریشی، قاضی مسعود، محمد بلال اور مرزا ذاکر احمد کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ جن کا تعاون دامے درمے سخنے قدمے ادارہ کو حاصل ہے۔

ابومؤمن منصور احمد اور محمد سلیم جلالی حفظہما اللہ کی تمام مساعی اللہ عزوجل اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، کیوں کہ ان کے تعاون سے ''صحیح ابن خزیمہ'' کی اشاعت ہوئی۔ بھائی عبدالرؤف صاحب کے بھی شکرگزار ہیں جنہوں نے کتاب کی خوبصورت جاذب نظر کمپوزنگ کی۔

اللہ کے حضور سربسجود ہو کر دُعا گو ہیں کہ وہ اس کتاب کا نفع عام کر دے، ادارہ کو تا روزِ قیامت برقرار رکھے۔ تاکہ اسلام دشمن قوتوں کے خلاف قلمی جہاد کو منصۂ شہود پر لاتا رہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

مجلس شوریٰ

محمد اکرم سلفی	ابوطلحہ صدیقی
محمد شاہد انصاری	حاجی نوید آصف
شمشیر اشرف	ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور

☆......☆......☆

عرضِ مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ . وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَبَعْد!

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کی توفیق اور فضل و کرم سے صحیح ابن خزیمہ کے ترجمے کا عظیم کام پایہ تکمیل کو پہنچا اور اب ہدیہ قارئین بننے کے لیے جارہا ہے۔

زمانہ طالب علمی میں حدیث رسول ﷺ سے جو محبت اور شغف پیدا ہوا، اس کی آبیاری جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے کلیہ حدیث شریف میں مسلسل چار سال ہوتی رہی۔ کلیہ حدیث کی مبارک فضاؤں میں حدیث رسول کو پڑھنے، سمجھنے اور ان سے علمی نکات کے استنباط کی جو ریاضت ہمیں چار سال کرائی گئی، اس سے حدیث رسول ﷺ کے ساتھ محبت و اُلفت میں بے پناہ اضافہ ہوگیا۔ الحمد للّٰه علی ذالك .

پاکستان واپسیپر حدیث رسول ﷺ کی خدمت کا جذبہ ''صحیح ابن خزیمہ'' کے ترجمے کا بنیادی سبب بنا۔ انصار السنہ کی طرف سے محترم بھائی عبدالخالق صدیقی اور محمد رمضان محمدی حفظہما اللہ کی تجویز پر اس عظیم منصوبے پر کام شروع کیا تو محسوس ہوا کہ یہ ایک کٹھن اور مشکل کام ہے جو اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم اور مشفق اساتذہ کرام کی راہنمائی کے بغیر ممکن نہیں۔ صحیح ابن خزیمہ شیخ الاسلام، امام الائمہ الحافظ محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمہ اللہ کی مایہ ناز کتاب ہے جس میں ان کی محدثانہ اور فقیہانہ صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کیا گیا ہے۔ اس میں انہوں نے حدیث رسول ﷺ کو موتیوں کی طرح ایک لڑی میں پرو دیا ہے اور ان فرامین مبارکہ سے علمی نکات کا استنباط کر کے اُمت مسلمہ کی راہنمائی کا عظیم فریضہ ادا کیا ہے۔ چونکہ امام موصوف ماہر نقاد بھی تھے، اس لیے حدیث نبوی کی سند پر اپنی ماہرانہ رائے سے بھی نوازتے ہیں اور باطل فرقوں کا ردّ خالص علمی انداز میں کرتے ہیں۔ کتاب کی ترتیب فقہی ابواب پر ہے۔ لہٰذا فقہی مسائل کو محدثین کے طرز پر بیان کرتے ہوئے اپنے علمی اجتہادات اور استنباطات کے جواہر اُمت مسلمہ کے حوالے کرتے جاتے ہیں۔

اس عظیم کتاب کا ترجمہ کرتے وقت جن چیزوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ ترجمہ اس طرح بامحاورہ اور سلیس انداز میں کیا گیا ہے کہ حدیث رسول ﷺ کا مکمل مفہوم ادا ہو جائے۔

۲۔ لفظی ترجمہ سے حتی الامکان گریز کیا گیا ہے تاکہ ترجمے کی روانی برقرار رہے۔

۳۔ ابواب کا ترجمہ، جن میں ابن خزیمہ رحمہ اللہ کے علمی نکات بیان ہوئے ہیں ان کی مکمل وضاحت کی گئی ہے۔

۴۔ بعض مقامات پر عربی نسخے میں اغلاط موجود ہیں، جن کی اصلاح اصل مراجع سے کی گئی ہے اور ترجمے میں اصل مراجع کی عبارت ہی کو ملحوظ رکھا ہے۔

۵۔ ترجمے میں حتی الوسع جدید الفاظ کو استعمال کیا ہے اور پرانے اور متروک الفاظ کو استعمال کرنے سے گریز کیا ہے۔

اب جب کہ یہ عظیم کتاب قارئین کے ہاتھوں میں ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا گو ہوں کہ اس کتاب کو راقم الحروف، میرے اساتذہ کرام اور والدین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ اسے قبولیت عامہ بخشے اور قارئین کے لیے نفع مند بنائے۔ آمین۔

آخر میں میں اپنے تمام احباب، ناشر اور ان کے معاونین کا شکر گزار ہوں جن کی مخلصانہ جدو جہد سے یہ انمول تحفہ اُمت اسلامیہ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو دنیا و آخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب کو اس مبارک اور خوش نصیب گروہ میں شامل فرمائے جس کے بارے میں دعائے نبوی ﷺ ہے:

((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرءاً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ .))

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم اور شاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی تو اسے حفظ کر لیا تا کہ اسے دوسرے لوگوں تک پہنچائے۔'' (سنن ابن داؤد، حدیث: ۳۶۶۰)

آمین یا رب العالمین

کتبہ

ابو محمد اجمل بھٹی

فاضل مدینہ یونیورسٹی، سعودی عرب

❀❀❀❀

امام ابن خزیمہ

(متوفی ۳۱۱ھ)

نام ونسب: ......محمد نام، ابوبکر کنیت، شیخ الاسلام لقب اور نسب نامہ یہ ہے: محمد اسحاق بن خزیمہ بن مغیرہ بن صالح بن بکر۔

ولادت، خاندان ووطن: ...... ماہ صفر ۲۲۳ھ میں نیشاپور میں پیدا ہوئے، مجشر بن مزاحم سے ولاء کا تعلق تھا۔

(المنتظم ابن جوزی ج٦ ص ١٨٤)

اساتذہ: ......شیوخ واساتذہ کے نام یہ ہیں:

ابو قدامہ سرخسی، ابو کریب، احمد بن منیع، اسحاق بن موسیٰ خطمی، بشر بن معاذ عقدی، عبدالجبار بن علاء، عتبہ بن عبداللہ محمدی، علی بن حجر، علی بن خشر، محمد بن ابان مستملی، محمد بن اسلم زاہد، محمد بن حرب، محمود بن مہران، محمومد بن غیلان، نصر بن علی جہضمی، یونس بن عبدالاعلیٰ۔

اسحاق بن راہویہ اور محمد بن حمید رازی سے بھی ان کو ملاقات اور سماع کا شرف حاصل ہوا، مگر اس وقت کم سن تھے، اس لیے احتیاط کی بنا پر ان بزرگوں سے حدیثیں نہیں بیان کرتے تھے۔ ❶

تلامذہ: ......جن لوگوں سے ان کی روایات کا زیادہ حصہ منقول ہے، ان کے نام یہ ہیں:

ابوبکر احمد بن مہران مقری، ابو حامد احمد بن محمد بن مالویہ، ابوعلی نیشاپوری، ابوعمرو بن حمدان، اسحاق بن سعید نسوی، حمد بن بصیر اور پوتے محمد بن فضل۔

ان کے تلامذہ میں ابراہیم بن ابی طالب اور ابوعمر واحمد بن مبارک مستملی بھی تھے، جو عمر میں ان سے بڑے تھے۔ ❷

رحلت وسفر: ......علم وفن کی تحصیل اور حدیث وفقہ کی تکمیل کے لیے انہوں نے مختلف مقامات کے سفر کیے، بچپن میں اپنے وطن کے علماء ومشائخ سے استفادہ کیا، اس کے بعد رے، بغداد، بصرہ، کوفہ، شام، حجاز، عراق، مصر اور واسطہ وغیرہ تشریف لے گئے۔ ❸

حفظ وثقاہت: ......علامہ ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیثوں کے اسناد ومتون کا ان سے بہتر کوئی حافظ میں

❶ تذكرة الحفاظ ج٢ ص ٢٨٧ وطبقات الشافعيه ج٢! ١٣٠.

❷ تذكرة الحفاظ ج٢ ص ٢٨٧ طبقات الشافعيه ج٢ ص ١٣٠.

❸ البدايه والنهايه ج١١ ص ١٤٩ وطبقات الشافعيه ج٢ ص ١٣١.

نے نہیں دیکھا، ابو احمد دارمی نے خود ابن خزیمہ سے ان کے حافظہ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ''میں جس چیز کو تحریر کرتا ہوں وہ مجھے زبانی یاد ہو جاتی ہے'' ابو علی نیشاپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس طرح قرا کو قرآن کی سورتیں زبانی یاد ہوتی ہیں اسی طرح ابن خزیمہ کو فقہیات حدیث زبانی یاد ہیں، امام دارقطنی رحمہ اللہ وغیرہ نے ان کو ثقہ وثابت بھی قرار دیا ہے، ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ روئے زمین پر احادیث وسنن کے صحیح الفاظ اور زیادات کی یادداشت رکھنے والا ان کے مانند کوئی اور شخص نہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سنن واحادیث کا تمام ذخیرہ ان کی نگاہوں کے سامنے ہوتا ہے۔ ❶

حدیث میں درجہ ومرتبہ:......ابن خزیمہ کا شمار اکابر محدثین اور نامور ائمہ فن میں ہوتا ہے، احادیث پر ان کی نظر نہایت وسیع اور گہری تھی، وہ کم سنی ہی میں امام اور حافظ حدیث کی حیثیت سے مشہور ہو گئے تھے، ایک دفعہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نامور شاگرد اور فقہ شافعی کے جامع ومدون امام مزنی سے ایک عراقی شخص نے دریافت کیا کہ جب قرآن مجید نے قتل کی صرف دو ہی صورتیں بیان کی ہیں، عمد وخطا، تو آپ لوگ تیسری شبہ عمد کو کس طرح مانتے ہیں، انہوں نے جوب میں ایک حدیث پیش کی، اس نے کہا کہ آپ علی بن زید بن جدحان کی روایت سے استدلال کرتے ہیں، یہ سن کر مزنی خاموش ہو گئے اور ابن خزیمہ نے جواب کہ شبہ عمد کی روایتیں دوسرے طرق سے بھی مروی ہیں، عراقی نے کہا اور کس کے واسطہ سے مروی ہیں، امام ابن خزیمہ نے فرمایا ایوب سختیانی اور خالد حزا سے، اس نے ایک راوی عقبہ بن اویس کے متعلق شک وتردد کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ ایک بصری شیخ ہیں اور ابن سیرین جیسے جلیل القدر بزرگ نے بھی ان سے روایت کی ہے، معترض نے امام مزنی سے عرض کیا کہ آپ مناظرہ کر رہے ہیں یا یہ؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ احادیث کے بارے میں مجھ سے زیادہ واقف کار ہیں، اس لیے جب حدیثوں پر گفتگو ہوتی ہے تو میں خاموش رہتا ہوں اور یہ بحث ومناظرہ میں حصہ لیتے ہیں۔ ❷

امام ابن خزیمہ مسائل وفتاوے کا جواب بھی احادیث کی روشنی میں دیتے تھے، امیر اسماعیل بن احمد نے ایک مرتبہ فے وغنیمت کا فرق دریافت کیا تو انہوں نے سورہ انفال کی آیت: ﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ﴾ الخ پڑھنے کے بعد چند حدیثیں بیان کیں، پھر سورہ حشر کی آیت: ﴿مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ﴾ الخ پڑھ کر احادیث سے مسئلہ کی وضاحت کی، ابوزکریا یحییٰ بن محمد کا بیان ہے کہ اس موقع پر انہوں نے تقریباً ۱۷۰ حدیثیں بیان کی ہوں گی۔ ❸

احادیث سے استنباط مسائل میں ان کو بڑا ملکہ حاصل تھا، ابن سریج کا بیان ہے کہ وہ بڑی چھان بین اور محنت سے احادیث کے نکات ومطالب کا استخراج کرتے تھے۔ ❹

❶ تذکرة الحفاظ ج۲ص ۲۸۹ طبقات الشافعیه ج۲ص ۱۳۱ـ۱۳۴.

❷ طبقات الفقها لابی اسحاق شیرازی ص ۸۷.

❸ طبقات الشافعیه سبکی ج۲ص ۱۳۴.

❹ ایضاً ص۱۳۲ وطبقات الفقها شیرازی ص۸۷.

حدیث کی نقل وروایت میں ان کے فضل وامتیاز کا اعتراف کرتے ہوئے علامہ ابن جوزی نے لکھا ہے کہ: "وکان مبرز فی علم الحدیث" یعنی وہ علم حدیث میں بہت ممتاز اور نہایت فاضل تھے۔ (ج٦ ص ١٨٤)

انہوں نے سنن کی اشاعت واحیا کا مقدس فرض بھی انجام دیا، ایک مرتبہ ان کے ایک پڑوسی نے خواب دیکھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے شبیہ مبارک کو صیقل کر رہے ہیں، معبرین نے بتایا کہ ابن خزیمہ احیاء سنت اور اشاعت حدیث کا کام انجام دیں گے۔ ❶

فقہ واجتهاد: ......فقہ میں بھی ان کا درجہ نہایت بلند تھا، بویطی اور مزنی جیسے اساتذہ وقت سے اس کی تحصیل کی تھی لیکن فقہ کے عام مذاہب میں سے وہ کسی خاص مذہب سے وابستہ نہیں تھے بلکہ ان کا شمار مجتہدین مطلق میں ہوتا ہے، علامہ ابن سبکی نے ان کو المجتہد المطلق اور علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے "وھو من المجتھدین فی دین الاسلام" لکھا ہے، ان کا خود بیان ہے کہ سولہ سال کی عمر کے بعد میں نے کسی کی تقلید نہیں کی۔

ابوزکریا یا یحییٰ بن محمد عنبری فرماتے ہیں کہ میں نے ابن خزیمہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحیح فرمان کی موجودگی میں کسی شخص کی بات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، ❷ بعض علما کا خیال ہے کہ وہ خود صاحب مذہب اور مستقل امام فقہ کی حیثیت رکھتے تھے اور ان کے فتاوے بھی ایک زمانے میں بعض اسلامی ملکوں میں رائج تھے، ان کے بعض فقہی مسائل کتابوں میں ملتے ہیں مثلاً: وہ رفع یدین کو نماز کا اہم اور ضروری رکن سمجھتے تھے، صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے اعادہ لازمی سمجھتے تھے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

> "محمد بن اسحاق امام الائمہ کے لقب سے موسوم کیے جاتے تھے، ان کے متبعین ان کے مذہب کی پیروی کرتے تھے، وہ مقلد کے بجائے خود امام مستقل اور صاحب مذہب تھے، بیہقی نے یحییٰ بن محمد عنبری کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اصحاب حدیث کے پانچ طبقے ہیں، (۱) مالکیہ، (۲) شافعیہ، (۳) حنبلیہ، (۴) راہویہ، اور (۵) خزیمیہ۔" ❸

کلام وعقائد کے بعض مسائل: ...... بدعات کو سخت ناپسند کرتے تھے اور عام محدثین کی طرح کلام وعقائد کے غیر ضروری مسائل میں بحث وتدقیق احتیاط وتقویٰ کے منافی خیال کرتے تھے، اپنے تلامذہ اور منتسبین کو سخت تاکید کردی تھی کہ اس قسم کے مسائل میں پڑنے سے پرہیز کریں، بعض تلامذہ کے متعلق جب ان کو معلوم ہوا کہ وہ ایسے

---

❶ تذكرة الحفاظ ج٢ص ٢٩٤ وطبقات الشافعيه ج٢ص ١٣٤.

❷ ايضاً والبدايه ج١١ص ١٤٩ وطبقات الفقها شيرازى ص٨٧.

❸ اعلام الموقعين ص ٣٦٢.

مباحث ان کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں تو سخت برہمی ظاہر کی اور اعلان کر دیا کہ یہ لوگ میرے حوالہ سے جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ غلط ہے۔

عقائد وکلام کے متعلق انہوں نے جو کتابیں لکھی تھیں، ان میں اہل سنت والجماعت کے نقطہ نظر کی ترجمانی کی ہے، بعض مسائل میں عام اہل سنت سے بھی زیادہ متشدد تھے، چند مسائل کے متعلق ان کے آرا و خیالات طبقات وتراجم کی کتابوں سے نقل کیے جاتے ہیں۔

قرآن مجید خدا کا کلام ہے، اس کی وحی وتنزیل اور وہ خود غیر مخلوق ہے، وہ خدا کی صفات میں ایک ذاتی صفت اور مستقل بالذات ہے، اس کو مخلوق، محدث اور فعلی صفت سمجھنے والے جہمی، بدعتی اور گمراہ ہیں' بعض جاہل کہتے کہ اللہ تعالیٰ مکرر کلام نہیں کرتا، یہ لوگ کلام الٰہی سے نا آشنا اور اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں، اللہ نے کئی مقامات پر تخلیق آدم کا ذکر کیا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ مکرر بیان کیا ہے: ﴿فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴾ بار بار کہا گیا ہے، یہ کسی مسلمان کا عقیدہ نہیں ہوسکتا اور جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ ازل میں کلام کرنے کے بعد اللہ پھر کلام نہیں کرتا وہ جہمی ہے، اللہ عرش پر بلا کیف مستوی ومتمکن ہے۔

ان مسائل میں وہ اتنے متشدد تھے کہ جہمیہ وغیرہ کو کافر بھی کہہ دیتے تھے، فرماتے ہیں: اللہ ازل سے متکلم ہے، جو شخص یہ گمان کرے کہ اللہ ایک ہی بار کلام کرتا ہے وہ کافر ہے، اسی طرح جو اس کا اقرار نہ کرے کہ اللہ عرش پر ساتویں آسمان کے اوپر متمکن ہے وہ کافر ہے، اس کا خون مباح اور مال حلال ہے، قرآن کو کلام الٰہی کے بجائے مخلوق سمجھنے والا کافر ہے، اس سے توبہ کرائی جائے گی اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے گا، اور وہ مسلمان کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا، جہمیہ اور کلامیہ ملعون اور اپنے عقائد وخیالات میں جھوٹے ہیں۔ [1]

فضل وکمال کا اعتراف: ......ان کے معاصرین علما اور ارباب کمال ان کے علم وکمال کے معترف تھے، امام دار قطنی نے ان کو عدیم النظیر اور علامہ ذہبی نے فرید العصر اور حافظ ابن کثیر نے بحر امن بحور العلم لکھا ہے، ابوعلی نیشا پوری فرماتے ہیں کہ ''ابن خزیمہ نے ہم سے جتنا استفادہ کیا، ہم نے اس سے زیادہ ان سے استفادہ کیا'' علامہ ابن سبکی ان کی جامعیت وفضیلت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''وہ مختلف علم کے جامع اور مرتبہ کمال پر فائز تھے، نیشا پور میں جو علم وفن کا گہوارہ اور فضلا وارباب کمال کا مرکز تھا، یکتائے روزگار تھے، ان کی علمی شان سب سے بالا وبرتر تھی، ان کے گرد طلبا ومستفیدین کا ہجوم رہتا تھا، ان کے فتاوے تمام روئے زمین میں نقل ہوتے تھے، عقل وفطانت میں بے مثال تھے، بحث مناظرہ میں انہیں زیر نہیں کیا جا سکتا تھا، درحقیقت علم وفضل کا ایسا بحر زخار تھے جس سے تشنگان علوم سیراب ہوتے

---

[1] تذكرة الحفاظ ج٢ص ٢٩٢ تا ٢٩٤.

تھے، ان کی اس علمی ضیاباری سے ایک عالم کو بصیرت حاصل ہوتی تھی، علما واساطین فن بھی ان کی جانب رجوع کرتے تھے، ان کے فیض کا یہ حال تھا۔''

كالبحر يقذف للقريب جواهرا

كرما ويبعث للغريب صحائبا ❶

''یعنی ابن خزیمہ سمندر کی طرح اپنے قریب کے لوگوں کو موتی اور جواہرات سے مالا مال کرتے ہیں اور دور والوں کے لیے باران رحمت کی طرح سامان فیض کرتے ہیں۔''

اتباع سنت: ......اتباع سنت میں بڑا اہتمام تھا، چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی وہ سنت کا لحاظ رکھتے تھے، ایک مرتبہ ان سے حمام میں بال منڈانے کے لیے کہا گیا، تو فرمایا کہ میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ کا حمام میں داخل ہو کر بال منڈانا ثابت نہیں ہے، ابوعمرو بن اسماعیل کا بیان ہے کہ میں ابن خزیمہ کے درس میں شریک ہوتا تھا اور وہ اکثر معمولی کاموں میں مدد لیا کرتے تھے، ایک دفعہ میرا داہنا ہاتھ روشنائی سے سیاہ ہو گیا تھا، اس لیے میں نے ان کو بائیں ہاتھ سے قلم دینا چاہا تو انہوں نے نہیں لیا، میرے رفقا نے داہنے ہاتھ سے قلم دینے کے لیے کہا، جب میں نے داہنے ہاتھ سے دیا تو انہوں نے لے لیا۔ ❷

بزرگی وکرامت: ......وہ صاحب کرامت بھی تھے، لوگ ان کی ذات کو نہایت بابرکت خیال کرتے تھے، ابوعثمان زاہد کا بیان ہے کہ ''اللہ تعالیٰ اہل نیشاپور کے مصائب وآلام ابن خزیمہ کی برکت سے دفع کردے گا۔''

محمد بن ہارون طبری روایت کرتے ہیں کہ وہ اور محمد بن نصر مروزی، محمد بن علویہ وزان اور محمد بن اسحاق بن خزیمہ چاروں آدمی کی تحصیل علم وسماع حدیث کے لیے ربیع بن سلمان کے پاس گئے، وہاں ہم لوگوں کا سازوسامان ختم ہو گیا، جب تین دن اور تین رات تک فاقہ کرنا پڑا تو ہم نے آپس میں کہا ایسی حالت میں تو ہمارے لیے سوال کرنا جائز ہے لیکن ہر شخص سوال کرنے میں عار محسوس کرتا تھا، اس لیے قرعہ اندازی کی گئی، اتفاق سے قرعہ ابن خزیمہ کے نام نکلا، انہوں نے کہا، پہلے مجھے دو رکعت استخارہ کی نماز پڑھ لینے دو، ابھی وہ نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ کسی نے دروازہ کھٹکھایا، دروازہ کھولا گیا تو امیر مصر احمد بن طولون کا خادم اجازت لے کر اندر داخل ہوا اور سلام کر کے بیٹھ گیا، پھر ایک پرزہ نکال کر پوچھا کہ محمد بن نصر کون صاحب ہیں؟ ہم لوگوں نے ان کی طرف اشارہ کر دیا، اس نے پچاس ہزار کی ایک تھیلی دی اور کہا، امیر نے سلام عرض کیا ہے اور آپ کے اخراجات کے لیے یہ رقم پیش کی ہے، ختم ہونے کے بعد مزید رقم پیش کی جائے گی، اسی طرح ہم چاروں کو تھیلیاں دے کر یہی پیغام پہنچایا، ہم لوگوں نے اس سے کہا، پہلے اس واقعہ کا سبب بتاؤ

❶ طبقات الشافعيه ابن سبكى ج٢ ص ١٣٠.

❷ طبقات الشافعيه ابن سبكى ج٢ ص ١٣١.

ورنہ ہم یہ تھیلیاں نہیں قبول کریں گے، اس نے کہا آج دوپہر میں امیر قلولیہ کر رہے تھے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے کہ کل اللہ تعالیٰ کے یہاں حاضر ہو کر کیا جواب دو گے جب وہ تم سے ان چاروں علما کے متعلق سوال کرے گا جو تین روز سے بھوکے ہیں، اس خواب سے امیر گھبرا کر اٹھ بیٹھے اور آپ لوگوں کا نام لکھوا کر یہ تھیلیاں بھیجیں، میں اسی وقت سے آپ لوگوں کی تلاش میں تھا، اب جا کر آپ لوگ ملے ہیں۔'' ❶

قناعت: ......زندگی بڑی سادہ و درویشانہ اور تکلیف وآرائش سے بالکل پاک تھی، ایک معمولی رقم میں گذر بسر کر لیتے تھے، پہننے کے لیے ہمیشہ ایک ہی قمیص ہوتی تھی، جب دوسری قمیص بنواتے تو پرانی کسی ضرورت مند کو دے دیتے تھے، لوگ درخواست کرتے کہ کچھ زیادہ کپڑے بنوا لیجئے، فرماتے کہ مجھے اپنے نفس کے آرام وراحت کا کوئی خیال نہیں۔ ❷

سخاوت: ...... بڑے فیاض اور مہمان نواز تھے، ان کے پوتے محمد بن فضل کا بیان ہے کہ میرے دادا بخل سے ناآشنا اور مال پس انداز نہیں کرتے تھے، ان کا کل مال و دولت اہل علم اور ضرورت مندوں کے لیے وقف تھا، ایک مرتبہ بڑی پر تکلف دعوت کی، مختلف قسم کے لذیذ کھانوں اور حلوے، میوے اور فواکہ سے دستر خوان آراستہ تھا، امرا و اعیان کے ساتھ اہل علم اور فقہا و محدثین بھی مدعو تھے، ہر شخص نے شکم سیر ہو کر کھایا، لوگوں کا بیان ہے کہ ایسی شاندار دعوت اور اس کا اہتمام صرف سلطان ہی کر سکتا تھا۔ ❸

صاف گوئی: ......ان کے اخلاقی اوصاف میں سب سے نمایاں وصف صاف گوئی ہے، امرا و اعیان دولت کے سامنے بھی وہ اس میں باک نہ کرتے تھے، ایک دفعہ امیر اسماعیل بن احمد نے اپنے والد کے واسطہ سے ایک حدیث بیان کی جس کی سند میں ان کو وہم ہو گیا تھا، ابن خزیمہ بھی وہاں موجود تھے، انہوں نے فوراً اس کی تصحیح کی جب واپس ہوئے تو قاضی ابوذر نے بتایا کہ ہم لوگ بیس سال سے یہ غلط روایات سنتے تھے مگر تصحیح کی جرأت نہ ہوتی تھی، ابن خزیمہ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں خطا و تحریف جان کر خاموش رہنا گوارہ نہیں کر سکتا۔ ❹

امامت وشہرت: ......اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی مرجعیت اور شہرت عطا فرمائی تھی، امام الائمہ ان کے نام کا جز بن گیا تھا، اسنوی کا بیان ہے کہ وہ اپنے زمانہ میں خراسان کے امام تھے، امام دارقطنی نے ان کو اور ابن حاتم نے امام ومقتدا کہا ہے، ❺ مقبولیت کا یہ حال تھا کہ ان سے استفادہ کرنے کے لیے علما وطلبہ کا ہجوم لگا رہتا تھا، بڑے بڑے ارباب کمال دور دراز سے مشقتیں برداشت کر کے استفادہ کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور مستفیدین کے قافلے ہر وقت خیمہ زن رہتے تھے، امرا و ارباب حشمت بھی ان کے اعزاز و اکرام کو ملحوظ رکھتے تھے، پہلی مرتبہ جب امیر اسماعیل بن احمد

---

❶ المنتظم ابن جوزی ج٦ ص ١٨٥-١٨٦.
❷ طبقات الشافعیه ج٢ ص ١٣١.
❸ طبقات الشافعیه ج٢ ص ١٣٥.
❹ طبقات الشافعیه ج٢ ص ١٣١.
❺ تذكرة الحفاظ ج٢ ص ٢٩٥.

سے آپ کی ملاقات ہوئی تو اس نے ناواقفیت کی وجہ سے شایان شان التفات نہیں کیا، بعد میں جب اس کو معلوم ہوا کہ یہ ابن خزیمہ ہیں تو اس نے بڑی معذرت اور شرمندگی کا اظہار کیا اور نہایت گرمجوشی کے ساتھ ملا۔ ❶

وفات: ......۲ ذی قعدہ ۳۱۱ھ کو داعی اجل کو لبیک کہا، ❷ اور اپنے گھر کے ایک کمرہ میں دفن کیے گئے، بعد میں پورا گھر مقبرہ میں تبدیل ہو گیا تھا، علامہ ابن جوزی نے ۸ ذوقعدہ اور ابو اسحاق شیرازی نے ۳۱۲ھ سنہ وفات بتایا ہے، ❸ ایک شاعر کے مرثیہ کے دوشعر یہ ہیں:

یَــابْــنَ اِسْـحَـاقَ قَـدْ مَـضَـیْـتَ حَـمِیْـدًا
فَسَــقْــی قَبْـــرَكَ السَّـحَـــابُ الْهَتُـوْن
مَـــا تَــوَلَّیْـــتَ لَا بَــلِ الْـعِـلْـمُ وَلّٰـی
مَـــا دَفَــنَّـــاكَ بَـــلْ هُـــوَ الْـمَـدْفُـوْن ❹

ترجمہ: ''اے ابن اسحٰق آپ کی زندگی نہایت ناقابل ستائش تھی، آپ کی قبر کو ہمیشہ برسنے والے بادل سیراب کرتے رہیں، آپ دنیا سے رخصت نہیں بلکہ علم رخصت ہو گیا، ہم نے آپ کے بجائے علم کو دفن کیا ہے۔''

تصنیفات: ......ابن خزیمہ نامور مصنف بھی تھے، ان کی تصنیفات کی تعداد حاکم نے ۱۴۰ سے زیادہ بتائی ہے، ان کے علاوہ ان کے مسائل کا مجموعہ بھی سو جزوں کے بقدر تھا، ابن کثیر کا بیان ہے: ''فکتب الکثیر و صنف و جمع'' یعنی بے شمار کتابیں تصنیف کیں، ابن خزیمہ تصنیف شروع کرنے سے قبل استخارہ کی نماز پڑھتے تھے، اگر استخارہ نکل آتا تھا تب تصنیف کی ابتداء کرتے تھے، ❺ جن کتابوں کے نام معلوم ہو سکے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

فقہ حدیث بریرہ: یہ تین جزوں پر مشتمل ہے، اس میں ایک حدیث کی فقاہت کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔

کتاب التوحید والصفات: ...... یہ بڑی اہم اور مشہور کتاب ہے اور کئی اجزا پر مشتمل ہے، اس کا موضوع کلام وعقائد ہے، امام رازی اس کو کتاب الاشراک کے نام سے موسوم کرتے تھے، یورپ کے بعض کتب خانوں میں اس کے نسخے پائے جاتے ہیں، ابونعیم نے المستخرج علی التوحید لکھی تھی۔ ❻

صحیح ابن خزیمہ: ...... یہ علامہ ابن خزیمہ کی سب سے اہم کتاب ہے، اس کا شمار حدیث کی اہم اور معتبر کتابوں میں ہوتا ہے، مستند مصنّفین اور ثقہ علما اس کی حدیثوں سے اخذ واستناد کرتے ہیں، کتب صحاح کے علاوہ محدثین

---

❶ طبقات الشافعیه ج۲ص ۱۳٤.
❷ ایضاً وتذکرة ج۲ص ۲۹٥.
❸ المنتظم ج٦ص ۱۸٦ وطبقات الفقهاء ص ۸۷.
❹ طبقات الشافعیه ج۲ص ۱۳۳.
❺ ایضاً ص ۱۳٤۔۱۳٥ وتذکرة ج۲ص ۲۹٤ والبدایه ج۱۱ص ۱٤۹.
❻ فوائد جامعه ص ۱٤٤ وکشف الظنون ج۲ص ۲۷۰ وتذکرة النوادر ص ٦٤ وتدریب الراوی ص۳٥.

نے اپنی کتابوں میں صحت کا زیادہ التزام کیا ہے، ان کے مجموعے صحیح کہلاتے ہیں، شاہ عبدالحق صاحب فرماتے ہیں: ''جن دیگر علما نے صحاح کے مجموعے لکھے ان میں ابن خزیمہ کی صحیح بعض حیثیتوں سے زیادہ مشہور ہے'' اس کی اہمیت کا اندازہ ابن کثیر کے اس بیان سے بھی ہوتا ہے:

"من انفع الکتب و اجلها" ❶ یعنی صحیح ابن خزیمہ نہایت مفید اور اہم کتابوں میں ہے، علامہ سیوطی نے بخاری و مسلم کے بعد جن کتابوں کو زیادہ معتبر بتایا ہے، ان میں کتب صحاح کے ساتھ اس کا بھی ذکر کیا ہے، وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ صحیح ابن خزیمہ کا پایہ صحیح ابن حبان سے زیادہ ہے، کیونکہ ابن خزیمہ نے صحت کی جانت زیادہ توجہ کی ہے، وہ ادنیٰ شبہہ پر بھی توقف سے کام لیتے ہیں، چنانچہ اکثر "ان صح الخبر و ان ثبت" وغیرہ قسم کے الفاظ لکھتے ہیں، یہ صحت میں صحیح مسلم کے قریب قریب ہے، اس کے نسخے یورپ کے بعض کتب خانوں اور جرمنی میں موجود ہیں، حافظ ابن حجر نے صحیح ابن خزیمہ پر مفید حواشی بھی لکھے تھے۔ ❷

☆......☆......☆

❶ البدایہ ج ۱۱ ص ۱۴۹ وحواشی سعدی ص ۱۵ وتدریب الراوی ص ۳۱.

❷ مقدمہ تحفة الاحوذی ص ۱۶۳.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَخْبَرَنَا إِمَامُ الأَئِمَّةِ فَقِيْهُ الْآفَاقِ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاق بْنِ خُزَيْمَةَ النِّيْسَا بُوْرِيْ الْحَافِظُ رَحِمَهُ اللّٰهُ ، قَالَ: مُخْتَصَرُ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ الصَّحِيْحِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، بِنَقْلِ الْعَدَلِ عَنِ الْعَدْلِ مَوْصُوْلًا إِلَيْهِ ﷺ مِنْ غَيْرِ قَطْعٍ فِيْ أَثْنَاءِ الْإِسْنَادِ وَلَا جَرْحَ فِيْ نَاقِلِي الْأَخْبَارِ الَّتِي نَذْكُرُهَا بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

كِتَابُ الْوُضُوْءِ
وضو کے متعلق ابواب

١ ......بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الثَّابِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَنَّ إِتْمَامَ الْوُضُوْءِ مِنَ الْإِسْلَامِ

نبی اکرم ﷺ سے ثابت حدیث کا بیان کہ وضو کی تکمیل (وضو کو مکمل کرنا) اسلام کا جزو ہے

١ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ يَعْقُوْبَ يُوْسُفُ بْنُ وَاضِحِ الْهَاشِمِيُّ ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: قُلْتُ: يَعْنِي لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ـ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ أَقْوَاماً يَزْعُمُوْنَ أَنَّ لَيْسَ قَدْرٌ . قَالَ: هَلْ عِنْدَنَا مِنْهُمْ أَحَدٌ ؟ قُلْتُ: بَلٰى . قَالَ: فَأَبْلِغْهُمْ عَنِّي إِذَا لَقِيْتَهُم اَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَبْرَأُ إِلَى اللّٰهِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ بُرَءُ ا مِنْهُ . ثُمَّ قَالَ: ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي أُنَاسٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ عَلَيْهِ سَحْنَاءُ سَفَرٍ وَلَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ ، يَتَخَطّٰى حَتّٰى وَرَدَ فَجَلَسَ بَيْنَ

''حضرت یحییٰ بن یعمر سے روایت ہے ، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی : اے ابو عبدالرحمان ! کچھ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ تقدیر (کوئی چیز) نہیں ۔انہوں نے پوچھا: کیا ہمارے ہاں (اس دور میں) ان لوگوں میں سے کوئی موجود ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں (موجود ہیں)۔انہوں نے فرمایا: جب تم ان سے ملو تو میری طرف سے انہیں یہ پیغام دینا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی طرف تم سے بے زاری اور قطع تعلقی کا اظہار کرتے ہیں اور تم ان سے بے زار ہو۔ پھر فرمایا: مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس اثنا میں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ لوگوں کے

(١) صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث: ٨ـ سنن ترمذی، حدیث: ٢٥٣٥ـ والنسائی فی سننه الکبری ٩٧/٨، رقم: ٥٨٨٣ـ ابوداود: ٤٦٩٥ـ سنن ابن ماجه: ٦٢ـ مسند احمد: ابن حبان ١٧٣١ـ الدار قطنی ٢٠٧ـ البیهیقی فی سننه الکبری: ٨٥٣٧.

يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَاالْإِسْلَامُ ؟ قَالَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَأَنْ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ ، وَتَعْتَمِرَ ، وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ ، وَأَنْ تَتِمَّ الْوُضُوْءَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَنَا مُسْلِمٌ ؟ قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَ: صَدَقْتَ . وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فِي السُّؤَالِ عَنِ الْإِيْمَانِ وَالْإِحْسَانِ وَالسَّاعَةِ .

ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو اچانک ایک آدمی آیا۔اس پر سفر کے آثار تھے اور شہر کا رہنے والا نہیں تھا۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔تو اس نے پوچھا: اے محمد (ﷺ) اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں،تو نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، بیت اللہ کا حج کرے، عمرہ ادا کرے،غسل جنابت کرے، اور یہ کہ تو مکمل وضو کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔''اس نے کہا: جب میں یہ (فرائض) ادا کر لوں تو میں مسلمان ہوں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں(تم یہ فرائض ادا کر کے مسلمان بن جاؤ گے)اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔انہوں نے ایمان، احسان اور قیامت کے بارے میں سوال کے متعلق مکمل حدیث بیان کی۔

فوائد :......۱۔اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لانا صحت ایمان کی شرط ہے اور اس پر ایمان لائے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا، لہٰذا تقدیر کا سرے سے انکار، تقدیر کی غلط تقسیم (یعنی خیر کا مالک اللہ تعالیٰ کو قرار دینا اور شر کا خالق شیطان لعین کو قرار دینا) یا مسئلہ تقدیر میں موشگافیاں کرنا ایمان کے منافی ہے۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے براءت کا اعلان کیا ہے اور نبی مکرم ﷺ نے انہیں اس امت کے مجوسی قرار دیا ہے۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ ، اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ ، وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ)) قدریہ (منکرین تقدیر) اس امت کے مجوسی ہیں اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو ان کی نماز جنازہ میں شرکت نہ کرو۔(ابو داود: ٤٦٩١، حاکم: ١/١١٧، اسنادہ حسن)

۲۔ توحید و رسالت کا اقرار، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور صاحب استطاعت شخص کا حج کرنا یہ پانچ ارکان اسلام ہیں جن پر اسلام کی عمارت استوار ہے، ان میں سے کسی ایک رکن کے انکار سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، لہٰذا صحت اسلام کے لیے ان ارکان پر دائمی پابندی شرط ہے۔

۳۔ عمرہ ارکان اسلام میں شامل نہیں، نیز اس کی فرضیت کے بارے بھی اختلاف ہے اور راجح قول کے مطابق عمرہ ادا کرنا مستحب عمل ہے واجب نہیں۔

۴۔ صحت نماز کے لیے وضو کا مکمل ہونا شرط ہے اور جیسے بغیر وضو کے نماز ادا نہیں ہوتی اسی طرح فریضہ وضو کے لیے وضو کا مکمل کرنا لازم ہے اور وضو کی ناتمامی کی صورت میں بھی نماز ادا نہیں ہوتی، نیز اتمام وضو کی دو شرطیں ہیں جنہیں ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱)......سر کے مسح سمیت تمام اعضائے وضو کو ایک ایک مرتبہ دھونا لازم، ان میں سے کوئی ایک فرض چھوٹنے سے وضو نامکمل رہتا ہے۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ((رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ ، تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّئُوْا ، وَهُمْ عُجَّالٌ ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ بِيْضٌ تَلُوْحُ ، لَمْ يَمَسُّهَا الْمَاءُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)) "ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں مکہ سے مدینہ واپس روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب ہم راستے میں ایک پانی کے قریب پہنچے تو کچھ لوگوں نے نماز عصر کے وقت (نماز عصر کی ادائیگی کے لیے) عجلت کی اور انہوں نے جلد بازی میں وضو کیا چنانچہ جب ہم ان تک پہنچے تو ان کی (خشک) ایڑیاں چمک رہی تھیں، جنہیں پانی نہیں پہنچا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (وضو میں خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے آگ کی ہلاکت ہے۔ (تم وضو مکمل کیا کرو)۔" (مسلم: ۲۴۱)

اسی طرح عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ، وَبُطُوْنِ الْاَقْدَامِ مِنَ النَّارِ)) "وضو میں خشک رہ جانے والی ایڑھیوں اور پاؤں کے اندرونی (درمیانی) حصوں کے لیے آگ سے ہلاکت ہے۔" (صحیح الجامع الصغیر: ۷۱۳۳، صحیح)

(۲)...... وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا صحت وضو کی شرط ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ ، وَلَا وَضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ......)) بے وضو شخص کی نماز نہیں اور جس نے وضو کرتے ((بسم اللہ)) اللہ کا نام نہ لیا اس کا وضو نہیں ہے۔ (ابوداؤد: ۱۰۱، ابن ماجہ: ۳۹۹، صحیح الجامع: ۷۵۱٤، صحیح)

۲......بَابُ ذِكْرِ فَضَائِلِ الْوُضُوْءِ يَكُوْنُ بَعْدَهٗ صَلَاةٌ مَكْتُوْبَةٌ.

اس وضو کے فضائل کا بیان جس کے بعد فرض نماز ادا کی جائے

۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ ، وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، وَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ....

---

(۲) صحيح بخاری، كتاب الوضوء، باب المضمضة فی الوضوء، حديث: ۱۵۹۔ مسلم: كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة ۲۲۷۔ سنن نسائی، حديث: ۸۷۔ سنن ابی داوء: ۳۲۔ سنن ابن ماجه، حديث: ۳۳۲۔ احمد ۵۷/۱۔ من طريق يحيى بن سعيد رقم: ٤۰۰۔ موطا مالك رقم: ۵۸.

عَـنْ حُـمْرَانَ بْنِ أَبَّانَ أَنَّهُ أَخْبَرَ: قَالَ: رَأَيْتُ عُثْـمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ عَلَى الْبَـلَاطِ ، فَقَالَ: أُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَـقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَ صَـلّٰـى غُـفِـرَ لَـهُ مَـا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الصَّلَاةِ الْأُخْـرٰى . هٰـذَا لَـفْـظُ حَـدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ .

''حضرت حمران بن ابان سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور بلاط (پتھریلی زمین) پر وضو کیا۔ پھر فرمایا: میں تم کو رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث سناتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرمارہے تھے: ''جس شخص نے بہترین وضو کیا اور نماز ادا کی تو اس کے اس نماز اور دوسری نماز کے درمیان ہونے والے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

فوائد :...... ۱۔ فَـأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ سے مراد ہے کہ وہ وضو کی صفات اور آداب کا مکمل اہتمام کرے نیز اس حدیث میں وضو کے آداب اور شروط سیکھنے اور اس سیکھے ہوئے مسنون طریقے پر محتاط عمل کرنے کے اہتمام کا بیان ہے اور یہ حرص ہو کہ وضو اس طریقہ سے کیا جائے جو طریقہ صحیح اور معتبر ہو، اختلاف میں الجھنے سے گریز کرے، چنانچہ وضو کرنے والے کے لیے زیادہ مناسب ہے کہ وہ وضو کے ان مسائل، وضو کے آغاز میں ''بسم اللہ'' پڑھنا، وضو کی نیت کرنا، کلی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، ناک جھاڑنا، تمام سر کا مسح کرنا، کانوں کا مسح کرنا، اعضائے وضو کو ملنا، پے در پے وضو کرنا اور وضو میں ترتیب کا اہتمام کرنے کا حریص ہو اور بالاجماع وضو کے لیے پاک پانی کی تحصیل بھی لازم ہے۔ (نووی: ۳/ ۱۱۰)

(۳)...... مذکورہ طریقہ وضو سے دو نمازوں کے درمیانی وقفہ کے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں، البتہ صغیرہ گناہ نہ ہوں تو کبیرہ گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہے اور اگر انسان صغائر وکبائر سے پاک ہو تو اس کے درجات بلند ہوتے اور نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے نیز اس حدیث میں مسنون طریقہ کے مطابق اچھے طریقے سے وضو کرنے کی ترغیب کا بیان ہے۔

۳...... بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ الْوُضُوْءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا يَكُوْنُ بَعْدَهُ صَلَاةُ تَطَوُّعٍ لَا يُحَدِّثُ الْمُصَلِّي فِيْهَا نَفْسَهُ

اس وضو کی فضیلت کا بیان جس میں اعضاء تین تین بار دھوئے جائیں، اور نفلی نماز ادا کی جائے جس میں نمازی اپنے نفس سے بات چیت نہ کرے

۳۔ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدٌ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، ثَـنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، أَنَّ

ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيْدَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ............ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا يَوْمًا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ عُلَمَاؤُنَا يَقُوْلُوْنَ هٰذَا الْوُضُوْءُ أَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ أَحَدٌ لِلصَّلَاةِ .

''حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کے آزاد کردہ غلام حضرت حمران سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے پانی منگوا کر وضو کیا تو اپنے ہاتھوں کو تین دفعہ دھویا، اور ناک (میں پانی ڈال کر اسے) جھاڑا، پھر اپنے چہرے کو تین بار دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین بار دھویا، پھر اپنا بایاں ہاتھ تین بار دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنا دایاں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھویا، پھر اس طرح (تین بار) اپنا بایاں پاؤں دھویا، پھر فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو جیسا وضو کیا پھر کھڑے ہو کر دو رکعت (نفل نماز) ادا کی ان میں اپنے نفس کے ساتھ بات چیت بھی نہیں کرتا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' ابن شہاب کہتے ہیں: ہمارے علمائے کرام فرمایا کرتے تھے: یہ وہ مکمل وضو ہے جسے کوئی شخص نماز کے لیے کرتا ہے۔

فوائد:......۱۔ طحاوی کہتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ وضو میں اعضائے وضو کا ایک ایک مرتبہ دھونا فرض ہے اور ایک سے زائد دو یا تین مرتبہ دھونا افضل ہے، چنانچہ جمیع اہل علم کا موقف ہے کہ یہ وضو کرنے والے کی مرضی پر موقوف ہے، وہ چاہے تو تمام اعضائے وضو ایک ایک بار، دو دو بار یا تین تین بار دھوئے۔ اس کی رخصت بہر حال موجود ہے۔

(شرح ابن بطال: ۱/ ۲۶۷)

۲۔ مذکورہ مسنون طریقہ سے وضو کرنے سے سابقہ تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۳۔ وضو کے بعد دو یا دو سے زائد رکعت نماز پڑھنا مستحب اور سنت موکدہ ہے اور بعض شافعیہ کا موقف ہے کہ وضو کے نوافل نماز کے ممنوعہ اوقات میں پڑھنا بھی جائز ہیں کیونکہ یہ سببی نماز ہے اور انہوں نے صحیح بخاری میں مذکور اس

---

(۳) صحيح بخاری، كتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا، حديث: ۱۵۹۔ صحيح مسلم، الطهارة باب صفة الوضوء وكماله رقم: ۲۲۶۔ سنن نسائی، رقم: ۸۴۔ سنن ابی داود: ۱۰۶.

حدیثِ بلال ''کہ وہ جب بھی وضو کرتے وضو کے بعد نماز ادا کرتے تھے'' سے استدلال کیا ہے (کہ وضو کے نوافل ہر وقت ادا کیے جا سکتے ہیں) اور اگر وضو کے بعد فرض نماز یا خاص نوافل ادا کیے جائیں تب بھی یہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے اسی طرح وضو کے بعد تحیۃ المسجد ادا کرنے سے بھی مذکورہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔(نووی: ۳/ ۱۰۷)

۴۔ ((غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) حدیث کے ظاہر الفاظ صغائر وکبائر کو شامل ہیں لیکن علماء نے اسے صغیرہ گناہوں سے خاص کیا ہے، کیونکہ دیگر روایات میں باستثنائے کبائر محض صغیرہ گناہوں کی معافی کا بیان ہے اور صغیرہ گناہوں کی معافی اس شخص سے خاص ہے جس کے صغیرہ وکبیرہ گناہ ہوں، چنانچہ جس کے فقط صغیرہ گناہ ہی ہوں (تو مذکورہ طریقہ وضو کے بعد نماز پڑھنے سے) صغیرہ گناہ محو ہو جاتے ہیں، جس کے محض کبیرہ گناہ ہوں، اس میں بقدر صغائر تخفیف ہو جاتی ہے اور جس کے صغیرہ وکبیرہ گناہ نہ ہوں۔ نیکیوں میں اتنا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

۵۔ اس حدیث میں عملی تعلیم کے جواز کا بیان ہے کیونکہ یہ طریقہ تعلیم زیادہ بلیغ اور متعلم کے لیے حفظ وضبط میں زیادہ آسانی کا باعث ہے۔

۶۔ اس حدیث میں اعضائے وضو کی ترتیب کا بیان ہے کیونکہ ہر عضو کے بعد ثُمَّ کا لفظ ہے (جو ترتیب پر دلالت کرتا ہے۔)

۷۔ نماز میں اخلاص کی ترغیب کا بیان ہے اور نماز میں دنیوی امور میں غور وفکر سے بچنے کا بیان ہے کیونکہ یہ نماز کی عدم قبولیت کا باعث ہے بالخصوص اگر انسان کسی معصیت کے ارتکاب کا تہیہ کر لے تو اس صورت میں دل خارج نماز سے زیادہ حالت نماز میں ان خیالات کا اسیر رہتا ہے۔(فتح الباری: ۱/ ۳۴۲)

۴...... بَابُ ذِكْرِ حَطِّ الْخَطَايَا بِالْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ صَلَاةٍ تَكُوْنُ بَعْدَهُ

بغیر نماز پڑھے، صرف وضو ہی سے گناہ معاف ہونے کا بیان

٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِالْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے، اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے چہرے سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جنہیں اس

(٤) صحيح مسلم كتاب الطهارة، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء رقم: ٢٤٤، سنن ترمذی، رقم: ٢ـ موطا امام مالك: ٦٠ـ سنن دارمی، رقم: ٧١٨ـ ابن حبان رقم: ١٠٤٠ـ من طريق احمد بن ابی بكر، البيهقی رقم: ٣٨٦ـ من طريق ابن وهب.

فَـإِذَا غَسَـلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَـا رِجْلَاهُ مَـعَ الْـمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ.

نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ پھر جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے ہاتھوں سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جنہیں اس کے ہاتھوں نے کیا تھا۔ پھر جب اپنے پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس کے قدم چل کر گئے تھے۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔''

فوائد :......اس حدیث میں وضو کی فضیلت اور اعضائے وضو کو دھونے کی فضیلت کا بیان ہے کہ ہر عضو کو دھونے سے اس عضو کے صغیرہ گناہ محو ہو جاتے ہیں اور وضو سے فراغت کے بعد وہ صغیرہ گناہوں سے مکمل پاک ہو جاتے ہے اور اس کے بعد نماز اور دیگر اعمال صالحہ اس کی نیکیوں میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

۵......بَابُ ذِكْرِ حَطِّ الْخَطَايَا وَ رَفْعِ الدَّرَجَاتِ فِي الْجَنَّةِ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَ إِعْطَاءِ مُنْتَظِرِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ أَجْرَ الْمُرَابِطِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

مشقت اور تکلیف کے باوجود مکمل وضو کرنے سے گناہوں کے معاف ہونے، جنت میں درجات کی بلندی اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والے کو جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے کے برابر ثواب دیے جانے کا بیان

۵۔ اَخْبَرَنَـا اَبُـوْ طَـاهِـرٍ، اَخْبَـرَنَـا اَبُوْبَكْرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيْ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ۔ يَعْنِيْ ابْنَ جَـعْفَرٍ۔ ثَنَا الْعَلَاءُ۔ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَعَاذٍ الْعَقَدِيْ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا رَوْحُ بْـنُ الْـقَـاسِمِ، ثَنَا الْعَلَاءُ، وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ ....

عَـنْ أَبِـيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا أَدُلُّـكُـمْ عَـلٰى مَا يَمْحُوْاللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَـرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ الـلّٰهِ قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ،

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول، (ضرور

(۵) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل اسباغ الوضوء على المكاره، رقم: ۲۵۱۔ سنن ترمذی، رقم: ۵۱۔ سنن نسائی، رقم: ۱۴۳۔ فی الكبرىٰ ۱/۸۹،۱۳۸۔ مسند احمد، رقم: ۶۹۱۱۔ موطا امام مالك، رقم: ۳۴۸۔ ابن ماجه رقم: (۴۲۸)م.

وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ، لَفْظاً وَاحِداً غَيْرَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حَجَرٍ قَالَ: فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ مَرَّةً . وَقَالَ: يُونُسُ فِي حَدِيْثِهِ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُوْ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَلَمْ يَقُلْ: قَالُوْا بَلٰى .

فرمائیں) آپ نے فرمایا: مشقت اور تکلیف کے باوجود مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا (یعنی مسجد دور ہونے کے باوجود نماز کے لیے مسجد آنا) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، یہی تمہارا جہاد ہے، یہی تمہارا جہاد ہے۔'' دونوں مرتبہ، ''فَذَالِكُمْ الرِّبَاطَ'' یہی تمہارا جہاد ہے'' فرمایا۔ (حدیث کے راوی) علی بن حجر کی روایت میں ''فَذَالِكُمْ الرِّبَاطَ'' ایک مرتبہ ہے۔ یونس بن عبدالاعلیٰ کی روایت میں ''أَلَا أَدُلُّكُمْ'' کی بجائے ''أُخْبِرُكُمْ''، میں تمہیں ایسے عمل کی خبر نہ دوں'' کے الفاظ ہیں۔ اور صحابہ کرام کا ''بَلٰى'' کیوں نہیں، (ضرور بیان فرمائیں) کے الفاظ نہیں ہیں۔

فوائد:...... يَمْحُوْ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا: کیا میں تمہیں ایسے اعمال کی راہنمائی نہ کروں جن سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتے ہیں۔ قاضی عیاض کہتے ہیں: گناہوں کا مٹانا ان کی مغفرت کا کنایہ ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ گناہ کراماً کاتبین کی کتاب سے محو کر دیئے جائیں تب بھی اسی سے گناہوں کی بخشش ہی مقصود ہے۔ وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ: جس سے جنت میں منازل بلند ہوتی ہیں۔ قَالُوْا بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اس سوال وجواب کا فائدہ یہ ہے کہ ابہام وتبیین سے کلام سامعین کے دل میں خوب جاگزیں ہو۔ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ: یعنی پورا وضو کرنا، اعضائے وضو کو بالاستیعاب مکمل دھونا، اعضائے وضو کی چمک کو لمبا کرنا اور اعضائے وضو تین تین بار دھونا۔

عَلَى الْمَكَارِهِ: مکارہ سے مقصود ناپسندیدہ شاق چیزیں ہیں، یعنی سخت سردی کے باوجود اور ایسی بیماریوں اور جراحتوں کے باوجود جن میں مبتلا ہونے کی صورت میں پانی لگنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے باوجود نماز کے لیے شخص وضو کرتا ہے۔ اور پانی کی سخت حاجت وطلب، اس کے حصول میں سخت دوڑ دھوپ اور مہنگے داموں پانی خریدنے کے باوجود وہ وضو کا اہتمام ضرور کرتا ہے جو کہ اس کے لیے مشقت کا باعث ہیں۔

وَكَثْرَةُ الْخُطَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ: خطا خطوۃ کی جمع ہے اور اس سے مراد دو قدموں کے درمیانی فاصلہ کی مسافت ہے۔ نووی کہتے ہیں: گھر سے مسجد دور ہونے یا بار بار مسجد میں حاضری کی صورت میں مساجد کی طرف زیادہ قدم اٹھتے ہیں۔

وَانتِظَارُ الصَّلَاةِ: نماز کے وقت یا نماز باجماعت کا انتظار۔

بَعْدَ الصَّلَاةِ: یعنی باجماعت یا تنہا نماز ادا کرنے کے بعد وہ اگلی نماز کا منتظر رہتا ہے اور کسی مجلس میں، یا گھر پر یا

کسی مصروفیت میں مشغول ہونے کے باوجود اس کا دل نماز کی طرف معلق اور فکر مند رہتا ہے۔

فَذَلِكُمْ الرِّبَاطُ: یعنی وضو پر مداومت اور نماز وغیرہ کی پابندی کی فکر کا اجر وثواب جہاد کی مثل ہے۔اور ایک قول کے مطابق اس کا مفہوم یہ ہے کہ مذکورہ خصائل و اوصاف انسان کو معاصی اور حرام کاموں سے روک کر رکھتے ہیں۔ صحیح مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں یعنی رباط مرغوب ودلچسپ رباط ہے دراصل رباط کا معنی خود کو کسی چیز پر روک رکھنا ہے اور مذکورہ اوصاف کا حامل گویا خود کو اس نیکی کے کام پر روک رکھتا ہے اور ایک قول ہے کہ یہ افضل رباط ہے جیسے اصل جہاد جہاد النفس ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ مذکورہ طریقہ آسان اور ممکن رباط ہے، یعنی یہ رباط کی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: مذکورہ اعمال حقیقی رباط ہیں کیونکہ یہ اعمال نفس کی طرف شیطانی راہوں کو مسدود کرتے ہیں، خواہشات کو ختم کرتے اور وسوسوں کو کنٹرل کرتے ہیں اور ان اعمال صالحہ سے حزب اللہ شیطانی لشکروں پر غالب آتا ہے اور ان اعمال کو بجالانا جہاد اکبر ہے۔(تحفة الاحوذی: ١/ ١٣٣، ١٢٤)

٦...... بَابُ ذِكْرِ عَلَامَةِ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِيْنَ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ بِآثَارِ الْوُضُوْءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلَامَةٌ يُعْرَفُوْنَ بِهَا فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ

نبی اکرم ﷺ کی امت، جسے اللہ تعالیٰ نے بہترین امت بنایا اور انہیں لوگوں کی بھلائی کے لیے پیدا کیا ہے، کی نشانی قیامت کے روز آثار وضو ہوگی جس سے وہ پہچانے جائیں گے

٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْبَكْرٍ، عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ السَّعدِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ۔ يَعْنِيْ ابقنُ جَعْفَرٍ۔ ثَنَا الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيه۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ حَدَّثَهُ عَنِ الْعَلَاءِ بْن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ أَخْبَرَنَا بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمَقْبَرَةِ فَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِهَا، وَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَأَيْنَا

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک روز) قبرستان تشریف لے گئے اور وہاں مدفون لوگوں کو سلام کیا، آپ نے یوں فرمایا:'' سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُوْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ......''

(٦) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب استحباب اطالة الغرة والتحجيل فى الوضوء، رقم: ٢٤٩ـ سنن نسائى، رقم: ١٥٠ـ سنن ابى داود: ٣٢٣٧ـ سنن ابن ماجه، رقم: ٤٣٠٦ـ مؤطا امام مالك، رقم: ٥٧ـ احمد ٢/ ٣٠٠.

إِخْوَانَنَا قَالُوْا: أَوَ لَسْنَا بِإِخْوَانِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِيْ وَإِخْوَانِيْ قَوْمٌ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ . وَأَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ، قَالُوْا: وَكَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ يَاتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْأَنَّ رَجُلًا لَّهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ بُهْمٌ دُهْمٌ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوْءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ . أَلَا لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِيْ كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ ، أُنَادِيْهِمْ: أَلَا هَلُمَّ فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ قَدْ أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ ، وَأَقُوْلُ: سُحْقاً سُحْقًا . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ .

(اے) مومن قوم کے گھر والو تم پر سلام ہو، اور بے شک ہم بھی، اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا، تم سے ملنے والے ہیں ۔ میری آرزو اور تمنا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی : اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تم میرے صحابہ ہو، میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک (دنیا میں) نہیں آئے۔ اور میں تم سے پہلے کوثر پر ہوں گا، صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کے جو امتی ابھی تک (دنیا میں) نہیں آئے آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، اگر کسی آدمی کے سفید پیشانی اور چمکدار پاؤں والے گھوڑے سیاہ فام گھوڑوں میں ملے ہوئے ہوں، تو کیا وہ اپنے گھوڑے پہچان نہیں لے گا؟ صحابہ نے جواب دیا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! (وہ ضرور پہچان لے گا)۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک وہ آئیں گے تو ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے۔ میں حوض کوثر پر ان کا پیش خیمہ ہوں گا، خبردار! میرے حوض سے کچھ لوگوں کو اس طرح دھتکار دیا جائے گا جس طرح گم راہ (بھٹکا ہوا) اونٹ دھتکار دیا جاتا ہے۔ میں انہیں پکاروں گا، آجاؤ'' تو کہا جائے گا۔ انہوں نے آپ کے بعد (دین میں) نئے نئے کام ایجاد کر لیے تھے۔ تو میں کہوں گا: (اللہ کی رحمت سے) دور ہو جاؤ دور ہو جاؤ۔ یہ ابن علیہ کی روایت کے الفاظ ہیں۔

فوائد :......۱۔ قبرستان کی زیارت کے وقت مذکورہ دعا کا اہتمام مسنون ومستحب ہے البتہ اس سے یہ ثابت کرنا کہ مردے سنتے ہیں یہاں مردوں کے سننے نہ سننے کا بیان نہیں بلکہ یہ ان کی سلامتی کی دعا ہے۔

۲۔ ((وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا اِخْوَانَنَا)) علماء کہتے ہیں، اس حدیث کی رو سے کار خیر کی اور فضلاء وصلحاء سے ملاقات کی تمنا کرنا جائز ہے اور آپ کے اس فرمان ''وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا اِخْوَانَنَا'' سے مقصود یہ خواہش ہے کہ ہم

اپنے بھائیوں کو دنیا کی زندگی میں دیکھ پاتے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ ایک قول ہے کہ اس سے مراد موت کے بعد ملاقات کی تمنا ہے۔ امام باجی بیان کرتے ہیں کہ آپ کے اس فرمان بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِيْ (بلکہ تم میرے صحابہ ہو) میں صحابہ کے بھائی نہ ہونے کی نفی نہیں ہے، بلکہ آپ نے صحابہ کی صحبت ان کا زائد مرتبہ بیان کی ہے۔ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفقاء اور بھائی ہیں اور جو لوگ بعد میں آئیں گے وہ بھائی ہیں لیکن صحابی نہیں۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: ۱۰) ''مومن تو بھائی بھائی ہیں۔'' میں اس موقف کی وضاحت ہے۔ (نووی: ۳/ ۱۳۷)

۳۔ اہل لغت بیان کرتے ہیں کہ اَلْغُرَّۃ گھوڑے کی پیشانی میں سفیدی اور التحجیل، گھوڑے کی ٹانگوں اور ہاتھوں میں سفیدی ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ وضو امت محمدیہ کا خاصہ و امتیاز ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو شرف وفضیلت میں زیادہ کیا ہے اور کچھ دیگر علماء کا قول ہے کہ وضو اس امت کا خاصہ نہیں بلکہ روز قیامت اعضائے وضو کی چمک اس امت کا خاصہ و امتیاز ہے۔

(شرح النووی: ۳/ ۱۳٤)

۴۔ جن لوگوں کو حوض کوثر سے دھتکار دیا جائے گا یہ کون لوگ ہوں گے؟ اس بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔

(۱)...... اس سے مراد منافقین ومرتدین ہیں، ہوسکتا ہے انہیں اعضائے وضو کی چمک کے ساتھ اٹھایا جائے اور اس علامت کو دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ندا دیں پھر آپ کو بتا دیا جائے گا کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں جن سے حوض کوثر پر وارد ہونے کا وعدہ کیا گیا ہے بلکہ یہ دین سے منحرف ہوگئے تھے۔

(۲)...... اس سے مقصود وہ لوگ ہیں جو حیات نبی ہی میں مسلمان تھے پھر آپ کی وفات کے بعد مرتد ہوگئے اگرچہ ان پر وضو کے نشانات کی چمک نہیں ہوگی، لیکن ذاتی شناسائی کی وجہ سے آپ انہیں پہچانتے ہوں گے۔ پھر آپ کو آگاہ کیا جائے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد مرتد ہوگئے تھے۔

(۳)...... اس سے مراد اہل معاصی اور کبیرہ گناہوں کے مرتکبین ہیں، جو عقیدہ توحید پر فوت ہوئے اور وہ بدعتی لوگ مراد ہیں، جو بدعات کی وجہ سے خارج از اسلام نہیں، اس آخری قول کے مطابق یہ لوگ قطعی جہنمی نہیں ہوں گے، بلکہ ان کی سزا بڑھا دی جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ ان پر رحم کریں گے اور انہیں جنت میں بغیر عذاب کے داخل کر دیں گے۔

(نووی: ۳/ ۱۳۵، ۱۳٦)

۷......بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيْلِ التَّحْجِيْلِ بِغَسْلِ الْعَضُدَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ إِذِ الْحِلْيَةُ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الْوُضُوْءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحُكْمِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى صلی اللہ علیہ وسلم

وضو میں عَضُدَین (کندھے اور کہنی کے درمیان کے حصے تک بازو) دھو کر تحجیل کو لمبا کرنا

مستحب ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ کے حکم (پر عمل کرنے) کی وجہ سے
قیامت کے روز (مومن کا) زیور وضو کے مقامات تک پہنچے گا

٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرٍ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بن يُوسُفَ الصَّيْرَفِيُّ الْكُوفِيُّ ، حَدَّثَنَا اِبْن اِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِى مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ............

عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ فَجَعَلَ يَبْلُغُ بِالْوُضُوْءِ قَرِيبًا مِنْ إِبْطِهِ فَقُلْتُ لَهُ . فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ الْحِلْيَةَ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الطَّهُوْرِ .

''حضرت ابو حازم رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو وہ وضو کے پانی کو اپنی بغلوں تک پہنچا رہے تھے۔ میں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا: بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلاشبہ (مومن) کا زیور وضو کے مقامات تک پہنچے گا۔'' (اس لیے میں پانی کو بغلوں تک پہنچا رہا ہوں۔)

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ جہاں تک اعضائے وضو کو وضو کا پانی پہنچے گا، اعضائے وضو کا اتنا حصہ روزِ قیامت روشن ہوگا لیکن اس سے یہ استدلال کرنا کہ اعضاء دھونے میں اعضائے وضو کی مقررہ حد سے تجاوز کیا جائے درست نہیں۔ تاہم صحابہ کرام جس قدر اعضاء کو دھوتے تھے اسی قدر اعضاء کو دھو کر چمک کو زیادہ کیا جا سکتا ہے۔

٨...... بَابُ نَفْيِ قَبُوْلِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ وُضُوْءٍ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ

وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی، اس کے متعلق مجمل غیر مفسر حدیث کا بیان

٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الذَّارِعُ ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالُوْا جَمِيْعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ـ وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ ـ عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ...........

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: مَرِضَ ابْنُ عَامِرٍ فَجَعَلُوْا يُثْنُوْنَ عَلَيْهِ وَ ابْنُ عُمَرَ سَاكِتٌ۔ فَقَالَ: أَمَا إِنِّي لَسْتُ بِأَغَشِّهِمْ وَلٰكِنَّ رَّسُوْلَ

''حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ابن عامر بیمار ہو گئے، تو لوگ ان کی تعریف کرنے لگے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے۔ پھر انہوں نے فرمایا: سنو! میں ان سے

(٧) صحيح مسلم، كتاب الطهارة باب تبلغ الحلية حيث يبلغ الوضوء، رقم: ٢٥٠ـ سنن نسائی، رقم: ١٤٩، مسند احمد، رقم: ٣٧١/٢ـ ابن حبان رقم: ١٠٤٥ـ من طريق علی بن مسهر.

(٨) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، رقم: ٢٢٤ـ مسند احمد، رقم: ٤٧٠٠ـ سنن ابن ماجه: ٢٧٢ـ احمد ٢٠/٢، ٥١، ٢٧ـ ٧٣/٣.

اللّٰہِ ﷺ قَالَ: لا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَیْرِ طَهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ .

زیادہ دھوکہ دینے والا نہیں ہوں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''اللہ تعالیٰ طہارت (وضو) کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا اور نہ خیانت (کے مال) سے صدقہ قبول کرتا ہے۔''

فوائد: ......أمَا إِنِّی لَسْتُ بِأَغَشِّهِمْ: ......ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اس موقع پر یہ الفاظ کہنا کہ میں ان سے زیادہ دھوکا دینے والا نہیں ہوں۔ مقصود ان لوگوں کے اس فعل پر زجر وتوبیخ تھا جو ابن عامر کی تعریف وتوصیف اور مدح سرائی کر رہے تھے کیونکہ ایسے وقت میں اسے آخرت، رجوع الی اللہ اور توبہ واستغفار کی تلقین کرنے کی ضرورت تھی اس لیے کہ وہ شخص اپنی مدح سرائی پر اپنے گناہوں کی معافی، توبہ واستغفار سے غافل نہ ہو جائے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سن رکھی تھی کہ ((اذا رأیتم المداحین فاحثوا فی وجوھھم التراب)) ''جب تم لوگوں کو مدح سرائی کرتے دیکھو تو ان کے چہرے مٹی سے بھر دو۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہما باقاعدہ اس پر عمل کرتے تھے۔ (دیکھیں: الادب المفرد للبخاری، رقم: ۳۴۰ ـ صحیح ابن حبان: ۷/ ۵۱۰، رقم: ۵۷۴۰)

(۲) پاکیزگی سے مراد وضوء اور غسل ہے نماز کے لیے شرط ہے کہ نمازی حدث اصغر، حدث اکبر اور ظاہری نجاست سے پاک ہو۔ ظاہری نجاست دھونے سے، حدث اصغر وضوء سے اور حدث اکبر غسل سے دور ہوتا ہے ''حدث'' سے مراد انسان کا ایسی حالت میں ہونا ہے جس سے وضو یا غسل کرنا ضروری ہو، جیسے باوضو شخص کی ہوا خارج ہو جائے یا وہ قضائے حاجت کر لے تو اس کا وضو برقرار نہیں رہتا۔ یہ حالت حدث اصغر کہلاتی ہے۔ اور اگر بیوی سے ہم بستر ہوا ہے یا ویسے ہی اسے احتلام ہو گیا ہے۔ تو یہ حالت حدث اکبر کہلاتی ہے۔ ایسی حالت میں غسل فرض ہے۔ قبول نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر ثواب نہیں ملتا اور اگر وہ فرض نماز ہے تو انسان کے ذمہ اس کی ادائیگی باقی رہتی ہے۔ ''خیانت کے مال کے'' حدیث میں لفظ غلول استعمال ہوا ہے اس سے مراد مال غنیمت میں کی ہوئی خیانت ہے۔ یعنی جہاد میں کافروں سے ہونے والے مال غنیمت کے مجاہدین میں باقاعدہ تقسیم ہونے سے پہلے اگر کوئی مجاہد اس میں سے کوئی چیز اپنے قبضے میں رکھتا ہے۔ تو یہ مسلمانوں کے اجتماعی مال میں خیانت ہے۔ جو بہت بڑا گناہ ہے۔ اس طریقے سے حاصل ہونے والا مال حرام کمائی میں شامل ہے۔ لہٰذا اس کو اگر نیکی کے کسی کام میں خرچ کیا جائے تو وہ اللہ کے ہاں قابل قبول نہیں۔ یعنی جس طرح مال کو خرچ کرتے وقت حلال وحرام مصرف کا خیال رکھنا ضروری ہے اس طرح مال کے حصول میں حلال وحرام میں تمیز کرنا ضروری ہے۔

۹ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيْدٍ أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْقَزَّازُ الْفَارِسِيُّ ـ سَكَنَ بَغْدَادَ ـ بِخَبَرٍ غَرِيْبِ الإِسْنَادِ قَالَ: ثَنَا غَسَّانُ بْنُ عُبَيْدِ الْمُوْصِلِيُّ ، ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

عَـنْ أَبِـیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُـقْبَـلُ صَلَاةٌ إِلَّا بِـطَهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ خیانت سے صدقہ قبول ہوتا ہے۔''

١٠۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحَسَنُ بْنُ حَرِيْثٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ أَبِی حَازِمٍ عَنْ كَثِيْرٍ ۔وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ ۔ عَنِ الْوَلِيْدِ ۔ وَهُوَ ابْنُ رَبَاحٍ ....

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا يَقْبَلُ اللّٰـهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طَهُـوْرٍ وَلَا صَـدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا اور نہ خیانت (کے مال) سے صدقہ قبول کرتا ہے۔''

٩......بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِی ذَكَرْتُهَا

گذشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَ الـدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ إِنَّـمَـا نَـفٰى قَبُوْلَ الصَّلَاةِ لِغَيْرِ الْمُتَوَضِّیءِ الْمُحْدَثِ الَّذِیْ قَدْ أَحْدَثَ حَدَثاً يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ، لَا كُلُّ قَائِمٍ إِلَى الصَّلَاةِ وَ أَنْ كَانَ غَيْرَ مُحْدَثٍ حَدَثًا يُّوْجِبُ الْوُضُوْءَ .

اوراس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بے وضو شخص کی نماز کی قبولیت کی نفی کی ہے جس نے وضو واجب کرنے والا حدث کیا ہو (جیسے پیشاب یا پاخانہ وغیرہ) نہ کہ ہر اس شخص کی نماز کی قبولیت کی نفی جو نماز کی ادائیگی کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور اس نے وضو واجب کرنے والا کوئی حدث نہیں کیا۔

١١۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ وَ عَمِّی إِسْمَاعِيْلُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ..........

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُـقْـبَلُ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْـدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی، یہاں تک کہ وہ وضو کر لے۔''

---

(٩) صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، رقم: ٣٢٥۔ سنن ترمذی، رقم: ١۔ سنن ابن ماجه: ٢٧٢۔ مسند احمد: ٤٤٧٠.

(١٠) اسناده صحیح، ارواه الغلیل: ١٢٠۔ صحیح سنن ابی داود: ٥٣۔ سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، رقم: ٥٩۔ سنن نسائی رقم: ١٣٩۔ سنن الدارمی، رقم: ٦٨٣.

(١١) صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب لا تقبل صلاة بغیر طهور، رقم الحدیث: ١٣٥۔ صحیح مسلم، الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة ٢٢٥۔ سنن ترمذی: ٧۔ سنن ابی داود: ٦٠۔ مسند احمد ٢/٣٠٨، ٣١٨، ٧٧٣٢.

فوائد:......امام نووی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ یہ احادیث نص ہیں کہ نماز کے لیے طہارت (وضو یا تیمّم) واجب ہے اور پوری امت کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ طہارت صحت نماز کی شرط ہے۔قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ نماز کے لیے طہارت کب فرض ہوئی۔ چنانچہ ابن جہم کا موقف ہے کہ شروع اسلام میں وضو سنت تھا۔ پھر تیمّم کے نزول کے بعد فرض ٹھہرا، لیکن جمہور علماء کا مذہب ہے کہ وضو شروع اسلام سے ہی فرض ہے، پھر علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ آیا نماز کے لیے کھڑے ہونے والے ہر نمازی پر وضو فرض ہے یا بالخصوص بے وضو شخص پر وضو کرنا واجب ہے:

(۱) چنانچہ سلف میں سے کچھ علماء کا موقف ہے کہ ہر نماز کے لیے وضو فرض ہے اور ان کی دلیل یہ آیت ”اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ“ (المائدة: ٦) ہے۔

(۲) ایک قوم کا مذہب ہے کہ شروع میں یہی حکم تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

(۳) ایک قول کے مطابق ہر نماز کے لیے وضو کا حکم مندوب ہے۔

(۴) ایک قول ہے کہ نماز کے لیے وضو محض بے وضو شخص پر واجب ہے لیکن ہر نماز کے لیے وضو کی تجدید مستحب ہے، اس آخری قول پر تمام اہل فتوی کا اجماع ہے اور اب اس مسئلہ میں ان میں کوئی اختلاف باقی نہیں ہے۔

(نووی: ۳/ ۱۰۱، ۱۰۲)

۱۰......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا أَوْجَبَ الْوُضُوْءَ عَلٰى بَعْضِ الْقَائِمِيْنَ إِلَى الصَّلَاةِ لَا عَلٰى كُلِّ قَائِمٍ إِلَى الصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کے لیے کھڑے ہونے والے کچھ لوگوں پر وضو فرض کیا ہے (یعنی جن کا وضو ٹوٹ چکا ہو) نہ کہ ہر نماز پڑھنے والے پر

فِي قَوْلِهِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ الآيَةَ . إِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا وَلّٰى نَبِيَّهُ ﷺ بَيَانَ مَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ خَاصًّا وَ عَامًّا ، فَبَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ بِسُنَّتِهِ أَنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا أَمَرَ بِالْوُضُوْءِ بَعْضَ الْقَائِمِيْنَ إِلَى الصَّلَاةِ ، لَا كُلَّهُمْ . كَمَا بَيَّنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً﴾ بَعْضَ الأَمْوَالِ ، لَا كُلَّهَا ، وَ كَمَا بَيَّنَ بِقِسْمَةِ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، أَنَّ اللّٰهَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: ﴿ذِي الْقُرْبٰى﴾ ، بَعْضَ قَرَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ دُوْنَ جَمِيْعِهِمْ ، وَ كَمَا بَيَّنَ أَنَّ اللّٰهَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: ﴿وَالسَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا﴾ بَعْضَ السُّرَّاقِ ، دُوْنَ جَمِيْعِهِمْ ، إِذْ سَارِقُ دِرْهَمٍ فَمَا دُوْنَهُ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ سَارِقٍ فَبَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَوْلِهِ: اَلْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا ، اَنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا اَرَادَ بَعْضَ السُّرَّاقِ دُوْنَ بَعْضٍ بِقَوْلِهِ: ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا

أَيْدِيَهُمَا﴾ الآيَة . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾
اپنے اس ارشادگرامی میں﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ (المائدة: ٦)
ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتو اپنے چہرے اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو، اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھولو......'' چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ان پر نازل کردہ ہر خاص و عام حکم کو بیان کرنے والا بنایا ہے لہٰذا نبی اکرم ﷺ نے اپنی سنت سے بیان فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نماز پڑھنے والے کو وضو کا حکم نہیں دیا کچھ لوگوں کو حکم دیا ہے (جن کا وضوٹوٹ چکا ہو) جیسا کہ آپ نے اس آیت ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً﴾ (التوبة) ان کے اموال سے صدقہ لیجیے'' کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ مال بطور صدقہ (زکوٰۃ) لینے کا حکم دیا ہے سارا نہیں۔ (یعنی زکاۃ کی مقررہ مقدار) اسی طرح آپ نے مال غنیمت سے قرابت داروں کا حصہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب میں تقسیم کر کے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿ذِي الْقُرْبٰى﴾ ''اور قرابت داروں کو دو'' کی وضاحت کردی کہ قرابت داروں سے مراد آپ کے بعض رشتہ دار ہیں، سارے نہیں، اسی طرح آپ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَالسَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا﴾ (النساء:) ''چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ کاٹ دو'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا مقصود بعض چور ہیں نہ کہ سب چور۔ کیونکہ ایک درھم یا اس سے کم قیمت کی چوری کرنے والے پر بھی لفظ چور کا اطلاق ہوتا ہے۔ لیکن نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا کہ'' چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیمت کی چیز چوری کرنے پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اس فرمان سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشادگرامی ﴿وَالسَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا﴾ کی وضاحت فرمادی کہ اس سے مراد بعض چور مراد ہیں (جو ربع دینار تک کی چوری کریں) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (النحل) ''یہ ذکر (قرآن مجید) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے تاکہ لوگوں کی جانب جو نازل کیا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کردیں''

١٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ۔ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ ۔ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ.........

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ،

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے وقت وضو کیا کرتے تھے۔ پھر جب فتح مکہ کا دن آیا تو آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا اور ایک ہی وضو

(١٢) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب جواز الصلوات كلها بوضوء واحد، رقم الحديث: ٢٧٧ ـ سنن ترمذی: ٦١ ـ نسائی: ١٣٢ ـ سنن ابی داود: ١٧٢ ـ سنن ابن ماجه: ٥٠٣ ـ مسند احمد ٥/ ٣٥٠، ٣٥١، ٣٥٨، ٤١٨٨٨ ـ سنن الدارمی: ٦٥٩.

وَصَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ . قَالَ: إِنِّي عَمَداً فَعَلْتُهُ يَا عُمَرُ . هٰذَا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ .

سے کئی نمازیں ادا کیں ۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! (آج) آپ نے ایسا عمل کیا ہے جو آپ پہلے نہیں کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: عمر! میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے(یہ بتانے کے لیے کہ وضو باقی ہوتو ہر نماز کے لیے دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔) یہ عبدالرحمان بن مہدی کی روایت ہے۔

١٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ............

عَنْ (ابْنِ) بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ إِلَّا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَإِنَّهُ شُغِلَ ، فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ .

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن کے سوا ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے۔ (اس روز) آپ مشغول ہو گئے تھے تو آپ نے ایک ہی وضو سے ظہر اور عصر (کی نمازوں) کو جمع کر کے ادا کیا۔

١٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ ، ثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يُسْنِدْ هٰذَا الْخَبَرَ عَنِ الثَّوْرِيِّ أَحَدٌ نَعْلَمُهُ غَيْرَ الْمُعْتَمِرِ وَ وَكِيْعٍ ، وَرَوَاهُ أَصْحَابُ الثَّوْرِيِّ

''حضرت سلیمان اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے۔ پھر فتح مکہ والے دن آپ نے تمام نمازیں ایک ہی وضو سے ادا کیں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں'' معمر اور وکیع کے سوا کسی نے یہ روایت امام سفیان ثوری سے مسند بیان نہیں کی ۔ امام سفیان ثوری کے شاگرد معمر اور وکیع کے علاوہ دوسرے

(١٣) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب جواز الصلوات كلها بوضوء واحد، رقم الحديث: ٢٧٧ـ سنن ترمذی: ٦١ـ سنن ابی داود: ١٧٢ـ سنن نسائی: ١٣٣ـ سنن ابن ماجة: ٥٠٣ـ مسند احمد: ٤١٨٨٨ـ سنن الدارمی: ٦٥٩.

(١٤) اسناده صحيح، سنن ابن ماجة، كتاب الطهارة، باب الوضو لكل صلاة والصلوات كلها بوضوء واحد، رقم الحديث: ٥١٠ـ اصله فی صحیح مسلم، رقم الحديث: ٢٧٧.

وَغَيْرُهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَحَارِبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَإِنْ كَانَ الْمُعْتَمِرُ وَوَكِيْعٌ مَعَ جَلَالَتِهِمَا حَفِظَا هٰذَا الْإِسْنَادَ وَاتِّصَالَهُ فَهُوَ خَبَرٌ غَرِيْبٌ.

راویوں نے یہ روایت امام سفیان سے، انہوں نے محارب سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔جلیل القدر معتمر اور وکیع نے اگرچہ سند اور اس کے اتصال کو حفظ کیا ہے مگر یہ روایت نہایت غریب ہے۔

فوائد:......موزوں پر مسح جائز ہے۔ایک وضو سے متعدد فرض و نفل نمازیں جائز ہیں تاوقتیکہ آدمی بے وضو نہ ہو۔اس کا جواز اکثر علماء سے منقول ہے، جب کہ ابوجعفر طبری اور ابوالحسن بن باطل نے علماء کے گروہ سے نقل کیا ہے کہ وہ ہر نماز کے لیے وضو واجب قرار دیتے ہیں، خواہ نمازی باوضو ہی ہو اور ان کی دلیل یہ آیت ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ (المائدة: ٦) ہے۔میں (نووی) خیال کرتا ہوں کہ یہ مذہب کسی بھی اہل علم سے صحیح ثابت معلوم نہیں ہوتا اور ہوسکتا اس سے مراد یہ ہو کہ ہر نماز کے وقت تجدید وضو مستحب عمل ہے۔جمہور علماء (کے موقف کہ ایک وضو سے متعدد نمازیں پڑھنا جائز ہیں) پر کئی احادیث صحیحہ ہیں، جن میں ایک حدیث الباب ہے، دوم، صحیح بخاری میں انس رضی اللہ عنہ کی مروی یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر ادا کی، پھر ستو تناول فرمائے بعد ازاں نیا وضو کیے بغیر نماز مغرب ادا کی۔اس طرح اس معنی و مفہوم کی بے شمار روایات ہیں۔عرفہ، مزدلفہ اور تمام سفروں میں ایک وضو سے دو دو نمازیں جمع کرنا اور غزوہ خندق کے دن چھوٹی ہوئی نمازیں (ظہر، عصر، مغرب اور عشاء) ایک وضو سے ادا کرنا (یہ تمام احادیث ایک وضو سے متعدد نمازوں کے جواز کی دلیل ہیں۔) اور آیت کریمہ سے مراد یہ ہے کہ جب تم بے وضو ہو اور نماز قائم کرنا چاہو تو وضو کیا کرو۔(نووی: ٣/ ١٧٦)

١١...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضو حدث سے واجب ہوتا ہے۔

١٥۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَبُوْ جَعْفَرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرِ بْنِ رَافِعٍ الْبَغْدَادِيَّانِ، قَالَا: ثَنَا يَعْقُوْبُ۔ وَ هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ۔، ثَنَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ الْأَنْصَارِيُّ ثُمَّ الْمَازِنِيُّ۔ مَازِنُ بَنِي النَّجَّارِ۔ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ.........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ، قُلْتُ لَهُ:

''جناب محمد بن یحییٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر سے کہا: آپ کے خیال

(١٥) اسناده حسن، سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب السواك، رقم الحديث: ٤٨۔ مسند احمد٥/٢٢٥، رقم الحديث: ٢٠٩٥٤۔ الحاكم على شرط مسلم: ١/١٥٦۔ الدارمی رقم: ٦٥٧۔ البيهقی، سننه الكبرى: ١٥٧۔ من طريق محمد بن اسحاق.

أَرَأَيْتَ وُضُوْءَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِراً كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّنْ هُوَ؟ قَالَ: حَدَّثَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِيْ عَامِرِ الْغَسِيْلَ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أُمِرَ بِالْوُضُوْءِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ طَاهِراً كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَ وُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرٰى أَنَّ بِهِ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَفَعَلَهُ حَتّٰى مَاتَ. هٰذَا حَدِيْثُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، غَيْرَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَنْصُوْرٍ قَالَ: وَ كَانَ يَفْعَلُهُ حَتّٰى مَاتَ.

میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاکی یا ناپاکی (باوضو ہونے یا بے وضو ہونے) کی حالت میں ہر نماز کے لیے وضو کرنا کسی سے مروی ہے؟ حضرت عبیداللہ نے فرمایا: انہیں حضرت اسماء بنت زید بن خطاب نے بیان کیا کہ انہیں حضرت عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر جنہیں فرشتوں نے غسل دیا تھا، (راوی حدیث ان کے بیٹے ہیں بذاتِ خود نہیں) نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو پاکی یا ناپاکی کی ہر حالت میں وضو کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ جب یہ کام رسول اللہ ﷺ کے لیے مشکل ہوگیا تو آپ کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دے دیا گیا۔ اور (ہر نماز کے لیے) وضو کا حکم آپ سے ساقط کر دیا گیا، سوائے اس کے کہ آپ کا وضو ٹوٹ جائے (تو پھر وضو کرنا ہوگا) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ وہ اس کی (ہر نماز کے لیے نئے وضو کی) طاقت رکھتے ہیں چنانچہ انہوں نے موت تک ایسے ہی کیا۔ یہ یعقوب بن ابراہیم کی روایت ہے۔ محمد بن منصور کی روایت میں یہ الفاظ ہیں "وَكَانَ يَفْعَلُهُ حَتّٰى مَاتَ" وہ فوت ہونے تک اسی طرح عمل کرتے رہے۔"

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ فتح مکہ سے قبل ہر نماز کے لیے نبی ﷺ پر نیا وضو کرنا واجب تھا۔ پھر آپ ﷺ پر تخفیف کر دی گئی اور بیان جواز کے لیے اسی وجوب میں نرمی کی گئی، البتہ اب بھی ہر نماز کے لیے وضو کرنا افضل و مستحب ہے اور جو شخص ہر نماز کے لیے وضو پر قادر ہو اسے نیا وضو کر کے ہی نماز پڑھنی چاہیے یہ اس کے لیے بہتر ہے لیکن قدرت واستطاعت کے باوجود کوئی شخص ایک وضو سے متعدد نمازیں ادا کر لے تو یہ مکروہ عمل نہیں، بلکہ شریعت کی رو سے یہ عمل بھی جائز ومباح ہے۔

۱۲...... بَابُ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى طُهْرٍ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ كَانَ مِمَّا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

وضو واجب کرنے والے حدث کے بغیر طہارت کی حالت میں نبی اکرم ﷺ کے وضو کی کیفیت کا بیان

١٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِبْنِ بُنْدَارٍ، ثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ............

عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ: إِنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَلَسَ فِي الرَّحْبَةِ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَ بِهِ ذِرَاعَيْهِ وَوَجْهَهُ وَرَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَضْلَ وُضُوْئِهِ وَهُوَ قَائِمٌ ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاساً يَكْرَهُوْنَ أَنْ يَشْرَبُوْا وَهُمْ قِيَامٌ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ ، وَقَالَ: هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ ، وَقَالَ: هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ

''حضرت نزال بن سبرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے ظہر کی نماز ادا کی پھر لوگوں کی ضروریات و مسائل کے (حل) کے لیے صحن میں بیٹھ گئے۔ پھر جب عصر کا وقت ہوا تو انہوں نے پانی کا برتن منگوایا اور اس سے اپنے دونوں ہاتھوں، چہرے، سر اور دونوں پاؤں کا مسح کیا (یعنی خوب دھونے کی بجائے ہلکا پھلکا وضو کیا) پھر کھڑے ہو کر باقی ماندہ پانی پی لیا۔ پھر فرمایا: کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینا نا پسند کرتے ہیں، بے شک رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی کیا تھا کہ جیسے میں نے کیا تھا۔ اور فرمایا تھا: یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو ٹوٹا نہ ہو۔ حضرت نزال بن سبرہ سے مروی دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا جیسے میں نے کیا ہے، اور آپ نے فرمایا: یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو ٹوٹا نہ ہو۔'' حضرت نزال سے مروی تیسری روایت میں صرف یہ ہے کہ ''یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو ٹوٹا نہ ہو۔''

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَرَوَاهُ مِسْعَرُ بْنِ كَدَّامٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ ، وَقَالَ ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ وَعُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى .

فوائد:......(۱)...... باوضو شخص ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے، پھر باوضو شخص کے لیے دو صورتیں جائز ہیں:

۱۔ وہ تجدید وضو اور مسح اعضائے وضو کے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے۔

۲۔ وہ تجدید وضو نہ کرے، بلکہ تمام اعضائے وضو کا مسح کر لے یہ صورت بھی جائز و مباح ہے اور حدیث کے یہ الفاظ کہ یہ باوضو شخص کا طریقہ وضو ہے اس کی مشروعیت پر دلالت کرتے ہیں۔

(۲)......بیٹھ کر پانی پینا افضل و مستحب ہے، کبھی کبھار کسی کا کھڑے ہو کر پانی پی لینا جائز ہے۔

(١٦) اسناده صحيح، سنن نسائى، كتاب الطهارة، باب صفة الوضوء من غير حدث، رقم الحديث: ١٣٠ ـ والبغوى مسند ابن الجعد ٨٢/١، والبنا فى الفتح الربانى ١١/٢ ـ من طريق شعبة عن عبدالملك، به.

جَمَاعُ الْأَبْوَابِ الْأَحْدَاثِ الْمُوْجِبَةِ لِلْوُضُوْءِ

وضو کو واجب کرنے والے احداث کے ابواب کا مجموعہ

۱۳......بَابُ ذِكْرِ وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ وَ الْبَوْلِ وَ النَّوْمِ .

پاخانہ، پیشاب اور نیند سے وضو واجب ہونے کا بیان

اَلدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ يُوْجِبُ الْفَرْضَ فِى كِتَابِهِ بِمَعْنٰى ، وَ يُوْجِبُ ذٰلِكَ الْفَرْضَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ . إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا دَلَّ فِى كِتَابِهِ عَلٰى أَنَّ الْوُضُوْءَ يُوْجِبُهُ الْغَائِطُ وَ مُلَامَسَةُ النِّسَاءِ ، لِاَنَّهُ أَمَرَ بِالتَّيَمُّمِ لِلْمَرِيْضِ وَفِى السَّفَرِ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ ، مِنَ الْغَائِطِ وَ مُلَامَسَةِ النِّسَاءِ . فَدَلَّ الْكِتَابُ عَلٰى أَنَّ الصَّحِيْحَ الْوَاجِدُ لِلْمَاءِ ، عَلَيْهِ مِنَ الْغَائِطِ وَ مُلَامَسَةِ النِّسَاءِ بِالْوُضُوْءِ ، إِذِ التَّيَمُّمُ بِالصَّعِيْدِ الطَّيِّبِ إِنَّمَا جُعِلَ بَدَلًا مِنَ الْوُضُوْءِ لِلْمَرِيْضِ وَ الْمُسَافِرِ عِنْدَ الْعَوْزِ لِلْمَاءِ ، وَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى ﷺ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الْوُضُوْءَ قَدْ يَجِبُ مِنْ غَيْرِ غَائِطٍ وَ مِنْ غَيْرِ مُلَامَسَةِ النِّسَاءِ وَ أَعْلَمَ فِى خَبَرِ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ أَنَّ الْبَوْلَ وَ النَّوْمَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْاِنْفِرَادِ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ وَ الْبَائِلُ وَ النَّائِمُ غَيْرَ مُتَغَوِّطٍ وَ لَا مُلَامَسَةَ النِّسَاءَ . وَ سَأَذْكُرُ بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عَوْنِهِ الْإِحْدَاثَ الْمُوْجِبَةَ لِلْوُضُوْءِ بِحُكْمِ النَّبِيِّ ﷺ خَلَا الْغَائِطِ وَ مُلَامَسَةِ النِّسَاءِ اللَّذَيْنِ ذَكَرَهُمَا فِى نَصِّ الْكِتَابِ ، خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِمَّنْ لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهُ حُكْمًا فِى الْكِتَابِ فَيُوْجِبُهُ بِشَرْطٍ ، أَنْ يَجِبَ ذٰلِكَ الْحُكْمُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ الشَّرْطِ الَّذِىْ بَيَّنَهُ فِى الْكِتَابِ .

''اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کسی فرض کو قرآن مجید میں ایک معنی میں واجب کرتا ہے پھر اسی فرض کو دوسرے معنی میں اپنے نبی ﷺ کی زبان سے واجب کر دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق پاخانہ اور عورتوں سے ہم بستری کرنا وضو کو واجب کر دیتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مریض اور مسافر کو پانی کی عدم موجودگی میں پاخانہ اور عورتوں سے ہم بستری کرنے کے بعد تیمّم کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا کتاب اللہ کے حکم کے مطابق تندرست آدمی کو پانی کی موجودگی میں پاخانہ اور عورتوں سے ہم بستری کے بعد وضو کرنا پڑے گا کیونکہ پاک مٹی سے تیمّم کرنے کو مسافر اور مریض

کے لیے پانی کی عدم موجودگی میں وضو کا متبادل بنایا گیا ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے خبر دی کہ وضو پاخانے اور عورتوں سے مباشرت کے علاوہ بھی واجب ہو جاتا ہے۔ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا ہے کہ پیشاب اور نیند میں سے ہر ایک وضو واجب کر دیتا ہے حالانکہ پیشاب کرنے والا اور سونے والا، پاخانہ کرنے اور عورتوں سے ہم بستری کرنے والے کے علاوہ ہیں۔ میں عنقریب اللہ تعالیٰ کی مشیئت اور نصرت سے وضو کو واجب کرنے والے ایسے احداث بیان کروں گا جو نبی ﷺ کے حکم سے ثابت ہیں اور وہ قرآن مجید میں مذکور احداث پاخانے اور عورتوں سے مباشرت کے علاوہ ہیں۔ اس شخص کے قول کے خلاف، جو معتبر عالم نہیں ہے وہ کہتا ہے یہ جائز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ایک حکم ذکر کریں اور اسے مشروط واجب کریں، پھر وہی حکم قرآن مجید میں مذکور شرط کے بغیر ہی واجب ہو جائے۔“

١٧۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِيُّ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ـ عَـنْ عَاصِمٍ ، وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، ثَنَا عَاصِمٌ ، وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النُّجُوْدِ............

عَـنْ زِرِّ بْـنِ حُبَيْشٍ قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّـالِ الْـمُـرَادِيَّ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْـخُـفَّيْـنِ فَـقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا زِرُّ؟ قُلْتُ: ابْتِـغَـاءَ الْعِلْمِ . قَالَ: يَا زِرُّ ! فَـإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَـضَـعُ أَجْـنِـحَتَهَـا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَـطْـلُـبُ . قَالَ ، فَقُلْتُ: إِنَّهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَـيْءٌ مِـنَ الْـمَسْـحِ عَـلَـى الْـخُـفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ . وَكُنْتَ امْرَءً ا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَذْكُرُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْـئًا ؟ قَالَ: نَعَمْ . كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَراً ـ

”حضرت زر بن حبیش رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موزوں پر مسح کرنے کے متعلق دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوا۔ انہوں نے پوچھا: اے زر! کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا کہ علم کی تلاش میں (حاضر ہوا ہوں) انہوں نے فرمایا: اے زر! بے شک فرشتے طالب علم کی علمی طلب اور جستجو پر رضا مندی اور خوشی کے اظہار کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: قضائے حاجت کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے متعلق میرے دل میں کھٹکا سا ہے، اور آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو اس بارے میں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں (سنا ہے)

(١٧) اسناده حسن، سنن ترمذی، کتاب الدعوات ، باب فی فضل التوبة والاستغفار وما ذکر من رحمة اللّٰه لعباده، رقم: ٣٥٣٥ـ وسنن نسائی، رقم: ١٢٧ـ ارواء الغليل: ١٠٦ـ سنن ابن ماجه: ٤٧١ـ مسند احمد بن حنبل ٤/٢٣٩،٢٤٠،٢٤١،١٧٣٩٤ـ البيهقی فی السننه الكبریٰ: ٥٥٧،٥٧٤،١٢٢٥ـ

أَوْ قَالَ مُسَافِرِيْنَ ـ أَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَـلَاثَةَ أَيَّـامٍ وَلَيَـالِيْهِـنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ ، وَلٰكِنْ مِنْ غَـائِـطٍ وَبَـوْلٍ وَنَـوْمٍ . هٰـذَا حَـدِيْـثُ الْـمَـخْـزُوْمِـيِّ . وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ فِي حَـدِيْثِـهِ ، فَـقَـالَ: قَـدْ بَلَغَنِيْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا .

آپ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ جب ہم مسافر ہوں تو جنابت کے سوا اپنے موزے تین دن رات تک نہ اتاریں، پاخانہ، پیشاب اور نیند (کی وجہ) سے (اتارنے کی ضرورت نہیں) یہ مخزومی کی روایت ہے۔ احمد بن عبدہ کی روایت میں ہے: ”مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔)

فوائد :......ا۔ اس حدیث میں وضوتوڑنے والی تین چیزوں پاخانہ، پیشاب اور نیند کا بیان ہے۔ اول الذکر دو چیزوں کے بارے میں تمام علماء کا اتفاق ہے کہ پاخانہ اور پیشاب ناقض وضو ہیں البتہ نیند کے ناقض وضو ہونے کے بارے علماء کا اختلاف ہے اور امام نووی رحمہ اللہ نے اس مسئلہ کے متعلق علماء کے آٹھ مختلف مذاہب بیان کیے ہیں، جن میں سے راجح مذہب یہ ہے کہ نیند (جس سے شعور زائل ہو جائے اور ہوش وحواس قائم نہ رہیں، قلیل وکثیر ہر صورت میں ناقض وضو ہے۔ یہ حسن بصری، مزنی، ابوعبید قاسم بن سلام اور اسحق بن راہویہ رحمہم اللہ کا موقف ہے اور ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں بھی اسی مسلک کا قائل ہوں۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۲۰۸)

۲۔ جس چیز سے غسل واجب ہو جائے، اس سے لامحالہ وضوٹوٹ جاتا ہے۔

۳۔ وضوٹوٹنے سے موزوں اور جرابوں کا مسح قائم رہتا ہے، لیکن غسل واجب ہونے سے مسح زائل ہو جاتا ہے اور غسل واجب ہونے کی صورت میں تمام بدن کا غسل لازم آتا ہے۔

۱۴......بَابُ ذِكْرِ وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذِيِّ

مذی سے وضو کے واجب ہونے کا بیان

وَ هُوَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي قَدْ أَعْلَمْتُ أَنَّ اللّٰهَ يُوْجِبُ الْحُكْمَ فِي كِتَابِهِ بِشَرْطٍ ، وَ يُوْجِبُهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ بِـغَيْـرِ ذٰلِكَ الشَّـرْطِ . إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَذْكُرْ فِي اٰيَةِ الْوُضُوْءِ الْمَذِيَّ . وَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَوْجَـبَ الْـوُضُـوْءَ مِـنَ الْمَذِيِّ . وَ اتَّفَقَ عُلَمَاءُ الْأَمْصَارِ قَدِيْمًا وَ حَدِيْثاً عَلٰى إِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذِيِّ .

”یہ حکم اسی قسم سے ہے جسے میں نے بیان کیا تھا کہ کبھی اللہ تعالیٰ ایک حکم کو اپنی کتاب میں مشروط واجب کرتا ہے پھر اسی حکم کو نبی ﷺ کی زبان سے غیر مشروط واجب کر دیتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آیتِ وضو میں مذی کا ذکر نہیں کیا جبکہ نبی اکرم ﷺ نے مذی سے وضو واجب قرار دیا ہے۔ تمام شہروں کے قدیم وجدید علماء کا اتفاق ہے کہ مذی سے وضو واجب ہو جاتا ہے۔“

١٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَّامٍ وَ فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْكُوْفِيُّ قَالُوْا: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ . قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ حُصَيْنٍ وَقَالَ الاٰخَرُوْنَ:عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّلَمِيِّ............

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ، قَالَ : كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحَيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِأَنَّ ابْنَتَهُ كَانَتْ عِنْدِيْ ، فَأَمَرْتُ رَجُلًا ، فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ: مِنْهُ الْوُضُوْءُ .

''حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں بہت زیادہ مذی والا شخص تھا۔ میں نے (اس بارے میں) رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے میں شرم محسوس کی کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھی۔ میں نے ایک آدمی کو (یہ مسئلہ پوچھنے کا) حکم دیا تو اس نے نبی ﷺ سے (یہ مسئلہ) پوچھا، آپ نے فرمایا: ، مذی (نکلنے) سے وضو کرنا ہوگا۔''

١٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدِ الْعَسْكَرِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ ـ وَهُوَ الأَعْمَشُ ـ يُحَدِّثُ عَنْ مُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ......

عَنْ عَلِيٍّ: قَالَ: اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَذِيِّ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ ، فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ فَسَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: فِيْهِ الْوُضُوْءُ .

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے مذی کے متعلق مسئلہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے ہوئے شرم محسوس کی تو میں نے حضرت مقداد بن اسود کو (یہ مسئلہ پوچھنے کا) حکم دیا۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس (مذی) میں وضو کرنا (واجب) ہے۔''

١٥...... بَابُ الْأَمْرِ بِغَسْلِ الْفَرْجِ مِنَ الْمَذِيِّ مَعَ الْوُضُوْءِ .

مذی نکلنے سے وضو کرتے وقت شرم گاہ دھونے کے حکم کا بیان

٢٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا عَلِي بْنُ حَجَرِ السَّعْدِيُّ وَ بِشْرُ بْنُ مَعَاذِ الْعَقَدِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَلِيٌّ ، قَالَ: حَدَّثَنِي . وَقَالَ بِشْرٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قُبَيْصَةَ............

---

(١٨) صحيح بخاری، كتاب العلم، باب من استحيا فامر غيره بالسؤال رقم: ١٣٢، ١٧٨، ٢٦٩ـ سنن نسائی، رقم: ١٥٢ـ مسند احمد: ١/١٢٥ـ امن طريق أبي حصين ـ ابن ماجه رقم: ٥٠٤ـ ارواء الغليل ٤٧ـ١٢٥.

(١٩) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب المذى: ٣٠٣ـ سنن نسائی، رقم الحديث: ١٥٧ـ مسند احمد: ١١٢١.

(٢٠) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب المذى: ٢٠٦ـ النسائی، الطهارة باب الغسل من المغنى رقم: ١٩٣، عن قتبه به مسند احمد: ٨٢٦.

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَجَعَلْتُ أَغْتَسِلُ فِي الشِّتَاءِ حَتَّى تَشَقَّقَ ظَهْرِيْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ـ أَوْ ذُكِرَ لَهُ ـ فَقَالَ لِيْ: لَا تَفْعَلْ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذِيَّ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ، وَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ فَإِذَا أَنْضَحْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، قَوْلُهُ: لَا تَفْعَلْ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَقُوْلُ لَفْظُ زَجْرٍ يُرِيْدُ نَفْيَ إِيْجَابِ ذٰلِكَ الْفِعْلِ .

''حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: میں بکثرت مذی والا شخص تھا۔ میں سردی کے موسم میں غسل کرتا تھا۔ یہاں تک کہ میری کمر سردی کی وجہ سے پھٹ گئی (اس میں درد ہونے لگا) میں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا یا آپ کو بتایا گیا تو آپ نے مجھے فرمایا: یہ (غسل) نہ کرو، جب تم مذی (نکلی ہوئی) دیکھوتو شرم گاہ دھولو اور نماز کے وضو جیسا وضو کرلو، اور جب تمہاری منی نکل جائے تو غسل کرو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لاتفعل'' ''نہ کرو'' کلمہ زجر ہے، اس سے آپ کی مراد مذی نکلنے پر غسل کرنے کے وجوب کی نفی کرنا ہے۔

۱۲...... بَابُ الْأَمْرِ بِنَضْحِ الْفَرْجِ مِنَ الْمَذِيِّ

مذی (نکلنے) سے شرم گاہ دھونے کا حکم

۲۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذِيُّ مَاذَا عَلَيْهِ ؟ قَالَ عَلِيٌّ: فَإِنَّ عِنْدِيْ ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَأَنَا أَسْتَحْيِ أَنْ أَسْأَلَهُ . قَالَ الْمِقْدَادُ: فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ . فَقَالَ: إِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ .

''حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھیں جو اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے تو اس کی مذی نکل جاتی ہے اس پر کیا لازم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چونکہ میرے پاس (میرے نکاح میں) رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ہیں اس لیے میں آپ سے سوال پوچھتے ہوئے شرماتا ہوں۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا۔ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص یہ پائے (کہ مذی نکل گئی ہے) تو اپنی شرم گاہ دھولے اور وہ نماز کے لیے جیسا وضو کرتا ہے ویسا وضو کرلے۔''

(۲۱) اسنادہ صحیح، صحیح ابی داود: ۲۰۱۔ سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب المذی: ۲۰۷۔ سنن نسائی: ۱۵۶۔ ابن ماجه رقم: ۵۰۵۔ موطا امام مالك: ۷۶.

٢٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا عَمِّی أَخْبَرَنِی مَخْرَمَةُ ـ يَعْنِی ابْنَ بُكَيْرٍ ـ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ:أَرْسَلْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَذِيّ يَخْرُجُ مِنَ الْإِنْسَانِ كَيْفَ يَفْعَلُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَوَضَّأْ وَانْضَحْ فَرْجَكَ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ، وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ میں نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (مسئلہ پوچھنے کے لیے) بھیجا۔تو انہوں نے آپ سے دریافت کیا کہ جس شخص کی مذی نکل جائے وہ کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو کرو اور اپنی شرم گاہ دھولو۔''

فوائد :......ا۔مذی سفید رقیق لیس دار مادہ ہے جو مباشرت سے قبل شہوت کے بغیر خارج ہوتا ہے اور اس مادہ کے خروج کے بعد کمزوری اور اضمحلال واقع نہیں ہوتا،بعض اوقات مذی کا خروج محسوس تک نہیں ہوتا، زن وشو میں سے ہر دو اس (مذی) سے دو چار ہوتے ہیں اور مردوں کی بہ نسبت عورتوں میں یہ عارضہ اکثر ہوتا ہے۔

٢۔ نضح کا معنی دھونا اور پانی چھڑکنا ہے اور ایک روایت میں شرمگاہ کے دھونے کا حکم ہے،جس سے نضح کا معنی دھونا متعین ہوجاتا ہے۔

٣۔ علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ خروج مذی سے غسل واجب نہیں ہوتا اور ابوحنیفہ، شافعی ، احمد اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ خروج مذی سے وضو واجب ہوجاتا ہے۔(نووی: ٣/ ٢١٢)

٤۔ مذی نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔خروج مذی ناقض وضو ہے جب کہ منی ناقض غسل ہے اور منی سے غسل کرنا واجب ہے۔

٥۔ مذی سے آلودہ شرمگاہ کو دھونا واجب ہے، ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں خروج مذی سے شرمگاہ کو دھونے کا حکم ہے اور حکم وجوب کا مقتضی ہے۔(المغنی لابن قدامه ١/ ٢٩٥) نیز امام نووی کہتے ہیں کہ مذی نجس ہے۔اسی وجہ سے آپ نے شرمگاہ کو دھونے کا حکم دیا ہے۔شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک اس دھونے سے مقصود شرمگاہ کے اس حصے کو دھونا ہے جہاں مذی لگی ہو،تمام شرمگاہ کو دھونا واجب نہیں جب کہ امام مالک اور احمد سے منقول ہے کہ تمام شرمگاہ کو دھونا واجب ہے۔(نووی: ٣/ ٢١٢)

٦۔ فتویٰ طلبی میں نائب مقرر کرنا جائز ہے اور قطعی خبر پر قدرت کے باوجود ظنی خبر پر اعتماد کرنا درست ہے۔کیونکہ علی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سوال کرنے کا اختیار ہونے کے باوجود مقداد رضی اللہ عنہ کی بات پر اکتفا کیا۔

٧۔ سوال سے معلوم ہوا کہ حسن معاشرت مستحب فعل ہے اور خاوند کا بیوی سے مباشرت اور استمتاع سے متعلقہ امور کا

(٢٢) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب المذی، رقم: ٣٠٣ـ مسند أحمد: ١/ ١٠٤، ابن الجارود فی المنتقی: ٥.

بیوی کے باپ، بھائی اور بیٹے کی موجودگی میں ذکر نہ کرنا مستحب ہے۔(نووی: ۳/ ۲۱۴ ۲۱۳)

۱۷...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِغَسْلِ الْفَرْجِ وَ نَضْحِهِ مِنَ الْمَذِيِّ أَمْرُ نَدْبٍ وَ إِرْشَادٌ، لَا أَمْرُ فَرِيْضَةٍ إِيْجَاب.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مذی نکلنے سے شرم گاہ کو دھونا اور اسے چھینٹے مارنا مستحب ہے۔ فرض اور واجب نہیں

۲۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ غَالِبٍ أَبُوْ يَحْيٰى الْعَطَّارُ، ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ، قَالَ:كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَسُئِلَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: يَكْفِيْكَ مِنْهُ الْوُضُوْءُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَفِّي خَبَرَ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِيْ فِي الْمَذِيِّ، قَالَ: يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ قَدْ خَرَجْتُهُ فِي بَابِ نَضْحِ الثَّوْبِ مِنَ الْمَذِيِّ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بہت زیادہ مذی والا شخص تھا۔ میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: مذی (نکلنے) سے تمہارے لیے وضو کرنا کافی ہوگا۔''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے مذی کے بارے میں حضرت سھل بن حنیف کی پوری روایت کے الفاظ یوں ہیں"يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ" ''مذی نکلنے سے وضو کرنا تیرے لیے کافی ہوگا۔'' میں نے اسے مذی لگنے سے کپڑے دھونے کے باب میں ذکر کر دیا ہے۔

فوائد:......اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ مذی سے آلودہ شرمگاہ وغیرہ کو دھونا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، درست نہیں۔ کیونکہ امر وجوب کا متقاضی ہے، لہٰذا مذی سے آلودہ شرمگاہ کو دھونا لازم ہے، جیسا کہ پچھلی روایت میں اس کی وضاحت موجود ہے نیز يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ سے شرمگاہ کے دھونے کے عدم وجوب پر استدلال کرنا درست نہیں کیونکہ اس سے اثبات وکفایت وضو سے غسل کی نفی ہے کہ اس سے غسل واجب نہیں بلکہ خروج منی سے غسل واجب ہوتا ہے۔

۱۸......بَابُ ذِكْرِ وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيْحِ الَّذِيْ يَسْمَعُ صَوْتَهَا بِالْأُذُنِ أَوْ يُوْجَدُ رَائِحَتُهَا بِالْأَنْفِ

اس ریح کے نکلنے سے وضو کے وجوب کا بیان جس کی آواز کانوں سے سنی جائے یا ناک سے بو محسوس کی جائے

(۲۳) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب المذی: ۳۰۳۔ سنن نسائی: ۱۵۴۔ مسند احمد ۱/ ۱۱۰، رقم: ۸۷۰.

٢٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيِّ ، وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، ثَنَا خَالِدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ ـ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئاً فَأَشْكَلَ خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَوْ لَمْ يَخْرُجْ ، فَلَا يَخْرُجْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا . هٰذَا حَدِيْثُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو اپنے پیٹ میں کچھ درد محسوس ہوتو وہ شک میں پڑ جائے کہ پیٹ سے کچھ نکلا ہے یا نہیں نکلا تو وہ (مسجد سے) نہ نکلے حتی کہ آواز سن لے یا بو محسوس کرے۔'' یہ خالد بن عبداللہ کی روایت ہے۔

١٩......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ إِلَّا بِيَقِيْنِ حَدَثٍ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضو صرف یقینی حدث ہی سے واجب ہوتا ہے

إِذِ الطَّهَارَةُ بِيَقِيْنٍ لَا تَزُوْلُ بِشَكٍّ وَ ارْتِيَابٍ . وَ إِنَّمَا يَزُوْلُ الْيَقِيْنُ بِالْيَقِيْنِ . فَإِذَا كَانَتِ الطَّهَارَةُ قَدْ تَقَدَّمَتْ بِيَقِيْنٍ لَمْ تَبْطُلِ الطَّهَارَةُ إِلَّا بِيَقِيْنِ حَدَثٍ .

کیونکہ یقینی طہارت شک وشبہ سے زائل نہیں ہوتی، یقین تو یقین ہی سے زائل ہوتا ہے، لہٰذا پہلے سے موجود یقینی طہارت یقینی حدث ہی سے باطل ہوگی۔

٢٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ثَنَا الزُّهْرِيُّ ، أَخْبَرَنِيْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ ....

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الشَّيْءَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ . فَقَالَ: لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتاً أَوْ يَجِدَ رِيْحًا .

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو نماز کے دوران کچھ محسوس کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ (نماز توڑ کر) نہ پھرے حتی کہ (ہوا خارج ہونے) کی آواز سن لے یا بو محسوس کرلے۔''

(٢٤) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب الدليل على ان من تيقن الطهارة ثم شك فى الحدث فله أن يصلى بطهارته تلك: ٣٦٢، سنن ابى داود الطهارة باب اذا شك فى الحدث، رقم: ١٧٧ـ مسند احمد٢/٤١٤، رقم: ٨٠١٩ـ سنن الدارمى رقم: ٧٢١ـ

(٢٥) صحيح بخارى، كتاب الوضوء، باب من لا يتوضأ من الشك حتى يستيقن، رقم: ١٣٧، ١٧٧، ٢٠٥٦ـ ومسلم رقم: ٣٦١ـ ابو داؤد رقم: ١٧٦ـ الترمذى رقم: ٥١٣ـ أحمد: ٤/٤٠.

۲۰......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الِاسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلِفِ وَ اللَّامِ قَدْ لَا يَحْوِىْ جَمِيْعَ الْمَعَانِى الَّتِى تَدْخُلُ فِى ذٰلِكَ الِاسْمِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ الف ولام کے ساتھ معرفہ بننے والا اسم کبھی ان تمام معانی کا احاطہ نہیں کرتا جو اس اسم میں داخل ہوتے ہیں

خِلَافَ قَوْلِ مَنْ يَزْعَمُ مِمَّنْ شَاهَدْنَا مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا مِمَّنْ كَانَ يَدَّعِى اللُّغَةَ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةٍ بِهَا ، وَ يَدَّعِى الْعِلْمَ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةٍ بِهِ ، أَنَّ الِاسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ يَحْوِىْ جَمِيْعَ مَعَانِى الشَّيْءِ الَّذِى يُوْقَعُ عَلَيْهِ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلِفِ وَ اللَّامِ إِذِ النَّبِىُّ ﷺ قَدْ أَوْقَعَ اسْمَ الْأَحْدَاثِ عَلَى الرِّيْحِ خَاصَّةً بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ وَ اسْمِ جَمِيْعِ الْأَحْدَاثِ الْمُوْجِبَةِ لِلْوُضُوْءِ . الرِّيْحُ يَخْرُجُ مِنَ الدُّبُرِ خَاصَّةً . وَ قَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ فِى كِتَابِ الْإِيْمَانِ

ہمارے اس ہم عصر کے قول کے برعکس جو لغت عربی کے قواعد وضوابط کی معرفت کے بغیر لغت جاننے کا دعویدار ہے اور بغیر علم کے عالم ہونے کا مدعی ہے کہ اسم معرفہ ان تمام اشیاء کو شامل ہوتا ہے جن پر الف ولام کے ساتھ معرفہ بننے والے اسم کا اطلاق ہوتا ہے کیونکہ نبی ﷺ نے لفظ احداث کو ریح پر خاص طور پر اور وضو کو واجب کرنے والے تمام احداث پر اسم معرفہ کے ساتھ واضح کیا ہے۔ ریح خاص طور پر دبر سے نکلتی ہے۔ میں یہ مسئلہ کتاب الایمان وضاحت سے میں بیان کر چکا ہوں۔

۲۶۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا عَلِىُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ۔ يَعْنِى ابْنَ يُوْنُسَ ۔ عَنِ الْأَوْزَاعِىِّ عَنْ حَسَّانَ ۔ وَهُوَ ابْنُ عُطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ عَائِشَةَ ، قَالَ حَدَّثَنِىْ ....

أَبُوْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ: لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِى الصَّلَاةِ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ . وَالْإِحْدَاثُ أَنْ يَفْسُوَ أَوْ يَضْرُطَ . إِنِّى لَا أَسْتَحْيِىْ مِمَّا لَمْ يَسْتَحْيِىْ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بندہ اس وقت تک حالت نماز میں ہی رہتا ہے جب تک نماز اسے روکے رکھتی ہے اور وہ وضو نہ توڑے۔ احداث یہ ہے کہ بلا آواز یا آواز ہوا خارج کرے۔ میں اس چیز (کو بیان کرنے) سے نہیں شرماتا جسے رسول اللہ ﷺ نے (بیان کرتے ہوئے) شرم محسوس نہیں کی۔''

(۲۶) صحیح بخاری، کتاب الوضوء باب من لم یر الوضوء الا من المخرجین من القبل والدبر، رقم: ۱۷٦۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۵۰۹، سنن ابی داود، رقم: ٤٧١، مسند احمد: ٢/٤١٥، ٥٢٨، ٧٢٣٦۔

۲۱...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ مُخْتَصَراً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی مختصر روایت کا بیان

أَوْهَمَ عَالِمًا مِمَّنْ لَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الْخَبَرِ الْمُخْتَصَرِ وَ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّيْ أَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ إِلَّا مِنَ الْحَدَثِ الَّذِيْ لَهُ صَوْتٌ أَوْ رَائِحَةٌ ۔

جس نے مختصر اور مفصل روایت کا فرق نہ کرنے والے عالم کو وہم میں ڈال دیا ہے کہ وضو صرف اس حدث سے واجب ہوتا ہے کہ جس کی آواز یا بو ہو۔

۲۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ: سَمِعْتُ سُهَيْلَ بْنَ أَبِيْ صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جَنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ ، وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، ثَنَا خَالِدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ۔ ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيْحٍ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آواز یا بو محسوس کیے بغیر وضو (واجب) نہیں ہے۔

۲۲...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّيِّ لِلَفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا.

گزشتہ مختصر روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَعْلَمَ أَنْ لَّا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيْحٍ عِنْدَ مَسْأَلَةٍ سُئِلَ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ خَرَجَتْ مِنْهُ رِيْحٌ فَيَشُكُّ فِي خُرُوْجِ الرِّيْحِ وَ كَانَتْ هٰذِهِ الْمَقَالَةُ عَنْهُ ﷺ: ((لَا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيْحٍ)) جَوَاباً عَمَّا عَنْهُ سُئِلَ فَقَطْ ، لَا ابْتِدَاءَ كَلَامٍ مُسْقِطاً بِهٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ إِيْجَابَ الْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ الرِّيْحِ الَّتِي لَهَا صَوْتٌ أَوْ رَائِحَةٌ . إِذْ لَوْ كَانَ هٰذَا الْقَوْلُ مِنْهُ ﷺ اِبْتِدَاءً مِنْ غَيْرِ أَنْ تَقَدَّمَتْهُ مَسْأَلَةٌ ، كَانَتِ الْمَقَالَةُ تَنْفِي إِيْجَابَ الْوُضُوْءِ مِنَ الْبَوْلِ وَ النَّوْمِ وَ الْمَذِيِّ . إِذْ قَدْ يَكُوْنُ الْبَوْلُ لَا صَوْتَ لَهُ وَ لَا رِيْحَ ، وَ كَذٰلِكَ النَّوْمُ وَ الْمَذِيُّ لَا صَوْتَ لَهُمَا وَ لَا رِيْحَ وَ كَذٰلِكَ الْوَدِيُّ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی ﷺ کا ارشاد "وضو صرف آواز یا بو محسوس ہونے پر واجب ہوتا ہے" اس سوال کے جواب میں تھا جو آپ سے پوچھا گیا کہ کوئی شخص خیال کرتا ہے کہ اس کے پیٹ سے کوئی چیز نکل گئی ہے تو وہ ہوا خارج

(۲۷) اسناده صحيح، جامع ترمذي: الطهارة۔ باب ماجاء في الوضوء من الريع رقم: ۷۴۔ ابن ماجه رقم: ۵۱۵م۔ ابن أبي شيبه في مصنفه: ۴۲۹/۲۔ ابن الجارود في المتفق مثله من طريق شعبه۔ صحيح مسلم: ۵۴۰۔ مسند احمد: ۴۱۰/۲، ۴۳۵، ۴۷۱، ۱۵۸۴۷۔

ہونے کے متعلق شک میں پڑ جاتا ہے آپ کا یہ فرمان فقط اس سوال کا جواب تھا۔ آپ کا یہ ارشاد ایسا مستقل کلام نہ تھا جو بغیر آواز یا بو کے وضو کے واجب ہونے کو ساقط کر دیتی ہے۔ کیونکہ اگر آپ کا یہ فرمان بغیر سوال کے، مستقل ہوتا تو اس سے پیشاب، نیند اور مذی سے وضو کے وجوب کی نفی ہو جاتی ہے، کیونکہ کبھی پیشاب کی آواز اور بونہیں ہوتی، اسی طرح نیند، مذی اور ودی کی نہ آواز ہوتی ہے نہ بو۔

٢٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، ثَنَا خَالِدٌ ۔ يَعْنِي اِبْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيَّ۔ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئاً فَأَشْكَلَ خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَوْ لَمْ يَخْرُجْ ، فَلَا يَخْرُجَنَّ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتاً أَوْ يَجِدَ رِيْحاً .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں کوئی چیز محسوس کرے اور شک میں مبتلا ہو جائے کہ آیا اس کے پیٹ سے کوئی چیز نکلی ہے یا نہیں، تو وہ (مسجد سے) ہرگز نہ نکلے حتی کہ آواز سن لے یا بو محسوس کرے۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ ہجرت مدینہ سے قبل نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھتے رہے اور ہجرت مدینہ اور تحویل قبلہ سے قبل یہود ونصاریٰ کی طرح مسلمانوں کا قبلہ بھی بیت المقدس تھا پھر آپ ﷺ کی شدید خواہش کے پیش نظر خانہ کعبہ مسلمانوں کا قبلہ قرار دیا گیا۔ اور ہجرت مدینہ کے بعد تحویل کعبہ کے حکم کے بعد سے اہل اسلام کا مستقل قبلہ خانہ کعبہ ہے۔ دوران نماز جس کی طرف منہ کرنا تمام اہل اسلام پر واجب ہے۔

٢٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ ، حَدَّثَنِي عَيَّاضٌ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَيَّاضِ بْنِ هِلَالٍ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِيْ أَحَدَكُمْ

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس اس کی نماز

(٢٨) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب الدليل على ان من تيقن الطهارة ثم شك في الحدث: ٣٦٢۔ سنن ابى داود رقم: ١٧٧۔ مسند احمد رقم: ٤١٤/٢۔ سنن الدارمى رقم: ٧٢١۔ الترمذى، رقم: ٧٥.

(٢٩) اسناده، الضعيفه: ٣٠١٨۔ سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب من قال يتم على أكبر ظنه، رقم الحديث: ١٠٢٩۔ مسند احمد: ١٢/٣، ٣٧، ٥٤، ١٠٦٦٠۔ ابن ماجه: ١٢٠٤۔ الترمذى: الصلوٰة، باب فيمن يشك فى الزيادة والنقصان رقم: ٣٩٦.

فِـی صَلاتِـهِ فَيَـقُـوْلُ: إِنَّكَ قَدْ أَحْدَثْتَ . فَـلْيَقُلْ: كَذَبْتَ ، إِلَّا مَا وَجَدَ رِيْحَهُ بِأَنْفِهِ أَوْ سَـمِـعَ صَـوْتَهُ بِأُذُنِهِ . هٰذَا لَفْظُ وَكِيْعٍ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، قَوْلُهُ: فَلْيَقُلْ ، كَذَبْتَ أَرَادَ فَلْيَقُلْ: كَـذَبْـتَ بِـضَـمِـيْـرِهِ . لَا يَـنْطِقُ بِلِسَانِهِ إِذَ الْـمُـصَلِّي غَيْرُ جَائِزٍ لَّهُ أَنْ يَّقُوْلَ: كَذَبْتَ . نُطْقاً بِلِسَانِهِ .

کے دوران آ تا ہے اور کہتا ہے کہ تم نے تو وضو توڑ لیا ہے، تو اسے کہنا چاہیے: تو نے جھوٹ کہا ہے سوائے اس کے کہ اپنے کان سے آواز سن لے یا اپنے ناک سے بو محسوس کر لے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: "فَـلْيَـقُلْ كَذَبْتَ" اسے کہنا چاہیے کہ تو نے جھوٹ بولا ہے۔'' اس سے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ نمازی اپنے دل میں کہے(تا کہ اس کا وسوسہ دور ہو جائے) زبان سے نہ کہے کیونکہ نمازی کے لیے زبان سے "کَـذَبْـتَ" کہنا جائز نہیں ہے (یعنی اس کے لیے کلام کرنا منع ہے۔)

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ دوران نماز جب تک ہوا خارج ہونے کا یقین نہ ہو جائے، نماز ترک نہیں کرنی چاہیے اور جب ہوا خارج ہونے کی آواز سنے یا بُو آئے تو نماز توڑ کر نیا وضو کرنا چاہیے ان احادیث میں یہ حصہ نہیں ہے کہ ناقض وضو محض ہوا کا خارج ہونا ہے بلکہ یہاں مقصود یہ ہے کہ نماز میں عموماً ہوا کے خارج ہونے سے ہی واسطہ پڑتا ہے لیکن نماز میں ہوا کے قطعی خارج ہونے سے ہی وضو ٹوٹتا ہے۔

۳۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: جب کوئی شخص (نماز میں) بے وضو ہونے کا شک محسوس کرے تو اس پر وضو واجب نہیں تاوقتیکہ (بے وضو ہونے پر) اسے اتنا کامل یقین ہو کہ وہ (بے وضو ہونے پر) قسم کھا سکے اور جب عورت کی قبل (شرمگاہ) سے ہوا خارج ہو تو اس پر وضو کرنا واجب ہے، شافعی اور اسحٰق بن راہویہ کا بھی یہی موقف ہے۔

(ترمذی، تحت حدیث : ۷۵)

۴۔ امام بغوی ''شرح السنۃ'' میں رقمطراز ہیں: احادیث الباب کا مفہوم یہ ہے کہ جب تک بے وضو ہونے کا کامل یقین نہ ہو نمازی نماز ترک نہ کرے۔ یہ مقصود نہیں ہے کہ ہوا خارج ہونے کی آواز سننا یا اس کی بدبو محسوس کرنا نماز میں بے وضو ہونے کی شرط ہے کیونکہ بعض لوگ بہرے ہوتے ہیں جو آواز نہیں سن سکتے اور بعض لوگ سونگھنے کی صلاحیت سے محروم ہوتے ہیں وہ ہوا خارج ہونے کی بدبو نہیں سونگھ سکتے۔ ایسے لوگوں کا وضو تب ٹوٹے گا جب وضو ٹوٹنے کا قطعی یقین ہو جائے۔ (تحفۃ الاحوذی: ۱/ ۱۸۰)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِذَا كَـانَ أَحَـدُكُـمْ فِـيْ الْـمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيْـحًـا بَيْنَ الْيَتَيْهِ ، فَلَا يَخْرُجْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا)) ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں ہو اور اپنی سرینوں کے درمیان ہوا محسوس کرے تو وہ مسجد سے نہ نکلے تاوقتیکہ وہ (ہوا کی) آواز نہ سن لے یا

بدبو نہ پالے۔'' (ترمذی: ۷۵)

۵۔ امام نووی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث اصول اسلام میں سے ایک اصل اور قواعد فقہ کا عظیم عقیدہ ہے کہ جب تک چیزوں کے حکم مخالف کا قطعی یقین نہ ہو چیزوں کا حکم اپنی اصل پر باقی رہتا ہے اور ان پر واقع ہونے والا شک چنداں ضرر رساں نہیں ہوتا اور مذکورہ باب میں بھی یہ حدیث بیان ہوئی ہے اسی قبیل سے ہے کہ جسے طہارت کا یقین اور بے وضو ہونے کا شک ہو، وہ طہارت پر ہی قائم ہے، خواہ یہ شک نماز کے اندر واقع ہوا ہو یا نماز سے باہر شافعیہ اور جمہور سلف وخلف کا یہی مذہب ہے۔ (نووی: ٤ / ٤٨)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَوَجَدَ حَرَكَةً فِي دُبُرِهِ أَحْدَثَ أَوْ لَمْ يُحْدِثْ فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ فَلاَ يَنْصَرِفَ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا)) '' جب تم میں سے کوئی شخص نماز ہی ہو اور وہ اپنی دبر میں حرکت محسوس کرے (اور یہ معلوم نہ ہو کہ) وہ بے وضو ہوا ہے یا نہیں اس پر (یہ فیصلہ کرنا) مشکل ہو جائے تو جب تک وہ (ہوا خارج ہونے کی) آواز سن نہ لے یا بو نہ پالے نماز سے نہ پھرے۔'' (ابوداؤد: ۱۷۷، صحیح ابوداؤد: ١٦٩، صحیحه)

۲۳......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللَّمْسَ قَدْ يَكُوْنُ بِالْيَدِ ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ اللَّمْسَ لَا يَكُوْنُ إِلَّا بِجَمَاعٍ بِالْفَرْجِ فِي الْفَرْجِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ لمس (چھونا) کبھی ہاتھ سے بھی ہوتا ہے

اس شخص کے قول کے برعکس جو کہتا ہے کہ لمس صرف شرم گاہ کے شرم گاہ میں جماع کرنے ہی کو کہتے ہیں

۳۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، ثَنَا شُعَيْبٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ۔ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ ۔ وَهُوَ ابْنُ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ ۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ..........

قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ، يَأْثَرُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ أَصَابَ مِنَ الزِّنَا لَا مَحَالَةَ ، فَالْعَيْنُ زِنَاؤُهَا النَّظَرُ ، وَالْيَدُ زِنَاؤُهَا اللَّمْسُ ، وَالنَّفْسُ تَهْوِى أَوْ تَحْدُثُ وَيُصَدِّقُهُ أَوْ يُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قَدْ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ہر ابن آدم زنا سے کچھ نہ کچھ پاتا ہے۔ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، ہاتھ کا زنا لمس (چھونا) ہے، نفس چاہتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہے۔ امام ابوبکر بن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (اس حدیث) میں نبی ﷺ

(۳۰) صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب زِنا الجوارح دون الفرج ۵۷۷۳۔ صحیح مسلم، کتاب القدر باب القدر علی ابن آدم حظه من الزنا وغیره رقم: ۲٦٥٧۔ سنن ابی داود: ۲۱٥۳۔ مسند احمد۲/۳٤۹، رقم: ۲۸٥۸۔ وابن حبان، رقم: ۲٤۲۲.

أَعْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ اللَّمْسَ قَدْ يَكُوْنُ بِالْيَدِ . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَاباً فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِأَيْدِيْهِمْ ﴾ قَدْ عَلَّمَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ اللَّمْسَ قَدْ يَكُوْنُ بِالْيَدِ وَكَذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا نَهٰى عَنْ بَيْعِ اللِّمَاسِ دَلَّهُمْ نَهْيُهُ عَنْ بَيْعِ اللَّمْسِ أَنَّ اللَّمْسَ بِالْيَدِ وَهُوَ أَنْ يَلْمِسَ الْمُشْتَرِيُّ الثَّوْبَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَقْلِبَهُ وَيَنْشُرَهُ وَيَقُوْلُ عِنْدَ عَقْدِ الشِّرَاءِ: إِذَا لَمَسْتُ الثَّوْبَ بِيَدِيْ فَلَا خِيَارَ لِي بَعْدُ إِذَا نَظَرْتُ إِلٰى طُوْلِ الثَّوْبِ وَعَرْضِهِ أَوْ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلٰى عَيْبٍ . وَالنَّبِيُّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ حِيْنَ اَقَرَّ عِنْدَهُ بِالزِّنَا: لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ لَمَسْتَ فَدَلَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ عَلٰى أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: أَوْلَمَسْتَ غَيْرَ الْجِمَاعِ الْمُوْجِبِ لِلْحَدِّ . وَكَذٰلِكَ خَبَرُ عَائِشَةَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَلَمْ يَخْتَلِفْ عُلَمَاؤُنَا وَالْحِجَازِيِّيْنَ وَالْمِصْرِيِّيْنَ وَالشَّافِعِيُّ وَأَهْلُ الْأَثَرِ أَنَّ الْقُبْلَةَ وَاللَّمْسَ بِالْيَدِ ، إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْيَدِ وَ بَيْنَ بَدَنِ الْمَرْأَةِ إِذَا لَمَسَهَا حِجَابٌ وَلَا سُتْرَةٌ مِنْ ثَوْبٍ وَلَا غَيْرِهِ ، أَنَّ ذٰلِكَ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ غَيْرَ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ كَانَ يَقُوْلُ: إِذَا كَانَتِ الْقُبْلَةُ وَاللَّمْسُ بِالْيَدِ لَيْسَ بِقُبْلَةِ شَهْوَةٍ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ وَيُصَدِّقُهُ أَوْ يُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ مِنَ

نے بیان فرمایا ہے لمس کبھی ہاتھ سے بھی ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِأَيْدِيْهِمْ﴾ (سورہ انعام : ۷) ''اور اگر ہم کاغذ پر لکھا ہوا کوئی نوشتہ آپ پر نازل کرتے پھر اس کو یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے ......'' (اس آیت مبارکہ میں) ہمارے پروردگار عزوجل نے بھی بیان فرما دیا کہ لمس ہاتھ سے بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح نبی ﷺ کا بیع اللماس سے منع کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ لمس ہاتھ سے ہوتا ہے۔ بیع لمس کا مطلب یہ ہے کہ خریدار کپڑے کو پلٹے اور کھولے بغیر ہاتھ سے چھوئے اور خریدتے وقت کہے: ''جب میں کپڑے کو چھولوں گا تو پھر کپڑے کے طول وعرض کو دیکھنے کے بعد یا کوئی عیب معلوم ہونے پر مجھے کوئی اختیار نہ ہوگا۔ نبی ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا، جب اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر زنا کاری کا اقرار کیا تھا۔ شاید کہ تم نے بوسہ لیا ہو یا چھوا ہو۔ یہ لفظ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا اس فرمان سے مقصد یہ تھا کہ: ''یا تو نے حد کو واجب کرنے والے جماع کے علاوہ چھوا ہو'' اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے حجازی ، مصری، شافعی اور محدثین کا اس میں اختلاف نہیں ہے کہ بوسہ لیتے ہوئے یا ہاتھ سے چھوتے وقت جب ہاتھ اور عورت کے جسم کے درمیان کوئی پردہ یا کپڑے کی آڑ نہ ہو تو وضو واجب ہو جاتا ہے۔ البتہ امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: '' جب بوسہ اور ہاتھ سے چھونا بغیر شہوت کے ہو تو اس سے وضو واجب نہیں ہوتا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (آپ کے) یہ الفاظ ''شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے'' اسی

الْـجِـنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِي كِتَابِ الإِيْمَانِ أَنَّ التَّـصْدِيْقَ قَدْ يَكُوْنُ بِبَعْضِ الْجَوَارِحِ لَا كَـمَـا ادَّعٰـى مَنْ مَوَّهَ عَلٰى بَعْضِ النَّاسِ أَنَّ التَّـصْـدِيْـقَ لَا يَـكُـوْنُ فِيْ لُغَةِ الْعَرَبِ إِلَّا بِـالْـقَلْبِ . قَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ بِتَمَامِهَا فِي كِتَابِ الإِيْمَانِ .

قبیل سے ہیں جسے میں نے کتاب الایمان میں بیان کیا ہے کہ تصدیق (دل کے علاوہ) کبھی دیگر اعضاء سے بھی ہوتی ہے۔ اس شخص کے دعوے کے برعکس جس نے کچھ لوگوں کو فریب دیا ہے کہ لغت عربی میں تصدیق صرف دل سے ہوتی ہے ۔ میں نے یہ مسئلہ کتاب الایمان میں مکمل بیان کر دیا ہے۔

فوائد :......مصنف نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ عورتوں کو مطلق چھونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ ابن مسعود، ابن عمر، زہری، شافعی، اصحاب شافعی اور زید بن اسلم رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔(نیل الاوطار ۱/ ۲۱۲)

ان علماء کے موقف کے دلائل درج ذیل ہیں:

۱۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿أَوْ لَا مَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا﴾ (النساء: ۴۳)''یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو اور تم پانی نہ پاؤ تو تیمّم کرو۔'' اس موقف کے قائلین کا قول ہے کہ یہ آیت کے لمس (عورتوں کو چھونا، نواقض وضو میں سے ہے جس سے وضو کرنا واجب ہے اور حقیقت میں لمس ہاتھ سے چھونا ہے۔ نیز اس لفظ کے حقیقی معنی پر باقی رہنے کی تائید یہ قراءت "أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ" بھی کرتی ہے یہ قراءت جماع کے سوا مجرد چھونے پر ظاہر دلالت کرتی ہے جب کہ دیگر علماء کا موقف ہے کہ لمس کو مجازی معنی یعنی جماع پر محمول کرنا ضروری ہے کیونکہ اس کے قرائن موجود ہیں۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۲۱۲، ۲۱۳)

۲۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو کسی جانی پہچانی عورت سے راستے میں ملے اور جماع کے سوا اس کے ساتھ وہ سب کچھ کرے جو اپنی بیوی سے کرتا ہے، اس پر یہ آیت ﴿وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ﴾ ''دن کے دونوں کناروں اور رات کی بعض ساعتوں میں نماز قائم کرو۔'' نازل ہوئی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: تَوَضَّأْ ثُمَّ صَلِّ . وضو کرو اور پھر ہو کر نماز پڑھو۔(مسند احمد: ۵/ ۲۴۴. اسناده ضعيف)

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا اس روایت سے عورتوں کے چھونے کو ناقض وضو قرار دینا درست نہیں۔ اسی طرح کئی غیر صریح اور ضعیف اقوال سے استدلال کیا گیا کہ عورتوں کے چھونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے جب کہ اس کے برعکس صحیح روایات میں صراحت ہے کہ عورتوں کو چھونے یا عورتوں کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ آیت میں ملامسہ سے مراد جماع ہے۔

(ا)...... عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر سے گم پایا تو میں نے آپ کو

تلاش کیا اور میں نے اپنا ہاتھ آپ کے قدموں کے تلووں پر رکھا، جب کہ آپ ﷺ مسجد میں تھے اور آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ یہ دعا کر رہے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْكَ ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ)) (مسلم: ٤٨٦)

(۲)...... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ)) نبی ﷺ نے اپنی ایک بیوی کا بوسہ لیا، پھر آپ نماز کے لیے نکلے اور وضو نہ کیا۔ (ابوداؤد: ۱۷۹، ترمذی، ۸۶، نسائی: ۱۷۰، ابن ماجہ: ٥٠٢ احمد: ۶/ ۲۱۰، البانی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔)

(۳)...... عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ((كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا)) میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سوتی تھی جب کہ میری ٹانگیں آپ کے قبلہ رو ہوتی تھیں، چنانچہ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ مجھے ہاتھ سے چھوتے تو میں اپنی ٹانگیں سمیٹ لیتی اور جب آپ کھڑے ہوتے تو میں انہیں پھیلا دیتی۔ (بخاری: ۳۸۲، مسلم: ٥١٢(۲۷۲)

یہ احادیث دلیل ہیں کہ محض عورتوں کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ آیت میں ملامسہ سے مراد جماع ہے۔

ان احادیث میں بعض احکام کا بعض کے ناسخ ہونے کے جواز کا بیان۔

۲۔ خبر واحد کو قبول کرنا درست ہے۔

۳۔ ایک ہی نماز مختلف دوسمتوں کی طرف منہ کر کے پڑھنا جائز ہے یعنی ایک شخص اجتہاد کرتے ہوئے ایک سمت کا تعین کر کے اس طرف منہ کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے، پھر دوران نماز اس کا اجتہاد تبدیل ہو جائے تو وہ گھوم کر دوسری سمت کو رخ کر سکتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر نماز میں چار مرتبہ بھی اجتہاد بدل جائے اور وہ ہر بار رخ تبدیل کرے تو بھی اس کی نماز صحیح ہے، کیونکہ اہل قبا دوران نماز گھوم کر قبلہ رخ ہو گئے تھے۔ اور (تحویل قبلہ کا حکم آنے کے بعد) اپنی پہلی بات پر قائم نہیں رہے تھے۔

۴۔ مکلّف کے حق میں کسی حکم کی تنسیخ اس وقت ثابت نہیں ہوتی جب تک اسے ناسخ کی خبر نہ ہو۔

(شرح النووی: ٥/ ٨)

بَابُ الْأَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْإِبِلِ.

۲۴......اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنے کا حکم

۳۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مَعَاذِ الْعَقَدِيُّ ، ثَنَا أَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ............

(۳۱) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب الوضوء من لحوم الابل، رقم: ۳۶۰۔ مسند احمد: ۱۹۸۸۱.

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَوَضَّأُ مِن لُحُوْمِ الْغَنَمِ ؟ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ . قَالَ: أَتَوَضَّأُ مِن لُحُوْمِ الْإِبِلِ ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: أُصَلِّي فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ أُصَلِّيْ فِيْ مَبَارِكِ الْإِبِلِ ؟ قَالَ: لَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ نَرَ خِلَافاً بَيْنَ عُلَمَاءِ أَهْلِ الْحَدِيْثِ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ صَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ . وَرُوِيَ هٰذَا الْخَبَرَ أَيْضاً عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ ، أَشْعَثُ ابْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمَحَارِبِيُّ وَ سَمَّاكُ بْنُ حَرْبٍ فَهٰؤُلَاءِ ثَلَاثَةٌ مِنْ أَجِلَّةِ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ ، قَدْ رَوَوْا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ هٰذَا الْخَبَرَ .

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو کہا: اللہ کے رسول! کیا میں بکریوں کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو وضو کرلو اور اگر چاہو تو وضو نہ کرو۔'' اس نے عرض کی: کیا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرو۔ اس نے پوچھا: کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں (پڑھ لو)، اس نے عرض کیا: کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں علمائے اہل حدیث کے درمیان اس بات پر اختلاف کا علم نہیں ہے کہ یہ حدیث نقل کے اعتبار سے صحیح ہے۔ اس روایت کو جعفر بن ابوثور سے اشعث بن ابوشعثاء محاربی اور سماک بن حرب نے بھی روایت کیا ہے۔ اس طرح ان تین اکابر راویوں نے اس حدیث کو جعفر بن ابوثور سے روایت کیا ہے۔ (یعنی عثمان بن عبداللہ، اشعث اور سماک نے یہ روایت بیان کی ہے۔)

٣٢۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا أَيْضًا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا مُحَاضِرُ الْهَمْدَانِيُّ ، ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ۔ وَهُوَ الرَّازِيُّ ۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى............

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: أُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ ؟ قَالَ: لَا قَالَ: أَتَوَضَّأُ مِن لُحُوْمِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: أُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟

''حضرت برا بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ اس نے پوچھا: کیا میں ان کے گوشت سے وضو کروں؟ آپ نے فرمایا:

---

(٣٢) اسناده صحيح، سنن ابی داؤد۔ كتاب الطهارة، باب الوضوء من لحوم الابل رقم: ١٨٤۔ الترمذی، كتاب الطهارة، باب ماجاء فی الوضوء من لحوم الابل رقم: ٨١۔ وابن ماجه، رقم: ٤٩٤، وأحمد: ٢٨٨/٤، ٣٠٣۔ ابن الجارود فی المنتقى: ٢٦۔ من طريق الأعمش.

قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: أَتَوَضَّأُ مِن لُّحُوْمِهَا؟" قَالَ: لَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَلَمْ نَرَ خِلَافاً بَيْنَ عُلَمَاءِ أَهْلِ الْحَدِيْثِ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ أَيْضًا صَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ لِعَدَالَةِ نَاقِلِيْهِ .

ہاں۔ اس نے عرض کی: کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں (پڑھ سکتے ہو) اس نے دریافت کیا: کیا میں بکریوں کے گوشت (کھانے) سے وضو کروں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علمائے اہل حدیث کے درمیان کوئی اختلاف ہمیں معلوم نہیں کہ یہ حدیث بھی نقل کے اعتبار سے صحیح ہے کیونکہ اس کے راوی عادل ہیں۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے اور اونٹ کے گوشت کے استعمال کے بعد نماز کے لیے وضو کرنا واجب ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اکثر علماء یعنی خلفائے راشدین ابوبکر وعمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سمیت ابن مسعود، ابی بن کعب، ابن عباس، ابوالدرداء، ابوطلحہ، عامر بن ربیعہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہم جمہور تابعین مالک، ابوحنیفہ، شافعی اور اصحاب شافعی رحمہم اللہ کا مذہب ہے کہ اونٹ کا گوشت ناقض وضو نہیں ہے جب کہ احمد بن حنبل، اسحٰق بن راہویہ، یحیٰی بن یحیٰی، ابوبکر بن منذر اور ابن خزیمہ رحمہم اللہ کا موقف ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ حافظ ابوبکر بیہقی نے اسی مذہب کو ترجیح دی ہے، محدثین سے بھی مطلقاً یہی منقول ہے اور صحابہ کی ایک جماعت سے بھی یہی قول مروی ہے۔

مؤخر الذکر علماء، جن کا موقف ہے کہ اونٹ کا گوشت ناقض وضو ہے، کی دلیل احادیث الباب ہیں، اگرچہ جمہور علماء کا مذہب اس کے خلاف ہے، لیکن اس کے باوجود دلیل کے اعتبار سے یہ مذہب قوی تر ہے اور جمہور علماء نے ان احادیث کے جواب میں حدیث جابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حکم آگ سے پکی چیز سے ترک وضو تھا، سے دیا ہے (کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوٹوٹنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے) یہ حدیث (جابر) عام ہے اور اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنے کی حدیث خاص ہے۔ لہٰذا خاص کو عام پر مقدم کیا جائے گا اونٹوں کے باڑے کے سوا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی اباحت متفق علیہ مسئلہ اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی نہی نہی تنزیہی ہے اور اس کراہت کا سبب اونٹوں کا بدکنا اور نمازی کی نماز میں خلل ڈالنا ہے۔(نووی: ٤/ ٤٧ ـ ٤٨)

ماکول اللحم جانوروں کا پیشاب اور گوبر طاہر ہے۔ مالک احمد بن حنبل، عطاء، ثوری، ابن ابی لیلیٰ اور ابراہیم نخعی وغیرہ کا یہی مذہب ہے۔ من حیث الدلیل یہ مذہب راجح اور قوی تر ہے۔(عون المعبود: ١/ ١٩٤)

٢٥...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ .

شرم گاہ کو چھونے سے وضو کرنا مستحب ہے

٣٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمَدَانِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَّامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَرْوَانَ............

عَنْ بَسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ . أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ يُوْنُسَ بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيَّ يَقُوْلُ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ قَالَ: أَرَى الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ اسْتِحْبَاباً وَلَا أُوْجِبُهُ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ النِّسَوِيُّ ، قَالَ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ ، فَقَالَ: أَسْتَحِبُّهُ وَلَا أُوْجِبُهُ .

''حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اسے وضو کرنا چاہیے۔'' امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں ، میرے نزدیک شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو کرنا مستحب ہے میں اسے واجب قرار نہیں دیتا۔ جناب علی بن سعید نسوی کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے شرم گاہ کو چھونے سے وضو کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں اسے مستحب سمجھتا ہوں، اسے واجب قرار نہیں دیتا۔

٣٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ............

ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ: نَرَى الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ اسْتِحْبَاباً لَا إِيْجَاباً بِحَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَكَانَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ اتِّبَاعاً بِخَبَرِ بَسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ لَا قِيَاسًا . قَالَ أَبُوْ

''امام ابوبکر کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن یحییٰ کو فرماتے ہوئے سنا: ہمارے نزدیک حضرت طلق رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو کرنا مستحب ہے، واجب نہیں۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ قیاس کرنے کی بجائے حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی حدیث کی اتباع کرتے ہوئے مس ذکر سے وضو کو واجب قرار دیتے تھے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں بھی امام شافعی کے فرمان کے مطابق موقف

(٣٣) اسناده صحيح، سنن النسائي، كتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر، رقم الحديث: ١٦٣۔ سنن ابی داود، الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر: ١٨١۔ سنن ابن ماجه: ٤٧٩۔ موطا مالك: ٨٧۔ سنن الدارمي: ٧٢٦۔ أحمد: ٤٠٦/٦۔ الحميد: ٣٥٢.

(٣٤) اسناده صحيح، سنن أبي داؤد، كتاب الطهارة، باب الرخصة في ذلك، رقم: ١٨٣،١٨٢۔ الترمذي، رقم: ٨٥۔ وابن ماجه، رقم: ٤٨٣۔ أحمد: ٢٣،٢٢/٤۔

بَـكْـرٍ: وَبِقَوْلِ الشَّافِعِيِّ أَقُوْلُ . لِاَنَّ عُرْوَةَ قَـدْ سَـمِـعَ خَبَـرَ بَسْـرَةَ مِنْهَا لَا كَمَا تَوَهَّمَ بَـعْـضُ عُـلَـمَـائِنَا أَنَّ الْخَبَرَ وَاهٌ لِطَعْنِهِ فِيْ مَرْوَانَ .

رکھتا ہوں کیونکہ حضرت عروہ نے حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث سنی ہے۔ بعض علماء کے اس تو ہم کے برعکس جو کہتے ہیں کہ یہ حدیث مروان میں طعن کی وجہ سے ضعیف ہے۔

فوائد :......۱۔ شرمگاہ کو کسی پردہ اور رکاوٹ کے بغیر ہاتھ لگانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِذَا أَفْـضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ اِلَى فَرْجِهِ ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا سِتْرٌ وَلَا حِجَابٌ فَلْيَتَوَضَّأْ)) جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ تک لے جائے اور ہاتھ اور شرمگاہ کے درمیان کوئی پردہ یا حجاب نہ ہوتو وہ وضو کرے۔(ابن حبان : ۱۱۱۸، بیهقی : ۱/ ۱۳۳، دارقطنی : ۵۳ : اسناده صحیح)

۲۔ مرد وعورت اس حکم میں یکساں حیثیت رکھتے ہیں عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((أَيُّمَا رَجُلٍ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ ، وَأَيُّمَا اِمْرَأَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّا)) جو بھی مرد اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کرے اور جو عورت اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے وہ وضو کرے۔(بیهقی : ۱/ ۱۳۲، مسند احمد : ۲/ ۲۲۳، دارقطنی : ص٥٤، صحيح الجامع : ۲۷۲۵، صحیح)

۳۔ چھوٹے بچے کی شرمگاہ کو ہاتھ لگنے سے بھی وضوٹوٹ جاتا ہے، چنانچہ سعودی فتویٰ کمیٹی کا فتویٰ ہے کہ کسی پردہ وحجاب کے بغیر شرمگاہ کو ہاتھ لگنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے خواہ جس کی شرمگاہ کو ہاتھ لگا ہے، وہ چھوٹا ہو یا بڑا، کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے وہ وضو کرے نیز کسی اور کی شرمگاہ کو ہاتھ لگنے کا حکم اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگنے کی طرح ہے۔(فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء: ۷/ ۲۵۱)

۲۶...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُحْدِثَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ قَبْلَ وَقْتِ الصَّلَاةِ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بے وضو شخص پر نماز کے وقت سے پہلے وضو واجب نہیں ہوتا

۳۵۔ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ وَ مُوْمِلُ بْنُ هِشَّامٍ ، قَـالُوْا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ـ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ ـ قَالَ زِيَادٌ ، قَالَ: ثَنَا أَيُّوْبُ وَقَالَ الاٰخَرَانِ: عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ............

عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِـنَ الْـخَلَاءِ فَـقُـرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا: أَلَا

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے (قضائے حاجت کے بعد) نکلے تو آپ کی

(۳۵) اسناده صحيح، سنن ابی داؤد، كتاب الاطعمة، باب فی غسل اليدين عندالطعام، رقم: ۳۷۶۰۔ الترمذی: ۱۸٤۷۔ وفی الشمائل: ۱۸۵۔ سنن النسائی: ۱۳۲۔ أحمد: ۱/ ۲۸۲،۳۵۹۔ من طريق ايوب.

نَــأْتِيْكَ بِـوَضُـوْءٍ ؟ فَـقَــالَ: إِنَّمَـا أُمِـرْتُ بِـالْـوُضُـوْءِ إِذَا قُـمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ . وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: لِلصَّلَاةِ .

خدمت میں کھانا لایا گیا۔صحابہ کرام نے عرض کی: کیا ہم آپ کے لیے وضو کا پانی لائیں؟ آپ نے فرمایا: بے شک مجھے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوں۔'' دورقی کی روایت میں ''الـی الصلاۃ'' کی بجائے ''للصلاۃ'' لفظ ہے۔(معنی ایک ہی ہے۔)

فــوائــد :......ا۔علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ بے وضو شخص کے لیے کھانا پینا، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، قرآن کی تلاوت کرنا اور جماع کرنا جائز ہے اور بلا طہارت ان میں سے کوئی عمل بھی مکروہ نہیں ہے۔(نووی: ٤/ ٦٨)

۲۔ کھانے پینے کے بعد وضو کرنا نہ واجب ہے اور نہ مستحب، اسی طرح وضو ٹوٹنے کے معاً بعد وضو کرنا ضروری نہیں بلکہ صحت نماز کے لیے وضو شرط ہے اور نماز کی ادائیگی کے لیے وضو کرنا فرض ہے۔

❀❀❀❀

جَمَاعُ اَبْوَابِ الْأَفْعَالِ اللَّوَاتِي لَا تُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

ایسے افعال کا مجموعہ جو وضو کو واجب نہیں کرتے

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى أَنَّ خُرُوْجَ الدَّمِ مِنْ غَيْرِ مَخْرَجِ الْحَدَثِ لَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

اس حدیث کا بیان جو اس بات کی دلیل ہے کہ پیشاب یا پاخانے کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ سے خون کا نکلنا وضو کو واجب نہیں کرتا

٣٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، ثَنَا سَلَمَةُ ـ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ جَابِرٍ...........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ، فَأَصَابَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ امْرَأَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَافِلًا، أَتٰى زَوْجُهَا وَكَانَ غَائِبًا، فَلَمَّا أُخْبِرَ الْخَبَرَ حَلَفَ لَا يَنْتَهِيْ حَتّٰى يَهْرِيْقَ فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ دَمًا، فَخَرَجَ يَتْبَعُ أَثَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْزِلًا، فَقَالَ: مَنْ رَجُلٌ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے (نجد کے علاقے) نخل پر غزوہ ذات الرقاع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کی۔ (دوران غزوہ) ایک مسلمان نے ایک مشرک کی بیوی کو قتل کر دیا۔ (غزوے سے فارغ ہو کر) جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لانے لگے تو اس عورت کا شوہر آ گیا جو کہ (پہلے) موجود نہ تھا۔ جب اسے (اس کی بیوی کے قتل کے متعلق) بتایا گیا کہ تو اس نے قسم اٹھائی کہ وہ محمد ﷺ کے صحابہ میں خون ریزی کیے بغیر باز نہیں آئے گا۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ کے تعاقب میں نکلا۔

(٣٦) سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب الوضوء من الدم، رقم الحديث: ١٩٨۔ مسند احمد: ٣٤٣/٣۔ من حديث ابن المبارك به ابن حبان موارد، رقم: ١٠٩٣۔ الحاكم: ١٥٦/١۔ و واقعة الذهبی، وعلقة البخاری: ٢٨٠/١۔ "فتح الباری" وسيرت ابن هشام: ٢٠٨،٩/٢۔ وانظر، تلخيص الحير: ١١٦-١٥/١.

يَـكْـلَـؤُنـاَ لَيْـلَتَنَا هٰذِهِ ؟ فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْـمُهَـاجِـرِيْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، فَقَالَا: نَـحْـنُ يَـا رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ ، قال: فَكُوْنَا بِفَمِ الشِّـعْـبِ . قَالَ: وَكَـانَ رَسُـوْلُ اللّٰـهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ قَدْ نَزَلُوْا إِلَى الشِّعْبِ مِنَ الْوَادِيِّ ، فَـلَمَّا أَنْ خَرَجَ الرَّجُلَانِ إِلٰى فَمِ الشِّعْبِ قَـالَ الْأَنْـصَـارِيُّ لِـلْـمُهَاجِرِيِّ: أَيُّ اللَّيْلِ أَحَـبُّ إِلَيْكَ أَنْ أَكْـفِيَـكَهُ ، أَوَّلَهُ أَوْ اٰخِرَهُ ؟ قَـالَ: بَـلِ اكْـفِـنِـيْ أَوَّلَهُ . قَالَ: فَاضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ فَنَامَ . وَقَامَ الْأَنْصَارِيُّ يُصَلِّي . قَـالَ: وَأَتٰى زَوْجُ الْمَرْأَةِ فَـلَمَّا رَأَى شَخْصَ الـرَّجُـلِ عَـرَّفَ أَنَّهُ رَبِيْئَةُ الْقَوْمِ . قَالَ: فَرَمَاهُ بِسَهْـمٍ فَـوَضَـعَـهُ فِيْهِ . قَالَ: فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَـتَ قَـائِـماً يُصَلِّيْ . ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ اٰخَرَ فَـوَضَـعَـهُ فِيْـهِ ، قَالَ: فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتَ قَائِماً يُصَلِّيْ ثُمَّ عَادَ لَهُ الثَّالِثَةَ ، فَوَضَعَهُ فِيْهِ فَـنَـزَعَــهُ فَـوَضَـعَــهُ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ، ثُمَّ أَهَـبَّ صَـاحِبَـهُ ، فَقَالَ: اجْلِسْ فَقَدْ أُثْبِتُّ . فَـوَثَـبَ ، فَـلَمَّا رَاٰهُمَا الرَّجُلُ عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ نَـذِرَ بِـهِ ، فَهَرَبَ . فَلَمَّا رَأَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِـالأَنْـصَارِيِّ مِنَ الدِّمَاءِ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ أَفَــلَا أَهْبَبْتَنِيْ أَوَّلَ مَا رَمَاكَ؟ قَالَ: كُنْتُ فِي سُـوْرَةٍ أَقْرَأُهَا ، فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَقْطَعَهَا حَتَّى أَنْـفَـدَهَـا ، فَـلَمَّا تَابَعَ عَلَى الرَّمْيَ رَكَعْتُ فَـأَذَنْتُكَ ، وَايْـمُ الـلّٰـهِ لَوْلَا أَنْ أُضِيعَ ثَغْرًا

رسول اللہ ﷺ نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو فرمایا: اس رات ہماری حفاظت کون کرے گا؟ (آپ کا فرمان سن کر) ایک مہاجر صحابی اور ایک انصاری صحابی اس کام کے لیے آمادہ ہوئے، دونوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم یہ خدمت سرانجام دیں گے۔ آپ نے فرمایا: تم دونوں گھاٹی کے منہ پر پہرہ دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اور اس کے صحابہ کرام وادی سے گھاٹی کی طرف اتر آئے۔ پھر جب دونوں صحابی گھاٹی کے منہ پر پہنچ گئے تو انصاری نے مہاجر سے کہا: آپ کو رات کا کونسا حصہ زیادہ پسند ہے کہ میں اس میں تم کو بے نیاز کردوں، رات کا پہلا حصہ یا آخری؟ اس نے کہا: مجھے پہلے حصے میں بے نیاز کر دو (یعنی پہلے حصے میں آرام کرنے کا موقع دے دو) لہٰذا مہاجر صحابی لیٹ کر سو گئے اور انصاری صحابی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ (اسی اثناء میں مقتولہ) عورت کا خاوند آ گیا، جب اس نے (دور سے) انصاری صحابی کا سایہ دیکھا تو پہچان گیا کہ وہ اپنی قوم کے نگران اور پہرے دار ہیں۔ چنانچہ اس نے انہیں تیر مارا جو اُن (کے جسم) میں پیوست ہو گیا۔ حضرت جابر کہتے ہیں: انہوں نے تیر کو کھینچ کر نکالا اور اسے رکھ دیا۔ اور خود نماز میں مشغول رہے۔ پھر اس نے دوسرا تیر مارا۔ جو پھر ان (کے جسم) میں پیوست ہو گیا، انہوں نے اسے بھی کھینچ کر نکالا اور رکھ دیا، اور خود نماز پڑھتے رہے، اس نے تیسری بار تیر مارا جو اُن میں پیوست ہو گیا، انہوں نے اسے (جسم سے) اکھاڑا اور (زمین پر) رکھ دیا، پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا (نماز مکمل کی) پھر اپنے ساتھی کو جگایا اور کہا: اٹھو: مجھے (تیروں سے) زخمی کر دیا گیا ہے تو وہ (چونک کر) اٹھ بیٹھے۔ جب اس (مشرک)

أَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِحْفِظْہِ لَقَطَعَ نَفْسِیْ قَبْلَ أَنْ أُقْطَعَہَا أَوْ أُنْفِدَہَا . ہٰذَا حَدِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی .

نے ان دونوں کو دیکھا تو سمجھ گیا کہ وہ اس سے خبردار ہو گئے ہیں۔ لہٰذا وہ بھاگ گیا۔ پھر جب مہاجر صحابی نے انصاری کو خون میں لت پت دیکھا تو کہا: سبحان اللہ! آپ نے مجھے اسی وقت کیوں نہ جگا دیا جب اس نے آپ کو پہلا تیر مارا تھا؟ انہوں نے فرمایا: میں ایک ایسی سورت کی تلاوت کر رہا تھا کہ جسے پہلے بھی پڑھا کرتا تھا تو میں نے اسے مکمل کیے بغیر چھوڑنا پسند نہ کیا۔ لیکن جب اس نے مجھے مسلسل تیروں کا نشانہ بنایا تو میں نے رکوع کر لیا اور (نماز مکمل کر کے) آپ کو اطلاع دی۔ اللہ کی قسم! اگر اس سرحد کو ضائع کرنے کا خدشہ نہ ہوتا جس کی حفاظت اور نگہبانی کا حکم مجھے رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے، تو اس سورت کو چھوڑنے یا مکمل کرنے سے پہلے وہ میری جان ختم کر دیتا۔'' یہ محمد بن عیسیٰ کی روایت ہے۔

فوائد:...... حدیث دلیل ہے کہ شرمگاہوں کے سوا بدن کے کسی بھی حصے سے خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔
ابوطیب شمس الحق عظیم آبادی رقم طراز ہیں، یہ حدیث دو چیزوں پر واضح دلالت کرتی ہے:

۱۔ اکثر علماء کا موقف ہے کہ سبیلین کے سوا بدن سے خون کا نکلنا ناقضِ وضو نہیں، خواہ خون بہنے والا ہو یا نہ بہنے والا ہو۔ اور یہی موقف راجح ہے، محمد بن اسماعیل امیر یمانی سبل السلام میں لکھتے ہیں کہ مالک، شافعی اور صحابہ و تابعین کی ایک جماعت کا قول ہے کہ سبیلین کے سوا بدن سے خون کا نکلنا ناقضِ وضو نہیں، حافظ سراج الدین بن ملق البدر المنیر ی بیان کرتے ہیں کہ بیہقی نے معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں: نکسیر اور قے سے وضو کرنا لازم نہیں، ابن مسیّب سے منقول ہے کہ ان کی نکسیر پھوٹی تو انہوں نے کپڑے سے ناک صاف کی، پھر نماز ادا کی اور ابن مسعود، سالم بن عبداللہ طاؤس، حسن بصری اور قاسم سے خون نکلنے سے وضو نہ کرنا مروی ہے۔

۲۔ زخموں سے نکلنے والا خون طاہر ہے اور زخمیوں کے لیے (خون آلود کپڑوں میں نماز پڑھنے کی) رخصت ہے، یہ مالکیہ کا مذہب ہے اور یہی مذہب راجح ہے۔ (عون المعبود: ۱/ ۲۰۳، ۲۰٤)

مزید دلائل

۱۔ مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ جس رات عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تھے اسی رات وہ ان کے پاس گئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو نمازِ صبح کے لیے بیدار کیا، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیک ہے (میں اٹھتا ہوں) اور کہا: جس نے نماز ترک کی اس کا

اسلام میں کوئی حصہ نہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی جب کہ ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔(موطا امام مالك، باب العمل فيمن غلبه الدم من جرح او رعاف: ٥١، ارواءُ الغليل: ٢٠٩، اسناده صحيح)

۲۔ صحیح بخاری میں کچھ اقوال منقول ہیں جو اس بات کی دلیل ہیں کہ جسم سے خون نکلنا ناقض وضو نہیں۔

(۱) حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: اہل اسلام ہمیشہ زخموں میں نماز پڑھتے رہے ہیں۔

(۲) طاؤس، محمد بن علی، عطاء بن ابی رباح اور علمائے حجاز کا بیان ہے کہ خون نکلنے سے وضو کرنا لازم نہیں ہے۔

(۳) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پھوڑا صاف کیا اور اس سے خون نکلا لیکن انہوں نے وضو نہ کیا۔

(۴) ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے نماز میں خون تھوکا (پھر نیا وضو کیے بغیر) نماز جاری رکھی۔

(۵) ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حسن بصری رحمہ اللہ سینگی لگوانے والے کے متعلق کہتے ہیں اس پر وضو لازم نہیں بلکہ وہ سینگی لگنے کی جگہ دھولے۔(صحيح بخاری، کتاب الوضوء، باب من لم ير الوضوء الا من المخرجين من القبل والدبر)

٢٨...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ وَطْءَ الْأَنْجَاسِ لَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ گندگی روندنا وضو کو واجب نہیں کرتا

٣٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الزُّهْرِيُّ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَبْدُالْجَبَّارِ: قَالَ الأَعْمَشُ: وَقَالَ الاٰخَرَانِ: عَنْ الأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مُوْطِءٍ. وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: كُنَّا نَتَوَضَّأُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِىءٍ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِىءٍ. قَالَ: أَبُوْ بَكْرٍ هٰذَا الْخَبَرُ لَهُ عِلَّةٌ لَّمْ يَسْمَعْهُ الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ لَمْ أَكُنْ فَهِمْتُهُ فِي الْوَقْتِ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں' ہم نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور گندگی کو روندنے سے وضو نہیں کرتے تھے۔ مخزومی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وضو کیا کرتے تھے لیکن گندگی روندنے سے (دوبارہ) وضو نہیں کرتے تھے۔ زُہری کی روایت میں ہے: ہم نبی ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے تو گندگی روندنے سے وضو نہیں کرتے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں ایک علت ہے، (وہ یہ کہ) اعمش نے یہ حدیث شقیق سے نہیں سنی، میں اسے بروقت سمجھ نہ سکا، (یعنی

(٣٧) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب فى الرجل يطأ الاذى برجله، رقم الحديث: ٢٠٤۔ سنن ابن ماجه: ٤٧٧۔ الحاكم: ١٣٩/١۔ من طريق سفيان من الأعمش.

بْـنُ إِدْرِيْـسَ أَخْبَـرَنَـا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: كُنَّا لَا نَكُفُّ شَعْراً وَلَا ثَـوْبـاً فِي الصَّلَاةِ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِيءٍ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا زِيَادُ ابْنُ أَيُّـوْبَ، ثَـنَـا أَبُـوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، حَـدَّثَـنِيْ شَقِيْقٌ ـ أَوْ حُدِّثْتُ عَنْهُ ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنَحْوِهِ.

بوقت روایت یہ علت مجھ سے مخفی رہی) حضرت عبداللہ ہی سے دوسری روایت ہے کہ الفاظ اس طرح ہیں:'' ہم نماز میں بالوں اور کپڑوں کو اکٹھا نہیں کیا کرتے تھے (ان کو سنبھالتے نہ تھے بلکہ سجدے کے دوران زمین پر لگنے دیتے تھے) اور نہ گندگی روندنے کے بعد وضو کرتے تھے۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ دوران نماز بال اور کپڑا نہیں لپیٹنا چاہیے، نیز جوتا وغیرہ کو گندگی لگنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، بلکہ اس نجاست کو زائل کر کے نماز پڑھنا مباح ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

۲۹......بَابُ إِسْقَاطِ إِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنْ أَكْلِ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ أَوْ غَيَّرَتْهُ.

جس کھانے کو آگ سے گرم کیا جائے یا پکایا جائے اس کے کھانے سے وضو واجب نہیں ہوتا

۳۸ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ـ يَعْنِي بْنَ زَيْدٍ ـ عَنْ هِشَّامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عَظْمًا ـ أَوْ قَـالَ لَحْمًا ـ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. قَالَ أَبُـوْ بَـكْـرٍ: خَبَـرُ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ غَيْرُ مُتَّصِلِ الْـإِسْـنَـادِ غَـلَـطْـنَا فِيْ إِخْرَاجِهِ. فَإِنَّ بَيْنَ هِشَّـامِ بْنِ عُرْوَةَ وَبَيْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَـطَاءٍ، وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ. وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ يَـحْيَـى بْـنُ سَـعِيْـدِ الْـقَـطَّـانُ وَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہڈی، یا کہا کہ گوشت کھایا، پھر نماز پڑھی اور (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔ ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حماد بن زید کی خبر (حدیث) کی سند متصل نہیں ہے۔ اور ہم نے اس کی روایت میں غلطی کی ہے۔ بے شک ہشام بن عروہ اور محمد بن عمرو بن عطا کے درمیان وہب بن کیسان راوی ہے۔ اسی طرح اس حدیث کو یحییٰ بن سعید اور عبدہ بن سلیمان نے روایت کیا ہے۔''

۳۹ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى، ثَنَا هِشَّامٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ هِشَّامٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَ هِشَّامُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ..........

(۳۸) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب نسخ الوضوء مما مست النار، رقم الحديث: ۳۵۴.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَكَلَ خُبْزًا وَلَحْماً ـ أَوْ عَرَقاً ـ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روٹی اور گوشت یا ہڈی کھائی، پھر نماز ادا کی اور (نیا) وضو نہیں کیا۔''

٤٠ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمُ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَّامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ هِشَّامٌ: وَحَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ هِشَّامٌ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ ﷺ أَكَلَ عَرَقاً ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ . هٰذَا حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہڈی کھائی پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ یہ زہری کی روایت ہے۔''

٣٠...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللَّحْمَ الَّذِي تَرَكَ النَّبِيُّ ﷺ الْوُضُوْءَ مِنْ أَكْلِهِ كَانَ لَحْمَ غَنَمٍ ، لَا لَحْمَ إِبِلٍ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی ﷺ نے جس گوشت کے کھانے سے وضو نہیں کیا تھا وہ بکری کا گوشت تھا، اونٹ کا گوشت نہیں

٤١ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ حَدَّثَهُ ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، ثَنَا رَوْحٌ ـ يَعْنِي ابْنَ عُبَادَةَ ـ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ ـ وَهُوَ ابْنُ أَسْلَمَ ـ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بکری کا شانہ کھایا پھر نماز پڑھی اور (نیا) وضو نہیں کیا۔''

---

(٣٩) ابن حبان فی صحيحه: ١١٣٣ ـ وابن الجارود فی المنتقى: ٢٢ ـ سنن النسائی، کتاب ترك الوضوء مما غيرت النار، رقم الحديث: ١٨٤ ـ مسند احمد: ١/٢٢٧، ٢٨١.

(٤٠) صحيح البخاری، کتاب الاطعمة، باب النهس وانتشال اللحم، رقم الحديث: ٥٤٠٤ ـ صحيح مسلم: ٣٥٤ ـ مسند احمد: ١٨٩٨.

(٤١) صحيح بخاری، کتاب الوضوء، باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق، رقم الحديث: ٢٠٧ ـ صحيح مسلم: ٣٥٤ ـ سنن ابی داود: ١٨٧ ـ مسند احمد: ١/٢٢٦ ـ موطا مالك: ٤٢ ـ وابن حبان فی صحيحه: ١١٤٣، ١١٤٤ ـ والنسائی فی الكبریٰ: ٤٦٩١ ـ الطحاوی فی شرح معانی الآثار ١/٦٤ ـ من طريق مالك عن زيد بن أسلم.

٣١...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ تَرْكَ النَّبِيِّ ﷺ الْوُضُوْءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ أَوْ غَيَّرَتْ نَاسِخٌ لِوُضُوْءِهٖ كَانَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ أَوْ غَيَّرَتْ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا آگ پر گرم ہونے والی یا اس پر پکنے والی چیز کھا کر وضو نہ کرنا، آگ سے گرم ہونے والی یا اس پر پکنے والی چیز سے آپ کے وضو کرنے کا ناسخ ہے

٤٢ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ـ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ ـ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ ثُمَّ رَاٰهُ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو پنیر کے ٹکڑے کھا کر وضو کرتے ہوئے دیکھا پھر آپ کو دیکھا کہ آپ نے بکری کا شانہ کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔''

٤٣ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ ، ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ............

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اٰخِرُ الأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا دو میں سے آخری عمل آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے) سے وضو نہ کرنا ہے۔''

٣٢.....بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ وَ الْمَضْمَضَةِ مِنْ أَكْلِ اللَّحْمِ إِذِ الْعَرَبُ قَدْ تُسَمِّيْ غَسْلَ الْيَدَيْنِ وُضُوْءًا.

گوشت کھانے سے ہاتھ نہ دھونے اور کلی نہ کرنے کی رخصت ہے
کیونکہ عرب کبھی ہاتھ دھونے کو بھی وضو کہہ دیتے ہیں

٤٤ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ............

---

(٤٢) مسند احم: ٣٨٩/٢ـ والترمذى فى الشمائل: ١٧٦ـ وابن حبان فى صحيحه: ١١٥١ـ من طريق سهيل بن أبى صالح عن أبيه۔

(٤٣) اسناده صحيح، سنن النسائى، كتاب الطهارة، باب ترك الوضوء مما غيرت النار، رقم: ١٨٥ـ سنن ابى داود: ١٩٢ـ كتاب الطهارة باب ترك الوضوء مما مست النار.

(٤٤) اسناده صحيح، الطبرانى فى الكبير ٣١٥/٢٣ـ وفى مسند الشامين: ١٧٧/٨ـ سنن ابن ماجه ـ باب الرخصة فى ذلك، رقم: ٤٩١ـ مسند احمد: ٢١٧٢.

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ كَتِفاً ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَمُسَّ مَاءً .

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے شانہ کھایا، پھر نماز پڑھی اور پانی کو ہاتھ نہیں لگایا (یعنی نہ ہاتھ دھوئے نہ کلی وغیرہ کی۔)''

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد وضو کا حکم منسوخ ہو چکا ہے لہٰذا آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ اگر کھانے سے قبل وضو ہو تو آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ جمہور سلف وخلف کا موقف ہے کہ آگ پر پکی چیز کھانا ناقضِ وضو نہیں ہے۔ چنانچہ ابوبکر صدیق، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، علی بن ابو طالب، عبداللہ بن مسعود، ابوالدرداء، ابن عباس عبداللہ بن عمر، انس بن مالک، جابر بن سمرہ، زید بن ثابت، ابوموسیٰ، ابو ہریرہ، ابی بن کعب، ابوطلحہ، عامر بن ربیعہ، ابوامامہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مذہب ہے۔ جمہور تابعین کا بھی یہی موقف ہے اور مالک، شافعی، ابوحنیفہ، احمد، اسحاق بن راہویہ، یحییٰ بن یحییٰ اور ابوخیثمہ رحمہم اللہ بھی اس مذہب کے قائل ہیں لیکن عمر بن عبدالعزیز، حسن بصری، زہری، ابو قلابہ اور ابومجلز رحمہم اللہ کا موقف ہے کہ آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد شرعی وضو واجب ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث ہے کہ جس چیز کو آگ نے چھوا ہے (اس کے استعمال سے) وضو کرو۔

جب کہ جمہور علماء نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے جن میں آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد ترکِ وضو کا بیان ہے، وہ ناسخ ہیں اور آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے والی احادیث منسوخ ہیں۔ اور جمہور علماء نے اس حدیث (آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو کرو) کے دو جواب دیئے ہیں:

(۱)...... یہ حدیث حدیثِ جابر رضی اللہ عنہ (ابن خزیمہ: ۴۳) کی وجہ سے منسوخ ہے۔

(۲)...... وضو سے مراد منہ اور ہاتھ دھونا ہے۔

نیز علماء کا یہ باہمی اختلاف صدر اول میں تھا پھر اس کے بعد تمام علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ آگ پر پکی چیز سے وضو کرنا واجب نہیں ہے۔ (نووی: ٤/ ٤٢)

۳۔ آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد وضو بہرحال مستحب ہے۔ منتقی الاخبار کے مصنف کہتے یہ نصوص (احادیث الباب) آگ پر پکی چیز استعمال کرنے کے بعد وضو کے وجوب کی نفی کرتی ہیں۔ استحباب کی نہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ نے اس سائل کو جس نے سوال کیا تھا کہ ہم بکری کے گوشت سے وضو کریں؟ فرمایا تھا: (تمہاری مرضی ہے) چاہے وضو کرو یا نہ کرو، اگر اس سے وضو مستحب نہ ہوتا تو آپ اسے وضو کرنے کی اجازت نہ دیتے، اس لیے کہ تب یہ اسراف اور صرف پانی کا ضیاع ہوتا۔ (نیل الاوطار: ١/ ٢٢٨)

٣٣...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْكَلَامَ السَّيِّءِ وَ الْفُحْشِ فِي الْمَنْطِقِ لَا يُوْجِبُ وُضُوْءًا۔

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بدکلامی اور فحش گوئی وضو واجب نہیں کرتی

٤٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ: وَاللَّاتِ ، فَلْيَقُلْ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ . وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالْ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ . " قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ ﷺ الْحَالِفَ بِاللَّاتِ وَلَا الْقَائِلَ لِصَاحِبِهِ تَعَالْ أُقَامِرْكَ بِإِحْدَاثِ وُضُوْءٍ فَالْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى أَنَّ الْفُحْشَ فِي الْمَنْطِقِ وَمَا زُجِرَ الْمَرْءُ عَنِ النُّطْقِ بِهِ لَا يُوْجِبُ وُضُوْءًا خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْكَلَامَ السَّيِّءَ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں کہا: مجھے لات کی قسم! اسے چاہیے کہ لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کہے۔ اور جس شخص نے اپنے ساتھی سے کہا: آؤ جوا کھیلیں، تو اسے چاہیے کہ کوئی چیز صدقہ کرے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے لات کی قسم اٹھانے والے اور اپنے ساتھی کو جوا کھیلنے کا کہنے والے کو نیا وضو کرنے کا حکم نہیں دیا۔ لہٰذا یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ فحش گوئی اور بدکلامی وضو واجب نہیں کرتی، اس شخص کے قول کے برعکس جو کہتا ہے کہ بدکلامی وضو واجب کر دیتی ہے۔

فوائد :......١۔ غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے۔ اور نیز کسی کو اتنا کہنا کہ آؤ جوا کھیلیں یہ بھی حرام ہے اور اس کا کفارہ حسبِ استطاعت صدقہ کرنا ہے، لیکن جوا کھیلنے کا گناہ اس کی سزا سخت تر ہے۔

٢۔ فحش گوئی اور غیر شرعی باتوں سے وضو نہیں ٹوٹتا اور حیا باختہ باتوں کے بعد کلی کرنا بھی ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا ان بری عادات کو ترک کرنا اور زبان کو محتاط رکھنا ضروری ہے نہ کہ ان کے ازالہ کے لیے شریعت سازی کی جائے۔

٣٤......بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَضْمَضَةِ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ

دودھ پی کر کلی کرنا مستحب ہے

٤٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنَ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ ، أَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جَرِيْجٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ............

---

(٤٥) صحيح بخاری، كتاب الأيمان والنذور، باب لا يحلف باللات والعزى ولا بالطواغيت، رقم الحديث: ٦٦٥٠،٤٨٦٠۔ ومسلم، كتاب الأيمان، باب من حلف باللات والعزى فليقل: لا اله الا الله، رقم: ١٦٤٧۔ ابو داؤد، رقم: ٣٢٤٧۔ الترمذی، رقم: ١٥٤٥۔ النسائی، رقم: ٧١٧۔ وفی الكبرى: ٤٦٩٨،١٠٧٦٢۔ وأحمد: ٣٠٩/٢۔ من طريق الزهدی عن حميد بن عبدالرحمن.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ مَضْمَضَ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دودھ پیا پھر کلی کی۔''

٣٥......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمَضْمَضَةَ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ اسْتِحْبَابٌ لِإِزَالَةِ الدَّسَمِ مِنَ الْفَمِ وَ إِذْهَابِهِ ، لَا لِإِيْجَابِ الْمَضْمَضَةِ مِنْ شُرْبِهِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دودھ پی کر منہ سے چکنائی ختم کرنے اور صفائی کے لیے کلی کرنا مستحب ہے، دودھ پی کر کلی کرنا واجب نہیں ہے

٤٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ أَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُقَيْلٍ ـ وَهُوَ ابْنُ خَالِدٍ ـ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا مُعْتَمِرٌ ـ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ ـ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَراً ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى ـ وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ ـ ثَنَا الأَوْزَاعِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ ، وَقَالَ: أَنَّ لَهُ دَسَمًا . وَقَالَ الصَّنْعَانِيُّ فِي حَدِيْثِهِ: أَوْ أَنَّهُ دَسَمٌ . وَقَالَ بُنْدَارٌ: أَنَّهُ دَسَمٌ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دودھ پی کے کلی کی اور فرمایا: ''اس میں چکنائی ہوتی ہے۔'' صنعانی کی روایت میں ہے: ''یا وہ چکنا ہوتا ہے۔'' بندار کی روایت میں ہے۔ ''وہ چکنا ہے۔''

فوائد:......امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: احادیث دلیل ہیں کہ دودھ پی کر کلی کرنا مستحب عمل ہے۔ علماء بیان کرتے ہیں کہ اسی طرح ماکول ومشروب کے استعمال کے بعد بھی کلی کرنا مستحب فعل ہے، تاکہ کوئی چیز دانتوں میں یا منہ میں لگی نہ رہے جسے وہ نماز میں چباتا رہے، نیز اس لیے بھی کلی کرنا مستحب ہے کہ کھانے پینے کی چکناہٹ وغیرہ ختم ہو جائے اور منہ صاف ہو جائے۔ (نووی: ٤/ ٤٥)

٣٦......بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَّقَ بِهِ بَيْنَ نَبِيِّهِ ﷺ وَ بَيْنَ أُمَّتِهِ فِي النَّوْمِ

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ اور آپ کی امت کے درمیان نیند میں فرق رکھا ہے

مِنْ أَنَّ عَيْنَيْهِ إِذَا نَامَتَا لَمْ يَكُنْ قَلْبُهُ يَنَامُ فَفَرَّقَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُمْ فِي إِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ عَلٰى أُمَّتِهِ

---

(٤٦) صحيح بخاری، كتاب الوضوء باب هل يمضمض من اللبن، رقم الحديث: ٢/ ٥٦٠٩ـ صحيح مسلم: كتاب الحيض باب سخ الوضوء مما مست النار، ٣٥٨ـ سنن الترمذی: ٨٢ـ سنن النسائی: ١٨٧ـ سنن ابی داود: ١٩٦ـ ابن ماجه، رقم: ٤٩٨ـ مسند احمد: ١٨٥٠.

(٤٧) صحيح بخاری، كتاب الوضوء باب هل يمضمض من اللبن، رقم الحديث: ٥٦٠٩،٢١١ـ صحيح مسلم: ٣٥٨ـ سنن ابی داود: ١٩٦ـ سنن الترمذی: ٨٨ـ سنن النسائی: ١٨٧ـ احمد ٢٣٣/١، ٣٧٣،٣٢٩،٢٢٧.

دُوْنَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

کیونکہ جب آپ کی آنکھیں سوتی ہیں تو دل بیدار رہتا ہے۔ اسی طرح نیند سے وضو واجب ہونے میں آپ کے اور امت کے درمیان فرق رکھا ہے۔ امتیوں پر نیند سے وضو واجب ہو جاتا ہے آپ علیہ السلام پر نہیں۔

٤٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ ، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ ."

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔''

٤٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ ....

عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ أَرْبَعاً فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعاً فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثاً . قَالَتْ عَائِشَةُ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ ؟ فَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ" إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ .

''حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز (تہجد) کی کیفیت کے متعلق پوچھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک یا رمضان المبارک کے علاوہ (کسی اور مہینے میں) گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے، آپ چار رکعتیں ادا کرتے، ان کی عمدگی اور طوالت کا مت پوچھو۔ پھر آپ چار رکعتیں ادا کرتے ان کی خوبی اور لمبائی کے متعلق مت پوچھو۔ پھر آپ تین رکعتیں ادا کرتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ وتر ادا کرنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔ (وہ بیدار رہتا ہے۔)

---

(٤٨) اسناده صحيح، أحمد: ١/٢٥١، ٤٣٨۔ وابن حبان في صحيحة: ٦٣٨٦۔ وابن الجارود في المنتقى: ١/١٦، رقم: ١٢۔ من طريق يحيىٰ بن سعيد عن ابن عجلان، الجامع الصغير: ٢٣٦٧.

(٤٩) صحيح بخارى، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، رقم الحديث: ٢٠١٣، ١١٤٧، ٢٥٦٩۔ ومسلم، صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبى......، رقم: ٧٣٨۔ سنن الترمذى: ٤٣٩۔ سنن النسائى: ١٦٧٩۔ سنن ابى داؤد: ١٣١٤۔ مسند احمد: ٦/٣٦، ٧٣، ١٠٤۔ من طريق مالك عن سعيد بن ابى سعيد المقبرى، عن ابى سلم، رقم: ٧٤١١.

فوائد :...... یہ انبیاء ورسل کا خاصہ ہے کہ ان کی آنکھیں سوتی اور دل بیدار رہتے تھے، اسی وجہ سے نیند سے انبیائے کرام علیہم السلام کا وضو نہیں ٹوٹتا تھا، آنکھوں کا سونا اور دل کا بیدار رہنا اونگھ کی کیفیت ہے اور تمام مکاتبِ فکر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اونگھ ناقض وضو نہیں ہے۔ اور تمام انبیاء اس کیفیت سے دو چار تھے، فرمان نبوی ہے: ((اِنَّا مَعْشَرَ الْأَنْبِيَاءِ تَنَامُ أَعْيُنُنَا وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُنَا)) '' ہم انبیاء کے گروہ کی ہماری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتے''

(الصحيحه: ۱۷۰۵، صحيح الجامع: ۲۲۸۷)

❀❀❀❀

جَمَاعُ أَبْوَابِ الآدَابِ الْمُحْتَاجِ إِلَيْهَا فِي إِتْيَانِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ إِلَى الْفَرَاغِ مِنْهَا

پیشاب اور پاخانے کے لیے جاتے ہوئے اور ان سے فراغت کے وقت ضروری آداب کا مجموعہ

٣٧......بَابُ التَّبَاعُدِ عَنِ الْغَائِطِ فِي الصَّحَارٰى عَنِ النَّاسِ

قضائے حاجت کے لیے لوگوں سے دور صحراؤں میں جانا چاہیے

٥٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرِ السَّعْدِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ -يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ- ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ............

عَنِ الْمُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ أَبْعَدَ.

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو (لوگوں سے) دور چلے جاتے۔''

٥١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ -قَالَ بُنْدَارٌ، قُلْتُ لِيَحْيٰى: مَا اسْمُهُ؟ فَقَالَ: عُمَيْرُ بْنُ يَزِيْدَ- حَدَّثَنِي عَمَّارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَ الْحَارِثُ بْنُ فُضَيْلٍ............

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي قَرَادٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَأَيْتُهُ خَرَجَ

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابو قراد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) نکلا، (ایک دفعہ)

---

(٥٠) اسناده صحيح، صحيح ابى داود: ١ الصحيحه: ١١٥٩۔ سنن النسائى، كتاب الطهارة، باب الابعاد عند ارادة الحاجة، رقم الحديث: ١٧۔ سنن ابى داود: ١۔ سنن ابن ماجه: ٣١۔ والترمذى، رقم: ٢٠۔ واحمد: ٢٤٨/٤۔ والدارمى، رقم: ٦٦٠۔ من طريق محمد بن عمرو.

(٥١) اسناده صحيح، صحيح ابى داود: ١١۔ سنن النسائى، كتاب الطهارة باب الابعاد عند ارادة الحاجة، رقم: ١٦، وفى الكبرىٰ، رقم: ١٧۔ سنن ابن ماجه: ٣٣٤۔ مسند احمد: ٢٢٤،٢٣٧،٤٤٣/٣ وعبدالله بن أحمد فى زيادته على المسند: ٢٢٤/٤.

مِنَ الْخَلَاءِ وَكَانَ إِذَا أَرَادَ حَاجَةً أَبْعَدَ .

میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ بیت الخلاء سے (حاجت پوری کرنے کے بعد) نکلے اور آپ قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تھے تو (لوگوں سے) دور تشریف لے جاتے تھے۔''

فوائد :......ان احادیث میں قضائے حاجت کے آداب کا بیان ہے کہ کھلی جگہ میں قضائے حاجت کے وقت اتنا دور جانا چاہے کہ انسان لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جائے۔ یا اگر نشیبی جگہیں ہیں، جہاں کوئی آڑ موجود ہو تو ان جگہوں میں قضائے حاجت کرنا بھی درست ہے، خواہ وہ آبادی کے قریب ہی ہوں، اسی طرح بیت الخلاء، یا کپڑے وغیرہ سے پردہ کر کے قضائے حاجت کرنا بھی درست ہے۔ قضائے حاجت میں مطلوب ستر ڈھانپنا ہے، وہ جیسے اور جہاں حاصل ہو جائے قضائے حاجت کرنا جائز و درست ہے۔

٣٨...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ التَّبَاعُدِ عَنِ النَّاسِ عِنْدَ الْبَوْلِ .

پیشاب کرتے وقت لوگوں سے (زیادہ) دور نہ جانے کی رخصت ہے

٥٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ............

عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ أَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَانْتَهٰى إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ ، فَقَامَ يَبُوْلُ كَمَا يَبُوْلُ أَحَدُكُمْ فَذَهَبْتُ أَتَنَحّٰى مِنْهُ ، فَقَالَ: اُدْنُهْ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتَّى قُمْتُ عَقِبَهُ حَتّٰى فَرَغَ .

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھا۔ آپ لوگوں کے گھورے (کوڑے کرکٹ کا ڈھیر) پر پہنچے تو کھڑے ہوکر پیشاب کرنے لگے۔ جس طرح تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرتا ہے۔ میں آپ سے ایک طرف ہٹنے لگا تو آپ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ! میں آپ کے قریب ہو گیا حتی کہ آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا (پھر کھڑا رہا) یہاں تک کہ آپ (پیشاب کر کے) فارغ ہو گئے۔''

فوائد :......١۔ نبی ﷺ کا عام معمول تو آبادی سے دور جا کر قضائے حاجت کرنا تھا لیکن آپ ﷺ کا آبادی کے قریب پر پیشاب کرنے کی علت کیا ہے؟ اس بارے میں قاضی عیاض رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں اس کا سبب یہ تھا کہ آپ مسلمانوں کے امور اور ان کے مصالح کی دیکھ بھال میں مشغول تھے، تو ہوسکتا ہے آپ کی مجلس طویل ہوگئی ہو اور

---

(٥٢) أحمد: ٤٠٢،٣٨٢/٥ـ من طريق منصور عن أبي وائل، صحيح بخاري، كتاب الوضوء، باب البول عند صاحبه والتستر بالحائط، رقم الحديث: ٢٤٧١،٢٢٥ـ صحيح مسلم: ٢٧٣ـ

پیشاب زیادہ آنے کی وجہ سے دور جانا مشکل ہوگیا ہو، اور اگر آپ دور جاتے تو تکلیف اٹھانا پڑتی، لہٰذا آپ نے ڈھیر کے نرم ہونے کی وجہ سے پیشاب کے لیے اس کا انتخاب کیا اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اپنے قریب اس لیے کھڑا کیا تاکہ آپ لوگوں کی نظروں سے چھپ سکیں، یہ تاویل بظاہر اچھی ہے۔(نووی: ٣/ ١٦٥)

٢۔ موزوں پر مسح کرنا اور حضر و قیام کی حالت میں مسح جائز ہے۔

٣۔ بوقت حاجت کھڑے ہوکر پیشاب کرنا بھی جائز ہے۔

٤۔ پیشاب کرنے والے کے قریب ہونا درست ہے۔

٥۔ پیشاب کرنے والا کا ساتھی سے قریب ہونے کی گزارش کرنا تاکہ وہ لوگوں سے چھپ سکے، جائز ہے۔

٦۔ پیشاب کے وقت ستر ڈھانپنا مستحب عمل ہے۔

٧۔ آبادی کے قریب پیشاب کرنا جائز ہے۔(نووی: ٣/ ١٦٦)

٣٩...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الِاسْتِتَارِ عِنْدَ الْغَائِطِ .

قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنا مستحب ہے

٥٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوْبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ فِي حَاجَتِهِ هَدَفًا أَوْ حَائِشَ نَخْلٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبَّانَ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ ابْنَ إِدْرِيْسَ يَقُوْلُ ، قُلْتُ لِشُعْبَةَ: مَا تَقُوْلُ فِي مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ ؟ قَالَ: ثِقَةٌ . قُلْتُ: فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي عَنْ سُلَّمٍ الْعُلْوِيِّ ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَّانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَكْتُبُ فِي سَبُّوْرَجةٍ . قَالَ: سُلَّمُ الْعَلَوِيُّ الَّذِي كَانَ يَرٰى - يَعْنِي الْهِلَالَ- قَبْلَ النَّاسِ . قَالَ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کرتے وقت ٹیلے یا کھجوروں کے جھنڈ سے پردہ کرنا پسند کرتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن ابان کو کہتے ہوئے سنا (وہ کہتے ہیں) میں نے ابن ادریس کو کہتے ہوئے سنا، میں نے شعبہ سے پوچھا: آپ مھدی بن میمون کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: (وہ) ثقہ (راوی) ہے۔ میں نے کہا: مجھے انہوں نے سلم علوی سے بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابان بن ابوعیاش کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس تختی پر لکھتے ہوئے دیکھا ہے۔ مھدی کہتے ہیں: سلم علوی وہ ہیں کہ جو

(٥٣) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب يستتر به لقضاء الحاجة، رقم: ٣٤٢، ٢٤٢٩۔ سنن ابی داود: ٢٥٤٩۔ سنن ابن ماجه: ٣٤٠، سنن الدارمي: ٦٦٣، ٧٥٥۔ واحمد: ١/ ٢٠٤، ٢٠٥۔ وابن حبان في صحيحه: ١١٤١، ١٤١٢۔ وابو يعلى: ١٢/ ١٥٧.

أَبُـوْ بَـكْـرٍ: وَ مُـحَـمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوْبَ هُوَ مُـحَـمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوْبَ نَسَبُهُ إِلٰـى جَدِّهِ هُوَ الَّذِيْ قَالَ عَنْهُ شُعْبَةُ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوْبَ سَيِّدُ بَنِيْ تَمِيْمٍ .

لوگوں سے پہلے چاند دیکھ لیا کرتے تھے۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: محمد بن ابو یعقوب، محمد بن عبداللہ بن ابو یعقوب ہیں۔ وہ (محمد) اپنے دادا (ابو یعقوب) کی طرف منسوب ہیں (یعنی انہیں محمد بن عبداللہ کہنے کی بجائے محمد بن ابو یعقوب کہہ دیا جاتا ہے) شعبہ ان کے (دادا کے) متعلق کہتے ہیں: مجھے محمد بن ابو یعقوب نے روایت بیان کی جو کہ بنی تمیم کے سردار ہیں (یعنی ابو یعقوب)

فوائد:......قضائے حاجت کے وقت درختوں یا اونچی جگہ کے پیچھے اس قدر چھپنا یا نشیبی زمین میں اتنا پردہ حاصل کرنا کہ لوگوں کی نظروں سے انسان کا تمام جسم غائب ہو جائے، مستحب عمل اور سنت موکدہ ہے۔ (نووی: ٤/ ٣٤)

٤٠...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوْجِ لِلْبَرَازِ بِاللَّيْلِ إِلَى الصَّحَارٰى

عورتوں کو قضائے حاجت کے لیے رات کے وقت صحراؤں میں جانے کی اجازت ہے

٥٤ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ـ يَعْنِي الطَّفَاوِيَّ ـ ثَنَا هِشَّامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ امْرَأَةً جَسِيْمَةً فَكَانَتْ إِذَا خَرَجَتْ لِحَاجَتِهَا بِـاللَّيْلِ أَشْرَفَتْ عَلَى النِّسَاءِ ، فَرَاٰهَا عُمَرُ بْـنُ الْـخَـطَّـابِ ، فَـقَـالَ: أُنْظُـرِيْ كَيْفَ تَـخْـرُجِيْـنَ فَـإِنَّكِ وَالـلّٰهِ مَا تُخْفِيْنَ عَلَيْنَا إِذَا خَـرَجْـتِ ، فَـذَكَرَتْ ذٰلِكَ سَوْدَةُ لِنَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ ، وَفِـي يَـدِهِ عِرْقٌ ، فَمَا رَدَّ الْعِرْقَ مِـنْ يَـدِهِ حَتّٰى فَرَغَ الْوَحْيُ . فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ قَـدْ جَـعَـلَ لَـكُـنَّ رُخْـصَةً أَنَّ تَـخْــرُجْنَ لِـحَـوَائِـجِـكُـنَّ . حَـدَّثَـنَا أَبُوْبَكْرٍ حَدَّثَنَا

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بھاری جسم والی خاتون تھیں۔ وہ جب رات کے وقت قضائے حاجت کے لیے نکلتیں تو (اپنے لمبے قد کی وجہ سے) عورتوں سے ممتاز نظر آتیں (ایک روز) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو کہا: ذرا غور کریں آپ (گھر سے) کیسے نکلتی ہیں، اللہ کی قسم! جب آپ باہر نکلتی ہیں تو آپ ہم پر مخفی نہیں رہتیں۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ (آپ کھانا کھا رہے تھے) اور آپ کے ہاتھ میں ہڈی تھی۔ آپ نے ہڈی اپنے ہاتھ سے ابھی رکھی نہیں تھی کہ وحی پوری ہوگئی۔ آپ نے فرمایا: '' اللہ تعالیٰ

(٥٤) صحيح بخاری، كتاب تفسير القراٰن، باب قوله ﴿لا تدخلوا بيوت النبى الا ان يوذن لكم الى طعام﴾ حديث: ٢٧٩٥ـ صحيح مسلم: ٢١٧٠، رقم الحديث، مسند احمد: ٥٦/٦ـ وابو يعلى: ٤٠٨/٧ـ رقم الحديث: ٢٣١٥٥.

أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَّامٍ بِنَحْوِهِ .

نے تمہیں اپنی ضروریات کے لیے (گھر سے باہر) نکلنے کی اجازت دی ہے۔“

فوائد :......۱۔اس حدیث میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان ہے اور اہل فضل اور کبار شخصیات کو ان کے مصالح، خیر خواہی کی تنبیہ کرنا اور تکرار کرنا جائز ہے۔

۲۔ اس میں ہڈی چوسنے کے جواز کا بیان ہے۔

۳۔ عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر قضائے حاجت کے لیے مخصوص جگہوں میں جانا جائز ہے، کیونکہ شریعت نے انہیں اس کی اجازت دی ہے۔(نووی: ۱۴/ ۱۵۰)

۴۔ ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں، یہ حدیث دلیل ہے کہ عورتیں والدین اور عزیز واقارب کی زیارت کے لیے جاسکتی ہیں اسی طرح ضروری حاجات کے لیے ان کا گھر سے نکلنا جائز ہے اور یہ مسجد میں نکلنے کے حکم کی طرح ہے۔ مہلب رحمہ اللہ کہتے ہیں: اجنبی عورت (غیر محرم) سے پردے کے پیچھے ہم کلام ہونا جائز ہے۔

(شرح ابن بطال: ۱۳/ ۳۶۷)

۴۱...... بَابُ التَّحَفُّظِ مِنَ الْبَوْلِ كَیْ لَا یَصِیْبَ الْبَدَنَ وَ الثِّیَابَ وَ التَّغْلِیْظَ فِی تَرْكِ غَسْلِهِ إِذَا أَصَابَ الْبَدَنَ أَوِ الثِّیَابَ .

بدن اور کپڑوں کو پیشاب لگنے سے بچانا چاہیے، اگر بدن یا کپڑوں کو پیشاب لگ جائے تو اسے نہ دھونے پر سخت وعید ہے

۵۵۔ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی ، ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحَائِطٍ مِنْ حِیْطَانِ مَكَّةَ أَوِ الْمَدِیْنَةِ ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِی قُبُوْرِهِمَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِی كَبِیْرٍ . ثُمَّ قَالَ: بَلٰی ، كَأَنَّ أَحَدَهُمَا لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْاٰخَرُ

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے باغوں میں سے کسی باغ کے پاس سے گزرے۔ آپ نے دو انسانوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے، انہیں عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر فرمایا: کیوں نہیں!

(۵۵) صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب من الکبائر أن لا یستتر من بوله، رقم: ۲۱۶، ۲۱۸۔ صحیح مسلم، رقم: ۴۳۹۔ سنن ترمذی، رقم: ۶۵۔ سنن نسائی، رقم: ۳۱۔ سنن ابی داود، رقم: ۲۱۔ سنن ابن ماجه، رقم: ۳۴۷۔ مسند احمد : ۱/ ۲۲۵۔ من طریق منصور عن مجاهد، سنن دارمی رقم: ۷۳۹۔

يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ . ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا كَسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِّنْهُمَا كَسْرَةً فَقِيْلَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا ؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا ـ أَوْ إِلٰى أَنْ يَيْبَسَا ـ

(بڑے گناہ ہی کی وجہ سے انہیں عذاب دیا جا رہا ہے) ان میں سے ایک اپنے پیشاب سے بچا نہیں کرتا تھا۔ اور دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ٹہنی منگوائی اور اسے (چیر کر) دو حصے کر دیا۔ پھر ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا۔ آپ سے عرض کی گئی: (اے اللہ کے رسول!) آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: شاید ان کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے جب تک یہ ٹہنیاں سوکھ نہ جائیں۔''

٥٦ـ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، ثَنَا الْأَعْمَشُ ، سَمِعْتُ مُجَاهِدًا ، يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَبْرَيْنِ ، بِمِثْلِهِ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے، پھر اوپر والی حدیث کی طرح بیان کیا۔''

فوائد:......ا۔ عذاب قبر برحق ہے، معتزلہ کے برعکس اہل حق کا یہی مذہب ہے۔

۲۔ انسان کا پیشاب نجس ہے اور اس حدیث میں چغلی اور غیبت کی سخت حرمت کا بیان ہے۔

(نووی: ۳/ ۲۰۱)

۳۔ پیشاب آلود کپڑوں سے احتراز کرنا چاہیے، کپڑوں اور بدن پر لگی نجاست کا بھی یہ حکم ہے اور نجاستوں کو زائل کرنا واجب ہے، نیز پیشاب سے بے احتیاطی عذاب قبر میں مبتلا ہونے کا بڑا سبب ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ)) ''عذاب قبر کا اکثر باعث پیشاب ہے۔''

(ابن ماجہ: ۳۴۸، احمد: ۲/ ۳۲۶، حاکم: ۱/ ۱۸۳، صحیح الجامع: ۱۲۰۲، صحیح)

۴۔ عذاب میں تخفیف کا سبب وہ شاخ نہیں تھی بلکہ اس کے ذریعے اس وقت کا تعین کیا گیا جس میں ان قبر والوں کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

---

(٥٦) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الدليل على نجاسة البول و وجوب الاستبراء منه، رقم: ٢٩٢ـ صحيح بخارى، رقم: ٢١٦، ٦٠٥٢ـ سنن ترمذى، رقم: ٧٠ـ سنن نسائى رقم: ٣١ـ سنن ابى داود، رقم: ٢٠، سنن دارمى رقم: ٧٣٢ـ وابن ماجه، رقم: ٣٤٧.

۴۲...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارِهَا عِنْدَ الْغَائِطِ وَ الْبَوْلِ ، بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ

پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے اور پشت کرنے کی ممانعت کے متعلق نبی ﷺ سے مروی حدیث کا بیان جس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے

۵۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَلَاءٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ثَنَا الزُّهْرِيُّ ، وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ اللَّيْثِيِّ............

عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَسْتَقْبِلُوْا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا . قَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ ، فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ الْجَبَّار .

''حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرو نہ اس کی طرف پشت کرو، لیکن مشرق یا مغرب کی طرف کر لو۔'' حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم (ملک) شام آئے تو ہم نے قبلہ رخ بنے ہوئے بیت الخلاء پائے۔ تو ہم اس سے (قبلہ رخ سے) مڑ کر (ان بیت الخلاء میں) بیٹھتے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے۔'' یہ عبدالجبار کی روایت کے الفاظ ہیں۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ فضا اور کھلی جگہ میں پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت کرنا حرام ہے اور یہ قضائے حاجت کے آداب میں سے اہم ادب ہے۔ مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرنا یا پشت کرنا یا اہل عرب کے لیے ہے کیونکہ ہمارے ہاں مغرب کی طرف قبلہ ہے ، لہٰذا ہمیں مشرق ومغرب نہیں بلکہ شمال اور جنوب کی طرف منہ یا پشت کرنی چاہیے۔

۴۳...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

بَعْدَ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْهُ مُجْمَلًا غَيْرَ مُفَسَّرٍ . قَدْ يَحْسِبُ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ أَنَّ الْبَوْلَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ جَائِزٌ لِكُلِّ بَائِلٍ وَ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ . وَ يَتَوَهَّمُ مَنْ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَ لَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْمُفَسَّرِ وَ الْمُجْمَلِ اَنَّ فِعْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذَا نَاسِخٌ لِنَهْيِهِ عَنِ الْبَوْلِ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ .

---

(۵۷) صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب قبلة اهل المدینة واهل الشام والمشرق، رقم: ۳۹۴۔ صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الاستطابة، رقم: ۲٦٤۔ سنن نسائی، رقم: ۲۲،۲۰۔ سنن ابی داود، رقم: ۹۔ مسند احمد: ۵/۴۲۱۔ ترمذی، ۳۱۸۔ وابن ماجه: ۳۱۸.

قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے کے متعلق نبی ﷺ سے مجمل غیر مفسر ممانعت کے بعد، اس حدیث کا بیان جس میں نبی ﷺ سے قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے کی رخصت آئی ہے۔ کم علم شخص اس سے یہ سمجھ سکتا ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا ہر شخص کے لیے اور ہر جگہ جائز ہے۔ علم کی فہم وفراست نہ رکھنے والے اور مفسر و مجمل میں تمیز کرنے والے شخص کو یہ وہم ہوسکتا ہے کہ نبی ﷺ کا فعل آپ کے قبلہ رخ پیشاب کرنے کی ممانعت کا ناسخ ہے۔

٥٨۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا اَبُوْبَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا وَهْبٌ۔ يَعْنِى ابْنَ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ۔ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ............

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے سے منع کیا، پھر میں نے آپ کو آپ کی وفات سے ایک سال قبل اس کی طرف منہ (کر کے پیشاب) کرتے ہوئے دیکھا۔

٤٤...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمُفَسَّرِ لِلْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِى الْبَابَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ

گزشتہ دو ابواب میں مذکور دو احادیث کی تفسیر کرنے والی حدیث کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ اِنَّمَا نَهٰى عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارِهَا عِنْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فِى الصَّحَارٰى وَالْمَوَاضِعِ اللَّوَاتِىْ لَاسُتْرَةَ فِيْهَا ، وَاَنَّ الرُّخْصَةَ فِىْ ذٰلِكَ فِى الْكُنَفِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِىْ بَيْنَ الْمَتَغَوِّطِ وَالْبَائِلِ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ حَائِطٌ اَوْ سُتْرَةٌ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ پاخانہ اور پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے اور پشت کرنے کے متعلق نبی ﷺ کی ممانعت، صحراؤں اور ان جگہوں کے بارے میں ہے جن میں پردہ یا آڑ نہ ہو۔ بیت الخلاء اور وہ مقامات جہاں پاخانہ اور پیشاب کرنے والے اور قبلہ کے درمیان کوئی دیوار یا آڑ ہو، اس کی رخصت ہے۔

٥٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الأَعْلٰى ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْبَغْدَادِيُّ ، ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ،

---

(٥٨) (اسناده صحيح) سنن ترمذى، كتاب الطهارة، باب ماجاء فى من الرخصة فى ذلك، رقم: ٩۔ سنن ابى داود، كتاب الطهارة، باب الرخصة فى ذلك، رقم: ١٣۔ سنن ابن ماجه، رقم: ٣٢٥۔ واحبان (موارد) رقم: ١٣٤۔ والحاكم: ١/١٥٤۔ ووافقه الذهبى، مسند احمد: ١٤٣٤٣.

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ـ الثَّقَفِيَّ ـ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، ثَنَا أَبُوْ هِشَّامٍ يَعْنِي الْمَخْزُوْمِيَّ ، ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَإِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَجْلَانَ ، قَالَ بُنْدَارٌ فِي حَدِيْثِهِ: قَالَ ، حَدَّثَنِيْ . وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ: قَالَ ، حَدَّثَنَا . وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ: قَالَ ، سَمِعْتُ . وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ............

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ ابْنَةِ عُمَرَ فَصَعَدْتُ عَلٰى ظَهْرِ الْبَيْتِ فَأَشْرَفْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ عَلٰى خَلَائِهِ مُتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُتَوَجِّهٍ نَحْوَ الشَّامِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ الْأَعْلٰى . وَفِيْ خَبَرِ أَبِيْ هِشَّامٍ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو میں (ان کے) گھر کی چھت پر چڑھا۔ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جب کہ آپ قبلہ کی طرف پشت کیے، شام کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کر رہے تھے۔ یہ عبدالاعلیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں اور ابو ہشام کی خبر (حدیث) میں مستقبل القبلة (قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے) کے الفاظ ہیں۔

٦٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ............

عَنْ مَرْوَانَ الأَصْغَرِ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ إِلَيْهَا . قُلْتُ: أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا ؟ قَالَ: بَلٰى . إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ ، فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ .

''حضرت مروان اصغر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی سواری کو قبلہ رخ بٹھایا، پھر وہ اس کی طرف (منہ کر کے) بیٹھ کر پیشاب کرنے لگے۔ میں نے عرض کی: (اے) ابوعبدالرحمٰن کیا اس سے منع نہیں کیا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں: بلاشبہ کھلی فضا میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن جب آپ کے اور قبلہ کے درمیان پردہ کرنے والی کوئی چیز ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔''

---

(٥٩) صحيح بخاری، كتاب الوضوء، باب التبرز فی البيوت، رقم: ١٤٨، ١٤٥ـ ومسلم: كتاب الطهارة، باب الاستطابة، رقم: ٢٦٦ـ وأبو داؤد، رقم: ١٢ـ مسند احمد: ١٣/٢، ٤١ـ مؤطا امام مالك: ١٩٣/١، ١٩٤.

(٦٠) اسناده حسن، سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب كراهية استقبال القبلة منه قضاء الحاجة، رقم: ١١ـ والبيهقی: ٩٢/١ـ من حديث أبی داؤد به، والدار قطنی: ٥٨/١ـ والحاكم علی شرط البخاری: ١٥٤/١ـ ووافقه الذهبی.

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ بیت الخلا میں یا کسی رکاوٹ کے پیچھے پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت کرنا جائز ہے۔ اور اس میں کوئی قباحت نہیں۔ البتہ بیت الخلاء اور رکاوٹ کے پیچھے پیشاب اور پاخانہ کی صورت میں قبلہ کی طرف منہ اور پشت نہ کرنا مستحب عمل ہے۔ نیز کچھ لوگ اسے اللہ کے رسول ﷺ کا خاصہ قرار دیتے ہیں لیکن اختصاص کی کوئی دلیل ثابت نہیں، لہٰذا آپ کے اس فعل کو جواز پر محمول کیا جائے گا۔

۴۵...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ قَائِماً .

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت

٦١ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، ثَنَا أَبُوْعَوَانَةَ ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جَنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ ، وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدِ الْعَسْكَرِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ـ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ـ وَهُوَ الْأَعْمَشُ ـ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ............

عَنْ حُذَيْفَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ .

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے گھورے (کوڑے کرکٹ کے ڈھیر) پر آئے تو آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔''

٦٢ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ، ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنَا............

أَبُوْ حَازِمٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَبُوْلُ قَائِمًا فَإِنَّهُ تُحَدَّثُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ . وَقَالَ: قَدْ رَأَيْتُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ يَفْعَلُهُ .

''حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ تو انہوں نے فارغ ہو کر اپنے اس فعل کی دلیل بیان کرتے ہوئے کہا: میں نے اپنے سے افضل شخص کو یہ کام کرتے ہوئے دیکھا ہے (یعنی رسول اللہ ﷺ کو۔)''

---

(٦١) صحيح بخاری، كتاب الوضوء، باب البول قائما وقاعدا، رقم: ٢٢٤، ٢٢٦ـ سنن ترمذی، رقم: ١٣ـ صحيح مسلم، الطهارة، باب المسح على الخفين، رقم: ٢٧٣ـ من حديث الأعمش به، سنن نسائی: ٢٨ـ سنن ابی داود: ٢٣ـ مسند احمد: ٥/٣٨٢، ٤٠٢.

(٦٢) اسناده، الطبرانی فی الأوسط: ٦/١٥٢، ١٥٣، ١٧١ـ مجمع الزوائد للهيثمی: ١/٢٠٦.

۴۶......بَابُ اسْتِحْبَابِ تَفْرِيجِ الرِّجْلَيْنِ عِنْدَ الْبَوْلِ قَائِمًا ، إِذْ هُوَ أَحْرٰى أَنْ لَّا يَنْشُرَ الْبَوْلُ عَلَى الْفَخِذَيْنِ وَ السَّاقَيْنِ .

کھڑے ہو کر پیشاب کرتے وقت ٹانگوں کو پھیلانا مستحب ہے

کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ پیشاب رانوں اور پنڈلیوں پر نہ پھیلے

٦٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ.......... عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتٰى عَلَى سُبَاطَةِ بَنِي فُلَانٍ فَفَرَّجَ رِجْلَيْهِ وَبَالَ قَائِماً .

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فلاں لوگوں کے گھورے پر آئے، پھر اپنے دونوں پاؤں پھیلائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے، بشرطیکہ پیشاب کے چھینٹوں سے بچاؤ ممکن ہو۔ اس جواز کے باوجود بیٹھ کر پیشاب کرنا اولی وافضل ہے کیونکہ بیٹھ کر پیشاب کرنا آپ کا دائمی معمول تھا اور اس میں پیشاب کے چھینٹوں سے زیادہ بچاؤ ہے۔ پھر کھڑے ہو کر پیشاب کی ممانعت میں جتنی روایات وارد ہوئی ہیں وہ تمام ضعیف ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ((رَاٰنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبولُ قَائِمًا ، فَقَالَ: يَا عُمَرُ! لَا تَبُلْ قَائِمًا ، فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ .)) " رسول اللہ ﷺ نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا تو فرمایا: ''عمر! کھڑے ہو کر پیشاب مت کرو۔'' پھر اس کے بعد میں نے کھڑے ہو کر کبھی پیشاب نہیں کیا۔'' (بیهقی : ١/ ١٠٢، ابن ماجه: ٣٠٨، الضعيفه: ٩٣٤)) اسناد ہ ضعیف، عبدالکریم بن ابوالمخارق ضعیف راوی ہے۔ بلکہ بسند صحیح ثابت ہے کہ کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ((مَا بُلْتُ قَائِمًا مُنْذُ اَسْلَمْتُ)) اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ (كشف الاستار: ١/ ٥٦ اسناده صحيح.)

۴۷...... بَابُ كَرَاهِيَةِ تَسْمِيَةِ الْبَائِلِ مُهْرِيْقًا لِلْمَاءِ .

پیشاب کرنے والے کو پانی بہانے والا کہنا مکروہ ہے

٦٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ وَبْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي..........

(٦٣) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه: كتاب الطهارة باب ماجاء في البول قائمًا: ٣٠٦۔ صحيح سنن ترمذی: ١٣، ١٢۔ مسند احمد: ٢٤٦/٦۔ والحميدی: ١٥٢/١، والطبرانی فی الكبير: ٤٠٥/٢۔ والبيهقی: ١٠١/١۔ رقم الحديث: ١٧٤٤٨.

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَالَ فِي الشِّعْبِ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ . وَلَمْ يَقُلْ: إِهْرَاقَ الْمَاءِ .

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مزدلفہ کی رات گھاٹی میں (اتر کر) پیشاب کیا۔'' یہ نہیں کہا کہ (نبی ﷺ نے) پانی بہایا۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ پیشاب کرنے کے لیے پیشاب کا لفظ استعمال کرنا چاہیے۔ اس کے لیے پانی بہانا یا ایسا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیے جو حلال چیزوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۸...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ فِي الطِّسَاسِ .

پیالے یا تھال میں پیشاب کرنے کی رخصت

٦٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمٌ ـ يَعْنِي ابْنَ أَخْضَرَ ـ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ............

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كُنْتُ مُسْنِدَةً النَّبِيَّ ﷺ إِلَى صَدْرِيْ فَدَعَا بِطَسْتٍ فَبَالَ فِيْهَا ، ثُمَّ مَالَ فَمَاتَ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے نبی ﷺ کو اپنے سینے کے ساتھ ٹیک لگوائی ہوئی تھی کہ آپ نے ایک پیالہ منگوایا اور اس میں پیشاب کیا، پھر آپ (ایک طرف) جھک گئے اور فوت ہو گئے۔''

فوائد:......امیمہ بنت رقیقہ بیان کرتی ہیں: ((كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَدَحٌ مِنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهِ يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ)) ''نبی ﷺ کی چارپائی کے نیچے کھجور کی لکڑی کا برتن تھا، جس میں آپ ﷺ رات کے وقت پیشاب کرتے تھے۔'' (ابوداؤد: ٢٤، نسائی: ٣٢، صحیح الجامع: ٤٨٣٢ صحیح) شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ رات کے وقت پیشاب کے لیے برتن رکھنا جائز ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (نیل الاوطار: ١/ ٩٩)

۴۹...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ وَفِيْ نَهْيِهِ عَنْ ذٰلِكَ دَلَالَةٌ عَلٰى إِبَاحَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الْجَارِي

ایسے کھڑے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے جو چلتا نہ ہو اس ممانعت میں چلتے پانی میں پیشاب کرنے کی رخصت کی دلیل بھی ہے

(٦٤) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة، رقم الحديث: ١٢٨٠ـ بخاری، رقم: ١٣٩ـ سنن ابی داود رقم: ١٩٢١ـ والنسائی، رقم: ٣٠١٩ـ مسند احمد: ٢١٦٣٩.

(٦٥) صحيح بخاری كتاب الوصايا، باب الوصايا رقم الحديث: ٢٧٤١ـ صحيح مسلم، الوصية، باب ترك الوصية لمن ليس له شیء يوصى فيه: ١٦٣٦ـ سنن نسائی، رقم: ٣٢ـ سنن ابن ماجة: ٦٢٦ـ وابن حبان فی صحيحه: ٦٦٠٣ـ والبيهقی: ٤٨٤ـ والترمذی فی الشمائل، رقم: ٣٨٧ـ مسند احمد: ٢٢٩١١.

٦٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ـ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ ـ عَنْ أَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . وَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . قَالَ: لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الَّذِي لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ . وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:''تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے، کہ (پیشاب کرنے کے بعد) پھر اس سے غسل کرے۔''مخزومی کی روایت میں یہ ہے کہ''ٹھہرے پانی میں (پیشاب نہ کرے) کہ پھر اس سے غسل کرے۔

فوائد:......١۔ مہلب رحمہ اللہ کہتے ہیں: کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت کو اصول فقہ کے قواعد پر پرکھا جائے گا، چنانچہ اگر پانی کثیر دو مٹکوں سے زائد ہو تو کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی نہی تنزیہی ہے، کیونکہ ایسا پانی طاہر ہی رہتا ہے تاوقتیکہ اس کے تینوں اوصاف میں سے کوئی وصف تبدیل نہ ہو اور اگر پانی قلیل (دو مٹکوں سے کم ہو) تو ایسے پانی میں پیشاب نہ کرنا واجب ہے کیونکہ اس میں نجاست گرنے سے پانی فاسد ہو جاتا ہے۔

(شرح ابن بطال: ١/ ٣٧٧)

٢۔ نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں حدیث کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے اگر بہنے والا پانی کثیر ہو تو اس میں پیشاب کرنا حرام نہیں، لیکن اس میں پیشاب کرنے سے گریز کرنا افضل ہے، لیکن اگر بہتا پانی قلیل ہو تو ہمارے اصحاب میں سے ایک جماعت کا موقف ہے کہ اس میں پیشاب کرنا مکروہ ہے لیکن راجح یہ ہے کہ اس قلیل پانی میں پیشاب کرنا حرام ہے۔ کیونکہ مذہب شافعی کی رو سے پیشاب اس پانی کو نجس کر دے گا اور بے خبر شخص بے خبری میں اس نجس پانی کو استعمال کر لے گا۔ (نووی: ٣/ ١٨٦)

٥٠...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّغَوُّطِ عِلَّةَ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ ظِلِّهِمُ الَّذِيْ هُوَ مَجَالِسُهُمْ .

مسلمانوں کے راستے اور ان کی سایہ دار بیٹھنے کی جگہوں میں قضائے حاجت کی ممانعت

٦٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ............

---

(٦٦) صحيح بخاری كتاب الوضوء، باب البول فی الماء الدائم: ٢٣٩ـ صحيح مسلم، الطهارة، باب النهی عن البول فی الماء الراكد: ٢٨٢ـ سنن نسائی: ٥٨ـ سنن ابی داود: ٦٩، ٧٠ـ وابن ماجه، رقم: ٣٤٤ـ مسند احمد: ٢/ ٣٩٤، ٤٦٤.

عَـنْ أَبِـىْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَـالَ: اتَّقُوْا الـلَّعِنَتَيْنِ ـ أَوِ اللَّعَّانَيْنِ ـ . قِيْلَ: وَمَا هُمَا ؟ قَـالَ: الَّـذِىْ يَتَـخَـلّٰـى فِى طَرِيْقِ النَّاسِ أَوْ ظِلِّهِمْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَإِنَّمَا اسْتَدْلَلْتُ عَلٰى أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ أَرَادَ بِـقَوْلِهِ: أَوْ ظِلَّهُمْ ، الظِّلُّ الَّذِى يَسْتَظِلُّوْنَ بِهِ إِذَا جَلَسُوْا مَجَالِسَهُمْ ، بِـخَبَرِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ أَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ فِىْ حَاجَتِهِ هَدَفاً أَوْ حَائِشَ نَـخْلٍ ، إِذِ الْهَدَفُ هُوَ الْحَائِطُ . وَالْحَائِشُ مِـنَ الـنَّـخْـلِ: الـنَّـخْلَاتُ الْـمُـجْتَمِعَـاتُ وَإِنَّمَا سُمِّىَ الْبُسْتَانُ حَائِشًا لِكَثْرَةِ أَشْجَارِهِ . وَلَا يَـكَـادُ الْهَدَفُ يَكُوْنُ إِلَّا وَلَهُ ظِلٌّ إِلَّا وَقْـتَ اسْتِوَاءِ الشَّمْسِ . فَأَمَّا الْحَائِشُ مِنَ الـنَّـخْـلِ فَـــلَا يَكُوْنُ وَقْتٌ مِنَ الْأَوْقَاتِ بِـالنَّهَارِ إِلَّا وَلَهَا ظِلٌّ . وَالنَّبِىُّ ﷺ قَدْ كَانَ يَسْتَـحِـبُّ أَنْ يَسْتَتِـرَ الْـإِنْسَـانُ فِى الْغَائِطِ بِالْهَدَفِ وَالْحَائِشِ وَإِنْ كَانَ لَهُمَا ظِلٌّ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:'' دولعنتوں سے بچو، یا فرمایا: لعنت کا باعث بننے والی دو چیزوں سے بچو (یعنی جن کی وجہ سے لوگ لعنت کرتے ہیں) عرض کی گئی: وہ کونسی دو چیزیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص جو لوگوں کے راستے یا ان کے سائے (والی جگہ) میں قضائے حاجت کرتا ہے۔''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "او ظلھم" ان کے سائے والی جگہ میں'' سے نبی اکرم ﷺ کی مراد وہ سایہ دار جگہیں ہیں جن میں وہ اپنی محفلیں قائم کرتے وقت سایہ حاصل کرتے ہیں۔ میں نے یہ استدال حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے کیا ہے کہ نبی ﷺ قضائے حاجت کے لیے اونچی جگہ (جیسے دیوار یا ٹیلہ وغیرہ) یا کھجوروں کے جھنڈے سے پردہ کرنا پسند کرتے تھے۔کیونکہ ہدف سے مراد دیوار ہے اور کھجوروں کے جھنڈ سے مراد کھجوروں کا مجموعہ ہے۔ باغ کو درختوں کی کثرت کی بنا پر حائش (جھنڈ) کہتے ہیں۔ ھـــــدف کا سایہ سورج کے استوا کے سوا ہر وقت ہوتا ہے۔ جبکہ کھجوروں کے جھنڈ کا سایہ سارا دن رہتا ہے(یعنی استوا کے وقت بھی اس کا سایہ ہوتا ہے) اور نبی اکرم ﷺ پسند کیا کرتے تھے کہ انسان قضائے حاجت کے لیے ھـدف (دیوار یا ٹیلے وغیرہ) یا جھنڈ سے پردہ کرے اگرچہ ان دونوں کا سایہ ہو۔

فــوائــد:......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ لوگوں کی گزرگاہ میں ان کے سایہ حاصل کرنے والے درختوں کے نیچے پاخانہ کرنا حرام ہے کیونکہ اس میں اہل اسلام کی ایذا رسانی کا سامان ہے گزرنے والا نجاست سے لتھڑے گا اور بدبو سے تکلیف محسوس کرے گا۔ (عون المعبود: ۱/ ۲۷)

(٦٧) صحيح مسلم كتاب الطهارة، باب النهى عن التخلى فى الطرق والظلال، رقم: ٢٦٩ـ سنن ابى داود: ٢٥ـ مسند احمد: ٣٧٢/٢ـ وابن حبان فى صحيحه: ١٤١٥ـ والحاكم: ٢٩٦/١.

۲۔ وہ راستے جو لوگوں کی عام گزرگاہ نہ ہوں اور ایسے سایہ دار درخت جہاں سایہ حاصل کرنا لوگوں کا معمول نہ ہو، وہاں بول و براز کرنے کی ممانعت نہیں ہے۔

۵۱...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِيْنِ .

شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونا منع ہے

٦٨ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، حَدَّثَنَا عِيْسٰى ـ يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ ـ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ............

أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسُّ ذَكَرَه بِيَمِيْنِهِ .

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنی شرم گاہ کو اپنے دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔''

فوائد:......اس حدیث کی کے 'فوائد' حدیث ''٦٧'' میں ملاحظہ کریں۔

۵۲...... بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمُتَوَضَّأِ

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت شیطان ملعون سے (اللہ تعالیٰ کی) پناہ مانگنی چاہیے

٦٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ـ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ أَيْضاً قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ............

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ ، فَإِذَا دَخَلَهَا أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ . هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ ،

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ان بیت الخلاء میں (شریر وخبیث) جن حاضر ہوتے ہیں۔ لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص ان میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھ لے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

---

(٦٨) صحيح بخارى، كتاب الوضوء، باب النهى عن الاستنجاء باليمين، رقم: ١٥٤ـ صحيح مسلم، الطهارة، لا يمسك ذكره بيمينه اذا بال: ٢٦٧ـ سنن نسائى: ٢٤ـ سنن ابى داود: ٣١ـ سنن ابن ماجه: ٣١٠ـ مسند احمد: ٣٨٣/٤،٥/٣١١، ٣٩٥ـ سنن الدارمى: ٦٧٣ـ

(٦٩) (اسناده صحيح)، الصحيحة: ١٠٧٠ـ سنن ابى داود، كتاب الطهارة، باب ما يقول الرجل اذا دخل الخلاء، رقم الحديث: ٦ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٦ـ الترمذى: ٥ـ مسند احمد: ٣٦٩/٦، ٣٧٣ـ وابن حبان فى صحيحه: ١٤٠٦، ١٤٠٨ـ الحاكم: ٢٩٧/١، ٢٩٨.

غَيْـرَ أَنَّـهُ قَالَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ وَكَذَا قَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ فِي حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ .

أَعُـوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) ''اے اللہ! میں شریر جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔'' یہ بندار کی حدیث کے الفاظ ہیں۔لیکن انہوں نے کہا ہے: عن النضر بن انس اس طرح یحییٰ بن حکیم نے ابن ابی عدی سے روایت کرتے ہوئے: عن النصر بن انس کہا ہے (یعنی سمعت کی بجائے عن صیغہ استعمال کیا ہے۔)

فوائد:......ا۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے قبل مذکورہ دعا پڑھنا مشروع ہے۔

۲۔ قضائے حاجت کی جگہیں، بیت الخلاء وغیرہ شیاطین کی آماجگاہ ہیں اور قضائے حاجت کی صورت میں شیطانی حملوں اور وسوسوں سے بچنے کا واحد حل اس مسنون وظیفہ کا اہتمام ہے بصورت دیگر شیاطین انسانوں کو جسمانی اور روحانی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔لہٰذا اس دعا کا اہتمام بہر صورت کرنا چاہیے۔

۵۳...... بَابُ إِعْدَادِ الْأَحْجَارِ لِلْاِسْتِنْجَاءِ عِنْدَ إِتْيَانِ الْغَائِطِ .

قضائے حاجت کے بعد استنجا کرنے کے لیے ڈھیلے گن کر استعمال کرنا

۷۰۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَعِيْدُ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ............

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ ، قَالَ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَبَـرَّزَ ، فَـقَـالَ: إِئْتِـنِـيْ بِثَـلَاثَةِ أَحْجَارٍ . فَـوَجَـدْتُ لَـهُ حَـجَرَيْنِ وَرَوْثَةَ حِمَـارٍ ، فَـأَمْسَكَ الْحَجَرَيْنِ وَطَرَحَ الرَّوْثَةَ ، وَقَالَ: هِيَ رِجْسٌ .

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ نے قضائے حاجت کا اردہ کیا تو فرمایا: ''مجھے تین ڈھیلے لا دو۔'' مجھے آپ کے لیے دو ڈھیلے اور لید کا ٹکڑا ملا۔ آپ نے دونوں ڈھیلے لے لیے اور لید کا ٹکڑا پھینک دیا۔ اور فرمایا: ''یہ پلید ہے۔''

فوائد :......ا۔استنجا کے لیے پانی کا استعمال افضل ہے اور اگر پانی میسر نہ ہو تو استنجا کے لیے کم از کم تین ڈھیلے یا پتھر ضروری ہیں، اس سے کم عدد طہارت کے لیے ناکافی ہے۔

۲۔ گدھے اور خچر سمیت غیر ماکول اللحم جانور کی لید اور گوبر نجس ہیں جس سے استنجا کرنا ممنوع ہے اور ماکول اللحم جانوروں کے گوبر سے بھی استنجاء کرنا ناجائز ہے، کیونکہ آپ نے اس کی ممانعت کی ایک علت یہ بیان کی ہے کہ یہ

(۷۰) صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب لا یستنجیٰ بروث، رقم الحدیث: ۱۵٦۔ سنن ترمذی، رقم: ۱۷۔ سنن نسائی: ۴۲۔ سنن ابن ماجه: ۳۱٤۔ مسند احمد: ۱/٤۱۸۔

جنات کا کھانا ہے۔

۳۔ فقہ کا معروف قاعدہ ہے، کل عام خص منه بعض . اس قاعدہ کا اطلاق اذان وا قامت پر بھی ہوتا ہے چنانچہ گذشتہ احادیث میں مذکور ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو دوہری اذان اور اکہری اقامت کا حکم دیا گیا، لیکن دوہری اذان کا اطلاق اذان کے ہر کلمے پر نہیں ہوتا بلکہ اذان کے آخری دو کلمات اللہ اکبر اللہ اکبر اور لا الہ الا للہ وتر اور طاق ہیں، اسی طرح اکہری اقامت کے حکم کا اطلاق اقامت کے ہر جز اور کلمہ پر نہیں ہوتا، بلکہ اقامت کے کلمات میں قدقامت الصلاۃ قد قامت الصلاۃ دومرتبہ کہنا شروع ہیں۔

۴۔ خواب میں کسی الجھے مسئلہ کی اصلاح سے وہ مسئلہ شرعی حکم کا درجہ نہیں رکھتا۔ البتہ شارع اس کی تصدیق کر دیں اور اسے شریعت کا درجہ دے دیں تو درست ہے چنانچہ اس حدیث میں صحابی کے خواب کو شریعت کا درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور تصدیق نے دیا ہے، لہٰذا خوابوں کی مدد سے شریعت سازی کی شرع میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں کیونکہ دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مکمل ہو چکا ہے، اب دینی راہنمائی کے لیے کتاب وسنت ماخذ ہیں۔ کتاب وسنت کے سوا ہر راستہ گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔

۵۴......بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُحَادَثَةِ عَلَى الْغَائِطِ .

قضائے حاجت کرتے وقت باتیں کرنے کی ممانعت

۷۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَيَّاضٍ قَالَ: حَدَّثَنِي............ أَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمْقُتُ عَلَى ذٰلِكَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ۔ يَعْنِي الْوَرَّاقَ ۔ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دو شخص قضائے حاجت کے لیے اس حالت میں نہ نکلیں کہ انہوں نے اپنی شرم گاہیں کھولی ہوئی ہوں اور وہ باتیں کر رہے ہوں۔ بے شک اللہ عزوجل اس پر سخت ناراض ہوتے ہیں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ محمد بن یحییٰ سے ایک اور سند بیان کرتے ہیں، اس میں یحییٰ بن ابی کثیر کے استاد کا نام عیاض بن ہلال ہے (جبکہ مذکورہ بالا حدیث کی سند میں ہلال بن عیاض ہے) امام صاحب فرماتے ہیں: صحیح بات

(۷۱) اسنادہ ضعیف، سنن ابی داود کتاب الطھارۃ، باب کراھیۃ الکلام عند الخلاء، رقم: ۱۵۔ مسند احمد: ۳/۳۶۔ وابن ماجہ، رقم: ۳۴۲۔ والنسائی فی الکبریٰ، رقم: ۳۳،۳۲۔ وابن حبان (موارد)، رقم: ۱۳۷۔ والحاکم: ۱/۱۵۷۔ وافقہ الذھبی.

عَـنْ عَيَّاضِ بْنِ هِلَالٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ . قَـالَ أَبُـوْ بَـكْـرٍ وَهٰـذَا هُـوَ الصَّحِيْحُ۔ هٰذَا الشَّيْـخُ هُـوَ عِيَـاضُ بْنُ هِلَالٍ . رَوٰى عَنْهُ يَـحْيَـى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ وَأَحْسِبُ الْـوَهْمَ مِنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حِيْنَ قَالَ: عَنْ هِلَالِ بْنِ عَيَّاضٍ .

یہی ہے کہ اس استاد کا نام عیاض بن ہلال ہی ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے کئی روایات بیان کی ہیں۔ میرے خیال میں یہ وہم عکرمہ بن عمار کی وجہ سے ہوا ہے جنہوں نے روایت بیان کرتے ہوئے کہہ دیا: عن هلال بن عياض۔ (یعنی انہوں نے بیٹے کو باپ کی جگہ بیان کر دیا۔)''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دو یا دو سے زائد افراد کا ایک ساتھ بیٹھ کر پاخانہ کرنا کہ ان کے ستر کھلے ہوں اور پاخانہ کرتے وقت باہم گفتگو کرنا حرام اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب ہے لہٰذا اس فعل قبیح سے اجتناب کرنا چاہیے۔ بالخصوص دیہاتی عورتوں میں یہ مرض عام ہے۔ لہٰذا اس کی اصلاح کرنی چاہیے۔

۵۵...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَظَرِ الْمُسْلِمِ إِلٰى عَوْرَةِ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ .

مسلمان شخص کے لیے اپنے مسلمان بھائی کی شرم گاہ کی طرف دیکھنے کی ممانعت

۷۲۔ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ فُدَيْكٍ ، أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ............

عَـنْ عَبْـدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلٰى عَـوْرَةِ الـرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلٰى عَوْرَةِ الْـمَـرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّـوْبِ الْـوَاحِـدِ وَلَا تُـفْـضِـي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ .

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابی سعید اپنے والد حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مرد کسی مرد کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے، اور کوئی عورت کسی عورت کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے۔ کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں نہ سوئے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں سوئے۔

فوائد :......۱۔ مرد کا مرد کی شرمگاہ کی طرف اور عورت کا عورت کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہے اسی طرح مرد کا اجنبی عورت کے ستر اور عورت کا اجنبی مرد کے ستر کی طرف دیکھنا بالاجماع حرام ہے، آپ نے مرد کو مرد کے ستر کی طرف نہ دیکھنے سے مرد کو عورت کے ستر کی طرف نہ دیکھنے کی تنبیہ کی ہے اسی لیے کہ مرد کا عورت کے ستر کی طرف دیکھنا بالاولیٰ حرام ہے۔ اور یہ حرمت خاوندوں اور سرداروں (لونڈی کے مالکوں) کے علاوہ ہے۔ بہرحال زن وشو میں سے ہر ایک

(۷۲) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب تحريم النظر الى العورات، رقم الحديث: ۳۳۸۔ وابن ماجه، رقم: ٦٦١۔ والترمذى، رقم: ۲۷۹۳۔ وابن حبان فى صحيحه: ۵۵۷٦۔ والبيهقى فى الكبرىٰ: ۱۳۳٤۲۔ مسند احمد: ۳/٦۳.

دوسرے کی شرمگاہ دیکھ سکتا ہے۔(نووی: ٤/ ٢٩)

٢۔ اسی طرح مرد کا مرد کے ساتھ ننگے بدن ایک کپڑے میں لیٹنا اور عورت کا عورت کے ساتھ ننگے بدن ایک کپڑے میں لیٹنا حرام ہے اور مرد کا اجنبی عورت کے ساتھ کپڑوں میں یا ننگے بدن لیٹنا بالاولیٰ حرام ہے۔نیز مرد کا مرد کی شرمگاہ کی طرف دیکھنا یا مرد وزن میں سے کسی کا دوسرے کی شرمگاہ دیکھنے سے وضونہیں ٹوٹتا، البتہ اپنی شرمگاہ یا کسی دوسرے کی شرمگاہ کو ہاتھ لگنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

٥٦...... بَابُ كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّلَامِ يُسَلِّمُ عَلَى الْبَائِلِ .

پیشاب کرنے والے کوسلام کیا جائے تو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔

٧٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الْحَفْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا أَبُوْ أَحْمَدُ - يَعْنِي الزُّبَيْرَ - ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الضِّحَاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ............

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُوْلُ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے۔اس نے آپ کوسلام کیا تو آپ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا۔''

فوائد :......مسلمان شخص قضائے حاجت کی حالت میں سلام کا جواب دینے کا روادار نہیں ہے۔اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔شافعیہ کہتے ہیں: قضائے حاجت میں مصروف شخص کوسلام کہنا مکروہ فعل ہے اور اگر قضائے حاجت کے لیے بیٹھے شخص کوسلام کہا جائے تو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے، نیز قضائے حاجت کے لیے بیٹھا شخص نہ ذکر واذکار کرے، نہ تسبیح وتہلیل کہے۔نہ سلام کا جواب دے، نہ چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دے نہ چھینک آنے کی صورت میں الحمد للہ کہے اور نہ ہی موذن کی اذان کا جواب دے۔اسی طرح مذکورہ اذکار ووظائف کا اہتمام حالت جماع میں مکروہ ہے اور ایسی حالتوں میں چھینک آنے پر دل میں الحمد للہ کہی جائے اور زبان کوحرکت نہیں دینی چاہیے۔(نووی: ٤/ ٦٤)

❀❀❀❀

---

(٧٣) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب التيمم، رقم: ٣٧٠۔ وسنن ترمذی: ٩٠۔ وسنن ابن ماجه: ٣٥٢۔ وسنن نسائی: ٣٧۔ وسنن ابی داود: ١٦۔ وابن شيبه فی مصنفه: ٨/٤٣٥.

جَمَاعُ الْأَبْوَابِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْأَحْجَارِ

پتھروں سے استنجا کرنے کے ابواب کا مجموعہ

٥٧......بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِسْتِطَابَةِ بِالْأَحْجَارِ

پتھروں (ڈھیلوں) سے استنجا کرنے کے حکم کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْإِسْتَطَابَةَ بِالْأَحْجَارِ يُجْزِئُ دُوْنَ الْمَاءِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ پانی استعمال کیے بغیر صرف ڈھیلوں سے استنجا کرنا بھی کافی ہے

٧٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ............

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ لَهُ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ: ـ وَكَانُوْا يَسْتَهْزِءُ وْنَ بِهِ ـ إِنِّي أَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتّٰى الْخِرَاءَةَ . قَالَ سَلْمَانُ: أَجَلْ ، أَمَرَنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا ، وَلَا نَكْتَفِيْ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ . غَيْرَ أَنَّ الدَّوْرَقِيَّ قَالَ: قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ لِسَلْمَانَ .

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان سے کسی مشرک نے کہا، اور مشرک ان سے مذاق کیا کرتے تھے، میں تمہارے ساتھی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھتا ہوں کہ وہ تمہیں (ہر چیز) سکھاتے ہیں حتی کہ قضائے حاجت کا طریقہ کار بھی! حضرت سلمان نے فرمایا: جی ہاں، آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ (قضائے حاجت کرتے وقت) ہم قبلہ کی طرف منہ نہ کریں، نہ اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا کریں، اور نہ تین ڈھیلوں سے کم پر اکتفا کریں، ان میں گوبر اور ہڈی نہ ہو۔'' دورقی کی روایت میں الفاظ اس طرح ہیں: ''قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ لِسَلْمَانَ'' ''کسی مشرک نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا۔''

(٧٤) صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الاستطابة رقم الحدیث: ٢٦٢ـ سنن ترمذی: ٤١، سنن نسائی: ٦١ـ سنن ابی داود: ٧ـ سنن ابن ماجة: ٣١٦ـ مسند احمد ابن حنبل: ٢٢٥٩٠.

۵۸...... بَابُ الْأَمْرِ بِالِاسْتِطَابَةِ بِالْأَحْجَارِ وَتْرًا لَا شَفْعًا

استنجا کرنے کے لیے جفت کی بجائے طاق پتھر استعمال کرنے کا حکم

۷۵۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ، وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ اَيْضًا ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، وَحَدَّثَنَا عُتْبَةُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، اَخْبَرْنَا يُوْنُسُ ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسَ وَمَالِكُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِیْ............

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ .)) وَفِیْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِیْ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ. اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا اَبُوْبَكْرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ يُوْنُسَ يَقُوْلُ: سُئِلَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْنَى قَوْلِهِ: اِسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ ، قَالَ: فَسَكَتَ ابْنُ عُيَيْنَةَ . فَقِيْلَ لَهُ تَرْضٰى بِمَا قَالَ مَالِكٌ؟ قَالَ: وَمَا قَالَ مَالِكٌ؟ قِيْلَ ، قَالَ مَالِكٌ: اَلِاسْتِجْمَارُ: اَلِاسْتِطَابَةُ بِالْاَحْجَارِ . فَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: اِنَّمَا مِثْلِیْ وَمِثْلُ مَالِكٍ كَمَا قَالَ الْاَوَّلُ:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' جو شخص وضو کرے، وہ ناک جھاڑے اور جو ڈھیلوں سے استنجا کرے وہ طاق ڈھیلے استعمال کرے۔''امام ابن مبارک کی روایت کی سند میں ''سمع اباھریرہ'' کے لفظ ہیں (جبکہ مذکورہ بالا سند میں ''عن ابی ھریرۃ'' ہے) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یونس کو کہتے ہوئے سنا کہ امام ابن عیینہ رحمہ اللہ سے ''ومن استجمر فلیوتر'' اور جو شخص استنجا کے لیے ڈھیلے استعمال کرے وہ طاق ڈھیلے استعمال کرے'' کا معنی پوچھا گیا تو ابن عیینہ رحمہ اللہ خاموش ہو گئے۔ ان سے کہا گیا: کیا آپ امام مالک رحمہ اللہ کی تشریح وتفسیر کو قبول کریں گے؟ انہوں نے پوچھا: امام مالک رحمہ اللہ نے کیا فرمایا ہے؟ کہا گیا کہ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الاستجمار'' کا معنی ڈھیلوں سے استنجا کرنا ہے۔ (یہ سن کر) ابن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میری اور امام مالک کی مثال ایسے ہی ہے جیسے پہلے (دانا) لوگوں نے کہا ہے:

---

(۷۵) صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب الاستنثار فی الوضوء، رقم الحدیث: ۱۶۱۔ صحیح مسلم: ۲۳۷۔ سنن نسائی: ۸۸۔ سنن ابی داود: ۳۲۔ سنن ابن ماجه: ۴۰۹۔ مسند احمد: ۲/۲۳۶،۲۷۷،۳۰۸۔ موطا امام مالك: ۳۳۔ والدارمی: ۷۰۳۔ وابن حبان: ۱۴۳۸.

وَابْنُ اللَّبُوْنَ إِذَا مَا لُزَّ فِيْ قَرْنٍ
لَمْ يَسْتَطِعْ صَوْلَةَ الْبُزْلِ الْقَنَاعِيْسَ

''اور ابن لبون (دوسالہ اونٹ) کو جب ہل چلانے کے لیے ہل کی جوڑی میں جوت دیا جاتا ہے تو وہ مضبوط طاقتور اونٹ جیسی قوت و طاقت کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔''

۵۹......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِالْاِسْتِطَابَةِ وِتْرًا، هُوَ الْوِتْرُ الَّذِىْ يَزِيْدُ عَلَى الْوَاحِدِ، الثَّلَاثُ فَمَا فَوْقَهُ مِنَ الْوِتْرِ، اِذِ الْوَاحِدُ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الْوِتْرِ، وَالْاِسْتِطَابَةُ بِحَجَرٍ وَاحِدٍ غَيْرُ مُجْزِئَةٍ اِذِ النَّبِىُّ ﷺ قَدْ اَمَرَ اَنْ لَا يُكْتَفٰى بَدُوْنِ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فِى الْاِسْتِطَابَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ استنجا کے لیے طاق ڈھیلے استعمال کرنے کے حکم سے مراد وہ طاق ہے جو ایک سے زائد، تین یا اس سے زائد ہو (مثلا پانچ، سات ......) کیونکہ ایک پر بھی کبھی طاق کا اطلاق ہو جاتا ہے۔ حالانکہ ایک ڈھیلے سے استنجا کرنا کافی نہیں ہوتا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ استنجا کے لیے تین سے کم پتھروں کو کافی نہ سمجھا جائے۔

٧٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، نَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ، نَا الْأَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ - عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ............

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ ثَلَاثاً.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص استنجا کرنے کے لیے ڈھیلے استعمال کرے تو اسے چاہیے کہ تین ڈھیلوں سے استنجا کرے۔''

فوائد:......۱۔ پتھروں اور ڈھیلوں سے استنجا کرنا جائز ہے اور صحت استنجا کے لیے کم از کم تین پتھروں کا استعمال ضروری ہے، ایک پتھر جس کے تین کنارے ہوں یا دو پتھروں سے استنجا نا کافی ہے اور اس سے نجاست کا ازالہ نہیں ہوتا۔ شوکانی کہتے ہیں: حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دلیل ہے کہ استنجا کے لیے تین پتھر استعمال کرنا واجب ہیں۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۱۰۲)

۲۔ استنجا کے لیے پتھروں اور ڈھیلوں کا طاق عدد میں استعمال لازم ہے اور طاق عدد کی کم از کم تعداد تین ہے، اگر تین پتھروں سے طہارت حاصل نہ ہو تو طاق عدد (پانچ، سات، نو وغیرہ) ملحوظ رکھتے ہوئے طہارت حاصل کی جائے۔ تاوقتیکہ نجاست کے ازالے کا یقین ہو جائے۔

(٧٦) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الايتار فى الاستنثار والاستجمار ٢٣٩: مسند احمد ٣/ ٤٠٠۔ والبيهقى: ٥٠٧۔ من طريق أبى الزبير عن جابر۔ وابن شيبه: ١/ ١٣٤.

۳۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جمیع اہل علم کا مذہب ہے کہ استنجا کے لیے پتھروں کا استعمال متعین نہیں ہے بلکہ کپڑے اور لکڑی وغیرہ بھی استنجا میں پتھروں کے قائم مقام ہے کیونکہ استنجا کا مقصد پاخانہ زائل کرنا ہے اور یہ مقصود پتھر کے سوا اور چیزوں کے استعمال سے بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ (نووی: ۳/۱۵٦)

۴۔ پتھر کے قائم مقام ہر وہ طاہر جامد چیز ہے جو اصل نجاست کو زائل کر دے۔ بشرطیکہ اس کا استعمال (استنجا وغیرہ کے لیے) حرام نہ ہو اور وہ کسی حیوان کا کوئی جز نہ ہو۔ (نووی: ۳/ ۱۵٦)

٦۰...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْوِتْرِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ أَمْرُ اِسْتِحْبَابٍ لَا أَمْرُ إِيْجَابٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ استنجا کے لیے طاق ڈھیلے استعمال کرنے کا حکم استحبابی ہے، وجوبی نہیں

وَأَنَّ مَنِ اسْتَطَابَ بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ بِشَفْعٍ لَا بِوِتْرٍ غَيْرَ عَاصٍ فِيْ فِعْلِهِ ، إِذْ تَارِكُ الْاِسْتِحْبَابِ غَيْرَ الْإِيْجَابِ تَارِكُ فَضِيْلَةٍ لَا فَرِيْضَةٍ .

اور جس شخص نے استنجا کے لیے تین سے زیادہ جفت ڈھیلے استعمال کیے، وتر استعمال نہ کیے تو وہ گناہ گار نہیں ہوگا کیونکہ وہ غیر واجب، مستحب اور افضل عمل کو چھوڑنے والا ہے نہ کہ فرضیت کو۔

۷۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا أَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ سَعْدِ الْقَيْسِيُّ ، نَا رَوْحٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ عُبَادَةَ ۔ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنْ عَطَاءٍ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُوْتِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ ، أَمَا تَرٰى السَّمَاوَاتِ سَبْعًا وَالْأَرْضَ سَبْعاً وَالطَّوَافَ سَبْعاً وَذَكَرَ أَشْيَاءَ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: '' جب تم میں سے کوئی شخص ڈھیلوں سے استنجا کرے تو اسے چاہیے کہ وتر (ڈھیلے) استعمال کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ کیا تم سات آسمان، سات زمینیں اور طواف (کے) سات (چکر) نہیں دیکھتے۔'' (یعنی یہ سب وتر ہیں) اسی طرح کئی چیزیں ذکر کیں۔

٦۱...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالْيَمِيْنِ .

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے

۷۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ،

(۷۷) اسناده صحيح، صحيح الجامع الصغير ۳۲۱۔ لیکن وہاں یہ روایت اختصار سے ہے۔ الحاكم : ۱/ ۲٦۱۔ رقم: ۵۷۷۔ وقال هذا حديث صحيح على شرط الشخين ولم يخرجاه بهذه الالفاظ وانما اتفقا على "المتجمر فليوترى فقط وابن حبان: ۱٤۳۷۔ ومجمع الزوائد: ۱/۲۱۱.

نَا هِشَّامُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ.........

أَبِـي قَتَادَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَـلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ ، وَإِذَا أَتَـى الْخَلَاءَ فَـلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ ، وَإِذَا تَمَسَّحَ فَـلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهِ .

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص (مشروب وغیرہ) پیے تو برتن میں سانس نہ لے، اور جب قضائے حاجت کرے تو اپنی شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے، اور جب استنجا کرے تو اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے۔''

٧٩۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو - يَعْنِي ابْنَ أَبِيْ سَلَمَةَ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ أَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ.........

أَبِيْ قَتَادَةَ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَـلَا يَـمَـسُّ ذَكَـرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَـنَـفَّسْ فِي الْإِنَاءِ . هٰذَا حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ . وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ فِي كُلِّهَا: عَنْ عَنْ .

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنی شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے، اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا کرے، اور نہ (مشروب پیتے ہوئے) برتن میں سانس لے۔'' یہ عمرو بن ابی سلمہ کی روایت ہے اور علی بن حجر نے پوری سند میں ''عن عن'' کہا ہے (یعنی کہیں بھی حدثنا یا سمع کا لفظ نہیں بولا)

فوائد:......١۔ بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا آداب استنجا میں شامل ہے اور علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا ممنوع فعل ہے۔ پھر جمہور علماء کا مذہب ہے کہ یہ نہی تنزیہی اور ادب ہے، حرام نہیں جب کہ بعض اہل ظاہر کا موقف ہے کہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا حرام ہے۔ ہمارے اصحاب کا موقف ہے کہ امور استنجا میں سے کسی بھی کام کے لیے بلا عذر دایاں ہاتھ استعمال کرنا مکروہ ہے، چنانچہ جب وہ پانی سے استنجا کرے تو استنجا کرنے والا دائیں ہاتھ سے پانی گرائے اور بائیں ہاتھ سے صفائی کرے اور اگر پتھر سے استنجا کرے تو دبر کی صفائی کرتے وقت بائیں ہاتھ سے پتھر سے صفائی کرے اور اگر قبل کی صفائی مقصود ہو تو اگر زمین پر یا پاؤں کے درمیان پتھر رکھنے سے صفائی ممکن ہو تو بائیں ہاتھ

(٧٨) صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب النهی من الاستنجاء باليمين: ١٥٣۔ صحيح مسلم: ٢٦٧، ٥٢٨٥۔ سنن ترمذی: ١٨٨٩۔ سنن النسائی: ٤٧۔ سنن ابی داود: ٣١۔ مسند احمد: ٥/٢٩٦، ٣١٠۔ وابن ماجه: ٣١٠.

(٧٩) صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب لا يمسك ذكره بيمينه اذا بال، رقم الحديث: ١٥٤۔ صحيح مسلم: ٢٦٧۔ سنن ابی داؤد: ٢٩۔ وابن ماجه: ٣١٠۔ والدارمی: ٢١٢٢۔ وابن حبان: ١٤٣٤۔ مسند احمد: ٥/٣٠٠.

سے ذکر پکڑ کر پتھر پر رگڑے، اور اگر ایسا ممکن نہ ہو بلکہ پتھر اٹھا کر صفائی کرنا مجبوری ہو تو دائیں ہاتھ میں پتھر تھامے اور بائیں ہاتھ سے ذکر پکڑ کر پتھر پر رگڑے اور دائیں ہاتھ کو حرکت نہ دے۔ استنجا کی یہی صورت راجح ہے۔

(نووی: ۳/ ۱۵۵)

۲۔ دائیں ہاتھ سے عضو تناسل پکڑنا مکروہ تنزیہی ہے، حرام نہیں۔ و لا یتنفس فی الاناء . پانی پیتے وقت برتن میں سانس نہ لیا جائے اور پانی پیتے وقت برتن کے باہر تین سانس لینا معروف سنت ہے۔ علماء بیان کرتے ہیں کہ برتن میں سانس لینے کی ممانعت پانی پینے کا ادب ہے اور یہ ممانعت اس اندیشے کے پیش نظر ہے کہ اس سے پانی بدبودار نہ ہو اور پانی پیتے وقت منہ یا ناک سے کوئی چیز پانی میں گر نہ پڑے۔ (نووی: ۳/ ۱۵۹)

۶۲...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِسْتِطَابَةِ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ .

تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا کرنے کی ممانعت

۸۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلَ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ ، فَلَا يَسْتَقْبِلُ أَحَدُكُمُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا ـ يَعْنِيْ فِي الْغَائِطِ ـ وَلَا يَسْتَنْجِيْ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَوْثٌ وَلَا رِمَّةٌ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں تمہارے لیے ایسے ہی ہوں جیسے باپ اپنے بیٹے کے لیے (ہمدرد، خیر خواہ) ہوتا ہے۔ لہٰذا تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرے، نہ اس کی طرف پشت کرے۔ اور نہ تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا کرے، ان میں لید اور ہڈی نہ ہو۔''

۶۳......بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى النَّهْيِ عَنِ الْإِسْتِطَابَةِ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ .

تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا کرنے سے منع کی دلیل کا بیان

وَأَنَّ الْإِسْتِطَابَةَ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَا يَكْفِيْ دُوْنَ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ . لِأَنَّ الْمُسْتَطِيْبَ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ عَاصٍ فِي فِعْلِهِ وَإِنِ اسْتَنْجَى بَعْدَهُ بِالْمَاءِ . وَالنَّهْيُ عَنِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ وَ الرَّجِيْعِ .

اور پانی سے استنجا کیے بغیر تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا کرنا کافی نہیں ہے۔ کیونکہ تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا کرنے

(۸۰) (اسناده حسن صحیح)، صحیح ابی داود: ۶۔ سنن النسائی، کتاب الطهارة، باب النهی عن الاستطابة بالروث: ۴۰۔ سنن ابی داود: ۸۔ سنن ابن ماجه: ۳۱۳۔ مسند احمد: ۲/ ۲۵۰۔ سنن الدارمی: ۶۷۲۔ وابن حبان: ۱۴۳۵.

والا اپنے فعل کی وجہ سے گناہ گار ہے، اگر چہ اس کے بعد پانی سے بھی استنجا کر لے، نیز ہڈیوں اور گوبر سے استنجا کرنا منع ہے

۸۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْأَشَجِّ ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ............

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَقَدْ عَلَّمَكُمْ صَاحِبُكُمْ حَتَّى يُوْشِكَ أَنْ يُّعَلِّمَكُمُ الْخِرَاءَةَ . قَالَ: أَجَلْ ، نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ أَوْنَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا أَوْبِالْعَظْمِ أَوْبِالرَّجِيْعِ ، وَقَالَ: لَا يَكْتَفِيْ أَحَدُكُمْ دُوْنَ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ .

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکوں نے کہا: تمہیں تمہارے ساتھی نے (ہر ادب) سکھایا ہے حتی کہ ممکن ہے کہ تمہیں قضائے حاجت کے (آداب) بھی سکھائے۔ حضرت سلمان نے فرمایا: جی ہاں، آپ نے ہمیں (قضائے حاجت کرتے وقت) قبلہ کی طرف منہ کرنے سے یا اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے، یا ہڈی یا گوبر سے استنجا کرنے سے منع کیا ہے۔'' اور فرمایا ہے: ''تم میں سے کوئی شخص تین سے کم ڈھیلوں کو کافی نہ سمجھے۔''

فوائد:......مکرر ہے

۶۴...... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ وَالرَّوْثِ .

اس سبب کا بیان جس کی وجہ سے ہڈی اور لید سے استنجا کرنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے

۸۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنْ دَاوُدَ ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، نَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ أَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ ، أَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ............

عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ شَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ ؟ فَقَالَ عَلْقَمَةُ أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ ، فَقُلْتُ: هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ ؟ فَقَالَ: لَا وَلٰكِنْ كُنَّا

''حضرت عامر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ سے پوچھا: کیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جنوں (سے ملاقات) والی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے؟ تو علقمہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو میں نے عرض کی: کیا تم میں سے کوئی شخص جنوں (سے ملاقات)

(۸۱) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الاستطابة، رقم الحديث: ۲۶۲۔ سنن الترمذی: ۱۶۔ سنن نسائی: ۴۱۔ سنن ابی داود: ۶۔ سنن ابن ماجه: ۳۱۶۔ مسند احمد: ۲۲۵۹۰.

(۸۲) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الجهر بالقراءة والقراءة على الجن، رقم: ۴۵۰۔ سنن ترمذی: ۳۲۵۸۔ مسند احمد: ۴۳۶/۱۔ وابن حبان: ۱۴۳۲۔ واطیالسی فی الصبح فی مسنده: ۳۷/۱۔ والبيهقى فى الكبرىٰ: ۲۹، ۳۰.

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ ، فَقُلْنَا: اسْتُطِيْرَ أَوِ اغْتِيْلَ ، قَالَ: فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا فَإِذَا هُوَ جَاءٍ مِنْ قِبَلِ حِرَاءَ . قَالَ ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ نَاكَ ، فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ ، فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ . قَالَ: أَتَانِيْ دَاعِي الْجِنِّ ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ . قَالَ: فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا نِيْرَانَهُمْ ، قَالَ: وَسَأَلُوْهُ الزَّادَ . فَقَالَ: لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيْكُمْ أَوْ فَرَمَا يَكُوْنُ لَحْماً ، وَكُلُّ بَعْرٍ عَلَفاً لِدَوَابِّكُمْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا فَإِنَّهَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ . هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ ، قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَسْتَنْجُوْا بِالْعَظْمِ وَلَا بِالْبَعْرِ ، فَإِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ .

والی رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں، لیکن ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم نے آپ کو گم پایا۔ ہم نے آپ کو (پہاڑوں کی) وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کیا (لیکن آپ نہ ملے) تو ہم نے (آپس میں) کہا: آپ کو جنوں نے اغوا کر لیا ہے یا دھوکے سے قتل کر دیئے گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے بدترین رات گزاری جیسے کوئی قوم گزارتی ہے۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ حراء کی طرف سے تشریف لاتے ہوئے دکھائی دیے، ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو گم پایا تو آپ کو (ہر جگہ) تلاش کیا مگر آپ ہمیں نہ ملے، تو ہم نے ایسی بری رات گزاری جو کوئی قوم گزارتی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''میرے پاس جنوں کا پیغامبر آیا تھا تو میں اس کے ساتھ گیا اور انہیں قرآن مجید کی تلاوت سنائی۔'' حضرت ابن مسعود کہتے ہیں: پھر آپ ہمیں (ان کے پڑاؤ کی جگہ) لے گئے اور ہمیں ان کی (بجھی ہوئی) آگ دکھائی۔ حضرت ابن مسعود کہتے ہیں: انہوں نے آپ سے (اپنی) خوراک کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: تمہاری خوراک ہر وہ ہڈی ہے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، تمہارے ہاتھوں میں آتے ہی وہ گوشت سے بھرپور ہو جائے گی۔ اور ہر لید تمہارے چوپاؤں کا چارہ ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ان دونوں (ہڈی اور لید) سے استنجا مت کرو کیونکہ وہ تمہارے بھائیوں کا کھانا ہے۔'' یہ عبدالاعلیٰ کی روایت ہے۔ ابن ابی زائدہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم ہڈی اور لید سے استنجا مت کرو کیونکہ وہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہے۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنا حرام ہے۔ گوبر اور لید سے استنجا اس لیے منع ہے کہ یہ جنات کی خوراک ہے اور ہڈی جنات کی خوراک ہے۔ اسی طرح محترم چیزیں جیسے جانوروں کے اعضاء یا کتابوں کے اوراق بھی بطور استنجا استعمال نہ کیے جائیں۔

❀❀❀❀

جَمَاعُ الْأَبْوَابِ ، الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ
پانی سے استنجا کرنے کے ابواب کا مجموعہ

٧٥......بَابُ ذِكْرِ ثَنَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْمُتَطَهِّرِيْنَ بِالْمَاءِ .
پانی سے طہارت حاصل کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہے، اس تعریف کا بیان

٨٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ شُرَحْبِيْلِ بْنِ سَعْدٍ............

عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْعَجَلَانِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَهْلِ قُبَاءٍ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحْسَنَ عَلَيْكُمُ الثَّنَاءَ فِي الطُّهُوْرِ ، وَقَالَ: ﴿ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ﴾ حَتّٰى انْقَضَتِ الْاٰيَةُ . فَقَالَ لَهُمْ: مَا هٰذَا الطُّهُوْرُ ؟ فَقَالُوْا: مَا نَعْلَمُ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لَنَا جِيْرَانٌ مِنَ الْيَهُوْدِ ، وَكَانُوْا يَغْسِلُوْنَ أَدْبَارَهُمْ مِنَ الْغَائِطِ ، فَغَسَلْنَا كَمَا غَسَلُوْا

''حضرت عویم بن ساعدہ انصاری عجلانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قبا والوں سے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے طہارت کے بارے میں تماری بڑی اچھی تعریف کی ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی ﴿ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا.... ﴾ اس میں ایسے آدمی ہیں جو خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' پھر آپ نے ان سے پوچھا: وہ کیسی طہارت ہے؟ (کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے تمہاری اتنی تعریف کی ہے) انہوں نے عرض کیا: ہمیں کسی چیز کا علم نہیں سوائے اس کے کچھ یہودی ہمارے ہمسائے تھے جو قضائے حاجت سے اپنی پشتوں کو دھوتے تھے تو ہم نے بھی (استنجا کرتے وقت اپنی پشتوں کو) دھونا شروع کر دیا جیسے وہ دھوتے تھے۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ پانی کے ساتھ استنجا کرنا افضل ہے اور اس سے کمال طہارت حاصل ہوتی ہے

---

(٨٣) اسناده حسن، مسند احمد: ٣/٤٢٢۔ والحاكم: ١/٢٥٨۔ والطبرانی فی الكبير: ١٧/١٤٠۔ وفی الاوسط: ٦/٨٩۔ فی الصغير: ٢/٨٦۔ مجمع الزوائد: ١/٢١٢۔ .

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اہل قبا کی تعریف وثنا بیان کی ہے۔

٦٢...... بَابُ ذِكْرِ اسْتِنْجَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَاءِ .

نبی ﷺ کے پانی سے استنجا کرنے کا بیان

٨٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنِیْ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، نَا عَطَاءُ بْنُ أَبِیْ مَيْمُوْنَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَةٍ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَتَغَسَّلُ بِهِ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے باہر نکلتے تو میں آپ کے پاس پانی لے کر آتا، آپ اس سے استنجا کرتے اور اپنی پشت دھوتے۔''

٨٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَدَّاشِ الزَّهْرَانِيُّ، نَا سَالِمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِیْ مَيْمُوْنَةَ............

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ذَهَبْتُ مَعَهُ بِعَكَازٍ وَإِدَاوَةٍ ، فَإِذَا خَرَجَ فَمَسَحَ بِالْمَاءِ وَتَوَضَّأَ مِنَ الْإِدَاوَةِ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو میں آپ کے ساتھ ایک چھڑی اور پانی کا برتن لے کر جاتا، جب آپ (فراغت کے بعد) نکلتے تو پانی سے استنجا کرتے اور پانی کے برتن سے وضو کرتے۔''

٨٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَنْبَرِيُّ ، حَدَّثَنِیْ أَبِیْ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ............

عَنْ أَبِیْ مُعَاذٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ اتَّبَعْنَاهُ أَنَا وَغُلَامٌ اٰخَرُ بِإِدَاوَةٍ مِّنْ مَاءٍ . قَالَ

''حضرت ابومعاذ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا برتن لے کر آپ کے

---

(٨٤) صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب ماجاء فی غسل البول: ٢١٧، ١٥٠۔ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الاستنجاء بالماء من التبريز: ٢٧١۔ مسند احمد: ١١٢/٣، ١٧١، ٢٨٤۔ والدارمی: ٦٧٥.

(٨٥) تقدم برم: ٨٤.

(٨٦) صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب من حمل معه الماء لطهوره: ١٥١۔ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الاستنجاء بالماء من التبرز: ٢٧١۔ سنن النسائی: ٤٥۔ مسند احمد: ١١٢/٣، ٢٨٤۔ سنن الدارمی: ٦٧٥.

أَبُـوْ بَكْرٍ: أَبُوْ مُعَاذٍ هٰذَا ، هُوَ عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ .

پیچھے جاتے۔“امام ابوبکر فرماتے ہیں: یہ ابومعاذ عطاء بن ابی میمونہ ہیں۔

٨٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ..........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَـدْخُـلُ الْـخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ نَحْوِيْ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَغَيْرِهِ فَيَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ .

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا میں داخل ہوتے تو میں اور میرے جیسا ایک اور لڑکا پانی کا برتن اٹھا کر لے جاتے۔ آپ پانی سے استنجا کرتے۔“

فوائد:......۱۔ قضائے حاجت کے لیے اتنا دور جانا کہ انسان لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جائے۔ مستحب عمل ہے۔

۲۔ فاضل شخص کا ذاتی ضرورت کے لیے اپنے رفقاء سے خدمت لینا جائز ہے اور صالحین اور اہل فضل کی بطور تبرک خدمت کرنا جائز ہے۔

۳۔ پانی سے استنجا کرنا جائز و مستحب ہے اور پتھروں پر اکتفا کرنے کے بجائے پانی سے استنجا افضل ہے۔ پھر اس مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے لیکن جمہور سلف وخلف کا موقف اور جمیع مفتیان کا اجماع ہے کہ استنجا میں پانی اور پتھر (دونوں چیزوں کا استعمال) افضل ہے چنانچہ تخفیف نجاست کے لیے اولاً پتھر استعمال کیے جائیں پھر پانی بہایا جائے، پھر استنجا کرنے والا اگر دونوں (پانی اور پتھر) میں سے کسی ایک چیز پر اکتفا کرنا چاہے تو حسب منشا کسی ایک چیز پر اکتفا کر سکتا ہے، خواہ دوسری چیز موجود ہو یا نہ۔ چنانچہ پانی کی موجودگی میں پتھر پر کفایت کرنا جائز ہے اور اس کا عکس بھی درست ہے۔ لیکن اگر (پانی اور پتھروں میں سے) کسی ایک چیز پر اکتفا کرنا ہو تو پانی افضل ہے، کیونکہ پانی موضع نجاست کی حقیقی صفائی کرتا ہے جب کہ پتھر سے کلی طہارت حاصل نہیں ہوتی، بلکہ ان سے نجاست کی تخفیف ہوتی ہے اور اتنی نجاست میں نماز پڑھنا مباح ہے۔ (نووی: ۳/ ۱۶۲)

۴۔ نیز مسند بزار کی وہ روایت جس میں اہل قبا کا یہ عمل منقول ہے کہ ہم ڈھیلوں کے بعد پانی استعمال کرتے ہیں، ضعیف ہے۔

٦٧...... بَابُ تَسْمِيَةِ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ فِطْرَةً.

پانی سے استنجا کرنے کو فطرت کا نام دیا گیا ہے

٨٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ،

(٨٧) صحيح بخاری، كتاب الوضوء: ١٥٠، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الاستنجاء بالماء من التبرز: ٢٧١۔ سنن النسائی: ٤٥۔ مسند احمد: ٣/١٧١، ٢٠٣، ٢٥٩، ٢٨٤۔ والدارمی: ٦٧٥.

نَـا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَحَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا زَكَـرِيَّـا ـ وَهُـوَ ابْـنُ أَبِيْ زَائِدَةَ ـ ، نَا مَصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حُبَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ............

عَـائِشَةَ حَدَّثَتْه: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ ، وَالسِّوَاكُ ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ ، وَحَـلْـقُ الْـعَانَةِ ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ ، وَقَصُّ الأَظْـفَارِ ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ . قَالَ عَبْدَةُ فِي حَـدِيْثِـهِ: وَالْعَاشِرَةُ لَا أَدْرِيْ مَا هِيَ ، إِلَّا أَنْ تَـكُـوْنَ الْمَضْمَضَةَ . وَفِي حَدِيْثِ وَكِيْعٍ ، قَـالَ مُصْعَبٌ: نَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الْـمَضْمَضَةَ . قَالَ وَكِيْعٌ: انْتِقَاصُ الْمَاءِ إِذَا نَـضَـحَهُ بِالْمَاءِ نَقَصَ . وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ رَافِعٍ الْعَاشِرَةَ ، وَلَا سُفْيَانُ ، وَلَا شَكَّ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دس کام فطرت سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، ناک میں پانی ڈالنا، (اور اسے صاف کرنا)، مسواک کرنا، داڑھی بڑھانا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال صاف کرنا، استنجا کرنا، (یا وضو کے بعد شرم گاہ کو چھینٹے مارنا) ناخن تراشنا اور انگلیوں کے جوڑ دھونا۔'' عبدہ اپنی روایت میں کہتے ہیں: ''دسویں کام کا مجھے علم نہیں کہ وہ کیا ہے، مگر یہ کہ کلی کرنا ہو۔'' وکیع کی روایت میں ہے۔''مصعب نے کہا کہ میں دسواں کام بھول گیا ہوں، ممکن ہے کلی کرنا ہو۔'' وکیع فرماتے ہیں: ''اِنتِقَاصُ الْمَاءَ'' پانی کا کم ہونا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اپنی شرم گاہ کو پانی سے چھینٹے مارے گا تو پیشاب کے قطرے نکلنے بند ہو جائیں گے۔ (امام صاحب فرماتے ہیں): ابن رافع اور سفیان نے دسواں کام ذکر نہیں کیا اور نہ شک کرتے ہوئے دسواں کام بیان کیا ہے۔

فوائد:...... پانی سے استنجا کرنا فطرتی امور میں سے ہے، لہٰذا یہ حدیث بھی دلیل ہے کہ پانی سے استنجا کرنا افضل ہے۔

۶۸...... بَابُ دَلْكِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ وَغَسْلِهِمَا بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ .

پانی سے استنجا کرنے کے بعد ہاتھوں کو زمین پر رگڑنا اور پانی سے دھونا

۸۹ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، ثَنَّا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيُّ......

حَـدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ دَخَـلَ الْغَيْضَةَ ، فَقَضٰى حَاجَتَهُ ،

''حضرت ابراہیم جریر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جھاڑی میں داخل ہوئے اور قضائے حاجت کی، تو

(۸۸) صحیح مسلم كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة: ۲٦۱ـ سنن ترمذی: ۲۷۵۷ـ سنن النسائی: ۵۰٤۳ـ سنن ابی داود: ۵۳ـ سنن ابن ماجة: ۲۹۳ـ مسند احمد: ۱۳۷/٦.

(۸۹) اسناده حسن، سنن ابن ماجة، كتاب الطهارة، باب من ذلك يده بالارض بعد الاستنجاء رقم الحديث: ۳۵۹ـ النسائی، كتاب الطهارة، باب ذلك اليد بالأرض بعد الاستنجاء، رقم: ۵۱ـ وابن ماجه رقم: ۳۵٦.

فَـأَتَاهُ جَرِيْرٌ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَاسْتَنْجٰى بِهَا . قَالَ: وَمَسَحَ يَدَهُ بِالتُّرَابِ .

حضرت جریر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس پانی کا برتن لے کر حاضر ہوئے، آپ نے پانی سے استنجا کیا، وہ کہتے ہیں: اور آپ نے اپنا ہاتھ مٹی سے ملا۔

٦٩...... بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمُتَوَضَّأِ

بیت الخلاء سے نکلنے پر دعا پڑھنی چاہیے

٩٠ـ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ يُوْسُفَ...... بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ عَـنْ أَبِيْـهِ قَـالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَـائِشَةَ ، فَسَـمِعْتُهَا تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَـرَجَ مِـنَ الْغَائِطِ ، قَالَ: غُفْرَانَكَ . حَـدَّثَـنَـا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْلَمَ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ بِهٰذَا مِثْلَهُ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: ''رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو کہتے: ((غُفْرَانَكَ)) ''اے اللہ! تجھ سے بخشش مانگتا ہوں۔'' (امام صاحب فرماتے ہیں): ''ہمیں محمد بن اسلم نے عبید اللہ بن موسیٰ سے اور انہوں نے اسرائیل سے اسی طرح روایت بیان کی۔''

فوائد:......١۔ قضائے حاجت سے فراغت کے بعد بیت الخلاء سے نکلتے وقت اور صحراء میں بول و براز سے فارغ ہونے کے بعد ''غُفْرَانَكَ'' کہنا مستحب فعل ہے۔ (مجموع فتاوٰی ابن باز: ١٠/١٥٤)

٢۔ رسول اللہ ﷺ کا قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد ''غُفْرَانَكَ'' کہنے کی دو توجیہات ہیں: (١)...... آپ ﷺ قضائے حاجت کی حالت کے سوا تمام اوقات ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے، لہٰذا اس حالت میں محو ذکر نہ ہونے کے سبب آپ استغفار کرتے تھے۔ (٢)...... چونکہ انسان ان انعامات الٰہیہ کو کھانے پینے انہیں ہضم کرنے اور بدن انسانی کی مصلحت کے لیے غذا کی ترتیب اور اس کے خروج کا مناسب وقت (ان نعمتوں کے) شکر ادا کرنے سے قاصر ہے لہٰذا آپ ان نعمتوں کے شکریہ میں کوتاہی کا اعتراف کرتے ہوئے استغفار کی طرف لاچار ہوئے۔ (تحفة الاحوذی: ١/ ٤٠) اس صحیح حدیث کے سوا بیت الخلا سے نکلنے کی جتنی ادعیہ روایات میں ملتی ہیں، وہ تمام روایات ضعیف ہیں۔

(٩٠) اسناده حسن، صحيح ابى داود: ٢٢ـ ارواء الغليل: ٥٢ـ سنن ترمذی، كتاب الطهارة، باب ما قيل اذا خرج من الخلاء: ٧ـ سنن ابى داود: ٣٠ـ سنن ابن ماجة: ٣٠٠ـ وابن حبان (الاحسان) رقم: ١٤٤١ـ والحاكم: ١/١٨٥ـ ووافقه الذهبى.

جَمَاعُ الْأَبْوَاب ، ذِكْرُ الْمَاءِ الَّذِي لَا يَنْجُسُ وَالَّذِي يَنْجُسُ إِذَا خَالَطَتْهُ نَجَاسَةٌ

اس پانی کے ابواب کے مجموعے کا بیان جو ناپاک نہیں ہوتا اور وہ پانی جو نجاست ملنے سے ناپاک ہو جاتا ہے

٤٧...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي نَفْيِ تَنَجِيْسِ الْمَاءِ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ ، بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ

اس حدیث کا بیان جو نبی اکرم ﷺ سے پانی کے ناپاک ہونے کی نفی کے بارے میں مجمل غیر مفسر الفاظ کے ساتھ مروی ہے، اس کے الفاظ عام ہیں اور اس سے مراد خاص ہے

٩١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى الْقُطَعِيُّ ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ سَمَّاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَوَضَّأَ ، فَقَالَ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَائِهِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ تَوَضَّأْتُ مِنْ هٰذَا . فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ ، وَقَالَ: الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ . هٰذَا حَدِيْثُ أَحْمَدَ بْنِ الْمِقْدَامِ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو آپ کی ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ محترمہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے اس (پانی) سے وضو کیا ہے۔تو نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ۔'' یہ احمد بن مقدام کی روایت ہے۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ وضو کے لیے استعمال شدہ پانی نجس نہیں ہوتا اور اس عمل سے پانی کی طہارت زائل نہیں ہوتی۔لہٰذا احناف کا موقف کہ پانی استعمال کرنے سے اس کی طہارت کی صلاحیت زائل ہو جاتی ہے، درست نہیں۔نیز شافعی، احمد، حسن بصری، عطاء، نخعی زہری، مکحول اور ابن طاہر رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے کہ ماءِ مستعمل طاہر

(٩١) اسناده صحيح ، صحيح ابى داود: ٥٩ـ ارواء الغليل: ١٤ـ سنن النسائي، كتاب المياه، باب رقم الحديث: ٣٢٦ـ مسند احمد: ٢٣٥/١، ٢٨٤، ٣٠٨ـ وسنن ابى داؤد، رقم: ٦٨ـ والترمذى، رقم: ٦٥ـ وابن ماجه: ٣٧٠.

ومطہر ہے اور استعمال شدہ پانی میں پاک کرنے اور نجاست زائل کرنے کی صلاحیت ختم نہیں ہوتی۔

(المغنی لابن قدامه الشرح الكبير: ١/ ٤٧)

۷۱......بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

گذشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: وَالْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ ، بَعْضَ الْمِيَاهِ لَا كُلَّهَا ، وَإِنَّمَا أَرَادَ الْمَاءَ الَّذِيْ هُوَ قُلَّتَانِ فَأَكْثَرَ ، لَا دُوْنَ الْقُلَّتَيْنِ مِنْهُ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی ﷺ نے اپنے اس فرمان ''پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی'' سے بعض پانی مراد لیتے ہیں ،تمام پانی نہیں۔ آپ کی مراد وہ پانی ہے جو قلتین یا اس سے زیادہ ہو، قلتین (دو مٹکوں) سے کم پانی آپ کی مراد نہیں ہے۔

۹۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ وَ مُوْسٰى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ وَ أَبُوْ الْأَزْهَرِ حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدِ الْبَصْرِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، نَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ............

أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَّابِ وَالسِّبَاعِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ هٰذَا حَدِيْثُ حَوْثَرَةَ . وَقَالَ مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ أَيْضاً: لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ . وَأَمَّا الْمَخْرَمِيُّ فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا بِهِ مُخْتَصَرًا ، وَقَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ . وَلَمْ يَذْكُرْ مَسْأَلَةَ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الْمَاءِ ، وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ .

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس پانی کے متعلق پوچھا گیا جس پر چوپائے اور درندے (پانی پینے کے لیے) آتے جاتے رہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب پانی دو مٹکے ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔'' یہ موثرہ کی روایت ہے۔ موسیٰ بن عبدالرحمان نے اپنی روایت میں ''حدث'' کی بجائے ''عن'' بیان کیا ہے۔ اور ''لَمْ يَحْمِلْ الْخُبَثَ'' کی بجائے ''لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ'' اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی'' کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ (امام صاحب کہتے ہیں) مخرمی نے ہمیں مختصر روایت بیان کی ہے، اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب پانی دو مٹکے ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔'' انہوں نے نبی ﷺ سے پانی اور اس پر آنے جانے والے درندوں اور چوپائیوں کے متعلق سوال کا تذکرہ نہیں کیا۔''

(۹۲) اسناده صحيح، ارواء الغليل: ٢٣۔ صحيح ابی داود: ٥٩، ٥٦۔ سنن الترمذی، كتاب الطهارة، باب منه آخر، رقم الحديث: ٦٧۔ سنن ابن ماجه: ٥١٧۔ سنن الدارمی: ٧٣٢۔ وسنن نسائی: ٥٢۔ والبيهقی فی الكبریٰ، رقم: ١١٦٢.

فوائد:...... ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ دو مٹکے سے زائد پانی میں اگر نجاست گر پڑے تو وہ محض نجاست واقع ہونے سے ناپاک نہیں ہوتا، بلکہ اس میں نجاست سمونے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے، البتہ اگر دو مٹکے سے زائد پانی میں اتنی نجاست گرے کہ تینوں اوصاف یعنی رنگ، بو، ذائقہ، میں سے کوئی وصف تبدیل ہو جائے تو وہ پانی نجس ہو جائے گا، نیز دو مٹکوں سے کم پانی میں محض نجاست واقع ہونے سے وہ پانی ناپاک ہو جاتا ہے، چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ مجاہد، شافعیہ، احناف احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ اور اہل بیت میں سے ہادی موید باللہ ابو طالب اور ناصر کا موقف ہے یہ قلیل (دو مٹکوں سے کم) پانی مجرد نجاست واقع ہونے سے ناپاک ہو جاتا ہے۔ ان کے دلائل حسب ذیل ہیں:

ا۔ ﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ اور گندگی ترک کر دیجئے (المدثر: ٥)

٣۔ نیند سے بیدار ہو کر تین مرتبہ ہاتھ دھونے کی روایت۔ (ابن خزیمہ: ٩٩)

٤۔ وہ روایت جس میں بیان ہے کہ کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھونا فرض ہے۔ (ابن خزیمہ: ٩٠)

٥۔ کھڑے پانی میں کوئی پیشاب نہ کرے۔ (ابن خزیمہ: ٩٠)

٦۔ حدیث الباب۔

٧۔ مسند احمد ابو یعلی طبرانی اور مستخرج ابو نعیم کی مرفوع روایت کہ اپنے دل سے فتویٰ طلب کر خواہ تجھے مفتیان کرام کوئی فتویٰ دیں۔

٨۔ نسائی، احمد، ابن حبان، حاکم اور ترمذی میں مروی حدیث کہ شک ترک کر دیجئے حتیٰ کہ شک باقی نہ رہے۔ ان علماء کا موقف ہے کہ مذکورہ بالا احادیث "اَلْـمَاءُ طُهُورٌ لَا يُنَجِّسهُ شَيءٌ" کی تخصیص کرتی ہیں کہ دو مٹکے سے زائد پانی میں جب تک اتنی نجاست نہ گرے جو اس کے رنگ، بو اور ذائقہ کو تبدیل کر دے، پانی ناپاک نہیں ہوتا اور دو مٹکوں سے کم پانی میں محض نجاست گرنے سے پانی نجس ہو جاتا ہے۔ (نیل ولاوطار: ١/ ٣٩)

٢۔ ابن قدامہ حنبلی کہتے ہیں: یہ مسئلہ صریح دلیل سے ثابت ہے کہ دو مٹکوں کی مقدار کے برابر پانی میں نجاست گرنے سے وہ پانی نجس نہیں ہوتا لیکن نجاست واقع ہونے سے اس کے اوصاف تبدیل ہو جائیں تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے خواہ اس کی مقدار کثیر ہی ہو۔ اور دو مٹکوں سے کم پانی میں مجرد نجاست گرنے سے وہ پانی ناپاک ہو جاتا ہے اگرچہ اس کے اوصاف تبدیل نہ ہی ہوں، نیز نجاست واقع ہونے سے جس پانی کے اوصاف تبدیل ہو جائیں وہ نجس ہو جاتا ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ابن منذر بیان کرتے ہیں۔ اہل علم کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ قلیل وکثیر پانی میں اتنی نجاست واقع ہو جائے، جو اس کے ذائقے رنگ یا بو کو تبدیل کر دے تو وہ پانی اس حالت میں ہمیشہ نجس رہتا ہے۔ (المغنی مع الشرح الکبیر: ١/ ٥٣)

٣۔ ابن قدامہ حنبلی بیان کرتے ہیں: قلتین (دو مٹکوں) کی تحدید دلیل ہے کہ دو مٹکوں سے قلیل مقدار میں پانی

(نجاست گرنے سے) نجس ہو جاتا ہے کیونکہ اگر دو مٹکوں کے برابر پانی اور دو مٹکوں سے کم پانی کا حکم مساوی ہوتا تو تحدید چنداں مفید نہ تھی۔(المغنی مع الشرح الکبیر: ۱/ ٥٤)

٤٧...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ، وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ ﷺ :((وَالْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)) لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ۔ عَلَى مَا بَيَّنْتُهُ قَبْلُ۔ أَرَادَ الْمَاءَ الَّذِيْ يَكُوْنُ قُلَّتَيْنِ فَصَاعِدًا۔

کھڑے پانی میں جنبی کے نہانے کی ممانعت کا بیان، عام الفاظ کے ساتھ جبکہ اس سے مراد خاص ہے۔اس میں یہ دلیل بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان ''پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی'' کے الفاظ عام ہیں جبکہ ان سے مراد خاص ہے۔جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ آپ کی مراد وہ پانی ہے جو دو مٹکے یا اس سے زیادہ ہو۔

۹۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ ....

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَ هُوَ جُنُبٌ ، قَالَ: كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ؟ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ ، تَنَاوُلًا .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں غسل نہ کرے جبکہ وہ جنبی ہو''اس نے عرض کی: اے ابوہریرہ! پھر وہ کیسے(غسل) کرے؟انہوں نے جواب دیا: وہ (اس میں سے) پانی لے لے (اور باہر بیٹھ کر غسل کرے۔)

فوائد:......

ا۔ جنبی حالت میں کھڑے پانی میں نہانے کی ممانعت ہے۔ بلکہ جنبی کو چاہیے کہ وہ پانی لے کر پانی کے ایک طرف ہو کر نہائے اس لیے کہ اگر اس کے جسم پر جنابت وغیرہ کی آ رائش ہو تو دو مٹکوں سے کم مقدر میں پانی میں وہ آلائش گرتے ہی پانی نجس ہو جائے گا اور اس پانی سے طہارت حاصل نہیں ہوگی، لہٰذا اس کا غسل کرنا بے فائدہ ہوگا۔

۲۔ بہتے ہوئے پانی میں غوطہ لگانا یا اس میں کھڑے ہو کر نہانا جنبی کے لیے جائز ہے۔

---

(۹۳) صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب النهی عن الاغتسال فی الماء الراکد: ۲۸۳۔ سنن نسائی: ۲۲۰۔ سنن ابن ماجه: ٦۰٥۔ وابن حبان، رقم: ۱۲٥۲۔ والبیهقی فی الکبریٰ، رقم: ۱۰٦۳.

٧٣......بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ قَدْ بِیْلَ فِیْهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ مِنْهُ بِذِكْرِ لَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ .

اس کھڑے پانی سے وضو کرنے اور پینے کی ممانعت کا بیان جس میں پیشاب کیا گیا ہو، اس کا بیان عام الفاظ کے ساتھ ہے جبکہ مراد خاص ہے

٩٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عَيَّاضٍ عَنِ الْحَارِثِ ـ وَهُوَ ابْنُ أَبِیْ ذِبَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ..........

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ أَوْ يَشْرَبُ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے وضو کرے یا اس سے پیے۔''

فوائد:......مکرر (٦٦)

٧٤......بَابُ الْأَمْرِ غَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ

کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے دھونے کا حکم ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ إِنَّمَا أَمَرَ بِغَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ تَطْهِيْرًا لِلْإِنَاءِ ، لَا عَلٰى مَا ادَّعٰى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْأَمْرَ بِغَسْلِهِ أَمْرُ تَعَبُّدٍ وَأَنَّ الْإِنَاءَ طَاهِرٌ ، وَالْوُضُوْءَ وَالْاِغْتِسَالَ بِذٰلِكَ الْمَاءِ جَائِزٌ ، وَشُرْبَ ذٰلِكَ الْمَاءِ طَلْقٌ مُبَاحٌ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا کتے کے برتن میں منہ ڈالنے سے اسے دھونے کا حکم برتن کی پاکیزگی اور صفائی کے لیے ہے، اس لیے نہیں، جیسا کہ بعض علما نے دعویٰ کیا ہے، کہ برتن کو دھونے کا حکم امر تعبدی ہے اور برتن پاک ہے، اس پانی سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے، اور اس پانی کو پینا مطلقا جائز ہے!

٩٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ صَدَقَةَ ، وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ بُشَيْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ السُّلَيْمِیُّ ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِیُّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ قَالَ ، نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ وَحَدَّثَنَا جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ..........

---

(٩٤) اسناده صحيح، صحيح ابى داود: ٦٣ـ سنن ترمذى، كتاب الطهارة، باب ماجاء فى كراهية البول فى الماء الراكد: ٦٨ـ سنن النسائى: : ٥٧ـ مسند احمد: ٧٢١٣ـ وابن حبان: ١٢٤٨، ١٢٥٣ـ وابن ماجه: ٣٤٤.

عَـنْ أَبِی هُرَیْرَةَ: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: طَهُوْرُ إِنَـاءِ أَحَـدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِیْهِ الْكَلْبُ أَنْ یُّغْسَلَ سَبْـعَ مَـرَّاتٍ ، الْأُوْلٰـى مِـنْهُنَّ بِالتُّرَابِ . وَقَـاَلَ الـدَّوْرَقِـیُّ: أَوَّلُهَـا بِتُرَابٍ . وَقَـالَ الْقُطَعِیُّ: أَوَّلُهَا بِالتُّرَابِ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کے برتن میں جب کتا منہ ڈال دے تو اسکی پاکیزگی یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے۔ پہلی بار مٹی سے (صاف کیا جائے) دورقی کی روایت میں ہے ''اولھا بتراب'' اور قطعی کی روایت میں ''اولھا بالتراب'' ہے۔ ''پہلی بار مٹی سے'' (دونوں کا معنی ایک ہے۔)

٩٦ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْیَانُ عَنْ أَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

عَـنْ أَبِـی هُرَیْرَةَ: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: طَهُوْرُ إِنَاءِ أَحَـدِكُـمْ إِذَا وَلَـغَ فِیْهِ كَلْبٌ أَنْ یَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی شخص کے برتن میں جب کتا منہ ڈال کر پی لے تو اس کی پاکیزگی اور صفائی یہ ہے کہ وہ اسے سات مرتبہ دھولے۔''

٩٧ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا جَمِیْلُ بْنُ الْحَسَنِ ، نَا الْهَمَّامُ ـ یَعْنِی مُحَمَّدَ بْنَ مَرْوَانَ ـ حَدَّثَنَا هِشَّامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ...........

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، قَالَ: قَالَ أَبُوْ الْقَاسِمِ ﷺ: إِذَا شَـرِبَ الْكَلْبُ مِنَ الْإِنَاءِ فَإِنَّ طَهُوْرَهُ أَنْ یُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوَّلُهَا بِتُرَابٍ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''جب کتا کسی برتن سے پی لے تو اس کی پاکیزگی یہ ہے کہ وہ سات بار دھویا جائے، پہلی مرتبہ مٹی سے (صاف کیا جائے)۔''

٧٥......بَابُ الْأَمْرِ بِإِهْرَاقِ الْمَاءِ الَّذِی وَلَغَ فِیْهِ الْكَلْبُ

جس پانی میں کتا منہ ڈال دے اسے بہانے اور برتن کو دھونے کا حکم

وَغُسِلِ الْإِنَاءُ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ ، وَفِیْهِ دَلِیْلٌ عَلٰى نَقْضِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمَاءَ طَاهِرٌ وَالْأَمْرُ بِغَسْلِ

(٩٥) صحیح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب: ٢٧٩ـ سنن ابی داود: ٧٣،٧١ـ مسند احمد: ٢٦٥/٢ـ والترمذی: ٩١ـ وابن حبان: ١٢٩٧.

(٩٦) صحیح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب: ٢٧٩ـ صحیح البخاری: ١٧٢ـ سنن ابی داود: ٦٥ـ مسند احمد: ٤٦٠،٢٤٥/٢ـ وابن حبان: ١٢٩٤ـ والترمذی: ٣٦٤.

(٩٧) صحیح البخاری، كتاب الوضوء، اذا شرب الكلب فی اناء احدكم به فلیغسله سبعًا: ١٧٢ـ صحیح مسلم: ٢٧٩ـ سنن نسائی: ٦٣ـ سنن ابن ماجه: ٣٥٨ـ مسند احمد: ٤٦٠،٢٤٥/٢.

الْإِنَاءِ تَعَبُّدٌ، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَأْمُرَ النَّبِيُّ ﷺ بِهِرَاقَةِ مَاءٍ طَاهِرٍ غَيْرِ نَجِسٍ .

اس میں ان علماء کے موقف کے خلاف دلیل ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پانی پاک ہے اور برتن کو دھونا تعبدی امر ہے، کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ نبی ﷺ پاک، غیر نجس پانی کو بہانے (اور ضائع) کرنے کا حکم دیں۔

٩٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْجَلِيْلِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيِّ، أَخْبَرَنَا الأَعْمَشُ عَنْ أَبِي رَزِيْنَ وَ أَبِي صَالِحٍ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُهْرِقْهُ ، وَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ . وَإِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِيْ فِيْهِ حَتّٰى يُصْلِحَهُ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں کتا منہ ڈال کر پی لے تو اسے چاہیے کہ اس (مشروب) کو بہا دے، اور اسے اس برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہیے، اور جب تم میں سے کسی (کے جوتے) کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ اس (جوتے) میں نہ چلے حتی کہ اسے مرمت کروالے۔''

فوائد:......

١۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جس برتن میں کتا منہ ڈال دے، اس میں موجود مشروب اور برتن دونوں نجس ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اس برتن کو سات مرتبہ دھونے اور مشروب کو گرانا اس بات کی قوی دلیل ہے کہ وہ مشروب اور برتن نجس ہو چکے ہیں، نیز یہ احادیث اس موقف کی قوی دلیل ہیں کہ دو مٹکوں سے کم پانی میں محض نجاست گرنے سے وہ پانی نجس ہو جاتا ہے۔

٢۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ جس برتن میں کتا منہ ڈالے اس ناپاک برتن کو سات مرتبہ دھونا واجب ہے، شافعی، احمد اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے لیکن ابوحنیفہ کہتے ہیں: ایسے برتن کو تین بار دھونا کافی ہے۔ نووی بیان کرتے ہیں: مٹی سے دھونے کا مقصد یہ ہے کہ پانی میں مٹی ملائی جائے کہ وہ گدلا ہو جائے اور پانی میں مٹی ڈالنے۔ مٹی پر پانی ڈالنے یا کسی جگہ سے گدلا پانی لے کر برتن دھونے میں کوئی فرق نہیں (برتن کی طہارت کے لیے یہ تمام صورتیں درست ہیں) لیکن نجاست کی جگہ پر محض مٹی ملنا کافی نہیں۔ نیز اس حدیث میں یہ بھی دلیل ہے کہ قلیل پانی میں محض نجاست گرنے سے وہ پانی نجس ہو جاتا ہے، خواہ اس کا کوئی وصف تبدیل نہ ہی ہو۔ کیوکہ کتے کا برتن میں منہ ڈالنے سے غالبًا پانی کا کوئی وصف تبدیل نہیں ہوتا۔ (عون المعبود: ١/ ٨٤)

(٩٨) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب: ٩ـ سنن النسائي: ٦٦ـ مسند احمد: ٢/ ٢٥٣، ٤٤٣، ٤٧٧، ٤٨٠ـ من طريق الأعمش، ومصنف عبدالرزاق ٢٠٢١٦ـ وابن شيبة: ٢/ ٢٢٨.

٧٦...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ غَمْسِ الْمُسْتَيْقِظِ مِنَ النَّوْمِ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ غَسْلِهَا.

نیند سے بیدار ہونے والے شخص کا، اپنا ہاتھ دھوئے بغیر اسے برتن میں ڈالنے کی ممانعت

٩٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثاً ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ . هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةٌ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ تین مرتبہ دھوئے بغیر برتن میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے (کسی حصے کو لگتا رہا ہے) یہ عبدالجبار کی حدیث ہے۔ انہوں نے اپنی روایت میں رسول اللہ ﷺ کا نام صراحت سے لینے کی بجائے ''روایۃ'' کے لفظ استعمال کیے ہیں۔ (اس کا مطلب ہے کہ یہ روایت مرفوعاً بیان کی گئی ہے۔)

٧٧...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ مِنْهُ ، أَيْ أَنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ أَتَتْ يَدُهُ مِنْ جَسَدِهِ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان ''وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے'' سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اسے علم نہیں ہے کہ اس کا ہاتھ اس کے جسم پر کہاں لگا ہے

١٠٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

---

(٩٩) صحيح البخاری كتاب الوضوء، باب الاستجمار وترا: ١٥٧۔ صحيح مسلم: كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضیء وغيره يده المشكوك فی نجاستها...... ٢٧٨۔ سنن ترمذی: ٢٤۔ سنن نسائی: ١۔ والبيهقی فی الكبریٰ رقم: ٢٠٣۔ من طريق أبی سلمة بن عبدالرحمن عن ابی هريرة، وأحمد: ٣٩٥/٢، ٥٠٧۔ وابن ابی شيبة: ٩٨/١۔ وفی ٢٠٣/١٤۔ من طريق سيرين عن ابی هريرة به.

(١٠٠) صحيح البخاری كتاب الوضوء: ١٥٧۔ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب كراهة اغمس المتوضی وغيره يده المشكوك فی: ٢٧٨۔ سنن ترمذی: ٢٤۔ سنن نسائی: ١۔ سنن ابی داود: ٩٤۔ سنن ابن ماجه: ٣٨٧۔ مسند احمد: ٤٥٥/٢۔ موطا امام مالك: ٣٣۔ سنن الدارمی: ٧٥٩۔ وابن حبان: ١٠٦٤، ١٠٦٥۔ من طريق خالد الخلداء عن عبدالله بن شفيق.

إِذَا اسْتَيْـقَـظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَـلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي إِنَائِهِ أَوْفِيْ وِضُوْءِهِ ، حَتّٰى يَغْسِلَهَا ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ أَتَتْ يَدُهُ مِنْهُ .

نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے جاگے تو اپنا ہاتھ دھوئے بغیر اپنے وضو کے برتن کے پانی میں نہ ڈالے، کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کا ہاتھ اس کے جسم کے کسی حصے کو لگا ہے۔''

فوائد :......شافعی دیگر کا قول ہے، اہل حجاز پتھروں سے استنجا کرتے تھے اور ان کے علاقے گرم تھے، چنانچہ جب وہ سوتے تو ان کے جسم پسینے سے شرابور ہو جاتے تھے۔ اس وجہ سے یہ اندیشہ لاحق رہتا کہ سونے والے کا ہاتھ نجاست کی جگہ، پھوڑے پھنسی یا کسی گندگی کو لگ سکتا ہے۔ (لہٰذا انہیں نیند سے بیداری کے بعد تین مرتبہ ہاتھ دھونے کا حکم دیا گیا) نیز اس حدیث سے کئی مسائل مستنبط ہوتے ہیں:

(۱)......قلیل پانی میں نجاست پڑنے سے پانی نجس ہو جاتا ہے خواہ قلیل نجاست ہی ہو، جو پانی کے اوصاف ثلاثہ کو تبدیل نہ کرے، تب بھی یہ نجاست قلیل پانی کو ناپاک کر دیتی ہے۔ کیونکہ ہاتھ سے چپکی نجاست نظر نہ آنے کی وجہ سے انتہائی قلیل ہوتی ہے اور اہل حجاز کی عادت تھی کہ وہ چھوٹے برتن استعمال کرتے تھے جن کی مقدار دو مٹکوں سے کم ہوتی تھی۔

(۲)......نجاست پر پانی کا ورود اور پانی میں نجاست کے واقع ہونے میں فرق ہے۔ چنانچہ پانی میں نجاست واقع ہو تو وہ پانی کو نجس کر دیتی ہے اور نجاست پر پانی واقع ہو تو وہ اس نجاست کو زائل کر دیتا ہے۔

(۳)......نجاسات کو سات مرتبہ دھونا عام نہیں، بلکہ یہ شرعی حکم کتے کے برتن میں منہ ڈالنے کے ساتھ خاص ہے۔

(۴)......پتھروں اور ڈھیلوں سے موضع نجاست کی یقینی طہارت نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ جگہ نجس ہی رہتی ہے، البتہ نماز کی ادائیگی کے لیے اس نجاست سے درگزر کیا گیا ہے۔

(۵)......نجاست کو تین مرتبہ دھونا مستحب ہے کیونکہ جب غیر یقینی نجاست کو تین مرتبہ دھونے کا حکم ہے تو حقیقی نجاست پر یہ حکم بالاولیٰ لاگو ہوتا ہے۔(نووی: ۳/ ۱۷۸)

(۶)...... بیدار ہونے کے بعد تین مرتبہ دھونے سے قبل برتن میں ہاتھ ڈالنا ممنوع ہے اور اس پر اجماع منقول ہے، لیکن جمہور علماء کا موقف ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں چنانچہ اگر کوئی شخص مخالفت کرتا ہوا پانی میں ہاتھ ڈبو دے تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوگا اور نہ وہ شخص گناہ گار ہوگا۔(نووی: ۳/ ۱۷۹)

۷۸......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمَاءَ إِذَا خَالَطَهُ فَرْثُ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ لَمْ يُنَجّسْ .

اس بات کا بیان کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کا گوبر اگر پانی میں مل جائے تو وہ پانی ناپاک نہیں

۱۰۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِىْ عَمْرُو

بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِىْ هِلَالٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِىْ عُتْبَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْـخَطَّابِ: حَدِّثْنَا مِنْ شَأْنِ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ . فَـقَـالَ عُـمَـرُ: خَـرَجْـنَا إِلٰى تَبُوْكَ فِى قَيْظٍ شَـدِيْـدٍ ، فَـنَـزَلْنَا مَنْزِلًا أَصَابَنَا فِيْهِ عَطْشٌ حَتّٰـى ظَنَنَّا أَنَّ رِقَابَنَا سَتَنْقَطِعُ حَتّٰى أَنْ كَانَ الـرَّجُـلُ لَيَـذْهَـبُ يَلْتَمِسُ الْمَاءَ فَـلَا يَرْجِعُ حَتّٰـى يُـظَـنَّ أَنَّ رَقَبَتَـهُ سَتَـنْقَطِعُ . حَتّٰى أَنَّ الـرَّجُـلَ يَـنْحَرُ بَعِيْرَهُ ، فَيُعْصِرُ فَرْثَهُ فَيَشْرَبُهُ وَيَـجْـعَـلُ مَا بَقِيَ عَلٰى كَبَدِهِ . فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الـصِّدِّيْقُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَوَّدَكَ فِى الـدُّعَاءِ خَيْرًا ، فَادْعُ لَنَا . فَقَالَ: أَتُحِبُّ ذٰلِكَ ؟ قَالَ: نَعَمْ . فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَرْجِعْهُمَا حَتّٰى قَالَتِ السَّمَاءُ ، فَأَظْلَمَتْ ثُمَّ سَكَبَتْ . فَـمَلَأُوْا مَـا مَـعَهُمْ . ثُمَّ ذَهَبْنَا نَنْظُرُ فَلَمْ نَـجِـدْهَـا جَـازَتِ الْعَسْكَرَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَـلَـوْ كَانَ مَاءُ الْفَرْثِ إِذَا عُصِرَ نَجِساً ، لَمْ يُـجْـزِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَجْعَلَهُ عَلٰى كَبَدِهِ فَيُنَجِّسَ بَـعْـضَ بَدَنِهِ ، وَهُوَ غَيْرُ وَاجِدٍ لِمَاءٍ طَاهِرٍ يَـغْسِـلُ مَـوْضِعَ النَّجَسِ مِنْهُ ، فَأَمَّا شُرْبُ الْـمَـاءِ الـنَّـجَسِ عِنْدَ خَوْفِ التَّلَفِ إِن لَّمْ يُشْـرَبْ ذٰلِكَ الْـمَـاءُ فَـجَائِزٌ إِحْيَاءَ النَّفْسِ بِشُـرْبِ مَـاءٍ نَجَسٍ ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب سے عرض کی گئی: ہمیں تنگی کے وقت کے متعلق بیان کریں، تو انہوں نے فرمایا: ہم شدید گرمی میں تبوک کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم نے ایک جگہ پر پڑاؤ ڈالا تو ہمیں پیاس لگی (جبکہ پانی موجود نہ تھا) یہاں تک کہ ہم خیال کرنے لگے کہ عنقریب ہماری گردنیں کٹ جائیں گی (یعنی پیاس سے موت آ جائے گی) حتیٰ کہ ایک شخص پانی کی تلاش میں جاتا، وہ (جلدی) واپس نہ آتا خیال کیا جاتا کہ اس کی گردن کٹ گئی ہے۔ (پھر نوبت یہاں تک پہنچی کہ) ایک شخص اپنے اونٹ کو ذبح کرتا، اس کی لید نچوڑتا اور (پانی) پی لیتا اور جو باقی بچتا اسے اپنے پیٹ پر ڈال لیتا۔ (یہ حالات دیکھ کر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر و بھلائی کی دعا کا عادی بنایا ہے (یعنی آپ بکثرت بھلائی کی دعا فرماتے ہیں) تو ہمارے لیے دعا فرمائیں (کہ اللہ تعالیٰ اس تنگی سے نجات عطا فرمائے۔ آپ نے پوچھا: کیا تم اسے پسند کرتے ہو؟ (کہ میں تمہارے لیے دعا کروں) انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دعا کے لیے) ہاتھ بلند کیے۔ ابھی آپ نے (دعا ختم کر کے) ہاتھ لوٹائے نہیں تھے کہ آسمان پر بادل اُمڈ آئے، اندھیرا چھا گیا اور موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔ صحابہ کرام نے تمام برتن بھر لیے، پھر ہم نے (پڑاؤ والی جگہ سے) نکل کر دیکھا تو معسکر کے باہر بارش نہیں برسی تھی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے

(۱۰۱) اسناده ضعيف، صحيح ابن حبان، رقم: ۱۳۸۳۔ والحاكم: ۲۶۳/۱۔ رقم: ۵۸۲۔ والبيهقى فى الكبرىٰ: ۱۹٤۲۵۔ والطبرانى فى الأوسط: ۳۲۳/۳.

أَبَاحَ عِنْدَ الْاِضْطِرَارِ إِحْيَاءَ النَّفْسِ بِأَكْلِ الْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيْرِ إِذَا خِيفَ التَّلَفُ إِن لَّمْ يَأْكُلْ ذٰلِكَ . وَالْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ نَجَسٌ مُحَرَّمٌ عَلَى الْمُسْتَغْنِىْ عَنْهُ ، مُبَاحٌ لِلْمُضْطَرِّ إِلَيْهِ لِإِحْيَاءِ النَّفْسِ بِأَكْلِهِ . فَكَذٰلِكَ جَائِزٌ لِلْمُضْطَرِّ إِلَى الْمَاءِ النَّجَسِ أَنْ يَحْيٰى نَفْسَهُ بِشُرْبِ مَاءٍ نَجَسٍ إِذَا خَافَ التَّلَفَ عَلٰى نَفْسِهِ بِتَرْكِ شُرْبِهِ فَأَمَّا أَنَّ يَجْعَلَ مَاءً نَجَسًا عَلٰى بَعْضِ بَدَنِهِ وَالْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّهُ إِن لَّمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ الْمَاءَ النَّجَسَ عَلٰى بَدَنِهِ لَمْ يُخَفِّفِ التَّلَفَ عَلٰى نَفْسِهِ بِتَرْكِ شُرْبِهِ . فَأَمَّا أَنْ يَّجْعَلَ مَاءً نَجَسًا عَلٰى بَعْضِ بَدَنِهِ وَالْعِلْمُ مُحِيْطٌ بِهِ أَنَّهُ إِن لَّمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ الْمَاءَ النَّجَسَ عَلٰى بَدَنِهِ لَمْ يُخَفِ التَّلَفَ عَلٰى نَفْسِهِ وَلَا كَانَ فِي إِمْسَاسِ ذٰلِكَ الْمَاءِ النَّجَسِ بَعْضَ بَدَنِهِ إِحْيَاءً نَفْسَهُ بِذٰلِكَ وَلَا عِنْدَهُ مَاءً طَاهِرًا يَغْسِلُ مَا نَجَسَ مِنْ بَدَنِهِ بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَهٰذَا غَيْرُ جَائِزٍ وَلَا وَاسِعٌ لِأَحَدٍ فِعْلَهُ .

ہیں: ''اگر لید کا نچوڑا ہوا پانی ناپاک ہوتا تو کسی آدمی کے لیے جائز نہیں تھا کہ وہ اسے پیٹ پر ڈالتا، کیونکہ اس طرح تو اس کے بدن کا کچھ حصہ ناپاک ہو جاتا۔ اور اس کے پاس پاک پانی بھی نہیں ہے کہ اس سے ناپاک حصہ دھولے۔ البتہ نجس پانی نہ پینے کی صورت میں جان تلفی کا خطرہ ہوتو زندہ رہنے کے لیے ناپاک پانی پینا جائز ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے، مردار (کا گوشت) خون اور خنزیر کا گوشت کھائے بغیر جان تلفی کا خطرہ ہوتو ان چیزوں کو مجبوری کی حالت میں جان بچانے کے لیے کھانا جائز رکھا ہے۔ حالانکہ مردار، خون اور خنزیر کا گوشت ناپاک ہے اور ان سے مستغنی شخص کے لیے حرام ہیں۔ مضطر شخص کے لیے جان بچانے کے لیے انہیں کھانا جائز ہے۔ اسی طرح موت کے خطرے کے وقت مضطر (مجبور) شخص کے لیے ناپاک پانی پینا بھی جائز ہے۔ تا کہ اسے پی کر اپنی جان بچا سکے لیکن ناپاک پانی اپنے جسم کے کسی حصے پر لگانا جبکہ اسے یقینی علم ہو کہ اگر وہ اسے اپنے بدن پر نہ ڈالے تو اس کی جان کو کوئی خطرہ نہیں اور نہ اس پانی کو جسم کے کسی حصے پر لگانے سے اس کی زندگی کی بقا کا تعلق ہے، اور نہ اس کے پاس پاک پانی ہو کہ وہ اس سے بدن کے ناپاک ہونے والے حصے کو دھولے، تو اس حالت میں ایسے پانی کا استعمال ناجائز ہے اور نہ یہ کام کرنے کی کسی شخص کے لیے کوئی گنجائش ہے۔''

٧٩......بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوْءِ بِسُؤْرِ الْهِرَّةِ
بلی کے جوٹھے سے وضو کرنے کی رخصت ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ خَرَاطِيْمَ مَا يَأْكُلُ الْمَيْتَةَ مِنَ السِّبَاعِ وَمِمَّا لَا يَجُوْزُ أَكْلُ لَحْمِهِ مِنَ الدَّوَابِّ وَالطُّيُوْرِ إِذَا الْمَاءُ الَّذِى دُوْنَ الْقُلَّتَيْنِ وَلَا نَجَاسَةٌ مَرْئِيَّةٌ بِخَرَاطِيْمِهَا وَمَنَاقِيْرِهَا إِنَّ ذٰلِكَ لَا يُنَجِّسُ

الْمَاءَ ، إِذِ الْعِلْمُ مُحِيطٌ أَنَّ الْهِرَّةَ تَأْكُلُ الْفَأْرَ ، وَقَدْ أَبَاحَ النَّبِيُّ ﷺ الْوُضُوْءَ بِفَضْلِ سُؤْرِهَا ، فَدَلَّتْ سُنَّتُهُ عَلٰى أَنَّ خُرْطُوْمَ مَا يَأْكُلُ الْمَيْتَةَ إِذَا مَا مَاسَ الْمَاءَ الَّذِى دُوْنَ الْقُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْ ذٰلِكَ ، خَلا الْكَلْبِ الَّذِى قَدْ حَضَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْأَمْرِ بِغَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِهِ سَبْعاً ، وَخَلا الْخِنْزِيْرِ الَّذِى هُوَ أَنْجَسُ مِنَ الْكَلْبِ أَوْ مِثْلُهُ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ مردار کھانے والے درندوں کی سونڈیں اور وہ چوپائے اور پرندے جن کا گوشت کھانا حرام ہے، جب یہ اس پانی کو چھولیں، (اس سے پی لیں) جو دومٹکوں سے کم ہو اور ان کی سونڈوں اور چونچوں پر نجاست نظر نہ آئے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا، کیونکہ یہ بات مسلم ہے کہ بلی چوہے کھاتی ہے مگر نبی ﷺ نے اس کے جوٹھے پانی سے وضو کرنا جائز رکھا ہے، لہٰذا آپ کی سنت اس بات کی دلیل ہے کہ مردار کھانے والے جانوروں کی سونڈیں جب دومٹکوں سے کم پانی کو چھولیں تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا، سوائے کتے کے، کہ جس کے برتن میں منہ ڈالنے کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے برتن کو سات مرتبہ دھونے کا حکم دیا ہے، اور خنزیر کے سوا، جو کتے سے بھی زیادہ یا اس جیسا ناپاک ہے۔

۱۰۲ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرِ الرَّازِيُّ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُسَافِعِ بْنِ شَيْبَةَ الْحُجْبِيُّ ، قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ بْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُمْ: إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ ، هِيَ كَبَعْضِ أَهْلِ الْبَيْتِ۔ يَعْنِي الْهِرَّةَ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''بے شک وہ ناپاک نہیں ہے، وہ تو کچھ گھر والوں (غلاموں، لونڈیوں) کی طرح ہے، یعنی بلی۔'' امام ذہبی میزان میں فرماتے ہیں کہ سلیمان بن مسافع مجہول ہے۔

۱۰۳ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنِي ، أَبِي ....

عَنْ عِكْرَمَةَ ، قَالَ: كَانَ أَبُوْ قَتَادَةَ يَتَوَضَّأُ مِنَ الْإِنَاءِ وَالْهِرَّةُ تَشْرَبُ مِنْهُ . وَقَالَ عِكْرَمَةُ قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

''حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ برتن سے وضو کیا کرتے تھے جبکہ بلی اس سے پی رہی ہوتی تھی۔'' حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ

(۱۰۲) اسناده صحيح، صحيح ابى داود: ٦٨، ٦٩ـ ارواء الغليل: ١٧٣ـ سنن ترمذى، كتاب الطهارة، باب ماجاء فى سور الهرة، رقم الحديث: ٩٢ـ سنن النسائى: ٦٧ـ سنن ابى داود: ٧٥ـ سنن ابن ماجه: ٣٦٧ـ مسند احمد: ٢١٤٩٠ـ موطا امام مالك: ٣٨ـ سنن الدارمى: ٧٢٩.

(۱۰۳) (اسناده ضعيف) الضعيفه: ١٥، ١٢ـ ضعيف ابن ماجه: ٨٢/ ٣٦٩ـ سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب الوضوء، بسور الهرة والرخصة فيه: ٣٦٨.

ﷺ: اَلْهِرَّةُ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلی گھر کے متاع سے ہے۔''

١٠٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ـ وَهُوَ ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ ـ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ.......... بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ـ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ، فَسَكَبْتُ لَهُ وُضُوْءًا ، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ ، فَأَصْغٰى لَهَا أَبُوْ قَتَادَةَ الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ . قَالَتْ كَبْشَةُ: فَرَاٰنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ: أَتَعْجَبِيْنَ يَا بِنْتَ أَخِيْ ؟ قَالَتْ ، فَقُلْتُ: نَعَمْ . فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ . إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ .

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی بہو حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے تو میں نے ان کے لیے وضو کا پانی (برتن میں) ڈالا، (اسی دوران) ایک بلی آئی اور اس میں سے پینے لگی، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بلی کے لیے برتن جھکا دیا حتیٰ کہ اس نے (سیر ہو کر پانی) پی لیا۔ حضرت کبشہ کہتی ہیں: انہوں نے مجھے اپنی طرف (تعجب بھری نظروں سے) دیکھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: میری بھتیجی! کیا تم (اس منظر پر) تعجب کرتی ہو؟ وہ کہتی ہیں، میں نے کہا: جی ہاں۔ تو انہوں نے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک وہ نجس نہیں ہے۔ وہ تو تم پر چکر لگانے والے (غلاموں) یا چکر لگانے والیوں (لونڈیوں) میں سے ہے۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ بلی اور بلی کا جھوٹا پاک ہے اور بلی کسی برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کا طعام ومشروب ناپاک نہیں ہوتا، اسے استعمال میں لانا درست ہے، امام ترمذی نقل کرتے ہیں کہ صحابہ وتابعین اور شافعی، احمد اور اسحٰق بن راہویہ کا بھی یہی موقف ہے کہ بلی کا جھوٹا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے یعنی ان ائمہ کے نزدیک بلی کا جھوٹا بلا کراہت پاک ہے۔ نیز مالک مع اہل مدینہ، لیث واہل مصر، اوزاعی اور اہل شام، ثوری اور ان کے ہم مسلک اہل عراق، شافعی اور ان کے موافقین، احمد، اسحاق، ابوثور، ابوعبید، علقمہ، ابراہیم، نخعی، عطاء بن یسار اور حسن بصری رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ زاہدی نے ''سومختصر قدوالی'' کی شرح میں اور طحاوی نے تعلیق المسجد میں امام محمد سے بھی یہ قول نقل

(١٠٤) اسناده صحيح، ابى داود: ٦٨، ٦٩ـ ارواه الغليل: ١٧٣ـ سنن ترمذى، كتاب الطهارة، باب ماجاء فى سور الهرة: ٩٢ـ سنن نسائى: ٦٧ـ سنن ابى داود: ٧٥ـ سنن ابن ماجه: ٣٦٧ـ مسند احمد: ٥/٢٩٦، ٣٠٩ـ موطا امام مالك: ٣٨ـ سنن الدارمى: ٧٢٩.

کیا ہے۔لیکن احناف کا موقف ہے کہ بلی کا جھوٹا مع کراہت پاک ہے اول الذکر علماء نے احادیث الباب سے استدلال کیا ہے اوران کا موقف راجح اورقرین صواب ہے۔(تحفة الاحوذی: ۱/ ۲۲۶)

۸۰...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ سُقُوْطَ الذُّبَابِ فِي الْمَاءِ لَا يُنَجِّسُهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مکھی کا پانی میں گرنا اسے ناپاک نہیں کرتا

وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى أَنْ لَّا نَجَاسَةَ فِي الْأَحْيَاءِ ، وَ إِنْ كَانَ لَا يَجُوْزُ أَكْلُ لَحْمِهُ ، إِلَّا مَا خَصَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ الْكَلْبَ وَكُلُّ مَا يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الْكَلْبِ مِنَ السِّبَاعِ . إِذِ الذُّبَابُ لَا يُؤْكَلُ ، وَهُوَ مِنَ الْخَبَائِثِ الَّتِي أَعْلَمَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ الْمُصْطَفٰى يُحَرِّمُهَا ، فِي قَوْلِهِ: ﴿ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾ وَقَدْ أَعْلَمَ ﷺ أَنَّ سُقُوْطَ الذُّبَابِ فِي الْإِنَاءِ لَا يُنَجِّسُ مَا فِي الْإِنَاءِ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ لِأَمْرِهِ بِغَمْسِ الذُّبَابِ فِي الْإِنَاءِ ، إِذَا سَقَطَ فِيْهِ وَإِنْ كَانَ الْمَاءُ أَقَلَّ مِنْ قُلَّتَيْنِ .

اور اس میں یہ دلیل بھی ہے کہ زندہ چیزوں میں پلیدی نہیں ہوتی، اگرچہ وہ ایسا جانور ہو جس کا گوشت کھانا جائز نہ ہو۔سوائے اس جانور کے جسے نبی اکرم ﷺ نے خاص کر دیا ہے جیسے کتا اور ہر وہ درندہ جس پر کتے کے اسم کا اطلاق ہوتا ہے۔ کیونکہ مکھی کھائی نہیں جاتی اور وہ ان ناپاک چیزوں میں سے ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اس کا نبی مصطفیٰ ﷺ انہیں حرام قرار دے گا، اپنے اس فرمان میں ﴿ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾ (الاعراف: ۱۵۷) ''وہ ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتے ہیں'' نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ برتن میں مکھی گرنے سے اس میں موجود کھانا اور مشروب ناپاک نہیں ہوتا۔ کیونکہ آپ نے مکھی کو برتن میں ڈبونے کا حکم دیا ہے جب وہ برتن میں گر جائے، اگرچہ پانی دو مٹکوں سے کم ہو۔''

۱۰۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَإِنَّ فِيْ أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءٌ وَإِنَّهُ يَتَّقِيْ بِجَنَاحِهِ الَّذِيْ فِيْهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَنْتَزِعْهُ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے چاہیے کہ وہ مکھی کو پوری طرح برتن میں ڈبوئے، پھر اسے باہر نکال لے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہوتی ہے اور دوسرے پر میں شفا۔ اور وہ اس پر سے اپنا بچاؤ کرتی

(۱۰۵) صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسه: ۳۳۲۰،۵۷۸۲۔ سنن ابی داود: ۳۸۴۴۔ سنن ابن ماجه: ۳۵۰۵۔ مسند احمد: ۲۲۹/۲، ۲۴۶، ۴۴۳۔ سنن الدارمی: ۱۹۵۱.

ہے جس میں بیماری ہوتی ہے۔''

فوائد:......ا۔جن پتنگوں اور حشرات الارض کا موت سے خون نہیں بہتا، اگر وہ پانی کسی کھانے یا مشروب میں گر پڑیں تو وہ چیز نجس نہیں ہوتی، بلکہ ایسے جانوروں کو نکال کر پانی اور مشروب وغیرہ کو زیر استعمال لانا جائز ہے۔

۲۔ دفع ضرر کے لیے مکھی مارنا مباح ہے کیونکہ گرم کھانے یا مشروب میں ڈبونے سے لامحالہ اس کی موت واقع ہوگی، لہٰذا یہ عمل ناجائز نہیں ہے۔

۳۔ مکھی کے دوسرے پر کو ڈبونے کے حکم کی حکمت یہ ہے کہ مشروب وغیرہ میں ڈوبا ہوا پَر مہلک اور ضرر رساں ہے اور دوسرے پر میں شفا ہے لہٰذا شفا والے پر کو ڈبونے سے زہریلے پر کا مہلک مادہ زائل ہو جائے گا اور وہ مشروب وغیرہ بے ضرر ہو جائے گا۔

۸۱......بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ

استعمال شدہ پانی سے وضو کرنا جائز ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمَاءَ إِذَا غُسِلَ بِهِ بَعْضُ أَعْضَاءِ الْبَدَنِ أَوْ جَمِيْعُهُ لَمْ يَنْجُسِ الْمَاءُ ، وَكَانَ الْمَاءُ طَاهِراً لَا نَجَاسَةَ عَلَيْهِ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب پانی سے جسم کے بعض اعضا یا پورا جسم دھویا جائے تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ اور پانی پاک ہے اس پر کوئی نجاست نہیں ہے۔

١٠٦ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ ....

قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: مَرِضْتُ فَجَاءَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِيْ وَأَبُوْ بَكْرٍ مَاشِيَيْنِ ، فَوَجَدَنِيْ قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ ، فَتَوَضَّأَ فَصَبَّهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ . فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : كَيْفَ أَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ ، كَيْفَ أَمْضِيْ فِيْ مَالِيْ ؟ فَلَمْ يُجِبْنِيْ بِشَيْءٍ

''محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: '' (ایک دفعہ) میں بیمار ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدل چل کر میری عیادت کے لیے تشریف لائے، آپ نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا تو وضو کیا اور (باقی ماندہ) پانی مجھ پر ڈالا۔ (اس سے) مجھے کچھ افاقہ ہوا تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال میں کیسے تصرف کروں، اپنے مال کو

---

(١٠٦) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب صب النبي وضوأه على المغمى عليه: ورقم: ١٩٤، ٥٦٥١ـ صحيح مسلم: ١٦١٦ـ سنن ترمذي: ٢٠٢٢ـ سنن نسائي: ١٣٨ـ سنن ابي داود: ٢٨٨٦ـ سنن ابن ماجه: ٢٧١٨ـ مسند احمد: ٣/٣٠٧ـ من طريق سفيان بن عيينه عن محمد بن المنكدر عن جابر.

حَتّٰی نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ ﴿ إِنِ امْرُؤٌ اهَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ﴾الاٰيَةُ ، وَقَالَ مَرَّةً: حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْكَلَالَةِ .

کیسے تقسیم کروں؟ آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا،حتی کہ آیت میراث نازل ہوگئی ﴿ان امرؤا هلك....﴾ ''اگر کوئی شخص مر جائے جس کی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو اس کے چھوڑے ہوئے مال کا آدھا حصہ اس کا ہے۔'' ایک بار انہوں نے یہ کہا کہ''حتی کہ آیت کلالہ نازل ہوئی۔''

فوائد:......ا۔اس حدیث میں مریض کی تیمارداری کی فضیلت اور عیادت کے لیے چل کر جانے کے استحباب کا بیان ہے۔

۲۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی برکت کے آثار کے ظاہر ہونے کا بیان ہے۔

۳۔ اس حدیث سے شافعیہ وغیرہ نے استدلال کیا ہے کہ وضو اور غسل کے لیے مستعمل پانی طاہر ہے اور اس بارے ابو یوسف اور ابو حنیفہ کا موقف کہ مستعمل پانی نجس ہے، مسترد ہے۔(نووی: ۱۱/۵٤)

۸۲...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنْ فَضْلِ وُضُوْءِ الْمُتَوَضِّئِ .

وضو کرنے والے کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے

۱۰۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، نَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ...........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَا فِي الْقَوْمِ طَهُوْرٌ ؟ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بِفَضْلِ مَاءٍ فِيْ إِدَاوَةٍ . قَالَ فَصَبَّهُ فِي قَدْحٍ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . قَالَ ثُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ أَتَوْا بَقِيَّةَ الطَّهُوْرِ . فَقَالَ تَمَسَّحُوْا بِهِ ، فَسَمِعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . فَقَالَ: عَلٰى رِسْلِكُمْ ، فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فِي الْقَدْحِ فِي جَوْفِ الْمَاءِ ،

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں:(ایک دفعہ) ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر کیا۔نماز کا وقت ہوا تو آپ نے فرمایا:'' کیا لوگوں کے پاس پانی نہیں ہے؟ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ایک شخص برتن میں بچا ہوا پانی لے کر حاضر خدمت ہوا۔ کہتے ہیں: تو اس نے وہ پانی ایک پیالے میں ڈال دیا اور رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا۔ کہتے ہیں: پھر لوگ باقی ماندہ پانی لینے کے لیے آ گئے تو اس نے کہا: اس سے مسح کر لو، رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک پیالے میں پانی کے وسط میں رکھا۔ پھر فرمایا:'' مکمل

(۱۰۷) اسناده صحيح، سنن الدارمي، كتاب المقدمة، باب ما اكرم الله النبي من تفجير الماء من بين اصابعه: ۲٦۔ مسند احمد: ۲۹۲،۳۵۸/۳۔ وابن شيبة: ۳۱٦/٦.

ثُمَّ قَالَ: أَسْبِغُوْا الطُّهُوْرَ . فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: وَالَّذِيْ أَذْهَبَ بَصَرِيْ ۔ قَالَ وَكَانَ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ ۔ لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَهُ حَتّٰى تَوَضَّأَ أَجْمَعُوْنَ . قَالَ عُبَيْدَةُ ، قَالَ الْأَسْوَدُ ، حَسِبْتُهُ قَالَ: كُنَّا مِائَتَيْنِ أَوْ زِيَادَةً .

وضو کرو۔'' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں : اس ذات کی قسم جو میری بصارت لے گئی ، راوی کہتے ہیں: ان کی بصارت ختم ہو چکی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی ابلتا ہوا دیکھا، آپ نے اپنا دست مبارک (اس وقت تک) نہ اٹھایا جب تک کہ سب لوگوں نے وضو نہ کر لیا۔'' عبیدہ کہتے ہیں: اسود نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا:'' ہم دوسو یا اس سے زیادہ لوگ تھے۔''

فوائد: ......اس حدیث میں نبی ﷺ کے معجزہ کا ذکر ہے۔ نبی کا معجزہ برحق ہے لیکن اس کا ظہور اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے۔

۸۳...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنْ فَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْأَةِ .

عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے

۱۰۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ، قَالَ أَكْبَرُ عِلْمِيْ وَالَّذِيْ يَخْطُرُ عَلَيَّ بَالِيْ ، أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ سَمِعَ ....

ابْنَ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِ مَيْمُوْنَةَ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا کرتے تھے۔''

۸۴...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ بِفَضْلِ غُسْلِ الْمَرْأَةِ مِنَ الْجَنَابَةِ .

عورت کے غسل جنابت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے

۱۰۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ۔ وَهُوَ الزُّبَيْرِيُّ ۔ ثَنَا سُفْيَانُ ، وَحَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ............

---

(۱۰۸) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة، رقم: ۳۲۳۔ واحمد: ۱/۳٦٦۔ والدار قطنی: ۱/۵۳۔ والبیهقی: ۸۵۷۔ والبطرانی فی الکبیر: ۲۳/۴۲٦۔ من طریق ابن حریج وفیه کان یغتسل.

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ: أَنَّ اِمْـرَأَـةً مِـنْ أَزْوَاجِ الـنَّبِيِّ ﷺ اِغْتَسَـلَـتْ مِـنَ الْـجَنَابَةِ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ - أَوِاغْتَسَـلَ - مِنْ فَضْلِهَا . "هٰذَا حَـدِيْـثُ وَكِيْـعٍ . وَقَـالَ أَحْـمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ: فَتَـوَضَّـأَ النَّبِيُّ ﷺ مِـنْ فَـضْـلِهَا . " وَقَالَ أَبُـوْمُـوْسٰـى وَ عُتْبَةُ بْـنُ عَبْـدِ اللّٰـهِ : فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ مِنْ فَضْلِهَا ، فَقَالَتْ لَهُ ، فَقَالَ: الْمَاءُ لا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ محترمہ نے غسل جنابت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے بچے ہوئے پانی سے وضو یا غسل کیا۔'' یہ وکیع کی حدیث ہے۔ احمد بن منیع کی روایت میں ہے :''نبی ﷺ نے ان کے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا۔'' ابوموسیٰ اور عتبہ بن عبداللہ کی روایت میں ہے کہ'' نبی ﷺ تشریف لائے (اور) ان کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے لگے تو انہوں نے عرض کی: (اللہ کے رسول! یہ پانی تو میرے غسل جنابت سے بچا ہوا ہے) تو آپ نے فرمایا: ''پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔''

۸۵......بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ سُؤْرَالْحَائِضِ لَيْسَ بِنَجَسٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حائضہ عورت کا جوٹھا ناپاک نہیں ہے

وَإِبَـاحَةِ الْـوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ بِهِ ، إِذْ هُوَ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجَسٍ . إِذْ لَوْ كَانَ سُوْرُ حَائِضٍ نَجَساً لَمَا شَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ مَاءً نَجَساً غَيْرُ مُضْطَرٍّ إِلٰى شُرْبِهِ .

اوراس سے وضواورغسل کرنا جائز ہے کیونکہ وہ پاک ہے، ناپاک نہیں ہے، کیونکہ اگر حائضہ عورت کا جوٹھا ناپاک ہوتا تو نبی اکرم ﷺ ناپاک پانی نہ پیتے جبکہ آپ اسے پینے کے لیے مجبور بھی نہ تھے۔

۱۱۰۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَـنْ عَـائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُـؤْتٰـى بِالْإِنَاءِ ، فَأَبْدَأُ فَأَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ، ثُـمَّ يَـأْخُذُ الْإِنَاءَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (مشروب کا) برتن لایا جاتا تو میں (اس سے) پینے کی ابتدا کرتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔ پھر آپ برتن

---

(۱۰۹) (اسناده صحيح) صحيح ابن ماجه: ۳۷۰ـ صحيح سنن ترمذى ، الطهارة، باب ماجاء فى الرخصة فى ذلك: ٦٥ـ سنن النسائى، كتاب المياه، باب رقم: ٣٢٦ـ سنن ابى داود: ٦٨ـ مسند احمد: ٢٣٥/١، ٢٨٤،٣٠٨ـ سنن الدارمى: ٣٤.

(۱۱۰) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض راس زوجها وترجيله وطهارة سؤرها: ٤٥٣ـ سنن النسائى: ٢٧٧ـ ورقم: ٢٨٠ـ سنن ابى داود: ٢٥٩ـ سنن ابن ماجه: ٦٤٣ـ مسند احمد: ٦٧/٦، ٦٤، ٣٠٠، ١٩٢، ٢١٠ـ وابن حبان: ١٢٩٣، ١٣٦١.

فِـيَّ ، وَآخُذُ الْعِرْقَ فَأَعُضُّهُ ، ثُمَّ يَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَـكْـرٍ ، نَـا سَـلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْـعَـرٍ وَ سُـفْيَـانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

پکڑتے اور اپنا منہ اس جگہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا (اور مشروب نوش کرتے) اور میں (کھانا کھاتے وقت) ہڈی پکڑتی اور اس سے (گوشت) نوچتی۔ پھر (رسول اللہ ﷺ وہ ہڈی لے لیتے اور) اپنا منہ اسی جگہ رکھتے جہاں میں نے منہ رکھا تھا۔(اور کھایا تھا) ''امام صاحب فرماتے ہیں: ہمیں سلم بن جنادہ نے بھی اسی سند سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

فوائد :...... حائضہ عورت کا جھوٹا پاک ہے، نیز حائضہ عورت سے میل جول رکھنا اور اس کا جھوٹا کھانا پینا جائز ہے، اس میں کسی قسم کی کوئی کراہت وقباحت نہیں ہے۔

٨٦...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ ، إِذْ مَاؤُهُ طَهُوْرٌ ، مَيْتَتُهُ حِلٌّ

سمندر کے پانی سے غسل اور وضو کرنے کی رخصت ہے کیونکہ اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے۔

ضِـدُّ قَـوْلِ مَـنْ كَـرِهَ الْوُضُوْءَ وَالْغُسْلَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ ، وَزَعَمَ أَنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا ، وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعَةَ أَبْحُرٍ ، سَبْعَةَ نِيْرَانٍ . وَكُرْهُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَائِهِ لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ زَعْمٌ .

اس شخص کے قول کے برعکس جو سمندر کے پانی سے وضو اور غسل کرنے کو مکروہ سمجھتا ہے اس کا دعویٰ ہے کہ سمندر کے نیچے آگ ہے، اور آگ کے نیچے سمندر ہے، اس طرح سات سمندر اور سات آگ ہیں۔اس مزعومہ علت کی وجہ سے وہ سمندر کے پانی سے وضو اور غسل کرنا مکروہ سمجھتا ہے۔

١١١ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْـبٍ ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ ـمِنْ اٰلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ ـ أَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ أَبِيْ بُرْدَةَ ـ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ ـ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ..........

أَبَـا هُـرَيْـرَةَ ، يَـقُوْلُ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، فَـقَـالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَـحْـرَ ، وَنَـحْمِلُ الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ ، فَإِنْ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کی : اے اللہ کے رسول! ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ

(١١١) (اسـنـاده صـحـيـح) صحيح ابوداود: ٧٦ـ الصحيحه : ٤٨٠ ارواۂ الغليل: ٩ـ سنن ترمذى، كتاب الطهارة، باب ماجاء فى مـاء البحر انه طهور: ٦٩ـ سنن النسائى: ٥٩ـ سنن ابى داود: ٧٦ـ سنن ابن ماجة: ٣٨٦، ٣٢٤٦ـ مسند احمد: ١٣٧/٢ـ موطا امام مالك: ٤٠ .

تَوَضَّأْنَا مِنْهُ عَطِشْنَا ، أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ ؟ فَقَالَ: هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ ، وَالْحَلَالُ مَيْتَتُهُ . هٰذَا حَدِيْثُ يُوْنُسَ . وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ . وَلَمْ يَقُلْ مِنْ اٰلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ ، وَلَا مِنْ بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ . وَقَالَ: نَرْكَبُ الْبَحْرَ أَزْمَاناً .

تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں گے، تو کیا ہم سمندری پانی سے وضو کرلیں؟ آپ نے فرمایا: ''اس کا پانی پاک ہے، اس کا مردار حلال ہے۔'' یہ یونس کی حدیث ہے۔ امام صاحب کہتے ہیں: یحییٰ بن حکیم نے اپنی روایت میں ''حدث'' کی بجائے ''عن'' صفوان بن سلیم بیان کیا ہے۔ انہوں نے سعید بن سلمہ کے نام کے ساتھ ''من اٰل ان الازرق'' اور مغیرہ کے نام کے ساتھ ''من بنی عبدالدار'' نہیں کیا' (یعنی ان کے قبیلوں کا نام نہیں لیا)۔ نیز ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ: ''ہم مدتوں سمندری سفر میں رہتے ہیں۔''

۱۱۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ، نَا أَبُوْ الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ مُقْسِمٍ ، ـ قَالَ أَحْمَدُ: يَعْنِي عُبَيْدُاللّٰهِ............

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبَحْرِ ، قَالَ: هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ وَالْحَلَالُ مَيْتَتُهُ .

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے سمندر کے متعلق پوچھا گیا' آپ نے فرمایا: ''اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔''

فوائد:......اس حدیث سے کئی مسائل مستنبط ہوتے ہیں:

۱۔ سمندر کا پانی طاہر ومطہر ہے۔

۲۔ تمام سمندری حیوانات جن کی زندگی کا مدار پانی پر ہے، حلال ہیں۔ مالک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے کہ تمام سمندری مردار حلال ہیں لیکن ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مچھلی کے سوا تمام سمندری مردار حرام ہیں۔

۳۔ مفتی سے جب کسی مسئلہ کے بارے سوال کیا جائے اور مفتی سمجھے کہ سائل کو اس سوال کے ساتھ مسئلہ کی مزید وضاحت کی حاجت ہے تو اسے اضافی مسئلہ سے روشناس کرانا مستحب عمل ہے، کیونکہ جو سائل کے جواب میں آپ کا یہ ارشاد کہ سمندر کا مردار حلال ہے، مزید فائدہ کے طور پر تھا اور یہ اضافی معلومات شکاریوں کے لیے مفید تھیں اور سائل بھی شکاری تھا۔ نیز یہ چیز فتویٰ کے محاسن میں شامل ہے۔ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث اصول

(۱۱۲) (اسناده حسن صحيح) الصحيحة ٤٨٠ ـ ارواء الغليل: ٩ ـ سنن ترمذی، كتاب الطهارة: باب ماجاء فی ماء البحر انه طهور: ٦٤ ـ سنن نسائی: ٣٣٠ ـ سنن ابی داود: ٧٦ ـ سنن ابن ماجه: ٣٨٨ ـ مسند احمد: ٣/٣٧٣ ـ موطا امام مالك: ٣٧ .

طہارت کی اہم اصل ہے جو کئی احکام اور اہم قواعد پر مشتمل ہے۔(عون المعبود: ۱/ ۹۵)

۴۔ میٹھے پانی کی موجودگی میں سمندر کے کڑوے پانی سے وضو کرنا جائز ہے کیونکہ سمندر کا پانی مطلق طاہر ہے اور کوئی ایسی قید موجود نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ میٹھے پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں سمندر کے پانی سے وضو کیا جائے۔

۸۷...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ مِنَ الْمَاءِ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِي أَوَانِيْ أَهْلِ الشِّرْكِ وَأَسْقِيَتِهِمْ ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْإِهَابَ يَطْهُرُ بِدِبَاغِ الْمُشْرِكِيْنَ إِيَّاهُ .

مشرکوں کے برتنوں اور مشکیزوں میں موجود پانی سے وضو اور غسل کرنے کی رخصت ہے، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ مشرکوں کی دباغت سے چمڑے پاک صاف ہو جاتے ہیں

۱۱۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الثَّقَفِيُّ قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رِجَاءٍ..........

حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَدَعَا فُلَاناً وَدَعَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: اِذْهَبَا فَابْغِيَا لَنَا الْمَاءَ . فَانْطَلَقَا ، فَلَقِيَا امْرَأَةً بَيْنَ سَطِيْحَتَيْنِ ۔أَوْ بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ۔ عَلٰى بَعِيْرٍ ، فَقَالَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟ قَالَتْ: عَهْدِيْ بِالْمَاءِ أَمْسِ هٰذِهِ السَّاعَةَ ، وَنَفَرُنَا خُلُوْفاً . فَقَالَ لَهَا: انْطَلِقِيْ . فَقَالَتْ: أَيْنَ؟ قَالَا لَهَا: إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . قَالَتْ: هٰذَا الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ؟ قَالَا لَهَا: هُوَ الَّذِي تَعْنِيْنَ . فَانْطَلَقَا ، فَجَاءَا بِهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ نے فلاں شخص اور حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: ''جاؤ ہمارے لیے پانی تلاش کر کے لاؤ۔ تو وہ دونوں (پانی کی تلاش میں) چلے گئے۔ وہ ایک عورت سے ملے جو دو مشکیزوں یا پانی کے دو تھیلوں کے درمیان اونٹ پر سوار (جا رہی) تھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا: پانی کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ کل اس وقت میں پانی (کے چشمے) پر تھی۔ اور ہمارے مرد پیچھے ہیں۔ حضرت علی نے اسے کہا: چلو، اس نے دریافت کیا: کہاں؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں۔ اس نے کہا: یہ وہی شخص ہے جسے صابی (بے دین) کہا

(۱۱۳) صحيح البخاری: كتاب التيمم، باب الصعيد الطيب وضوء المسلم يكفيه عن الماء، رقم: ۳۴۴، ۳۴۸، ۳۵۷۱۔ صحيح مسلم، باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل فضائها: ۶۸۲۔ مسند احمد: ۴/ ۴۳۴۔ والدارمی: ۷۴۳۔ من طريق يحيى بن سعيد عن عوف.

وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ: اسْتَنْزِلُوْهَا مِنْ بَعِيْرِهَا، وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِإِنَاءٍ، فَجَعَلَ فِيْهِ أَفْوَاهَ الْمَزَادَتَيْنِ -أَوِ السَّطِيْحَتَيْنِ- قَالَا: ثُمَّ مَضْمَضَ، ثُمَّ أَعَادَ فِيْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ -أَوِ السَّطِيْحَتَيْنِ-، ثُمَّ أَطْلَقَ أَفْوَاهَهُمَا. ثُمَّ نُوْدِيَ فِي النَّاسِ: أَنِ اسْقُوْا وَاسْتَقُوْا. وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ.

جاتا ہے؟انہوں نے جواب دیا: ہاں وہی ہے جسے تم سمجھی ہو۔تو وہ دونوں (اس عورت کو لے کر) چلے، اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اسے لے آئے، اور آپ کو ساری بات بتائی۔ آپ نے فرمایا: اسے کہو کہ اپنے اونٹ سے اتر جائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک برتن منگوایا، اور تھیلیوں یا مشکیزوں کے منہ اس میں رکھ دیے۔ انہوں نے کہا: پھر آپ نے کلی کی اور پانی دوبارہ تھیلوں یا مشکیزوں میں ڈال دیا۔ پھر ان کے منہ کھول دیے گئے پھر لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ خود پیو اور (جانوروں کو) پلا لو۔'' راوی نے مکمل طویل حدیث بیان کی۔

۸۸...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ.

مردار کے دباغت شدہ چمڑے میں موجود پانی سے وضو کرنا جائز ہے

١١٤- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَخِيْهِ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْ سِقَاءٍ، فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّهُ مَيْتَةٌ. قَالَ: دِبَاغُهُ يَذْهَبُ بِخُبْثِهِ أَوْ نَجَسِهِ أَوْ رِجْسِهِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مشکیزے سے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو آپ سے عرض کی گئی: یہ مردار (جانور کے چمڑے سے بنا ہوا مشکیزہ) ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کی دباغت، اس کی پلیدی، ناپاکی اور گندگی دور کر دیتی ہے۔

فوائد :......۱۔مشرکین کے برتن پاک ہیں البتہ ان کے ناپاک ہونے کی صریح نص موجود ہوتو ٹھیک ورنہ انہیں طہارت پرمحمول کیا جائے گا۔

۲۔ مردار کا چمڑا رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے۔کیونکہ مشرکہ عورت کے مشکیزے مشرکین کے ذبیحوں کے تھے اور مشرکین کے ذبیحے مردار ہوتے ہیں لہٰذا یہ حدیث دلیل ہے کہ دباغت کے بعد مردار جانوروں کے چمڑے پاک ہو جاتے

(١١٤) اسناده صحيح، غاية المرام: ٢٧- صحيح الجامع الصغير: ٣٣٥٨- مسند احمد: ٣١٤،٢٣٧/١- والبيهقي: ٥١،٥٣٤- والحاكم: ١٦١/١- مثله من طريق يحيى بن آدم.

ہیں اور انہیں زیرِ استعمال لانا جائز ہے۔

۳۔ مشرک اعتقادی نجس ہے، اس کا جسم نجس نہیں، اس لیے کہ مشرکہ عورت کے ہاتھ مشکیزے بھرتے وقت پانی کو لگتے تھے اور وہ پانی دو مٹکوں سے کم تھا لہٰذا اگر مشرک جسمانی لحاظ سے نجس ہوتے تو یہ پانی استعمال کرنا ناجائز ہوتا۔ لہٰذا یہ حدیث دلیل ہے کہ مشرکین اعتقادی لحاظ سے ہی نجس ہیں۔

۴۔ اس حدیث میں نبی ﷺ کے عظیم معجزہ اور علامت نبوت کا بیان ہے۔ پانی کی عدم دستیابی اور سخت حاجت کے وقت پانی کے مالک سے زبردستی پانی حاصل کرنا جائز ہے اور اس کے عوض میں اتنی رقم وغیرہ ادا کر دی جائے۔

۸۹......بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ أَبْوَالَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ لَيْسَ بِنَجَسٍ ، وَ لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ إِذَا خَالَطَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب ناپاک نہیں ہے اور اگر وہ پانی میں مل جائے تو پانی پلید نہیں ہوتا

إِذِ النَّبِیُّ ﷺ قَدْ أَمَرَ بِشُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ مَعَ أَلْبَانِهَا ، وَلَوْ كَانَ نَجَسًا لَمْ يَأْمُرْ بِشُرْبِهِ ، وَقَدْ أَعْلَمَ أَنْ لَّا شِفَاءَ فِی الْمُحَرَّمِ ، وَ قَدْ أَمَرَ بِالْاِسْتِشْفَاءِ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ ، وَ لَوْ كَانَ نَجِساً كَانَ مُحَرَّمًا ، كَانَ دَاءً لَا دَوَاءً ، وَمَا كَانَ فِيْهِ شِفَاءٌ كَمَا أَعْلَمَ ﷺ لِمَا سُئِلَ: أَيُتَدَاوٰى بِالْخَمْرِ ؟ فَقَالَ إِنَّمَا هِیْ دَاءٌ وَ لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ .

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اونٹوں کے پیشاب کو ان کے دودھ کے ساتھ پینے کا حکم دیا ہے، اور اگر ان کا پیشاب ناپاک ہوتا تو آپ اسے پینے کا حکم نہ دیتے، جبکہ آپ یہ بیان فرما چکے ہیں کہ حرام چیز میں شفا نہیں ہے۔ اور اونٹوں کے پیشاب سے شفا حاصل کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔ لہٰذا اگر وہ ناپاک ہوتا تو حرام ہوتا اور شفا کی بجائے بیماری ہوتا، اور اس میں شفا نہ ہوتی جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ جب آپ سے سوال کیا گیا: (اے اللہ کے رسول!) کیا شراب کو بطور دوا استعمال کر لیا جائے؟ تو آپ نے فرمایا: شراب تو بیماری ہے، دوا نہیں ہے۔

۱۱۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الصَّنْعَانِیُّ ، نَا يَزِيْدُ ـ يَعْنِی ابْنَ زُرَيْعٍ ـ نَا سَعِيْدٌ ، نَا قَتَادَةُ أَنَّ............

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ أُنَاساً ـ أَوْ رِجَالًا ـ مِنْ عُكَلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰی

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عکل اور عرینہ قبیلے کے کچھ لوگ یا کچھ آدمی مدینہ منورہ میں رسول

---

(۱۱۵) صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب أبوال الابل والدواب والغنم ومر ابضها، رقم: ۲۳۳،۴۱۹۲،۵۷۲۷۔ صحیح مسلم: ۱۶۷۱۔ سنن ترمذی: ۷۲۔ سنن النسائی: ۳۰۵۔ سنن ابی داود: ۴۳۶۸۔ سنن ابن ماجه: ۲۵۷۸۔ مسند احمد: ۳/۱۷۷، ۱۷۰، ۲۳۳۔ من طریق بذید بن زریع.

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ، فَتَكَلَّمُوْا بِالْإِسْلَامِ، وَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا أَهْلُ ضَرْعٍ، وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيْفٍ فَاسْتَوْخَمُوْا الْمَدِيْنَةَ، فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوْا فِيْهَا فَيَشْرَبُوْا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہم مویشیوں والے لوگ ہیں (مویشی پالتے ہیں) اور کھیتی باڑی کرنے والے نہیں ہیں۔ پھر انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی (تو وہ بیمار ہو گئے) رسول اللہ ﷺ نے انہیں کچھ اونٹ اور ایک چرواہا دینے کا حکم دیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ ان اونٹوں کے ساتھ (مدینہ منورہ سے باہر) چلے جائیں اور ان کے پیشاب اور دودھ پئیں۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔

فوائد:......اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ ماکول اللحم جانوں کا پیشاب پاک ہے۔ عشرہ، نخعی، اوزاعی، زہری، مالک، احمد، محمد، زفر رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے نیز شافعیہ میں سے ابن خزیمہ، ابن منذر، ابن حبان، اصطخری اور رویانی رحمہ اللہ بھی اس موقف کے قائل ہیں۔ اونٹوں کا پیشاب تو اس مذکورہ نص کی رو سے پاک ہے اور دیگر ماکول اللحم جانوروں کا پیشاب قیاس کی رو سے طاہر ہے۔ ابن منذر کہتے ہیں یہ زعم کہ اونٹوں کے پیشاب کا استعمال مذکورہ قوم کے ساتھ خاص تھا۔ درست نہیں، کیونکہ خصائص دلیل سے ثابت ہوتے ہیں۔ (نیل الاوطار: ١/ ٦٠)

نوٹ: ......اونٹنی کا دودھ بعض بیماریوں کے لیے شفا ہے۔ اگر اس میں اونٹنی کے پیشاب کے کچھ قطرے شامل کر لیے جائیں تو اس امیزے کے استعمال سے عمل اور ردِعمل کے سائنسی اصول کے مطابق علاج مفید ہوتا ہے۔ جدید طبی تحقیق اس کا اعتراف کرتی ہے۔

٩٠......بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي إِجَازَةِ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ

ایک مد پانی سے وضو کرنے کی اجازت کے متعلق نبی ﷺ سے مروی حدیث کا بیان

أَوْهَمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ تَوَقِيْتَ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ تَوْقِيْتُ لَا يَجُوْزُ الْوُضُوْءُ بِأَقَلَّ مِنْهُ.

بعض علماء کو وہم ہوا ہے کہ وضو کے لیے ایک مد پانی کی مقدار مقرر کرنا ایسی تعیین ہے جس سے کم پانی وضو کرنا جائز نہیں ہے۔

١١٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ - نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جِبْرِ بْنِ عَتِيْكٍ، قَالَ، سَمِعْتُ..........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

(١١٦) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب القدر المستحب من الماء فى غسل الجنابة، رقم: ٣٢٥۔ سنن النسائى: ٧٢۔ مسند احمد: ١١٢/٣، ٤١٦، ٢٩٠، ١٧٩/٣۔ من حديث شريك به۔ سنن الدارمى: ٦٨٦۔ وصحيح البخارى: ٢٠١۔ وابن حبان: ١٢٠٣.

يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوْكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: الْمَكُّوْكُ فِي هٰذَا الْخَبَرِ الْمُدُّ نَفْسُهُ .

رسول اللہ ﷺ ایک مد سے وضو اور پانچ مد سے غسل کیا کرتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: '' اس حدیث میں مذکورہ ''مکوک'' سے مراد ''مد'' ہی ہے۔

فوائد: ......مدنبوی کا وزن ایک رطل اور تہائی رطل تھا۔اس طرح مدنبوی کا وزن ۹ چھٹانک یا24.880 گرام ہے۔ جب کہ مد بغدادی ۱۳ چھٹانک ۲ تولے اور ۲ ماشے یعنی 787.320 گرام کا ہوتا ہے۔

۹۱......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ تَوْقِيْتَ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ ، أَنَّ الْوُضُوْءَ بِالْمُدِّ يَجْزِئُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضوکرنے کے لیے ایک مد پانی کی مقدار مقرر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک مد پانی سے کیا گیا وضو درست ہے

لَا إِنَّهُ لَا يَسَعُ الْمُتَوَضِّيءُ أَنْ يَزِيْدَ عَلَى الْمُدِّ أَوْ يَنْقُصَ مِنْهُ إِذْ لَوْ لَمْ يُجْزِئ الزِّيَادَةُ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَا النُّقْصَانُ مِنْهُ ، كَانَ عَلَى الْمَرْءِ إِذَا أَرَادَ الْوُضُوْءَ أَنْ يَكِيْلَ مُدًّا مِنَ الْمَاءِ فَيَتَوَضَّأُ بِهِ ، لَا يَبْقٰى مِنْهُ شَيْئًا . وَقَدْ يَرْفِقُ الْمُتَوَضِّئُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْمَاءِ فَيَكْفِي أَعْضَاءَ الْوُضُوْءِ وَيَخْرُقُ بِالْكَثِيْرِ فَلَا يَكْفِي لِغَسْلِ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ .

یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک مد سے کم وبیش پانی وضوکرنے والا استعمال نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اگر ایک مد پانی میں کمی وبیشی درست نہ ہوتی تو وضوکرنے والے کے لیے ضروری ہو جاتا کہ وضوکرنے سے پہلے ایک مد پانی ناپے پھر اس سے اس طرح وضوکرے کہ باقی کچھ نہ بچے ۔ حالانکہ بعض اوقات وضوکرنے والا تھوڑا پانی احتیاط سے استعمال کرتا ہے تو وہ اعضائے وضوکو دھونے کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ زیادہ پانی بے اعتدالی سے استعمال کرتا ہے تو وہ اعضائے وضوکو دھونے کے لیے ناکافی ہو جاتا ہے۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ مِنْ كِتَابِهِ ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ وَيَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ............

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُجْزِئُ مِنَ الْوُضُوْءِ الْمُدُّ وَمِنَ الْجَنَابَةِ الصَّاعُ . فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: لَا يَكْفِيْنَا ذٰلِكَ يَا جَابِرُ ؟ فَقَالَ: قَدْ كَفٰى مَنْ هُوَ خَيْرٌ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وضو کے لیے ایک مد اور (غسل) جنابت کے لیے ایک صاع (پانی) کافی ہے۔ایک شخص نے انہیں کہا: اے جابر! ہمیں (پانی کی) یہ مقدار کافی نہیں ہے۔تو انہوں

(۱۱۷) مسند احمد: ۳۰۳/۳۔ عن هشيم به، سنن ابی داؤد، كتاب الطهارة، باب ما يجزى من الماء في الوضوء: ۹۳۔ والحاكم: ۱۶۱/۱۔ وللحديث شواهد كثيرة.

مِـنْكَ وَأَكْثَـرَ شَـعْـراً . قَـالَ أَبُـوْ بَكْرٍ فِي قَوْلِهِ ﷺ: يُجْزِئُ مِنَ الْوُضُوْءِ الْمُدُّ ، دَلَالَةٌ عَـلٰى أَنَّ تَوْقِيْتَ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ ، أَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُ ، لَا أَنَّهُ يَجُوْزُ النُّقْصَانُ مِنْهُ وَلَا الزِّيَادَةُ فِيْهِ .

نے فرمایا: ''تم سے بہتر و اعلیٰ اور زیادہ بالوں والی شخصیت (نبی ﷺ) کو یہ پانی کافی تھا۔امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ کے فرمان ''وضو کے لیے ایک مد کافی ہے'' میں یہ دلیل ہے کہ وضو کے لیے ایک مد پانی کی مقدار مقرر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مقدار کافی ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ اس مقدار سے کم وبیش پانی استعمال کرنا جائز نہیں۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ وضو اور غسل کے لیے کم از کم پانی استعمال کرنا چاہیے اور حتی المقدور اتنا پانی استعمال کیا جائے جس سے طہارت حاصل ہو جائے، پانی کا اسراف مکروہ فعل ہے۔ پھر وضو کے لیے مد اور غسل کے لیے صاع کی تعیین وتقیید درست نہیں، کیونکہ آپ کا غسل کے لیے صاع سے زیادہ اور وضو کے لیے مد سے زیادہ پانی استعمال کرنا ثابت ہے بلکہ حاصل کلام یہ ہے کہ نجاست کے ازالہ اور حصول طہارت کے لیے پانی کے استعمال میں انتہائی احتیاط برتی جائے۔

نوٹ:......حجازی صاع سوا دو سیر (دو سیر چار چھٹانک) کا ہوتا ہے اور عراقی صاع تین سیر چھ چھٹانک کا ہوتا ہے۔

۹۲...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوْءِ بِأَقَلَّ مِنْ قَدْرِ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ .

ایک مد سے کم پانی سے وضو کرنے کی رخصت

۱۱۸۔ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ ، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ زَيْدٍ ۔ وَهُوَ حَبِيْبُ بْنُ زَيْدٍ ۔ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ.........

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِثُلُثَيْ مُدٍّ فتوضاء ، فَجَعَلَ يَدْلُكُ ذِرَاعَهُ .

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس دو تہائی مد پانی لایا گیا۔ آپ نے اس سے (وضو کیا اور) اپنے بازوؤں کو اچھی طرح ملا۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ ایک مد سے کم پانی سے وضو کرنا جائز ہے اور وضو میں اعضائے وضو پر فقط پانی بہانا کافی نہیں، انہیں ہاتھ سے ملنا بھی لازم ہے۔

۹۳......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ لَا تَوْقِيْتَ فِي قَدْرِ الْمَاءِ الَّذِي يَتَوَضَّأُ بِهِ الْمَرْءُ فَيَضِيْقُ عَلَى الْمُتَوَضِّئِ أَنْ يَزِيْدَ عَلَيْهِ أَوْ يَنْقُصَ مِنْهُ

(۱۱۸) اسناده صحيح، الحاكم: ۱/ ۱٦۱۔ مثله من طريق يحيى بن أبي زائدة، وابن حبان: ۱۰۸۲، ۱۰۸۳۔ والبيهقي في الكبرى: ۸۹٦۔ البخاري، رقم: ۱۵۷۔ ومسلم: ۲۳۵۔ وابن حبان: ۱۰۸۲، ۱۰۸۳.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضو کرنے کے لیے پانی کی ایسی مقدار مقرر نہیں ہے کہ جس سے کمی و بیشی کرتے ہوئے وضو کرنے والا تنگی اور حرج محسوس کرے

إِذْ لَوْ كَانَ لَقَدْرُ الْمَاءِ الَّذِیْ يَتَوَضَّأُ بِهِ الْمَرْءُ مِقْدَارًا لَا يَجُوْزُ أَنْ يَزِيْدَ عَلَيْهِ وَ لَا يَنْقُصَ مِنْهُ شَيْئًا ، لَمَا جَازَ أَنْ يَجْتَمِعَ اثْنَانِ وَلَا جَمَاعَةٌ عَلٰى إِنَاءٍ وَاحِدٍ فَيَتَوَضَّئُوْا مِنْهُ جَمِيْعاً ، وَ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّهُمْ إِذَا اجْتَمَعُوْا عَلٰى إِنَاءٍ وَاحِدٍ يَتَوضَّئُوْنَ مِنْهُ ، فَإِنَّ بَعْضَهُمْ أَكْثَرَ حَمْلًا لِلْمَاءِ مِنْ بَعْضٍ .

کیونکہ اگر وضو کے لیے پانی کی ایسی مقدار مقرر ہوتی کہ جس سے کم یا زیادہ پانی استعمال کرنا جائز نہ ہوتا تو ایک برتن سے دو افراد یا ایک جماعت کا اکٹھے وضو کرنا بھی ناجائز ہوتا کیونکہ یہ بات مسلم ہے کہ جب وہ ایک ساتھ ایک برتن سے وضو کریں گے تو کچھ لوگ زیادہ پانی لیں گے اور کچھ کم۔

١١٩۔ اَخْبَرَنَا اَبُوطَاهِرٍ ، نَا اَبُوْبَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَتَوَضَّأُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: '' میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے وضو کیا کرتے تھے۔''

١٢٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیُّ ، نَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: كُنَّا نَتَوَضَّأُ رِجَالًا وَنِسَاءً ، وَنَغْسِلُ أَيْدِيَنَا فِی إِنَاءٍ وَاحِدٍ ، عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: '' رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہم مرد و خواتین اکٹھے وضو کیا کرتے تھے اور ایک ہی برتن سے اپنے ہاتھ دھوتے تھے۔''

١٢١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِیُّ ، نَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّهُ أَبْصَرَ إِلَى النَّبِیِّ ﷺ

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی

---

(١١٩) صحيح البخاری، كتاب الغسل، باب غسل الرجل مع امراته، رقم الحديث: ٢٥٠۔ صحيح مسلم: ٣١٩۔ *ان روایات میں لفظ "غسل" وارد ہوا ہے۔* واحمد: ٦/١٣٠،١٩٣۔ والبيهقی فی الكبرىٰ: ٢٥٠، ٨٥٤۔ من طريق هشام بن عروه عن أبيه.

(١٢٠) صحيح البخاری، كتاب الوضوء باب وضوء الرجل مع امراته وفضل وضوء المرأة: ١٩٣۔ سنن نسائی: ٧٩۔ سنن ابی داود: ٧٩،٨٠۔ سنن ابن ماجه: ٣٨١۔ مسند احمد: ٢/١٠٣،١١٣۔ موطا امام مالك: ٤٣.

(١٢١) صحيح البخاری، كتاب الوضوء باب وضوء، الرجل مع امراته وفضل وضوء المرأة: ١٩٣۔ سنن النسائی: ٧٩۔ سنن ابی داود: ٧٩۔ سنن ابن ماجه: ٣٨١۔ مسند احمد: ٢/١٠٣،١١٣۔ موطا امام مالك: ٤٣۔ وابن حبان: ١٢٦٣.

وَأَصْحَابُهُ يَتَطَهَّرُوْنَ وَالنِّسَاءُ مَعَهُمْ . الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كُلُّهُمْ يَتَطَهَّرُ مِنْهُ .

اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کو اپنی عورتوں سمیت (اکٹھے) وضو کرتے ہوئے دیکھا، مرد وخواتین سب ایک ہی برتن سے وضو کر رہے تھے۔''

فوائد:......۱۔ وضو اور غسل کے لیے کوئی متعین مقدار مقرر نہیں کہ جس میں کمی بیشی ناجائز ہو بلکہ جس قدر میسر ہو طہارت کے لیے پانی استعمال کرنا جائز ہے البتہ پانی کا ضیاع اور اسراف مکروہ ہے۔

۲۔ وضو وغیرہ کے لیے مستعمل پانی سے طہارت حاصل کرنا جائز ہے اور استعمال شدہ پانی سے پاک کرنے کی صلاحیت سلب نہیں ہوئی۔

۳۔ اجنبی مردوں اور عورتوں کا ایک جگہ ایک ساتھ وضو کرنا پردے کے احکام نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے کیونکہ پردے کے احکام کی رو سے یہ رخصت خود بخود ختم ہو جاتی ہے البتہ محرم رشتہ داروں اور زن وشو کا ایک برتن میں ایک ساتھ وضو کرنا جائز ہے۔

۹۴......بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَصْدِ فِي صَبِّ الْمَاءِ وَ كَرَاهَةِ التَّعَدِّي فِيْهِ ، وَ الْأَمْرِ بِاتِّقَاءِ وَسْوَسَةِ الْمَاءِ .

(وضو کرتے وقت) پانی کے استعمال میں میانہ روی مستحب ہے اور اسراف کرنا مکروہ ہے۔ نیز پانی کے وسوسے سے بچنا چاہیے

۱۲۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ ، نَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَتَيِّ بْنِ ضَمْرَةَ السَّعْدِيِّ..........

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ:عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ وَلْهَانُ ، فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ .

''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''وضو کا ایک شیطان ہے جسے ولھان کہا جاتا ہے تو تم پانی کے وسوسوں سے بچو۔''

❀❀❀❀

---

(۱۲۲) اسنادہ ضعیف جداً: سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب ماجاء في القصد في الوضوء و كراهية التعدي فيه: ٤٢١ـ سنن ترمذی: ٥٧ـ وأحمد: ١٣٦/٥ . اس میں راوی خارجہ بن مصعب متروک الحدیث ہے اور کذابین سے تدلیس کرتا ہے۔

جَمَاعُ الْأَبْوَابِ ، الْأَوَانِيِّ اللَّوَاتِيْ يُتَوَضَّأُ فِيْهِنَّ أَوْ يُغْتَسَلُ
ان برتنوں کے متعلق ابواب کا مجموعہ جن سے وضو اور غسل کیا جاتا ہے

۱۲۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ . وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: صُبُّوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ أَسْتَرِيْحُ ، فَأَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَجْلَسْنَاهُ فِيْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ مِنْ نُحَاسٍ ، وَسَكَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْهُنَّ ، حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ . ثُمَّ خَرَجَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٌ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى مَرَّةً ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، مَرَّةً أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: بِمِثْلِهِ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: مِنْ نُحَاسٍ ، وَلَمْ يَقُلْ: ثُمَّ خَرَجَ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس بیماری میں فرمایا جس میں آپ فوت ہو گئے:'' مجھ پر سات مشکیزوں کا پانی ڈالو جن کے بندھن (ڈوری ،تسمہ) نہ کھولے گئے ہوں شاید کہ میں سکون پاؤں تو لوگوں کو وصیت کروں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:'' ہم نے آپ کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پیتل کے ٹب میں بٹھایا اور ان کے مشکیزوں سے آپ پر پانی ڈالا، حتی کہ آپ ہماری طرف اشارہ کرنے لگے کہ تم نے (حکم کی) تعمیل کر دی ہے۔ پھر آپ باہر تشریف لے گئے۔'' امام صاحب ایک اور سند سے حضرت عائشہ سے ایسی ہی روایت بیان کرتے ہیں مگر اس میں یہ الفاظ بیان نہیں کیے:''من نحاس'' پیتل کا ٹب'' اور ''ثم خرج'' پھر آپ باہر تشریف لے گئے۔''

فوائد :......ا۔ برتنوں کے استعمال میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ تمام برتنوں کا استعمال جائز وحلال ہے، الا کہ

(۱۲۳) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الغسل والوضوء في المخضب القدح والخشب والحجارة، رقم: ۱۹۸، ٦٦٤۔ وأشار الحافظ في الفتح: ۱/۳۰۳۔ والبيهقي: ۱/۳۱.

کسی برتن کی حرمت ثابت ہو، تو اس کا استعمال حرام ہے لہٰذا تانبے اور پیتل کے برتنوں میں غسل اور وضو کے لیے پانی رکھنا اور انہیں زیر استعمال لانا مکروہ وممنوع نہیں، بلکہ حدیث الباب کی رو سے تانبے اور پیتل کے برتن غسل وغیرہ کے لیے استعمال کرنا جائز ہیں۔

۲۔ حصولِ شفا کے لیے مختلف سات مشکیزوں کا پانی لے کر غسل کرنا جائز ومتبرک ہے۔

٩٦......بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنْ أَوَانِي الزُّجَاجِ
شیشے کے برتن سے وضو کرنا جائز ہے

ضِدُّ قَوْلِ بَعْضِ الْمُتَصَوِّفَةِ الَّذِیْ يَتَوَهَّمُ أَنَّ اتِّخَاذَ أَوَانِي الزُّجَاجِ مِنَ الْإِسْرَافِ . إِذِ الْخَزْفُ أَصْلَبُ وَأَبْقٰى مِنَ الزُّجَاجِ .

اس صوفی کے قول کے برعکس جو خیال کرتا ہے کہ شیشے کے برتن استعمال کرنا اسراف ہے کیونکہ مٹی کے برتن شیشے کے برتن سے زیادہ مضبوط اور دیرپا ہیں۔

١٢٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِيُّ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ـ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ............

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا بِوَضُوْءٍ ، فَجِيءَ بِقَدْحٍ فِيْهِ مَاءٌ ـ أَحْسِبُهُ قَالَ قَدْحُ زُجَاجٍ ـ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيْهِ ، فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ ، فَحَزَرْتُهُمْ مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ إِلَى الثَّمَانِيْنَ . فَجَعَلَتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ كَأَنَّهُ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، فَقَالُوْا: رُحْرَاحٌ ، مَكَانَ الزُّجَاجِ ، بِلَا شَكٍّ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَبُوْ النُّعْمَانِ ، نَا

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کے لیے پانی منگوایا تو آپ کے اس پانی کا ایک پیالہ لایا گیا، روای کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ شیشے کا پیالہ لایا گیا، آپ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھیں (تو پانی آپ کی انگلیوں سے چشمے کی طرح پھوٹنے لگا) چنانچہ لوگوں نے باری باری وضو کرنا شروع کر دیا، میں نے ان کا اندازہ لگایا تو وہ تقریباً ستر اور اسّی کے درمیان تھے۔ میں پانی کو دیکھنے لگا گویا کہ وہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے ابل رہا ہے۔''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:''اس حدیث کو حماد بن زید سے کئی رایوں نے بیان کیا ہے کہ اور انہوں نے رحراح: (کشادہ برتن) کا لفظ الزجاج: (شیشے کے برتن) کی

(١٢٤) صحيح البخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء من التور، رقم: ٢٠٠ـ مسند احمد: ١٥١/٦، ٢٢٨ـ وابن حبان: ٦٥٩٦ـ والدارمی: ٨٢ـ والحاکم: ٢٣/١ـ والبيهقی: ١٢٠.

حَــمَّــادٌ بِهٰــذَا الْحَدِيْثِ . وَقَالَ فِي حَدِيْثِ سُــلَيْـمَـانَ بْنِ حَارِثٍ: أُتِيَ بِقَدْحٍ زُجَاجٍ . وَقَـالَ فِـي حَـدِيْـثِ أَبِـي الـنُّـعْـمَان بِإِنَاءِ زُجَاجٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَالرُّحْرَاحُ إِنَّمَا يَكُوْنُ الْوَاسِعُ مِنْ أَوَانِي الزُّجَاجِ لَا الْعَمِيْقُ مِنْهُ .

جگہ بغیر کسی شک وشبہ کے بیان کیا ہے۔امام صاحب فرماتے ہیں: ہمیں محمد بن یحییٰ نے ابونعمان سے اور انہوں نے حماس سے یہ حدیث بیان کی ہے۔سلیمان بن حارث کی روایت میں ہے:"أُتِيَ بِقَدْحِ زُجَاجٍ" (آپ کے پاس شیشے کا پیالہ لایا گیا۔) اور ابونعمان کی روایت میں ہے:'' شیشے کا برتن لایا گیا۔'' امام ابوبکر کہتے ہیں:'' رحراح، شیشے کے کھلے برتن کو کہتے ہیں، گہرے کو (رحراح) نہیں کہتے۔

فوائد:......ا۔وضو کے لیے شیشے کے کشادہ برتن سے پانی استعمال کرنا جائز ہے۔

۲۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے معجزہ کا بیان ہے کہ معمولی پانی میں آپ ﷺ کے ہاتھ ڈالنے سے اتنا اضافہ ہوا کہ ستر، اسّی افراد نے اس سے وضو کیا، تب بھی پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا۔

۹۷...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنَ الرَّكْوَةِ وَالْقَعْبِ .

چمڑے کے چھوٹے اور بڑے برتن سے وضو کرنا جائز ہے

۱۲۵۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ............

عَـنْ جَـابِـرِ بْـنِ عَبْـدِ اللّٰهِ ، قَالَ: عَطِـشَ الـنَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ يَـدَيْهِ رَكْوَةٌ يَتَوَضَّأُ مِنْهَا ، إِذْ جَهَشَ النَّاسُ نَـحْـوَهُ ، قَالَ ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوْا: مَا لَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ ، وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ . قَـالَ: فَـوَضَـعَ يَدَيْهِ فِي الرَّكْوَةِ ، وَدَعَا بِمَا شَـاءَ الـلّٰـهُ أَنْ يَـدْعُوَ . قَالَ: فَجَعَلَ الْمَاءُ يَـفُوْرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ أَمْثَالَ الْعُيُوْنِ . قَالَ: فَشَـرِبْـنَـا وَتَوَضَّأْنَا قَالَ ، قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُـنْتُـمْ ؟ قَالَ: كُنَّا خَمْسَ عَشَرَةَ مِائَةٍ ، وَلَوْ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو حدیبیہ والے دن پیاس لگی (جبکہ پانی نہیں تھا) اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے چمڑے کا ایک چھوٹا ڈول رکھا ہوا تھا جس سے آپ وضو کر رہے تھے اچانک لوگ پریشان ہوکر آپ کے پاس آ کر عرض گزار ہوئے ، آپ نے پوچھا :''تمہیں کیا ہوا ہے؟''انہوں نے عرض کی : ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لیے پانی نہیں ہے۔صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔تو آپ نے اپنے دست مبارک اس ڈول میں رکھے اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق دعا کی ، لہٰذا پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی مانند ابلنے لگا۔

(۱۲۵) صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الحدیبیة: ۴۱۵۲، ۳۵۷۶۔ مسند احمد: ۳/۳۲۹، ۳۵۳۔ سنن الدارمی: ۲۷.

كُنَّا مِائَةُ أَلْفٍ لَكَفَانَا .

حضرت جابر کہتے ہیں: ہم نے (خوب سیر ہو کر پانی) پیا اور وضو کیا۔ حضرت سالم کہتے ہیں: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: آپ کتنے افراد تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم پندرہ سو تھے اور اگر ایک لاکھ افراد بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کافی ہوتا۔‘‘

١٢٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ ....

عَـنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَعْبٍ صَغِيْرٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقُلْتُ لِأَنَسٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ؟ قَالَ: نَـعَـمْ ، قُـلْـتُ ، فَـأَنْتُـمْ؟ قَـالَ: كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِالْوُضُوْءِ .

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چمڑے کے بڑے اور موٹے۔ دل کا چھوٹا برتن لایا گیا۔ تو آپ نے اس سے وضو کیا۔ (جناب عمرو بن عامر کہتے ہیں) میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے وقت وضو کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے پوچھا: اور تم لوگ؟ انہوں نے فرمایا: ہم ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

فوائد :......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ پیالے اور چھوٹے ڈول سے پانی لے کر وضو کرنا جائز ہے اور ایسے برتنوں کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

۲۔ سفر وحضر میں پریشانی کے ازالے کی شکایت امام وحاکم سے کی جائے۔ بدگمانی کی وجہ سے شکوک وشبہات جنم لیتے ہیں اور شکوک وشبہات باہمی منافرت کا سبب ہیں لہٰذا یہاں تک نوبت پہنچنے سے پہلے امام کو اپنی مشکل سے آگاہ کر دیا جائے۔

۳۔ اس حدیث میں نبی ﷺ کے عظیم معجزہ اور علامتِ نبوت کا بیان ہے۔

٩٨...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْجِفَانِ وَالْقِصَاعِ

ٹب اور بڑے پیالوں سے وضو کرنا جائز ہے

١٢٧ـ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، نَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ............

(١٢٦) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الوضوء من غير حدث، رقم: ٢١٤ـ سنن ابو داؤد: ١٧١ـ جامع ترمذى: ٦٠ـ سنن نسائى: ١٣١ـ سنن ابن ماجة: ٥٠٩ـ وأحمد: ١٩٤/٣، ٢٦٠.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَبَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ . فَبَالَ ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ . ثُمَّ قَامَ وَأَطْلَقَ شَنَاقَ الْقِرْبَةِ ، فَصَبَّ فِي الْقَصْعَةِ ـ أَوِ الْجَفْنَةِ ـ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءًا بَيْنَ الْوُضُوْءَيْنِ ، وَقَامَ يُصَلِّيْ . فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ، فَجِئْتُ عَنْ يَسَارِهِ ، فَأَخَذَنِيْ ، فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری ، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاک میں رہا کہ آپ رات کو کیسے نماز پڑھتے ہیں۔ لہٰذا (رات کو) آپ نے پیشاب کیا، پھر اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے ، پھر سو گئے، پھر آپ (کچھ دیر آرام کرنے کے بعد) اٹھے اور مشکیزے کی رسی کھولی ، اور بڑے پیالے یا ٹب میں پانی انڈیلا، پھر آپ نے دو وضوں کے درمیان وضو کیا (نہ بہت اعلیٰ نہ بہت ہلکا) اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دی، تو میں اٹھا اور میں نے بھی وضو کیا، پھر میں آپ کی بائیں جانب آ کر (کھڑا ہو گیا) تو آپ نے مجھے (کان سے) پکڑ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔''

فوائد:......۱۔ وضو کے لیے ٹب وغیرہ سے پانی لینا جائز ومشروع ہے۔

۲۔ دو آدمیوں کی جماعت کی صورت میں مقتدی امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا اور اگر مقتدی امام کے بائیں طرف کھڑا ہو تو اسے گھما کر دائیں طرف کرنا جائز ہے، اس عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

بَابُ الْأَمْرِ بِتَغْطِيَةِ الْأَوَانِي الَّتِيْ يَكُوْنُ فِيْهَا الْمَاءُ لِلْوُضُوْءِ ، بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ وَلَفْظٌ عَامٌ مُرَادُهُ خَاصٌّ .

ان برتنوں کو ڈھانپنے کا حکم ہے جن میں وضو کا پانی ہو، اس سلسلے میں مذکور مجمل غیر مفسر روایت کا بیان جس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے۔

۱۲۸ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ يُوْنُسَ الْوَاسِطِيُّ ، ثَنَا خَالِدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ـ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَغْطِيَةِ الْوَضُوْءِ ، وَإِيْكَاءِ السِّقَاءِ ، وَإِكْفَاءِ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وضو (کے پانی) کو ڈھانپنے ، مشکیزوں (کے منہ رسی

(۱۲۷) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب الدعاء فی صلاة اللیل وقیامه: ۷٦۳۔ سنن ابی داود: ۱۳٦٤۔ مسند احمد: ۳٥۸،۲٤۲/۱۔ والترمذی فی الشمائل: ۲٦٥۔ وصحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب قراءة القرآن بعد حدث وغیره، رقم: ۱۸۳، ٦۹۸، ۹۹۲.

(۱۲۸) اسناده صحیح، سنن ابن ماجه، ابواب الأخربة، باب تخمیر الانا ء: ۳٤۱۱۔ مسند احمد: ۳٦۷/۲۔ سنن الدارمی: ۲۱۳۲۔ والبیهقی فی الکبریٰ: ۱۱٤٤۔ من طریق خالد.

الْإِنَاءِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَوْقَعَ النَّبِيُّ ﷺ اِسْمَ الْوَضُوْءِ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي يُتَوَضَّأُ بِهِ . وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْعَرَبَ يُوْقِعُ الْإِسْمَ عَلَى الشَّيْءِ فِي الْإِبْتِدَاءِ عَلَى مَا يُؤَوَّلُ إِلَيْهِ الْأَمْرُ فِي الْمُتَعَقِّبِ . إِذِ الْمَاءُ قَبْلَ أَنْ يُتَوَضَّأَ بِهِ إِنَّمَا وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ الْوُضُوْءِ لِأَنَّهُ يُؤَوَّلُ إِلَى أَنْ يُتَوَضَّأَ بِهِ .

سے) باندھنے ، اور (خالی) برتنوں کو الٹا کر کے رکھنے کا حکم دیا ہے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ نے جس پانی سے وضو کیا جائے گا اسے وضو کا نام دیا ہے۔ یہ اسی جنس سے ہے جسے میں اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر بیان کر چکا ہوں کہ عرب کسی چیز کو ابتدا ہی میں وہ نام دے دیتے ہیں جو اسے کام کے اختتام پر ملنا تھا۔ کیونکہ پانی کو اس سے وضو کرنے سے پہلے ہی وضو کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ بالآخر اس سے وضو کیا جائے گا۔“

۱۰۰......بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

گذشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَمَرَ بِتَغْطِيَةِ الْأَوَانِيْ بِاللَّيْلِ ، لَا بِالنَّهَارِ جَمِيْعاً .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے رات کے وقت برتن ڈھانپنے کا حکم دیا ہے سارا دن یہ حکم نہیں ہے۔

۱۲۹ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِيُّ ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ ...... أَبُوْ حُمَيْدٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيْعِ غَيْرَ مُخَمَّرٍ فَقَالَ: أَلَا خَمَّرْتَهُ . وَلَوْ تَعَرَّضَ عَلَيْهِ بِعُوْدٍ . قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ: إِنَّمَا أَمَرَ بِالْأَبْوَابِ أَنْ يُغْلَقَ لَيْلًا وَإِنَّمَا أَمَرَ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ يُخَمَّرَ لَيْلًا . وَقَالَ الدَّارِمِيُّ: إِنَّمَا أَمَرَ بِالْآنِيَةِ أَنْ تُخَمَّرَ لَيْلًا وَبِالْأَوْعِيَةِ أَنْ تُوَكَّأَ لَيْلًا . وَلَمْ يَذْكُرِ: الْأَبْوَابَ .

”حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس نقیع سے بغیر ڈھانپے دودھ کا پیالہ لے کر آیا، تو آپ نے فرمایا: ”تم نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں؟ اگرچہ چوڑائی کے رخ لکڑی رکھ کر ہی ڈھانپتے۔ حضرت ابوحمید فرماتے ہیں: بلاشبہ آپ نے رات کے وقت دروازے بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور رات کے وقت مشکیزوں کو ڈھانپنے کا حکم دیا ہے۔ دارمی کی روایت میں ہے: ”بلاشبہ آپ نے رات کے وقت برتنوں کو ڈھانپنے اور مشکیزوں کو باندھنے کا حکم دیا ہے۔“ اور دروازوں کا ذکر نہیں کیا۔“

---

(۱۲۹) صحیح البخاری، کتاب الاشربة، باب شرب اللبن، رقم: ٥٦٠٥،٥٦٠٦ـ صحیح مسلم، باب النبیذ وتخمیر الاناء: ٢٠١٠ـ سنن ابی داود: ٣٧٣٤ـ سنن الدارمی: ٢١٣١ـ وابن حبان: ١٢٧٠ـ والبیهقی فی الشعب الایمان: ٥/١٢٧ـ من طریق ابن جریج عن ابی الزبیر.

١٣٠ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ الرِّمَادِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ حَجَّاجٍ ـ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ـ قَالَ ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ، قَالَ..........

أَبُوْ حُمَيْدٍ: إِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تُوكَأَ لَيْلًا وَبِالْأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا .

''حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے رات کے وقت مشکیزوں کے منہ باندھنے اور دروازے بند کرنے کا حکم دیا ہے۔''

١٠١ ......بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْمِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ تَخْمِيْرِ الْأَوَانِيْ ، وَالْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِتَخْمِيْرِ الْإِنَاءِ .

برتنوں کو ڈھانپتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا حکم ہے اور اس علت کا بیان جس کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے برتن ڈھانپنے کا حکم دیا ہے

١٣١ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ مُغْلَقًا وَ أَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ، وَأَوْكِ سِقَاكَ ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ، وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ .

'' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بسم الله" پڑھ کر اپنا دروازہ بند کرو، کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا، "بسم الله" پڑھ کر اپنا چراغ بجھا دو، "بسم الله" پڑھ کر اپنا مشکیزہ باندھ دو، اور "بسم الله" پڑھ کر اپنا برتن ڈھانپ دو اگر چہ اس پر اک لکڑی ہی چوڑائی کے رخ پر رکھ دو۔''

١٣٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيْفَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَغْلِقُوْا أَبْوَابَكُمْ وَأَوْكُوْا

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(رات کے وقت) اپنے دروازے بند

(١٣٠) صحيح مسلم، كتاب الاشربة، باب فى شرب النبيذ وتخمير الاناء، رقم: ٢١١٠ـ مسند احمد: ٢٢٥٠٣.

(١٣١) صحيح البخارى، كتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس وجنوده: ٣٢٨٠، ٣٣٠٤، ٥٦٢٣ـ صحيح مسلم: ٢٠١٢ـ سنن ترمذى: ٢٨٥٧ـ سنن ابى داود: ٣٧٣١، ٣٧٣٣ـ مسند احمد: ٣١٩/٣، ٣٨٨ـ موطا امام مالك: ١٤٥٣.

(١٣٢) صحيح مسلم، كتاب الاشربة، باب استحباب تخمير الرنا وهو تعظيمته وايكاء السقاء واغلاق الابواب: ٢٠١٢ـ سنن ابن ماجه: ٣٤١٠ـ مسند احمد: ١٣٧١١ـ وابن حبان: ١٢٧٣، ١٢٧٥.

أَسْقِيَتَكُمْ، وَخَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ، وَأَطْفِئُوْا سُرُجَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقاً، وَلَا يَحُلُّ وِكَاءً، وَلَا يَكْشِفُ غِطَاءً، وَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَااضْرَمَتْ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ نَاراً. وَكُفُّوْا فَوَاشِيْكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلٰى أَنْ تَذْهَبَ فَجْوَةُ الْعِشَاءِ. قَالَ لَنَا يُوْسُفُ: فَحْوَةُ الْعِشَاءِ. وَهٰذَا تَصْحِيْفٌ. وَإِنَّمَا هُوَ فَجْوَةُ الْعِشَاءِ، وَهِيَ اشْتِدَادُ الظَّلَامِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَفِي الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَمَرَ بِتَغْطِيَةِ الْأَوَانِي وَإِيكَاءِ الْأَسْقِيَةِ، إِذِ الشَّيْطَانُ لَا يَحُلُّ وِكَاءَ السِّقَاءِ، وَلَا يَكْشِفُ غِطَاءَ الْإِنَاءِ، لَا أَنَّ تَرْكَ تَغْطِيَةَ الْإِنَاءِ مَعْصِيَةً لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَا أَنَّ الْمَاءَ يُنَجَّسُ بِتَرْكِ تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ. إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا وَجَدَ السِّقَاءَ غَيْرَ مُوْكَإٍ، شَرِبَ مِنْهُ، فَيُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا أَمَرَ بِإِيْكَاءِ السِّقَاءِ وَتَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ، وَأَعْلَمَ الشَّيْطَانَ إِذَا وَجَدَ السِّقَاءَ غَيْرَ مُوْكَإٍ، شَرِبَ مِنْهُ كَانَ فِي هٰذَا مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّهُ إِذَا وَجَدَ الْإِنَاءَ غَيْرَ مُغَطًّى شَرِبَ مِنْهُ. حَدَّثَنَا بِالْخَبَرِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ مِنْ إِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا وَجَدَ السِّقَاءَ غَيْرَ مُوْكَإٍ شَرِبَ مِنْهُ.

کرو، مشکیزے باندھ دو، برتن ڈھانپ دو، چراغ بجھا دو، کیونکہ شیطان بند (دروازہ) نہیں کھولتا، اور نہ رسی کھولتا ہے، اور نہ ڈھکن اٹھاتا ہے، اور بعض اوقات چوہیا گھر والوں پر ان کے گھر کو آگ لگا کر جلا دیتی ہے۔ اور اپنے جانوروں اور گھر والوں (بچوں) کو غروب آفتاب سے لے کر عشاء کے اندھیرے چھا جانے تک روکے رکھو (انہیں باہر جانے کی اجازت نہ دو) امام صاحب فرماتے ہیں: ہمیں استاد یوسف نے بیان کیا کہ "فحوة العشاء" تصحیف ہے، اصل لفظ "فجوة العشاء" ہے جس کے معنی ''عشا کے اندھیروں کی شدت ہے۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے برتن ڈھانپنے، اور مشکیزوں کے منہ باندھنے کا حکم اس لیے دیا ہے کیونکہ شیطان مشکیزے کا سر بندھن نہیں کھولتا اور نہ برتن کا ڈھکن اٹھاتا ہے، اس لیے کہ برتن ڈھانپنا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے اور نہ اس لیے کہ برتن نہ ڈھانپنے سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ شیطان جب مشکیزہ کھلا ہوا پاتا ہے تو اس سے پی لیتا ہے۔ یہ اس بات کے مشابہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے مشکیزوں کے منہ باندھنے اور برتنوں کو ڈھانپنے کا حکم دیا اور بیان فرما دیا کہ شیطان کھلے مشکیزے سے پی لیتا ہے تو اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب وہ برتن بغیر ڈھانپے ہوئے پائے گا تو اس سے بھی پی لے گا۔'' امام صاحب فرماتے ہیں: ہمیں یہ حدیث بیان کی گئی ہے جو میں نے ذکر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا ہے کہ شیطان کھلا مشکیزہ پائے گا تو وہ اس سے پی لے گا۔''

۱۳۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِالْكَرِيْمِ الصَّنْعَانِيُّ

أَبُوْ هِشَّامٍ ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقَيْلِ بْنِ مُعَقَّلِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيْهِ عُقَيْلٍ............

عَـنْ وَهْـبِ بْـنِ مُـنَبِّهٍ ، قَالَ هٰذَا مَا سَأَلْتُ عَـنْـهُ جَـابِـرَ بْـنَ عَبْـدِ اللّٰـهِ الْأَنْصَارِيَّ: وَأَخْبَـرَنِيْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَـا نَ يَقُوْلُ: أَوْكُوْا الْأَسْـقِيَةَ ، وَغَـلِّـقُـوْا الْأَبْوَابَ إِذَا رَقَدْتُّمْ بِاللَّيْلِ ، وَخَمِّرُوْا الشَّرَابَ وَالطَّعَامَ ، فَإِنَّ الشَّيْـطَـانَ يَـأْتِيْ فَإِن لَّمْ يَجِدِ الْبَابَ مُغْلَقًا دَخَـلَـهُ ، وَإِن لَّمْ يَجِدِ السِّقَاءَ مُوْكَأً شَرِبَ مِـنْـهُ ، وَإِنْ وَجَـدَ الْبَـابَ مُـغْلَقاً وَالسِّقَاءَ مُـوْكَـأً ، لَـمْ يَحُلَّ وِكَاءً وَلَـمْ يَفْتَحْ مُغْلَقاً ، وَإِنْ لَّـمْ يَـجِـدْ أَحَـدُكُمْ لِإِنَائِهِ مَا يُخَمِّرُ بِهِ فَلْيَعْرِضْ عَلَيْهِ عُوْداً .

''حضرت وہب بن منبہ کہتے ہیں:'' یہ وہ حدیث یا مسئلہ ہے جو میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا اور انہوں نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے:''جب تم رات کو سونے لگو تو مشکیزوں کے سر بندھن باندھ دو اور دروازے اچھی طرح بند کرلو اور کھانے پینے (کے برتنوں) کو ڈھانپ لو کیونکہ شیطان آتا ہے تو اگر دروازہ بند نہ ہو تو وہ داخل ہو جاتا ہے۔ اور اگر مشکیزہ بندھا ہوا نہ پائے تو اس سے پی لیتا ہے۔ اور اگر وہ دروازہ بند پائے اور مشکیزے کو بندھا ہوا پائے تو وہ رسی نہیں کھولتا اور نہ بند (دروازہ) کھولتا ہے۔ اور اگر تم میں سے کسی کو اپنا برتن ڈھانپنے کے لیے کوئی چیز نہ ملے تو اس پر آڑی ترچھی لکڑی ہی رکھ دے۔''

فوائد :......ان احادیث میں غروب آفتاب سے قبل کچھ آداب ہیں، جن پر عمل کرتے ہوئے انسان بہت سی بیماریوں، ہلاکتوں اور ایذاؤں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ نیز یہ آداب دنیاوآخرت کی خیر اور سلامتی کا باعث ہیں۔

۱۔ سرِشام بسم اللہ پڑھ کر گھر کے دروازے بند کر لیے جائیں، اس کی حکمت یہ ہے کہ شام کے وقت شیاطین روئے زمین پر منتشر ہوتے اور اپنی خباثتوں کی ترویج کرتے ہیں۔ لہٰذا جس دروازے کو بسم اللہ پڑھ کر بند کیا جائے، شیطان اس دروازے کو کھولنے سے قاصر اور گھر میں داخل ہونے سے باز رہتا ہے، جس سے وہ اہل خانہ شیطانی شرارتوں اور ہلاکت آفرینیوں سے محفوظ رہتے ہیں، جس میں ان کی دنیاوآخرت کی بھلائی ہے۔

۲۔ غروب آفتاب سے قبل برتن الٹا دیئے جائیں، ان پر ڈھکنے رکھ دیئے جائیں یا کم از کم چوڑائی میں ان پر لکڑی وغیرہ رکھ دی جائے اور مشکیزوں کے سر بند باندھ دیئے جائیں۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے کئی فوائد ہیں۔

(۱)......ایسا برتن اور مشکیزہ شیطانی دسترس سے محفوظ رہتا ہے۔ چنانچہ شیطان ڈھکے ہوئے برتن کا ڈھکنا نہیں اتار سکتا اور بند مشکیزے کا سر بند نہیں کھول سکتا۔

(۲)......ایسے برتن اور مشکیزے اس وبا سے محفوظ رہتے ہیں۔ جو سال میں ایک رات نازل ہوتی ہے اور ہر کھلے

(۱۳۳) صحيح البخاري، كتاب الاشربة، تغطية الاناء، رقم: ٥٦٢٣۔ صحيح مسلم: ٢٠١٢۔ سنن ترمذي: ١٧٣٤۔ سنن ابي داود: ٣٧٣١۔ مسند احمد: ١٣٧١١.

برتن اور مشکیزے میں داخل ہو جاتی ہے۔

(۳)......ایسے برتن نجاستوں اور غلاظتوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

(۴)......ایسے برتن حشرات الارض اور زہریلے کیڑوں مکوڑوں سے محفوظ رہتے ہیں، کیونکہ بعض اوقات حشرات الارض کھلے برتن میں واقع ہو جاتے ہیں اور انسان غفلت میں پانی وغیرہ استعمال کر لیتا ہے پھر وہ اس سے تکلیف اٹھاتا ہے۔(نووی: ۱۳/ ۱۸۲)

۳۔ رات کے وقت سونے سے قبل دیے اور لالٹینیں گل کر دی جائیں کیونکہ آگ انسانوں کی دشمن ہے اور چوہیا وغیرہ دیے کی بتی کھینچ کر پورے گھر کو آگ لگا دیتی ہے اور عہد رسالت میں مدینہ میں ایک گھر اس وجہ سے جل بھی گیا تھا۔لہٰذا آپ ﷺ نے حفظ ماتقدم کے طور پر رات کے وقت چراغ بجھانے کا حکم صادر فرمایا تھا۔

۴۔ سرِشام اپنے بچوں اور مویشیوں کو گھروں میں روک لیا جائے اور مغرب اور عشاء کے درمیان شروع رات کا اندھیرا ختم نہ ہونے تک انہیں باہر نہ آنے دیا جائے۔ کیونکہ یہ شیاطین کے پھیلنے کا وقت ہوتا ہے اور وہ بچوں اور مویشیوں کو روحانی اور جسمانی نقصان پہنچا سکتے ہیں لہٰذا انسان اس نبوی نسخہ پر عمل کرتے ہوئے، شیطانی تدبیروں اور ان کے حملوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

❀❀❀❀

جَمَاعُ اَبْوَابِ سُنَنِ السِّوَاكِ وَفَضَائِلِهِ
مسواک کی سنتوں اور اس کے فضائل کے ابواب کا مجموعہ

وَإِنَّمَا بَدَأْنَا بِذِكرِ السِّوَاكِ قَبْلَ صِفَةِ الْوُضُوْءِ لِبَدْءِ النَّبِيِّ ﷺ بِهِ قَبْلَ الْوُضُوْءِ عِنْدَ دُخُوْلِ مَنْزِلِهِ .

ہم نے مسواک کے ذکر سے ابتداء کی ہے، وضو کی کیفیت بیان کرنے سے پہلے، نبی اکرم ﷺ کا اپنے گھر داخل ہوتے وقت مسواک سے آغاز کرتے۔

۱۰۲...... بَابُ بَدْءِ النَّبِيِّ ﷺ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ دُخُوْلِهِ مَنْزِلَهُ

کیونکہ نبی اکرم ﷺ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت وضو سے پہلے مسواک سے ابتداء فرماتے تھے۔

١٣٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، وَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوسٰى ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، قَالاَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ ـ يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ ـ عَنْ مِسْعَرٍ كِلَاهُمَا............

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْدَأُ إِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ . وَقَالَ يُوْسُفُ: إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ .

''حضرت شریح بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ''جب نبی کریم ﷺ گھر داخل ہوتے تھے تو کس چیز سے ابتدا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ''مسواک سے۔ ''یوسف کی روایت میں ''اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ'' جب آپ اپنے گھر داخل ہوتے'' کے الفاظ ہیں۔

فوائد :......۱۔اس حدیث میں تمام اوقات مسواک کرنے کی فضیلت، مسواک کا خاص اہتمام اور بار بار مسواک کرنے کی فضیلت کا بیان ہے۔(نووی: ۳/ ۱٤۳)

۲۔ قرطبی کہتے ہیں: ممکن ہے گھر داخل ہوتے وقت مسواک کرنے کی وجہ یہ ہو کہ آپ ﷺ نے گھر میں داخل ہو کر

---

(١٣٤) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب السواك: ٢٥٣ـ سنن النسائى: ٨ـ سنن ابى داود: ٤٧ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٠ـ مسند احمد: ٦/٤١،١٠٩،١١٠ـ وابن حبان: ١٠٧٤ـ من طريق مسعد عن المقدام.

نوافل ادا کرنے ہوں اور اس لیے گھر داخل ہوتے وقت مسواک کرتے ہوں، کیونکہ آپ مسجد میں نوافل شاذ و نادر ہی ادا کرتے تھے۔ ایک اور قول ہے کہ اس وقت مسواک کرنے کی حکمت یہ تھی کہ بعض اوقات لوگوں سے گفتگو کی وجہ سے منہ کی بو تبدیل ہو جاتی تھی لہٰذا گھر داخل ہوتے وقت اہل خانہ سے حسن معاشرت کی خاطر اس بو کے ازالہ کے لیے مسواک کرتے تھے، نیز حدیث الباب دلیل ہے کہ گھر داخل ہوتے وقت مسواک کرنا مستحب عمل ہے۔

(شرح سنن النسائی: ۱/ ۱۰)

۱۰۳...... بَابُ فَضْلِ السِّوَاكِ وَتَطْهِيْرِ الْفَمِ بِهِ .

مسواک کی فضیلت اور اس سے منہ صاف کرنے کا بیان

۱۳۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ بْنِ عُبَيْدِ الْهَاشِمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ جَرِيْجٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسواک منہ کی صفائی اور رب تعالیٰ کی رضا (کے حصول) کا ذریعہ ہے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ مسواک کرنا مشروع فعل ہے اس لیے کہ یہ منہ کی صفائی اور رب تعالیٰ کی رضا کے حصول کا باعث ہے، مسواک کا مطلق بیان اور کسی معین وقت کی عدم تخصیص سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسواک علی الاطلاق مشروع ہے اور مسواک سنت مؤکدہ ہے اور کسی بھی حال میں واجب نہیں ہے۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۱۱۵)

۱۰۴...... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّسَوُّكِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ النَّوْمِ لِلتَّهَجُّدِ .

تہجد کے لیے نیند سے بیدار ہو کر مسواک کرنا مستحب ہے

۱۳۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا أَبُوْحُصَيْنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُوْنُسَ ، نَا عَنْزَ ۔ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ ۔ ، نَا حُصَيْنٌ ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ وَ هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، قَالَ عَلِيٌّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَقَالَ: هَارُوْنُ: عَنْ حُصَيْنٍ ، وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ ، وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ ۔ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَ حُصَيْنٍ وَ الْأَعْمَشِ ، وَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا وَكِيْعٌ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَ حُصَيْنٍ كُلُّهُمْ

---

(۱۳۵) صحيح البخاری، كتاب الصوم، باب سواك الرطب واليابس للصائم معلقًا، سنن النسائی: ۵۔ والبنا فی الفتح الربانی: ۱/ ۲۹۰۔ سنن الدارمی: ۶۸۱.

عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ............

عَـنْ حُـذَيْفَةَ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِـنَ اللَّيْلِ لِلتَّهَجُّدِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ . هٰـذَا لَفْظُ حَدِيْثِ هَارُوْنَ بْنِ إِسْحَاقَ . لَمْ يَـقُـلْ أَبُـوْ مُوْسٰى وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لِلتَّهَجُّدِ .

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ تہجد کے لیے جب رات کو بیدار ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے خوب صاف کرتے ۔'' یہ ہارون بن اسحاق کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ ابوموسیٰ اور سعید بن عبدالرحمان نے ''لـلتهجد'' تہجد کے لیے'' نہیں بیان کیا۔

فوائد:......ابن دقیق العید کا قول ہے کہ رات سے بیداری کے وقت مسواک کرنا مستحب عمل ہے کیونکہ نیند کی حالت میں معدے سے اٹھنے والے بخارات کی وجہ سے منہ کا ذائقہ متغیر ہو جاتا ہے اور مسواک صفائی کا آلہ ہے لہٰذا نیند کے آخر پر مسواک کرنا مستحب ہے۔(فتح الباری: ۱/ ٤٦٣)

۱۰۵......بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ الَّتِيْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِيْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

جس نماز کے لیے مسواک کی جائے وہ اس نماز سے افضل ہے جس کے لیے مسواک نہ کی جائے، بشرطیکہ اس سلسلے میں مذکورہ حدیث صحیح ہو

۱۳۷۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعِيْدٍ ، نَا أَبِـي مُـحَـمَّـدُ بْـنُ إِسْـحَـاقَ ، قَـالَ: فَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَهَابِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ............

عَـنْ عَـائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَضْلُ الصَّلَاةِ الَّتِيْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِيْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفاً . قَالَ أَبُوْ بَـكْـرٍ: أَنَـا اسْتَثْـنَيْتُ صِحَّةَ هٰذَا الْخَبَرِ ، لِأَنِّي خَائِفٌ أَنْ يَكُوْنَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَإِنَّمَا دَلَّسَهُ عَنْهُ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' جس نماز کے لیے مسواک کی جائے وہ اس نماز سے ستر گناہ افضل ہے جس کے لیے مسواک نہ کی جائے ۔''امام ابوبکر کہتے ہیں:''میں نے اس حدیث کی صحت کو مستثنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ محمد بن اسحاق نے یہ روایت محمد بن مسلم سے نہیں سنی بلکہ اس سے تدلیس کی ہے۔

---

(۱۳٦) صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب السواك، رقم: ۱۱۳٦،۸۸۹،۲٤٥۔ صحيح مسلم: ۲٥٥۔ سنن النسائی: ۲۔ سنن ابی داود: ٥۱۔ سنن ابن ماجه: ۲۸٦۔ مسند احمد: ۳۹۰،۳۸۲/۲۔ سنن الدارمی: ٦۸۲.

(۱۳۷) اسناده ضعيف: مسند احمد بن حنبل، رقم: ۲۷۲/٦۔ والحاكم: ۲٤٤/۱۔ وابو يعلى فى مسنده: ۱۸۲/۸. اس میں محمد بن اسحاق مدلس راوی ہیں، تحدیث کی صراحت موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے روایت ضعیف ہے۔ الضعيفه: ۱٥۰۳.

۱۰۶ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ أَمْرُ نَدْبٍ وَفَضِيْلَةٍ لَا أَمْرُ وُجُوْبٍ وَفَرِيْضَةٍ.

ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم استحباب اور فضیلت کے لیے ہے۔ وجوبی یا فرضی حکم نہیں

۱۳۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ الْوَاهِبِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ............

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قُلْتُ تَوَضَّأَ ابْنُ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّنْ ذَاكَ ؟ قَالَ حَدَّثَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ ، فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَمَرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرٰى أَنَّ بِهِ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ . فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ .

''جناب محمد بن یحیٰی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے پوچھا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا پاکی یا ناپاکی (باوضو ہونے یا بے وضو ہونے) کی ہر حالت میں ہر نماز کے لیے وضو کرنا کس سے مروی ہے؟ انہوں نے فرمایا: انہیں حضرت اسماء بنت زید بن خطاب نے بیان کیا کہ انہیں عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر نے حدیث بیان کی ہے: ''رسول اللہ ﷺ کو باوضو ہونے یا بے وضو ہونے، ہر حالت میں ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا حکم دیا گیا تھا پھر جب یہ کام آپ پر گراں گزرا تو آپ کو ہر نماز کے لیے مسواک کرنے کا حکم دے دیا گیا۔'' لہٰذا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا خیال تھا کہ وہ ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اس لیے وہ ہر نماز کے لیے (نیا) وضو نہیں چھوڑا کرتے تھے۔''

فوائد:......مکرر ۱۵۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز کے وقت مسواک کرنا مستحب عمل ہے فرض نہیں۔

۱۰۷ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِالسِّوَاكِ أَمْرُ فَضِيْلَةٍ لَا أَمْرُ فَرِيْضَةٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسواک کرنے کا حکم افضلیت کے لیے ہے فرضیت کے لیے نہیں

إِذْ لَوْ كَانَ السِّوَاكُ فَرْضًا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ أَوْ لَمْ يَشُقَّ . وَقَدْ أَعْلَمَ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهِ أُمَّتَهُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ، لَوْ أَنَّ ذٰلِكَ يَشُقُّ عَلَيْهِمْ . فَدَلَّ هٰذَا الْقَوْلُ مِنْهُ ﷺ أَنَّ أَمْرَهُ بِالسِّوَاكِ أَمْرُ فَضِيْلَةٍ . وَ أَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ بِهِ مَنْ يَخِفُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ، دُوْنَ مَنْ يَشُقُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ .

(۱۳۸) (اسنادہ حسن) صحیح ابی داود: ۳۸۔ سنن ابی داود کتاب الطھارة، باب السواك، رقم: ۴۸۔ مسند احمد: ۲۲۵/۵۔ سنن دارمی رقم: ۸۶۔ والبیھقی من حدیث عبداللّٰہ حنظلة.

اگر مسواک کرنے کا حکم فرض ہوتا تو نبی اکرم ﷺ امت کو اس کا حکم دے دیتے خواہ ان پر یہ مشکل ہوتا یا نہ ہوتا۔ جبکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ امت کے لیے مشقت کا باعث نہ سمجھتے تو انہیں ہر نماز کے لیے اس کا حکم دیتے۔ آپ کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے کہ آپ کا مسواک کرنے کا حکم افضلیت کے لیے ہے۔ اور یہ حکم اس کے لیے ہے جو اسے آسانی سمجھے، مشکل سمجھنے والے کے لیے نہیں۔

۱۳۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ۔ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ذَكْوَانَ ۔ عَنِ الْأَعْرَجِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ لَهُ النَّبِيَّ ﷺ ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ۔ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ ۔ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ .

لَمْ يُؤَكِّدِ الْمَخْزُوْمِيُّ تَأْخِيْرَ الْعِشَاءِ .

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں انہیں عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنے اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔" مخزومی نے عشاء کی تاخیر کی تاکید بیان نہیں کی۔

۱۴۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، نَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ فِي الْمُوَطَّأِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، لَوْلَا أَنْ يَّشَقَّ عَلٰى أُمَّتِهِ لَأَمَرَهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ . وَرَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ كَرِوَايَةِ رَوْحٍ .

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ میں اپنی امت پر مشقت ڈال دوں گا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: "یہ حدیث موطا میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے: "اگر آپ کی امت پر مشکل نہ ہوتا تو آپ انہیں ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتے۔" امام شافعی اور بشر بن عمر نے روح کی

(۱۳۹) صحيح البخاری، كتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة: ۸۷۔ صحيح مسلم: ۲۵۲۔ سنن الترمذی: ۲۲۔ سنن النسائی: ۷۔ سنن ابن ماجه: ۶۹۰۔ مسند احمد: ۱/۲۴۵،۵۳۰۰۔ وابن حبان: ۱۰۶۷.

(۱۴۰) (اسناده صحيح) صحيح ابی داود: ۳۷۔ ارواء الغليل: ۷۰۔ موطا امام مالك: ۱۴۲،۱۴۳۔ مسند احمد: ۲/۴۰۶،۵۱۷۔ نسائی فی السنن الكبریٰ: ۲/۱۹۸.

روایت کی طرح بیان کیا ہے۔''

فوائد :......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ (ہر نماز یا ہر وضو کے ساتھ) مسواک کرنا واجب نہیں بلکہ ہر نماز اور ہر وضو کے وقت مسواک کرنا مشروع ہے۔ کیونکہ جب وجوب ہو جائے تو استحباب باقی رہتا ہے۔(نیل الاوطار: ۱/ ۱۱۷)

۲۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: احادیث الباب دلالت کرتے ہیں کہ مسواک واجب نہیں ہے اور شافعی کہتے ہیں: اگر مسواک واجب ہوتی تو آپ امت کو مسواک کا حکم دیتے۔ خواہ مسواک کرنا ان پر شاق گذرتا یا آسان ہوتا۔

(نووی: ۳/ ۱۴۳)

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم امت پر نہایت شفیق تھے اور امت کی دشواریوں کو دیکھتے ہوئے کئی احکام میں تخفیف فرمائی۔ جن میں ایک مسواک کی فرضیت میں تخفیف ہے۔

۱۰۸ ...... بَابُ صِفَةِ اسْتِيَاكِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسواک کرنے کی کیفیت کا بیان

۱۴۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةِ الضَّبِيُّ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ۔ يَعْنِى ابْنَ زَيْدٍ ۔ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِى بُرْدَةَ..........

عَنْ أَبِى مُوْسٰى ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَسْتَنُّ وَطَرْفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهِ ، وَهُوَ يَقُوْلُ: عَا عَا .

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسواک کر رہے تھے اور مسواک کا کنارہ آپ کی زبان مبارک پر تھا اور آپ ''عاعا'' کی آواز نکال رہے تھے۔''

فوائد:...... نیند سے بیداری کے وقت منہ بدبودار ہو چکا ہوتا ہے اور منہ کا ذائقہ متغیر ہو چکا ہوتا ہے لہٰذا اس وقت منہ کی خوب صفائی کے لیے مسواک کا کنارا زبان پر پھیرنا اور اسے حلق تک لے جانا بہتر ہے اور اس صورت میں قے کرنے کی طرح حلق سے آواز نکلتی ہے، یہ مسواک میں مبالغہ اور منہ کی خوب طہارت کے سبب ہوتا ہے۔

❀❀❀❀

(۱۴۱) صحيح البخارى، كتاب الوضوء، باب السواك: ۲۴۴۔ ومسلم: ۲۵۴۔ سنن النسائى: ۳۔ وابن حبان: ۱۰۷۳۔ والبيهقى فى الكبرىٰ: ۱۴۰۔ وأحمد: ۴/۴۱۷.

جَمَاعُ أَبْوَابِ الْوُضُوْءِ وَ سُنَنِهِ
وضواوراس کی سنتوں کے ابواب کا مجموعہ

۱۰۹...... بَابُ إِيْجَابِ إِحْدَاثِ النِّيَّةِ لِلْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ
وضواور غسل کے لیے نیت کرنا واجب ہے

١٤٢ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ............

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ . لَمْ يَقُلْ اَحْمَدُ: وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى .

'' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا:''اعمال (کی قبولیت) کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ۔(یعنی اچھی یا بری نیت کے مطابق جزا یا سزا ملے گی) تو جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے۔اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے حصول کے لیے یا کسی عورت سے شادی کے لیے تھی تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی ۔''احمد کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں'' وانما لامری مانوی'' ''آدمی کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی''

١٤٣ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِى ابْنَ عَبْدِالْمَجِيْدِ الثَّقَفِيَّ

---

(١٤٢) صحيح البخارى، كتاب بدء الوحى، باب بدء الوحى، رقم: ٥٤٦ ـ صحيح مسلم: ١٩٠٧ ـ سنن الترمذى: ١٦٤٧ ـ سنن النسائى: ٧٥ ـ سنن ابى داود: ١٨٨٢ ـ سنن ابن ماجه: ٤٢١٢٧ ـ مسند احمد بن حنبل: ٤٣،٢٥/١ .

قَـالَ سَـمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ أَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ............

عُـمَـرَ بْـنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الـلّٰهِ ﷺ يَـقُـوْلُ: اَلْأَعْـمَـالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰى .

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اعمال (کا اجر ثواب) نیت کے مطابق ہے۔ اور آدمی کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔''

فــوائــد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نیک اعمال بجالانے میں نیت شرط ہے۔ اور جو اعمال بلا نیت ادا کیے جائیں وہ غیر معتبر ہیں۔(نیل الاوطار: ۱/ ۱۴۸) لٰہذا صحت وضو کے لیے نیت شرط ہے۔

۲۔ اوزاعی اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ وضو میں نیت کی شرط عائد نہیں کرتے، ان کی دلیل یہ ہے کہ وضو مستقل عبادت نہیں بلکہ یہ عبادت یعنی نماز کا وسیلہ ہے۔ احناف کا یہ دعویٰ اپنے اس اصول کے خلاف ہے کہ تیمّم کے لیے نیت شرط ہے اور تیمّم بھی عبادت کا وسیلہ ہے، مستقل عبادت نہیں (لہٰذا ان کا یہ دعویٰ باطل ہوا) جب کہ جمہور علماء نے وضو میں نیت کی شرط ہونے پر ان صحیح احادیث سے استدلال کیا ہے جو وضو پر ثواب حاصل ہونے کے وعدہ کی تصریح کرتی ہیں۔ لہٰذا وضو کے لیے نیت ضروری ہے جو دیگر اعمال سے اس کی تمیز کر سکے۔ تا کہ اس پر وضو کے وعدے کے مطابق ثواب حاصل ہو سکے۔(فتح الباری: ۱/ ۱۷۹)

۱۱۰...... بَابُ ذِكْرِ تَسْمِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنی چاہیے

۱۴۴۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيٰى وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ وَ قَتَادَةَ............

عَـنْ أَنَسٍ ، قَالَ: طَلَبَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَضُـوْءًا ، فَـلَـمْ يَـجِـدُوْا . فَـقَـالَ النَّبِيُّ ﷺ هٰهُنَا مَاءٌ؟ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَـدَهُ فِـى الْـإِنَـاءِ الَّـذِیْ فِيْهِ الْمَاءُ ، ثُمَّ قَالَ تَـوَضَّـؤُوْا بِسْـمِ الـلّٰـهِ تَوَضَّؤُوْا بِسْمِ اللّٰهِ

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پانی تلاش کیا مگر انہیں نہ ملا۔ (وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پانی کی قلت کی شکایت کی) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کیا تمہارے پاس) کچھ پانی ہے؟ (آپ کے پاس تھوڑا سا پانی لایا گیا) تو میں

(۱۴۳) انظر السابق.

(۱۴۴) اسناده صحيح: سنن نسائی، کتاب الطهارة، باب التسمية عندالوضوء: ۷۸۔ وفی الكبرىٰ: ۸۴۔ مسند احمد: ۳/۱۶۵۔

فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ وَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُوْنَ حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ اٰخِرِهِمْ . قَالَ ثَابِتٌ ، فَقُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ تَرَاهُمْ كَانُوْا ؟ قَالَ نَحْوًا مِنْ سَبْعِيْنَ .

نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا دست مبارک پانی کے اس برتن میں رکھا، پھر فرمایا: ''بسم اللہ پڑھ کر وضو کرو'' تو میں نے آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی ابلتا ہوا دیکھا جبکہ لوگ وضو کر رہے تھے حتی کہ سب نے وضو کر لیا۔'' ثابت کہتے ہیں : میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کے خیال میں وہ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے فرمایا: ستر کے قریب تھے۔

فوائد :......ا۔ وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا فرض اور صحت وضو کے لیے شرط ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ)) ''بے وضو شخص کی نماز نہیں اور جو شخص وضو کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں۔''

(ابوداود: ۱۰۱، ابن ماجه: ۳۹۹، صحيح الجامع: ۷۵۱٤، ۲/ ٤١٨، اسناده صحيح)

۲۔ اگر کوئی شخص وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں، کیونکہ اس میں سے خطا اور بھول چوک معاف ہے البتہ اگر دوران وضو یاد آ جائے تو اسے یاد آنے پر بسم اللہ پڑھ لینی چاہیے۔

۱۱۱ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِغَسْلِ الْيَدَيْنِ ثَلَاثًا ، عِنْدَ الْإِسْتِيْقَاظِ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ إِدْخَالِهِمَا الْإِنَاءَ

نیند سے بیدار ہو کر دونوں ہاتھوں کو کسی برتن میں ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھونے کا حکم ہے

۱٤٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ، أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ . نَا بِشْرُ بْنُ مَعَاذٍ بِهٰذَا فَبَلَغَ وَقَالَ: مِنْ إِنَائِهِ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ ہرگز کسی برتن میں نہ ڈالے حتی کہ اسے تین بار دھولے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔'' امام صاحب فرماتے ہیں: '' ہمیں بشر بن معاذ نے یہ روایت مرفوع بیان کی اور کہا: ''من انائه'' اپنے برتن سے۔''

---

(١٤٥) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب كراهية غمس المتوضئ وغيره يده المشكوك : ٢٧٨ـ سنن النسائى : ١ـ سنن ابى داود: ١٠٥ـ مسند احمد: ٤٥٥/١ـ سنن الدارمى: ٧٥٩.

فوائد:......مکرر: ۹۹، ۱۰۰۔

۱۱۲ ......بَابُ كَرَاهَةِ مُعَارَضَةِ خَبَرِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْقِيَاسِ وَالرَّأْيِ

قیاس اور شخصی رائے کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی حدیث کی مخالفت کرنا مکروہ ہے

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ ﷺ يَجِبُ قَبُوْلُهُ إِذَا عَلِمَ الْمَرْءُ بِهِ، وَ إِنْ لَّمْ يُدْرِكْ ذٰلِكَ عَقْلُهُ وَرَأْيُهُ. قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ أَمْراً أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب کوئی شخص نبی ﷺ کے حکم کو جان لے تو اسے قبول کرنا واجب ہے اگر چہ اسے اس کی عقل ورائے قبول نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ (سورة الاحزاب: ٣٦) اور (دیکھو) کسی مومن مرد وعورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔

١٤٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّيْ، أَخْبَرَنِيْ ابْنُ لُهَيْعَةَ وَ جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ..........

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ، فَلَا يَدْخُلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ اَوْ اَيْنَ طَافَتْ يَدُهُ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ حَوْضًا، قَالَ: فَحَصَبَهُ ابْنُ عُمَرَ، وَقَالَ: أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَتَقُوْلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ حَوْضًا! قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: ابْنُ لُهَيْعَةَ لَيْسَ مِمَّنْ أَخْرَجَ حَدِيْثَهٗ فِي هٰذَا الْكِتَابِ، إِذَا تَفَرَّدَ بِرِوَايَةٍ. وَإِنَّمَا أَخْرَجْتُ هٰذَا الْخَبَرَ لِأَنَّ جَابِرَ بْنَ

''حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ تین مرتبہ دھوئے بغیر برتن میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری یا اس کا ہاتھ کہاں گھومتا رہا ہے۔'' تو ایک شخص نے (حضرت ابن عمر سے) کہا: حوض کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے کنکری ماری اور فرمایا: ''میں تمہیں رسول اللہ ﷺ سے (حدیث) بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو: حوض کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: '' ابن لھیعہ جب روایت کرنے میں اکیلا ہو تو وہ ان راویوں میں سے نہیں

(١٤٦) سنن ابن ماجه: ابواب الطهارة و سننها، باب الرجل يستيقظ من مناجه: ٣٩٤ـ مسند احمد: ٧١٢٩ـ والدار قطني: ١/ ٥٠ـ من طريق أبي بكر الى قوله، حتى يغسلها الارواء الغليل: ١٦٤.

إِسْمَاعِيْلَ مَعَهُ فِي الْإِسْنَادِ.

جنہوں نے اس روایت کو اس کتاب سے نکالا۔'' یہ (ابن لھیعہ کی) حدیث اس لیے ذکر کی ہے کہ اس کے ساتھ سند میں جابر بن اسماعیل بھی ہے۔''

فوائد:......ضعیف زہری کی تدلیس ہے۔

۱۱۳...... بَابُ صِفَةِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ إِدْخَالِهِمَا الْإِنَاءَ وَصِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ

دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے انہیں دھونے کی کیفیت اور نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کا بیان

١٤٧ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ـ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ ـ، نَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْهَمْدَانِيِّ............

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ الرَّحْبَةَ بَعْدَمَا صَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ قَالَ لِغُلَامٍ لَّهُ: ائْتُوْنِيْ بِطَهُوْرٍ. فَجَاءَ هُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَطَسْتٌ. قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ وَنَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ إِلَيْهِ. فَأَخَذَ بِيَمِيْنِهِ الْإِنَاءَ فَأَكْفَأَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرٰى، ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ أَخَذَ الْإِنَاءَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى، فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى، فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ: كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَدْخُلُ يَدَهُ الْإِنَاءَ حَتَّى يَغْسِلَهَا مَرَّاتٍ. ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى الْإِنَاءَ فَمَلَأَ فَمَهُ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمِرْفَقِ. ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى

''حضرت عبد خیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز فجر ادا کرنے کے بعد (مسجد کے) صحن میں داخل ہوئے، پھر اپنے غلام سے کہا: میرے لیے وضو کا پانی لاؤ، تو غلام ایک برتن لایا جس میں پانی تھا اور ایک طست (ہاتھ وغیرہ دھونے کا برتن جیسے تھال) لایا۔ عبد خیر کہتے ہیں: ہم بیٹھے ان کی طرف دیکھ رہے تھے، تو انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ سے برتن پکڑا اور بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا، پھر اپنے ہاتھوں کو دھویا، پھر برتن اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑا اور اپنے بائیں ہاتھ پر پانی بہایا، اس طرح تین بار کیا۔ عبد خیر کہتے ہیں: انہوں نے ہر بار اپنا ہاتھ برتن میں نہیں ڈالا حتی کہ اسے کئی بار دھو لیا، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا (چلو سے) اپنا منہ بھرا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے بائیں ہاتھ سے تین بار ناک جھاڑی، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھویا، پھر اپنا بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا حتی کہ وہ پانی میں ڈوب گیا، پھر اسے

(١٤٧) اسناده صحيح، سنن نسائي، كتاب الطهارة، باب غسل الوجه: ٩٢ـ وابو داؤد: ١١٢ـ وابن ماجه: ٤٠٤ـ والدارمي: ٧٠١ـ وعبدالله بن أحمد زوائدـ مسند احمد بن حنبل: ١/١١٥، ١١٦، ١٢٣ـ وابن حبان: ١٠٧٦.

الْمِرْفَقِ . ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِى الْإِنَاءِ حَتَّى غَمَرَهَا الْمَاءُ ، ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ ، ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا أَوْ جَمِيْعاً ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِى الْإِنَاءِ ، ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى ، فَغَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ، ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ، فَغَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى . ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلأَ مِنَ الْمَاءِ ، ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ . ثُمَّ قَالَ: هٰذَا طُهُوْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى طَهُوْرِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَهٰذَا طُهُوْرُهُ .

اٹھایا اور اس پر لگے ہوئے پانی کو بائیں ہاتھ پر لگایا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا، پھر اپنے دائیں پاؤں پر پانی بہایا اور اسے بائیں ہاتھ سے تین بار دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں قدم پر پانی بہایا اور اسے بائیں ہاتھ سے تین بار دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں قدم پر پانی بہایا اور اسے بائیں ہاتھ سے تین بار دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈالا اور اسے پانی سے بھرا، پھر اسے پی لیا، پھر فرمایا: ''یہ نبی ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے، جو شخص اللہ کے نبی ﷺ کے وضو کے طریقے کو دیکھنا پسند کرتا ہے تو یہ آپ کے وضو کا طریقہ ہے۔''

فوائد:......ا۔سونے سے بیدار ہونے کے بعد وضو کرتے وقت برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل تین مرتبہ ہاتھ دھونا لازم ہے لیکن عام معمول کے مطابق بھی وضو کرتے وقت برتن میں ہاتھ ڈالنے کی بجائے پانی انڈیل کر ہاتھ دھونا بہتر ہے اور اگر نیند کے سوا انسان وضو کے برتن میں ہاتھ ڈال دے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

۲۔ دیگر اعضائے وضو کو دائیں ہاتھ سے دھونا مسنون و مستحب ہے لیکن ناک بائیں ہاتھ سے جھاڑنا مسنون ہے۔

۳۔ تمام اعضائے وضو کو تین تین بار دھونا مستحب اور ایک ایک مرتبہ دھونا فرض ہے۔

۴۔ کھڑے ہو کر پانی پینے کا بھی جواز ہے۔

۵۔ جس شخص کو وضو کا مسنون طریقہ معلوم ہو اسے اس عمل کی دوسرے لوگوں کو تعلیم دینی چاہیے تاکہ لوگ اس مسنون طریقہ کو سیکھ کر صحیح وضو کر سکیں۔

۱۱۴......بَابُ إِبَاحَةِ الْمَضْمَضَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ مِنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ ، وَالْوُضُوْءُ مَرَّةً مَرَّةً

ایک ہی چلّو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا جائز ہے اور اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھونا جائز ہے

١٤٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ...........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَغَرَفَ غُرْفَةً فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ، ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهُ ، ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ، وَغَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ، وَغَرَفَ غُرْفَةً فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَبَاطِنَ أُذُنَيْهِ وَظَاهِرَهُمَا وَأَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيهِمَا ، وَغَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ، وَغُرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، تو آپ نے ایک چلو پانی لیا (اور اس سے) کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر ایک چلو لیا تو اس سے اپنا چہرہ مبارک دھویا، پھر ایک چلو لیا تو اس سے اپنا دایاں ہاتھ دھویا، ایک اور چلو لیا تو اپنا بایاں ہاتھ دھویا، اور ایک اور چلو لیا تو سر کا مسح کیا اور اپنے کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کیا اور اپنی انگلیاں ان میں داخل کیں، پھر ایک چلو لے کر اپنا دایاں پاؤں دھویا اور ایک اور چلو سے اپنا بایاں پاؤں دھویا۔''

فوائد :......ا۔ وضو کرتے وقت ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا افضل عمل ہے۔ اکثر روایات اس عمل کی تائید کرتی ہیں۔

۲۔ تمام اعضائے وضو کو کم از کم ایک ایک مرتبہ دھونا فرض ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ اعضائے وضو کو دھونے کی حد تین مرتبہ ہے۔

۱۱۵ ......بَابُ الْأَمْرِ بِالْاِسْتِنْشَاقِ عِنْدَ الْاِسْتِيْقَاظِ مِنَ النَّوْمِ ، وَذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ أَجْلِهَا أُمِرَ بِهِ

نیند سے بیدار ہو کر ناک صاف کرنے کے حکم اور اس علت کا بیان جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

۱۴۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ، وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ ، قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْهَادِ ـ وَهُوَ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ ،

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے

(۱۴۸) صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب غسل الوجه باليدين من غرفة واحدة: ۱۴۰۔ سنن النسائی: ۸۱۔ وابو داؤد: ۱۳۸۔ وابن حبان: ۱۰۷۵۔ وأحمد: ۲۶۸/۱، ۳۶۵.

(۱۴۹) صحيح البخاری، كتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس وجنوده: ۳۲۹۵۔ صحيح مسلم: ۲۳۸۔ سنن النسائی: ۹۰۔ وأحمد: ۳۵۲/۲۔ من طريق يذيد بن الهاد.

فَـلْيَسْتَنْثِرْ ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيَاشِيْمِهِ .

بیدار ہو کر وضو کرے تو اسے چاہیے کہ تین بار ناک جھاڑے کیونکہ شیطان اس کے نتھنوں میں رات گزارتا ہے۔''

فوائد :......وضو میں ناک جھاڑنا فرائض وضو میں شامل ہے کیونکہ نبی ﷺ نے دوران وضو ناک جھاڑنے کا حکم دیا ہے اور کم از کم ایک مرتبہ ناک جھاڑنا فرض اور زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ ناک جھاڑنا مسنون و مستحب عمل ہے لیکن اسی حدیث کی رو سے رات کی نیند سے بیداری کے بعد وضو کرتے وقت تین مرتبہ ناک جھاڑنا لازم ہے نیز اس عمل سے انسان شیطانی وساوس سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۱۶ ......بَابُ الْأَمْرِ بِالْمُبَالَغَةِ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِذَا كَانَ الْمُتَوَضِّیءُ مُفْطِرًا غَيْرَ صَائِمٍ

وضو کرنے والا اگر روزے دار نہ ہو تو وضو کرتے ہوئے ناک میں خوب اچھی طرح اس کو پانی چڑھانا چاہیئے

۱۵۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الزَّعْفَرَانِيُّ وَ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ وَ إِسْحَاقُ بْنُ حَاتِمِ بْـنِ سَـنَـانِ الْمَدَائِنِيُّ ، وَ رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى وَ الْجَمَاعَةُ ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ......... لَـقِيْـطِ بْـنِ صَبْـرَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُـوْلَ الـلّٰهِ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ . قَالَ: أَسْبِـغِ الْوُضُوْءَ ، وَخَلِّلِ الْأَصَابِعَ ، وَبَالِغْ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا .

'' حضرت لقیط بن صبرہ سے روایت ہے ، وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی : اے اللہ کے رسول! مجھے وضو کے متعلق بتایئے ۔ آپ نے فرمایا: مکمل وضو کرو، انگلیوں کا خلال کرو، اور اگر روزے کی حالت میں نہ ہو تو ناک میں خوب اچھی طرح پانی چڑھاؤ۔''

فوائد :......۱۔کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھاتے وقت مبالغہ کرنا مستحب عمل ہے اور روزہ کی حالت میں مبالغہ آرائی سے اجتناب کرنا بہتر ہے۔

۲۔ وضو مکمل اور اچھے طریقے سے کرنا چاہیے اور وضو میں اعضائے وضو میں سے کوئی جگہ خشک نہیں رہنی چاہیے۔

۳۔ دوران وضو انگلیوں کے خلال کرنے کا بھی حکم ہے۔

۱۱۷ ...... بَابُ تَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ فِي الْوُضُوْءِ عِنْدَ غَسْلِ الْوَجْهِ .

وضو میں چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا

۱۵۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيْدِ ،

(۱۵۰) (اسناده صحيح) صحيح ابى داود: ۱۳۰۔ ارواء الغليل: ۹۰۔ سنن ترمذى، كتاب الصوم، باب ماجاء فى كراهية مبالغة الاستنشاق للصائم، رقم: ۷۸۸۔ سنن النسائى: ۱۱۴۔ سنن ابى داود: ۱۴۲۔ و ابن ماجه: ۴۰۷۔ والحاكم: ۱۴۷، ۱۴۸۔ و وافقه الذهبى۔ الصحيحه: ۱۳۰۶۔ وأحمد: ۴/۳۳، ۲۱۱۔ والدارمى: ۷۰۵.

حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ..........

عَـنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّـهُ تَـوَضَّـأَ ، فَـغَسَلَ وَجْهَـهُ ثَـلاثـاً ، وَاسْتَـنْشَـقَ ثَـلاثـاً ، وَمَضْمَضَ ثَـلاثاً ، وَمَسَـحَ بِـرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا ، وَرِجْـلَيْهِ ثَـلاثاً وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ، وَأَصَابِعَ الـرِّجْـلَيْـنِ . وَقَـالَ: هٰـكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ .

''جناب شقیق بن سلمہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وضو کیا تو اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا، اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ کلی کی، اور اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کیا، اور اپنے پاؤں تین بار دھوئے، اور اپنی داڑھی کا خلال کیا، اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا، اور فرمایا: ''میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔''

١٥٢ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ـ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ ـ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ عَامِرِ ابْنِ شَقِيْقٍ..........

عَـنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْـنَ عَـفَّـانَ تَـوَضَّـأَ فَـغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَـلاثًا ، وَمَضْمَضَ وَاسْتَـنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَـلاثاً ، وَمَسَـحَ بِـأُذُنَيْـهِ ظَـاهِـرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا ، وَغَسَـلَ رِجْـلَيْـهِ ثَـلاثًا ثَـلاثًا ، وَخَلَّلَ أَصَـابِعَهُ ، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ حِيْنَ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَـلا ثًا . وَقَالَ:رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ كَـمَـا رَأَيْتُمُوْنِيْ فَعَلْتُ . قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: وَذَكَرَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ . وَلَا أَدْرِيْ كَيْفَ ذَكَـرَهُ . قَـالَ أَبُـوْبَكْرٍ: عَامِرُ بْنُ شَقِيْقٍ هٰذَا هُـوَ ابْنُ جَمْرَةَ الأَسَدِيُّ لَيْسَ ابْنُ شَقِيِّ بْنِ سَلَمَةَ وَ شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ هُوَ أَبُوْ وَائِلٍ .

''حضرت شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے اپنے ہاتھ تین بار دھوئے، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور اپنا چہرہ تین بار دھویا، اور اپنے کانوں کے اندرونی و بیرونی حصے کا مسح کیا، اپنے دونوں پاؤں تین تین بار دھوئے اور انگلیوں کا خلال کیا، اور جب اپنا چہرہ تین بار دھویا تو اپنی داڑھی کا خلال کیا، اور فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔'' عبدالرحمان کہتے ہیں: اور ان (استاد اسرائیل) نے دونوں ہاتھوں کہنیوں سمیت'' دھونے کا ذکر کیا ہے مگر میں نہیں جانتا کہ کیسے بیان کیا ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: '' عامر بن شقیق، ابن حمزہ اسدی نہ کہ ابن شقیق بن سلمہ ہیں، اور شقیق بن سلمہ ابووائل ہیں۔''

---

(١٥١) اسناده صحيح، ابن حبان: ١٠٧٨ـ وابى داؤد، الطهارة، باب صفة الوضوء النبى: ١١٠ـ الارواء الغليل: ٩٢ـ وابن ماجه: ٤٣٠ـ والترمذى: ٣١ـ واحمد: ١/٥٧ـ وعبد بن حميد فى مسنده: ٦٢.

(١٥٢) اسناده صحيح، الحاكم: ١/١٤٨ـ سنن ابى داود: ١١٠ـ مسند احمد: ٤٠٣ـ سنن الدارمى: ٧٠٤.

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ دوران وضو داڑھی کا خلال مسنون و مستحب ہے اور داڑھی کا خلال واجب نہیں ہے کیونکہ داڑھی کے خلال کے وجوب کی کوئی صحیح دلیل ثابت نہیں لیکن آپ ﷺ کے دائمی فعل سے اس کی افضیلت اٹل ہے۔

۲۔ داڑھی کے خلال کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ چلو میں پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے داخل کیا جائے پھر ہاتھ کی انگلیاں داڑھی میں داخل کی جائیں۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهِ))

بلا شبہ رسول اللہ ﷺ جب وضو کرتے آپ ایک چلو پانی لیتے اور اسے اپنے ٹھوڑی کے نیچے داخل کرتے پھر اس سے اپنی داڑھی کا خلال کرتے اور فرماتے: میرے رب نے مجھے اس طرح داڑھی کے خلال کا حکم دیا ہے۔

(ابوداؤد: ١٤٥، صحیح الجامع: ٤٦٩٦ اسناده صحيح)

۱۱۸ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَكِّ الْوَجْهِ بِالْمَاءِ عِنْدَ غَسْلِ الْوَجْهِ .

چہرہ دھونے وقت چہرے کو پانی سے اچھی طرح ملنا مستحب ہے

١٥٣ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِي............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَيَّ بَيْتِي وَقَدْ بَالَ ، فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَجِئْنَاهُ بِقَعْبٍ يَأْخُذُ الْمُدَّ أَوْ قَرِيْبَهُ ، حَتَّى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أَتَوَضَّأُ لَكَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ . قَالَ فَوُضِعَ لَهُ إِنَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَمِيْنِهِ يَعْنِي الْمَاءَ فَصَكَّ بِهَا وَجْهَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس میرے گھر تشریف لائے ، اور وہ پیشاب کر چکے تھے، تو انہوں نے پانی منگوایا، ہم آپ کے پاس ایک بڑا پیالہ لے کر آئے جس میں ایک مدیا اس کے قریب پانی سماتا ہے۔ وہ آپ کے سامنے رکھا گیا پھر فرمایا: ''اے ابن عباس! کیا میں تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کا وضو نہ کروں؟ میں نے عرض کی: '' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ضرور کیجیے۔'' کہتے ہیں: تو آپ کے لیے (وضو کرنے والا) برتن رکھا گیا تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر اسے جھاڑا، پھر اپنے دائیں ہاتھ میں

---

(١٥٣) اسناده حسن، سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب صفة الوضوء: ١١٧ـ مسند احمد: رقم الحديث: ٨٢/١. من حديث محمد بن اسحاق به وصرح بالسماع۔

پانی لے کر اس کے ساتھ اپنا چہرہ خوب ملا۔‘‘ اور باقی حدیث بیان کی۔

فوائد:......وضو کرتے وقت منہ پر زور سے پانی پھینکنا درست ہے، مسنون عمل ہے اور اس میں کسی قسم کی قباحت اور کراہت نہیں ہے۔ تاہم اگر آس پاس دیگر لوگ بھی وضو کر رہے ہوں تو اس بات کا لحاظ رکھا جائے ان پر پانی کے چھینٹے نہ پڑیں۔

۱۱۹...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَجْدِيْدِ حَمْلِ الْمَاءِ لِمَسْحِ الرَّأْسِ غَيْرَ فَضْلِ بَلَلِ الْيَدَيْنِ .

سر کے مسح کے لیے دونوں ہاتھوں سے بچے ہوئے پانی کے علاوہ نیا پانی لینا مستحب ہے

١٥٤ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، نَا عَمِّيْ ، حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو ـ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ ـ أَنَّ حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ..........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمِ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ: أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ ، فَمَضْمَضَ ، ثُمَّ اسْتَنْثَرَ ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثاً ، وَيَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثاً وَالْأُخْرٰى ثَلَاثاً ، وَمَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدِهِ ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا .

’’حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے کلی کی پھر ناک جھاڑا پھر اپنا چہرہ تین بار دھویا، اپنا دایاں ہاتھ تین بار اور بایاں ہاتھ تین بار دھویا اور اپنے ہاتھ سے بچے ہوئے پانی کے علاوہ (نئے پانی) سے سر کا مسح کیا، اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے حتی کہ انہیں اچھی طرح صاف کیا۔‘‘

فوائد:......۱۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ نے سر کے مسح کے لیے نیا پانی لیا ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہیں کیا۔ نیز اس حدیث سے یہ استدلال درست نہیں کہ وضو کے لیے مستعمل پانی سے پاکی حاصل کرنا درست نہیں، کیونکہ اس حدیث میں سر کے لیے نیا پانی لینے کا بیان ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ سر کے مسح کے لیے نیا پانی لینا شرط ہے۔ (نووی: ۳/ ۱۲٤)

۲۔ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ راجح مسئلہ یہ ہے کہ سر کے مسح کے لیے نیا پانی لیا جائے۔

(تحفة الاحوذی: ۱/ ۱۰۳)

---

(١٥٤) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب آخر فى وضوء النبى رقم: ٢٣٦ـ سنن ابى داود: ١١٢٠ـ مسند احمد: ٤/ ٣٩، ٤١ـ والترمذى: ٣٥ـ وابن حابن: ١٠٨٥ـ والدارمى: ٧٠٩ـ من طريق حبان بن واسع عن ابيه.

۱۲۰ ......بَابُ اسْتِحْبَاب مَسْحِ الرَّأْسِ بِالْيَدَيْنِ جَمِيعاً لِيَكُوْنَ أَوْعَبَ لِمَسْحِ جَمِيعِ الرَّأْسِ . وَصِفَةِ الْمَسْحِ ، وَالْبَدْءِ بِمُقَدَّمِ الرَّأْسِ قَبْلَ الْمُؤَخَّرِ فِي الْمَسْحِ .

دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کرنا مستحب ہے تا کہ سارے سر کا مسح ہو جائے ، اور مسح کی کیفیت کا بیان ، اور مسح پچھلی جانب سے پہلے پیشانی سے شروع کیا جائے گا

١٥٥ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ............

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَسَـحَ رَأْسَـهُ بِيَـدَيْهِ ، وَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ، بَـدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ .

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کیا، دونوں ہاتھوں کو آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے لے گئے، پیشانی سے شروع کر کے انہیں اپنی گدی تک لے گئے، پھر انہیں اسی جگہ واپس لے آئے جہاں سے شروع کیا تھا۔

١٥٦ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَـوَضَّـأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَـلاثاً ، وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَـرَّتَيْـنِ ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَبَدَأَ بِالْمُقَدَّمِ ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ .

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو اپنا چہرہ مبارک تین بار دھویا، اور اپنے دونوں ہاتھ دو بار دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کیا اور (مسح کرنا) پیشانی سے شروع کیا، پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔''

فوائد :......ان احادیث میں سر کے مسح کا مسنون طریقہ بیان ہوا ہے کہ سر کا مسح کرتے وقت دونوں ہاتھ ملا کر سر کے اگلے حصے سے پھیرتے ہوئے گدی تک لائے جائیں، پھر وہاں سے ہاتھوں کو گھماتے ہوئے سر کے اگلے حصہ تک لایا جائے، سر کے مسح کا یہ مسنون ومستحب طریقہ ہے، بشرطیکہ سر پر پگڑی نہ ہو۔ پگڑی کی صورت میں محض پگڑی کا مسح اور پیشانی کے بالوں سمیت پگڑی کا مسح دونوں صورتیں جائز ہیں۔

---

(١٥٥) صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب مسح الراس كلهِ رقم: ١٨٥ - ومسلم: ٢٣٥ - سنن الترمذی: ٣٠ - سنن النسائی: ٩٨ - سنن ابی داود: ١١٨ - سنن ابن ماجه: ٤٣٤ - مسند احمد: ٤/٣٩،٤٢ - مؤطا امام مالك: ٣١.

(١٥٦) صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب مسح الراس كلهِ رقم: ١٨٥ - ومسلم: ٢٣٥ - سنن الترمذی: ٣٠ - سنن النسائی: ٩٨ - سنن ابی داود: ١١٨ - سنن ابن ماجه: ٣٤ - مسند احمد: ٤/٣٩،٤٢ - موطا امام مالك: ٣١.

۱۲۱ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الرَّأْسِ إِنَّمَا يَكُوْنُ بِمَا يَبْقٰى مِنْ بَلَلِ الْمَاءِ عَلَى الْيَدَيْنِ، لَا بِنَفْسِ الْمَاءِ كَمَا يَكُوْنُ الْغَسْلُ بِالْمَاءِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ سر کا مسح ہاتھوں پر بچی ہوئی تری سے ہوگا نہ کہ اصل پانی سے جس طرح کہ پانی سے (کوئی عضو) دھویا جاتا ہے

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ: ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ حَتَّى غَمَرَهَا الْمَاءُ، ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ، ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا أَوْ جَمِيْعاً .

امام ابوبکر فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی عبد خیر کی روایت میں ہے: ''پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا حتی کہ وہ پانی میں ڈوب گیا، پھر اسے اس پر لگے ہوئے پانی سمیت اوپر اٹھایا، پھر اسے اپنے بائیں ہاتھ پر ملا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کیا

۱۲۲...... بَابُ مَسْحِ جَمِيْعِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوْءِ

وضو میں پورے سر کا مسح کرنا۔

۱۵۷ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ....

نَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسٰى ، قَالَ سَأَلْتُ مَالِكاً عَنِ الرَّجُلِ مَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ فِي الْوُضُوْءِ ، أَيُجْزِيْهِ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عَمَّارَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الْمَازَنِيِّ ، قَالَ: مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ فِي وُضُوْئِهِ مِنْ نَاصِيَتِهِ إِلٰى قَفَاهُ ، ثُمَّ رَدَّ يَدَيْهِ إِلٰى نَاصِيَتِهِ وَمَسَحَ رَأْسَهُ كُلَّهُ .

''جناب اسحاق بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے وضو میں صرف پیشانی کا مسح کیا، کیا اسے یہ کافی ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: مجھے عمرو بن یحییٰ بن عمارہ نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ وہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے اپنے وضو میں اپنی پیشانی سے گدی تک اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی پیشانی پر لوٹایا اور پورے سر کا مسح کیا۔''

فوائد :......امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ سارے سر کا مسح مشروع اور باتفاق العلماء مستحب عمل ہے کیونکہ اس عمل سے تمام سر مسح میں شامل ہو جاتا ہے اور سر کے سارے بالوں تک پانی پہنچ جاتا ہے اور مالک، مزنی، جبائی اور احمد رحمہم اللہ سر کے تمام مسح کے وجوب کے قائل ہیں۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۱۷۰)

۲۔ اس حدیث کی رو سے راجح مسئلہ یہی ہے کہ تمام سر کا مسح واجب ہے کیونکہ قرآن میں سر کے مسح کا حکم دیا گیا اور

(۱۵۷) انظر ما سبق.

حقیقت میں لفظ 'راس' تمام سر کے لیے مستعمل ہے اور نبی کریم ﷺ نے اس حکم کی تعمیل میں پورے سر کا مسح کیا بھی ہے۔لہٰذا حقیقت سے مجاز کی طرف کسی صورت عدول درست نہیں، بلکہ اسے حقیقی معنی پر محمول کرنا اولیٰ ہے۔

(المغني مع الشرح الكبير: ١/ ١٤٢)

۱۲۳ ......بَابُ مَسْحِ بَاطِنِ الْأُذُنَيْنِ وَ ظَاهِرِهِمَا.

دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کرنا

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ حَدِيْثَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَخَبَرَ بْنِ عَبَّاسٍ فِي مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا. (انظر الحديث: ١٤٨، ١٥٢)

امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں حضرت عثمان بن عفان اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کے مسح کے متعلق حدیث بیان کر چکا ہوں۔''

۱۲۴......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْكَعْبَيْنِ اللَّذَيْنِ أَمِرَ الْمُتَوَضِّئُ بِغَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَيْهِمَا، الْعَظْمَانِ النَّاتِئَانِ فِي جَانِبَي الْقَدَمِ، لَا الْعَظْمُ الصَّغِيْرُ النَّاتِئُ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ، عَلَى مَا يَتَوَهَّمُهُ مِنْ يَتَحَذْلَقُ مِمَّنْ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَ لَا لُغَةَ الْعَرَبِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وہ دونوں ٹخنے جہاں تک وضو کرنے والے کو پاؤں دھونے کا حکم دیا گیا ہے وہ قدم کے دونوں جانب ابھری ہوئی دو ہڈیاں ہیں۔قدم کے اوپر ابھری ہوئی چھوٹی ہڈی مراد نہیں ہے جیسا کہ بعض کم فہم اور عرب لغت نہ جاننے والے شیخی خوروں کو وہم ہوا ہے

١٥٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ............

حُمْرَانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا يَوْماً وَضُوْءً ا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فِي صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَالْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْكَعْبَيْنِ هُمَا الْعَظْمَانِ النَّاتِئَانِ فِي جَانِبَي

''حضرت حمران رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا،'' پھر انہوں نے نبی ﷺ کے وضو کے طریقے کے متعلق حدیث بیان کی، اور فرمایا: '' پھر آپ نے اپنا دایاں پاؤں دونوں ٹخنوں تک تین بار دھویا، اور بایاں پاؤں بھی اسی طرح دھویا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ ٹخنے قدم کے

(١٥٨) صحيح مسلم كتاب الطهارة، باب صفة الوضوء و كماله: ٢٢٦ـ وصحيح البخاري: ١٥٩ـ وابن حبان: ١٠٥٨ـ والبيهقي: ٣٢٣ـ من طريق عطاء بن يزيد، سنن النسائي: ١١٦ـ مسند احمد: ٣٩٣.

الْـقَـدَمِ إِذْ لَـوْ كَانَ الْعَظْمُ النَّاتِئُ عَلَى ظَهْرِ الْـقَدَمِ لَكَانَ لِلرِّجْلِ الْيُمْنٰى كَعْبٌ وَاحِدٌ لَا كَعْبَان .

دونوں جانب ابھری ہوئی دو ہڈیاں ہیں۔ کیونکہ اگر ٹخنے سے مراد قدم کے اوپر ابھری ہوئی ہڈی ہوتی تو دائیں پاؤں کا ایک ہی ٹخنہ ہوتا، دو نہ ہوتے۔''

فوائد:......علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ "کعبین" سے مراد پنڈلی اور پاؤں کے درمیان ابھری ہوئی ٹخنے کی دو ہڈیاں ہیں اور ہر پاؤں میں دو ابھری ہڈیاں ہوتی ہیں لیکن رافضیوں نے اس مسئلہ میں شذوذ اختیار کرتے ہوئے یہ موقف اپنایا ہے کہ ہر پاؤں میں ایک کعب یعنی پاؤں کی پشت کی ہڈی ہے محمد بن حسن رحمہ اللہ سے بھی یہ قول منقول ہے لیکن ان سے صحیح ثابت نہیں ہے۔ اول الذکر علماء کی دلیل یہ ہے کہ اہل لغت واشتقاق نے کعبین سے ٹخنے کی دو ابھری ہڈیاں مراد لی ہیں اور مذکورہ صحیح حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے کیونکہ اس میں آپ ﷺ نے ہر قدم کی دو ابھری ہڈیاں ثابت کی ہیں۔

١٥٩۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ عَمَّارٍ ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ زَيْدِ بْنِ زِيَادٍ ۔ هُوَ ابْنُ أَبِي الْجَعْدِ ۔ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ..........

عَنْ طَارِقِ الْمُحَارِبِيِّ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ فِـيْ سُـوْقِ ذِي الْـمَجَازِ ، وَعَـلَيْـهِ حُـلَّةٌ حَـمْرَاءُ ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا الـنَّـاسُ قُوْلُوْا: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، تُفْلِحُوْا ، وَرَجُـلٌ يَتْبَـعُـهُ يَـرْمِيْهِ بِالْحِجَارَةِ قَدْ أَدْمٰى كَـعْبَيْـهِ وَعُـرْقُـوْبَيْـهِ ، وَهُـوَ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا الـنَّاسُ لَا تُطِيْعُوْهُ فَإِنَّهُ كَذَّابٌ . فَقُلْتُ: مَنْ هٰـذَا ؟ قَـالُـوْا: غُلَامُ بَـنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ . فَـقُـلْـتُ: مَـنْ هٰـذَا الَّـذِي يَتْبَعُـهُ يَـرْمِيْـهِ بِالْحِجَارَةِ ؟ قَالُوْا: هٰذَا عَبْدُالْعُزّٰى أَبُوْ لَهَبٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَفِي هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ أَيْضاً عَلٰى أَنَّ الْكَـعْـبَ هُـوَ الْعَظْمُ النَّاتِئُ فِيْ

''حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ذی مجاز بازار سے گزرے اور آپ سرخ جوڑا زیب تن کیے ہوئے تھے۔ اور آپ فرما رہے تھے،'' لوگو! لَا اِلٰـہ اِلَّا اللّٰہُ کہو، کامیاب ہو جاؤ گے۔ اور ایک شخص آپ کے پیچھے پیچھے آ کر آپ کو پتھر مار رہا تھا اور اس نے آپ کے ٹخنوں اور ایڑیوں کو خون آلود کر دیا تھا، اور وہ کہہ رہا تھا:'' اے لوگو! اس کی فرماں برداری نہ کرنا کیونکہ یہ بہت جھوٹا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: عبدالمطلب کے خاندان کا لڑکا ہے۔ میں نے دریافت کیا: ان کے پیچھے پیچھے آ کر انہیں پتھر مارنے والا کون ہے۔ انہوں نے کہا: یہ عبدالعزیٰ ابولہب ہے۔'' امام ابوبکر کہتے ہیں: اس حدیث میں بھی اس بات کی دلیل ہے کہ ٹخنے سے مراد قدم

(١٥٩) اسناده صحيح، مسند احمد بن حنبل: ١٥٤٤٨۔ صحيح ابن حبان: ٦٥٦٢۔ الارواء: ٨٣٤۔ الحاكم: ٦٦٨/٢۔ والبيهقي: ٣٦٣۔ صحيح الموارد: ١٦٨٣،١٤.

جَانِبَيِ الْقَدَمِ ، إِذِ الرَّمْيَةُ إِذَا جَاءَ تْ مِنْ وَّرَاءِ الْمَاشِيِّ لَاتَكَادُ تُصِيْبُ الْقَدَمَ ، إِذِ السَّاقُ مَانِعٌ أَنْ تُصِيْبَ الرَّمْيَةُ ظَهْرَ الْقَدَمِ .

کے دونوں جانب ابھری ہوئی ہڈی ہے۔ کیونکہ پتھر چلنے والے کے پیچھے سے آئے تو وہ قدم کو نہیں لگتا، کیونکہ پنڈلی (پیچھے سے) پھینکی ہوئی چیز کو پاؤں پر لگنے سے روکتی ہے۔

فوائد :......حافظ ابن خزیمہ نے اس حدیث سے بھی یہ استدلال کیا ہے کہ کعب سے مراد ٹخنے کی ابھری ہوئی ہڈی ہے، کیونکہ پیچھے سے پتھر مارا جائے تو وہ چلنے والے کی ٹخنے کی ابھری ہوئی ہڈیوں پر یا ایڑی پر لگے گا اس صورت میں پاؤں کی چھاتی پر پتھر لگنا محال ہے۔ مقصود یہ ہے کہ وضو میں ٹخنے کی ابھری ہوئی دونوں ہڈیوں کو دھونا فرض ہے اور اگر انہیں نہ دھویا جائے تو وضو مکمل نہیں ہوگا لہٰذا گمراہوں کے غلط اجتہاد و استدلال کی وجہ سے انسان دھوکے میں رہ کر ٹخنوں کی ہڈیوں کو ترک نہ کرے بلکہ صحت وضو کے لیے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا لازم ہے۔

١٦٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْجَدَلِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ ، وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ غَنِيَّةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْجَدَلِيِّ ، قَالَ سَمِعْتُ............

النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ: أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ: أَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ـ ثَلَاثاً ـ وَاللّٰهِ لَتُقِيْمُنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ . قَالَ: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَكُوْنُ كَعْبُهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتُهُ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهِ وَمَنْكَبُهُ بِمَنْكَبِ صَاحِبِهِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَبُوالْقَاسِمِ الْجَدَلِيُّ هٰذَا هُوَ حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ مِنْ جُدَيْلَةَ قَيْسٍ ، رَوٰى عَنْهُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ ، وَ أَبُوْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ ، وَ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ ، وَ عَطَاءُ

''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف اپنے چہرہ انور کے ساتھ متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اپنی صفیں سیدھی کرلو، تین بار فرمایا: ''اللہ کی قسم! تم ضرور اپنی صفوں کو سیدھا کرلو وگرنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں مخالفت ڈال دے گا۔ (حضرت نعمان) فرماتے ہیں: ''(آپ کے ارشاد کی تعمیل میں) میں نے دیکھا کہ ایک شخص کا ٹخنہ اپنے ساتھی کے ٹخنے کے ساتھ، اس کا گھٹنا اس کے ساتھی کے گھٹنے کے ساتھ اور اس کا کندھا اس کے ساتھی کے کندھے کے ساتھ ملا ہوتا تھا۔'' یہ وکیع کی حدیث کے الفاظ ہیں۔امام ابوبکر فرماتے ہیں:'' یہ ابوقاسم قبیلہ قیس کے حسین بن حارث ہیں۔ ان سے زکریا بن ابی زائدہ ابو مالک اشجعی،

---

(١٦٠) (اسناده صحيح) صحيح ابى داود: ٦٦٨ـ الصحيحه: ٣٢ـ سنن ابى داود كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف: ٦٦٢ـ سنن النسائى: ٨١٠ـ البيهقى: ٣/١٠٠،١٠١ـ من حديث ابى داؤد به ـ وابن حبان: ٣٩٦ـ وعلقه البخارى، رقم: ٧٢٥ـ وأحمد: ٤/٢٧٦ـ صحيح الترغيب: ٥١٢.

بْـنُ السَّائِبِ ، عِدَادُهُ فِي الْكُوْفِيِّيْنَ . وَفِيْ هٰذَا الْـخَبَـرِ مَـا نَفَى الشَّكَّ وَالْاِرْتِيَابَ أَنَّ الْـكَعْبَ هُوَ الْعَظْمُ النَّاتِئُ الَّذِيْ فِيْ جَانِبِ الْـقَدَمِ ، الَّذِيْ يُمْكِنُ الْقَائِمُ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يَـلْـزِقَـهُ بِـكَعْبِ مَنْ هُوَ قَائِمٌ إِلٰى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ . وَالْعِلْمُ مُحِيْطٌ عِنْدَ مَنْ رَكَبَ فِيْهِ الْعَقْلَ أَنَّ الْمُصَلِّيْنَ إِذَا قَامُوْا فِي الصَّفِّ لَمْ يُـمْكِنُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلْصَاقَ ظَهْرِ قَدَمِهِ بِظَهْرِ قَـدَمِ غَيْرِهِ ، وَهٰذَا غَيْرُ مُمْكِنٍ . وَمَا كَوْنُهُ غَيْرُ مُمْكِنٍ لَمْ يَتَوَهَّمْ عَاقِلٌ كَوْنَهُ .

حجاج بن ارطاۃ اور عطاء بن سائب نے روایت کی ہے۔ ابوالقاسم کا شمار کوفی راویوں میں ہوتا ہے۔ اس حدیث میں ایسی دلیل ہے جس نے شک وشبہ کو ختم کر دیا ہے کہ ٹخنہ پاؤں کی ایک جانب ابھری ہوئی وہ ہڈی ہے جسے نماز پڑھنے والا اپنے پہلو میں کھڑے نمازی کے ٹخنے کے ساتھ ملا سکتا ہے۔ عقل مند لوگوں کے نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ نمازی جب صف میں کھڑے ہوتے ہیں تو ان میں سے کسی کے لیے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ وہ اپنے قدم کے بالائی حصے کو کسی دوسرے شخص کے قدم کے بالائی حصے سے ملا لے، یہ ناممکن ہے۔ لہٰذا جو چیز ناممکن ہو عقل منداس کے ممکن ہونے کا خیال نہیں کرتا۔

فــوائــد :...... یہ حدیث بھی اس سابقہ موقف کی قوی دلیل ہے کہ ''کعب'' سے مراد ٹخنے کی ابھری ہڈیاں ہیں، پاؤں کی چھاتی اور پشت مراد نہیں ہے۔ کیونکہ صف ملاتے وقت ''کعب'' ٹخنے کی ابھری ہڈیاں ملتی ہیں پاؤں کی چھاتی ملانا ناممکن اور محال ہوتا ہے اور اس کیفیت سے صفیں ٹوٹیں گی۔ اس طرح صفوں کا ملنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

۱۲۵ ......بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَرْكِ غَسْلِ الْعَقِبَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ

وضو میں ایڑیوں کے نہ دھونے پر وعید کا بیان

وَالـدَّلِيْـلِ عَـلٰـى أَنَّ الْـفَرْضَ غَسْلُ الْقَدَمَيْنِ ، لَا مَسْحَهُمَا ، إِذَا كَانَتَا غَيْرَ مُغَطَّيَتَيْنِ بِالْخُفِّ أَوْ مَا يَـقُـوْمُ مَـقَامَ الْخُفِّ ، لَا عَلٰى مَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ أَنَّ الْفَرْضَ مَسْحُ الْقَدَمَيْنِ لَا غَسْلُهُمَا ، إِذْ لَوْ كَانَ الْمَاسِحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ مُؤَدِّياً لِلْفَرْضِ ، لَمَا جَازَ أَنْ يُقَالَ لِتَارِكِ فَضِيْلَةٍ: وَيْلٌ لَّهُ وَقَالَ ﷺ: وَيْلُ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ، إِذَا تَرَكَ الْمُتَوَضِّئُ غَسْلَ عَقِبَيْهِ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ دونوں قدم جب ننگے ہوں اور موزوں یا جرابوں وغیرہ سے ڈھکے ہوئے نہ ہوں تو انہیں دھونا فرض ہے نہ کہ ان کا مسح کرنا، رافضیوں کے قول کے برعکس جو یہ کہتے ہیں کہ قدموں کا مسح کرنا فرض ہے، دھونا فرض نہیں، کیونکہ اگر قدموں پر مسح کرنے والا شخص فرض کی ادائیگی کرنے والا ہوتا ہے تو افضلیت کے تارک شخص کو تباہی و بربادی یا جہنم کی وعید سنانا جائز نہ ہوتا حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔'' (یہ آپ نے اس وقت فرمایا تھا جب وضو کرنے والوں نے ایڑیاں اچھی طرح نہ دھوئی تھیں۔

١٦١ ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ

يَسَافٍ ، عَنْ أَبِيْ يَحْيٰى............

عَـنْ عَبْـدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِـنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتَّى إِذَا كُـنَّـا بِـمَـاءٍ بِالطَّرِيْقِ ، تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْـعَصْرِ فَتَوَضَّئُوْا ، وَهُمْ عُجَّالٌ ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِـمْ وَأَعْـقَابُهُمْ بِيْضٌ تَلُوْحُ ، لَمْ يَمَسُّهَا الْـمَــاءُ . فَـقَــالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ ﷺ: وَيْلٌ لِّاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ، أَسْبِغُوْا الْوُضُوْءَ .

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ واپس آئے، حتی کہ جب ہم راستے میں پانی (کے ایک مقام یا چشمے وغیرہ) پر تھے تو لوگوں نے عصر کے وقت وضوکرتے ہوئے جلدی کی اور وہ جلدی میں تھے۔ ہم ان کے پاس پہنچے تو ان کی ایڑیاں سفید خشک دکھائی دے رہی تھیں۔ انہیں پانی نہیں لگا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے، مکمل وضو کرو۔''

١٦٢ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ ، كِلاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَـنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

١٢٦ ......بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَرْكِ غَسْلِ بُطُوْنِ الْأَقْدَامِ فِي الْوُضُوْءِ

وضو میں قدموں کے نچلے حصے کو نہ دھونے پر وعید و عذاب کا بیان

فِيْـهِ أَيْـضاً دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الْمَاسِحَ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمَيْنِ غَيْرُ مُؤَدٍّ لِلْفَرْضِ ، لَا كَمَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ أَنَّ الْفَرْضَ مَسْحُ ظُهُوْرِهِمَا ، لَا غَسْلُ جَمِيْعِ الْقَدَمَيْنِ .

اس میں بھی دلیل ہے کہ قدموں کے بالائی حصے پر مسح کرنے والا فرض ادا نہیں کرتا، رافضیوں کے خیال کے برعکس جو یہ کہتے ہیں کہ پورے قدموں کو دھونا فرض نہیں ہے بلکہ ان کے اوپر والے حصے پر مسح کرنا فرض ہے۔

١٦٣ـ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ،

---

(١٦١) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكما لهما: ٢٤١ـ سنن النسائي: ١١١ـ سنن ابى داود: ٩٧ـ سنن ابن ماجه: ٤٥٠ـ وأحمد: ١٦٤/٢، ٢٠١.

(١٦٢) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكما لهما ٢٤٢ـ والترمزى: ٤١ـ وابن ماجه: ٤٥٣ـ وأحمد: ٢٨٢/٢، ٣٨٩ـ من طريق سهيل بن أبى صالح عن أبيه به.

حَدَّثَنِی اللَّیْثُ ، عَنْ حَیْوَةَ ۔ وَهُوَ ابْنُ شُرَیْحٍ ۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَیْدِیِّ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: وَیْلٌ لِّلْأَعْقَابِ وَبُطُوْنِ الْأَقْدَامِ مِنَ النَّارِ .

''حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا، آپ نے فرمایا: ''(خشک رہ جانے والی) ایڑیوں اور تلووں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ وضو میں پاؤں دھونا فرض ہے۔(فقط پاؤں کا مسح ناکافی ہے) اور جمہور علماء کا بھی یہی موقف ہے۔امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس مسئلہ کے بارے میں علماء کے کئی مذاہب ہے۔تمام فقہائے کرام اور مفتیان عظام کا موقف ہے کہ وضو میں دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا واجب ہیں اور ان کا مسح ناکافی ہے اور نہ ہی دھونے سمیت پاؤں کا مسح واجب ہے اور اس مجمع علیہ میں کسی کا خاص اختلاف بھی ثابت نہیں ہے۔حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں رقمطراز ہیں کہ علی، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم کے سوا کسی صحابی کا اس مسئلہ میں اختلاف نہیں، پھر ان صحابہ نے بھی اپنے موقف سے رجوع کر لیا تھا۔عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا قول ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ وضو میں دونوں پاؤں کو دھونا واجب ہے۔(نیل الاوطار: ۱/ ۱۸٤)

۲۔ وضو میں پاؤں کا کوئی حصہ خشک نہیں رہنا چاہیے، بلکہ پاؤں کے وہ حصے جہاں پانی پہنچانا مشکل ہو اور ان کے خشک رہنے کا خدشہ ہو انہیں خاص توجہ سے دھونا چاہیے کیونکہ پاؤں کا معمولی حصہ خشک رہنے سے وضو نہیں ہوتا۔

۱۲۷ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِیْلِ عَلٰی أَنَّ الْمَسْحَ عَلَی الْقَدَمَیْنِ غَیْرُ جَائِزٍ ، لَا كَمَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ وَالْخَوَارِجُ .

رافضیوں اور خارجیوں کے دعوے کے برعکس اس بات کی دلیل کا بیان کہ قدموں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے

١٦٤ ۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، نَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ ، أَخْبَرَنِی ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِی جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ الْأَزْدِیُّ ، حَدَّثَنِی قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ............

نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ ، قَدْ تَوَضَّأَ ، وَتَرَكَ عَلٰی ظَهْرِ قَدَمِهِ مِثْلَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ:

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص وضو کر کے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔اور اس نے اپنے قدم کے بالائی حصے پر ناخن کے برابر جگہ خشک چھوڑ

(١٦٣) (اسناده صحیح) صحیح الترغیب (١/ ٢٦٨) الروض النضیر: ١٣٠۔ صحیح الجامع الصغیر: ٧١٣٣۔ مسند احمد بن حنبل: ١٩١/٤۔ الطحاوی: ٥٠٨.

(١٦٤) اسناده صحیح: سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب تفریق الوضوء، رقم: ١٧٣۔ سنن ابن ماجه: ٦٦٥۔ مسند احمد: ١٤٦/٣.

اِرْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوْءَ كَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، نَا عَمِّىْ بِمِثْلِهِ .

دی تھی۔تو نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: ''واپس جاؤ اور اپنا وضو اچھی طرح کرو۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: ہمیں احمد بن عبدالرحمان بن وہب نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں، ہمیں میرے چچا نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

فوائد:...... یہ حدیث بھی دلیل ہے کہ وضو میں پاؤں دھونے فرض ہیں کیونکہ اگر ان کا مسح کافی ہوتا تو مذکورہ شخص کو دوبارہ وضو کرنے کا حکم چہ معنی دارد؟ لہٰذا وضو کرتے وقت پاؤں کا دھونا ضروری اور وضو کے درست ہونے کی شرط ہے۔

۱۲۸ ......بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَا أَمَرَ بِغَسْلِ الْقَدَمَيْنِ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ لَا بِمَسْحِهِمَا ، عَلٰى مَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ وَالْخَوَارِجُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ عزوجل نے اپنے فرمان ﴿ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ﴾ ''پاؤں ٹخنوں سمیت'' میں رافضیوں اور خارجیوں کے دعوے کے برعکس قدموں کو دھونے کا حکم دیا ہے مسح کرنے کا نہیں

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَةِ تَأْوِيْلِ الْمُطَّلَبِىْ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّ مَعْنَى الآيَةِ عَلَى التَّقْدِيْمِ وَالتَّأْخِيْرِ ، عَلٰى مَعْنٰى: اِغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ أَيْدِيَكُمْ وَ أَرْجُلَكُمْ وَامْسَحُوْا بِرُؤُوْسِكُمْ ، فَقَدَّمَ ذِكْرَ الْمَسْحِ عَلٰى ذِكْرِ الرِّجْلَيْنِ ، كَمَا قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ، وَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: وَ أَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ، قَالُوْا رَجَعَ الْأَمْرُ إِلَى الْغَسْلِ .

اور علامہ مطلبی رحمہ اللہ کی تفسیر کے صحیح ہونے کی دلیل کا بیان کہ آیت کے معنی تقدیم و تاخیر ہے یعنی اغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ وَامْسَحُوْا بِرُؤُوْسِكُمْ اپنے چہروں، اپنے ہاتھوں اور اپنے قدموں کو دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو۔ یعنی آیت میں مسح کا ذکر پاؤں کے ذکر سے پہلے کیا گیا ہے جیسا کہ حضرت ابن مسعود، ابن عباس اور عروہ بن زبیر نے فرمایا ہے کہ ﴿ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ﴾ ''اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت'' میں حکم دھونے کی طرف لوٹتا ہے۔''

١٦٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ ، نَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، نَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُوْ عَمَّارٍ ـ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ ، قَالَ...........

أَبُوْ أُمَامَةَ ، نَـا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ: فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فِي صِفَةِ إِسْلَامِهِ ، وَقَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِىْ عَنِ الْوُضُوْءِ

''حضرت ابو امامہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت عمرو بن عبسہ نے اپنے اسلام لانے کی کیفیت کے بارے میں طویل حدیث بیان کی، اور کہا کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے

(١٦٥)صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب اسلام عمرو بن عبسة، رقم الحديث: ٨٣٢ـ مسند احمد: ١١/٤، ١١٢ـ والحاكم: ١٦٣،٥،١ـ والترمذى: ٣٥٧٩ـ وأبو داؤد: ١٢٧٧.

فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَقَالَ: ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ، كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ ، إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا قَدَمَيْهِ مِنْ أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ مَعَ الْمَاءِ .

رسول ! مجھے وضو کے متعلق ارشاد فرمایئے۔ پھر طویل حدیث بیان کی ، اور کہا:''(آپ نے فرمایا) پھر (وضو کرنے والا) اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوتا ہے تو اس کے قدموں کے گناہ اس کی انگلیوں کے کناروں سے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔''

فوائد:......رسول اللہ ﷺ کا حکم الٰہی (وضو میں پاؤں دھوؤ) کی تعمیل میں پاؤں دھونا اس بات کی دلیل ہے کہ آیتِ وضو میں پاؤں دھونے کا حکم ہے، چنانچہ روافض وخوارج کا اس حکم میں تحریف کرنا اور اس سے یہ مفہوم کشید کرنا کہ آیت وضو میں پاؤں کا مسح کرنے کا حکم ہے، کتاب وسنت کے صریح خلاف ہے لہٰذا کتاب وسنت کی صریح نصوص کے سامنے عقل اور ذاتی اجتہاد نری جہالت ہے بلکہ کتاب وسنت کے صریح دلائل کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا اچھے مسلمان کی پہچان ہے۔

۱۲۹ ......بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الرِّجْلَيْنِ وَتَرْكِ غَسْلِهِمَا فِي الْوُضُوْءِ

وضو میں پاؤں پر مسح کرنے اور انہیں نہ دھونے پر وعید کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمَاسِحَ لِلْقَدَمَيْنِ التَّارِكَ لِغَسْلِهِمَا ، مُسْتَوْجِبٌ لِلْعِقَابِ بِالنَّارِ إِلَّا أَنْ يَعْفُوَ وَيَصْفَحَ ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عِقَابِهِ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ پاؤں کو دھونے کی بجائے ان کا مسح کرنے والا آگ کے عذاب کا مستحق ہے۔سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دے اور درگزر کرے، ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اس کی پناہ مانگتے ہیں۔

١٦٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْعَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: تَخَلَّفَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ ، فَأَدْرَكْنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةُ ـ صَلَاةُ الْعَصْرِ ـ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ أَرْجُلَنَا ، فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ مَرَّتَيْنِ

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے، پھر آپ ہمارے پاس پہنچے اور ہمیں عصر کی نماز نے جلدی میں ڈال دیا تھا اور ہم (جلدی جلدی) وضو کر رہے تھے۔ہم اپنے قدموں کا مسح کر رہے تھے تو آپ نے (یہ دیکھ کر کہ ہم پاؤں پوری

(١٦٦) صحيح البخاری، كتاب العلم، باب من رفع صوته بالعلم رقم الحديث: ٦٠، ٩٦ـ صحيح مسلم: ٢٤١ـ مسند احمد: ٢/٢١١، ٢٢٦ـ والنسائی فی الكبرىٰ: ٥٨٥٥، ٥٨٥٦.

أَوْثَـلاثـاً: وَيْـلٌ لِّلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَفَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ .

طرح دھونے کی بجائے ان کا مسح کر رہے ہیں) دو یا تین بار بآواز بلند فرمایا: ''(خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔'' یہ عفان بن مسلم کی حدیث ہے۔

فوائد:......مکرر ۱۶۱۔

۱۳۰ ......بَابُ غَسْلِ أَنَامِلِ الْقَدَمَيْنِ فِی الْوُضُوْءِ

وضو میں پاؤں کی انگلیاں دھونے کا بیان

وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ الْفَرْضَ غَسْلُهُمَا لا مَسْحُهُمَا .

اوراس میں دلیل ہے کہ دونوں پاؤں دھونا فرض ہے ان کا مسح کرنا نہیں۔

١٦٧ ـ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، نَا أَبُوْ عَامِرٍ ، نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ عَامِرٍ ـ وَهُوَ ابْنُ شَقِيْقِ بْنِ حَمْزَةَ الأَسَدِيُّ ـ عَنْ شَقِيْقٍ ـ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ.......... أَبُـوْ وَائِـلٍ ـ قَـالَ: رَأَيْـتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَتَـوَضَّـأُ ثَـلاثـاً ثَـلا ثاً ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْـهِ ظَـاهِـرَهُـمَـا وَبَـاطِنَهُمَا ، وَغَسَلَ قَـدَمَيْـهِ ثَـلا ثـاً ثَـلاثاً ، وَغَسَلَ أَنَامِلَهُ ، وَخَـلَّـلَ لِـحْيَتَـهُ ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ . وَقَالَ: رَأَيْـتُ رَسُـوْلَ اللّٰـهِ ﷺ يَـفْـعَـلُ كَالَّذِىْ رَأَيْتُمُوْنِیْ فَعَلْتُ .

''حضرت ابووائل شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو تین تین بار وضو کرتے ہوئے دیکھا، اور اپنے سر اور اپنے دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کیا، اور اپنے دونوں قدم تین تین بار دھوئے، اور اپنی انگلیاں دھوئیں، اپنی داڑھی کا خلال کیا، اور اپنا چہرہ دھویا، اور فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح (وضو) کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۱۶۱ کے ضمن میں ملاحظہ کریں۔

۱۳۱ ......بَابُ تَخْلِيْلِ أَصَابِعِ الْقَدَمَيْنِ فِی الْوُضُوْءِ

وضو میں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ ذَكَرْنَا خَبَرَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِی تَخْلِيْلِ أَصَابِعِ الْقَدَمَيْنِ ثَـلا ثًا .

امام ابوبکر فرماتے ہیں: ہم پاؤں کی انگلیوں کے تین بار خلال کے متعلق حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کر چکے ہیں۔

---

(١٦٧) انظر الحديث المتقدم: ١٥٠، ١٥١.

١٦٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ أَبُوْ الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ وَ إِسْحَاقُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَيَانِ الْمَدَائِنِيُّ وَ جَمَاعَةٌ غَيْرُهُمْ ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، حَدَّثَنِيْ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ............

لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ . قَالَ: أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، وَخَلِّلِ الْأَصَابِعَ ، وَبَالِغْ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِماً .

''حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی : اے اللہ کے رسول! مجھے وضو کے متعلق بیان فرمائیے۔ آپ نے فرمایا:''مکمل وضو کرو، انگلیوں کا خلال کرو، اور اگر تم روزے کی حالت میں نہ ہو تو ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ وضو میں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا واجب ہے۔

(عون المعبود: ١/ ١٤٦.)

١٣٢ ...... بَابُ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثاً ثَلَاثاً .

نبی اکرم ﷺ کے تین تین بار وضو کرنے کی کیفیت کا بیان

١٦٩ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فِي صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَا ثاً ثَلَا ثاً .

''امام ابوبکر فرماتے ہیں:''نبی اکرم ﷺ تین تین بار وضو کرنے کی کیفیت کے متعلق حضرت عثمان بن عفان اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی احادیث (ذکر ہو چکی) ہیں۔

١٣٣...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ .

دو دو بار وضو کرنا جائز ہے

١٧٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَبِيْرٍ الصَّوْرِيُّ ـ بِالْفُسْطَاطِ ـ نَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَان ، ثَنَا فُلَيْحٌ ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ـ وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ ـ نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا فُلَيْحٌ ـ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ ـ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ .

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو دو مرتبہ وضو کیا۔''

---

(١٦٨) (اسناده صحيح) صحيح ابى داود: ١٣٠ـ ارواء الغليل: ٩٠ـ سنن الترمذى، كتاب الصوم، باب ماجاء فى كراهية مبالغة الاستنثاق للصائم، رقم: ٧١٨ـ سنن النسائى: ٣٦ـ سنن ابى داود: ١٢٤.

(١٦٩) انظر الحديث المتقدم: ١٤٧.

(١٧٠) صحيح البخارى، كتاب الوضوء، باب الوضوء مرتين مرتين رقم: ١٥٨ـ سنن الدارمى: ٦٩١ـ وأحمد ٤/ ٤١.

۱۳۴......بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً

ایک ایک مرتبہ وضو کرنا جائز ہے

وَالـدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ غَاسِلَ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً مُؤَدٍّ لِفَرْضِ الْوُضُوْءِ . إِذْ غَاسَلُ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً وَاقِعٌ عَلَيْهِ اسْمُ غَاسِلٍ . وَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَ بِغَسْلِ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ بِلَا ذِكْرِ تَوْقِيْتٍ . وَفِى وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ مَـرَّةً مَرَّةً، وَمَـرَّتَيْـنِ مَـرَّتَيْـنِ، وَثَـلَا ثاً ثَـلَا ثًا وَغَسَلَ بَعْضَ الْأَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ شَـفْـعًـا، وَبَـعْـضَـهُ وِتْـراً، دَلَالَةٌ عَـلٰى أَنَّ هٰذَا كُلَّهُ مُبَاحٌ . وَ أَنَّ كُلَّ مَنْ فَعَلَ فِى الْوُضُوْءِ مَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ مُؤَدٍّ لِفَرْضِ الْوُضُوْءِ . لِأَنَّ هٰذَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ، لَا مِنِ اخْتِلَافِ الَّذِىْ بَعْضُهُ مُبَاحٌ وَبَعْضُهُ مَحْظُوْرٌ .

اور اس دلیل کا بیان کہ اعضائے وضوایک ایک بار دھونے والے پر بھی غاسل (دھونے والے) کا اطلاق ہوتا ہے۔اور اللہ تعالٰی نے مقدار کے تعین کے بغیر اعضائے وضو کو دھونے کا حکم دیا ہے۔اور نبی اکرم ﷺ کے ایک ایک، دو دو اور تین تین مرتبہ اعضائے وضو کو دھونے اور بعض کو جفت اور بعض کو طاق مرتبہ دھونے میں یہ دلیل ہے کہ (وضو میں) یہ سب طریقے جائز ہیں۔اور جو شخص نبی اکرم ﷺ کے مختلف اوقات میں وضو کے مختلف طریقوں میں سے کسی ایک طریقے پر عمل کر لے وہ فرض وضو کوادا کرنے والا ہوگا۔کیونکہ یہ (وضو کے) مباح (طریقوں) کا اختلاف ہے یہ ایسا اختلاف نہیں کہ جس میں بعض (طریقے) مباح ہوں اور بعض ممنوع اور ناجائز ہوں۔

۱۷۱۔أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ............

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے ایک ایک بار وضو کیا۔''

۱۳۵ ...... بَابُ إِبَاحَةِ غَسْلِ بَعْضِ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ شَفْعاً وَبَعْضِهِ وِتْراً .

بعض اعضائے وضو کو جفت اور بعض کو طاق مرتبہ دھونا جائز ہے

۱۷۲۔أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ............

---

(۱۷۱) صحيح البخاری، كتاب الوضوء باب الوضوء مرة مرة رقم: ۱۵۷۔ سنن الترمذی: رقم: ۴۲۔ سنن النسائی: ۸۰۔ سنن ابی داود: ۱۳۸۔ مسند احمد: ۱۹۶۸۔ سنن الدارمی: ۶۹۲۔ وابن ماجه: ۴۱۱.

(۱۷۲) (اسناده صحيح) صحيح ابی داود: ۱۰۹۔ صحيح سنن ترمذی: ۴۷۔ سنن الترمذی، كتاب الطهارة، باب ماجاء وفيمن يتوضأ بعض وضوءه مرتين وبعضه ثلاثا، رقم الحديث: ۴۷.

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثاً ، وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ، وَرِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ، وَأَرَاهُ قَالَ: وَ اسْتَنْثَرَ .

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا تو اپنا چہرہ مبارک تین بار دھویا، اور دونوں ہاتھ دو مرتبہ دھوئے اور دونوں پاؤں دو مرتبہ دھوئے، اور اپنے سر کا مسح کیا، میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا: اور ناک جھاڑی۔''

۱۷۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ............

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّهُ قَالَ: لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ ۔ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى ۔: هَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ . فَدَعَا بِوَضُوْءٍ ، فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَا ثاً ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَا ثاً ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ ، ثُمَّ رَدَّهُمَا ، حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ . قَالَ مَالِكٌ: هٰذَا أَعَمُّ الْمَسْحِ وَأَحَبُّهُ إِلَيَّ .

''حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے کہا، اور وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی اور عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں، کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا: ہاں (دکھا سکتا ہوں) لہٰذا انہوں نے (وضو کے لیے) پانی منگوایا، تو اپنے ہاتھوں پر پانی بہایا اور اپنے ہاتھ دو مرتبہ دھوئے، پھر تین بار کلی کی اور ناک جھاڑی، پھر اپنے چہرے کو تین بار دھویا، پھر اپنے بازو دو دو بار کہنیوں سمیت دھوئے، پھر اپنے سر کا مسح کیا تو اپنے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے لے کر آئے اور مسح کی ابتدا پیشانی سے کی، پھر انہیں اپنی گدی تک لے گئے، پھر انہیں اسی جگہ لوٹایا جہاں سے شروع کیا تھا، پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔''امام مالک فرماتے ہیں: ''یہ مکمل مسح ہے اور مجھے زیادہ پسند ہے۔''

فوائد :......۱۔نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: تمام اہل اسلام کا اجماع ہے کہ اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا فرض،

---

(۱۷۳) صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب مسح پر اس كله: ۱۸۵۔ صحيح مسلم: ۲۳۵۔ سنن النسائی: ۹۸۔ سنن ابی داود: ۱۱۸۔ سنن ابن ماجه: ٤٣٤۔ مسند احمد: ٤/٣٩،٤٢۔ موطا امام مالك: ٣١.

تین تین مرتبہ دھونا مسنون ہے۔ اور اعضائے وضو کو ایک ایک مرتبہ اور تین تین مرتبہ دھونے کے بارے اور بعض اعضاء کو تین بار، بعض کو دو مرتبہ اور بعض اعضائے وضو کو ایک مرتبہ دھونے کے بارے احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں، علماء بیان کرتے ہیں اس مسئلہ میں روایات کا اختلاف اس بات کی دلیل ہے کہ وضو کی مذکورہ تمام صورتیں جائز ہیں اور اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھونا اکمل وضو اور ایک ایک مرتبہ دھونا وضو کے لیے کافی ہے۔(نووی: ۳/۱۰۵)

۲۔ اکثر اہل علم کا قول ہے کہ وضو میں اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھونا وضو کی درستگی کے لیے کافی ہے اور تین تین مرتبہ دھونا افضل ہے۔(المغنی مع الشرح الکبیر: ۱/ ۱۵۹)

۳۔ بعض اعضائے وضو کو ایک مرتبہ اور بعض کو ایک سے زائد یعنی دو یا تین مرتبہ دھونا جائز ہے۔

(المغنی مع الشرح الکبیر: ۱/ ۱٦٠)

۱۳۶ ......بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي غَسْلِ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ

اعضائے وضو کو تین سے زیادہ مرتبہ دھونے پر وعید کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ فَاعِلَهُ مُسِيْءٌ ظَالِمٌ أَوْ مُتَعَدٍّ ظَالِمٌ

اور اس کی دلیل کہ ایسا کرنے والا غلط کار ظالم یا حد سے گزرنے والا ظالم ہے۔

١٧٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ..........

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ أَعْرَابِياً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوْءِ۔ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثاً ثَلَاثاً، فَقَالَ: مَنْ زَادَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ أَوِ اعْتَدٰى وَظَلَمَ .

''حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے آپ سے وضو کے متعلق دریافت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے تین تین بار وضو کیا، پھر فرمایا:'' جو (اس مقدار سے) زیادہ کرے تو اس نے برا کیا اور ظلم کیا یا اس نے زیادتی کی اور ظلم کیا۔

فوائد :......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ اعضائے وضو دھونے میں تین مرتبہ دھونے سے تجاوز طریقہ وضو پر ظلم وزیادتی ہے۔(جو سراسر ناجائز ہے۔)(نیل الاوطار: ۱/ ۱۸۹)

۲۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وضو میں اعضائے وضو دھونے میں تین کے عدد سے تجاوز کرنے والا

(١٧٤) اسناده حسن صحيح، سنن النسائی، كتاب الطهارة، باب الاعتداء فی الوضوء، رقم: ١٤٠۔ سنن ابی داود: ١٣٥۔ سنن ابن ماجه: ٢٢۔ واحمد: ٢/١٨٠.

گناہ گار ہوگا۔ اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ وضو میں شدت (تین کے عدد سے تجاوز) شیطانی فعل ہے۔ اور اگر یہ فعل باعث فضیلت ہوتا تو صحابہ کرام اس عمل کو ضرور ترجیح دیتے۔ (المغنی مع الشرح الکبیر: ١/ ١٦١)

١٣٧...... بَابُ الْأَمْرِ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ .

وضو مکمل کرنے کا حکم

١٧٥ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَالِمٍ أَبِيْ جَهْضَمٍ ، حَدَّثَنِيْ ....

عَبْـدُ الـلّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كُـنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَـا خَـصَّـنَـا رَسُوْلُ اللّٰـهِ ﷺ بِشَيْءٍ دُوْنَ الـنَّـاسِ إِلَّا ثَـلَاثَةُ أَشْيَـاءَ ـ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْـوُضُـوْءَ ، وَلَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ ، وَلَا نُنْزِي الْـحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا ابْنُ عُـلَيَّةَ ، أَخْبَـرَنَـا مُـوْسَـى بْنُ سَـالِمٍ عَنْ عَبْـدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ ابْـنُ عَبَّـاسٍ بِـمِثْـلِـهِ وَزَادَ ، قَالَ مُوْسٰى: فَـلَـقِيْـتُ عَبْـدَ اللّٰهِ بْنَ حَسَنٍ ، فَقُلْتُ: إِنَّ عَبْـدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ بِكَذَا وَكَذَا . فَـقَـالَ: إِنَّ الْـخَيْلَ كَانَتْ فِي بَنِيْ هَاشِمٍ قَلِيْلَةً فَأُحِبُّ أَنْ يُـكْثَرَ فِيْهِمْ .

’’حضرت عبداللہ بن عبید اللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین چیزوں کے سوا کسی چیز کے ساتھ لوگوں سے مخصوص نہیں کیا، آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم مکمل وضو کریں، صدقہ نہ کھائیں اور گدھے سے گھوڑے کی جفتی نہ کروائیں۔ موسیٰ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن حسن سے ملا تو کہا: مجھے عبداللہ بن عبید اللہ نے ایسے حدیث بیان کی ہے۔ تو انہوں نے کہا: بنو ہاشم میں گھوڑوں کی قلت تھی تو آپ نے پسند کیا کہ وہ زیادہ ہو جائیں۔ (اس لیے گدھے سے جفتی کرانے سے منع کر دیا۔)

١٧٦ـ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا ابْنُ أَبِيْ صَفْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ سَمَّاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ـ وَهُوَ............

(١٧٥) (اسنـاده صحيح) سنن النسائی، كتاب الطهارة، باب الامر باسباغ الوضوء: ١٤١ـ سنن الترمذی: ١٧٠١ـ سنن ابی داود: ٨٠٨ـ مسند احمد: ٢٤٩/١، ٢٢٥ـ والبيهقی فی الكبرىٰ: ١٣٠١٥.

(١٧٦) اسناده صحيح، الارواء: ٨٣٠٧ـ الصحيحة: ٢٣٢٦ـ وابن حبان: ١٠٥٣، ٥٠٢٥ـ وابن ابی شيبة: ٣٠٧/٤ـ والطبرانی فی الكبير: ٣٢١/٩ـ وفی الاوسط: ١٤٩/٢.

ابْـنُ مَسْـعُـوْدٍ ـ عَـنْ أَبِيْـهِ ، قَالَ: الصَّفْقَةُ بِـالـصَّفْقَتَيْنِ رِباً ، وَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ .

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سودے میں دوسودے کرنا سود ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مکمل وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔

فوائد:......مکمل اور اچھے طریقے سے وضو کرنا فرض ہے اور اسباغ الوضوء سے مراد وضو کے فرائض وسنن کو بخوبی سرانجام دینا ہے کہ کوئی عضو خشک نہ رہے کیونکہ کسی عضو کا خشک رہنا صحتِ وضو کے منافی ہے اور اس کے بارے سخت وعید ہے۔

۱۳۸ ......بَابُ ذِكْرُ تَكْفِيرِ الْخَطَايَا وَالزِّيَادَةِ فِي الْحَسَنَاتِ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ

تکلیف اور مشقت کے باوجود مکمل وضو کرنا گناہوں کی بخشش اور نیکیوں میں اضافے کا باعث ہے

۱۷۷ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنِي الضِّحَاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُوْ عَاصِمٍ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ سُفْيَانَ ، حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ............

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيْدُ بِهِ الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ سُفْيَانَ غَيْرُ أَبِيْ عَاصِمٍ . فَإِنْ كَانَ أَبُوْ عَاصِمٍ قَدْ حَفِظَهُ فَهٰذَا إِسْنَادٌ غَرِيْبٌ . وَهٰذَا خَبَرٌ طَوِيْلٌ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِي أَبْوَابِ ذَوَاتِ عَدَدٍ . وَالْمَشْهُوْرُ فِي هٰذَا الْمَتْنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ لَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کرتے ہیں اور نیکیوں میں اضافہ کرتے ہیں صحابہ نے عرض کی : کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول ! (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا: ''تکلیف اور مشقت کے باوجود پورا وضو کرنا، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔''امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''اس حدیث کو امام سفیان سے ابو عاصم کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا، اگرچہ ابوعاصم نے اس کو حفظ کیا ہے مگر یہ سند غریب ہے، اور یہ طویل روایت ہے جس کو میں نے متعدد ابواب میں بیان کیا ہے۔ اس متن (کی سند) میں مشہور اس طرح ہے: عبداللہ بن محمد عقیل، سعید بن میبّب سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری سے بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن ابی بکر سے بیان نہیں کرتے، امام صاحب

(۱۷۷) اسناده حسن صحيح، سنن ابن ماجه، ابواب الطهارة، باب ما جاء فى اسباغ الوضوء: ٤٢٧ـ مسند احمد من حديث زهير به: ١٦،٣/٣ـ صحيح الترغيب: ٤٥٢،١٩٣ـ والدارمى: ٦٩٨ـ والحاكم: ٢/١ـ١٩١ـ من طريق أبى موسىٰ۔

طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُوْسٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْـدَةَ ، قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: نَا ، وَقَالَ أَحْمَدُ: أَخْبَـرَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ .

فرماتے ہیں: ہمیں ابوموسیٰ اور احمد بن عبدہ نے روایت بیان کی تو ابوموسیٰ نے کہا: حدثنا ابو عامر، اور احمد نے کہا: اخبرنا ابو عامر، اور ابوعامر، زہیر بن محمد سے اور وہ عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت بیان کرتے ہیں۔

فوائد :......سخت سردی میں، پانی کی طلب میں مشقت اٹھانے اور زخموں پر وضو کا پانی پہنچنے کی وجہ سے تکلیف اٹھانے کی صورت میں اچھے طریقے سے وضو کرنا اور اعضائے وضو کو مکمل اور بہتر طریقے سے دھونا افضل عمل ہے۔ اور یہ عمل درجات کی بلندی اور گناہوں کو دھوڈالنے کا باعث ہے۔ لہٰذا وضو میں یہ چیز ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

۱۳۹ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّيَامُنِ فِي الْوُضُوْءِ ، أَمْرُ اسْتِحْبَابٍ لَا أَمْرُ إِيْجَابٍ.

وضو میں دائیں طرف سے (اعضائے وضو) دھونا مستحب ہے، واجب نہیں

١٧٨۔أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ عَلِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدِ الْحَرَّانِيُّ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، نَا زُهَيْرٌ ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ............

عَـنْ أَبِـيْ هُـرَيْـرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا لَبِسْتُـمْ ، وَ إِذَا تَـوَضَّـأْتُمْ فَابْدَؤُوْا بِأَيَامِنِكُمْ .

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم لباس پہنو اور جب تم وضو کرو تو اپنی دائیں طرف (کے اعضاء) سے شروع کرو۔“

۱۴۰...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْبَدْءِ بِالتَّيَامُنِ فِي الْوُضُوْءِ أَمْرُ اسْتِحْبَابٍ وَاخْتِيَارٍ، وَلَا أَمْرُ فَرْضٍ وَ إِيْجَابٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضو میں دائیں طرف سے شروع کرنے کا حکم استحبابی اور اختیاری ہے فرض یا وجوبی حکم نہیں ہے۔

١٧٩۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا خَالِدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ الْحَـارِثِ ۔ نَـا شُـعْبَةُ ، قَـالَ الْأَشْـعَـثُ ۔ وَهُـوَ ابْـنُ سُـلَيْـمٍ ۔ قَـالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ............

---

(١٧٨) (اسناده صحيح) صحيح الجامع الصغير: ٧٨٧۔ المشكاة: ٤٠١۔ سنن ابى داود، كتاب اللباس، باب فى الانتعال، رقم: ٤١٤١۔ مسند احمد: ٣٥٤/٢۔ والترمذى: ١٧٦٦۔ النسائى فى الكبرىٰ: ٩٠٤٩۔ وابن حبان: ١٠٩٠، ٥٤٢٢۔ والبيهقى فى الكبرىٰ: ٤٠٩.

(١٧٩) صحيح البخارى، كتاب الوضوء، باب التيمن فى الوضوء والغسل: ١٦٨، ٤٢٦۔ صحيح مسلم: ٢٦٨۔ سنن النسائى: ١١٢۔ سنن الترمذى: ٤٠٨۔ سنن ابى داود: ٤١٤٠۔ سنن ابن ماجه: ٤٠١۔ مسند احمد: ٩٤/٤، ١٣٠، ١٨٧، ٢٠٢، ٢١٥۔ من طريق شعبة عن الأشف عن أبيه عن مسروق، به؛

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ ، فِي طُهُوْرِهِ ، وَنَعْلِهِ وَتَرَجُّلِهِ . قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَمِعْتُ الْأَشْعَثَ بِوَاسِطٍ يَقُوْلُ: يُحِبُّ التَّيَامُنَ ذَكَرَ شَأْنَهُ كُلَّهُ . قَالَ ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ بِالْكُوْفَةِ يَقُوْلُ: يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسب طاقت، وضو کرنے ، جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں طرف (سے ابتدا کرنے) کو پسند فرماتے تھے۔ امام شعبہ کہتے ہیں : پھر میں نے اشعث کو واسط میں بیان کرتے ہوئے سنا:''آپ اپنے تمام کاموں میں دائیں جانب (سے ابتدا) کو پسند کرتے تھے۔'' پھر میں نے انہیں کوفہ میں کہتے ہوسنا:''آپ حسبِ طاقت دائیں طرف کو پسند کرتے تھے۔''

فوائد :......امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ شرع کا مستعمل قاعدہ ہے (کہ ہر اچھا کام) دائیں ہاتھ سے کرنا مستحب ہے۔ مثلاً شلوار قمیص پہننے، جوتا پہننے، مسجد میں داخل ہونے، مسواک کرنا، سرمہ لگانے، ناخن تراشنے، مونچھیں کاٹنے، کنگھی کرنے، زیر بغل بال اکھاڑنے، سر منڈوانے، نماز سے سلام پھیرنے، اعضائے وضو کو دھونے، بیت الخلا سے نکلنے، کھانے پینے، مصافحہ کرنے اور حجر اسود کا استلام کرنے کے وقت دائیں جانب کی تکریم کی وجہ سے مقدم رکھنا مستحب عمل ہے۔ ان کے متضاد افعال مثلاً بیت الخلاء میں داخل ہونے، مسجد سے نکلنے، ناک صاف کرنے، استنجا کرنے، کپڑے اتارنے اور جوتا اتارنے میں بائیں جانب مقدم رکھنا بہتر ہے۔ نیز تمام علماء کا اجماع ہے کہ وضو میں ہاتھ اور پاؤں دھوتے وقت دائیں ہاتھ اور دائیں پاؤں کو مقدم رکھنا مسنون ہے۔ اگر کوئی شخص اس سنت کی مخالفت کرے تو وہ فضیلت سے محروم رہے گا لیکن اس کا وضو صحیح ہوگا۔ یاد رکھیے! وضو میں بائیں جانب کی تقدیم اگرچہ جائز ہے، لیکن یہ مکروہ فعل ہے۔ (نووی: ۳/ ۱۵۹)

۱۴۱......بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ .

پگڑی پر مسح کرنے کی رخصت ہے

۱۸۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ ، وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، نَا الْأَعْمَشُ ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ..........

عَنْ بِلَالٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

''حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے

(۱۸۰) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب المسح على الناصية والعمامة: ٤٧٥۔ سنن الترمذي: ١٠١۔ سنن النسائي: ١٠٤۔ سنن ابن ماجه: ٥٦١۔ مسند احمد: ٦/ ١٢، ١٤.

يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ . وَفِي حَدِيْثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ .

رسول اللہ ﷺ کو موزوں اور پگڑی پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔''

۱۸۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ............

عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيّ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَعَلٰى عَمَامَتِهِ .

''حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں اور اپنی پگڑی پر مسح کیا۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ پگڑی پر مسح جائز ہے اور سر کے مسح کے قائم مقام ہے۔ شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: پگڑی پر مسح کے بارے اہل علم کا اختلاف ہے اور اوزاعی، احمد بن حنبل، اسحق بن راہویہ، ابوثور اور داؤد بن علی پگڑی پر مسح کے جواز کے قائل ہیں، اور شافعی کا قول ہے کہ اگر پگڑی پر مسح کے متعلق حدیث صحیح ہو تو میرا بھی یہی موقف ہے۔ ترمذی بیان کرتے ہیں کہ کئی اہل علم صحابہ مثلاً ابوبکر وعمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی پگڑی پر مسح کا جواز منقول ہے۔

۲۔ پگڑی پر مسح کے بارے ثابت احادیث کا ماحصل یہ ہے کہ فقط سر کا مسح، محض پگڑی کا مسح اور سر اور پگڑی کا مسح یہ تین صورتیں ثابت ہیں۔

❀❀❀❀

(۱۸۱) صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب المسح علی الخفین: ۲۰۴، ۲۰۵۔ سنن نسائی: ۱۱۹۔ وسنن ابن ماجه: ۵۶۲۔ مسند احمد: ۱۷۹/۴، ۲۸۸۔ والدارمی: ۷۱۰.

جَمَاعُ أَبْوَابِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ
موزوں پر مسح کرنے کے ابواب کا مجموعہ

۱۴۲ ......بَابُ ذِكْرِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ تَوْقِيْتٍ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيْمِ بِذِكْرِ أَخْبَارٍ مُجْمَلَةٍ غَيْرَ مُفَسَّرَةٍ
مجمل، غیر مفسر روایات کے ذریعے مسافر اور مقیم شخص کے لیے مدت کے تعین کے ذکر کے بغیر موزوں پر مسح کرنے کا بیان

١٨٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ............

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ: عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ آپ نے موزوں پر مسح کیا۔''

١٨٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبٍ............

عَنْ بِلَالٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ زَائِدَةُ .

''حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔''عبداللہ بن سعید کہتے ہیں کہ حدثنی زائدة (یعنی ان کی روایت میں عن کی بجائے سماعت کی تصریح بیان کی ہے۔)

١٨٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ عَمْرٍو عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

---

(١٨٢) صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب المسح على الخفين: ٢٠٢، سنن النسائی: ١٢١ـ وابن ماجه: ٥٤٦ـ واحمد: ١/١٥.

(١٨٣) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب المسح على الناصية والعمامة: ٤٧٥ـ مسند احمد: ٦/١٢، ١٤ـ الصحيحه: ٢٩٤٠.

سَوَاءِ بْنِ عَنْبَرِ السَّدُوْسِيُّ، نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عُرُوْبَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ تَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ؟ فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ سَعْدٌ لِعُمَرَ: اَفْتِ ابْنَ أَخِيْ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ. فَقَالَ عُمَرُ: كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا ﷺ نَمْسَحُ عَلٰى خِفَافِنَا، لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْساً. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَلَوْ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا جبکہ وہ موزوں پر مسح کر رہے تھے، تو (ابن عمر نے) کہا: آپ اس طرح عمل کرتے ہیں؟ پھر وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہو گئے، تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے بھتیجے کو موزوں پر مسح کے متعلق فتویٰ دیجیے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہوتے ہوئے اپنے موزوں پر مسح کیا کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کی: اگرچہ وہ بیت الخلاء سے (قضائے حاجت پوری کر کے) آئے پھر بھی موزوں پر مسح کر لے؟ (حضرت عمر نے) فرمایا: ہاں۔

فوائد:......۱۔ یہ احادیث موزوں پر مسح کی مشروعیت کی دلیل ہیں۔

۲۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: روافض وخوارج کے سوا تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ سفر وحضر میں ضرورت وبلا ضرورت موزوں پر مسح جائز ہے حتیٰ کہ گھر میں پابند عورت کے لیے بھی مسح جائز ہے، البتہ شیعہ اور خوارج موزوں پر مسح کے منکر ہیں اور لیکن ان کے اختلاف کی کوئی حیثیت نہیں اور امام مالک سے اس بارے کئی اقوال منقول ہیں اور ان کا مشہور موقف جمہور علماء کے موافق ہے اور موزوں پر مسح کے جواز کے متعلق بے شمار صحابہ کے اقوال منقول ہیں۔
حسن بصری کہتے ہیں مجھے ستر صحابہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ موزوں پر مسح کرتے تھے۔

(شرح النووی: ۱۶۳/۳)

۱۴۳...... بَابُ ذِكْرِ مَسْحِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي الْحَضَرِ.

حضر (قیام کی حالت) میں نبی اکرم ﷺ کا موزوں پر مسح کرنا

۱۸۵۔ أَخْبَرَنَا، أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، نَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

(۱۸۴) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب ماجاء في المسح على الخفين: ۵۴۶۔ وأحمد: ۳۵/۱.

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَبِلَالٌ الْأَسْوَاقَ ، فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجَا . قَالَ أُسَامَةُ: فَسَأَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ . قَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ . ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ . زَادَ يُوْنُسُ فِي حَدِيْثِهِ: ثُمَّ صَلّٰى . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: الْأَسْوَاقُ، حَائِطٌ بِالْمَدِيْنَةِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ يُوْنُسَ يَقُوْلُ: لَيْسَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَبَرٌ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي الْحَضَرِ غَيْرُ هٰذَا .

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور بلال رضی اللہ عنہ اسواق (باغ) میں داخل ہوئے تو آپ قضائے حاجت کے لیے گئے، کہتے ہیں: پھر دونوں باہر نکلے۔ اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے (اندر جا کر) کیا کیا؟ حضرت رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے گئے، پھر (واپس آ کر) وضو کیا تو اپنا چہرہ مبارک اور اپنے ہاتھ دھوئے، اور اپنے سر کا مسح کیا، اور موزوں پر مسح کیا۔'' یونس نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے: ''ثم صلی'' پھر آپ نے نماز پڑھی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''الاسواق'' مدینہ منورہ میں ایک باغ ہے۔ اور امام ابوبکر کہتے ہیں: میں نے یونس کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ سے حضر میں موزوں پر مسح کرنے کے متعلق اس کے علاوہ اور کوئی حدیث مروی نہیں ہے۔

۱۴۴ ......بَابُ ذِكْرِ مَسْحِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ نُزُوْلِ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ . ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ

سورہ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ کے موزوں پر مسح کرنے کا بیان، اس شخص کے دعوے کے برعکس جو کہتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سورہ مائدہ نازل ہونے سے پہلے موزوں پر مسح کیا تھا

١٨٦ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيعٌ ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ ، وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْمُعَاوِيَةَ ، نَا الْأَعْمَشُ ، وَحَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ ـ وَهُوَ الْأَعْمَشُ ـ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ............

---

(١٨٥) سنن النسائی: كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين: ١٢٠ ـ وفی الكبرىٰ: ١٢٦ ـ وابن حبان: ١٣٢٣، ٣٤٧/٨ ـ والبيهقی فی الكبرىٰ: ١٢١٨ ـ والطبرانی فی الاوسط.

(١٨٦) صحيح البخاری، كتاب الصلاة، باب الصلاة فی الخفاف: ٣٨٧ ـ صحيح مسلم: ٢٧٢ ـ سنن الترمذی: ٩٣ ـ وسنن نسائی: ٥٤٣ ـ وابن ماجه: ٥٤٣ ـ واحمد: ٣٥٨/٤، ٣٦١، ٣٦٤.

عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيْرًا ، بَالَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى . فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا . هٰذَا حَدِيْثُ الصَّنْعَانِيّ وَلَمْ يَقُلِ الْاٰخَرُوْنَ رَأَيْتُ جَرِيْرًا . وَفِي حَدِيْثِ أَبِي أُسَامَةَ ، قَالَ إِبْرَاهِيْمُ: وَكَانَ أَصْحَابُنَا يُعْجِبُهُمْ حَدِيْثُ جَرِيْرٍ لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ . وَفِي حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: كَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيْثُ جَرِيْرٍ ، إِسْلَامُهُ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ .

''حضرت ہمام بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ، انہوں نے پیشاب کیا ، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی، ان سے اس بارے میں پوچھا گیا(کہ آپ نے موزوں پر مسح کیوں کیا ہے) تو انہوں نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ یہ صنعانی کی روایت ہے۔ باقی راویوں نے رأیت جریراً، میں نے جریر کو دیکھا '' کے الفاظ بیان نہیں کیے ۔ابواسامہ کی روایت میں ہے، ابراہیم کہتے ہیں: ہمارے اصحاب کو حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی حدیث بڑی پسند تھی کیونکہ وہ سورہ مائدہ کے نزول کے بعد اسلام لائے تھے۔اور وکیع کی روایت میں ہے۔'' انہیں حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی حدیث بہت پسند تھی کیونکہ وہ سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام لائے تھے۔

١٨٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ الْبَجَلِيّ..........

عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ: أَنَّ جَرِيْرًا بَالَ وَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ، فَعَابُوْا عَلَيْهِ . فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقِيْلَ لَهُ: ذٰلِكَ قَبْلَ الْمَائِدَةِ . قَالَ: إِنَّمَا كَانَ إِسْلَامِي بَعْدَ الْمَائِدَةِ .

''حضرت ابوزرعہ بن عمرو بن جریر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا اور وضو کیا، اور اپنے موزوں پر مسح کیا، تو لوگوں نے ان پر عیب لگایا (یعنی ان کے مسح کرنے کو ناپسندیدہ اور نا کافی سمجھا) تو انہوں نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ان سے عرض کی گئی: (آپ ﷺ کا موزوں پر مسح کرنا) یہ تو سورہ مائدہ کے نزول سے پہلے تھا؟ انہوں نے فرمایا: بے شک میں سورہ مائدہ کے نزول کے بعد ہی اسلام لایا تھا۔''

(١٨٧) (اسناده صحيح) سنن ترمذی ٩٤ـ ارواء الغليل: ١/ ١٣٧ـ سنن الترمذی: كتاب الطهارة عن رسول ﷺ باب فی المسح على الخفين، رقم: ٩٤ـ سنن ابی داود: ١٥٤ـ والحاكم: ١٦٩/١ـ من حديث علی بن الحسين به۔ وصححه، ووافقه الذهبی، والبيهقی فی الكبریٰ: ١١٩٧.

١٨٨ ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَصْرِيُّ ، نَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ ، نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ............

عَنْ هَمَّامٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَسْلَمْتُ قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَرْبَعِيْنَ يَوْمًا .

''حضرت ہمام حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''میں نبی اکرم ﷺ کی وفات سے چالیس دن پہلے اسلام لایا۔''

فوائد :......بعض لوگ آیت وضو سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وضو میں پاؤں دھونا ضروری ہیں کیونکہ اس آیت میں پاؤں دھونے کا حکم ہے یا بقول شیعہ صرف پاؤں کے مسح کا جواز ہے اور وہ مسح پر جواز کی احادیث کو اس آیت کے نزول سے قبل کا واقعہ قرار دیتے ہوئے مسح پر جواز کو منسوخ قرار دیتے ہیں، لیکن یہ احادیث واضح نص ہیں کہ دعویٰ تنسیخ باطل ہے اور اس آیت کے نزول کے بعد بھی موزوں پر مسح کا جواز ثابت ہے کیونکہ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ''سورۂ مائدہ'' کے نزول کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے تھے اور ان کا موزوں پر مسح کے متعلق روایت کرنا کہ موزوں پر مسح جائز ہے اور یہ جواز منسوخ نہیں ہے بلکہ حدیث ۱۸۴ دلیل ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس سنت پر عمل پیرا تھے۔

۱۴۵...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْمُوْقَيْنِ .
موٹے موزوں پر مسح کرنے کی رخصت

١٨٩ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ الطَّاهِرِ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْمِصْرِيُّ ، نَا أَسَدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى ـ ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ..........

عَنْ بِلَالٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْمُوْقَيْنِ وَالْخِمَارِ .

''حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی اکرم ﷺ نے موٹے موزوں اور پگڑی پر مسح کیا۔''

فوائد :......الموق: پتلے موزوں کے اوپر پہنے جانے والے موٹے موزے ہیں۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ ہر قسم کے موزوں، پر خواہ وہ موٹے ہوں یا باریک، مسح جائز ہے۔

۱۴۶ ......بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْأَلْفَاظِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا
(مسح کے متعلق) گزشتہ مجمل الفاظ کی تفسیر کرنے والی حدیث کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الرُّخْصَةَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلَابِسِهَا عَلَى الطَّهَارَةِ ، دُوْنَ لَابِسِهَا مُحْدَثاً

---

(١٨٨) أخرجه ابن عبدالبرفی فی الاستعیاب : ١/٢٣٧.

(١٨٩) اسناده صحیح، مسند احمد بن حنبل: ٦/١٥ـ وابن أبي شيبة: ١/١٦٢.

غَيْرَ مُتَطَهِّرٍ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ موزوں پر مسح کرنے کی رخصت اس شخص کے لیے ہے جس نے انہیں وضو کر کے پہنا ہو، جس نے بغیر طہارت کے بلا وضو پہنے ہوں اس کے لیے نہیں

١٩٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ الْأَزْهَرِ ، حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ............

الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْكَ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، إِنِّيْ أَدْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ .

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ اپنے موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، کیونکہ میں نے انہیں دونوں پاؤں کی طہارت کی حالت میں پہنا ہے۔''

١٩١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَعْرُوْفٍ ، نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَكَرِيَّا وَ حُصَيْنٍ وَ يُوْنُسَ عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ............

الْمُغِيْرَةِ سَمِعَهُ مِنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؟ قَالَ: إِنِّيْ أَدْخَلْتُ رِجْلَيَّ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ .

''حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بلاشبہ میں نے دونوں پاؤں کو طہارت کی حالت میں (موزوں میں) داخل کیا ہے۔''

١٩٢۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا اَبُوبَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ ، قَالُوْا: نَا عَبْدُ الْوَهَابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ ، نَا الْمُهَاجِرُ۔ وَهُوَ ابْنُ مَخْلَدٍ............

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَ لَيْلَةً اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ ، اَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا .

''حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرہ اپنے والد محترم سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات کی رخصت دی ہے کہ جب وہ وضو کر کے موزے پہنے تو

(١٩٠) صحيح البخاري، كتاب الوضوء باب اذا ادخل رجليه وهما طاهرتان رقم: ٢٠٦،١٨٢۔ صحيح مسلم: ٢٧٤۔ وابو داؤد: ١٥١۔ وابن ماجه: ٥٤٥۔ وأحمد: ٢٥١/٤،٢٥٥۔ والدارمي: ٧١٣.

(١٩١) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب اذا ادخل رجليه وهما طاهر تان، رقم: ٢٠٦،١٨٢۔ صحيح مسلم: ٢٧٤.

(١٩٢) اسناده حسن، سنن ابن ماجه: باب ماجاء في التوقيت في المسح المقيم والمسافر: ٥٥٦۔ مسند احمد: ١٠٧١۔ وابن حبان: ١٣٢٤،١٣٢٨۔ والبيهقي في الكبرىٰ: ١٢٢٤۔ موارد الظمان: ١٨٤.

ان پر مسح کرلے۔''

فوائد :......موزوں پر مسح کی صحت کی شرط یہ ہے باوضو ہو کر وضو کی حالت میں موزے پہنے جائیں تو ان پر مسح جائز ہے، بے وضو موزے پہننے سے موزوں پر مسح درست نہیں اور ایسا شخص ہمیشہ بے وضو ہی رہے گا، شافعی، مالک، احمد اور اسحٰق بن راہویہ رحمہ اللہ کا یہی موقف ہے۔(نیل الاوطار: ۱/ ۱۹۹) اور یہی موقف درست ہے۔

۱۴۷ ......بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ لَابِسَ أَحَدِ الْخُفَّيْنِ قَبْلَ غَسْلِ كِلَا الرِّجْلَيْنِ ، إِذْ لَبِسَ الْخُفَّ الْآخَرَ بَعْدَ غَسْلِ الرِّجْلِ الْأُخْرٰى ، غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِذَا أَحْدَثَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دونوں پاؤں دھونے سے پہلے ایک موزہ پہننے والا شخص جب دوسرا موزہ پاؤں دھونے کے بعد پہنے تو وضو ٹوٹنے کے بعد اس کے لیے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے

إِذْ هُوَ لَابِسٌ أَحَدَ الْخُفَّيْنِ قَبْلَ كَمَالِ الطَّهَارَةِ . وَالنَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا رَخَّصَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِذَا لَبِسَهُمَا عَلٰى طَهَارَةٍ . وَمَنْ ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ صِفَتَهُ ، هُوَ لَابِسُ أَحَدِ الْخُفَّيْنِ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ ، إِذْ هُوَ غَاسِلُ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ لَا كِلَيْهِمَا عِنْدَ لُبْسِهِ أَحَدَ الْخُفَّيْنِ .

کیونکہ اس نے ایک موزہ طہارت مکمل ہونے سے پہلے پہنا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اس وقت موزوں پر مسح کرنے کی رخصت دی ہے جب اس نے انہیں طہارت کی حالت میں پہنا ہو، اس باب میں ہم نے جس شخص کی حالت بیان کی ہے وہ بغیر وضو (مکمل کیے) ایک موزہ پہننے والا شخص ہے کیونکہ اس نے ایک موزہ پہنتے وقت ایک پاؤں دھویا ہے دونوں پاؤں نہیں دھوئے۔

۱۹۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النُّجُوْدِ............

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالِ الْمُرَادِيَّ ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ ؟ قُلْتُ: جِئْتُ أَنْبِطُ الْعِلْمَ . قَالَ: فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ لِيَطْلُبَ الْعِلْمَ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا رِضَاءً ابِمَا

''حضرت زر بن حبیش رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو انہوں نے پوچھا: کیسے آئے ہو؟ میں نے عرض کی: علم حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص بھی حصول علم کے لیے اپنے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتے اس کی طلب وجستجو پر

(۱۹۳) (اسنادہ حسن) صحیح ابن ماجہ: ۴۷۸۔ صحیح سنن ترمذی: ۹۶۔ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبة والاستغفار وما ذکر من رحمة الله، رقم: ۳۵۳۵۔ سنن النسائی: ۱۵۸۔ مسند احمد: ۳/ ۲۳۹، ۲۴۰۔ من طریق معمر بن راخد.

يَصْنَعُ . قَالَ: قَدْ جِئْتُكَ أَسْأَلُكَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ . قَالَ: نَعَمْ ، كُنَّا فِي الْجَيْشِ الَّذِيْ بَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَنَا أَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِذَا نَحْنُ أَدْخَلْنَاهُمَا عَلٰى طُهُوْرٍ ، ثَلَاثاً ، إِذَا سَافَرْنَا ، وَلَيْلَةً إِذَا أَقَمْنَا . وَلَا نَخْلَعُهُمَا مِنْ غَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ ، وَلَا نَخْلَعُهُمَا ، إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ . وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ بِالْمَغْرِبِ بَاباً مَفْتُوْحاً لِلتَّوْبَةِ مَسِيْرَتُهُ سَبْعُوْنَ سَنَةً لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا نَحْوَهُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: ذَكَرْتُ لِلْمُزَنِيِّ خَبَرَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ، فَقَالَ: حَدَّثَ بِهٰذَا أَصْحَابُنَا ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّافِعِيِّ حُجَّةٌ أَقْوٰى مِنْ هٰذَا .

رضا مندی اور پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔'' میں نے عرض کی : میں آپ سے موزوں پر مسح کے متعلق پوچھنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: ہاں، ہم اس لشکر میں شامل تھے جسے رسول اللہ ﷺ نے (غزوے کے لیے) بھیجا تھا، آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنے موزوں پر مسح کر لیں، جبکہ انہیں طہارت کی حالت میں پہنا ہو، تین (دن رات) جب ہم سفر میں ہوں اور ایک رات (دن) جب ہم مقیم ہوں۔ اور ہم انہیں پیشاب پاخانے کی وجہ سے نہ اتاردیں، صرف (غسل) جنابت کی وجہ سے انہیں اتاریں، اور فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک مغرب کی جانب توبہ کے لیے ایک دروازہ کھلا ہوا ہے جس کی مسافت ستر سال ہے وہ (دروازہ) بند نہیں ہوگا، حتی کہ سورج مغرب کی جانب سے، دروازے کی جہت میں طلوع ہو جائے گا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: '' میں نے عبدالرزاق کی حدیث امام مزنی کو بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ''ہمارے اصحاب نے یہ حدیث روایت کی ہے کیونکہ امام شافعی رحمہ اللہ کی اس سے قوی دلیل اور کوئی نہیں ہے۔''

فوائد :......اگر انسان دوران وضو ایک پاؤں دھونے کے بعد موزہ پہن لے پھر دوسرا پاؤں دھوکر دوسرا موزہ پہن لے تو تکمیل وضو کے بعد بے وضو ہونے کی صورت میں ان موزوں پر مسح جائز ہے یا ناجائز، اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے چنانچہ نووی رحمہ اللہ اہل کوفہ، مزنی، مطرف اور ابن منذر رحمہم اللہ نے اس صورت میں موزوں پر مسح کو جائز قرار دیا ہے۔ ان علماء کا موقف ہے کہ جب انسان ایک پاؤں دھونے کے بعد موزہ پہن لے پھر دوسرا پاؤں دھونے کے بعد دوسرا موزوں پہن لے تو ان موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، کیونکہ ایسے شخص پر یہ بات صادق آتی ہے کہ اس نے وضو کی حالت (دونوں پاؤں کی طہارت کی صورت) میں موزے پہنے ہیں۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۱۹۹)

اور حدیث کا یہ بیان کہ میں نے پاؤں حالت طہارت میں موزوں میں داخل کیے تھے، اس موقف کی تائید کرتے

ہیں اور اس میں یہ بیان نہیں کہ صحت مسح کے لیے پاؤں دھونے کے بعد موزوں کا پہننا شرط ہے، بلکہ اس میں یہ وضاحت ہے کہ وضو کی حالت میں موزے پہننے سے موزوں پر مسح جائز ہے، کیفیت جو بھی ہو۔

۱۴۸ ...... بَابُ ذِكْرِ تَوْقِيتِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ وَالْمُسَافِرِ .

مقیم اور مسافر شخص کے لیے موزوں پر مسح کرنے کے وقت کے تعین کا بیان

١٩٤۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ السَّلَمِيُّ ، نَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكَتَّانِيُّ ، قَالَ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ أَبُو عُثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُونِيُّ ، أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْمُعَاوِيَةَ ، نَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ............

عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ . فَقَالَتْ: إِئْتِ عَلِيًّا ، فَاسْأَلْهُ ، فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّي . فَأَتٰى عَلِيًّا ، فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِذَاكَ ، يَمْسَحُ الْمُقِيْمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثاً .

''حضرت شریح بن ھانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں پوچھو کیونکہ وہ اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ وہ (حضرت شریح) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ مسح کرنے کا حکم دیا کرتے تھے کہ مقیم شخص ایک دن رات اور مسافر تین دن رات مسح کر لے۔''

۱۴۹ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرُ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَمْرُ إِبَاحَةٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم جواز کے لیے ہے

أَنَّ الْمَسْحَ يَقُوْمُ مَقَامَ غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ ، إِذَا كَانَ الْقَدَمُ بَادِياً غَيْرَ مُغْطِى بِالْخُفِّ ، وَإِنْ خَالَعَ الْخُفَّ وَإِنْ كَانَ لَبِسَهُ عَلٰى طَهَارَةٍ ، إِذَا غَسَلَ قَدَمَيْهِ كَانَ مُؤَدِّياً لِلْفَرْضِ ، غَيْرَ عَاصٍ ، إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ تَارِكاً لِلْمَسْحِ رَغْبَةً عَنْ سُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ

مسح دونوں قدم دھونے کے قائم مقام ہوگا جبکہ قدم کھلے ہوئے ہوں اور موزوں سے ڈھانپے ہوئے نہ ہوں، اور اگر وہ

(١٩٤) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب التوقيت فى المسح على الخفين: ٢٧٦۔ سنن النسائی: ١٢٩۔ سنن ابن ماجه: ٥٥٢۔ مسند احمد: ١/٩٦،١١٣،١٤٩،١٣٤،١٤٦۔ والدارمی: ٧١٤۔ من طريق الحكم بن عتبة.

موزہ اتار دے، اگر چہ اس نے طہارت کی حالت میں پہنا ہو، تو جب وہ دونوں پاؤں دھولے گا تو وہ فرض ادا کرے گا، وہ گنا گار نہیں ہو گا، سوائے اس کے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی سنت سے بے رغبتی کرتے ہوئے مسح نہ کرے (تو پھر گناہگار ہو گا۔)

١٩٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ أَبِيْ غُنَيَّةَ ، نَا أَبِيْ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمَرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ............

عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ ، وَيَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِلْحَاضِرِ ، يَعْنِي فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کرنے کی رخصت دی ہے، مسافر کے لیے تین دن (رات) اور مقیم کے لیے ایک دن رات۔

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ مسافر کے لیے موزوں پر مسح کی مدت تین دن تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔ (نیل الاوطار: ١/ ٢٠١) امام ترمذی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: صحابہ وتابعین میں سے اکثر اہل علم اور فقہاء میں سے سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق بن راہویہ کا مذہب ہے کہ مقیم ایک دن اور ایک رات اور مسافر تین دن اور تین رات مسح کرے گا۔ اور بعض اہل علم موزوں پر معینہ مدت کے قائل نہیں ہیں۔ لیکن مدت کے تعین کے بارے (جمہور علماء کا) موقف راجح ہے۔ (ترمذی: تحت حدیث ٩٦)

۱۵۰ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الرُّخْصَةَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الْحَدَثِ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ دُوْنَ الْجَنَابَةِ الَّتِيْ تُوْجِبُ الْغُسْلَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ موزوں پر مسح کرنے کی رخصت اس حدث سے ہے جو صرف وضو واجب کرتا ہے، جنابت کے حدث سے نہیں جو غسل واجب کرتا ہے

١٩٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ............

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، فَقَالَ: كُنَّا نَكُوْنُ مَعَ

''حضرت زر بن حبیش رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے موزوں پر مسح کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: ''ہم

(١٩٥) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب التوقيت فى المسح على الخفين: ٢٧٦۔ سنن النسائى: ١٢٨۔ سنن ابن ماجه: ٥٥٢۔ وابن حبان: ١٣٢٢۔ والبيهقى: ١٢٣١۔ من طريق الحكم.

(١٩٦) (اسناده حسن) صحيح سنن ترمذى: ٩٦۔ ابن ماجه: ٤٧٨۔ سنن الترمذى، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم: ٩٦۔ سنن النسائى: ١٢٧۔ سنن ابن ماجه: ٥٥٣۔ سبق: ١٧.

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَأَمَرَنَا أَنْ لَّا نُنْزِعَ خِفَافَنَا ثَـلَاثَةَ أَيَّامٍ- يَعْنِي فِي السَّفَرِ - إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ .

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے، تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سفر میں تین دن (رات) تک اپنے موزے نہ اتاریں مگر (غسل) جنابت کی وجہ سے (اتارنے ہوں گے) لیکن پاخانے، پیشاب اور نیند کی وجہ سے اتارنے کی ضرورت نہیں۔

۱۵۱ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَرْكِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ رَغْبَةً عَنِ السُّنَّةِ

سنتِ نبوی سے بے رغبتی کرتے ہوئے اسے ترک کرنے پر وعید کا بیان

۱۹۷ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، نَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - نَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ .

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ مجھ سے نہیں۔''

فوائد :......سنت سے بیزاری کی وجہ سے موزوں پر مسح کے جواز کو تسلیم نہ کرنا اور اس سنت پر ارادتاً عمل ترک کرنا جائز نہیں ہے اور ایسے لوگ حدیث میں مذکور وعید میں شامل ہیں لہٰذا اس انکار اور تعطیل عمل سے اجتناب بہتر ہے نیز اللہ تعالیٰ شریعت میں دی گئی رخصت اختیار کرنے کو پسند کرتے ہیں۔ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **ان اللـه یحب ان توتی رخصته کما یکره ان توتی معصیته.** ''بلا شبہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اس کی رخصتوں کو اختیار کیا جائے، جیسے وہ ناپسند کرتے ہیں کہ اس کی معصیت کا ارتکاب کیا جائے۔''

(صحیح ابن حبان: ۲۷۴۲، ۲۰۲۷، مسند احمد: ۲/ ۱۰۸، اسناده حسن)

۱۵۲...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنے کی رخصت

۱۹۸ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا بُنْدَارٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، نَا سُفْيَانُ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، قَالَا: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَّابِ ، نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ............

---

(۱۹۷) اسناده صحیح، مسند احمد بن حنبل: ۲/ ۱۵۸۔

عَـنِ الْـمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَـوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ . قَـالَ أَبُـوْ بَـكْـرٍ: لَيْسَ فِي خَبَرِ أَبِيْ عَاصِمٍ: وَالـنَّـعْـلَيْـنِ ، إِنَّـمَـا قَـالَ: مَسَحَ عَلَـى الْجَوْرَبَيْنِ . وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَـالَ ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ .

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پرمسح کیا۔''امام ابوبکر فرماتے ہیں:''ابو عاصم کی روایت میں "والنعلین" اور جوتوں پر'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ انہوں نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے جرابوں پرمسح کیا۔''ابو رافع کی روایت میں ہے:''رسول اللہ ﷺ نے پیشاب کیا تو وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پرمسح کیا۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ جرابوں پرمسح جائز ہے اوراس مسح میں وہ جرابیں خاص نہیں جن کے تلوے چمڑے کے ہوں، بلکہ اون کی جرابوں پر بھی مسح جائز ہے کیونکہ لغوی اعتبار سے یہ بھی جرابیں ہی ہیں اور جرابوں پرمسح کی صورت میں جرابوں کے اوپر جوتے پہنے ہوں تو جوتوں پرمسح کر کے جوتوں سمیت نماز پڑھنا بھی جائز ومباح ہے۔

۱۵۳ ......بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ مُجْمَلَةً

جوتوں پرمسح کرنے کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے مروی مجمل روایات کا بیان

غَلَطَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهَا بَعْضُ مَنْ أَجَازَ الْمَسْحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ الْوَاجِبُ مِنَ الْحَدَثِ

ان سے دلیل لینے میں ان علماء سے غلطی ہوئی ہے جنہوں نے حدث سے واجب ہونے والے وضو میں جوتوں پرمسح کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔

۱۹۹۔ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ سَعِيْدٍ ۔ هُوَ ابْنُ أَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيُّ ....

عَـنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قِيْلَ لِا بْنِ عُمَرَ: رَأَيْـنَاكَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ نَرَ أَحَداً يَفْعَلُهُ غَيْرَكَ . قَـالَ: وَمَـا هُوَ؟ قَالُوْا: رَأَيْنَاكَ تَلْبَسُ هٰذِهِ الـنِّـعَـالَ السِّبْتِيَّةَ . قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ الـلّٰهِ ﷺ يَـلْبَسُهَـا وَيَتَـوَضَّأُ فِيْهَا وَيَمْسَحُ

''حضرت عبید بن جریج رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی گئی: ہم نے آپ کو ایسا کام کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ کے علاوہ کسی اور کو کرتے ہوئے ہم نے نہیں دیکھا، انہوں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی:''ہم نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ یہ سبتی جوتے پہنتے

(۱۹۸) (اسناده صحيح) صحيح ابن ماجه: ٥٥٩ـ سنن الترمذی، كتاب الطهارة عن رسول الله، باب ماجاء في المسح على الجوربين والنعلين: ٩٩ـ سنن ابی داود: ١٥٩ـ والمحلى لابن حزم: ٨٧/٢ـ وموار الظمان: ١٧٦.

(۱۹۹) اسناده صحيح سنن النسائي، كتاب الطهارة، باب الوضوء في النعل رقم: ١١٧ـ صحيح بخاری، كتاب الوضوء، باب غسل الرجلين في النعلين ولا يمسح على لانعلين: ١٦٦ـ ابن حبان: ٣٧٥٥ـ ومسلم: ١١٨٧ـ وأحمد: ١١٠،٦٦،١٧/٢.

عَـلَيْهَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَحَدِيْثُ بْنِ عَبَّاسٍ وَ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

ہیں۔" انہوں نے فرمایا: "بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ جوتے پہنتے ہوئے ان میں وضو کرتے ہوئے اور اس پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس اور اوس بن اوس کی حدیث اسی باب سے ہے۔

فوائد:...... سبتی جوتے اس چمڑے سے تیار کیے جاتے ہیں کہ دباغت کے بعد جس کے بال اتر چکے ہوں ایسا جوتا بالوں وغیرہ سے بالکل صاف اور ملائم ہو جاتا ہے، یہ جوتا پہننا جائز ہے اور پاؤں دھونے کے بعد ایسے جوتوں میں داخل کرنا اور پھر ایسے جوتوں میں نماز پڑھنا جائز ہے، پاؤں دھونے کے بعد ایسے جوتے پر مسح جائز ہے لیکن صرف جوتے پہننے کی صورت میں پاؤں نہ دھونا اور صرف جوتے کا مسح کرنا جائز نہیں۔

۱۵۴...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى النَّعْلَيْنِ كَانَ فِي وُضُوْءٍ مُتَطَوِّعٍ بِهِ، لَا فِي وُضُوْءٍ وَاجِبٍ عَلَيْهِ مِنْ حَدَثٍ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا جوتوں پر مسح کرنا نفلی وضو میں تھا، اس وضو میں نہیں تھا جو آپ پر اس حدث کی وجہ سے واجب ہوتا جو وضو کو واجب کرتا ہے

۲۰۰۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّازُ ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي اللَّيْثِ ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ ....

عَـنْ عَبْـدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّهُ دَعَا بِكُوْزٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءً ا خَفِيْفًا ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى نَـعْـلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِلطَّاهِرِ مَا لَمْ يُحْدِثْ .

"حضرت عبد خیر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے پانی کا ڈونگا منگوایا پھر اس سے ہلکا سا وضو کیا، پھر اپنے جوتوں پر مسح کیا پھر فرمایا: " طاہر (باوضو) شخص کا جب تک وضو نہ ٹوٹے، اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کا وضو اسی طرح تھا۔"

۱۵۵ ...... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى الرِّجْلَيْنِ مُجْمَلَةً

دونوں پاؤں پر مسح کرنے کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے مروی مجمل روایات کا بیان

غَـلَـطَ فِـى الْإِحْتِـجَاجِ بِهَا بَعْضُ مَنْ لَمْ يَنْعَمِ الرِّوْيَةَ فِي الْأَخْبَارِ ، وَأَبَاحَ لِلْمُحْدِثِ الْمَسْحَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ

---

(۲۰۰) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۱/۱۱۶، ۱۲۰۔ والبیهقی فی الکبریٰ: ۲۳۴، ۳۶۰، ۳۶۱۔ من طریق الاسدی عن عبد خیر علی: بہ۔ اس کی اصل صحیح بخاری میں بھی موجود ہے۔ صحیح بخاری، کتاب الاشربة، رقم: ۵۶۱۶.

ان سے دلیل لینے میں ان علماء سے غلطی ہوئی ہے جو احادیث میں گہری نظر نہیں رکھتے اور انہوں نے محدث (جس کا وضو ٹوٹ گیا ہو) کے لیے دونوں پاؤں پرمسح کرنے کو جائز قرار دیا ہے

٢٠١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ زُهَيْرٍ عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْمِصْرِيُّ ، نَا الْمُقْرِئُ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ نَوْفَلٍ يَتِيْمُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ............

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ الْمَاءَ عَلٰى رِجْلَيْهِ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: خَبَرُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

''حضرت عباد بن تمیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ، وہ فرماتے ہیں:'' میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے اور اپنے دونوں پاؤں قدموں پر پانی سے مسح کرتے ہوئے دیکھا۔'' امام ابوبکر کہتے ہیں : حضرت نافع کی حضرت ابن عمر سے روایت اسی باب سے ہے۔''

١٥٦ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْقَدَمَيْنِ كَانَ وَهُوَ طَاهِرٌ، لَا مُحْدَثٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا دونوں قدموں پرمسح کرنا طہارت (باوضو ہونے) کی حالت میں تھا، بے وضو ہونے کی حالت میں نہ تھا

٢٠٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ ، كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ ، حَدَّثَنِيْ............

النَّزَالُ بْنُ سَبْرَةَ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ عَلِيٍّ الظُّهْرَ ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الرُّحْبَةِ ، قَالَ: فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ فَأَخَذَهُ فَمَضْمَضَ ، قَالَ مَنْصُوْرٌ: أَرَاهُ قَالَ: وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ ، وَذِرَاعَيْهِ ، وَرَأْسَهُ ، وَقَدَمَيْهِ ، ثُمَّ شَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ . ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاساً

''حضرت نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر ہم (مسجد کے) صحن کی طرف چلے گئے، کہتے ہیں کہ انہوں نے پانی کا برتن منگوایا، انہوں نے وہ پانی لیا اور کلی کی ،منصور کہتے ہیں: میرے خیال میں انہوں نے یہ کہا:''انہوں نے ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے ، دونوں بازوؤں، اپنے سر اور اپنے دونوں قدموں کا

(٢٠١) اسناده صحيح، مسند احمد بن حنبل: ٤/ ٤٠ـ والطبرانی فی الكبير: ٢/ ٦٠ـ وفي الأوسط: ١٣٢/٩. اس سند کے تمام راوی ثقات ہیں۔

(٢٠٢) صحيح البخاری، كتاب الاشربة باب الشرب قائما، رقم الحديث: ٥٦١٦،١٥ـ سنن النسائی: ١٣٠ـ مسند احمد: ١٢٣/١.

يَكْرَهُوْنَ أَنْ يَشْرَبُوْا وَهُمْ قِيَامٌ . إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ . وَقَالَ: هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ زَائِدَةَ .

مسح کیا، پھر اپنا باقی ماندہ پانی پی لیا جبکہ آپ کھڑے تھے، پھر فرمایا: کچھ لوگ کھڑے ہوکر پینے کو ناپسند کرتے ہیں، بے شک رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی کیا جیسے میں نے کیا ہے۔ اور فرمایا: یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضوٹوٹا نہ ہو۔'' یہ زائدہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

فوائد :...... جوتوں پر مسح کی مذکورہ کیفیت نفلی وضو کی صورت میں جائز ہے اور نفلی وضو کا طریقہ یہ ہے کہ انسان باوضو ہو اور وضو کی حالت میں دوسری نماز کا وقت ہو جائے تو اس کے لیے نیا وضو کرنا ضروری نہیں وہ اسی وضو سے نماز پڑھ سکتا۔ اس کے لیے نیا وضو کرنا بھی جائز ہے اور وہ نفلی وضو (یعنی تمام اعضائے وضو پر مسح بھی کرسکتا ہے اور اس نفلی وضو کے سوا کسی بھی صورت میں فقط جوتوں پر مسح ثابت نہیں ہے۔

۱۵۷ ......بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اسْتِعَانَةِ الْمُتَوَضِّئِ بِمَنْ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ لِيُطَهِّرَ، خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ يَتَوَهَّمُ مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ أَنَّ هٰذَا مِنَ الْكِبْرِ

وضو کرنے والا وضو (میں سہولت) کے لیے کسی پانی ڈالنے والے کی مدد لے سکتا ہے، صوفیوں کے مذہب کے برعکس جو اسے تکبر سمجھتے ہیں۔

۲۰۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ............

الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُوْلُ: سَكَبْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تَوَضَّأَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

حضرت عروہ بن مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد محترم کو فرماتے ہوئے سنا: '' رسول اللہ ﷺ نے جب غزوہ تبوک میں وضو کیا تو میں نے آپ (کے اعضائے وضو) پر پانی ڈالا تھا اور آپ نے موزوں پر مسح کیا۔''

فوائد :......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ کسی اور شخص سے وضو کرنے میں مدد لینا جائز ومباح فعل ہے اور اس میں تکبر ونخوت کا عمل دخل نہیں ہے۔

۲۔ موزوں پر مسح کرنا مسنون وجائز عمل ہے۔

(۲۰۳) صحيح البخاری، كتاب المغازی، باب نزول النبی الحجر، رقم: ٤٠٦٩ ـ صحيح مسلم: ٢٧٤، ٤٢١ ـ سنن النسائی: ٧٩ ـ سنن ابی داود: ١٤٩ ـ موطا امام مالك: ٦٤ ـ وابن حبان: ٢٢٢٤ ـ والطبرانی فی الكبير: ٣٧٦/٢٠ ـ والبيهقی فی الكبریٰ: ٥٠٩١.

١٥٨ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي وُضُوْءِ الْجَمَاعَةِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ .

ایک ہی برتن سے پوری جماعت وضو کر سکتی ہے

٢٠٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا أَبُوْ حَمْدِ الزُّبَيْرِيُّ ، نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: إِنَّكُمْ تَعُدُّوْنَ الْآيَاتِ عَذَاباً ، وَ إِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا بَرَكَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . قَدْ كُنَّا نَأْكُلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ . قَالَ: وَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ . حَتّٰى تَوَضَّأْنَا كُلُّنَا .

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : '' بے شک تم آیات (معجزات او رنشانیوں) کو عذاب شمار کرتے ہو، اور ہم انہیں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں برکت شمار کرتے تھے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے اور کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے۔فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے پاس پانی کا برتن لایا گیا، آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اس میں رکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹنے لگا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: '' مبارک پانی کی طرف آ ؤ اور برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔'' حتیٰ کہ ہم سب نے وضو کرلیا۔''

فوائد :......١۔اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے عظیم معجزے کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قلیل پانی میں ہاتھ ڈالا تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ پڑا۔ نیز آپ ﷺ کی موجودگی میں کھانے کی تسبیح وتحمید آپ کی رسالت کی حقانیت کی دلیل اور نبوت کی صداقت کا عظیم معجزہ تھا۔

٢۔ ایک برتن میں مردوں کی جماعت کا وضو کرنا جائز عمل ہے۔اس سے پانی کی طہارت کی صلاحیت میں کمی واقع نہیں ہوتی، ایسا پانی طاہر اور مطہر دونوں اوصاف کا حامل رہتا ہے۔

١٥٩ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي وُضُوْءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ .

ایک ہی برتن سے مرد وخواتین کے وضو کرنے کی رخصت

٢٠٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالُوْا: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، قَالَ زِيَادٌ وَ أَحْمَدُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ . وَقَالَ مُؤَمَّلٌ: عَنْ أَيُّوْبَ . وَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ

---

(٢٠٤) صحيح البخاری كتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، رقم: ٣٥٧٩ـ سنن النسائی: ٧٧ـ مسند احمد: ١/٣٩٦، ٤٠١، ٤٦٠ـ والدارمی: ٢٩، ٣٠ـ من طريق أبی احمد الزبيری عن اسرائيل ـ سنن الدارمی: ٢٩.

مُـوْسَـى ، نَـا عَبْـدُ الْـوَارِثِ عَنْ أَيُّوْبَ ، وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ ، كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ............

عَـنِ ابْـنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ يَتَـوَضَّـئُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنـاَءٍ وَاحِدٍ. مَعَانِيْ أَحَادِيْثِهِمْ سَوَاءٌ وَهٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ عُلَيَّةَ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مردوں اور عورتوں کو ایک ہی برتن سے وضو کرتے ہوئے دیکھا۔'' سب کی روایات کا معنی ایک ہے اور یہ ابن علیہ کی روایت ہے۔

فوائد:......مکرر ۱۲۰۔

❀❀❀❀

(٢٠٥) صحيح البخارى، كتاب الوضوء باب وضوء، الرجل مع امراته وفصل وضوء المرأة، رقم: ١٩٣۔ سنن النسائى: ٧١۔ سنن ابى داود: ٧٩۔ سنن ابن ماجه: ٣٨١۔ مسند احمد: ٤٢٥١۔ موطا امام مالك: ٤٠.

جَمَاعُ أَبْوَابِ فُضُوْلِ التَّطْهِيْرِ وَ الْإِسْتِحْبَابِ مِنْ غَيْرِ إِيْجَابٍ

غیر واجب، اضافی طہارت اور مستحب وضو کے متعلق ابواب کا مجموعہ

۱۶۰ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَإِنْ كَانَ الذِّكْرُ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ مُبَاحاً .

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے وضو کرنا مستحب ہے اگر چہ وہ ذکر بغیر وضو بھی جائز ہو

٢٠٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هُوَ ابْنُ أَبِى سَاسَانَ ـ........... عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذِ بْنِ عُمَرَ بْنِ جَدْعَانَ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى تَوَضَّأَ ، ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ: إِنِّىْ كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ إِلَّا عَلٰى طُهْرٍ ، أَوْ قَالَ: عَلٰى طَهَارَةٍ ، وَكَانَ الْحَسَنُ يَأْخُذُ بِهٖ .

''حضرت مہاجر بن قنفذ بن عمر بن جدعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ وضو کر رہے تھے، انہوں نے آپ کو سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا حتی کہ وضو کر لیا (اور سلام کا جواب دیا) پھر اس سے معذرت کی اور فرمایا: ''میں نے ناپسند کیا کہ میں بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں۔'' حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اس حدیث کے مطابق عمل کرتے تھے (یعنی سلام کا جواب باوضو حالت میں دیتے تھے۔

فوائد :......حدیث دلیل ہے کہ باوضو ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور سلام دعا کا جواب دینا افضل عمل ہے۔ لیکن یہ ممنوع فعل نہیں کیونکہ آئندہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ وضو اور غیر وضو کی صورت میں ذکر واذکار کا اہتمام کرنا جائز ہے۔

(٢٠٦) (اسناده صحيح) صحيح ابى داود: ١٣ـ الصحيحة: ٨٣٤ـ سنن ابى داود كتاب الطهارة، باب فى الرجل يرد امراد السلام وهو يبول: ١٧ـ مسند احمد: ١٨٢٥٩ـ وابن ماجه: ٣٥٠، نسائى: ٣٨ـ الترمذى: ٩٠ـ واحمد: ٣٤٥/٤.

۱۶۱ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ كَرَاهِيَّةَ النَّبِيِّ ﷺ لِذِكْرِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ كَانَتْ إِذَّالَذِكْرُ عَلٰى طَهَارَةٍ أَفْضَلُ ، لَا أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ. إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کو ناپسند کرنا اس لیے تھا کہ طہارت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا افضل ہے، اس لیے نہیں کہ بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے

۲۰۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ............

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِيْ كُرَيْبٍ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔'' یہ ابوکریب کی حدیث کے الفاظ ہیں۔''

فوائد:...... یہ حدیث اصل دلیل ہے کہ طہارت اور عدم طہارت کی حالت میں تسبیح وتحمید، تکبیر وتہلیل اور دیگر اذکار کا اہتمام بالاجماع جائز ہے، البتہ علماء کا جنبی اور حائضہ کے لیے قراءتِ قرآن کے جواز میں اختلاف ہے اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ جنبی اور حائضہ پر قرآن کی تلاوت کرنا حرام ہے اور مکمل آیت اور آیت بعض حصے کی تلاوت میں کوئی فرق نہیں، ان پر قرآن کی مطلق تلاوت حرام ہے۔ حتیٰ کہ اگر جنبی قرآن کی تلاوت کے ارادہ کے طور پر بسم اللہ اور الحمد للہ کہے تو یہ بھی حرام ہے لیکن اگر اس سے مقصود ذکر ہے تو یہ عمل جائز ہے۔ البتہ جنبی اور حائضہ کا قرآن کو دیکھنا اور دل سے قرآن کا پڑھنا جائز ہے اور غسل کے وقت بطور ذکر بسم اللہ پڑھنا مستحب عمل ہے۔

پیشاب، پاخانہ اور جماع کی حالت میں ذکر کرنا مکروہ فعل ہے۔ (نووی: ۴/ ۶۷)

۱۶۲ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَهُوَ أَفْضَلُ الذِّكْرِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ .

وضو کیے بغیر قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی رخصت ہے، حالانکہ قرآن مجید کی تلاوت افضل ترین ذکر ہے

۲۰۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ.........

(۲۰۷) صحيح مسلم: كتاب الحيض، باب ذكر الله تعالىٰ فى حال الجنابة وغيرها: ۳۷۳۔ سنن الترمذى: ۳۳۸۴۔ سنن ابى داود: ۱۸۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۲۔ مسند احمد: ۶/ ۷۰،۱۵۳،۲۷۸.

(۲۰۸) اسناده ضعيف، سنن ابى داود، كتاب الطهارة، باب فى الجنب يقرأ القرآن: ۲۲۹۔ مسند احمد: ۷۹۹۔ والنسائى: ۲۶۶۔ وابن ماجه: ۵۹۴۔ والترمذى: ۱۴۶۔ وابن حبان: ۱۹۲،۱۹۳۔ والحاكم: ۴/۱۰۷۔ ووافقه الذهبى۔ اس میں عبداللہ بن سلمہ راوی ہے۔ جس کے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کی حدیث کی موافقت نہیں ملتی۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَا وَرَجُلَانِ، رَجُلٌ مِنَّا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ، أَحْسِبُ فَبَعَثَهُمَا وَجْهاً، وَقَالَ: إِنَّكُمَا عِلْجَانٌ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَخْرَجَ ثُمَّ خَرَجَ، فَأَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَتَمَسَّحَ بِهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ قِرَاءَةً فَأَنْكَرْنَا ذٰلِكَ. فَقَالَ عَلِيٌّ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِي الْخَلَاءَ فَيَقْضِي الْحَاجَةَ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَأْكُلُ مَعَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ وَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَلَا يَحْجُبُهُ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ، لَيْسَ الْجَنَابَةَ. أَوْ إِلَّا الْجَنَابَةَ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. قَالَ شُعْبَةُ: هٰذَا ثُلُثُ رَأْسِ مَالِيْ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِي كِتَابِ الْبُيُوْعِ أَنَّ بَيْنَ الْمَكْرُوْهِ وَبَيْنَ الْمُحَرَّمِ فُرْقَاناً وَاسْتَدْلَلْتُ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَهُمَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثاً، وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ ثَلَاثاً. كَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنْعَ وَهَاتِ. فَفَرَّقَ بَيْنَ الْمَكْرُوْهِ وَبَيْنَ الْمُحَرَّمِ بِقَوْلِهِ فِي خَبَرِ

''حضرت عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن سلمہ کو سنا، انہوں نے فرمایا: میں اور دو دوسرے افراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، ایک آدمی ہم سے (یعنی ہمارے قبیلے کا فرد) اور ایک بنی اسد سے تھا۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے ان دونوں کو ایک سمت (علاقے کا عامل یا گورنر بنا کر) بھیجا اور فرمایا ''تم دونوں خوب صحت مند اور طاقتور ہو لہٰذا اپنے فرض کو خوب اچھی طرح انجام دینا۔ پھر آپ بیت الخلاء میں داخل ہوئے پھر (قضائے حاجت سے فارغ ہو کر باہر) نکلے، پھر ایک چلو پانی لیا اور (اپنے ہاتھوں کو) دھویا، پھر (ہمارے پاس) آئے، اور قرآن مجید کی کچھ تلاوت کی، تو ہم نے اسے ناپسند کیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہو کر قضائے حاجت کیا کرتے تھے، پھر باہر تشریف لاتے تو ہمارے ساتھ روٹی اور گوشت کھاتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور جنابت کے سوا کوئی چیز بھی آپ کو قرآن کی تلاوت سے نہیں روکتی تھی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ نے یہ حدیث امام شعبہ سے بھی روایت کی ہے۔ امام شعبہ فرماتے ہیں: یہ حدیث میرے اصل مال (یعنی علم) کا تہائی حصہ ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں کتاب البیوع میں بیان کر چکا ہوں کہ مکروہ اور حرام کے درمیان فرق ہے۔ میں نے ان دونوں میں فرق کے لیے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے دلیل لی ہے ''ان اللہ کرہ لکم ثلاثا وحرم علیکم ثلاثا ......'' اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو ناپسند کیا ہے اور تین چیزوں کو تم پر حرام قرار دیا ہے۔ تمہارے لیے قیل وقال (بے مقصد گفتگو)، کثرت سوال اور مال ضائع کرنے کو مکروہ اور ناپسند کیا ہے۔ ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ

الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ: كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ إِلَّا عَلٰى طُهْرٍ . قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ إِنَّمَا كَرِهَ ذٰلِكَ إِذِ الذِّكْرُ عَلٰى طُهْرٍ أَفْضَلُ ، لَا أَنَّ ذِكْرَ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ مُحَرَّمٌ . إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ ، وَالْقُرْاٰنُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ . وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ ، عَلٰى مَا رَوَيْنَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا . وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ كَرَاهَتُهُ لِذِكْرِ اللّٰهِ إِلَّا عَلٰى طُهْرٍ ، ذِكْرُ اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ فَرْضٌ عَلَى الْمَرْءِ دُوْنَ مَا هُوَ مُتَطَوَّعٌ بِهِ . فَإِذَا كَانَ ذِكْرُ اللّٰهِ فَرْضاً لَمْ يُؤَدِّ الْفَرْضَ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ حَتَّى يَتَطَهَّرَ ، ثُمَّ يُؤَدِّيْ ذٰلِكَ الْفَرْضَ عَلٰى طَهَارَةٍ . لِأَنَّ رَدَّ السَّلَامِ فَرْضٌ عِنْدَ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ فَلَمْ يَرُدَّ ﷺ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ حَتَّى تَطَهَّرَ ثُمَّ رَدَّ السَّلَامَ . فَأَمَّا مَا كَانَ الْمَرْءُ مُتَطَوِّعاً بِهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَلَوْ تَرَكَهُ فِي حَالَةٍ هُوَ فِيْهَا غَيْرُ طَاهِرٍ ، لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ إِعَادَتُهُ ، فَلَهُ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ مُتَطَوِّعاً بِالذِّكْرِ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُتَطَهِّرٍ .

درگور کرنے اور بخل ولالچ کوتم پر حرام قرار دیا ہے۔آپ نے مہاجر بن قنفذ کی حدیث میں اپنے اس فرمان سے مکروہ اور حرام میں فرق کیا ہے۔"کرهت ان اذکر الله علی طهر" میں نے بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کو ناپسند کیا۔" یہ ممکن ہے کہ آپ نے اسے اس لیے ناپسند کیا ہو کہ طہارت کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا افضل ہے، اس لیے نہیں کہ بغیر طہارت ذکر کرنا حرام ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ بغیر طہارت کے قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور قرآن مجید کی تلاوت افضل ترین ذکر ہے، اور نبی اکرم ﷺ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے، جیسا کہ ہمیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی گئی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بغیر وضو کے آپ کا ذکر کو مکروہ سمجھنا اس لیے ہو کہ اس ذکر سے مراد وہ ذکر ہو جو مسلمان پر نفل کی بجائے فرض ہوتا ہے۔ اور جو ذکر الٰہی فرض ہو وہ بغیر طہارت کے ادا نہیں ہوتا۔ بلکہ اسے طہارت حاصل کر کے ہی ادا کرنا چاہیے۔ کیونکہ اکثر علمائے کرام کے نزدیک سلام کا جواب دینا فرض ہے، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے بغیر طہارت کے سلام کا جواب نہیں دیا تھا حتیٰ کہ آپ نے طہارت حاصل کر کے سلام کا جواب دیا۔ لیکن اگر کوئی شخص نفلی ذکر کر رہا ہو اور ناپاکی کی حالت میں اسے ترک کر دیتا ہے تو اس پر اس ذکر کا اعادہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ لہٰذا اس کے لیے نفلی ذکر کرنا جائز ہے اگرچہ وہ پاک (باوضو) نہ ہو۔"

۱۶۳ ......بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لِلدُّعَاءِ وَمَسْأَلَةِ اللّٰهِ لِيَكُوْنَ الْمَرْءُ طَاهِراً عِنْدَ الدُّعَاءِ وَالْمَسْأَلَةِ .

دعا اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے لیے وضو کرنا مستحب ہے۔

تاکہ آدمی دعا اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے وقت پاک (باوضو) ہو

۲۰۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرُّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، نَا شُعَيْبٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ ۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْحَرَّةِ ، بِالسُّقْيَا الَّتِي كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِئْتُوْنِي بِوَضُوْءٍ ، فَلَمَّا تَوَضَّأَ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، ثُمَّ كَبَّرَ ، ثُمَّ قَالَ: أَبِي إِبْرَاهِيْمُ كَانَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ ، وَدَعَاكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُحَمَّدٌ ، عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ، أَدْعُوْكَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ أَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ مِثْلَ مَا بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ .

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے حتی کہ جب ہم سقیا مقام پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی پتھریلی سیاہ زمین پر پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے لیے (وضو کا) پانی لاؤ، پھر جب آپ نے وضو کرلیا تو قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے، پھر اللہ اکبر کہا، پھر کہا: ''(اے اللہ) میرے باپ ابراہیم تیرے بندے اور تیرے خلیل تھے اور انہوں نے تجھ سے اہل مکہ کے لیے دعا کی تھی، اور میں محمد تیرا بندہ اور رسول ہوں، میں تجھ سے اہل مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں کہ تو ان کے مد اور صاع میں اسی طرح برکت عطا فرما جس طرح تو نے اہل مکہ کو برکت عطا فرمائی تھی، برکت دو برکتوں کے ساتھ (عطا فرما)۔''

۲۱۰۔ وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ: عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ..........

أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى بِأَرْضِ سَعْدٍ، فَذَكَرَ الْقِصَّةَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَا: نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ . وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ .

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی زمین میں نماز ادا کی۔ پھر باقی قصہ بیان کیا۔''

فوائد:......دعا سے قبل باوضو ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجات پیش کرنا مستحب عمل ہے اور باوضو ہو کر دعا

---

(۲۰۹) اسناده صحيح، سنن الترمذي، كتاب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب ماجاء في فضل المدينة، رقم: ۳۹۱٤۔ والنسائي في الكبرى: ٤٢٥٦۔ وأحمد: ۱۱٥/۱۔ وصحيح الترغيب: ۱۲۰۱۔ ابن حبان: ۳۷۳۸.

(۲۱۰) اسناده صحيح، صحيح الترغيب: ۱۱۹۸۔ وأحمد: ۳۰۹/٥.

کرنے سے دعا کی قبولیت کے مواقع زیادہ ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں انسان اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے اور یہ نبوی طریقہ بھی ہے لہٰذا دعا کا مذکورہ طریقہ افضل اور مستحب ہے۔

۱۶۴ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ وُضُوْءِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ النَّوْمَ .

جنبی شخص جب سونے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے وضو کرنا مستحب ہے

۲۱۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُبْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ: أنه سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: يَنَامُ وَيَتَوَضَّأُ إِنْ شَاءَ .

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کیا ہم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: سوسکتا ہے، اور اگر چاہے تو وضو کرلے۔''

۲۱۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِهِ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، فَقَالَ:............

إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ ؟ قَالَ: إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں سو جائے؟ آپ نے فرمایا: جب وہ سونے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وضو کرلے۔''

۱۶۵...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوُضُوْءَ الَّذِىْ أُمِرَ بِهِ الْجُنُبُ لِلنَّوْمِ كَوُضُوْءِ الصَّلَاةِ ، إِذِ الْعَرَبُ قَدْ تُسَمِّى غَسْلَ الْيَدَيْنِ وُضُوْءًا ۔

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کو سونے کے لیے جس وضو کا حکم دیا گیا ہے وہ نماز کے وضو جیسا ہے کیونکہ عرب دونوں ہاتھ دھونے کو بھی وضو کہہ دیتے ہیں

۲۱۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ.............

---

(۲۱۱) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له وغسل الفرج،٣٠٦۔ مسند احمد : ١/٣٨،٢٤۔ والنسائی فی الکبریٰ: ٩٠٠٦۔ صحیح الموارد: ٢٣٢،١٩٥.

(۲۱۲) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له وغسل الفرج، رقم: ٣٠٦۔ صحیح البخاری: ٢٨٩۔ وابو داؤد: ٢٢١۔ مسند احمد: ١/٥٠۔ من طریق عبداللّٰه بن دینار.

(۲۱۳) صحیح البخاری: ٢٨٨۔ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له، رقم: ٣٠٥۔ سنن النسائی: ٢٥٥۔ سنن ابی داود: ٢٢٢۔ سنن ابن ماجه: ٥٨٤۔ مسند احمد: ٦/٣٦،١٠٢،١١٨۔ سنن الدارمی: ٧٥٠.

عَـنْ عَـائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ ، تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تو نماز جیسا وضو کر لیتے۔''

۱۲۶ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ غَسْلِ الذَّكَرِ مَعَ الْوُضُوْءِ إِذَا أَرَادَ الْجُنُبُ النَّوْمَ .

جب جنبی سونے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے وضو کے ساتھ شرم گاہ کو دھونا مستحب ہے

٢١٤ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَـكْـرٍ ، نَـا أَبُـوْ مُـوْسٰى ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ............

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُـمَـرَ يَـقُـوْلُ: سَأَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تُصِيْبُنِى الْجَنَابَةُ بِاللَّيْلِ ، فَمَا أَصْنَعُ ؟ قَالَ: اغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ ثُمَّ ارْقُدْ .

''حضرت عبداللہ بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا : '' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں رات کو جنبی ہو جاتا ہوں، تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اپنی شرم گاہ دھولو اور وضو کر لو پھر سو جاؤ۔''

۱۲۷ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ الْأَكْلَ .

جنبی شخص جب کچھ کھانا چاہے تو اس کے لیے وضو کرنا مستحب ہے

٢١٥ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ............

عَـنْ عَـائِشَةَ: أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّأْكُلَ أَوْ يَنَامَ ، وَهُوَ جُنُبٌ ، تَوَضَّأَ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ نبی اکرم ﷺ جنابت کی حالت میں کچھ کھانے یا سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے۔

(٢١٤) صحيح البخارى، كتاب الغسل، باب الجنب يتوضأ ثم ينام: ٢٩٠ـ صحيح مسلم: ٣٠٦ـ سنن النسائى: ٣٦٠ـ سنن ابى داود: ٢٢١ـ مسند احمد: ٢/٦٤ـ من طريق مالك عن عبدالله بن دينار ـ موطا امام مالك: ١١٨ .

فوائد :......۱۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جنبی کے لیے غسل سے قبل سونا، کھانا پینا اور جماع کرنا جائز ہے، یہ مجمع علیہ مسئلہ ہے۔ نیز علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ جنبی کا بدن و پسینہ طاہر ہیں اور ان تمام امور (سونے، کھانے پینے اور دوبارہ جماع کرنے) کے لیے جنبی کا شرمگاہ دھونا اور وضو کرنا مستحب عمل ہے، جماع سے قبل شرمگاہ دھونے کی خاص تاکید ہے۔ شافعیہ کا واضح موقف ہے کہ جنبی کا وضو سے قبل سونا، کھانا پینا اور دوبارہ جماع کرنا مکروہ ہے۔ اور شافعیہ کا اس مسئلہ میں اتفاق ہے کہ ان امور کے لیے وضو واجب نہیں ہے اور مالک اور جمہور علماء کا بھی یہی موقف ہے۔ (نووی: ۲۱۶/۳)

۲۔ جنبی کے لیے مستحب ہے کہ وہ کھانے پینے، سونے اور دوبارہ جماع کرنے سے قبل نماز والا وضوء کرے۔ اس سے مراد شرعی وضوء ہے لغوی وضو ہاتھ دھونا مقصود نہیں ہے۔

۱۲۸ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ عِنْدَ النَّوْمِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنِ الْمَرْءُ جُنُباً، لِيَكُوْنَ مَبِيْتُهُ عَلٰى طَهَارَةٍ.

سوتے وقت وضو کرنا مستحب ہے اگرچہ آدمی جنبی نہ ہو، تاکہ وہ طہارت (پاکیزگی) کی حالت میں رات گزارے

۲۱۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ............

الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ. وَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ: إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ مِنَ

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم (سونے کے لیے) اپنے بستر پر آنے لگو تو نماز کے وضو جیسا وضو کرلو، پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹو۔'' پھر بقیہ حدیث بیان کی۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''حدیث کے یہ الفاظ ''اِذَآ أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ'' اسی جنس

(۲۱۵) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له: ۳۰۵۔ سنن النسائی: ۲۵۵۔ سنن ابی داود: ۲۲۴،۲۸۔ سنن ابن ماجه: ۵۹۱۔ مسند احمد: ۱۷۱/٦۔ سنن الدارمی: ۱۹۳۸.

(۲۱٦) صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب فضل من بات علی الوضوء: ٦۳۱۱،۲۴۷۔ صحیح مسلم: ۲۷۱۰۔ سنن الترمذی: ۳۵۷۴۔ سنن ابی داود: ۵۰۴٦۔ مسند احمد: ۲۹۳،۲۹۲/۴۔ وابن حبان: ۵۵۳٦.

الْـجِـنْسِ الَّذِیْ نَقُوْلُ إِنَّ الْعَرَبَ تَقُوْلُ ، إِذَا فَـعَـلْـتَ كَـذَا ، تُـرِيْدُ إِذَا أَرَدْتَّ فِعْلَ ذٰلِكَ الشَّیْءِ ، كَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ ﴾ وَمَعْنَاهُ إِذَا أَرَدتُّمُ الْقِيَامَ إِلَى الصَّلَاةِ .

سے ہے جسے ہم بیان کرتے ہیں کہ عرب لوگ کہتے ہیں: "اذا فعلت كذا" جب تو اس طرح کرے' ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ جب تم اس کام کو کرنے کا ارادہ کرو' جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ﴾ ''اے مومنو! جب تم نماز کے لیے اٹھو' اور اس کا یہ معنی ہے کہ جب تم نماز کے لیے اٹھنے کا ارادہ کرو۔''

فوائد: ......اس حدیث میں تین سنن کا بیان ہے۔ جو واجب نہیں لیکن مستحب ہیں:

۱۔ نیند کے وقت وضو کا اہتمام، اگر اس وقت انسان باوضو ہو۔ تو یہی وضو کافی ہے نیا وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس سے مقصود طہارت کی حالت میں سونا ہے کہ کہیں رات کو موت واقع نہ ہو۔ اور اگر موت واقع ہو تو طہارت کی حالت میں ہو۔ اور اس کا فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے خواب سچے ہوں گے اور نیند میں شیطان اس سے کھیلنے سے باز رہے گا اور اسے خوف زدہ نہیں کرے گا۔

۲۔ دائیں پہلو پر سونا مستحب فعل ہے کیونکہ نبی ﷺ دائیں جانب کو پسند کرتے تھے اور دائیں کروٹ سونا جلد بیداری کا باعث ہے۔

۳۔ سوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں تا کہ ذکر الٰہی کی تمام اعمال پر مہر ثبت ہو جائے۔ (نووی: ۱۷/ ۳۱)

۱۶۹ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوُضُوْءَ الَّذِیْ أُمِرَ بِهِ الْجُنُبُ لِلْأَكْلِ كَوُضُوْءِ الصَّلَاةِ سَوَاءٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کو کچھ کھانے کے لیے جس وضو کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ نماز کے وضو جیسا وضو ہی ہے

۲۱۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبَّانَ الْوَرَّاقُ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُوَيْسٍ الْمَدَنِیُّ عَنْ شُرَحْبِيْلٍ ۔ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ ....

عَـنْ جَـابِـرِ بْـنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ عَنِ الْجُنُبِ هَلْ يَأْكُلُ أَوْ يَنَامُ ؟ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے جنبی شخص کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا وہ کچھ کھا سکتا ہے یا وہ سو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: '' (ہاں) جب وہ

(۲۱۷) اسناده ضعيف، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب في الجنب ياكل ويشرب: ۵۹۲۔ اس کی سند میں شرحبیل بن سعد مختلط راوی ہے جس کی وجہ سے سند ضعیف ہے۔

نماز کے وضو جیسا وضو کر لے۔''

۱۷۰......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْأَكْلِ أَمْرُ نَدَبٍ وَ إِرْشَادٍ وَفَضِيْلَةٍ وَ إِبَاحَةٍ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کے لیے کھانے کا ارادہ کرتے وقت وضو کرنے کا حکم ندب وارشاد اور فضیلت واباحت کے لیے ہے

۲۱۸ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى - يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ - عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ الْأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَـنْ عَـائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّطْعَمَ وَهُوَ جُنُبٌ ، غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ طَعِمَ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جنابت کی حالت میں کچھ کھانے کا ارادہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر کھا لیتے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ جنبی شخص غسل اور وضو کیے بغیر کھا پی سکتا ہے۔(عون المعبود ۱/ ۲۲٦)

جب کہ سابقہ احادیث کی رو سے جنبی کے لیے حالت جنابت میں وضو کرنے کے بعد کھانا پینا افضل ومستحب ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جنبی شخص کا غسل اور وضو کیے بغیر کھانا پینا کراہت کے ساتھ جائز ہے، لیکن کھانے پینے سے قبل باوضو ہونا افضل ہے۔

۱۷۱......بَـابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ جَمِيْعَ مَا ذَكَرْتُ مِنَ الْأَبْوَابِ مِنْ وُضُوْءِ الْإِسْتِحْبَابِ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ، أَنَّ الْأَمْرَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ أَمْرُ نَدَبٍ وَ إِرْشَادٍ وَفَضِيْلَةٍ، لَا أَمْرُ فَرْضٍ وَإِيْجَابٍ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مستحب وضو کے بارے میں وہ تمام ابواب جنہیں میں نے ذکر کیا ہے، ان سے وضو کا حکم ندب وارشاد اور فضیلت کے لیے ہے، فرض اور واجب نہیں ہے

* قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ .

امام ابوبکر کہتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک مجھے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا ہے کہ جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوں۔'' (یعنی اس کے علاوہ مذکورہ صورتوں میں وضو کرنا واجب نہیں ہے۔)

---

(۲۱۸) سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب في الجنب، يأكل ويشرب: ۵۹۱۔ اوراس کی اصل صحیح مسلم میں بھی ہے۔ صحيح مسلم: ۳۰۵۔ سنن النسائي: ۲۵٦۔ سنن ابي داود: ۲۲٤۔ مسند احمد: ۱/ ۱۹۲۔

* اسناده صحيح، سنن الدار قطني: ۱/ ۱۲۵۔ ومسند أحمد: ۱/ ۳۵۹،۲۸۲۔ والنسائي: ۱۳۲۔ والترمذي: ۱۸۲٤۔ مشكاة: ٤۲۰۹.

۱۷۲...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ عِنْدَ مُعَاوَدَةِ الْجِمَاعِ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ

دوبارہ جماع کرتے وقت وضو کرنا مستحب ہے، اس سلسلے میں مجمل غیر مفسر روایت کا بیان

۲۱۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ ، وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ ، أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ ، وَحَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ ، نَا خَالِدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ـ نَا شُعْبَةُ ، أَخْبَرَنِيْ عَاصِمٌ ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ ، يَحْكِيْ............

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ الْعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ . هٰذَا فِي حَدِيْثِ الصَّنْعَانِيِّ . وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ .

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے، (اس سے ہم بستری کرے) پھر دوبارہ ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کر لے۔'' یہ صنعانی کی حدیث ہے۔'' باقی راویوں نے ابومتوکل سے روایت کرتے وقت ''سمعت'' کی بجائے ''عن'' سے بیان کیا ہے۔

۱۷۳ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوُضُوْءَ لِلْمُعَاوَدَةِ لِلْجِمَاعِ كَوُضُوْءِ الصَّلَاةِ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دوبارہ جماع کرنے کے لیے وضو، نماز کے وضو جیسا وضو ہے

۲۲۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ............

نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ، قَالَ:إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ ـ يَعْنِي الَّذِيْ يُجَامِعُ ـ ثُمَّ يَعُوْدُ ، قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ .

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص دوبارہ (جماع کا) ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ نماز کے وضو جیسا وضو کر لے، پھر غسل کرنے سے پہلے دوبارہ جماع کر لے۔''

---

(۲۱۹) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب: ۳۰۸۔ سنن الترمذی: ۱۴۱۔ سنن النسائی: ۲۶۲۔ سنن ابی داود: ۲۲۰۔ سنن ابن ماجه: ۵۸۷۔ مسند احمد: ۳/۷،۲۱،۲۸.

(۲۲۰) صحيح مسلم، كتاب الحيض ۳۰۸۔ سنن ابی داود: ۲۲۰۔ سنن ابن ماجه: ۵۸۰۷۔ مسند احمد: ۳/۷،۲۱.

١٧٤ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْوُضُوْءِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْجِمَاعِ أَمْرُ نَدْبٍ وَإِرْشَادٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دوبارہ جماع کا ارادہ کرتے وقت وضو کرنے کا حکم ندب وارشاد کے لیے ہے

إِذِ الْمُتَوَضِّيُّ بَعْدَ الْجِمَاعِ يَكُوْنُ أَنْشَطُ لِلْعَوْدَةِ إِلَى الْجِمَاعِ ، لَا أَنَّ الْوُضُوْءَ بَيْنَ الْجِمَاعَيْنِ وَاجِبٌ وَلَا أَنَّ الْجِمَاعَ قَبْلَ الْوُضُوْءِ وَبَعْدَ الْجِمَاعِ الْأَوَّلِ مَحْظُوْرٌ .

کیونکہ جماع کرنے کے بعد وضو کرنے والا دوبارہ جماع کے لیے تازہ دم ہو جاتا ہے، اس لیے نہیں کہ دو مرتبہ جماع کے درمیان وضو کرنا واجب ہے اور نہ اس لیے کہ پہلے جماع کے بعد اور وضو کرنے سے پہلے (دوبارہ) جماع کرنا منع اور ناجائز ہے۔

٢٢١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ............

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمُ الْعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ ، فَإِنَّهُ أَنْشَطُ لَهُ فِي الْعُوْدِ .

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص دوبارہ جماع کا ارداہ کرے تو اسے چاہیے کہ وضو کر لے کیونکہ وہ اس کے لیے دوبارہ جماع کرنے میں چستی اور مستعدی کا باعث ہوگا۔''

فوائد :......١۔ بیوی سے دوبارہ مباشرت کرنے سے قبل شرعی وضو کرنا مستحب عمل ہے، جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔(عون المعبود: ١/ ٢٢٤)

٢۔ البتہ اگر وہ وضو ترک کر دے تو گناہ گار نہیں ہوگا کیونکہ فانه انشط للعود قرینہ صارفہ ہے، یہ امر کو استحباب میں تبدیل کرنے کا قرینہ ہے۔ البتہ دوبارہ مباشرت سے قبل وضو کرنا افضل ہے۔

٣۔ اس وضو کا فائدہ یہ ہے کہ انسان سستی اور کاہلی کا شکار نہیں ہوتا اور اس عمل سے بدن انسانی میں نشاط اور توانائی لوٹ آتی ہے۔

١٧٥ ......بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيْلِ وَالشَّهَادَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ بِالرِّسَالَةِ وَالْعُبُوْدِيَّةِ

لا الہ الا اللہ اور نبی اکرم ﷺ کی رسالت وعبدیت کی گواہی دینے کی فضیلت کا بیان

وَأَنْ لَا يُطْرٰى كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ ، إِذَا شَهِدَ لَهُ بِالْعُبُوْدِيَّةِ مَعَ الشَّهَادَةِ لَهُ بِالرِّسَالَةِ عِنْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوْءِ

اور یہ کہ وضو سے فارغ ہو کر نبی ﷺ کی عبدیت ورسالت کی گواہی دیتے ہوئے آپ کی شان میں غلو نہ کیا جائے جیسا

(٢٢١) اسناده صحيح، ابن حبان: ١٢١١ـ حاكم: ٥٤٢ـ والبيهقي في الكبرىٰ: ١٣٨٦٥.

کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی شان میں کیا ہے۔

۲۲۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ ، نَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ـ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ ـ نَا مُعَاوِيَةُ عَنْ رَبِيْعَةَ ـ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ ـ عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ قَالَ ، وَحَدَّثَهُ أَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ............

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْإِبْلِ فَرَوَحْتُهَا بِعَشِيّ فَأَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَائِماً يُحَدِّثُ النَّاسَ ، فَأَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ، ثُمَّ يَقُوْمُ ، فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ ، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ . قَالَ ، فَقُلْتُ: مَا أَجْوَدَ هٰذِهِ ! فَإِذَا قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ يَقُوْلُ: الَّذِي قَبْلَهَا أَجْوَدَ . فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ . قَالَ: إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ جِئْتَ اٰنِفاً . قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَبَلَغَ الْوُضُوْءَ ، ثُمَّ يَقُوْلُ أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ . هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، فِي عَقِبِ حَدِيْثِهِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَحَدَّثَنِي رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم پر اونٹوں کے چرانے کی ذمہ داری تھی (ایک دن جب میری باری آئی) تو میں انہیں چرا کر شام کے وقت واپس لایا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے پایا۔ میں نے آپ کا یہ فرمان پایا: ''جو مسلمان بھی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑے ہو کر دل اور چہرے کی توجہ اور خشوع سے دو رکعت نماز ادا کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔'' وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: کیا ہی عمدہ بشارت ہے! تو میرے سامنے ایک شخص تھا وہ کہنے لگا: ''اس سے پہلی بشارت اس سے بھی زیادہ عمدہ ہے۔'' میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ تم ابھی آئے ہو، آپ نے (یہ بھی) فرمایا ہے: ''تم میں جو شخص بھی مکمل وضو کرے پھر کہے: ''أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ '' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں'' تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔'' یہ

(۲۲۲) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء: ۲۳٤ ـ سنن ابی داود: ۱٦۹، ٦۰۹ ـ مسند احمد: ٤/۱٤٥، ۱٥۳ ـ من طريق معاويه.

أَبِـیْ إِدْرِيْـسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ .

عبدالرحمٰن بن مہدی کی حدیث ہے۔

۲۲۳۔ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، وَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْمِصْرِيُّ ، نَا أَسَدٌ ۔ يَعْنِی ابْنَ مَوْسٰی السُّنَّةُ ۔ قَالَ ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِیْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ أَبِیْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنُ عَامِرٍ ، وَ أَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنُ عَامِرٍ..........

عَـنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَـا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيَبْلُغُ الْوُضُوْءَ ، ثُـمَّ يَـقُـوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَاَنَّ مُـحَمَّداً عَبْدُا للّٰهِ وَرَسُوْلُهُ ، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ .

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی بھی پورا وضو کرے، پھر کہے: ((أَشْهَـدُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُا للّٰهِ وَرَسُوْلُهُ)) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں'' تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔''

فوائد:......۱۔ وضو کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ وضو سے فارغ ہونے کے بعد أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہے۔ اور یہ بھی مستحب ہے کہ وہ مذکورہ دعا کے ساتھ اس دعا کو بھی ملا لے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ اِلَيْكَ . نیز شافعیہ کہتے ہیں: غسل کرنے والے کے لیے بھی غسل سے فراغت کے بعد مذکورہ اذکار کا اہتمام مستحب عمل ہے۔ (نووی: ۳/ ۱۲۰)

۲۔ ان احادیث سے یہ استدلال درست ہے کہ فرض، مستحب اور مسنون وضو کے بعد مذکورہ ادعیہ کا اہتمام مستحب فعل ہے۔ البتہ ایسے اذکار سے اجتناب کرنا چاہیے جو خود ساختہ اور احادیث صحیحہ سے ثابت نہیں ہیں۔

❀❀❀❀

(۲۲۳) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء: ۲۳٤۔ ابن ماجه: ٤۷۰۔ صحيح الترغيب: ۲۱۹.

جَمَاعُ أَبْوَابِ غُسْلِ الْجَنَابَةِ
غسل جنابت کے متعلق ابواب کا مجموعہ

١٧٦......بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ فِي الْجِمَاعِ مِنْ غَيْرِ إِمْنَاءٍ قَدْ نُسِخَ بَعْضُ أَحْكَامِهَا
منی کے انزال کے بغیر جماع کرنے سے غسل نہ کرنے کی رخصت کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے مروی احادیث کا بیان، اس کے کچھ احکام منسوخ ہو چکے ہیں

٢٢٤- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْبَسْطَامِيُّ ، نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، قَالَ ، حَدَّثَنِي حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ ، حَدَّثَهُ أَنَّ............

يَزِيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَلَا يُنْزِلُ . قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ . ثُمَّ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . قَالَ: فَسَأَلْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَامِ وَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ . قَالَ أَبُوْسَلَمَةَ وَحَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

''حضرت یزید بن خالد جہنی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو جماع کرتا ہے تو منی کا انزال نہیں ہوتا (تو وہ کیا کرے؟) انہوں نے فرمایا: ''اس پر غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔'' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ حکم رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ وہ (حضرت یزید) کہتے ہیں: پھر میں نے حضرت علی بن ابی طالب، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے (یہی مسئلہ) پوچھا تو انہوں نے بھی اسی طرح جواب دیا۔''ابوسلمہ کہتے ہیں: مجھے حضرت عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابو ایوب

(٢٢٤) صحيح البخاري، كتاب الغسل، باب غسل ما يصيب من رطوبة فرج المرأة، رقم: ٢٩٢، ١٧٩- صحيح مسلم: ٣٤٧- مسند احمد: ٦٣/١، ٨٤.

انصاری رضی اللہ عنہ سے (یہ مسئلہ) پوچھا تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ایسا ہی جواب نقل کیا۔"

۱۷۷...... بَابُ ذِكْرِ نَسْخِ إِسْقَاطِ الْغُسْلِ فِي الْجِمَاعِ مِنْ غَيْرِ إِمْنَاءٍ .

انزال کے بغیر جماع کرنے سے غسل نہ کرنے کی رخصت کے منسوخ ہونے کا بیان

۲۲۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ ، فَقَالَ.........

سَهْلُ الْأَنْصَارِيُّ ۔ وَقَدْ كَانَ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ ، وَكَانَ فِي زَمَانِهِ خَمْسَ عَشَرَ سَنَةً ۔ حَدَّثَنِيْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِيْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ، رُخْصَةٌ رَخَّصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُسْلِ بَعْدَهَا . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ الْيَمَان الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: نَحْوَ حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: كَانَ الْفُتْيَا فِي الْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةٌ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، نَا

"حضرت سہل انصاری رضی اللہ عنہ جنہوں نے نبی اکرم ﷺ (کے زمانہ) کو پایا ہے اور آپ کے عہد مبارک میں وہ پندرہ برس کے تھے، کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: "وہ فتوی جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیا کرتے تھے کہ: پانی پانی سے ہے غسل منی نکلنے سے واجب ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ابتدائے اسلام میں اس کی رخصت دی تھی، پھر بعد میں آپ نے غسل کرنے کا حکم دے دیا تھا۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ اپنے استاد احمد بن منیع کی سند سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: "پانی پانی سے واجب ہوتا ہے" یہ فتوی اسلام کے شروع میں بطور رخصت تھا پھر اس سے منع کر دیا گیا۔ امام صاحب ایک اور سند ذکر کرتے ہیں۔

(۲۲۵) (اسناده صحيح) صحيح سنن ابى داود: ۲۰۹۔ سنن الترمذى، كتاب الطهارة، باب ماجاء ان الماء من الماء: ۱۱۰، ۱۱۱۔ سنن ابى داود: ۲۱۵۔ سنن ابن ماجه: ۶۰۹۔ مسند احمد: ۵/۱۱۵۔ سنن الدارمى: ۷۵۹۔ والبيهقى فى الكبرىٰ: ۷۵۰۔ وابن حبان: ۱۱۷۳.

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيّ:بِهٰذَا الْإِسْنَادِ . نَحْوَهُ. هٰكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ .

٢٢٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ، أَخْبَرَنِيْ............

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ: إِنَّمَا كَانَ قَوْلُ الْأَنْصَارِ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةٌ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ، ثُمَّ أُمِرْنَا بِالْغُسْلِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ـ أَعْنِيْ قَوْلَهُ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ ـ وَ أَهَابُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا وَهُمَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَوْ مِمَّنْ دُوْنَهُ لِأَنَّ ، ابْنَ وَهْبٍ رَوٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ أَرْضٰى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ حَدَّثَنِيْهَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، حَدَّثَنَا عَمِّيْ ، قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرٌو . وَهٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُسَمِّهِ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ يُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ أَبَا حَازِمٍ سَلَمَةَ بْنَ دِيْنَارٍ . لِأَنَّ مَيْسَرَةَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ وَقَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ جَعْفَرِ الْحَمَّالُ .

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار صحابہ کا یہ فتویٰ تھا کہ (غسل کا) پانی (منی کے) پانی سے واجب ہوتا ہے۔ یہ ابتدائے اسلام میں رخصت تھی پھر ہمیں غسل کرنے کا حکم دے دیا گیا۔''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: محمد بن جعفر نے اپنی روایت میں جو یہ کہا ہے کہ "اخبر نی سھل بـن سـعد" مجھے سہل بن سعد نے روایت بیان کی۔'' تو اس لفظ کے بارے میں میرے دل میں کھٹکا ہے، مجھے خدشہ ہے کہ یہ محمد بن جعفر یا ان سے نیچے کے کسی راوی کا وہم ہے (یعنی امام زہری یہ روایت براہ راست حضرت سہل سے بیان نہیں کرتے بلکہ ان کے درمیان ایک استاد کا واسطہ ہے) کیونکہ ابن وھب نے عمرو بن حارث سے اور انہوں نے امام زہری سے روایت کی تو انہوں نے کہا:"اخبـرنـی مـن ارضی عن سھل بن سعد عن ابی بن کعب" مجھے میرے پسندیدہ استاد نے حضرت سہل بن سعد سے اور انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔''امام صاحب کہتے ہیں: مجھے یہ روایت احمد بن عبدالرحمان بن وہب نے اپنے چچا سے اور انہوں نے عمرو سے بیان کی ہے۔ اور عمرو بن حارث نے اپنی سند میں شخص کا نام نہیں لیا (اور اسے پسندیدہ شخص قرار دیا ہے) ممکن ہے وہ ابو حازم سلمہ بن دینار

(٢٢٦) انظر السابق.

ہوں۔ کیونکہ میسرہ بن اسماعیل نے یہ حدیث غسان محمد بن مطرف سے اور انہوں نے ابوحازم سے اور انہوں نے سہل بن سعد سے اور انہوں نے مسلم بن حجاج سے بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: ہمیں ابوجعفر حمال نے بیان کیا ہے۔

۱۷۸ ...... بَابُ ذِكْرِ إِيْجَابِ الْغُسْلِ بِمَمَاسَةِ الْخَتَّانَيْنِ أَوِ الْتِقَائِهِمَا وَإِن لَّمْ يَكُنْ إِمنَاء.

شرم گاہوں کے باہم چھونے یا ملنے سے غسل واجب ہو جانے کا بیان، اگرچہ منی نہ نکلے

۲۲۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ ، نَا هِشَّامُ بْنُ حَسَّان ، نَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ............

عَنْ أَبِي مُوْسٰى الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّهُمْ كَانُوْا جُلُوْساً ، فَذَكَرُوْا مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ . فَقَالَ مَنْ حَضَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ: إِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ . وَقَالَ مَنْ حَضَرَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ: لَا حَتّٰى يَدْفُقَ . قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: أَنَا اٰتِيْكُمْ بِالْخَبَرِ . فَقَامَ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا . فَسَلَّمَ . ثُمَّ قَالَ: إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ شَيْءٍ وَأَنَا أَسْتَحْيِ مِنْهُ . فَقَالَتْ: لَا تَسْتَحْيِ أَنْ تَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ تَسْأَلُ عَنْهُ أُمَّكَ الَّتِيْ وَلَدَتْكَ ، فَإِنَّمَا أَنَا أُمُّكَ . قَالَ: قُلْتُ: مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ ؟ قَالَتْ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ .

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (صحابہ کرام) بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے غسل واجب کرنے والی چیز کا تذکرہ کیا۔ حاضرین میں سے ایک مہاجر صحابی نے فرمایا: ''جب ختنہ (شرم گاہ) ختنے سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔'' حاضرین میں سے ایک انصاری صحابی نے فرمایا: ''نہیں حتیٰ کہ وہ (منی) زور اور جوش سے نکل جائے۔'' (اس تذکرے کو سن کر) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اس کے متعلق خبر لا کر دیتا ہوں۔ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، انہیں سلام کیا، پھر عرض کی: میں آپ سے ایک چیز کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں مگر اس سے شرماتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''ایسا سوال پوچھتے ہوئے مت شرماؤ جسے تم اپنے جننے والی (حقیقی) ماں سے پوچھ سکتے ہو۔ بے شک میں بھی تمہاری ماں ہوں۔'' کہتے ہیں، میں نے عرض کی: غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم علم والے (باخبر اور مسئلے سے واقف) کے پاس آئے ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب (مرد) عورت کے چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھ گیا اور ختنہ ختنے سے مل گیا تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔''

(۲۲۷) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب نسخ الماء من الماء و وجوب الغسل بالتقاء الختانین: ۳۴۹۔ سنن ابن ماجه: ۶۰۸۔ مسند احمد: موطا امام: ۱۰۲۔ والترمذی: ۱۰۸، ۱۰۹۔

فوائد :......١۔شروع اسلام میں غسل جنابت کی فرضیت کے لیےخروج منی شرط تھا۔یعنی جب تک انزال نہ ہوتا غسل جنابت فرض نہ ہوتا اور انزال منی کے بعد غسل فرض ہو جاتا تھا۔ پھر اس رخصت کوختم کر دیا گیا اور یہ عمل منسوخ ہوگیا، لہٰذا فقط شرمگاہوں کے ملاپ ہی سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔خواہ منی کا خروج ہو یا نہ ہو۔

٢۔ علماء بیان کرتے ہیں اب اس حدیث، شرمگاہوں کے ملاپ سے غسل واجب ہو جاتا ہے، پر عمل ہے اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ حدیث پانی پانی سے ہے، منسوخ ہو چکی ہے اور وہ نسخ سے مراد یہ لیتے ہیں کہ بلا انزال جماع سے غسل ساقط تھا پھر واجب ٹھہرا۔(نووی: ٤/ ٣٥)

٣۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جماع کی صورت میں غسل کا واجب ہونا خروج منی پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ حشفہ کے دخول سے مرد وعورت دونوں پر غسل واجب ہو جاتا ہے، اس وقت اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے البتہ صحابہ اور تابعین میں اس مسئلہ میں اختلاف تھا پھر اس مسئلہ پر علماء کا اجماع منعقد ہوا ہے۔(نووی: ٤/ ٣٩)

٤۔ شوکانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: جماع کی صورت میں غسل کا واجب ہونا انزال منی پر موقوف نہیں بلکہ فقط شرمگاہ میں حشفہ داخل ہونے یا شرمگاہوں کے ملاپ ہی سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔خلفائے راشدین، عشرہ مبشرہ جمیع، فقہاء اور جمہور صحابہ وتابعین اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔(نیل الاوطار: ١/ ٢٣٨)

١٧٩ ......بَابُ إِيْجَابِ إِحْدَاثِ النِّيَّةِ لِلْاِغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ .

غسل جنابت کے لیے نیت کرنا ضروری ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْجُنُبَ إِذَا دَخَلَ نَهَرًا نَاوِياً لِلسَّبَاحَةِ ، فَمَاسَ الْمَاءُ جَمِيْعَ بَدَنِهِ وَلَمْ يَنْوِ غُسْلًا وَلَا أَرَادَهُ أَدَاءَ فَرَضِ الْغُسْلِ ، وَلَا تَقَرُّبًا إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، أَوْ صُبَّ عَلَيْهِ مَاءٌ ، وَهُوَ مُكْرَهٌ ، فَمَاسَ الْمَاءُ جَمِيْعَ جَسَدِهِ ، أَنَّ فَرْضَ الْغُسْلِ سَاقِطٌ عَنْهُ

اور ان علماء کے دعویٰ کے برعکس دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ جنبی شخص جب تیرا کی کی نیت سے نہر میں داخل ہو گیا، اور پانی اس کے سارے بدن کو لگ گیا حالانکہ غسل فرض ہونے کے بعد اس نے غسل کی نیت کی نہ اس کا ارادہ کیا اور نہ اللہ تعالیٰ کے تقرب کا حصول اس کا مقصد تھا، یا اس پر زبردستی پانی ڈال دیا گیا جسے وہ ناپسند کرے جو اس کے سارے جسم کو لگ گیا تو غسل کی فرضیت اس سے ساقط ہو جائے گی۔

٢٢٨۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: الْأَعْمَالُ

''امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کر چکا ہوں کہ آپ نے فرمایا:

(٢٢٨) صحيح البخاري، كتاب بدء الوحي، باب بدء الوحي، رقم: ١ـ صحيح مسلم: ١٩٠٧ـ سنن الترمذي: ١٦٤٧ـ سنن النسائي: ٧٥ـ سنن ابي داود: ١٨٨٢ـ سن ابن ماجه: ٤٢٢٧ـ مسند احمد: ٦٣،٢٥/١.

بِالنِّيَّةِ وَ إِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰى .

''اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، اور آدمی کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔''

فوائد:......مکرر ۱۴۲۔

۱۸۰ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ جِمَاعَ نِسْوَةٍ لَا يُوْجِبُ أَكْثَرَ مِنْ غُسْلٍ وَاحِدٍ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کئی عورتوں سے جماع کرنے سے ایک ہی غسل واجب ہوتا ہے

۲۲۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ ، أَخْبَرَنَا يَحْيٰى ، نَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ............

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِيْ غُسْلٍ وَاحِدٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرٌ غَرِيْبٌ . وَالْمَشْهُوْرُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی عورتوں سے ایک ہی غسل کے ساتھ شب باشی کیا کرتے تھے۔'' امام ابوبکر کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ مشہور سند میں معمر قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۳۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الرِّبَاطِيُّ ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ............

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَطِيْفُ عَلٰى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ . غَيْرَ أَنَّ الرِّبَاطِيَّ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ: يَطُوْفُ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی (سب) عورتوں سے ایک غسل سے شب باشی کیا کرتے تھے'' (امام صاحب کہتے ہیں) رباطی (راوی) نے عن معمر کہا اور ''یطیف'' کی بجائے ''یطوف'' کہا ہے (معنی ایک ہی ہے)۔''

۲۳۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْجَوَّازُ الْمَكِّيُّ ، نَا مُعَاذٌ ۔ يَعْنِى ابْنَ هِشَّامٍ ۔ حَدَّثَنِىْ أَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ............

---

(۲۲۹) صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب من طاف علی نساء ہ فی غسل واحد ۵۲۱۵،۲۶۸۔ صحیح مسلم: ۳۳۹۔ سنن ترمذی: ۱۳۰۔ سنن النسائی: ۲۶۳۔ سنن ابی داود: ۲۱۸۔ مسند احمد: ۱۱۵۰۸۔ سنن ابن ماجہ: ۵۸۸.

(۲۳۰) (اسنادہ صحیح) ابی داود: ۲۱۲۔ الروض النقصیر: ۸۸۔ مسند احمد: ۱۸۵،۱۶۱/۳۔ من طریق معمر۔ **اور اس کی اصل** صحیح مسلم کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب، رقم: ۳۰۹۔ **میں ہے۔**

(۲۳۱) صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب اذا جامع ثم عاد ومن دار علی نسائہ فی غسل واحد، رقم: ۲۶۸۔ **اس میں** غسل واحد کے **الفاظ نہیں ہیں۔** مسند احمد: ۲۹۱/۳.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ، وَهُنَّ إِحْدٰى عَشْرَةَ . قَالَ فَقُلْتُ لِأَنَسٍ: وَهَلْ كَانَ يُطِيْقُ ذٰلِكَ ؟ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات اور دن کے وقت میں، ایک ہی غسل کے ساتھ اپنی تمام بیویوں کے پاس چکر لگا لیا کرتے تھے اور وہ گیارہ تھیں۔ (قتادہ) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ اس کی طاقت رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم (آپس میں) گفتگو کیا کرتے تھے کہ آپ کو تیس مردوں کی طاقت دی گئی ہے۔''

فوائد:......

۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ ایک رات میں ایک بیوی سے بار بار جماع کرنے یا کئی بیویوں سے کئی بار مباشرت کرنے سے ایک ہی غسل واجب ہوتا ہے، ہر جماع کے بعد غسل کرنا واجب نہیں۔

۲۔ نبی ﷺ پر بیویوں میں تقسیم واجب نہیں تھی اگر تقسیم واجب ہوتی تو ایک بیوی کی باری کی رات آپ کا کسی اور بیوی سے ملاپ درست نہ ہوتا۔

۳۔ نبی ﷺ جسمانی لحاظ سے اکمل تھے، چار سے زائد شادیاں کرنا نبی ﷺ کا خاصہ تھا۔ آپ کے علاوہ کسی کو بھی چار سے زائد شادیاں کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

۱۸۱ ...... بَابُ صِفَةِ مَاءِ الرَّجُلِ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْغُسْلَ، وَصِفَةِ مَاءِ الْمَرْأَةِ الَّذِيْ يُوْجِبُ عَلَيْهَا الْغُسْلُ إِذَا لَمْ يَكُنْ جِمَاعٌ يَكُوْنُ فِيْهِ الْتِقَاءُ الْخِتَانَيْنِ.

مرد اور عورت کے اس پانی کی کیفیت کا بیان جو اُن پر غسل واجب کرتا ہے جبکہ ایسا جماع نہ ہو جس میں شرم گاہ شرم گاہ سے مل جاتی ہے

۲۳۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ ، نَا أَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ ، قَالَ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْأَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ أَنَّ............

ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُ ، قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

''رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس

(۲۳۲) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب بيان صفة مني الرجل والمرأة وأن الولد مخلوق، رقم: ۳۱۵۔ والنسائي في الكبرىٰ: ۹۰۲۵۔ وابن حبان: ۷۴۲۲۔ والبيهقي في الكبرىٰ: ۷۶۹۔ والحاكم: ۵۴۸/۳۔ من طريق أبي توبة.

فَجَاءَهُ حِبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُوْدِ ، فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ . فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَادَ يَصْرَعُ مِنْهَا . فَقَالَ: لِمَ تَدْفَعُنِيْ؟ فَقُلْتُ ، أَلَا تَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ الْيَهُوْدِيُّ: إِنَّمَا نَدْعُوْهُ بِاِسْمِهِ الَّذِيْ سَمَّاهُ بِهِ أَهْلُهُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اسْمِيْ مُحَمَّدُ الَّذِي سَمَّانِيْ بِهِ أَهْلِيْ . قَالَ الْيَهُوْدِيُّ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ . قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَيَنْفَعُكَ اِنْ حَدَّثْتُكَ ؟ قَالَ: أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ . فَنَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعُوْدٍ مَعَهُ . فَقَالَ: سَلْ . فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: أَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَ السَّمٰوَاتُ ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فِي الظُّلْمَةِ دُوْنَ الْجَسْرِ قَالَ: فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَازَةً ؟ قَالَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ . قَالَ: فَمَا تُحْفَتُهُمْ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ؟ قَالَ: زِيَادَةُ كَبِدِ النُّوْنِ . قَالَ: فَمَا غِذَاؤُهُمْ عَلٰى أَثَرِهِ ؟ قَالَ: يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِيْ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا قَالَ: فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ ؟ قَالَ: مِنْ عَيْنٍ فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا . قَالَ: صَدَقْتَ . وَجِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ رَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ . قَالَ: يَنْفَعُكَ إِنْ حَدَّثْتُكَ ؟ قَالَ أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ . قَالَ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ ؟ قَالَ مَاءُ الرَّجُلِ أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ أَصْفَرُ . فَإِذَا

بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس یہودی علماء میں سے ایک عالم آیا تو اس نے کہا: اے محمد (ﷺ) تم پر سلام ہو! تو میں نے اسے ایسے زور سے دھکا دیا کہ وہ گرتے گرتے بچا۔ اس نے کہا: تم مجھے دھکا کیوں دیتے ہو؟ میں نے کہا: تم (نبی علیہ السلام کا نام لینے کی بجائے) رسول اللہ ﷺ نہیں کہہ سکتے؟ یہودی (عالم) نے کہا: ہم تو انہیں اسی نام سے پکارتے ہیں جو ان کے گھر والوں نے ان کا رکھا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میرا نام محمد ہے جو میرے گھر والوں نے رکھا ہے۔ یہودی نے کہا: میں آپ سے سوال پوچھنے کے لیے آیا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: اگر میں تمہیں کچھ بیان کروں تو کیا وہ تمہیں نفع دے گا؟ اس نے کہا میں اپنے دونوں کانوں سے سنوں گا (یعنی پوری توجہ سے آپ کا ارشاد سنوں گا) چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنے پاس ایک چھڑی سے کرید نے لگے (جیسے متفکر شخص کرتا ہے) پھر فرمایا: ''پوچھو۔ یہودی نے کہا: (اس دن) لوگ کہاں ہوں گے جس دن یہ زمین و آسمان دوسری زمین و آسمان سے بدل دیے جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (وہ) اندھیرے میں پل صراط کے قریب ہوں گے۔ اس نے کہا: سب سے پہلے کن لوگوں کو (پل صراط عبور کرنے کی) اجازت ملے گی؟ آپ نے فرمایا: فقراء مہاجرین کو۔ اس نے کہا: جنت میں داخل ہونے پر انہیں کیا تحفہ ملے گا؟ آپ نے فرمایا: مچھلی کے جگر کا ٹکڑا۔ اس نے پوچھا: اس کے بعد ان کی غذا کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ان کے لیے جنت کا وہ بیل ذبح کیا جائے گا جو جنت کے اطراف میں چرا کرتا تھا۔ اس نے سوال کیا: اس کھانے کے بعد وہ کیا پئیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ جنت

اجْتَمَعَا فَعَلَا مَنِيُّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْأَةِ أَذْكَرَا بِإِذْنِ اللّٰهِ . وَإِذَا عَلَا مَنِيُّ الْمَرْأَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ اٰنَثَا بِإِذْنِ اللّٰهِ . قَالَ الْيَهُوْدِيُّ: صَدَقْتَ ، وَإِنَّكَ لَنَبِيٌّ . ثُمَّ انْصَرَفَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَأَلَنِيْ هٰذَا عَنِ الَّذِيْ سَأَلَنِيْ عَنْهُ ، وَمَا لِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ ، حَتّٰى أَتَانِي اللّٰهُ بِهِ .

کے سلسبیل نامی چشمے سے پئیں گے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ اور میں آپ سے اس چیز کے متعلق پوچھنے کے لیے آیا ہوں جسے اہل زمین میں سے ایک نبی اور ایک دو آدمیوں کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا: اگر میں تمہیں (اس چیز کے متعلق) بتا دوں تو کیا وہ تمہیں نفع دے گی؟ اس نے کہا: میں اپنے دونوں کانوں سے سنوں گا۔ اس نے کہا: میں آپ سے بچے کے متعلق پوچھنے کے لیے آیا ہوں آپ نے فرمایا: مرد کا پانی سفید ہوتا ہے اور عورت کا زرد ہوتا ہے، جب دونوں پانی اکٹھے ہوتے ہیں اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب آ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لڑکی پیدا ہوتی ہے۔'' یہودی نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ اور بلاشبہ آپ نبی ہیں۔ پھر وہ چلا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے مجھ سے جن جن چیزوں کے متعلق پوچھا، مجھے ان میں سے کسی چیز کا علم نہیں تھا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا علم دے دیا۔''

فوائد :......۱۔ روز قیامت جب زمین وآسمان کی تبدیلی کا مرحلہ آئے گا تمام لوگ پل صراط کے قریب اندھیرے میں ہوں گے۔

۲۔ انبیاء و رسل علیہ السلام کے بعد سب سے پہلے پل صراط فقراء مہاجرین عبور کریں گے۔ جو اُن کے لیے بہت عزت و شرف کا مقام ہے۔

۳۔ جنتیوں کی پہلی مہمانی مچھلی کے جگر کے بڑھے ہوئے حصے سے کی جائے گی۔ پھر انہیں جنتی بیل کے جگر کا گوشت پیش کیا جائے گا اور اس کے بعد انہیں جنت کے سلسبیل چشمے سے مشروب پیش کیا جائے گا یہ اہل جنت کے اولاً طعام ومشروب ہوں گے، اس کے بعد اہل جنت جو جی چاہیں کھائیں پئیں گے۔

۴۔ اگر نیند کی حالت میں مرد کا سفید گھاڑا مادہ منویہ خارج ہو اور عورت کا پتلا زرد رنگ کا مادہ منویہ خارج ہو تو ایسی صورت میں ان پر غسل واجب ہوگا۔ بصورت دیگر اس کیفیت کا مادہ نہ ہو تو اسے احتلام سے تعبیر نہ کیا جائے گا۔

۱۸۲ ......بَابُ إِيْجَابِ الْغُسْلِ مِنَ الْإِمْنَاءِ وَإِنْ كَانَ الْإِمْنَاءُ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ

منی کے انزال سے غسل واجب ہو جاتا ہے اگر چہ منی کا انزال ایسے جماع کے بغیر ہو

يَلْتَقِىْ فِيْهِ الْخَتَانَانِ أَوْ يَتَمَاسَّانِ ، كَانَ الْإِمْنَاءُ مِنْ مُبَاشَرَةٍ أَوْ جِماعٍ دُوْنَ الْفَرْجِ ، أَوْ مِنْ قُبْلَةٍ أَوْ مِنِ احْتِلَامٍ . كَانَ الْإِمْنَاءُ فِى الْيَقْظَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ ، قَبْلَ تَبَوُّلِ الْجُنُبِ قَبْلَ الْإِغْتِسَالِ أَوْ بَعْدَهُ ، أَوْ بَعْدَ مَا يَبُوْلُ . ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْإِمْنَاءَ إِذَا كَانَ بَعْدَ الْجَنَابَةِ وَبَعْدَ الْإِغْتِسَالِ قَبْلَ تَبَوُّلِ الْجُنُبِ أَوْجَبَ ذٰلِكَ الْمَنِىُّ غُسْلًا ثَانِياً ، وَ إِنْ كَانَ الْإِمْنَاءُ بَعْدَ مَا تَبُوْلُ الْجُنُبُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ بَعْدَ الْبَوْلِ مَا يُوْجِبُ ذٰلِكَ الْإِمْنَاءُ۔ زَعَمَ۔ غُسْلًا

جس میں شرم گاہیں آپس میں ملتی ہیں یا ایک دوسری کو چھوتی ہیں، خواہ منی کا انزال مباشرت سے ہو، شرم گاہ کے علاوہ کسی حصے میں جماع کرنے سے ہو یا بوس و کنار یا احتلام کی وجہ سے ہو خواہ منی کا انزال غسل جنابت کے بعد بیداری کی حالت میں ہو، جنبی شخص کے پیشاب کرنے سے پہلے، غسل سے قبل یا بعد میں ہو۔ یا پیشاب کرنے کے بعد ہو، ان علماء کے دعویٰ کے برعکس جو کہتے ہیں کہ اگر منی کا انزال جنابت اور غسل کرنے کے بعد، جنبی شخص کے پیشاب کرنے سے پہلے ہو تو اس سے دوسرا غسل واجب ہو جاتا ہے اور اگر جنبی شخص کے پیشاب کرنے کے بعد منی کا انزال ہو، پھر وہ پیشاب کرنے کے بعد غسل کرے تو اس انزال سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

۲۳۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِىُّ أَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُقَيْلٍ ۔ وَهُوَ ابْنُ خَالِدٍ ۔ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ۔ وَهُوَ ابْنُ............ أَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىّ ۔ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ أَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىّ عَنِ النَّبِى ﷺ قَالَ: إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بے شک (غسل کا) پانی (منی کے) پانی سے واجب ہوتا ہے۔''

۲۳٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِىُّ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، نَا زُهَيْرٌ ، وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيْمِىُّ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ أَبِىْ نَمِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ............

(۲۳۳) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب بیان أن الجماع کان فی اوّل الاسلام...... رقم: ۳٤۳۔ سنن ابی داود: ۲۱۷۔ مسند احمد: ۳/۷،۳٦،٤۷.

(۲۳٤) صحیح مسلم: ۳٤۳۔ سنن ابی داود کتاب الطهارة، باب فی الاکسال: ۲۱۷ اس کی اصل صحیح مسلم: ۵۱۹۔ میں "انما" کے اضافے کے ساتھ ہے۔ مسند احمد: ۳/۷،۳٦،٤۷.

أَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ أَبِیْهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ .

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پانی پانی سے ہے۔''

فوائد:......غسل کا پانی منی کے پانی سے ہے یعنی منی کا پانی خارج ہونے پر غسل واجب ہے۔

اس کے دو مفہوم ہیں:

(۱)......شروع اسلام میں شرمگاہوں کے ملاپ سے غسل جنابت ساقط تھا بلکہ غسل تب واجب ہوتا جب منی خارج ہوتی، پھر یہ حکم منسوخ قرار دیا گیا اور محض شرمگاہوں کے ملاپ سے غسل واجب ٹھہرا۔ اس کی صراحت ۲۲۵ میں گزری ہے۔

(۲)......احتلام کے پانی یعنی منی کے خروج سے غسل کا پانی واجب ہے، یہ حکم ہر صورت میں قائم و ثابت ہے، چنانچہ احتلام کی صورت میں غسل واجب ہے۔

۱۸۳ ...... بَابُ ذِكْرِ إِيْجَابِ الْغُسْلِ عَلَى الْمَرْأَةِ فِي الْإِحْتِلَامِ إِذَا أُنْزِلَتِ الْمَاءُ

احتلام کی وجہ سے عورت کی منی نکل جائے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے

۲۳۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا وَكِيْعٌ ، نَا هِشَّامُ بْنُ عُرْوَةَ ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا بْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ عَنْ هِشَّامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ............

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ: جَاءَ تْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرٰى فِي الْمَنَامِ مَا يَرٰى الرَّجُلُ . قَالَ: إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ . قَالَتْ ، قُلْتُ: فَضَحْتِ النِّسَاءَ وَهَلْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ وَفِيْمَا يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا إِذاً . هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ . غَيْرَ أَنَّ الدَّوْرَقِيَّ لَمْ يَقُلْ إِذاً . وَانْتِهَاءُ حَدِيْثِ مَالِكٍ عِنْدَ قَوْلِهِ: إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ . وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهَا مِنَ الْحَدِيْثِ .

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، تو انہوں نے آپ سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو خواب میں مرد کی طرح دیکھتی ہے۔ آپ نے فرمایا: جب وہ پانی دیکھے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔ ''(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں: میں نے کہا: (ام سلیم) تم نے تو عورتوں کو رسوا کر دیا ہے کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو (اگر ایسا نہیں ہے تو) پھر بچہ ماں کے مشابہ کیسے ہوتا ہے۔؟'' یہ وکیع کی حدیث ہے۔ دورقی (راوی) نے ''اذا'' کا لفظ

(۲۳۵) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب وجوب الغسل على المراة بخروج المنى امنها: ۳۱۳۔ سنن النسائى: ۱۹۵۔ سنن ابن ماجه: ۶۰۱۔ مسند احمد: ۳۰۶/۶۔ من طريق هشام بن عروه عن أبيه.

بیان نہیں کیا جبکہ مالک کی حدیث "إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ" پر ختم ہوجاتی ہے۔انہوں نے باقی حدیث بیان نہیں کی۔

فوائد :......١۔امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جیسے مرد کی منی خارج ہونے کی صورت میں اس پر غسل واجب ہے۔ اسی طرح عورت کی منی خارج ہونے کی صورت میں عورت پر غسل واجب ہے۔اور تمام اہل اسلام کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ عورت اور مرد پر منی خارج ہونے کی صورت میں غسل واجب ہے۔(نووی: ٣/ ٢١٩)

٢۔ عورت جب احتلام کے دوران منی کا پانی دیکھے تب غسل کرے گی۔یعنی احتلام میں وجوب غسل کے لیے منی کا پانی دیکھنا شرط ہے اور اگر وہ پانی نہ دیکھے تو غسل نہیں کرے گی۔(فتح الباری: ٢/ ٣٠٢)

٣۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ کچھ عورتوں کو احتلام ہوتا ہے اور کچھ کو احتلام سے واسطہ نہیں پڑتا۔اسی لیے ام عائشہ رضی اللہ عنہا نے احتلام کا انکار کیا تھا لیکن ان کے جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عورت کی منی کے وجود ہی کی منکر تھیں، لہٰذا ان کی اس نفی کا انکار کیا گیا کہ عورت بھی مادہ منویہ سے دوچار ہوتی ہے۔(فتح الباری: ١/ ٣٠٣)

١٨٤ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنْ لَّا وَقْتَ فِيْمَا يَغْتَسِلُ بِهِ الْمَرْءُ مِنَ الْمَاءِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کے غسل کے لیے پانی کی مقدار متعین نہیں ہے

فَيُضَيِّقُ الزِّيَادَةُ فِيْهِ أَوِ النُّقْصَانُ مِنْهُ . وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْمُغْتَسَلِ إِمْسَاسُ الْمَاءِ جَمِيْعَ الْبَدَنِ قَلَّ الْمَاءُ أَوْ كَثُرَ۔ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ خَبَرُ عَائِشَةَ ، كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

کہ وہ اس میں کمی وبیشی کرتے ہوئے تنگی محسوس کرے، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کو سارے جسم پر پانی بہانا لازم ہے، پانی کم ہو یا زیادہ ۔امام ابوبکر فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ "میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔"

٢٣٦۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ نَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلُ عَنْ مُعَاذَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ، فَأَقُوْلُ: أَبْقِ لِي أَبْقِ لِيْ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل (جنابت) کیا کرتے تھے ۔ میں کہتی : میرے لیے (بھی پانی) چھوڑ دیں، میرے لیے بھی پانی چھوڑ دیں۔"

(٢٣٦) اسناده صحيح، مسند احمد: ١٠٣/٦، ١١٨، ١٢٣۔ صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب القدر المستحب من الماء فى غسل الجنابة: ٣٢١۔ اس میں دَعْ لِيْ، دَعْ لِيْ کے الفاظ ہیں۔ سنن النسائى: ٤١١۔

فوائد :......۱۔تمام اہل اسلام کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ وضو اور غسل میں کتنا پانی کافی ہو اس کی مقدار معین نہیں ہے بلکہ غسل کے لیے قلیل وکثیر پانی کافی ہے بشرطیکہ غسل کی شرط پائی جائے یعنی تمام اعضاء پر پانی بہایا جائے۔ امام شافعی ﷫ کہتے ہیں: بسا اوقات قلیل پانی کا استعمال کافی ہو جاتا ہے اور کبھی بے تحاشا پانی کا استعمال ناکافی ہوتا ہے۔ علماء کا بیان ہے کہ غسل وضو کی مستحب صورت یہ ہے کہ غسل میں پانی ایک صاع سے کم نہ ہو اور وضو میں پانی کی مقدار ایک مد سے کم نہ ہو۔

۲۔ تمام علماء کا پانی کے اسراف کی ممانعت پر اجماع ہے، خواہ انسان دریا کے کنارے پر ہو، یہ ممانعت مکروہ تنزیہی ہے اور بعض شافعیہ کا موقف ہے کہ پانی کا اسراف حرام ہے۔

۳۔ مرد وعورت کا ایک برتن سے اکٹھے غسل کرنا بالاجماع جائز ہے اور عورت کا مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنا بھی بالاجماع جائز ہے، لیکن مرد کا عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنا شافعیہ، مالک، ابوحنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے، خواہ عورت مرد کے ساتھ غسل کرے یا تنہا غسل کرے۔ (نووی: ۳/ ۱)

۱۸۵...... بَابُ الْاِسْتِتَارِ لِلْاِغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ

غسل جنابت کے لیے پردہ کرنے کا بیان

۲۳۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ..........

عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ بِأَعْلٰى مَكَّةَ ، فَأَتَيْتُهُ ، فَجَاءَ أَبُوْ ذَرٍّ بِقَصْعَةٍ فِيهَا مَاءٌ . قُلْتُ: إِنِّي لَأَرٰى فِيهَا أَثَرَ الْعَجِيْنِ . قَالَتْ: فَسَتَرَهُ أَبُوْ ذَرٍّ ، فَاغْتَسَلَ . ثُمَّ سَتَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا ذَرٍّ فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَذٰلِكَ فِي الضُّحٰى .

''حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے دن مکہ مکرمہ کے بالائی حصے میں تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے پاس آئی تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ پانی کا ایک بڑا برتن لے کر آئے۔ میں نے کہا: میں تو اس میں گندھے ہوئے آٹے کا اثر دیکھ رہی ہوں۔ کہتی ہیں: چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ کو پردہ کیا تو آپ نے غسل کیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو پردہ کیا انہوں نے غسل کیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے چاشت کی آٹھ رکعات ادا کیں۔''

(۲۳۷) اسناده ضعيف: مسند احمد: ٦/ ٣٤١۔ اس کی سند میں مطلب بن عبدالله راوی ام ہانی سے صیغہ عن سے روایت کر رہا ہے، ام ہانی سے اس کی ملاقات ثابت نہیں ہے یہ ضعف سند کے حوالہ سے ہے وگرنہ اس کا مضمون صحیح البخاری، کتاب الصلاة رقم: ٣٤٤۔ میں موجود ہے اور اس میں الفاظ ہیں کہ پردہ کرنے والی سیدة فاطمة رضی الله عنہا تھیں۔

١٨٦ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْإِغْتِسَالِ مِنَ الْقِصَاعِ وَالْمَرَاكِنِ وَ الطَّسَاسِ.

بڑے پیالوں، ٹبوں اور تھالوں سے غسل کرنا جائز ہے

٢٣٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ ، نَا الْفُضَيْلُ بْنُ عَيَّاضٍ ، حَدَّثَنِي مَنْصُوْرٌ ـ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُجْبِيُّ ـ حَدَّثَتْنِيْ أُمِّيْ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أُنَازِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الطَّسَّ الْوَاحِدَ نَغْتَسِلُ مِنْهُ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک ہی تھال سے غسل کرتے ہوئے میں رسول اللہ ﷺ سے (وہ تھال) کھینچا کرتی تھی۔''

٢٣٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلٰى ، نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ هِشَّامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يُوْضَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلِيْ هٰذَا الْمَرْكَنُ فَنَشْرَعُ فِيْهِ جَمِيْعاً .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ اور میرے لیے (پانی کا) ٹب رکھا جاتا، پھر ہم اکٹھے (اس سے پانی لے کر نہانا) شروع کرتے۔''

٢٤٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ـ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ ـ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنِ بْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ....

عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اغْتَسَلَ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ، فِي قِصْعَةٍ فِيْهَا أَثَرُ الْعَجِيْنِ .

''حضرت ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک ہی برتن بڑے پیالے سے غسل کیا، اس میں گندھے ہوئے آٹے کا اثر تھا۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ غسل اور وضو کے لیے ٹب وغیرہ اور بڑے برتن استعمال کیے جا سکتے ہیں بشرطیکہ وہ سونا چاندی سے تیار نہ کیے گئے ہوں۔

٢۔ ایک برتن سے زن وشو کا ایک ساتھ غسل کرنا جائز ہے اور اس سے پانی کی طہارت اور پاکی کی صلاحیت متاثر نہیں ہوتی۔

---

(٢٣٨) اسناده صحيح، سنن النسائى : كتاب الطهارة، باب ذكر اغتسال الرجل والمرأة مع نسائه من واناء واحد: ٢٣٤ **اور اس میں** لفظ "الطس" کی بجائے "الاناء" ہے۔

(٢٣٩) صحيح البخارى، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما ذكر النبى ﷺ وحض على اتفاق اهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة: ٧٣٣٩.

(٢٤٠) اسناده صحيح، سنن نسائى، كتاب الطهارة، باب ذكر الاغتسال فى القصعة التى يعجن فيها، رقم: ٢٤٠ـ سنن ابن ماجه : ٣٧٨ـ ارواء الغليل: ٦٤/١.

۳۔ برتن میں آٹے اور طاہر چیز کے نشان اور معمولی ملاوٹ سے پانی طاہر ومطہر رہتا ہے اور طاہر چیز کے پانی میں واقع ہونے سے پانی کی طہارت متاثر نہیں ہوتی۔

۱۸۷ ...... بَابُ صِفَةِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ
غسل جنابت کا طریقہ

۲۴۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، نَا الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْمُوْسٰى ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ كُرَيْبٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِيْ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ: أَدْنَيْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ . قَالَتْ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ ـ أَوْ ثَلَاثاً ـ ثُمَّ أَدْخَلَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ ، فَأَفْرَغَ بِهَا عَلٰى فَرْجِهِ فَغَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ، ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ ، فَدَلَكَهَا دَلْكاً شَدِيْدًا ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ . ثُمَّ أَفْرَغَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفْنَاتٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ . ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ، ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ . فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيْلِ فَرَدَّهُ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عِيْسٰى بْنِ يُوْنُسَ . وَقَالَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ فُضَيْلٍ: جَعَلَ يَنْفُضُ عَنْهُ الْمَاءَ ، وَكَذَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيْسَ: فَأُتِيَ بِمِنْدِيْلٍ ،

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھے میری خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ، وہ کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے غسل جنابت کے لیے پانی آپ کے قریب رکھا۔ کہتی ہیں: آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دو یا تین بار دھوئے ، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا ، تو اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ پر پانی ڈالا اور اپنے بائیں ہاتھ سے اسے دھویا ، پھر اپنا بایاں ہاتھ زمین پر مارا اور اسے خوب اچھی طرح ملا ، پھر نماز کے وضو جیسا وضو کیا ، پھر آپ نے اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے بھر کر تین چلو ڈالے۔ پھر آپ نے اپنا سارا جسم دھویا ، پھر آپ اس جگہ سے ہٹ گئے اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے ، پھر میں آپ کے پاس رومال لے کر آئی تو آپ نے اسے واپس کر دیا ، (اور استعمال نہ کیا) '' یہ عیسیٰ بن یونس کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ ابن فضیل کی روایت میں بیان کیا ہے کہ '' (غسل کرنے کے بعد) آپ نے جسم سے پانی جھاڑنا

---

(۲۴۱) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب صفة غسل الجنابة، رقم: ۳۱۷۔ صحيح بخاري، كتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل: ۲۴۹۔ سنن نسائي، رقم: ۲۵۳۔ والترمذي: ۱۰۳۔ وابو داؤد: ۲۴۵۔ وابن ماجه: ۵۷۳۔ وأحمد: ۳۲۹/۶، ۳۳۰، ۳۳۵.

فَـأَبٰـى أَنْ يَـقْبَـلَ ، وَجَـعَـلَ يَـنْفُضُ الْمَاءَ عَـنْـهُ . وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ فِى مَتْنِ الْحَدِيْثِ .

شروع کر دیا۔ابن ادریس کی روایت میں بھی اسی طرح ہے کہ: ''آپ کے پاس رومال لایا گیا آپ نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اپنے جسم سے پانی جھاڑنے لگے۔ ''بعض راوی دوسروں سے متن حدیث میں اضافہ بیان کرتے ہیں۔''

۱۸۸ ......بَابُ تَخْلِيْلِ أُصُوْلِ شَعْرِ الرَّأْسِ بِالْمَاءِ قَبْلَ إِفْرَاغِ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ . وَحَثْيِ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ بَعْدَ التَّخْلِيْلِ حَثَيَاتٍ ثَلَاثٍ

سر پر پانی ڈالنے سے پہلے، سر کے بالوں کی جڑوں کا پانی سے خلال کرنا اور خلال کرنے کے بعد سر پر تین چلو ڈالنا

۲۴۲۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ۔ يَعْنِى ابْنَ زَيْدٍ ۔ عَنْ هِشَّامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَـنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَـلَ مِـنَ الْـجَـنَابَةِ يَصُبُّ مِنَ الْإِنَاءِ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى فَيَفْرُغُ عَلَيْهَا ، فَيَغْسِلُهَا ، ثُـمَّ يَـصُـبُّ عَـلٰى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ، وَيَتَـوَضَّـأُ كَـوُضُوْءِ هِ لِلصَّلَاةِ . ثُمَّ يَدْخُلُ كَـفَّـهُ فِى الْإِنَاءِ فَيَقُوْلُ بِيَدِهِ فِى شَعْرِهِ هٰكَذَا ، يُـخَلِّلُهُ بِيَدِهِ ، حَتّٰى إِذَا رَأَى أَنَّهُ قَدْ مَسَّ الْمَاءَ بَشْرَتَهُ حَثَّى الْمَاءَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ وَأَفْـضَـلَ فِى الْإِنَاءِ فَضْلًا ، يَصُبُّهُ عَلَيْهِ بَعْدَمَا يَفْرُغُ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو برتن سے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی انڈیلتے، اس پر پانی ڈال کر اسے دھوتے، پھر اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے تو شرم گاہ دھوتے، اور نماز کے لیے اپنے وضو جیسا وضو کرتے۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالتے تو (پانی لے کر) اپنے ہاتھ سے اپنے بالوں میں اس طرح کرتے، اور اپنے ہاتھ سے ان کا خلال کرتے، حتیٰ کہ جب محسوس کرتے کہ پانی آپ کی جلد تک پہنچ گیا ہے تو اپنے سر پر تین چلو ڈالتے، اور کچھ پانی برتن میں بچا لیتے جسے فارغ ہو کر اپنے اوپر ڈال لیتے۔''

فوائد:......۱۔شافعیہ کہتے ہیں: جنابت سے غسل کا کامل طریقہ یہ ہے کہ غسل کرنے والا برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے قبل اولاً انہیں تین مرتبہ دھوئے۔ پھر شرمگاہ اور بدن پر لگی گندگی دھوئے، بعد ازاں نماز والا مکمل وضو کرے، پھر اپنی تمام انگلیاں پانی میں داخل کر کے لپ بھر پانی لے کر اس سے سر اور داڑھی کے بالوں کا خلال کرے، بعد ازاں

(۲۴۲) صحيح البخارى، كتاب الغسل، باب تخليل الشعر اذا ظن انه قد اروى بشرته افاض عليه، رقم: ۲۷۲، ۲۴۸۔ سنن ابى داود: ۲۴۲.

اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالے اور مداخل بدن یعنی زیر بغل، کانوں کے اندرونی حصوں، ناف میں، ٹانگوں کے اندرونی حصوں، پاؤں کی انگلیوں کے درمیان اور پیٹ کی سلوٹوں وغیرہ تک بطور خاص پانی پہنچائے۔ پھر اپنے سر پر تین لپ پانی بہائے اور بعد میں تمام جسم پر تین مرتبہ پانی بہائے اور ہر مرتبہ جہاں تک ہاتھ پہنچتے ہوں جسم کو ہاتھوں سے ملے، نیز اگر کوئی شخص نہر یا نالے پر غسل کرے تو وہ اس میں تین غوطے لگائے اور تمام جلد اور گھنے اور ہلکے بالوں تک پانی پہنچائے اور دوران غسل ظاہر و باطن بالوں اور بالوں کی جڑ کو پانی سے تر کرے اور بدن کے دائیں اور بلند حصوں کو مقدم رکھنا اور قبلہ کی طرف منہ کر کے غسل کرنا مستحب عمل ہے۔ وضو سے فراغت کے بعد **اشهد ان لا الــه الا الــلــه وحده لا شـريك لـه واشهد ان محمدا عبده ورسوله** کہے اور غسل کے آغاز میں غسل کی نیت کرے اور غسل سے فراغت تک کی نیت کرنا بہتر عمل ہے۔ مذکورہ طریقہ کامل غسل کا طریقہ ہے اور غسل کے واجبات میں سے شروع غسل میں غسل کی نیت اور تمام جسم کے جلد اور بالوں تک پانی پہنچانا ہے اور غسل کی شرط یہ ہے کہ غسل سے جسم نجاست سے پاک ہو جائے۔ (نووی: ۳/ ۲۲۷۔۲۲۸)

۲۔ غسل جنابت میں وضو کے وجوب کے صرف داؤد ظاہری قائل ہیں باقی علماء کے نزدیک غسل جنابت سے قبل وضو کرنا مسنون عمل ہے اور اگر غسل کرنے والا وضو کے بغیر تمام بدن پر پانی بہائے تو اس کا غسل صحیح ہوگا۔ لیکن غسل سے پہلے وضو کرنا افضل عمل ہے۔

۱۸۹ ......بَابُ اكْتِفَاءِ صَاحِبِ الْجُمَّةِ وَالشَّعْرِ الْكَثِيْرِ بِإِفْرَاغِ ثَلَاثِ حَثيَاتٍ مِنَ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ

غسل جنابت میں گھنے اور کندھوں تک زلفوں والے شخص کے لیے سر پر تین چلو پانی ڈالنا کافی ہے

۲۴۳۔ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا جَعْفَرٌ ـ وَهُوَ ابْنُ مُـحَـمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ـ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ............

عَـنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ لِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْـدِ الـلّٰـهِ: سَأَلَنِيْ ابْنُ عَمِّكَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُـوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَـانَ يُـفِيْضُ عَلٰى رَأْسِهِ

''حضرت جعفر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: ''آپ کے چچا زاد بھائی حسن بن محمد نے مجھ سے غسل جنابت کے متعلق پوچھا تو میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنے سر پر تین (چلو) ڈالا

(۲۴۳) صحيح البخاری، كتاب الغسل، باب من أفاض على راسه ثلاثًا: ۲۵۵، ۲۵٦۔ ومسلم: كتاب الحيض باب استحباب افاضة الماء على......: ۳۲۹۔ رقم: ۲٦٤۔ سنن ابی داود: ۲۱۰.

ثَــلا ثــاً . فَقَالَ: إِنَّ شَعْرِیْ كَثِیْرٌ . فَقُلْتُ: كَــانَ شَــعْـرُ رَسُــوْلِ الــلّٰهِ أَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَأَطْیَبَ . هٰذَا حَدِیْثُ یَحْیَى بْنِ سَعِیْدٍ .

کرتے تھے۔'' تو اس نے کہا: میرے بال بہت زیادہ ہیں۔ میں نے کہا: '' رسول اللہ ﷺ کے بال تم سے زیادہ اور خوبصورت تھے۔'' یہ یحییٰ بن سعید کی حدیث ہے۔''

فـــوائـــد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ غسل جنابت کی صورت میں سر پر تین لپ پانی بہانا مستحب فعل ہے۔ خواہ غسل کرنے والے کے بال زیادہ ہوں یا کم۔ (نووی: ٢٤٥)

١٩٠ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ بَدْءِ الْمُغْتَسِلِ بِإِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى الْمَيَامِنِ قَبْلَ الْمَيَاسِرِ

غسل کرنے والے کے لیے بائیں اعضاء سے پہلے دائیں اعضاء پر پانی ڈالنا شروع کرنا مستحب ہے

٢٤٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا یَحْیَى بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ............

عَـنْ عَــائِشَةَ: أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَــانَ یُحِــبُّ التَّیَــامُنَ فِی شَأْنِهِ ، حَتّٰى فِی تَرَجُّلِهِ وَنَعْلِهِ وَطُهُوْرِهِ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے (ہر) کام میں دائیں طرف کو پسند کرتے تھے۔حتی کہ کنگھی کرنے، جوتے پہننے اور طہارت حاصل کرنے میں (دائیں جانب سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے تھے۔)''

٢٤٥۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِیْ سُفْیَانَ ، قَالَ............

سَـمِـعْـتُ الْقَاسِمَ یَقُوْلُ ، سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَـقُـوْلُ: كَـانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَـغْتَسِلُ مِنْ حَلَابٍ فَیَـأْخُـذُ بِـكَـفَّیْهِ فَیَجْعَلُهُ عَلٰى شِقِّهِ الْأَیْـمَنِ ، وَیَأْخُذُ بِكَفَّیْهِ فَیَجْعَلُهُ عَلٰى شِقِّهِ الْأَیْسَرِ ، ثُمَّ یَأْخُذُ بِكَفَّیْهِ فَیَجْعَلُهُ فِیْ وَسَطِ رَأْسِهِ .

''حضرت قاسم کہتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ دودھ والے برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔آپ اپنے دونوں ہاتھوں سے (پانی) لیتے تو اسے اپنے (سر کی) دائیں جانب پر ڈالتے، اور اپنے دونوں ہاتھوں سے (پانی) لیتے اور اسے اپنے (سر کی) بائیں جانب پر ڈالتے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے پانی لیتے تو اسے اپنے سر کے درمیان میں ڈالتے۔''

---

(٢٤٤) صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب التیمن فی دخول المسجد وغیرہ: ٤٢٦۔ یہاں لفظ ''التیمن'' ہے۔ صحیح مسلم: ٢٦٨۔ سنن الترمذی: ٦٠٨۔ سنن النسائی: ٤٢١۔ سنن ابی داود: ٤١٤٠۔ مسند احمد: ٦/٩٤، ١٣٠، ١٤٧.

(٢٤٥) صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب عن بدء بالحلاب...... او الطیب عند الغسل: ٢٥٨۔ صحیح مسلم: ٣١٨۔ سنن النسائی: ٤٢٤۔ سنن ابی داود: ٢٤٠.

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ غسل میں دائیں اعضاء کو مقدم رکھنا اور بائیں اعضا کو موخر کرنا مستحب فعل ہے اور وضو وغسل اور عام معمولات میں رسول اللہ ﷺ کا یہی معمول تھا البتہ دائیں اعضاء کی تقدیم واجب نہیں، اگر اس کے برعکس آپ بائیں اعضاء کو دھونے میں مقدم کریں تو اس کا غسل صحیح ہوگا، بشرطیکہ وہ تمام بدن پر پانی بہائے اور جسم کا کوئی حصہ خشک نہ رہے۔

۲۔ سر پر تین لپ پانی ڈالنے کی ترتیب یہ ہے کہ پہلی لپ سر کے دائیں جانب دوسری بائیں جانب اور تیسری وسط سر میں ڈالیں۔ یہ ترتیب مسنون و مستحب ہے۔

۱۹۱ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْمَرْأَةِ نَقْضَ ضِفَائِرَ رَأْسِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

عورت کو غسل جنابت میں اپنے سر کی گندھی ہوئی چوٹیاں نہ کھولنے کی رخصت ہے

٢٤٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سُفْيَانُ ، نَا أَيُّوبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدٍ ۔ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيُّ ۔ ، وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي ، فَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا يَكْفِيْكِ أَنْ تَحْثِيْنَ عَلٰى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ، ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ ، فَتَطْهُرِيْنَ . أَوْ قَالَ: فَإِذَا أَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ . هٰذَا حَدِيْثُ الْمَخْزُوْمِيُّ . وَقَالَ عَبْدُالْجَبَّارِ: فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ ، وَلَمْ يَقُلْ: فَتَطْهُرِيْنَ .

''نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں اپنے سر کی چوٹی کو خوب مضبوطی سے باندھ کر رکھنے والی عورت ہوں، تو کیا میں غسل جنابت کے لیے اسے کھولا کروں؟ آپ نے فرمایا: تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالو پھر اپنے جسم پر پانی بہا لو، تو تم پاک ہو جاؤ گی۔'' یا آپ نے فرمایا: ''پس تم پاک صاف ہو چکی ہو گی۔'' یہ مخزومی کی حدیث ہے۔ عبدالجبار نے "فاذا انت قدطهرت" کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ انہوں نے "فتطهرين" کے الفاظ بیان نہیں کیے۔''

٢٤٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى الْقَزَّازُ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ۔ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدِ الْعَنْبَرِيَّ ۔ ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَيَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، قَالَ

(٢٤٦) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب حكم ضفائر المغتسلة: ٣٣٠۔ سنن الترمذي: ١٠٥۔ سنن النسائي: ٢٤١۔ سنن ابی داود: ٢٥١۔ وابن ماجه: ٦٠٣.

أَبُـوْعَـمَّـارٍ: نَـا إِسْـمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: نَا ابْنُ عُلَيَّةَ ـ وَهُوَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ـ جَمِيْعًا عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ............

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: بَلَغَ عَائِشَةَ: أَنَّ عَبْدَ الـلّٰـهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَأْمُرُ نِسَاءَهُ أَنْ يَـنْقُضْنَ رُؤُوْسَهُنَّ إِذَا اغْتَسَلْنَ مِنَ الْجَنَابَةِ . فَقَالَتْ: يَا عَجَبَاهُ لِابْنِ عَمْرٍو . هٰذَا لَقَدْ كَـلَّـفَهُـنَّ تَـعَبـاً . أَفَـلَا يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ رُؤُوْسَهُـنَّ؟ لَقَدْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَغْتَسِلُ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ نَشْرَعُ فِيْهِ جَمِيْعاً ، فَـمَـا أَزِيْدُ عَلٰى ثَـلَاثِ حَفَنَاتٍ ، أَوْ قَالَ ، ثَـلَاثِ غُرَفَاتٍ . هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِالْوَارِثِ . وَلَيْـسَ فِي خَبَرِ ابْنِ عُلَيَّةَ: نَشْرَعُ فِيْهِ جَمِيْعاً . وَقَـالَ فِيْـهِ: فَـمَا أَزِيْدُ عَلٰى أَنْ أُفْرِغَ عَلٰى رَأْسِيْ ثَـلَاثَ إِفْرَاغَاتٍ .

''حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی عورتوں کو غسل جنابت کے لیے سر کی چوٹیاں کھولنے کا حکم دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا: ابن عمرو کے اس حکم پر تعجب ہے۔ انہوں نے تو انہیں مشقت میں ڈال دیا ہے، وہ انہیں اپنے سر منڈانے کا حکم کیوں نہیں دے دیتے! میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے، اس میں سے اکٹھے (پانی لے کر غسل کرنا) شروع کرتے تھے۔ تو میں تین لپوں یا (راوی نے) کہا: تین چلوؤں سے زیادہ (پانی سر پر) نہیں ڈالا کرتی تھی۔'' یہ عبدالوراث کی حدیث ہے۔ ابن علیہ کی روایت میں ''ہم اس سے اکٹھے شروع کرتے تھے۔'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''میں اپنے سر پر تین مرتبہ سے زیادہ نہیں ڈالا کرتی تھی۔''

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ دوران غسل عورت کا سر کی مینڈیاں کھولنا واجب نہیں۔

(نیل الاوطار: ۱/ ۲۶۸)

۲۔ شافعیہ اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ بالوں کی لٹیں کھولے بغیر تمام بالوں تک پانی پہنچ جائے تو انہیں کھولنا واجب نہیں ہے اور اگر بالوں کی مینڈیاں کھول کر ہی تمام بالوں تک پانی پہنچتا تو مینڈیاں کھولنا واجب ہیں کیونکہ تمام بالوں کو تر کرنا واجب ہے اور حدیث ام سلمہ کو اس بات پر محمول کیا جائے گا مینڈیاں کھولے بغیر ان کے تمام بالوں تک پانی پہنچ جاتا تھا۔ ابراہیم نخعی سے منقول ہے کہ وہ ہر حال میں مینڈیاں کھولنے کے وجوب کے قائل ہیں اور حسن بصری اور طاؤس سے مروی ہے کہ غسل جنابت کے برعکس غسل حیض میں مینڈیاں کھولنا واجب ہیں اور اگر مرد کی مینڈیاں ہوں تو اس کا حکم عورت کی مینڈیوں کے مثل ہے۔ (نووی: ٤/ ١١)

جمہور کا موقف راجح اور زیادہ قرین صواب ہے۔

---

(٢٤٧) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب صفة غسل الجنابة، رقم الحديث: ٣٣١۔ مسند احمد: ٢٣٠٣١.

۱۹۲ ......بَابُ غُسْلِ الْمَرْأَةِ مِنَ الْجَنَابَةِ ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ غُسْلَهَا كَغُسْلِ الرَّجُلِ سَوَاءٌ
عورت کے غسل جنابت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ عورت کا غسل مرد کے غسل جیسا ہی ہے

۲٤۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ ، تُحَدِّثُ.........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْمَحِيْضِ . فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ . وَسَأَلَتْهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ . قَالَ: تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ مَاءَ هَا فَتَطْهُرُ ، فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ . ثُمَّ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ حَتّٰى يَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَأْسِهَا . ثُمَّ تُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى رَأْسِهَا . فَقَالَتْ عَائِشَةُ: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ . لَمْ يَمْنَعهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّيْنِ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے غسل کے متعلق پوچھا۔ پھر راوی نے کچھ حدیث بیان کی (یعنی اس سوال کا جواب بیان کیا) اورانہوں نے کہا (حضرت اسماء نے) آپ سے غسلِ جنابت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک عورت پانی لے اور وضو کرے، خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر اپنے سر پر پانی ڈالے اور اسے ملے حتی کہ پانی اس کے سر کی جڑوں میں پہنچ جائے۔ پھر وہ اپنے سر پر پانی بہالے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بہترین خواتین انصاری خواتین ہیں، دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے میں حیا ان کے لیے رکاوٹ نہیں بنتی۔

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ مرد وعورت کے غسل کا طریقہ ایک ہی ہے۔ (نووی: ٤/ ۱۲)

۲۔ اس حدیث میں انصاری عورتوں کی فضیلت کا بیان ہے کہ وہ مسائل کی تحقیق میں دلچسپی لیتی تھیں اور شرعی مسائل جاننے کے بارے میں جھجک محسوس نہیں کرتی تھیں۔

۱۹۳ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُوْلِ الْمَاءِ بِغَيْرِ مِئْزَرٍ لِلْغُسْلِ
تہبند کے بغیر غسل کے لیے (کھلے) پانی میں داخل ہونا منع ہے

۲٤۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبَّادٍ ، قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ ، نَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ............

(۲٤۸) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب استحباب استعمال المغتسلة من الحيض فرصة من مسك...... رقم: ۳۳۲۔ سنن ابن ماجه: ٦٣٤۔ مسند احمد: ۲۳۹۹۰۔ وصحيح ابو داؤد: ۳۳۱.

(۲٤۹) اسناده صحيح، سنن النسائي، كتاب الغسل والتيمم، باب الرخصة في دخول الحمام: ٤٠١۔ اس میں لفظ ''الماء'' الحمام ہے، سنن الترمذي: ۲۹٦٥۔ مسند احمد: ۱٤۱۲٤۔ الحاكم: ۱/ ۱٦۲.

عَـنْ جَـابِـرٍ: أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰـی أَنْ یُدْخَلَ الْمَاءُ إِلَّا بِمِئْزَرٍ .

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے تہبند کے بغیر پانی میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے۔''

۱۹۴ ...... بَابُ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ وَهُمَا جُنُبَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ

مرد عورت کا جنابت کی حالت میں ایک برتن سے غسل کرنے کا بیان

۲۵۰۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَکْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰی ، قَالَ بُنْدَارٌ: ثَنَا ، وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰی: حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِیْهِ..........

عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا ، أَنَّهَا قَـالَـتْ: کُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِـی إِنَـاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ . وَقَالَ بُنْدَارٌ: مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن میں غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ بندار کی روایت میں ہے: ((مِـنْ إِنَـاءٍ وَاحِـدٍ مِـنَ الْجَنَابَةِ)) ایک ہی برتن سے جنابت کی وجہ سے۔''

فوائد:......مکرر، ۲۳۶۔

۱۹۵ ......بَابُ إِفْرَاغِ الْمَرْأَةِ الْمَاءَ عَلٰی یَدِ زَوْجِهَا لِیَغْسِلَ یَدَیْهِ قَبْلَ إِدْخَالِهِمَا الْإِنَاءَ إِذَا أَرَادَ الْإِغْتِسَالَ مِنَ الْجَنَابَةِ

عورت کا اپنے شوہر کے ہاتھ پر پانی ڈالنا تا کہ وہ غسلِ جنابت کرتے وقت اپنے ہاتھ برتن میں داخل کرنے سے پہلے انہیں دھولے

۲۵۱۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَکْرٍ ، نَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَی الْقَزَّازُ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ۔ یَعْنِی ابْنَ سَعِیْدٍ ۔ عَنْ یَزِیْدَ ۔ وَهُوَ رِشْكٌ۔..........

عَـنْ مُـعَاذَةَ ۔ وَهِیَ الْعَدَوِیَّةُ قَالَتْ: سَأَلْتُ عَـائِشَةَ أَتَـغْتَسِـلُ الْـمَـرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا مِنَ الْـجَـنَابَةِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ جَمِیْعاً ؟ قَالَتْ: الْـمَـاءُ طُهُـوْرٌ ، وَلَا یَجْنِبُ الْمَاءَ شَیءٌ . لَـقَـدْ کُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی

''حضرت معاذ عدوہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا عورت اپنے خاوند کے ساتھ ایک ہی برتن سے اکٹھے غسل جنابت کرسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: پانی پاک ہے اور پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ۔ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتے تھے۔ کہتی ہیں:

---

(۲۵۰) صحیح البخاری، کتاب الحیض، هل یدخل الجنب یده فی الاناء......: ۲۶۳۔ ۳۱۱۔ وصحیح مسلم، کتاب الحیض، باب القدر المستحب من الماء......: ۳۲۱۔ مسند احمد: ۳۵۳۵۵۔

(۲۵۱) صحیح البخاری: کتاب الغسل، باب غسل الرجل مع امراته: ۲۵۰۔ ومسلم: ۳۱۹۔ وابن حبان: ۱۲۶۱،۱۲۵۹.

الْإِنَـاءِ الْـوَاحِدِ . قَالَتْ: أَبْدَأُهُ فَأُفْرِغُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَغْمِسَهُمَا فِي الْمَاءِ .

میں آپ کو شروع کراتی تو میں آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالتی، اس سے پہلے کہ آپ انہیں پانی میں داخل کرتے۔''

فوائد :......ا۔زن وشو کا ایک برتن میں ایک ساتھ غسل جنابت کرنا جائز ومباح ہے، نیز غسل میں تقدیم وتاخیر یعنی مرد پہلے غسل کر لے اور عورت بعد میں اس سے پانی کی پاکی کی صلاحیت متاثر نہیں ہوئی۔

۲۔ غسل جنابت سے قبل عورت کا خاوند کے ہاتھوں پر پانی ڈالنا اور غسل میں معاونت کرنا جائز فعل ہے۔

۱۹۶ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِغْتِسَالِ إِذَا أَسْلَمَ الْكَافِرُ

کافر جب مسلمان ہو تو اسے غسل کرنے کا حکم ہے

۲۵۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، نَا شُعَيْبٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ ۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ............

أَبِـي سَـعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْـلًا ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِـنْ بَنِي حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ ، فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْـمَسْـجِدِ ، فَـخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَـذَكَـرَ حَـدِيْثاً طَـوِيْـلًا . وَقَالَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَطْـلِقُوْا ثُمَامَةَ . فَانْطَلَقَ إِلٰـى نَـخْلٍ قَرِيْبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ ، فَاغْتَسَلَ ثُـمَّ دَخَـلَ الْمَسْجِدَ ، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا الـلّٰـهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . ثُمَّ ذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ .

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے ایک گھڑ سوار لشکر بھیجا تو قبیلہ بنو حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ لائے جسے ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا، وہ اہل یمامہ کے سردار تھے۔ انہوں نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے، پھر طویل حدیث بیان کی۔ اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ثمامہ کو کھول دو۔'' وہ مسجد کے قریب کھجور کے باغ میں گئے، غسل کیا پھر مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو انہوں نے کہا: ((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ)) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔''

۲۵۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَ

(۱۵۲) صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب الاغتسال اذا اسلم و ربط الاسير ايضا في المسجد: ٤٦٢، ٤٦٩۔ صحيح مسلم: ١٧٦٤۔ سنن ابي داؤد: ٢٦٧٩۔ مسند احمد: ٩٤٥٧.

عُبَيْدُاللّٰهِ أَبْنَاءُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ..........

عَـنْ أَبِـىْ هُـرَيْـرَـةَ: أَنَّ ثُمَامَةَ الْحَنَفِيَّ أُسِرَ فَكَـانَ النَّبِيُّ ﷺ يَـغْـدُوْ إِلَيْـهِ ، فَيَقُوْلُ: مَا عِـنْـدَكَ يَا ثُمَامَةُ ؟ فَيَقُوْلُ: إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ ، وَإِنْ تَـمُنَّ تَمُنَّ عَلٰى شَاكِرٍ ، وَإِنْ تُرِدِ الْـمَـالَ نُـعْـطِكَ مِنْـهُ مَـا شِئْتَ . وَكَـانَ أَصْـحَـابُ النَّبِـيِّ ﷺ يُـحِبُّـوْنَ الْـفِدَاءَ ، وَيَـقُـوْلُوْنَ مَا يَصْنَعُ بِقَتْلِ هٰذَا ؟ فَمَنَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ يَـوْمـاً فَـأَسْلَمَ . فَحَلَّهُ وَبَعَثَ بِهِ إِلٰى حَائِطِ أَبِىْ طَلْحَةَ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَسِلَ ، فَاغْتَسَلَ . وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ حَسُنَ إِسْلَامُ أَخِيْكُمْ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ثمامہ حنفی قیدی بنا لیے گئے (اور مسجد نبوی میں ستون سے باندھ دیے گئے) تو نبی اکرم ﷺ ہر صبح اس کے پاس جاتے اور فرماتے : ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ تو وہ کہتا: اگر آپ (مجھے) قتل کریں گے تو خون والے کو قتل کریں گے (کہ جس کا بدلہ لیا جائے گا) اور اگر احسان کرو گے تو شکر گزار پر احسان کرو گے۔ اور اگر آپ مال و دولت چاہتے ہیں تو ہم آپ کو، جو آپ چاہیں گے دے دیں گے۔ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام فدیہ لینا پسند کرتے تھے۔ اور کہتے تھے اس کو قتل کر کے آپ کیا کریں گے (یعنی اس کا کچھ فائدہ نہیں ہوگا) چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن اس پر احسان کیا (اور اسے رہا کر دیا) تو وہ مسلمان ہو گیا۔ نبی ﷺ نے اسے کھول دیا اور اسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے باغ میں بھیج دیا، آپ نے اسے غسل کرنے کا حکم دیا تو اس نے غسل کیا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے بھائی کا اسلام بہت خوب ہے۔''

۱۹۷ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ غُسْلِ الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

کافر جب مسلمان ہو تو اس کا پانی اور بیری سے غسل کرنا مستحب ہے

٢٥٤ ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، نَا سُفْيَانُ عَنِ الأَغَرِّ بْنِ الصَّبَاحِ عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ الْحُصَيْنِ..........

عَـنْ قَيْـسِ بْـنِ عَـاصِـمٍ: أَنَّهُ أَسْلَمَ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ .

''حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسلمان ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پانی اور بیری (کے پتوں)

(٢٥٣) صحيح البخارى، كتاب المغازى، باب وفد بنى حنيفة وحديث ثمامة بن اثال، رقم: ٤٣٧٢ ـ صحيح مسلم: ١٧٦٤ ـ سنن ابى داود: ٢٦٧٩ ـ مسند احمد: ٩٤٥٧.

(٢٥٤) (اسناده صحيح) سنن الترمذى، كتاب الجمعة، باب ما ذكر فى الاغتسال عندما يسلم الرجل: ٦٠٥ ـ سنن ابى داود: ٣٥٥ ـ مسند احمد: ١٩٦٩٨ ـ والنسائى: ١٨٨ ـ وابن حبان: ٢٣١.

سے غسل کرنے کا حکم دیا۔''

۲۵۵۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ الْحُصَيْنِ.........

عَـنْ قَيْـسِ بْـنِ عَاصِمٍ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَـاسْتَخْلَاهُ ، فَأَسْلَمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ .

''حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے تنہائی میں ملاقات کی درخواست کی ، (آپ نے ان سے تنہائی میں ملاقات کی) تو وہ مسلمان ہو گئے، آپ نے انہیں پانی اور بیری (کے پتوں) سے غسل کرنے کا حکم دیا۔''

فوائد :......ا۔ان احادیث میں دلیل ہے کہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی صورت میں نومسلم شخص کے لیے غسل مشروع ہے نیز بعض علماء اس غسل کے وجوب کے قائل ہیں اور اکثر علماء کے نزدیک یہ غسل مستحب ہے۔

(تحفة الاحوذی: ۳/ ۱۵۲)

۲۔ بظاہر احادیث الباب اس غسل کے وجوب کی متقاضی ہیں، کیونکہ بعض نومسلم صحابہ کو غسل کا حکم دینے سے تبلیغ کا مقصود ہو جاتا ہے اور یہ دعویٰ کہ نبی ﷺ نے خاص صحابہ کو غسل کا حکم دیا تھا، جبکہ اکثریت کو یہ حکم نہیں دیا گیا اس سے غسل کے استحباب کی دلیل لینا درست نہیں، کیونکہ دیگر صحابہ کو حکم نہ دینا نامعلوم ہے۔ (لہٰذا یہ استدلال مرجوح ہے۔)(نیل الاوطار: ۱/۲۴۳)

❁❁❁❁

(۲۵۵) اسنـاده صـحيـح، سنن الترمذی، کتاب الجمعة، باب ما ذكر الاغتسال عند ما يسلم الرجل: ۶۰۵، سنن ابی داود: ۳۵۵۔ مسند احمد: ۱۹۶۹۸.

جَمَاعُ أَبْوَابِ غُسْلِ التَّطْهِيرِ وَالْاِسْتِحْبَابِ مِنْ غَيْرِ فَرْضٍ وَلَا إِيْجَابٍ

غیر فرضی اور غیر واجبی، مستحب اور صفائی ستھرائی کے لیے غسل کے ابواب کا مجموعہ

۱۹۸...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْحَجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

سینگی لگوانے اور میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے

٢٥٦۔اَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مِصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يُغْتَسَلُ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنَ الْجَنَابَةِ ، وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ ، وَغُسْلِ الْمَيِّتِ ، وَالْحَجَامَةِ .

''حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بیان فرمایا: '' چار کاموں سے غسل کیا جائے گا:(۱)جنابت سے ، (۲)جمعہ کے دن، (۳) میت کو غسل دینے سے اور (۴) سینگی لگوانے سے۔''

۱۹۹...... بَابُ اسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ بَعْدَ الْإِفَاقَةِ مِنَ الْإِغْمَاءِ

بے ہوش شخص کا ہوش میں آنے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے

٢٥٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ ، نَا زَائِدَةُ ، نَا مُوْسَى بْنُ أَبِيْ عَائِشَةَ..........

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ ، فَقُلْتُ: أَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ

''حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی : کیا

(٢٥٦) اسناده ضعيف : سنن ابى داود، كتاب الطهارة، باب فى الغسل يوم الجمعة : ٢٩٤۔ اس کی سند میں مصعب بن شیبہ ''لين الحديث'' ہے جس کی وجہ سے سند ضعیف ہے۔

(٢٥٧) صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب انما جعل الامام ليؤتم: ٦٨٧۔ صحيح مسلم: ٤١٨۔ مسند احمد: ٤٨٩٤.

مَـرَضِ رَسُـوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَـقَـالَتْ: بَلٰی . ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ ؟ فَـقُـلْنَا: لَا . هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَـقَـالَ: ضَـعُـوْا لِـى مَـاءً فِى الْمِخْضَبِ . قَـالَـتْ: فَفَعَلْنَا ، فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَـأُغْـمِـىَ عَـلَيْـهِ . ثُـمَّ أَفَـاقَ فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ فَقُلْنَا: لَا . هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَقَالَ: ضَعُوْا لِىْ مَاءً فِى الْمِخْضَبِ . فَـفَعَلْنَا . قَالَتْ ، فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَـأُغْـمِـىَ عَـلَيْـهِ . ثُمَّ أَفَاقَ . فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ فَقُلْنَا: لَا . هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ الـلّٰـهِ . قَـالَـتْ: وَالـنَّـاسُ عُكُوْفٌ فِـى الْـمَسْـجِـدِ ، يَـنْتَـظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰـهِ ﷺ لِـصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ . ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ .

آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے متعلق بیان نہیں کریں گی ؟ انہوں نے فرمایا : کیوں نہیں، رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ نے پوچھا : کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کی : نہیں۔ اے اللہ کے رسول وہ آپ کے منتظر ہیں۔ تو آپ نے فرمایا : میرے لیے ٹب میں پانی رکھو، وہ کہتی ہیں : تو ہم نے آپ کے حکم کی تعمیل کی ۔ آپ نے غسل کیا، پھر آپ (جانے کے لیے) کھڑے ہونے لگے تو آپ پر بیہوشی طاری ہوگئی۔ پھر آپ کو افاقہ ہوا تو دریافت فرمایا : کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ میرے لیے ٹب میں پانی رکھو، تو ہم نے آپ کے حکم کی تعمیل کی (اور پانی رکھ دیا) ، فرماتی ہیں : تو آپ نے غسل کیا پھر کھڑے ہونے لگے تو آپ بے ہوش ہو گئے، پھر آپ کو ہوش آیا تو پوچھا : کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی : نہیں، اے اللہ کے رسول! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ (حضرت عائشہ) کہتی ہیں : اور لوگ مسجد میں بیٹھے عشاء کی نماز کے لیے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔''

٢٠٠ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اِغْتِسَالَ النَّبِىِّ ﷺ مِنَ الْإِغْمَاءِ لَمْ يَكُنْ اغْتِسَالَ فَرْضٍ وَوُجُوْبٍ وَ إِنَّمَا اغْتَسَلَ اسْتِرَاحَةً مِنَ الْغَمِّ الَّذِىْ أَصَابَهُ فِى الْإِغْمَاءِ لِيُخَفِّفَ بَدَنَهُ وَيَسْتَرِيْحَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا بیہوشی کی وجہ سے غسل کرنا فرض اور وجوبی غسل نہیں تھا بلکہ آپ نے بے ہوشی کی حالت میں پہنچنے والے غم سے سکون حاصل کرنے کے لیے غسل کیا تھا تا کہ آپ کا جسم مبارک معتدل اور پرسکون ہو جائے

٢٥٨۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ۔ أَوْ عَمْرَةَ ۔...........

(٢٥٨) صحيح البخارى، كتاب الوضوء، باب الغسل والوضوء فى المخضب والقدح والخشب والحجارة: ١٩٨۔ مسند احمد: ٢٤٠٢٤۔ وابن حبان: ٦٥٦٢.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: صُبُّوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحَلَّلْ أَوْكِيَتُهُنَّ ، لَعَلِّيْ أَسْتَرِيْحُ فَأَعْهِدُ إِلَى النَّاسِ . قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَجْلَسْنَاهُ فِيْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ مِنْ نُحَاسٍ وَسَكَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْهُنَّ ، حَتّٰى طَفِقَ يَشِيْرُ إِلَيْنَا أَنَّ قَدْ فَعَلْتُنَّ ، ثُمَّ خَرَجَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَحْوَهُ ، وَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَالرَّزَّاقِ يَذْكُرُهُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: مِنْ نُحَاسٍ ، حِيْنَ جَعَلَ الْحَدِيْثَ عَنْ عُرْوَةَ بِلَا شَكٍّ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپ فوت ہو گئے تھے فرمایا: ''مجھ پر سات مشکیزوں سے پانی ڈالو جن کے سر بندھن کھولے نہ گئے ہوں۔ شاید کہ میں سکون پاؤں تو لوگوں کو وصیت کروں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تو ہم نے آپ کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے تانبے کے ٹب میں بٹھایا اور ان مشکیزوں میں سے پانی آپ پر ڈالا حتی کہ آپ اشارہ کرنے لگے کہ تم نے تعمیلِ ارشاد کر دی ہے۔ (یعنی رک جاؤ) پھر آپ باہر تشریف لے گئے۔'' امام صاحب اپنے استاد محمد بن یحییٰ سے حضرت عائشہ ہی سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں مگر انہوں نے ''مِنْ نُحَاسٍ'' (پیتل کا ٹب) نہیں کہا، لیکن انہوں نے یہ روایت بلا شک حضرت عروہ ہی سے بیان کی ہے۔ (جبکہ پچھلی سند میں عروہ یا عمرہ سے بیان کیا تھا)۔''

فوائد:...... بے ہوش ہونے کے بعد ہوش آنے پر غسل کرنا مسنون و مستحب فعل ہے، نیز یہ غسل شرعی احکام سے کوئی تعلق نہیں رکھتا بلکہ یہ طبیعت کا بوجھ اتارنے، استراحت حاصل کرنا اور طبیعت کے ہلکے پن کے لیے ہے اور اس سے سستی و کاہلی کافی حد تک ختم ہو جاتی ہے اور طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔

۲۰۱ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ لِلنَّوْمِ:
جنبی شخص کا سونے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے

۲۵۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَيْسٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ نَوْمُ

''حضرت عبداللہ بن ابی قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ جنابت کی

(۲۵۸) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة: ۱۹۸۔ مسند احمد: ۲٤۰۲٤۔ وابن حبان: ٦٥٦٢.

(۲۵۹) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له، رقم: ۳۰۷۔ سنن النسائی: ۲۲۲۔ صحيح أبي داؤد: ۲۲۲.

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ . رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ، وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ،نَا نَصْرُ بْنُ بَحْرِ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ قَيْسٍ حَدَّثَهُ بِمِثْلِهِ . وَقَالَ: رُبَّمَا تَوَضَّأَ وَنَامَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ ، فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْأَمْرِ سَعَةً .

حالت میں کیسے سوتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ”آپ ہر طرح کر لیا کرتے تھے، بسا اوقات غسل کر کے سو جاتے اور بعض دفعہ وضو کر کے سو جاتے۔“ امام صاحب اپنے استاد نصر بن بحر خولانی سے حضرت عبد بن ابی قیس ہی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: بسا اوقات آپ وضو کرتے اور غسل کرنے سے پہلے سو جاتے۔ تو میں نے کہا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اس کام میں وسعت و سہولت رکھی ہے۔“

فوائد :......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ غسلِ جنابت جنابت کے بعد فی الفور واجب نہیں ہے۔ (بلکہ اس میں تاخیر جائز ہے) اور نماز کا وقت ہونے پر غسل جنابت فی الفور لازم ہے، اس بات پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔

(نووی: ۳/ ۲۱۸)

۲۔ جنابت کے بعد غسل کر کے سونا افضل عمل ہے اور اگر کوئی غسل میں سستی کرے تو باوضو ہو کر سونا مستحب ہے، سونے سے قبل ان دونوں چیزوں میں اختیار ہے البتہ سونے سے قبل (غسل و وضو) نہ کرنے والا شخص گناہ گار نہیں ہوگا۔

۲۰۲ ...... بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلٍ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَدْ كَانَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوْءِ قَبْلَ نُزُوْلِ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ سورہ مائدہ کے نزول سے پہلے وضو کرنے کا حکم دیا کرتے تھے

۲٦٠۔ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ مُسْلِمٍ السُّلَمِیُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ الْكَتَّانِیُّ، قَالَ، أَخْبَرَنَا الأُسْتَاذُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِیُّ قِرَائَةً عَلَيْهِ، قَالَ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، قَالَ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِیُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِیْ سَلَامٍ عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ............

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ أَوَّلِ مَا بُعِثَ وَهُوَ بِمَكَّةَ ، وَهُوَ حِيْنَئِذٍ مُسْتَخْفٍی ، فَقُلْتُ: مَا أَنْتَ ؟

”حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپ کی بعثت کے ابتدائی ایام میں حاضر ہوا جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے۔ اور آپ خفیہ

(۲٦٠) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب اسلام عمرو بن عبسة: ۲۹٤۔ مسند احمد: ١٦٤٠٥.

قَـالَ: أَنَـا نَبِـيٌّ . قُـلْـتُ: وَمَـا النَّبِيُّ ؟ قَالَ: رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ . قَالَ: آللّٰهُ أَرْسَلَكَ ؟ قَالَ: نَـعَـمْ . قُـلْتُ: بِمَ أَرْسَلَكَ ؟ قَالَ: بِأَنْ نَّعْبُدَ الـلّٰـهَ وَنُـكْسِـرَ الْأَوْثَانَ ، وَدَارَ الْأَوْثَان ، وَنُـوْصِلَ الْأَرْحَامَ . قُلْتُ: نِعْمَ مَا أَرْسَلَكَ بِـهِ . قُـلْـتُ: فَـمَنْ تَبِعَكَ عَلٰى هٰذَا ؟ قَالَ: عَبْـدٌ وَحَـرٌّ يَـعْـنِى أَبَا بَكْرٍ وَ بِلَالَ . فَكَانَ عَـمْرٌو يَقُوْلُ: رَأَيْتُنِىْ وَأَنَا رُبْعُ الْإِسْلَامِ ـ أَوْ رَابِـعُ الْـإِسْلَامِ ـ قَـالَ فَـأَسْـلَـمْتُ . قَالَ: أَتْبَـعُكَ يَـا رَسُـوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: لَا . وَلٰكِن الْـحَـقْ بِـقَـوْمِكَ ، فَـإِذَا أُخْبِرْتَ إِنِّىْ قَدْ خَـرَجْتُ فَاتَّبِعْنِىْ . قَالَ: فَلَحِقْتُ بِقَوْمِىْ ، وَجَـعَـلْـتُ أَتَوَقَّعُ خَبَرَهُ وَخُرُوْجَهُ ، حَتّٰى أَقْبَـلْتُ رُفْقَةً مِنْ يَثْرِبَ ، فَلَقِيْتُهُمْ فَسَأَلْتُهُمْ عَـنِ الْـخَبَرِ . فَقَالُوْا: قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِـن مَّـكَّةَ إِلَـى الْمَدِيْنَةِ ، فَقُلْتُ: وَقَدْ أَتَـاهَـا ؟ قَالُوْا: نَعَمْ . قَالَ: فَارْتَحَلْتُ حَتّٰى أَتَيْتُـهُ . فَـقُـلْـتُ: أَتَعْرِفُنِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَـالَ: نَعَمْ . أَنْتَ الرَّجُلُ الَّذِىْ أَتَانِىْ بِمَكَّةَ . فَـجَـعَـلْـتُ أَتَّحِيْنُ خَلْوَتَهُ ، فَلَمَّا خَلَا قُـلْـتُ يَـا رَسُوْلَ اللّٰهِ : عَلِّمْنِى مِمَّا عَلَّمَكَ الـلّٰـهُ وَأَجْهَـلُ . قَـالَ: سَـلْ عَمَّا شِئْتَ . قُـلْـتُ: أَىُّ اللَّيْلِ أَسْمَعُ؟قَالَ: جَوْفُ اللَّيْلِ الاٰخِـرِ فَـصَـلِّ مَـا شِـئْتَ ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُوْدَةٌ مَكْتُوْبَةٌ ، حَتّٰى تُصَلِّى الصُّبْحَ ، ثُمَّ

دعوت دینے میں مصروف تھے۔تو میں نے عرض کی: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں نبی ہوں۔ میں نے کہا: نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: (نبی) اللہ کا رسول ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی: کیا آپ کو اللہ نے بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے پوچھا: (اللہ تعالیٰ نے) آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: (مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دے کر بھیجا ہے کہ) ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، بتوں کو توڑ دیں اور بت خانے برباد کر دیں اور صلہ رحمی کریں۔'' میں نے کہا: (اللہ تعالیٰ نے) آپ کو شاندار دعوت دے کر بھیجا ہے۔ میں نے دریافت کیا: آپ کی اس دعوت کو کس نے قبول کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک آزاد مرد اور ایک غلام نے قبول کی ہے یعنی حضرت ابو بکر اور بلال رضی اللہ عنہما نے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: میں اپنے آپ کو چوتھا مسلمان سمجھتا ہوں۔ کہتے ہیں: میں مسلمان ہوگیا۔ کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول! میں (مکہ مکرمہ میں رہ کر) آپ کی پیروی کروں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، (ابھی) اپنی قوم میں چلے جاؤ، پھر جب تمہیں خبر ملے کہ میں (غالب آ گیا ہوں اور) منظر عام پر آ گیا ہوں تو میری پیروی کرنا۔ کہتے ہیں: میں اپنی قوم میں چلا گیا، اور آپ کے غلبے اور منظر عام پر آنے کا انتظار کرنے لگا۔حتیٰ کہ یثرب سے ایک قافلہ آیا تو میں انہیں ملا اور ان سے (نبی ﷺ کی) خبر کے متعلق پوچھا۔تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ چلے گئے ہیں۔تو میں نے کہا: کیا آپ مدینہ منورہ پہنچ گئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔کہتے ہیں: میں (مدینہ منورہ کی طرف) روانہ ہوا حتیٰ کہ آپ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ!

اقْـصِـرْ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، فَتَرتَفِعَ قَدْرَ رُمْـحٍ أَوْ رُمْـحَيْـنِ ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْـطَانِ وَتُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ . ثُمَّ صَلِّ مَا شِئْتَ ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُوْدَةٌ مَكْتُوْبَةٌ حَتّٰى يَـعْـدِلَ الـرُّمْحُ ظِلَّهُ ، ثُمَّ اقْصِرْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ تَسْـجُـرُ وَتُـفْتَـحُ أَبْوَابُهَـا ، فَـإِذَا زَاغَـتِ الشَّـمْـسُ فَـصَـلِّ مَـا شِئْتَ ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُـوْدَةٌ مَكْتُوْبَةٌ ، حَتَّى تُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ اقْـصِرْ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْـنَ قَـرَنَـيِ الشَّيْطَانِ وَتُصَلِّ لَهَا الْكُفَّارُ . وَإِذَا تَـوَضَّـأْتَ فَـاغْسِلْ يَدَيْكَ ، فَإِنَّكَ إِذَا غَسَـلْـتَ يَـدَيْكَ خَـرَجَـتْ خَطَـايَـاكَ مِنْ أَطْـرَافِ أَنَـامِلِكَ . ثُمَّ إِذَا غَسَلْتَ وَجْهَكَ خَـرَجَـتْ خَـطَـايَاكَ مِنْ وَجْهِكَ . ثُمَّ إِذَا مَـضْـمَضْتَ وَاسْتَنْثَرْتَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِـنْ مَـنَـاخِـرِكَ ، ثُمَّ إِذَا غَسَلْـتَ يَدَيْكَ خَـرَجَـتْ خَـطَـايَاكَ مِنْ ذِرَاعَيْكَ ، ثُمَّ إِذَا مَسَـحْـتَ بِـرَأْسِكَ خَـرَجَـتْ خَطَايَاكَ مِنْ أَطْـرَافِ شَـعْرِكَ ، ثُمَّ إِذَا غَسَلْتَ رِجْلَيْكَ خَـرَجَـتْ خَطَايَاكَ مِنْ رِجْلَيْكَ ، فَإِنْ ثَبَتَ فِـي مَجْلِسِكَ كَانَ ذٰلِكَ حَظُّكَ مِنْ وُضُوْءِ كَ ، وَإِنْ قُـمْتَ فَذَكَرْتَ رَبَّكَ ، وَحَمِدْتَ ، وَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِكَ ، كُنْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ . قَالَ قُلْتُ يَا عَمْرُو: اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ ، فَإِنَّكَ تَقُوْلُ

کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں تو وہی شخص ہے جو مکہ مکرمہ میں میرے پاس آیا تھا۔'' تو میں آپ سے تنہائی میں ملنے کا موقع تلاش کرنے لگا، پھر جب آپ تنہا ہوئے تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول: مجھے وہ علم سکھا دیجیے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے، اور میں تو جاہل شخص ہوں۔ آپ نے فرمایا: جو چاہو پوچھو۔ میں نے پوچھا: رات کا کونسا حصہ زیادہ قبولیت والا ہے؟ آپ نے فرمایا: رات کا آخری پہر (زیادہ قبولیت والا ہے) تم جتنی چاہو نماز پڑھو۔ کیونکہ (اس وقت) نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ لکھی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ تم صبح کی نماز ادا کرلو، پھر سورج طلوع ہونے تک رکے رہو، حتیٰ کہ وہ ایک یا دو نیزوں کے برابر بلند ہو جائے، کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور کافر اس کی پوجا کرتے ہیں۔ پھر جتنی چاہو نماز پڑھو کیونکہ (اس وقت) نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ لکھی جاتی ہے (یعنی اس کا ثواب نمازی کے لیے لکھا جاتا ہے) حتیٰ کہ نیزہ اپنے سائے کے برابر ہو جائے پھر (نماز پڑھنے سے) رک جاؤ کیونکہ (اس وقت) جہنم بھڑکائی جاتی ہے اور اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ پھر جب سورج ڈھل جائے تو جتنی چاہو نماز پڑھ لو کیونکہ نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ لکھی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ تم عصر کی نماز پڑھ لو۔ پھر سورج غروب ہونے لگے تو (نماز پڑھنا) چھوڑ دو کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور (اس وقت) کافر اس کی پوجا کرتے ہیں۔ اور جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں کو دھو لو کیونکہ جب تم اپنے ہاتھ دھوؤ گے تو تمہارے گناہ انگلیوں کے کناروں سے نکل جائیں گے۔ پھر

أَمْـراً عَظِيْمًا . قَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّيْ ، وَدَنٰى أَجَلِيْ ، وَإِنِّيْ لَغَنِيٌّ عَنِ الْكِذْبِ ، وَلَـوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَـرَّتَيْـنِ مَـا حَدَّثْتُهُ ، وَلٰكِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُهُ أَكْثَـرَ مِـنْ ذٰلِكَ . هٰـكَذَا حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَامٍ عَـنْ أَبِـيْ أُمَامَةَ إِلَّا أَنْ أُخْطِئَ شَيْئاً لَا أُرِيْدُهُ ، فَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ .

جب تم اپنا چہرہ دھوؤ گے تو تمہارے گناہ تمہارے چہرے سے نکل جائیں گے۔ پھر جب تم کلی کرو گے اور ناک جھاڑو گے تو تمہارے گناہ تمہارے نتھنوں سے نکل جائیں گے۔ پھر جب تم اپنی کہنیاں دھوؤ گے تو تمہارے گناہ تمہاری کلائیوں سے نکل جائیں گے۔ پھر جب تم اپنے سر کا مسح کرو گے تو تمہارے گناہ تمہارے بالوں کے کناروں سے نکل جائیں گے۔ پھر جب تم اپنے پاؤں دھوؤ گے تو تمہارے گناہ تمہارے قدموں سے نکل جائیں گے۔ پھر اگر تم اپنی مجلس میں بیٹھے رہے تو یہ تمہارا وضو سے نصیب ہے (یعنی وضو کا ثواب ملے گا) اور اگر تم نے کھڑے ہو کر اپنے رب کو یاد کیا اور اس کی حمد و ثنا بیان کی، اور دو رکعت نماز اپنے دل کی توجہ سے ادا کی تو تم اپنی خطاؤں سے اسی طرح (پاک صاف) ہو جاؤ گے جس طرح تم اپنی پیدائش کے دن (گناہوں سے پاک صاف) تھے۔ ’’ کہتے ہیں: میں نے کہا اے عمرو! خوب سوچ سمجھ کر بات کرو کیونکہ تم بہت بڑی بات بیان کر رہے ہو۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں، میری موت کا وقت قریب ہے اور بے شک میں جھوٹ بولنے سے بے پروا ہوں (یعنی مجھے اس کی ضرورت نہیں) اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان ایک دو بار سنا ہوتا تو میں اسے بیان نہ کرتا لیکن میں نے اسے کئی بار سنا ہے۔‘‘ مجھے ابو سلام نے اسی طرح ابو امامہ سے بیان کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ میں کسی چیز میں بلا ارادہ غلطی کر جاؤں تو میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس سے توبہ کرتا ہوں۔‘‘

فوائد :......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ سورۂ مائدہ کے نزول سے قبل بھی نماز کے لیے وضو کی فرضیت ثابت تھی اور نبی ﷺ صحابہ کرام کو وضو کی تعلیم اور حکم دیتے تھے۔

۲۔ یہ حقیقت ہے کہ نماز پنجگانہ کی فرضیت شب معراج کو ہوئی تھی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ نبی ﷺ نے کوئی نماز بلا وضو ادا نہیں کی، لہٰذا راجح موقف یہ ہے کہ نماز کی فرضیت کے ساتھ وضو کی فرضیت ثابت تھی۔

۳۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث نبوی بیان کرتے وقت انتہائی احتیاط برتتے اور نبی ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے سے ڈرتے تھے۔ سو حدیث نبوی بیان کرتے وقت ان چیزوں کا ملحوظ رکھنا از بس ضروری ہے۔

❁❁❁❁

جَمَاعُ أَبْوَابِ التَّيَمُّمِ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ فِي السَّفَرِ

سفر میں پانی کی عدم موجودگی اوراس بیماری کی وجہ سے تیمّم کرنے کے ابواب کا مجموعہ

وَعِنْدَ الْمَرَضِ الَّذِي يَخَافُ فِي إِمْسَاسِ الْمَاءِ مَوَاضِعَ الْوُضُوْءِ وَالْبَدَنِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ لِلْمَرِيْضِ الْمُخَوِّفِ أَوِ الْأَلَمِ الْمُوَجِّعِ أَوِ التَّلَفِ

جس میں مریض اعضائے وضو پر پانی لگانے اور غسل جنابت میں جسم دھونے سے ہلاک ہونے یا شدید درد میں مبتلا ہونے سے ڈرتا ہے۔

۲۰۳ ......بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ بِلَا تَيَمُّمٍ عِنْدَ عَدَمِ الْمَاءِ قَبْلَ نُزُوْلِ آيَةِ التَّيَمُّمِ

اس بات کا بیان کہ آیت تیمّم کے نزول سے پہلے پانی کی عدم موجودگی میں بغیر تیمّم کیے نماز پڑھنا جائز تھا۔

٢٦١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ ۔ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ ۔ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ قَلَادَةً مِنْ أَسْمَاءَ ، فَهَلَكَتْ ، فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاساً مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا ، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلُّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ ، فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ ، فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ . قَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا ، فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار ادھار لیا (ایک جگہ پڑاؤ کے دوران) وہ گم ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے کچھ صحابہ کرام کو اسے تلاش کرنے کے لیے بھیجا۔ تو نماز کا وقت ہو گیا تو انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی تو جب وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے تو انہوں نے اس کا شکوہ کیا۔ اس پر آیت تیمّم نازل ہوئی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا: (اے ام المومنین

(٢٦١) صحيح البخارى، كتاب المناقب، باب فضل عائشة، رقم: ٣٧٧٣۔ صحيح مسلم: ٣٦٧۔ سنن ابن ماجه: ٥٦٧۔ مسند احمد: ٢٣١٦٤۔ سنن الدارمى: ٧٣٩۔ صحيح أبى داؤد: ٣٣٤.

اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجاً ، وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ بَرَكَةً .

عائشہ) اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، اللہ کی قسم! جب بھی آپ کسی مشکل میں گرفتار ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی نجات کی راہ بنا دی اور مسلمانوں کے لیے اس میں خیر و برکت عطا کر دی۔“

فوائد: ......ا۔کسی سے کوئی چیز اُدھار لینا جائز و مباح عمل ہے۔

۲۔ اگر کوئی شخص کسی بھی طرح سے آپ کے لیے کسی پریشانی سے نجات دہندہ بن جائے تو اس کے لیے خیر و برکت کی دُعا کرنی چاہیے۔

۳۔ اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عظمت بھی بیان کی گئی ہے۔

۴۔ پانی کی عدم موجودگی میں تیمّم کرنا جائز ہے، لیکن جب پانی مل جائے تو تیمّم نہیں کیا جائے گا بلکہ پانی کا استعمال کیا جائے گا۔

نــوٹ: ......تیمّم سے نماز پڑھ لینے کے بعد پانی دستیاب ہو جائے تو نماز کا دہرانا واجب نہیں ہے۔اگر کوئی دہرا لے تو حرج نہیں۔

۲۰۴ ......بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النُّزُوْلِ فِي السَّفَرِ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ مِنْ مَنَافِعِ الدُّنْيَا

سفر میں دنیوی منفعت کے لیے کسی ایسی جگہ پڑاؤ ڈالنے کی رخصت ہے جہاں ضرورت کے لیے پانی نہ ہو

٢٦٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ -أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ- انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّي ، فَأَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ . وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ . فَأَتَى النَّاسُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے کسی سفر میں آپ کے ساتھ گئے حتی کہ جب ہم مقام بیداء یا ذات جیش پر تھے تو میرا ہار ٹوٹ گیا۔تو رسول اللہ ﷺ اس کی تلاش میں رک گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ رک گئے۔جبکہ وہ پانی کے مقام پر نہیں تھے۔تو لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: آپ جانتے نہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے رسول اللہ ﷺ

(٢٦٢) صحيح البخاري، كتاب التيمم، باب قول الله تعالى ﴿فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا﴾: ٣٣٤۔ صحيح مسلم: ٣٦٧۔ سنن النسائي: ٣١٠۔ مسند احمد: ٢٤٢٨٣۔ موطا مالك: ١١٠۔ صحيح أبي داؤد: ٣٣٤.

اَللّٰـهُ عَـنْهُ فَقَالُوْا: أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ ؟ أَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِالنَّاسِ ، وَلَيْسُـوْا عَـلٰـى مَـاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ . فَـجَـاءَ أَبُـوْ بَـكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ .

اور لوگوں کو ٹھہرا دیا ہے جبکہ وہ پانی کے مقام پر نہیں ہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہے۔ چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھ کر سو چکے تھے۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔

فوائد:......۱۔ تیمّم کتاب وسنت اور اجماع کی رو سے ثابت ہے اور یہ اس امت کا خاصہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے نوازا اور اس کے شرف میں اضافہ کیا ہے اور امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ تیمّم فقط چہرے اور ہاتھوں کا ہے خواہ حدث اصغر ہو یا حدث اکبر اور خواہ تمام اعضاء یا بعض اعضاء کا تیمّم کیا جائے، تیمّم میں چہرہ اور دونوں ہاتھ ہی معتبر ہیں۔ (نووی: ٤/ ٥٥)

۲۔ پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں تیمّم مشروع ہے اور اس کی کوئی حد معین نہیں بلکہ تیمّم وضو کے قائمقام ہے اور اس پر وضو کے احکام کا اطلاق ہوتا ہے۔ البتہ پانی کی فراہمی کی صورت میں تیمّم ختم ہو جاتا ہے اور اس صورت میں حدث اکبر میں مبتلا شخص کا غسل کرنا لازم ہے اور باقی آدمی آئندہ نماز کے لیے وضو کریں گے۔

۳۔ اگر پانی دستیاب نہ ہو اور تیمّم میں بھی دشواری ہو تو اس صورت میں انسان کا وضو اور تیمّم کے بغیر نماز پڑھنا جائز ہے۔

۴۔ اس حدیث میں خانوادہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان ہے کہ یہ خاندان مسلمانوں کے لیے رحمت اور برکت کا باعث تھا اور اس خاندان کی وجہ سے کئی مسائل میں تخفیف ہوتی تھی۔

۵۔ کسی دنیاوی منفعت کے لیے سفر میں ایسی جگہ اترنا جائز ہے جہاں پانی نہ ہو۔ البتہ جہاں پانی میسر ہو وہاں پڑاؤ ڈالنا بہتر ہے۔ کیونکہ پانی کی صورت میں وضو وغسل کی ادائیگی میں آسانی رہتی ہے اور طہارت کی پریشانیوں سے انسان محفوظ رہتا ہے۔

۲۰۵ ......بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَضَّلَ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَهُ، وَفَضَّلَ أُمَّتَهُ عَلَى الْأُمَمِ السَّالِفَةِ قَبْلَهُمْ بِإِبَاحَتِهِ لَهُمُ التَّيَمُّمَ بِالتُّرَابِ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سابقہ انبیائے کرام پر اور آپ کی امت کو سابقہ امتوں پر، پانی کی عدم موجودگی میں مٹی سے تیمّم کرنے کی اجازت دے کر جو فضیلت عطا کی ہے، اس کا بیان

٢٦٣۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ ۔وَهُوَ سَعِيْدُبْنُ طَارِقِ الأَشْجَعِيُّ۔ عَنْ رُبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ............

عَـنْ حُـذَيْـفَةَ قَـالَ: قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ ﷺ: فُـضِّـلَـتْ هٰذِهِ الْأُمَّةُ عَلَى النَّاسِ بِثَـلَاثٍ: جُـعِـلَـتْ لَـنَـا الْأَرْضُ مَسْجِداً وَطَهُوْراً، وَجُـعِـلَـتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ ، وَأُعْـطِـيْـتُ هٰـذِهِ الآيَـاتِ مِـنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَـقَـرَةِ، مِـنْ بَيْتِ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِنْهُ أَحَدٌ قَبْلِيْ وَلَا أَحَدٌ بَعْدِيْ .

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت (امت محمدیہ) کو لوگوں پر تین چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے۔ ہمارے لیے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے۔ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح بنا دی گئی ہیں۔ اور مجھے سورہ بقرہ کی یہ آخری آیات عرش کے نیچے خزانے کے گھر سے عطا کی گئی ہیں۔ اس سے مجھ سے پہلے کسی کو کچھ دیا گیا ہے نہ میرے بعد کسی کو دیا جائے گا۔''

۲۰۶ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ التُّرَابِ فَالتَّيَمُّمُ بِهِ جَائِزٌ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس چیز پر مٹی کا اطلاق ہوتا ہے، پانی کی عدم دستیابی کے وقت اس سے تیمّم کرنا جائز ہے

وَإِنْ كَـانَ التُّـرَابُ عَـلَـى بِسَاطٍ أَوْ ثَوْبٍ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْأَرْضِ ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ خَبَرَ أَبِي مُـعَـاوِيَةَ الَّـذِيْ ذَكَـرْنَاهُ مُخْتَصَرًا اَرَادَ . جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ طَهُوْرًا أَيْ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ ، إِذَا كَـانَ الْـمُـحْـدَثُ غَيْـرَ مَـرِيْضٍ مَرَضاً يَخَافُ إِنَّ مَاسَّ الْمَاءِ التَّلَفَ أَوِ الْمَرَضَ الْمُخَوِّفَ أَوِ الْاَلَمَ الشَّدِيْدِ . لَا أَنَّهُ جُعِلَ الْأَرْضُ طَهُوْراً وَإِنْ كَانَ الْمُحْدَثُ صَحِيْحًا وَاجِدًا لِلْمَاءِ أَوْ مَرِيْضاً لَا يَضُرُّ إِمْسَاسُ الْبَدَنِ الْمَاءَ .

اگر چہ مٹی کسی چٹائی یا کپڑے پر ہو، اور اگر چہ زمین پر نہ ہو اس دلیل کے ساتھ کہ حضرت ابو معاویہ کی جو حدیث ہم نے بیان کی ہے وہ مختصر ہے۔ ''جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ طَهُوْرًا'' ہمارے لیے زمین کو پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے'' یعنی پانی کی قلت نایابی کی صورت میں جبکہ محدث ایسا مریض بھی نہ ہو جو پانی کے استعمال کی صورت میں ہلاک ہونے، مرض بڑھنے یا شدید درد میں مبتلا ہونے سے ڈرتا ہے (یعنی تندرست آدمی پانی کی عدم موجودگی میں تیمّم کر سکتا ہے) اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمارے لیے زمین کو پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے اگر چہ محدث تندرست ہو، پانی اس کے پاس موجود ہو یا وہ ایسا مریض بھی نہ ہو جسے جسم پر پانی لگانے سے کوئی خدشہ ہو (تو وہ بھی تیمّم کر سکتا ہے۔)

۲٦٤۔ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رُبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ............

(۲٦۳) صحيح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة: ۵۲۲۔ مسند احمد: ۲۲۱٦۷۔

عَـنْ حُـذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فُـضِّـلْـنَا عَلَى النَّاسِ بِثَـلَاثٍ . جُـعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِداً ، وَجُعِلَ تُـرَابُهَـا لَـنَـا طَهُـوْراً إِذَا لَـمْ نَـجِدِ الْمَاءَ ، وَجُـعِـلَـتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ ، وَأُوْتِيْـتُ هٰـؤُلَاءِ الْآيَـاتِ مِـنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَـقَرَةِ مِنْ بَيْتِ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِنْهُ أَحَدٌ قَبْلِيْ وَلَا أَحَدٌ بَعْدِيْ .

''حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں لوگوں پر تین چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے: ہمارے لیے پوری زمین مسجد بنائی گئی ہے، جب ہمیں پانی نہ ملے تو اس کی مٹی ہمارے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی ہے اور ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی مانند بنائی گئی ہیں اور سورہ بقرہ کے آخر سے یہ آیات مجھے عرش تلے کے خزانے کے گھر سے عطا کی گئی ہیں۔ اس میں سے مجھ سے پہلے کوئی (نبی) دیا گیا ہے نہ میرے بعد کسی کو دیا جائے گا۔

۲۰۷...... بَابُ إِبَاحَةِ التَّيَمُّمِ بِتُرَابِ السَّبَاخِ
شورزدہ کھاری زمین کی مٹی سے تیمّم کرنا جائز ہے

ضِـدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا أَنَّ التَّيَمُّمَ بِالسَّبْخَةِ غَيْرُ جَائِزٍ ، وَقَوْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ يَقُوْدُ إِلٰى أَنَّ التَّيَمُّمَ بِالْمَدِيْنَةِ غَيْرُ جَائِزٍ ، إِذْ أَرْضُهَا سَبْخَةٌ . وَقَدْ خَبَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهَا طَيْبَةٌ أَوْ طَابَةٌ

ہمارے اس ہم عصر کے دعویٰ کے برعکس جو کہتا ہے کہ کھاری زمین کی مٹی سے تیمّم کرنا جائز نہیں ہے۔ اس دعوے کا مطلب یہ ہوا کہ مدینہ منورہ میں تیمّم کرنا جائز نہیں کیونکہ مدینہ منورہ کی زمین شورزدہ ہے۔ جبکہ نبی اکرم ﷺ نے خبر دی ہے کہ وہ طیبہ اور طابہ (پاکیزہ اور عمدہ) ہے۔ (یعنی بوقت ضرورت اس سے تیمّم کیا جا سکتا ہے۔)

۲٦٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ..........

عَـائِشَةَ زَوْجَ الـنَّبِيِّ ﷺ قَـالَـتْ: لَـمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمْ يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ ، وَلَمْ يَمُرَّ عَـلَـيْـنَـا يَـوْمٌ إِلَّا يَـأْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَـرَفَـيِ الـنَّهَـارِ بُـكْـرَةً وَعَشِيَّةً . فَذَكَرَ الْـحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . وَقَالَ فِي الْخَبَرِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أُرِيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ .

''نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب مجھے میرے والدین کی شناخت ہوئی (یعنی جب میں نے ہوش سنبھالا) تو وہ دونوں دین دار تھے۔ اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرتا مگر اس میں صبح و شام رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لاتے تھے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور اس روایت میں ہے: تو رسول اللہ ﷺ نے

(٢٦٤) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة: ٥٢٢۔ مسند احمد: ٢٢١٦٧۔

(٢٦٥) صحيح البخاری، كتاب الكفاره، باب جوار ابی بكر فی عهد النبی ﷺ وعقده: ٢٢٩٧.

أُرِيْــتُ سَبْـخَةً ذَاتَ نَـخْـلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ . وَهُـمَـا الْحَرَّتَانِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فِي هِجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَفِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أُرِيْتُ سُبْخَةَ نَـخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ ، وَإِعْلَامُهُ إِيَّاهُمْ أَنَّهَا دَارُ هِـجْـرَتِهِـمْ ـ وَجَـمِيْـعُ الْـمَدِيْنَةِ ، كَـانَتْ هِـجْـرَتُهُـمْ ـ دَلَالَةً عَلٰى أَنَّ جَمِيْعَ الْمَدِيْنَةِ سَبْـخَةٌ وَلَوْ كَانَ التَّيَمُّمُ غَيْرَ جَائِزٍ بِالسَّبْخَةِ وَكَـانَتِ السَّبْخَةُ عَلٰى مَا تَوَهَّمَ بَعْضُ أَهْلِ عَـصْـرِنَـا ، أَنَّـهُ مِـنَ الْبَلَدِ الْخَبِيْثِ بِقَوْلِهِ: ﴿وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِداً﴾ . لَكَانَ قُوْدُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ أَنَّ أَرْضَ الْمَدِيْنَةِ خَبِيْثَةٌ لَا طَيِّبَةٌ . وَهٰـذَا قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِنَادِ ، لِمَا ذَمَّ أَهْـلُ الْمَدِيْنَةِ ، فَقَالَ: إِنَّهَا خَبِيْثَةٌ فَاعْلَمْ أَنَّ الـنَّبِيَّ ﷺ سَـمَّـاهَـا طَيِّبَةَ ـ أَوْ طَـابَةَ ـ فَـالْأَرْضُ السَّبْخَةُ هِيَّ طَيِّبَةٌ ، عَلٰى مَا خَبَرَ الـنَّبِيُّ ﷺ أَنَّ الْـمَـدِيْنَةَ طَيِّبَةٌ . وَإِذَا كَانَتْ طَيِّبَةٌ وَهِـيَ سَبْـخَةٌ فَـاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِـالتَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ الطَّيِّبِ فِي نَصِّ كِتَابِهِ . وَالنَّبِيُّ ﷺ قَـدْ أَعْـلَمَ أَنَّ الْمَدِيْنَةَ طَيِّبَةٌ ـ أَوْ طَابَةٌ ـ مَعَ إِعْلَامِهِ إِيَّاهُمْ أَنَّهَا سَبْخَةٌ . وَفِي هٰـذَا مَـا بَـانَ وَثَبَتَ أَنَّ التَّيَمُّمَ بِـالسَّبَـاخِ جَائِزٌ .

فرمایا: ''مجھے تمہارا ہجرت کا گھر دکھا دیا گیا ہے۔ مجھے دو سیاہ پتھریلی زمینوں کے درمیان کھجوروں والی شور زدہ زمین دکھائی گئی ہے۔'' لابتین سے مراد مدینہ منورہ کے دوحرے ہیں یعنی سیاہ پتھریلی زمین والے حصے'' پھر نبی اکرم ﷺ کی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کے متعلق طویل حدیث بیان کی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ''مجھے دو سیاہ پتھریلی زمینوں کے درمیان کھجوروں والی شورزدہ زمین دکھائی گئی ہے اور آپ کا انہیں بتانا کہ وہ ان کی ہجرت کی جگہ ہے'' اور پورا مدینہ منورہ ان کی ہجرت گاہ تھا، میں یہ دلیل ہے کہ پورا مدینہ شورزدہ ہے۔ اور اگر شورزدہ زمین سے تیمّم کرنا ناجائز نہ ہوتا اور شورزدہ زمین ناپاک وخبیث چیز ہوتی جیسا کہ ہمارے بعض ہم عصروں کا خیال ہے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے دلیل لیتے ہوئے: ﴿وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِداً﴾ ''اور جوخراب (زمین) ہے اس کی پیداوار بہت کم نکلتی ہے۔'' (الاعراف: ۵۸) تو ان کے اس دعوے کا مطلب یہ ہوتا کہ مدینہ منورہ خبیث و ناپاک ہے طیبہ (پاکیزہ اورعمدہ) نہیں ہے۔ یہ بعض اہل عناد کا قول ہے جو انہوں نے مدینہ منورہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ وہ خبیث زمین ہے، خوب جان لو! نبی اکرم ﷺ نے اسے طیبہ یا طابہ قرار دیا ہے۔ لہٰذا شوریدہ زمین ہی پاکیزہ ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے خبردی ہے کہ مدینہ منورہ طیبہ ہے۔ اور جب مدینہ طیبہ (پاکیزہ) ہے حالانکہ وہ کھاری زمین ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں پاک مٹی سے تیمّم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے بتایا ہے کہ مدینہ منورہ طیبہ (پاک) اور طابہ (عمدہ زمین) ہے اور انہیں یہ بھی بتایا ہے کہ وہ کھاری اور شور والی زمین ہے۔ تو

اس سے واضح ہو گیا اور ثابت ہو گیا کہ شور والی زمین سے تیمّم کرنا جائز ہے۔

فوائد:......ا۔ ان احادیث میں اس امت کے دیگر خصائص کے ساتھ اس خاصہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے تمام زمین کو مسجد قرار دیا ہے اور تمام روئے زمین کو اس امت کی پاکی کا باعث بنایا ہے۔ چنانچہ پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں وجہ الارض زمین کے ظاہر حصے سے تیمّم کر کے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے۔

۲۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں یہاں مٹی طہور ہے۔ سے مراد مطہر (یعنی پاک کرنے والی) ہے کیونکہ اگر طہور کا معنی طاہر لیا جائے تو اس امت کی خاصیت ثابت نہیں ہوتی (کیونکہ زمین تمام امم کے لیے پاک تھی، لیکن پاک کرنے والی نہیں تھی۔)

پھر ان احادیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ تیمّم پانی کی طرح حدث دور کر دیتا ہے کیونکہ پاکی کے وصف میں یہ دونوں مشترک ہیں، نیز ان روایات سے یہ بھی استدلال کیا گیا ہے کہ زمین کے تمام اجزاء سے تیمّم کرنا جائز ہے۔

(فتح الباری: ۱/ ٥٦٧)

۳۔ کیا صرف مٹی سے تیمّم جائز ہے یا زمین کے تمام اجزاء مٹی، پتھر اور زمین کے دیگر اجزاء سے تیمّم جائز ہے، اس بارے علماء کا اختلاف ہے لیکن راجح قول کے مطابق زمین کے تمام اجزاء سے تیمّم کرنا جائز ہے۔ کیونکہ قرآن حکیم میں پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں صعیداً طیباً پاک صعید سے تیمّم کرنے کا حکم ہے اور صعید کی تعیین ہی اہل لغت کے اقوال پیش خدمت ہیں، جس سے صعید کا اطلاق وجہ الارض، زمین کے ظاہر حصے (مٹی، پتھر، چونا، غرض جو بھی چیز زمین کا ظاہر حصہ ہے) پر ہوتا ہے۔

(۱)......قاموس میں ہے کہ صعید کا معنی مٹی یا وجہ الارض (زمین کا ظاہر حصہ) ہے۔

(۲)......مصباح میں ہے کہ صعید سے مقصود وجہ الارض ہے خواہ وہ مٹی ہو یا زمین کا کوئی اور جز۔ زجاج کہتے ہیں اس مفہوم میں اہل لغت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(۳)......ازہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے فرمان "صَعِيدًا طَيِّبًا" میں صعید سے مراد مٹی ہے اور ثعالبی کی کتاب فقہ اللغۃ میں صعید کا معنی زمین کے ظاہر حصہ کی مٹی درج ہے۔

۴۔ مصباح میں ہے کہ کلام عرب میں لفظ صعید کا اطلاق کئی معنوں پر ہوتا ہے (۱) زمین کے ظاہر حصہ کی مٹی (۲) وجہ الارض (زمین کا ظاہر حصہ) اور (۳) راستے پر ہوتا ہے۔ نیز مالک، ابوحنیفہ، عطاء، اوزاعی اور سفیان ثوری رحمہم اللہ کا مذہب ہے کہ زمین اور زمین کے ظاہر اجزاء سے تیمّم کرنا جائز ہے۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۲۸۱) یہی موقف راجح ہے۔

۲۰۸......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ التَّيَمُّمَ ضَرْبَةٌ وَاحِدَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لَا ضَرْبَتَانِ ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَسْحَ الذِّرَاعَيْنِ فِي التَّيَمُّمِ غَيْرُ وَاجِبٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ چہرے اور ہاتھوں کے لیے تیمّم میں ایک ہی ضرب (ایک دفعہ ہاتھ زمین پر مارنا) ہے۔ دوبار نہیں۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ تیمّم میں ذراعین (کہنیوں تک بازو) کا مسح کرنا واجب نہیں ہے

٢٦٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي التَّيَمُّمِ: ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ .

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تیمّم کے متعلق فرمایا: چہرے اور دونوں ہاتھوں کے لیے ایک ہی ضرب ہے۔''

٢٦٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فِي التَّيَمُّمِ قَالَ: ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ .

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے تیمّم کے بارے میں راویت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: چہرے اور ہاتھوں کے لیے ایک ہی ضرب (ایک بار ہاتھ مٹی پر مارنا ہے۔

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ چہرے اور ہاتھوں کے تیمّم کے لیے ایک مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا مشروع ہے، عطاء، مکحول، اوزاعی، احمد بن حنبل، اسحاق، صادق رحمہ اللہ اور امامیہ کا یہی مذہب ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں بیان کرتے ہیں کہ ابن منذر رحمہ اللہ نے جمہور علماء سے یہی قول نقل کیا ہے اور اسی قول کو ترجیح دی ہے، نیز عام محدثین بھی اسی موقف کے قائل ہیں۔ (نیل الاوطار: ١/ ٢٨٣)

۲۔ شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: صحیحین میں مذکور حدیث عمار سے تیمّم کے لیے ایک ضرب پر اکتفا کرنا صحیح اور راجح ہے حتیٰ کہ اس مقدار سے زیادہ کرنا صحیح احادیث سے ثابت ہو جائے۔ (نیل الاوطار: ١/ ٢٧٤)

تیمّم کے لیے ایک سے زیادہ ضرب کے بارے میں جتنی روایات بھی ہیں وہ ضعیف ہیں اور کلام سے خالی نہیں ہیں۔

۳۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: تیمّم کی مذکورہ صفت (چہرے اور ہاتھوں کا تیمّم) واجب ہے اور اس پر اضافہ اگر حکماً

---

(٢٦٦) (اسناده صحيح) سنن الترمذی، كتاب الطهارة، باب ماجاء في التيمم: ١٤٤ـ سنن ابی داود: ٣٢٧.

(٢٦٧) (اسناده صحيح) سنن الترمذی، كتاب الطهارة، باب ماجاء في التيمم: ١٤٤ـ سنن ابی داود: ٣٢٧.

ثابت ہو جائے تو مذکورہ طریقہ منسوخ متصور ہوگا اور حکماً اضافی صورت قابل عمل ہوگی۔لیکن آپ کا افعل حدیث میں بھی مذکورہ طریقہ کی تائید کرتا ہے سوتیمّم کا اکمل طریقہ حدیث میں مذکور طریقہ ہی ہے اور حدیث الدلیل راجح بھی یہی طریقہ ہے۔(فتح الباری: ۱/ ۵۷۵)

۲۰۹ ...... بَابُ النَّفْخِ فِي الْيَدَيْنِ بَعْدَ ضَرْبِهِمَا عَلَى التُّرَابِ لِلتَّيَمُّمِ

تیمّم کے لیے دونوں ہاتھوں کومٹی پر مارنے کے بعد ان میں پھونک مارنے کا بیان

٢٦٨ ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ بْنِ............ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَجُلًا أَتٰـى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ: إِنِّيْ أَجْنَبْتُ فَلَـمْ أَجِـدِ الْـمَـاءَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: لَا تُصَلِّ . فَقَالَ عَمَّارٌ: أَمَا تَذْكُرُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِـيْ سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ ، فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ . فَلَمَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ ، فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ ، وَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ .

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے کہا : میں جنبی ہو گیا ہوں اور مجھے پانی نہیں ملا(تو میں کیا کروں؟) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : تم نماز نہ پڑھو۔ (بلکہ پانی ملنے تک انتظار کرو) تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ کو یاد نہیں جب میں اور آپ ایک سریہ میں تھے تو ہم جنبی ہو گئے تھے اور ہمیں پانی نہیں ملا تھا۔تو آپ نے نماز نہیں پڑھی تھی جبکہ میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہوکر نماز پڑھ لی تھی۔ پھر جب ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو میں نے یہ واقعہ آپ کو بیان کیا تھا۔تو آپ نے فرمایا تھا: تمہیں صرف اتنا ہی کافی تھا۔اور نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا پھر اس میں پھونک ماری اور اس کے ساتھ اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا۔''

فوائد:......ا۔ یہ حدیث بھی دلیل ہے کہ چہرے اور ہاتھوں کا تیمّم مشروع ہے اور اس سے اضافہ ثابت نہیں۔

۲۔ تیمّم کے لیے زمین پر ہاتھ مارنے کے بعد ہاتھوں میں پھونکنا مشروع ومسنون ہے تا کہ ہاتھوں پر لگی کسی سخت چیز سے چہرہ زخمی نہ ہو یا ہاتھوں پر لگی گرد سے چہرہ گرد آلود نہ ہو جائے۔

(٢٦٨) صحيح البخاري، كتاب التيمم، باب التيمم هل ينفتح فيهما : ٣٤٧،٣٣٨۔ صحيح مسلم : ٣٦٨۔ سنن النسائي : ٣١٢۔ ابو داؤد : ٣٢٢۔ وابن حبان : ١٣٠٣.

۲۱۰ ...... بَابُ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنَ التُّرَابِ بَعْدَ ضَرْبِهِمَا عَلَى الْأَرْضِ قَبْلَ النَّفْخِ فِيْهِمَا، وَقَبْلَ مَسْحِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ لِلتَّيَمُّمِ

تیمّم کے لیے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارنے کے بعد، ان میں پھونک مارنے سے پہلے اور چہرے اور ہاتھوں کے مسح سے پہلے، دونوں ہاتھوں سے مٹی جھاڑنے کا بیان

۲٦٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، نَا أَبُوْ يَحْيٰى -يَعْنِي التَّيْمِيَّ- عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ............ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عُمَرَ ، فَقَالَ: إِنَّا نَجْنُبُ وَلَيْسَ مَعَنَا ، مَاءٌ فَذَكَرَ قِصَّتَهُ مَعَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ . وَقَالَ ، وَقَالَ - يَعْنِي عَمَّاراً - فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ أَنْ تَقُوْلَ بِيَدَيْكَ: هٰكَذَا وَهٰكَذَا ، وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى التُّرَابِ ، ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا ، وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَدْخَلَ شُعْبَةُ بَيْنَ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَبَيْنَ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي هٰذَا الْخَبَرِ ذَرًّا ، رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى ، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِي خَبَرِ الثَّوْرِيِّ وَ شُعْبَةَ نَفْضُ الْيَدَيْنِ مِنَ التُّرَابِ .

''حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے کہا: ہم جنبی ہو جاتے ہیں اور ہمارے پاس پانی نہیں ہے (تو نماز کیسے ادا کریں)، پھر انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ان کا واقعہ بیان کیا۔ کہتے ہیں: اور حضرت عمار نے فرمایا: تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے آپ کو یہ واقعہ بتایا۔ آپ نے فرمایا: تیرے لیے یہی کافی تھا کہ تو اپنے دونوں ہاتھوں سے ایسے ایسے کرتا۔'' آپ نے اپنے دونوں ہاتھ مٹی پر مارے، پھر انہیں جھاڑا پھر ان میں پھونک ماری اور ان سے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند میں امام شعبہ نے سلمہ بن کھیل اور سعید بن عبدالرحمٰن کے درمیان ذر (راوی) کو داخل کر دیا ہے۔ اس حدیث کا امام ثوری نے سلمہ سے اور انہوں نے ابو مالک اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے اور انہوں نے عبدالرحمان بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔ مگر امام ثوری اور شعبہ کی روایت میں'' ہاتھوں سے مٹی جھاڑنے'' کا ذکر نہیں ہے۔

۲۷۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، نَاالْأَعْمَشُ......

---

(٢٦٩) صحيح البخاري، كتاب التيمم، باب التيمم هل ينفخ فيهما: ٣٣٨، ٣٤٧۔ سنن ابي داود: كتاب الطهارة، باب التيمم: ٣٢٢۔ اس کی اصل صحيح البخاري كتاب التيمم: ٣٣٨۔ میں ہے۔اور صحيح مسلم: ٣٦٨۔ میں بھی ہے۔

عَنْ شَقِيْقٍ ، قَالَ: كُنْتُ جَالِساً مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَ أَبِـيْ مُوْسٰى . فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: يَا أَبَا عَبْدِ الـرَّحْـمٰـنِ أَرَأَيْـتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَـجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا ، يَتَيَمَّمُ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا يَتَيَمَّمُ . فَقَالَ أَبُوْمُوْسٰى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَـمَّـارٍ لِـعُـمَرَ: بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ ، فَتَمَرَّغْتُ فِـى الـصَّـعِيْدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ . فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِـلنَّبِيِّ ﷺ ، فَـقَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّـمَا كَانَ يَكْفِيْكَ عَلَى أَنْ تَضْرِبَ بِكَفَّيْكَ عَـلَـى الْأَرْضِ ثُمَّ تَمْسَحَهُمَا ، ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِـمَـا وَجْهَكَ وَكَـفَّيْكَ . قَـالَ أَبُـوْ بَكْرٍ ، فَـقَـوْلُـهُ فِـىْ هٰذَا الْخَبَرِ: ثُمَّ تَمْسَحَهُمَا هُوَ الـنَّـفْـضُ بِـعَيْـنِـهِ ، وَهُـوَ مَسْـحُ إِحْدَى الـرَّاحَتَيْنِ بِالْأُخْرٰى لِيَنْفُضَ مَا عَلَيْهِمَا مِنَ التُّرَابِ .

''حضرت شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوعبدالرحمان! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر ایک شخص جنبی ہو جائے تو اسے ایک ماہ تک پانی نہ ملے، کیا وہ تیمّم کرتا رہے گا؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تیمّم نہیں کرے گا (اور نہ نماز پڑھے گا) تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نے حضرت عمار کا حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ہوا قول نہیں سنا: (جس میں وہ کہتے ہیں کہ) مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک ضروری کام کے لیے بھیجا تو (راستے میں) میں جنبی ہو گیا اور مجھے پانی نہ ملا تو میں جانور کی طرح مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا (اور نماز پڑھ لی) پھر میں نے (واپس آکر) نبی اکرم ﷺ کو بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں اتنا ہی کافی تھا کہ تم اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتے پھر ان کو (آپس میں) ملتے پھر ان سے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا مسح کر لیتے۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس حدیث میں آپ کا یہ فرمان ''ثُمَّ تَمْسَحَ'' اس سے مراد دونوں ہاتھوں سے مٹی جھاڑنا ہی ہے۔ (کیونکہ) النفض ایک ہتھیلی کو دوسری کے ساتھ ملنے کو کہتے ہیں تاکہ ان پر لگی ہوئی مٹی جھڑ جائے۔

فوائد :......تیمّم کے لیے زمین پر ہاتھ مارنے کے بعد اور چہرے پر ہاتھ ملنے سے قبل ہاتھوں کو جھاڑنا مستحب ہے، اس سے ہاتھوں پر گرد وغیرہ میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

۲۱۱...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْجُنُبَ يُجْزِيْهِ التَّيَمُّمُ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ فِى السَّفَرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کے لیے سفر میں پانی کی عدم موجودگی میں تیمّم کر لینا کافی ہے

وَالـدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ التَّيَمُّمَ لَيْسَ كَالْغُسْلِ فِى جَمِيْعِ أَحْكَامِهِ ، إِذِ الْمُغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ

(۲۷۰) صحيح البخاري، كتاب التيمم، باب التيمم ضربة: ۳۴۷۔ صحيح مسلم: ۳۶۸۔ سنن النسائي: ۳۲۹۔ والدار قطني: ۱/۱۸۰۔ من طريق الحسين بن اسماعيل.

غُسْلُ ثَانٍ إِلَّا بِجَنَابَةٍ حَادِثَةٍ، وَالتَّيَمُّمُ فِي الْجَنَابَةِ يَجِبُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ عِنْدَ وُجُوْدِ الْمَاءِ:

اور اس دلیل کا بیان کہ تیمّم تمام احکام غسل میں غسل کی مانند نہیں ہے کیونکہ جنابت کی وجہ سے غسل کرنے والے شخص پر دوبارہ غسل اس وقت واجب ہوگا جب وہ دوبارہ جنبی ہوگا۔ جبکہ پانی کی عدم موجودگی میں تیمّم کرنے والا جنبی شخص پانی ملنے پر لازماً غسل کرے گا۔

٢٧١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ و ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ الثَّقَفِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رِجَاءِ الْعَطَارِدِيّ، نَا..........

عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّا سَرَيْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ، حَتَّى إِذَا كَانَ السَّحْرُ قَبْلَ الصُّبْحِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ، وَلَا وَقْعَةَ أَحْلٰى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ. وَقَالَ: ثُمَّ نَادٰى بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ ثُمَّ انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَإِذَا رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ. فَقَالَ لَهُ: مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءٌ. فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيْكَ. ثُمَّ سَارَ وَاشْتَكٰى إِلَيْهِ النَّاسُ، فَدَعَا فُلَاناً ۔ قَدْ سَمَّاهُ أَبَا رِجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ ۔ وَدَعَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ لَهُمَا: اذْهَبَا، فَابْغِيَا لَنَا الْمَاءَ. فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ سَطِيْحَتَيْنِ أَوْ مَزَادَتَيْنِ ۔ عَلٰى بَعِيْرٍ، فَذَكَرَ

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم ایک رات چلتے رہے حتیٰ کہ جب صبح سے قبل سحر کا وقت ہوا تو ہم نے پڑاؤ ڈالا، اور مسافر کے نزدیک آخری رات کی نیند سے زیادہ پُر لطف لمحہ کوئی نہیں ہوتا (لہٰذا ہم سو گئے) تو ہمیں سورج کی حرارت ہی نے بیدار کیا (یعنی صبح دیر تک سوتے رہے اور فجر کی نماز رہ گئی) پھر انہوں نے حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔ اور کہا کہ پھر آپ نے نماز کے لیے اذان کہلوائی اور لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اچانک آپ کی نظر الگ تھلگ بیٹھے ایک شخص پر پڑی جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ نے اس سے پوچھا: اے فلاں! تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا ہے؟ تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں جنبی ہو گیا ہوں اور (نہانے کے لیے) پانی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: تجھ پر پاک مٹی (سے تیمّم کرنا) لازم ہے کیونکہ وہ تجھے کافی ہو جائے گا۔ پھر آپ چل پڑے (راستے میں) لوگوں نے آپ سے

(٢٧١) صحيح البخاري، كتاب التيمم، باب الصعيد الطيب وضوء المسلم يكفيه من الماء، رقم: ٣٤٨۔ صحيح مسلم: ٦٨٢۔ مسند احمد: ١٩٠٥٢۔ وأحمد: ٣٤٣/٤۔ والدارمي: ٧٤٣۔ من طريق يحيى بن سعيد عن عوف.

الْحَدِيْثَ . وَقَالَ ، ثُمَّ نُوْدِيَ فِي النَّاسِ: أَنِ اسْقُوْا وَاسْتَقُوْا . فَسَقَى مَنْ شَاءَ وَاسْتَقَى مَنْ شَاءَ . قَالَ: وَكَانَ اٰخِرُ ذٰلِكَ أَنْ أَعْطَى الَّذِيْ أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ وَقَالَ: اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَفِي هٰذَا الْخَبَرِ أَيْضاً دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الْمُتَيَمِّمَ إِذَا صَلَّى بِالتَّيَمُّمِ ثُمَّ وَجَدَ الْمَاءَ فَاغْتَسَلَ إِنْ كَانَ جُنُباً ، أَوْ تَوَضَّأَ إِنْ كَانَ مُحْدِثاً ، لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ إِعَادَةُ مَا صَلَّى بِالتَّيَمُّمِ إِذِ النَّبِيُّ ﷺ لَمْ يَأْمُرِ الْمُصَلِّيَ بِالتَّيَمُّمِ لَمَّا أَمَرَهُ بِالْاِغْتِسَالِ بِإِعَادَةِ مَا صَلَّى بِالتَّيَمُّمِ . وَفِي الْخَبَرِ أَيْضاً دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الْمُغْتَسِلَ بِالْجَنَابَةِ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ قَبْلَ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى الْجَسَدِ غَيْرَ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ إِذِ النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا أَمَرَ الْجُنُبَ بِإِفْرَاغِ الْمَاءِ عَلٰى نَفْسِهِ وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالْبَدْءِ بِالْوُضُوْءِ وَغَسْلِ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ ، ثُمَّ إِفَاضَةُ الْمَاءِ عَلٰى سَائِرِ الْبَدَنِ ، كَانَ فِي أَمْرِهِ إِيَّاهُ مَا بَانَ وَصَحَّ أَنَّ الْجُنُبَ إِذَا أَفَاضَ عَلٰى نَفْسِهِ كَانَ مُؤَدِّياً لِمَا عَلَيْهِ مِنْ فَرْضِ الْغُسْلِ . وَفِي هٰذَا مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ بَدْءَ الْمُغْتَسِلِ بِالْوُضُوْءِ ثُمَّ إِفَاضَةُ الْمَاءِ عَلٰى سَائِرِ الْبَدَنِ اخْتِيَارٌ وَاسْتِحْبَابٌ ، لَا فَرْضٌ وَإِيْجَابٌ .

(پانی کی قلت کا) شکوہ کیا۔تو آپ نے فلاں کو بلایا۔ابورجاء نے ان کا نام بیان کیا تھا مگر عوف بھول گئے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان دونوں کو حکم دیا ”جاؤ، ہمارے لیے پانی تلاش کر کے لاؤ۔“ تو وہ دونوں (پانی کی تلاش میں) چل پڑے۔تو وہ ایک عورت سے ملے جو اپنے ، اونٹ پر دو پانی کے تھیلوں یا مشکیزوں کے درمیان سوار جارہی تھی۔ پھر حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔ اور کہا: پھر آپ نے لوگوں میں اعلان کروادیا: ”جانوروں کو پلا لو اور خود بھی پی لو“ تو جس نے چاہا (اپنے جانوروں کو) پلا لیا اور جس نے چاہا خود پی لیا۔ سب سے آخر میں آپ نے اس شخص کو پانی کا برتن دیا جو جنبی ہو گیا تھا۔ اور فرمایا: جاؤ اسے اپنے اوپر بہالو (یعنی غسل کرلو) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں یہ بھی دلیل ہے کہ تیمّم کر کے نماز پڑھنے والا شخص جب پانی پالے تو اسے غسل کرنا ہوگا اگر وہ جنبی تھا۔ اور اگر محدث تھا تو اسے وضو کرنا ہو گا۔لیکن تیمّم کے ساتھ ادا کی گئی نمازوں کا اعادہ اس پر واجب نہیں ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمّم کر کے نماز پڑھنے والے کو جب (پانی ملنے پر) غسل کرنے کا حکم دیا تو اسے تیمّم کے ساتھ پڑھی گئی نمازوں کے اعادے کا حکم نہیں دیا۔ اس حدیث میں یہ بھی دلیل ہے کہ غسل جنابت کرنے والے شخص پر اعضائے وضو کے علاوہ (باقی) جسم پر پانی بہانے سے پہلے وضو کرنا واجب نہیں ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنبی شخص کو اپنے جسم پر پانی بہانے کا حکم دیا تو اسے وضو اور اعضائے وضو کو دھونے سے ابتدا کرنے اور پھر پورے جسم پر پانی بہانے کا حکم نہیں دیا، جنبی شخص کو آپ کے حکم سے یہ واضح اور صحیح ثابت ہوگیا کہ جنبی شخص جب اپنے جسم پر پانی بہالے تو وہ فرض غسل کو ادا کرنے

والا سمجھا جائے گا۔اور اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ غسل کرنے والے شخص کا وضو سے ابتداء کرنا پھر سارے بدن پر پانی بہانا اختیاری اور مستحب عمل ہے، فرضی اور وجوبی نہیں۔''

فوائد:......اس حدیث کی بحث حدیث ۱۱۳ کے تحت گزری ہے، لیکن یہاں اس روایت کو لانے کا مقصد یہ ہے کہ نماز کا وقت آنے پر جنبی شخص پانی کی عدم موجودگی کی صورت میں تیمّم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔ پھر پانی کی دستیابی کی صورت میں اس پر غسل جنابت لازم ہے، لیکن نماز کے وقت میں نماز ادا کرنے کے بعد پانی ملنے پر نماز کا اعادہ لازم نہیں، بلکہ حالت تیمّم میں ادا کی ہوئی نماز کافی ہے۔

۲۱۲ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّيَمُّمِ لِلْمَجْدُوْرِ وَالْمَجْرُوْحِ ، وَإِنْ كَانَ الْمَاءُ مَوْجُوْدًا إِذَا خَافَ إِنْ مَاسَّ الْمَاءُ الْبَدَنَ التَّلَفَ أَوِ الْمَرَضَ أَوِ الْوَجَعَ الْمُؤْلِمَ

چیچک زدہ اور زخمی شخص کے لیے پانی کی موجودگی میں بھی تیمّم کرنے کی رخصت ہے جبکہ وہ بدن پر پانی لگنے سے ہلاک ہونے، مرض بڑھنے یا شدید درد میں مبتلا ہونے سے خوف زدہ ہو

۲۷۲۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ............

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ يَـرْفَـعُـهُ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ﴾ الآيَةَ: قَالَ إِذَا كَانَتْ بِالرَّجُلِ الْجِرَاحَةُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، أَوِ الْـقُرُوْحُ أَوِ الْجَدَرِيُّ ، فَيَجْنُبُ ، فَيَخَافُ إِنِ اغْتَسَـلَ أَنْ يَـمُـوْتَ فَلْيَتَيَمَّمْ . قَالَ أَبُوْ بَـكْـرٍ: هٰـذَا خَبَـرٌ لَـمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ﴾ ''اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو'' کے متعلق مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ: اگر مسلمان شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں زخمی ہو جائے یا اسے پھوڑے پھنسی نکل آئے یا وہ چیچک میں مبتلا ہو جائے اور وہ جنبی ہو جائے تو غسل کرنے کی صورت میں موت سے ڈرے تو وہ تیمّم کر لے۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس روایت کو عطاء بن سائب کے سوا کسی نے مرفوعا روایت نہیں کیا۔

۲۷۳۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَاعُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، نَا أَبِي أَخْبَرَنِي إِيَّاهُ الْوَلِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ أَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُ............

(۲۷۲) اسـنـاده ضعيف : الدار قطني : ۱/۱۷۷۔ من طريق يوسف بن موسى، به۔ سلسله ضعيفه : ۲٦۷۱۔ ضعيف الجامع : ٦٤۷۔ عطا بن السائب حدیث کو خلط ملط کرتا تھا۔

(۲۷۳) (اسناده حسن صحيح) سنن ابي داود، كتاب الطهارة، باب في المجروح يتمم: ۳۳۷۔ سنن الدارمي: ۷۵۸۔ وابن ماجه: ۵۷۳۔ وابن الجارود في المنتقى: ۱۲۸۔ وابن حبان: ۱۳۰٤۔ والطبراني في الكبير: ۱۱٤۷۲۔ والحاكم: ۱/۱۷۸۔ واحمد: ۳۰۵۷.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فِیْ شِتَاءٍ فَسَأَلَ ، فَأُمِرَ بِالْغُسْلِ ، فَاغْتَسَلَ . فَمَاتَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: مَا لَهُمْ ، قَتَلُوْهُ ، قَتَلَهُمُ اللّٰهُ ۔ ثَلَاثًا ۔ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ الصَّعِيْدَ ۔ أَوِ التَّيَمُّمَ ۔ طَهُوْرًا . شَكَّ فِی ابْنِ عَبَّاسٍ ثُمَّ أَثْبَتَهُ بَعْدُ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سردیوں میں جنبی ہوگیا تو اس نے (مسئلہ) پوچھا: تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا۔(اس نے غسل کیا) تو وہ فوت ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ واقعہ بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: انہیں کیا ہوا تھا، انہوں نے اسے قتل کر دیا، اللہ تعالیٰ انہیں قتل کرے، آپ نے تین مرتبہ فرمایا:(پھر فرمایا) اللہ تعالیٰ نے مٹی یا تیمّم کو پاک کرنے والا بنایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں شک ہے (کہ انہوں نے مٹی کہا یا تیمّم) پھر یہ شک ختم ہوگیا۔''

۲۱۳ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّيَمُّمِ فِی الْحَضَرِ لِرَدِّ السَّلَامِ وَإِنْ كَانَ الْمَاءُ مَوْجُوْدًا .

حضر کی حالت میں سلام کا جواب دینے کے لیے تیمّم کرنا مستحب ہے اگرچہ پانی موجود ہو

٢٧٤ ۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرُّبَيِّعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ۔يَعْنِی ابْنَ اللَّيْثِ۔ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰی..........

ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰی مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی أَبِی الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصَّمَةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُوْ جُهَيْمٍ: أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی أَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت عمیر رحمہ اللہ بیان کرتے کہ میں اور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن یسار آئے حتی کہ ہم حضرت ابوجہیم بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جمل کنویں کی جانب سے تشریف لائے تو ایک آدمی آپ کو ملا اور اس نے آپ کو سلام کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے سلام کا جواب نہ دیا حتی کہ آپ ایک دیوار کے پاس آئے (اور اپنے ہاتھوں کو دیوار پر مار کر) اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا، پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔''

(٢٧٤) صحيح البخاری، كتاب التيمم، باب التيمم فی الحضر اذا لم يجد الماء وخاف فوت الصلاة: ٣٣٧۔ صحيح مسلم: ٣٦٩۔ سنن النسائی: ٣١١۔ سنن ابی داود: ٣٢٩۔ والدارقطنی: ١/١٧٦.

فوائد:......١۔ حالت بول و براز میں سلام کا جواب دینا مکروہ ہے اور اس حالت میں مبتلا شخص کو سلام نہ کہا جائے۔

٢۔ صرف نماز کے لیے وضو فرض ہے، ذکر واذکار کے لیے طہارت شرط نہیں، لیکن باوضو ہوکر یا پانی کی دستیابی کے باوجود قصداً تیمّم کر کے ذکر کرنا، سلام کا جواب دینا مستحب فعل ہے۔

٣۔ دیوار وغیرہ سے تیمّم کرنا جائز ہے نیز سلام کے جواب کے لیے پانی کی موجودگی میں تیمّم کرنا جائز ہے، اس کے لیے نوافل وفرائض یا دیگر احکام جہاں وضو کرنا فرض ہے، پانی کی موجودگی میں بلا عذر تیمّم کرنا جائز نہیں۔

❀❀❀❀

جَمَاعُ أَبْوَابِ تَطْهِيرِ الثِّيَابِ بِالْغَسْلِ مِنَ الْأَنْجَاسِ
نجاست کی وجہ سے کپڑوں کو دھو کر پاک صاف کرنے کے ابواب کا مجموعہ

۲۱۴ ......بَابُ حَتِّ دَمِ الْحَيْضَةِ مِنَ الثَّوْبِ وَقُرْصِهِ بِالْمَاءِ وَرَشِّ الثَّوْبِ بَعْدَهُ
کپڑے سے حیض کا خون کھرچنا اور اسے پانی سے ملنا اور اس کے بعد کپڑے کو چھینٹے مارنا

۲۷۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُمْ ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَّامِ بْنِ عُرْوَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، نَا هِشَّامُ ، ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، نَا هِشَّامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ..........

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ . فَقَالَ: حُتِّيْهِ ، ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَاءِ ، ثُمَّ انْضَحِيْهِ . هٰذَا حَدِيْثُ حَمَّادٍ . وَفِي خَبَرِ ابْنِ عُيَيْنَةَ: ثُمَّ رُشِّي وَصَلِّيْ فِيْهِ . وَفِي خَبَرِ يَحْيٰى: ثُمَّ تَنْضَحِيْهِ وَتُصَلِّيْ فِيْهِ . وَلَمْ يَذْكُرِ الْآخَرُوْنَ النَّضْحَ وَلَا الرَّشَّ ، إِنَّمَا ذَكَرُوْا الْحُتَّ وَالْقُرْصَ بِالْمَاءِ ثُمَّ الصَّلَاةَ فِيْهِ ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: وَحُتِّيْهِ ثُمَّ

''حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے کپڑے کو لگ جانے والے حیض کے خون کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: اسے کھرچ دے، پھر اسے پانی سے ملو پھر اسے چھینٹے مارلو۔'' یہ حماد کی حدیث ہے۔ ابن عیینہ کی روایت میں ہے۔ ''ثُمَّ رُشِّي وَصَلِّيْ فِيْهِ'' پھر اسے پانی سے چھینٹے مار اور اس میں نماز پڑھ لے۔'' یحیٰی کی روایت میں ہے: ''ثُمَّ تَنْضَحِيْهِ وَتُصَلِّيْ فِيْهِ'' پھر اسے دھو کر اس میں نماز پڑھ لے۔'' باقی راویوں نے چھینٹے مارنے اور دھونے کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے صرف کھرچنے، پانی سے

(۲۷۵) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب غسل الدم: ۲۲۷۔ صحيح مسلم: ۲۹۱۔ سنن الترمذي: ۱۳۸۔ سنن النسائي: ۲۹۳۔ ابن ماجه: ۶۲۹۔ مسند احمد: ۲۵۷۴۲۔ موطا امام مالك: ۱۲۱۔

اقْرُصِيْهِ بِالْمَاءِ لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا .

ملنے اور پھر اس کپڑے میں نماز پڑھنے کا ذکر کیا ہے۔ جبکہ وکیع کی حدیث میں ہے: ''وُحُتِّيْـهِ ثُـمَّ اقْـرُصِيْهِ بِالْمَاءِ'' اور اسے کھرچ لو پھر اسے پانی سے مل لو' اس سے زیادہ الفاظ بیان نہیں کیے۔

فوائد :......اس حدیث میں حیض آلود کپڑے کی خوب طہارت کے طریقے کا بیان ہے کہ اولاً حیض آلود کپڑے کو کھرچا جائے، پھر اسے انگلیوں سے ملا جائے اور بعد میں اس پر خوب پانی بہایا جائے۔ اس کے بعد اگر خون کے نشانات باقی رہ جائیں تو یہ نشانات مضر نہیں ہیں۔ کیونکہ اس طریقہ سے کپڑے کی یقینی طہارت حاصل ہو جاتی ہے۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

(۱)...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نجاست کو پانی سے دھونا واجب ہے اور سر کے یا دیگر مائعات سے نجاست دھونا ناکافی ہے۔ (اس سے طہارت حاصل نہیں ہوتی) کیونکہ اس میں مامور بہ چیز کو ترک کرنا ہے۔

(۲)......حیض کا خون بالاجماع نجس ہے۔

(۳)......نجاست کے ازالہ کے لیے پانی کے استعمال کا عدد شرط نہیں، بلکہ اس میں خوب صفائی ملحوظ ہے۔ (وہ ایک مرتبہ یا کئی مرتبہ دھونے سے حاصل ہو جائے کافی ہے) (نووی: ۱۹۹/۳)

۲۱۵ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّضْحَ الْمَأْمُوْرَ بِهِ هُوَ نَضْحُ مَا لَمْ يُصِبِ الدَّمُ مِنَ الثَّوْبِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ چھینٹے مارنے کا حکم اس کپڑے کے متعلق ہے جسے خون نہ لگا ہو

۲۷۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِهَا............

أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ: أَنَّهَا سَمِعَتْ امْرَأَةً تَسْأَلُ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَتْ: إِحْدَانَا إِذَا طَهُرَتْ ، كَيْفَ تَصْنَعُ بِثِيَابِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَلْبَسُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنْ رَأَتْ فِيْهِ شَيْئًا فَلْتَحُكُّهُ ، ثُمَّ لِتَقْرُصْهُ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ وَ تَنْضَحُ فِي سَائِرِ الثَّوْبِ مَاءً وَتُصَلِّي فِيْهِ .

''حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک عورت کو نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے سنا، اس نے کہا: جب ہم سے کوئی عورت (حیض سے) پاک ہو جائے تو وہ ان کپڑوں کا کیا کرے، جو وہ (حیض کے دنوں میں) پہنا کرتی تھی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اس میں کوئی چیز (خون) دیکھے تو اسے کھرچ لینا چاہیے پھر اسے

---

(۲۷۶) اسناده حسن صحیح، سنن الترمذی: ۱۳۸۔ سنن ابی داود: ۳۶۰۔ کتاب الطهارة: باب المرأة تغسل ثوبها الذی تلبسه فی حیضها، الدارمی: ۷۷۸۔ مؤطا امام مالك: ۱۲۱.

أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بِهٰذَا مِثْلَهُ . وَقَالَ: وَقَالَ إِنْ رَأَيْتِ فِيْهِ دَماً ، فَحُكِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَاءِ ، ثُمَّ انْضَحِيْ سَائِرَهُ ثُمَّ صَلِّيْ فِيْهِ .

تھوڑے سے پانی کے ساتھ مل لینا چاہئے اور سارے کپڑے کو چھینٹے مار کر اس میں نماز پڑھ لے۔'' امام صاحب اپنے استاد یحییٰ بن حکیم سے اور وہ ابن ابی عدی سے اور وہ محمد بن اسحاق سے مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر تو اس میں خون دیکھے تو اسے پانی کے ساتھ کھرچ لو، پھر سارے کپڑے پر چھینٹے مارو، پھر اس میں نماز پڑھ لو۔''

فوائد :......حیض آلود کپڑے کو کھرچنا، پھر انگلیوں کے پوروں سے ملنا، بعد ازاں اس حصے پر پانی بہانا لازمی امر ہے۔

۲۱۶ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ وَحُكِّهِ بِالْأَضْلَاعِ

حیض کے خون والے کپڑے کو پانی اور بیری سے دھونا اور اسے لکڑی سے کھرچنا مستحب ہے

إِذْ هُوَ أَحْرٰى أَنْ يَذْهَبَ أَثَرُهُ مِنَ الثَّوْبِ إِذَا حُكَّ بِالضَّلْعِ ، وَغُسِلَ بِالسِّدْرِ مَعَ الْمَاءِ ، مِنْ أَنْ يُغْسَلَ بِالْمَاءِ بَحْتًا

کیونکہ صرف پانی سے دھونے کی بجائے جب اسے لکڑی سے کھرچا جائے اور پانی اور بیری سے دھویا جائے تو یہ خون کے اثر کو مٹانے میں زیادہ موثر اور کارگر ہے۔

۲۷۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيٰى ، نَا سُفْيَانُ عَنْ ثَابِتٍ۔وَهُوَ الْحَدَّادُ۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِيْنَارٍ مَوْلٰى أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ............

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ . فَقَالَ اغْسِلِيْهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ وَحُكِّيْهِ بِضُلْعٍ .

''حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے کپڑے کو لگنے والے حیض کے خون کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری (کے پتوں) سے دھولو اور اسے لکڑی سے کھرچ ڈالو۔''

فوائد :......خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے ام قیس بنت محصن کو حیض آلود کپڑا ہڈی سے کھرچنے کا حکم اس لیے صادر کیا کہ کپڑے سے لگی مجسم نجاست اتر جائے پھر پانی کے استعمال سے نجاست کا اثر زائل ہو جائے۔

---

(۲۷۷) اسناده صحيح، سنن النسائی، كتاب الطهارة، باب دم الحيض يصيب الثوب: ۲۹۲۔ سنن ابی داود: ۳۶۳۔ سنن ابن ماجه: ٦٢٨۔ سنن الدارمی: ۱۰۱۹۔ وابن حبان: ۲۳۵.

((اغسِلِيْهِ بِمَاءٍ وَالسِّدْرِ)) اس میں بیری کے پتوں کا اضافہ طہارت میں مبالغہ اور خوب صفائی کے لیے ہے ورنہ نجاست کی طہارت کے لیے پانی کافی ہے۔ (عون المعبود: ۲/ ٤٤)

۲۱۷ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْإِقْتِصَارَ مِنْ غَسْلِ الثَّوْبِ الْمَلْبُوْسِ فِي الْمَحِيْضِ عَلٰى غَسْلِ أَثَرِ الدَّمِ مِنْهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حیض کے دنوں میں پہنے ہوئے کپڑے کو دھونے کی بجائے صرف خون کے دھبے کو دھونے پر اکتفا کرنا جائز ہے

وَإِنْ لَّمْ يُحَكَّ مَوْضِعَ الدَّمِ بِضُلْعٍ ، وَلَا قُرْصٍ مَوْضِعَهُ بِالْأَظْفَارِ ، وَإِنْ لَمْ يُغْسَلْ بِسِدْرٍ أَيْضاً ، وَلَا رُشَّ مَا لَمْ يُصِبِ الدَّمِ مِنَ الثَّوْبِ . وَأَنَّ جَمِيْعَ مَا أُمِرَ بِهِ مِنْ قُرْصٍ بِالأَظْفَارِ وَحُكٍّ بِالأَوْضَاعِ وَغَسْلٍ بِالسِّدْرِ ، أَمْرُ اخْتِيَارٍ وَاسْتِحْبَابٍ . وَأَنَّ غَسْلَ الدَّمِ مِنَ الثَّوْبِ مُطَهِّرٌ لِلثَّوْبِ وَتُجْزِءُ الصَّلَاةُ فِيْهِ

اگرچہ خون کی جگہ کو لکڑی سے نہ کھرچا جائے، نہ اس جگہ کو ناخنوں سے ملا جائے، اور نہ اسے بیری سے دھویا جائے، اور جس حصے کو خون نہیں لگا اگرچہ اسے پانی کے چھینٹے بھی نہ مارے جائیں۔ اور ناخنوں سے ملنے، لکڑی سے کھرچنے اور بیری سے دھونے کا حکم اختیاری اور مستحب ہے۔ اور بلاشبہ کپڑے سے خون دھو دینے سے کپڑے پاک وصاف ہو جاتے ہیں اور اس میں نماز پڑھنا کافی ہے۔

۲۷۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ، نَا الْمِنْهَالُ بْنُ خَلِيْفَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ............

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ ـ أَوْ قِيْلَ لَهَا ـ كَيْفَ كُنْتُنَّ تَصْنَعْنَ بِثِيَابِكُنَّ إِذَا طَمَثْتُنَّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: إِنْ كُنَّا لَنَطْمِثُ فِي ثِيَابِنَا ، وَفِي دُرُوْعِنَا ، فَمَا نَغْسُلُ مِنْهَا إِلَّا أَثَرَ مَا أَصَابَهُ الدَّمُ . وَإِنَّ الْخَادِمَ مِنْ خَدَمِكُمُ الْيَوْمَ لَيَتَفَرَّغُ يَوْمَ طُهْرِهَا لِغَسْلِ ثِيَابِهَا .

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: یا ان سے کہا گیا: تم جب رسول اللہ ﷺ کے زمانے مبارک میں حائضہ ہو جاتی تھیں تو تم اپنے کپڑوں کو کیسے (صاف) کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا: ہم اپنے کپڑوں اور قمیصوں میں حائضہ ہو جاتی تھیں تو ہم ان میں سے صرف اتنا حصہ دھوتی تھیں جسے خون لگتا تھا۔ اور بے شک آج تو تمہارے خادموں میں سے ایک خادم اس کے پاک ہونے کے دن اس کے کپڑے دھونے کے لیے فارغ ہو جاتا ہے۔''

(۲۷۸) (اسناده ضعيف) ـ سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب المراة تغسل ثوبها الذى تلبسه فى حيضها رقم: ۳۵۹.

٢١٨ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي غَسْلِ الثَّوْبِ مِنْ عَرَقِ الْجُنُبِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ عِرْقَ الْجُنُبِ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجَسٍ

جنبی شخص کے پسینے سے کپڑے کو دھونے کی رخصت ہے اوراس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی کا پسینہ پاک ہے، نجس نہیں

٢٧٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ............

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَأْتِي أَهْلَهُ يَلْبَسُ الثَّوْبَ فَيَعْرُقُ فِيْهِ ، نَجَساً ذٰلِكَ ؟ فَقَالَتْ: قَدْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَعُدُّ خِرْقَةً أَوْ خِرَقاً ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ مَسَحَ بِهَا الرَّجُلُ الْأَذٰى عَنْهُ وَلَمْ يَرَ أَنَّ ذٰلِكَ يُنَجِّسُهُ .

''جناب قاسم بن محمد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اپنی بیوی کے پاس آتا ہے (اس سے ہم بستری کرتا ہے) پھر اپنے کپڑے پہنتا ہے تو اسے اس میں پسینہ آ جاتا ہے، کیا وہ ناپاک ہو جاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: عورت پرانے کپڑے کا ٹکڑا یا ٹکڑے رکھا کرتی تھی پھر جب یہ ہوتا (یعنی مرد ہم بستری کرتا) تو مرد اس ٹکڑے سے گندگی صاف کر لیتا اور وہ نہیں سمجھتا تھا کہ (پسینے سے) اس کے کپڑے ناپاک ہو جائیں گے۔

٢٨٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْمَكِّيُّ ، نَا الْوَلِيْدُ ـيَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍـ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ............

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ: تَتَّخِذُ الْمَرْأَةُ الْخِرْقَةَ ، فَإِذَا فَرَغَ زَوْجُهَا نَاوَلَتْهُ فَيَمْسَحُ عَنْهُ الْأَذٰى ، وَمَسَحَتْ عَنْهَا ، ثُمَّ صَلَّيَا فِي ثَوْبَيْهِمَا .

''نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عورت پرانے کپڑے کا ٹکڑا رکھ لے، پھر جب اس کا خاوند (جماع سے) فارغ ہو جائے تو وہ اسے دے دے، وہ اپنے جسم سے گندگی صاف کر لے اور وہ عورت بھی اپنے جسم سے صاف کر لے پھر وہ دونوں (غسل کرنے کے بعد) انہی کپڑوں میں نماز پڑھ لیں۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ جنبی شخص کا پسینہ نجس نہیں اور جس کپڑے کو جنبی کا پسینہ لگے اسے دھونا

(٢٧٩) اسناده صحيح، امام ابن خزیمہ اسے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

(٢٨٠) اسناده صحيح، امام ابن خزیمہ اسے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

لازم نہیں ہے۔

۲۱۹ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ عَرَقَ الْإِنْسَانِ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجَسٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ انسان کا پسینہ پاک ہے، ناپاک نہیں

۲۸۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ مُعَاذٍ ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ۔ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ۔ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلٰى أُمِّ فُلَانٍ ، فَتَبْسُطُ لَهُ نِطْعاً فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ ، فَتَأْخُذُ مِنْ عَرَقِهِ فَتَجْعَلُهُ فِي طِيْبِهَا . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ بِمِثْلِهِ . وَقَالَ: يَدْخُلُ عَلٰى أُمِّ سُلَيْمٍ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام فلاں(ام سلیم) کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے تو وہ آپ کے لیے چمڑے کا بستر بچھا دیتیں تو آپ اس پر قیلولہ کرتے (آپ سو جاتے اور آپ کے جسم مبارک سے پسینہ نکلتا) تو وہ آپ کے پسینے کو محفوظ کر لیتیں اور اسے اپنی خوشبو میں ملا کر استعمال کرتیں۔'' امام صاحب اپنے استاد محمد بن ولید کی سند سے اسی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔ اس میں ہے'' آپ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے تھے۔''

فوائد :......ا۔محرم عورتوں کے پاس جانا اوران کے ہاں آرام کرنا جائز ہے۔ نیز چمڑے کے بچھونے پر سونا جائز فعل ہے۔(نووی: ۱۵/ ۸٦)

۲۔ انسان کا پسینہ پاک ہے اور پسینہ زدہ کپڑوں کو دھونا ضروری نہیں ہے۔

۳۔ اس حدیث میں نبی ﷺ کے معجزہ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ کا پسینہ فطرت انسانی کے برعکس خوشبودار تھا۔

۲۲۰ ...... بَابُ غَسْلِ بَوْلِ الصَّبِيَّةِ مِنَ الثَّوْبِ

بچی کے پیشاب کو کپڑے سے دھونے کا بیان

۲۸۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، نَا أَسَدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى ۔، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامِ الْمِصْرِيُّ، نَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْالْأَحْوَصِ عَنْ سَمَّاكٍ عَنْ قَابُوْسِ بْنِ الْمَخَارِقِ............

(۲۸۱) صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب من زار قومًا فقال عندهم: ٦۲۸۱۔مسلم: ۲۳۳۱۔ مسند احمد: ۱۲۹٤۲.

(۲۸۲) (اسناده حسن صحیح) صحیح ابی داود: ۳۹۹۔ المشکاة: ٥۰۱۔ سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة، ماجاء فی بول الصبیی الذی لم یطعم: ٥۲۲۔ والحاکم: ١/١٦٦۔ ووافقه الذهبی،وللحدیث طرق عند البیهقی: ٢/٤١٥۔ وغیره، الصحیحه: ۸۲۱،۸۲۲.

عَـنْ لُبَـابَةَ بِـنْـتِ الْـحَـارِثِ، قَـالَتْ: بَالَ الْحُسَيْنُ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْتُ: هَاتِ ثَوْبَكَ هَاتِ أَغْسِلُهُ. فَقَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ بَوْلُ الْأُنْثٰى، وَيُنْضَحُ بَوْلُ الذَّكَرِ.

''حضرت لبابہ بنت حارث بیان کرتی ہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تو میں نے کہا: اپنا کپڑا دیجیے (لائیے) میں اسے دھو دوں، تو آپ نے فرمایا: بچی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور بچے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے مارے جاتے ہیں۔''

٢٨٣- أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ، نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا يَحْيٰى بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنِي مَحَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِيْ ....

أَبُـوْ السَّـمْحِ، قَالَ: كُنْتُ خَادِمُ النَّبِيِّ ﷺ وَجِـيْءَ بِالْحَسَنِ - أَوِ الْحُسَيْنِ - فَبَالَ عَلٰى صَـدْرِهِ، فَـأَرَادُوْا أَنْ يَـغْسِـلُوْهُ. فَقَـالَ: رُشُّوْهُ رَشًّا فَإِنَّهُ يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ بَوْلُ الْغُلَامِ.

''حضرت ابو سمح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کا خادم تھا، حضرت حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو لایا گیا تو انہوں نے آپ کے سینہ مبارک پر پیشاب کر دیا۔ صحابہ کرام نے اسے دھونا چاہا تو آپ نے فرمایا: اسے پانی سے چھینٹے مار دو کیونکہ بچی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاتا ہے۔''

٢١ ...... بَابُ غَسْلِ بَوْلِ الصَّبِيَّةِ وَإِنْ كَانَتْ مُرْضِعَةً، وَالْفَرْقُ بَيْنَ بَوْلِهَا وَبَوْلِ الصَّبِيِّ الْمُرْضِعِ

بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا اگرچہ وہ دودھ پیتی ہو اور اس کے اور دودھ پیتے بچے کے پیشاب میں فرق کا بیان

٢٨٤- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ فِـي بَوْلِ الْمُرْضِعِ: يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُـغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ،

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے متعلق فرمایا: بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے گا اور بچی کے پیشاب کو

(٢٨٣) (اسناده صحيح) صحيح ابي داود: ٤٠٢- سنن ابي داود: كتاب الطهارة، باب بول الصبي يصيب الثوب، رقم: ٣٧٧- سنن ابن ماجه: ٥٢٦.

(٢٨٤) (اسناده صحيح) صحيح ابي داود: ٤٠٣- سنن الترمذي، كتاب الجمعة عن رسول الله ﷺ، باب ما ذكر في نضح الغلام الرضيع: ٦١٠- سنن ابن ماجه: ٥٢٢- سنن ابي داود: ٣٧٨.

نَـا أَبُـوْ بَـكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى بِمِثْلِهِ . وَزَادَ: قَـالَ قَتَادَةُ: هٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ ، فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيْعاً .

دھویا جائے گا۔'' امام صاحب ابوموسیٰ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں کہ اور اس میں یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ قتادہ کہتے ہیں: یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک وہ دونوں کھانا نہ کھاتے ہوں۔ پھر جب وہ دونوں کھانا کھانے لگیں تو دونوں کا پیشاب دھویا جائے گا۔

۲۲۲ ...... بَابُ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ وَرَشِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطْعَمَ

بچے کے کھانا کھانے (کی عمر) سے پہلے اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنے اور چھینٹے مارنے کا بیان

۲۸۵۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ............

عَـنْ أُمِّ قَيْـسٍ بِـنْـتِ مِـحْصَنٍ الْأَسَدِيَّةِ ، قَـالَـتْ: دَخَـلْـتُ بِـابْنٍ صَبِيٍّ لِّي لَمْ يَأْكُلِ الـطَّـعَامَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَبَـالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ .

''حضرت ام قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے چھوٹے بیٹے کے ساتھ، جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا، آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھینٹے مارے۔''

۲۸۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ............

عَـنْ أُمِّ قَيْـسٍ بِـنْـتِ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيَّةِ: أَنَّهَا جَاءَ تِ النَّبِيَّ ﷺ بِـابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٌ لَمْ يَأْكُلِ الـطَّـعَـامَ ، فَـأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي حِـجْرِهِ ، فَبَالَ عَلَيْهِ ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ مَرَّةً قَالَ ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْـبٍ أَخْبَـرَنِيْ مَالِكٌ وَ اللَّيْثُ وَ عَمْرُو بْنُ

''حضرت ام قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بچے کو، جو کھانا نہیں کھاتا تھا، لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا، تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوا کر اسے چھینٹے مارے اور اسے دھویا نہیں۔ امام صاحب اپنے استاد یونس کی سند سے ابن شہاب سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مذکورہ بالا روایت کی

(۲۸۵) صحیح مسلم، کتاب السلام، باب التداوی بالعود الهندی وهو الكست: ۲۷۶۲،٥٦٦٥۔ سنن الترمذی: ۷۱۔ سنن ابن ماجه: ۲٤۔ مسند احمد: ۲۵۷۵٦.

(۲۸٦) صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب بول الصبیان: ۲۲۳، ٥٦٩٣۔ صحیح مسلم: ۱۰٤۔ سنن النسائی: ۳۰۲۔ سنن ابی داود: ۳۷٤۹۔ موطا امام مالك: ۱۲۸۔ سنن الدارمی: ۷۳٤.

الْـحَـارِثِ وَ یُـونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ:حَدَّثَهُمْ بِمِثْلِهِ سَواءُ الْإِسْنَادِ وَالْمَتْنِ . طرح سند اور متن بیان کیا۔

فوائد:......۱۔نومولود کو گھٹی دینا مستحب فعل ہے۔

۲۔ چھوٹے بچوں کو اہل فضل کے پاس بطور تبرک لے جانا مستحب ہے۔

۳۔ چھوٹے بچوں سے حسن معاشرت، نرمی اور تواضع اختیار کرنا مندوب ہے۔

۴۔ شیر خوار لڑکے کے پیشاب کی طہارت کے لیے پانی چھڑکنا کافی ہے، نیز علماء کا شیر خوار بچے اور بچی کے پیشاب کی طہارت کے کی کیفیت کے متعلق اختلاف ہے اور اس بارے علماء کے تین مذاہب ہیں۔

(ا)......صحیح اور راجح موقف یہ ہے کہ بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارنے کافی ہیں، لیکن بچی کے پیشاب پر پانی چھڑکنا ناکافی ہے بلکہ اسے دیگر نجاسات کی طرح دھونا واجب ہے، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، عطاء بن ابی رباح، حسن بصری، احمد بن حنبل، اسحٰق بن راہویہ رحمہم اللہ سلف کی ایک جماعت۔

(ب)......محدثین اور ابن وھب، مالکیہ کا یہی مذہب ہے۔

(ج)......بچے اور بچی دونوں کے پیشاب پر چھینٹے مارنا ناکافی ہے، بلکہ دونوں کا پیشاب دھونا واجب ہے۔ ابوحنیفہ، مالک اور اصحاب الرائے کا یہی موقف ہے۔(نووی: ۳/ ۱۹٤)

۵۔ بچے کے پیشاب کی طہارت کے لیے چھینٹے مارنا اس وقت تک کافی ہیں، جب تک اس کی خوراک کا انحصار دودھ پر ہو اور جب اس کی خوراک عام غذا بن جائے تو یہ رخصت ختم ہو جاتی ہے۔

۷۔ بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارنے سے یہ استدلال کرنا کہ شیر خوار بچے کا پیشاب پاک ہے۔ باطل ہے، بلکہ بچے کا پیشاب نجس ہوتا ہے لیکن شیر خوارگی میں یہ نجاست خفیف ہوتی ہے اور چھینٹے مارنے سے اس کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

۲۲۳ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

کپڑے سے منی دھونا مستحب ہے

۲۸۷۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا بِشْرٌ -يَعْنِي ابْنَ مُـفَـضَّـلٍ- ، حَـدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ عَـمْـرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ............

(۲۸۷) اس کی اصل صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب غسل المني وفركه، وغسل ما يصيب من المرأة: ۲۲۹۔ صحيح مسلم: ۲۸۹۔ سنن النسائي: ۲۹۵۔ سنن ابی داود: ۳۷۳۔ سنن ابن ماجه: ٥٣٦۔ مسند احمد: ۲۳۹٤٦.

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهُ مَنِيٌّ غَسَلَهُ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى بُقْعَةٍ مِّنْ أَثَرِ الْغُسْلِ فِي ثَوْبِهِ . هٰذَا لَفْظُ الصَّنْعَانِيِّ . وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ ثَوْبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَنِيِّ فَيَخْرُجُ وَفِي ثَوْبِهِ أَثَرُ الْمَاءِ . وَفِي حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ، قَالَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، أَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے کو جب منی لگ جاتی تھی تو آپ اسے دھو لیتے تھے پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے جبکہ آپ کے کپڑے میں دھونے سے پڑنے والے نشان کو دیکھ رہی ہوتی تھی۔'' یہ صنعانی کی روایت کے الفاظ ہیں۔امام ابن مبارک رحمہ اللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:''وہ کہتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے منی(لگنے کی وجہ) سے دھویا کرتی تھی تو آپ (انہیں پہن کر) باہر تشریف لے جاتے حالانکہ آپ کے کپڑے میں پانی کا اثر (دکھائی دیتا) تھا۔ یزید بن ہارون کی سند میں ''عن عائشة'' کی بجائے ''اخبرتنی عائشة'' کے الفاظ ہیں۔

فوائد :......۱۔ انسان کی منی کی طہارت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ مالک اور ابوحنیفہ رحمہما اللہ منی کے نجس ہونے کے قائل ہیں۔ البتہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: خشک منی کو کھر چنا کافی ہے اور مالک رحمہ اللہ کا قول ہے کہ خشک وتر منی کو دھونا واجب ہے۔ لیث رحمہ اللہ کا قول ہے منی نجس ہے، لیکن اس سے نماز دوبارہ پڑھنا لازم نہیں۔ حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر کپڑے پر زیادہ منی لگی ہو تو نماز دہرانا ضروری نہیں لیکن بدن پر معمولی منی لگی ہو تو نماز دوبارہ پڑھی جائے۔لیکن اکثر علماء کا موقف ہے کہ منی پاک ہے۔علی بن ابی طالب، سعد بن ابی وقاص، ابن عمر، عائشہ رضی اللہ عنہم، داود ظاہری، احمد، شافعی اور محدثین رحمہم اللہ اسی موقف کے قائل ہیں۔

منی کے نجس ہونے کے قائلین کی دلیل وہ روایات ہیں جن میں منی کو دھونے کا بیان ہے اور منی کی طہارت کے قائلین کی دلیل وہ روایات ہیں جس میں منی کو کھرچنے کا حکم ہے کیونکہ اگر منی نجس ہوتی تو اسے کھرچنا ناکافی ہوتا۔ جیسے حیض کے خون کو کھرچنا ناکافی ہے۔ نیز ان کے نزدیک منی کو دھونے والی روایات کو استحباب اور زیادہ صفائی پر محمول کیا جائے گا۔ نیز راجح قول یہ ہے کہ مرد وعورت کی منی پاک ہے۔(نووی: ۳/ ۱۹۷)

۲۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: منی کی طہارت کے قائلین کا قول راجح ہے کیونکہ اس صورت میں خبر وقیاس دونوں پر عمل ہوتا ہے، کیونکہ اگر منی نجس ہوتی تو قیاس کی رو سے اسے دھونا واجب ہوتا جیسے حیض کے خون کو دھونا واجب ہے۔ اور اسے کھرچنا ناکافی ہے۔(نیل الاوطار: ۱/ ٦٦)

۲۲۴ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمَنِيَّ لَيْسَ بِنَجَسٍ وَالرُّخْصَةُ فِي فَرْكِهِ إِذَا كَانَ يَابِساً مِنَ الثَّوْبِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ منی ناپاک نہیں ہے اور جب وہ کپڑے پر خشک ہو جائے تو اسے کھرچنے کی رخصت ہے

إِذِ النَّجَسُ لَا يَزِيْلُهُ عَنِ الثَّوْبِ الْفَرَكُ دُوْنَ الْغَسْلِ . وَفِي صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ أَصَابَهُ الْمَنِيُّ بَعْدَ فَرْكِهِ يَابِساً مَا بَانَ وَثَبَتَ أَنَّ الْمَنِيَّ لَيْسَ بِنَجَسٍ

جبکہ نجاست کپڑے سے دھوئے بغیر صرف کھرچنے سے دور نہیں ہوتی، اور نبی ﷺ کا منی والے کپڑے سے منی خشک ہونے پر اسے کھرچ کر نماز پڑھنے سے واضح اور ثابت ہو گیا کہ منی نجس نہیں ہے۔

۲۸۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ۔قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ۔ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ ، وَقَالَ سَعِيْدٌ: عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، نَا زِيَادٌ ۔يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيَّ۔ نَا مَنْصُوْرٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ۔يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ۔ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ ، ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْمِصْرِيُّ ، نَا أَسَدٌ ۔يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى۔ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ زَيْدِ اللَّخْمِيُّ التِّنِّيْسِيُّ ، نَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْقُرْشِيُّ ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، نَا هِشَّامُ بْنُ حَسَّانَ بْنِ أَبِيْ مَعْشَرٍ عَنِ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، نَا يَعْلٰى ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا يَعْلٰى ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِيْ ، نَا مَهْدِيٌّ ۔وَهُوَ ابْنُ مَيْمُوْنٍ۔ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا مُسَدَّدٌ ، نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ مُقْسِمٍ وَ حَمَّادِ بْنِ أَبِيْ سَلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا الْخِضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شِجَاعٍ وَ ابْنُ الطَّبَّاعِ ، قَالَا أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ ، أَنَّا الْمُغِيْرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ح ، وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ ، نَا حَمَّادٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ ۔عَنْ حَمَّادٍ۔ وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ۔

عَـنْ إِبْـرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِى عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِى عُـرُوبَةَ، ح وَحَـدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِى مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَـنْ الْأَسْـوَدِ، ح وَحَـدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرِ الْوَاسِطِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ -يَعْنِى ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ- عَنْ خَالِدٍ -وَهُوَ الْـحَذَّاءُ- عَنْ أَبِىْ مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَ الْأَسْوَدَ، ح وَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا أَسَدٌ، قَالَ، نَا الْمَسْعُوْدِىُّ عَنِ الْحَكَمِ وَ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَـكِيْمٍ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ، نَا الْمَسْعُوْدِىُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، ح وَنَا بِشْرُ بْنُ مُـعَـاذِ الْـعَقَدِىُّ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَنَا أَبُوْهَاشِمِ الرُّمَّانِىُّ عَنْ أَبِىْ مِجْلَزٍ لَاحَقِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الـلّٰـهِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ ، ح وَثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقِ الْمِصْرِىُّ، نَا أَسَدُ بْنِ مُوْسٰى، نَا قَزْعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ، نَا حَمِيْدُ الْأَعْرَجُ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا هَانِئُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا قُزْعَةُ عَنِ ابْنِ أَبِى نَجِيْحٍ وَ حُمَيْدِ الأَعْرَجِ عَنْ مُجَاهِدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَـا أَبُـوْ دَاوُدَ وَحَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، نَا الْقَاسِمُ وَنَا عَلِىُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِىُّ، نَا زَيْدٌ - يَعْنِى ابْنَ أَبِـى الـزَّرْقَاءِ - عَنْ جَعْفَرٍ - وَهُوَ ابْنُ بُرْقَان - عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا حَسَـنُ بْنُ الرُّبَيِّعِ ، نَا أَبُوْ الْأَحْوَصِ ، ثَنَا شَبِيْبُ بْنُ غَرْقَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابِ الْخَوْلَانِىِّ كُلُّ هٰؤُلَاءِ............

عَـنْ عَـائِشَةَ: أَنَّهَـا كَـانَتْ تَفْرُكُ الْمَنِىَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . مِنْهُمْ مَنِ اخْتَصَرَ الْـحَـدِيْثَ ، وَمِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَ نُزُوْلَ الضَّيْفِ بِهَا، وَغَسْلَهُ مَلْحَفَتَهَا، وَقَوْلَهُ: وَقَدْ رَأَيْتُنِىْ وَأَنَا أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی (خشک ہونے پر) کھرچ دیا کرتی تھیں۔'' بعض راویوں نے مختصر حدیث بیان کی ہے اور بعض نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس مہمان ٹھہرنے اور اس کے آپ کے لحاف کو دھونے کا واقعہ بھی ذکر کیا ہے۔ اور ان کا یہ فرمان بھی کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچتے ہوئے دیکھا ہے۔''

۲۸۹۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ حَدَّثَنِى أَبِى عَنْ أَبِيْهِ سَلَمَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الأَسْوَدِ..........

(۲۸۸) صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب حکم المنی: ۴۳۴۔ سنن الترمذی: ۱۱۶۔ سنن النسائی: ۲۹۷۔ سنن ابی داود: ۳۷۱۔ ابن ماجه: ۵۳۵،۵۳۹۔ مسند احمد: ۲۳۰۲۹.

عَـنْ عَـائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كُنْتُ آخُذُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَصَاةِ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے جنابت (منی) کنکر کے ساتھ صاف کیا کرتی تھی۔''

٢٩٠ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نَا إِسْحَاقُ ـ يَعْنِي الأَزْرَقَ ـ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ..........

عَـنْ عَـائِشَةَ: أَنَّهَـا كَـانَتْ تَحُتُّ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچ دیتی تھیں اور وہ اس میں نماز پڑھتے۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۲۸۷ کے تحت ملاحظہ کریں۔

٢٢٥ ...... بَابُ نَضْحِ الثَّوْبِ مِنَ الْمَذِيّ إِذَا خُفِيَ مَوْضِعُهُ فِي الثَّوْبِ

جب کپڑے میں مذی لگنے کے مقام کا پتہ نہ ہو تو اس پر پانی چھڑکنے کا بیان

٢٩١ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، نَا مُحَمَّدُ بْـنُ إِسْحَاقَ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَّانَ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ ، قَالَ: كُنْتُ أَلْقَىْ مِنَ الْمَذِيّ شِدَّةً وَعَنَاءً ، وَكُنْتُ أَكْثِرُ الْاِغْتِسَالَ مِـنْـهُ ، فَسَـأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: إِنَّمَا يُجْزِيْكَ الْوُضُوْءُ . قُلْتُ فَكَيْفَ بِـمَـا يُـصِيْـبُ ثَـوْبِيْ مِنْهُ؟ قَالَ: يَكْفِيْكَ أَنْ تَـأْخُـذَ كَـفًّـا مِـنْ مَـاءٍ تَنْضَحَ بِهِ مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرٰى أَنَّهُ أَصَابَ . وَقَالَ ابْنُ أَبَّانَ قَالَ حَـدَّثَـنِـيْ سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ . قَالَ

''حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مذی کی وجہ سے بڑی سختی اور تکلیف کا سامنا کرتا تھا۔ اور اس کی وجہ سے بکثرت غسل کیا کرتا تھا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''تمہیں صرف وضو کرنا کافی ہے۔'' میں نے عرض کی: جو مذی میرے کپڑوں کو لگ جائے اسے کیسے صاف کروں؟ آپ نے فرمایا: تیرے لیے کافی ہے کہ تو ایک چلو پانی لے اور تیرے خیال میں جہاں مذی لگی ہو وہاں کپڑے پر چھڑک دے۔'' ابن ابان کہتے ہیں: مجھے

(٢٨٩) اسناده ضعيف: النسائی: ٣٠١، ٣٧٢ـ أحمد: ٦/٩٧، ١٢٥، ١٣٢ـ وابن حبان: ١٣٨٠ـ والبيهقی فی الكبرى: ٣٩٦٨ـ من طريق عن الاسود عن عائشة ينحوه۔ یہ روایت سنداً ضعیف ہے، مگر دوسری روایت میں حتی کہ کھرچنے کا مسئلہ ثابت ہے۔

(٢٩٠) اسناده صحيح، الصحيحة: ٣١٧٢ـ وأحمد: ٦/١٣٥ـ

(٢٩١) (اسنـاده حسن) سنن الترمذی، كتاب الطهارة، باب فی الذی يصيب الثوب۔ ١١٥ـ سنن ابن ماجه: ٥٠٦ـ سنن الدارمی: ٧٢٣ـ وابن حبان: ٢٤٠.

أَبُـوْ بَكْرٍ: حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذِيِّ . قَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ . قُـلْـتُ: أَرَأَيْـتَ بِـمَـا يُـصِيْبُ ثِيَابَنَا ؟ قَالَ: يَـكْـفِيْكَ أَنْ تَـأْخُـذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهِ ثَوْبَكَ ، حَيْثُ تَرٰى أَنَّهُ أَصَابَ . قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلَ أَبْوَابِ الْمَذِيِّ .

سعید بن عبید بن سباق نے حدیث بیان کی ہے۔امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے مذی کے متعلق پوچھا، (تو آپ نے فرمایا) اس میں وضو کرنا چاہیے۔ میں نے عرض کی: جو ہمارے کپڑوں کو لگ جائے اس کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: تیرے لیے کافی ہے کہ تو ایک چلو پانی لے کر اپنے کپڑے پر چھڑک دے جہاں تیرے خیال میں مذی لگی ہے۔'' میں مذی کے متعلق ابواب سے پہلے املاء کروا چکا ہوں۔

فوائد:......۱۔ مذی ناقض وضو ہے، اس کی وضاحت حدیث ۲۲،۲۳ میں بیان ہوئی ہے۔

۲۔ کپڑے کو مذی لگی ہو تو اس حصہ پر پانی چھڑکنے سے اس حصہ کی طہارت حاصل ہو جاتی ہے، اسے دھونا لازم نہیں ہے۔

۲۲۶...... بَابُ ذِكْرِ وَطْءِ الْأَذَى الْيَابِسِ بِالْخُفِّ وَالنَّعْلِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ لَا يُوْجِبُ غَسْلَ الْخُفِّ وَلَا النَّعْلِ. وَاَنْ تَطْهِيْرَهُمَا يَكُوْنُ بِالْمَشْيِ عَلَى الْأَرْضِ الطَّاهِرَةِ بَعْدَهَا

خشک گندگی کو موزے اور جوتے سے روندنے کا بیان، اور اس دلیل کا بیان کہ گندگی روندنے سے موزے اور جوتے کو دھونا واجب نہیں ہوتا اور ان دونوں کی صفائی اس (گندگی) کے بعد پاک زمین پر چلنے سے ہو جائے گی

۲۹۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْأَنْطَاكِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وَطِـئَ أَحَـدُكُـمُ الْأَذٰى بِـخُـفِّهِ أَوْ نَعْلِهِ فَـطُـهُـوْرُهُمَا التُّرَابُ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ أَبِي النَّصْرِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ فِي قِصَّةِ النَّعْلَيْنِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ ، قَدْ خَرَّجْتُهُ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے موزے یا اپنے جوتے سے گندگی روندے تو ان دونوں کی صفائی ستھرائی مٹی ہے۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس باب کے متعلق دو جوتوں کے قصے کے بارے میں ابو نصر کی حضرت ابو سعید سے

(۲۹۲) (اسناده صحيح) صحيح سنن ابى داود: ۴۱۱۔ سنن ابى داود: كتاب الطهارة، باب فى الأذى يصيب النعل: ۳۸۶۔ الحاكم: ۱/۱۶۶۔ من حديث محمد بن كثير الصنعانى به و ابن حبان: ۲۴۸.

روایت، میں کتاب الصلاۃ میں بیان کر چکا ہوں۔

فوائد:......امام بغوی رحمہ اللہ ''شرح السنۃ'' میں رقمطراز ہیں کہ اکثر علماء کا مذہب ظاہر حدیث کے موافق ہے کہ اگر موزے یا جوتے کے اکثر حصہ کو نجاست لگی ہو پھر اسے زمین پر رگڑنے سے اکثر نجاست ختم ہو جائے تو وہ جوتا پاک ہو جاتا ہے اور اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ شافعی کا قدیم قول یہی ہے لیکن ان کا جدید قول یہ ہے کہ اس صورت میں نجس جوتے وغیرہ کو پانی سے دھونا واجب ہے۔

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ حجۃ اللہ البالغہ میں بیان کرتے ہیں کہ جوتے اور موزے کو ایسی نجاست لگی ہے، جس کی ساخت ایسی ہے کہ وہ زمین پر رگڑنے سے پاک ہو جاتی ہے کیونکہ جوتے اور موزے کا تلوا وغیرہ سخت ہوتا ہے۔ جس سے نجاست جوتے میں داخل نہیں ہو سکتی، نیز خشک و تر نجاست کی صفائی کے بارے یہی حکم ہے۔ (عون المعبود: ۲/ ۵۷)

۲۲۷ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَسَاجِدِ وَتَقْذِيرِهَا

مساجد میں پیشاب کرنے اور انہیں گندہ اور آلودہ کرنے کی ممانعت کا بیان

۲۹۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، وَنَا بَهْزٌ۔ يَعْنِي ابْنَ أَسَدِ الْعَمِيَّ ۔ نَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ............

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِداً فِي الْمَسْجِدِ وَأَصْحَابُهُ مَعَهُ، إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ. فَقَالَ أَصْحَابُهُ: مَهْ مَهْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: لَا تُزْرِمُوْهُ، دَعُوْهُ. ثُمَّ دَعَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ لَا يَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنَ الْقَذَرِ وَالْبَوْلِ ۔ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ۔ إِنَّمَا هُوَ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ: قُمْ فَأْتِنَا بِدَلْوٍ مِنَ الْمَاءِ، فَشَنَّهْ عَلَيْهِ. فَأَتَى بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ کے صحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ تھے کہ اچانک ایک بدو آیا تو اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ آپ کے صحابہ نے کہا: رکو، رکو تو نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ سے فرمایا: اس کا پیشاب نہ روکو، اسے چھوڑ دو (جب وہ فارغ ہو گیا) پھر اسے بلایا اور فرمایا: یہ مسجد گندگی اور پیشاب کے لیے مناسب نہیں ہے۔ یا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یہ تو قرآن مجید کی تلاوت، اللہ کے ذکر اور نماز کے لیے (بنائی گئی) ہیں۔ پھر نبی ﷺ نے صحابہ میں سے ایک شخص سے کہا: اٹھو، ہمارے پاس پانی کا ایک ڈول لاؤ اور اسے اس (پیشاب) پر بہا دو'' تو وہ پانی کا

(۲۹۳) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات، رقم الحديث: ۱۰۰/۲۸۵۔ صحيح البخاري: ۲۱۹،۶۰۲۵۔ الارواء: ۱۷۱۔ وابن حبان: ۱۳۹۸.

ایک ڈول لے کر آیا اور اسے اس پر بہا دیا۔

فوائد:......ا۔ انسان کا پیشاب نجس ہے اور اس پر اجماع منقول ہے۔ نیز صغیر وکبیر کے پیشاب میں کوئی فرق نہیں، البتہ شیر خوار بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارنے سے طہارت حاصل ہو جاتی ہے۔

۲۔ مسجد کا احترام اور اسے نجاست وگندگی سے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

۳۔ نجس زمین پر پانی بہانے سے وہ پاک ہو جاتی ہے اور طہارت کے لیے اسے کھودنا شرط نہیں ہے۔ شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔

۴۔ نجاست وغلاظت کو دھونے والا پانی پاک ہوتا ہے۔

۵۔ اگر جاہل آدمی شریعت کی مخالفت استخفاف وعناد سے نہ کرے تو غلطی میں اس سے نرم سلوک کیا جائے اور بعد میں اسے ضروری تعلیم سے آگاہ کیا جائے۔

۶۔ دو ضرر رساں چیز میں سے کم ضرر چیز کے احتمال کے باوجود زیادہ ضرر رساں چیز کا خاتمہ کیا جائے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے دیہاتی شخص کو پیشاب کرتے دیکھ کر فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ علماء بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ کے اس فرمان (اسے چھوڑ دو) میں دو مصلحتیں ہیں:

(۱)...... اگر آپ اس کا پیشاب بند کرا دیتے تو وہ تکلیف سے دو چار ہوتا۔ جب کہ نجاست تو واقع ہو چکی تھی پیشاب کی زیادتی کا احتمال اسے تکلیف سے دو چار کرنے سے بہتر تھا۔

(۲)...... اس دیہاتی کے پیشاب سے مسجد کا معمولی حصہ نجس ہوا تھا۔ لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اگر اسے پیشاب کے دوران روک دیتے تو اس وجہ سے اس کے کپڑے، بدن اور مسجد کی زیادہ جگہ نجس ہو جاتی۔

۷۔ مساجد کو غلاظت، کوڑا کرکٹ، تھوک، شور، جھگڑے، بیع وشراء اور ہمہ قسم کے عقود سے محفوظ رکھنا لازم امر ہے۔

(شرح النووی: ۳/ ۱۸۹، ۱۹۰)

۲۲۸ ...... بَابُ سَلْتِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ بِالْإِذْخِرِ إِذَا كَانَ رَطْباً

تروتازہ منی کو اذخر (گھاس) سے کپڑے کے ساتھ صاف کرنا

۲۹٤ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا مُعَاذٌ ـ يَعْنِي ابْنَ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيّ ـ نَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ، قَالَ ....

قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْلُتُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِهِ بِعَرْقِ الْإِذْخِرِ ثُمَّ يُصَلِّي

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے کپڑے سے منی کو اذخر کی جڑ سے صاف کر لیا کرتے تھے پھر

(۲۹٤) (اسناده حسن) ارواء الغليل: ۱۸۰ ـ صحيح الجامع: ٤٩٥٣ ـ ذكره البنانى الفتح الربانى: ۱/ ۲۵۰ ـ

فِيْهِ ، وَيَحُتُّهُ مِنْ ثَوْبِهِ يَابِساً ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ .

اس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے، اور اگر وہ خشک ہوتی تو اسے اپنے کپڑے سے کھرچ دیتے پھر اس میں نماز پڑھ لیتے۔

أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْـنُ يَـحْيٰـى ، نَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ ، نَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَـمَّـارٍ: بِمِثْلِهِ . غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِعَرَقِ الْإِذْخِرِ عَـنْ ثَـوْبِـهِ وَيُـصَـلِّـيْ فِيْهِ . قَالَتْ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُبْصِرُهُ جَافًا فَيَحُتُّهُ وَيُصَلِّيْ فِيْهِ .

امام صاحب اپنے استاد محمد بن یحییٰ کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ: ''آپ اپنے کپڑے سے اذخر کی جڑ کے ساتھ منی کو صاف کر لیتے اور اس میں نماز پڑھ لیتے۔''

٢٩٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ يَحْيٰى ـ نَا أَبُوْ قُتَيْبَةَ ، نَا عِكْرَمَةُ ـ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ ـ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ـ وَهُوَ ابْنُ عَبْيَدِ بْنِ عُمَيْرٍ............

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأَى الْجَنَابَةَ فِي ثَوْبِهِ جَافَةً فَحَتَّهَا .

وہ کہتی ہیں: اور نبی اکرم ﷺ اسے خشک دیکھتے تو اس کو کھرچ دیتے اور اس کپڑے میں نماز پڑھ لیتے۔''

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۲۸۷ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۲۲۹ ......بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قَطْعِ الْبَوْلِ عَلَى الْبَائِلِ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ الْفِرَاغِ مِنْهُ

مسجد میں پیشاب کرنے والے کو پیشاب کو فارغ ہونے سے پہلے روکنا منع ہے

وَالـدَّلِيْـلِ عَـلٰـى أَنْ صَبَّ دَلْوٍ مِنْ مَاءٍ يُطَهِّرُ الْأَرْضَ وَإِنْ لَّمْ يُحْفَرْ مَوْضِعُ الْبَوْلِ ، فَيُنْقَلُ تُرَابُهُ مِنَ الْـمَسْـجِـدِ عَـلٰى مَا زَعَمَ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّينَ . إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْعَمَ عَلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِأَنْ بَعَثَ فِيْهِمْ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُيَسِّراً لَا مُعَسِّراً

اور اس دلیل کا بیان کہ ایک ڈول پانی بہا دینے سے زمین پاک ہو جاتی ہے اگرچہ پیشاب والی جگہ کو کھود کر مسجد سے باہر پھینکا جائے جیسا کہ بعض عراقیوں کا خیال ہے (کہ مٹی مسجد سے باہر پھینک دینی چاہئے) جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں پر انعام واحسان کیا ہے کہ میں اپنے نبی ﷺ کو آسانی کرنے والا، تنگی نہ کرنے والا بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔

٢٩٦ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ الـطَّـاهِـرِ ، نَـا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ـ نَا ثَابِتٌ............

عَـنْ أَنَـسٍ: أَنَّ أَعْـرَابِيًا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ ، فَوَثَبَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدو نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو کچھ لوگ (اسے ڈانٹنے اور روکنے کے لیے)

(٢٩٥) اسناده حسن: أحمد: ٦/٢٤٣.

(٢٩٦) صحيح البخاري، كتاب الادب، باب الرفق في الامر كله: ٦٠٢٥، ٢١٩ـ صحيح مسلم: ٢٨٤.

لَا تَزْرِمُوْهُ ، ثُمَّ دَعَا بِدَلْوِ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ .

اس کی طرف لپکے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا پیشاب نہ رکو، پھر ایک ڈول پانی منگوا کر اس پر بہا دیا۔''

۲۹۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْيَحْمَدِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ أَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ............

أَبَاهُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَعْرَابِياً بَالَ فِى الْمَسْجِدِ فَثَارَ النَّاسُ إِلَيْهِ لِيَمْنَعُوْهُ ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: دَعُوْهُ أَهْرِيقُوْا عَلٰى بَوْلِهِ ذُنُوْباً مِنْ مَاءٍ - أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ - فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اسے روکنے کے لیے اس کی طرف دوڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: اسے چھوڑ دو، اس کے پیشاب پر پانی سے بھرا ایک ڈول ڈال دو، بے شک تمہیں آسانی کرنے والے بنا کر بھیجا گیا ہے، تنگی اور سختی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجا گیا۔''

۲۹۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ ، قَالَ حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِىْ سَعِيْدٌ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ الْجَزَرِيِّ، نَا إِبْرَاهِيْمُ - يَعْنِى ابْنَ صَدَقَةَ - قَالَ نَا سُفْيَانُ - وَهُوَ ابْنُ حُصَيْنٍ - عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ، ح وَحَدَّثَنَا الْمَخْزُوْمِىُّ، نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ: ....

فَذَكَرُوْا الْحَدِيْثَ . وَفِى حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ: إِنَّ فِى دِيْنِكُمْ يُسْرًا .

''امام صاحب نے مذکورہ بالا روایت اپنے کئی اساتذہ کی سند سے بیان کی ہے، سفیان بن حصین کی روایت میں ہے: ''بے شک تمہارے دین میں آسانی ہے۔''

فوائد:......مکرر ۲۹۳۔

۲۳۰ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ نَضْحِ الْأَرْضِ مِنْ رَبْضِ الْكِلَابِ عَلَيْهَا

زمین پر کتے کے بیٹھنے سے اس پر پانی چھڑکنا مستحب ہے

۲۹۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْرِ الْأَيْلِيُّ، أَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ ، حَدَّثَهُمْ

(۲۹۷) صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب صب الماء علی البول فی المسجد: ۲۲۰۔ سنن الترمذی: ۱۴۷۔ سنن النسائی: ۵۶۔ مسند احمد: ۷۴۶۷۔ وابن ماجه: ۵۲۹.

(۲۹۸) سنن ابی داؤد: الطهارة، باب الارض يصيبها البول رقم: ۳۸۰۔ ترمذی، الطهارة، باب، ماجاء فی البول يصيب الأرض رقم: ۱۴۷۔ مسند حمیدی رقم: ۹۴۴.

عَـنْ عُقَيْلٍ . قَالَ أَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ..........

مَيْـمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ أَخْبَـرَتْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ ﷺ أَصْبَـحَ ذَاتَ يَـوْمٍ وَهُوَ وَاجِمٌ ، يُـنْكِرُ مَا يُرٰى مِنْهُ ، فَسَأَلَتْهُ عَمَّا أَنْكَرْتُ مِنْهُ ، فَقَالَ لَهَا: وَعَدَنِیْ جِبْرِيْلُ أَنْ يَلْقَانِی اللَّيْلَةَ: فَلَمْ أَرٰهُ أَمَا وَاللّٰهِ مَا أَخْلَفَنِی . قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ: وَكَـانَ فِـی بَيْتِی جَرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ نَضَدٍ لَّنَا فَأَخْرَجَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، ثُمَّ نَضَحَ مَكَانَهُ بِـالْمَاءِ بِيَدِهِ ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَعَدْتَّنِیْ ثُمَّ لَمْ أَرَكَ؟ فَـقَالَ جِبْرِيْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ .

''نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن غمگین اور اداس حالت میں صبح کی، آپ کی یہ حالت خلاف معمول تھی، میں نے آپ کی اس خلاف معمول حالت کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے آج رات مجھے ملنے کا وعدہ کیا تھا لیکن میں نے انہیں دیکھا نہیں، اللہ کی قسم! انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔'' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میرے گھر میں پلنگ کے نیچے ایک کتے کا چھوٹا بچہ بیٹھا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے باہر نکال دیا پھر اپنے ہاتھ سے اس جگہ پانی چھڑکا۔ پھر جب رات ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں کہا: آپ نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا پھر میں نے آپ کو دیکھا نہیں؟ (اس کی کیا وجہ تھی؟) تو جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: بے شک ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔''

فوائد :......۱۔بعض علماء نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ کتا نجس ہے اور انہوں نے نضح سے دھونا مراد لیا ہے لیکن مالکیہ نے اس حدیث کے معنی میں تاویل کی ہے کہ جس جگہ کتے کا پلا بیٹھا تھا، اسے اس خطرہ کے پیش نظر دھویا گیا کہ اس نے کہیں پیشاب یا پاخانہ نہ کر دیا ہو۔(نووی: ۱٤/۸۲).

۲۔ جس گھر میں کتا اور تصویر ہو وہاں رحمت، برکت اور استغفار کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جب کہ کراماً کاتبین ہمیشہ انسان کے ساتھ رہتے ہیں۔

۳۔ وعدے کے بعد اگر کوئی شرعی رکاوٹ آ جائے تو ایسے وعدے کو موخر کرنا تاوقتیکہ رکاوٹ ختم ہو جائے، درست ہے۔

---

(۲۹۹) صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم تصویر صورة الحیوان: ۲۱۰۵۔ سنن النسائی: ٤۲۸۳۔ سنن ابی داود: ٤۱۵۷۔ مسند احمد: ٦/۳۳۰۔ وابن حبان: ۵٦۲۰.

۲۳۱ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مُرُوْرَ الْكِلَابِ فِي الْمَسَاجِدِ لَا يُوْجِبُ نَضْحاً وَلَا غَسْلًا

اس دلیل کا بیان کہ مساجد میں کتوں کے گزرنے سے پانی چھڑکنا یا دھونا واجب نہیں ہے

۳۰۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَنْقَذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ، أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِيْ ....

حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ بِأَعْلٰى صَوْتِهِ: اجْتَنِبُوْا اللَّغْوَ فِي الْمَسْجِدِ. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمَرَ: كُنْتُ أَبِيْتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنْتُ فَتًى شَابًّا عَزَباً وَكَانَتِ الْكِلَابُ تَبُوْلُ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدَ وَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئاً مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: يَعْنِي تَبُوْلُ خَارِجَ الْمَسْجِدِ وَتُقْبَلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَمَا بَالَتْ.

''حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں بلند آواز سے فرمایا کرتے تھے:''مسجد میں بے فائدہ باتوں سے اجتناب کرو۔'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد میں رات گزارا کرتا تھا حالانکہ میں کنوارہ نوجوان تھا۔ اور کتے مسجد میں پیشاب کر دیا کرتے تھے اور مسجد میں آتے جاتے رہتے تھے اور وہ (صحابہ کرام) اس وجہ سے پانی نہیں چھڑکتے تھے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا) مطلب یہ ہے کہ کتے مسجد سے باہر پیشاب کرتے تھے، پیشاب کرنے کے بعد وہ مسجد میں گھومتے رہتے تھے۔''

فوائد :......۱۔ مسجد عبادت گاہ ہے اس کا مسلمانوں کے رفاہی امور میں استعمال جائز ہے، مگر لازم ہے کہ اس کے آداب کا خاص خیال اور اہتمام کیا جائے۔

۲۔ جب زمین خشک ہو جائے اور نجاست ظاہر نہ ہو تو زمین پاک شمار ہوتی ہے۔

۳۔ نوجوانوں کو مسجد میں سونے سے اس وجہ سے روکنا کہ انہیں احتلام ہو جاتا ہے۔ شرعًا اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۰) صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب اذا شرب الكلب فی اناء أحدكم فليغسله سبعًا، رقم: ۱۷٤۔ سنن ابی داؤد، كتاب الطهارة، باب فی طهور الارض اذا يبست: ۳۸۲۔ مسند احمد: ۵۱۳۳.

كِتَابُ الصَّلَاةِ
نماز کے احکام ومسائل

المختصر من المختصر من المسند الصحيح عن النبى ﷺ

على الشرط الذى الشترطنا فى كتاب الطهارة

١ ...... بَابُ الْبَدْءِ فَرْضِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ
نماز پنجگانہ کی فرضیت کی ابتدا کا بیان

٣٠١ـ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ ابْنُ أَبِى عَدِىٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِى عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَّادَةَ............

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ ـ رَجُـلٌ مِـنْ قَـوْمِهِ ـ أَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَيْـنَمَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ سَـمِـعْـتُ قَـائِلًا يَـقُوْلُ: خُذْ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ ، فَأُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيْهَا مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ قَـالَ ، فَشُرِحَ صَدْرِىْ إِلٰى كَذَا وَكَذَا . قَالَ قَتَـادَةُ: قُـلْـتُ مَا يَعْنِى بِهِ ؟ قَالَ إِلٰى أَسْفَلَ بَـطْـنِـهِ ـ فَـاسْتُـخْـرِجَ قَلْبِىْ ، فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْـزَمَ ، ثُـمَّ أُعِيْدَ مَكَانَهُ ، ثُمَّ حُشِىَ إِيْمَاناً وَحِكْمَةً . ثُمَّ أُتِيْتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ ، يُقَالُ لَهُ: الْبُرَّاقُ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَقَعُ خُطَاهُ أَقْـصٰـى طَرَفِهِ ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقْتُ

''حضرت انس بن مالک اپنی قوم کے ایک شخص حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس اثنا میں کہ میں بیت اللہ کے پاس سونے اور بیدار ہونے کی درمیانی حالت میں تھا جب میں نے ایک کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا: تین میں سے درمیان والے کو لے لو ۔ چنانچہ میرے پاس سونے کا ایک تھال لایا گیا جس میں آب زمزم تھا۔ آپ نے فرمایا: میرا سینہ یہاں سے یہاں تک کھولا گیا ۔'' قتادہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ کی اس سے مراد کیا ہے؟ کہا: مراد یہ ہے کہ آپ کا سینہ پیٹ کے نچلے حصے تک چیرا گیا ''تو میرا دل نکالا گیا، اسے آب زمزم سے دھویا گیا پھر اس سے اس کی جگہ لوٹا دیا گیا۔ پھر اسے ایمان وحکمت سے بھر دیا گیا۔ پھر میرے

(٣٠١) صحيح البخارى، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، رقم: ٣٢٠٧ـ صحيح مسلم: ١٦٤ـ سنن النسائى: ٤٤٨ .

حَتّٰـى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا ، وَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ ، فَـقِيْـلَ: مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ . قِيْلَ: مَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ، قِيْلَ:وَبُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَـعَـمْ . فَـفُتِـحَ لَنَا ، قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ ، وَلَنِعْمَ الْـمُـجْـيِءُ . فَـأَتَيْـتُ عَلٰى اٰدَمَ، فَقُلْتُ: يَا جِبْــرِيْـلُ مَـنْ هٰـذَا ؟ قَـالَ: هٰذَا أَبُوْكَ اٰدَمُ . فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ . فَقَالَ:مَرْحَباً بِالْإِبْنِ الصَّالِحِ وَالـنَّبِـيِّ الـصَّـالِـحِ . قَـالَ: ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ . قِيْـلَ:مَـنْ هٰـذَا ؟ قَـالَ: جِبْرِيْلُ . قِيْلَ: وَمَنْ مَـعَكَ ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ . قِيْلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ . فَفُتِحَ لَنَا . قَالَ: مَرْحَباً بِهِ وَلَنِعْمَ الْمُجِيءُ جَاءَ . فَأَتَيْتُ عَلٰى يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَـقُـلْـتُ: يَا جِبْرِيْلُ مَنْ هٰذَانِ ؟ قَالَ: يَحْيٰى وَعِيْسٰـى . ـ قَـالَ سَـعِيْدٌ: إِنِّي حَسِبْتُ أَنَّهُ قَـالَ فِـي حَـدِيْثِـهِ: ابْنَي الْخَالَةِ ـ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمَا فَقَالَا مَرْحَباً بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الـصَّـالِـحِ . قَـالَ: ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلَـى السَّـمَـاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ . قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَـالَ: مُـحَمَّدٌ . قَالَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ: نَـعَـمْ . قَـالَ: فَـفُتِـحَ لَـنَا . وَقَالَ: مَرْحَباً بِهِ وَلَـنِـعْـمَ الْـمُجِيْءُ جَاءَ . قَالَ: فَأَتَيْتُ عَلٰى يُوْسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ: مَرْحَباً بِالنَّبِيِّ الـصَّـالِـحِ وَالْأَخِ الـصَّـالِـحِ . ثُمَّ انْطَلَقْنَا

پاس گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا ایک سفید جانور لایا گیا جسے براق کہا جاتا ہے مجھے اس پر سوار کیا گیا، پھر میں چل پڑا حتی کہ ہم آسمانِ دنیا پر پہنچ گئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا تو کہا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: ہاں۔ تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا (فرشتوں نے) کہا: خوش آمدید، آپ کا تشریف لانا مبارک ہو۔ پھر میں آدم علیہ السلام کے پاس آیا تو میں نے پوچھا: اے جبرائیل یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ آپ کے والد بزرگوار آدم علیہ السلام ہیں۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا: نیک بیٹے اور نیک بخت نبی کو خوش آمدید۔ فرمایا: پھر ہم چلتے رہے حتی کہ دوسرے آسمان پر آ گئے۔ جبرائیل نے دروازہ کھلوایا، کہا گیا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل ہوں۔ پوچھا گیا: اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ پوچھا گیا: کہ انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا: ہاں۔ تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا (فرشتوں نے) کہا: خوش آمدید، آپ کا آنا مبارک ہو۔ پھر میں حضرت یحیٰی اور عیسیٰ علیہما السلام کے پاس گیا تو میں نے کہا: اے جبرائیل یہ دو کون حضرات ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یحیٰی اور عیسیٰ علیہما السلام ہیں۔ سعید کہتے ہیں کہ میرے خیال میں انہوں نے اپنی روایت میں کہا تھا: ''دو خالہ زاد بھائی'' تو میں نے کہا ان دونوں کو سلام کیا۔ اور انہوں نے فرمایا: نیک بھائی اور برگزیدہ نبی کو خوش آمدید۔ آپ نے فرمایا: پھر ہم چلتے ہوئے

إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ نَحْوَ مِّنْ كَلَامِ جِبْرِيْلَ وَكَلَامِهِمْ . فَأَتَيْتُ عَلٰى إِدْرِيْسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ: مَرْحَباً بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ . ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَأَتَيْتُ عَلٰى هَارُوْنَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ: مَرْحَباً بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَأَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَباً بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى . قَالَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ، فَحَدَّثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ نَبْقَهَا مِثْلُ قَلَالِ هَجَرٍ ، وَوَرَقَهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيْلَةِ . وَحَدَّثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ رَأٰى أَرْبَعَةَ أَنْهَارٍ يَخْرُجُ مِنْ أَصْلِهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ ، وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ . فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ مَا هٰذِهِ الْأَنْهَارُ ؟ قَالَ أَمَّا النَّهْرَانِ الْبَاطِنَانِ . فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ . وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ . ثُمَّ رَفَعَ لَنَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ . قُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ مَا هٰذَا ؟ قَالَ: هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ، يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ ، إِذَا خَرَجُوْا مِنْهَا لَمْ يَعُوْدُوْا فِيْهِ اٰخِرُ مَا عَلَيْهِمْ۔ قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ بِإِنَائَيْنِ ، أَحَدُهُمَا خَمْرٌ وَالْاٰخَرُ لَبَنٌ ، يُعْرَضَانِ عَلَيَّ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ . فَقِيْلَ: أَصَبْتَ أَصَابَ اللّٰهُ بِكَ أُمَّتَكَ عَلَى

تیسرے آسمان پر پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا تو کہا گیا: کون ہے: انہوں نے جواب دیا: جبرائیل ہوں۔ پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: محمد (ﷺ) ہیں۔ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا اور فرشتوں نے کہا: خوش آمدید، خوش آمدید، آپ نے فرمایا: پھر میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آیا تو میں نے انہیں سلام کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: نیک نبی اور صالح بھائی کو خوش آمدید۔ پھر ہم چوتھے آسمان کی طرف چل پڑے وہاں بھی جبرائیل اور دربانوں کی سابقہ کلام کی طرح بات چیت ہوئی۔ پھر میں حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس آیا تو میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا: صالح بھائی اور برگزیدہ نبی کو خوش آمدید۔ پھر ہم پانچویں آسمان پر پہنچے تو میں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں سلام کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: نیک بخت بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید۔ پھر ہم چھٹے آسمان کی طرف چل پڑے۔ پھر میں موسیٰ کے پاس آیا۔ ان سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔ پھر جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے۔ فرمایا: پھر میں سدرۃ المنتہی کی طرف لوٹ آیا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے بیان فرمایا کہ اس (بیری) کے بیر ہجر بستی کے مٹکوں جیسے ہیں۔ اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کے برابر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے بیان فرمایا کہ آپ نے چار نہریں سدرہ کی جڑ سے نکلتی ہوئی دیکھیں۔ دو نہریں ظاہری ہیں اور دو باطنی ہیں۔ تو میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ نہریں کیسی ہیں؟ انہوں نے

الْـفِطْرَةِ . فَفُرِضَتْ عَلَىَّ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسُوْنَ صَلَاـةً ، فَـأَقْبَـلْـتُ بِهِـنَّ حَتّٰى أَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى . فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ: بِخَمْسِيْنَ صَلَاـةً كُـلَّ يَـوْمٍ . قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ . إِنِّـى قَـدْ بَلَوْتُ بَنِى إِسْرَائِيْلَ قَبْلَكَ . وَعَالَجْتُ بَنِى إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ . فَـرَجَـعْـتُ فَـخُـفِّفَ عَـنِّى خَمْساً ، فَمَا زِلْتُ أَخْتَلِفُ بَيْنَ رَبِّى وَبَيْنَ مُوْسٰى ، يُحِطُّ عَـنِّى ، وَيَقُوْلُ لِى مِثْلَ مَقَالَتِهِ حَتّٰى رَجَعْتُ بِـخَـمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ . قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُـطِيْـقُ ذٰلِكَ قَـدْ بَـلَوْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ ، وَعَـالَـجْـتُ بَـنِـىْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبَّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ . قَـالَ: لَـقَـدِ اخْتَـلَـفْـتُ إِلٰـى رَبِّـىْ حَتّٰـى اسْتَـحْيَيْــتُ ، لٰـكِـنِّـىْ أَرْضٰـى وَأَسْلِمُ . فَـنُـوْدِيْـتُ إِنِّـىْ قَدْ أَجَزْتُ - أَوْ أَمْضَيْتُ - فَـرِيْـضَتِــىْ ، وَخَـفَّـفْـتُ عَنْ عِبَـادِىْ ، وَجَعَلْتُ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا .

جواب دیا: یہ دو باطنی (ڈھانپی ہوئی) نہریں تو جنت میں گئی ہیں۔ اور یہ دو ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر ہمارے لیے بیت المعمور بلند کر دیا گیا۔ میں نے کہا: جرائیل علیہ السلام یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ بیت المعمور ہے۔ ہر روز ستر ہزار فرشتے اس میں داخل ہوتے ہیں۔ جب وہ اس سے نکل جاتے ہیں تو پھر دوبارہ کبھی اس میں نہیں لوٹتے۔ آپ نے فرمایا: پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں شراب اور دوسرے میں دودھ تھا۔ دونوں برتن مجھے پیش کیے گئے تو میں نے دودھ کو اختیار کیا۔ تو مجھے کہا گیا: آپ نے ٹھیک انتخاب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر و بھلائی والی چیز اختیار کرنے کی راہنمائی کی ہے۔ آپ کی امت بھی آپ کی پیروی کرے گی۔ پھر مجھ پر ہر روز پچاس نمازیں فرض کی گئی، میں انہیں لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے پوچھا: آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا: ہر روز پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا: بے شک آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی، میں نے آپ سے پہلے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے اور انہیں بڑی اچھی طرح پرکھا ہے (ان کی اصلاح کی بھرپور کوشش کی ہے) آپ اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا مطالبہ کریں۔ میں واپس گیا (اور کمی کا مطالبہ کیا) تو مجھ سے پانچ نمازیں کم کر دی گئیں پھر میں مسلسل اپنے رب اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان چکر لگاتا رہا، اللہ تعالیٰ مجھے کمی سے نوازتے رہے اور موسیٰ علیہ السلام مجھے (مزید) کمی کا مطالبہ کرنے کا کہتے رہے۔ حتی کہ میں ہر روز پانچ نمازوں کی ادائیگی کا حکم لے کر لوٹ آیا۔ انہوں نے فرمایا: بے شک آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی، میں نے آپ سے پہلے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے اور بنی اسرائیل کا بڑا سخت امتحان لیا ہے۔ آپ اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اپنی امت کے لیے کمی کا سوال کریں۔ آپ نے فرمایا: میں اپنے رب کے پاس متعدد بار گیا ہوں حتی کہ مجھے شرم آنے لگی ہے۔ لہٰذا اب میں راضی ہوں اور (اسی حکم کو) تسلیم کرتا ہوں۔ تو مجھے آواز دی گئی: بے

شک میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا ہے اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا کر دیا ہے۔

۳۰۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى الْعَوْذِيُّ ثُمَّ الْمَحْمَلِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ............

عَـنْ أَنَـسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَالِكَ بْنَ صَعْصَعَةَ حَـدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَـدَّثَهُمْ ، عَنْ لَيْلَةٍ أُسْـرِيَ بِـهِ فَـذَكَـرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . وَقَالَ قَتَـادَةُ: فَـقُـلْـتُ ، لِـلْـجَارُوْدِ ، وَهُوَ إِلٰى جَنْبِيْ: مَا يَعْنِيْ بِهِ ؟ قَالَ مِنْ ثَغْرَةِ نَحْرِهِ إِلٰى شَعْرَتِهِ ، وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مِنْ قِصَّتِهِ إِلٰى شَـعْرَتِهِ . فَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْحَدِيْثَ بِـطُـوْلِـهِ . قَـالَ أَبُـوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ دَالَّةٌ عَلٰى أَنَّ قَوْلَ قَتَّادَةَ فِي خَبَرِ سَعِيْدٍ: فَقُلْتُ لَهُ ، لَمْ يُرِدْ بِهِ فَقُلْتُ لِأَنَسٍ ، إِنَّمَا أَرَادَ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اسراء والی رات کے متعلق بیان فرمایا: پھر مکمل حدیث ذکر کی ۔قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے جارود رحمہ اللہ سے پوچھا جبکہ وہ میرے پہلو میں تشریف فرما تھے، اس سے آپ کی کیا مراد ہے (کہ میرا سینہ یہاں سے یہاں تک کھولا گیا) انہوں نے فرمایا:'' (اس کا مطلب ہے کہ) آپ کا سینہ آپ کی ہنسلی کی ہڈی سے لے کر (زیر ناف) بالوں تک کھولا گیا۔'' اور میں نے انہیں یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ آپ کے سینے کے بالوں سے لے کر (زیر ناف) بالوں تک کھولا گیا۔ پھر محمد بن یحیٰی نے مکمل حدیث بیان کی ۔امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس حدیث کے الفاظ دلالت کرتے ہیں کہ حضرت سعید کی روایت میں قتادہ رحمہ اللہ کا یہ کہنا ہے: "فـقـلـت لـه" میں نے ان سے کہا: ''اس سے مراد یہ نہیں کہ انہوں نے حضرت انس سے کہا تھا بلکہ ان کی اس سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے جارود سے کہا تھا۔''

فوائد:......۱۔ نبی ﷺ کو معراج، نیند کی حالت میں ہوئی یا بیداری کی ۔روحانی معراج ہوئی یا جسمانی دلائل کی رو سے راجح مسئلہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کو معراج جسمانی اور بیداری کی حالت میں ہوئی تھی۔

۲۔ نبی ﷺ کا شق صدر دو مرتبہ ہوا۔ (۱) جب آپ ﷺ حلیمہ سعدیہ کے ہاں پرورش پا رہے تھے۔ (۲) معراج سے قبل اور شق صدر سے مقصود آپ کی روحانی تھی۔

۳۔ نماز پنجگانہ معراج کی رات فرض ہو، جس میں نماز کی اہمیت فضیلت کا عظیم بیان ہے کیونکہ دیگر فرائض بالواسطہ

(۳۰۲) صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب الانصار المعراج: ۳۸۸۷۔ مسند احمد: ٤/۲۰۸۔ من طريق قتاده.

عائد ہوتے تھے اور نماز کی فرضیت بلا واسطہ ہوئی جو نماز کی فضیلت واہمیت کی دلیل ہے۔

۴۔ حکماً پانچ نمازیں فرض ہیں لیکن اجر وثواب کے لحاظ سے یہ پچاس نمازوں کے برابر ہیں۔

۵۔ نماز پنجگانہ کی فرضیت سے قبل، کتنی نمازیں فرض تھیں، اس کے بارے کوئی واضح نص موجود نہیں، البتہ قرآنی آیات کی روشنی میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان صبح وشام نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرتے تھے۔

۲ ...... بَابُ ذِكْرِ فَرْضِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ مِنْ عَدَدِ الرَّكْعَةِ، بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ ، بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ

پنجگانہ فرض نمازوں کی تعداد رکعات کا بیان، مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ جس کے الفاظ عام ہیں اور اس سے مراد خاص ہے

۳۰۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ ، نَا سُفْيَانُ قَالَ ، سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ ، أَخْبَرَنِيْ ....

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: إِنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلُ مَا افْتُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ . فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: فَمَا لَهَا كَانَتْ تَتِمُّ ؟ فَقَالَ: إِنَّهَا تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِهِ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِمِثْلِهِ: غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي كُلِّهَا: عَنْ .

''حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک ابتداء میں نماز دو رکعت فرض ہوئی تھی پھر سفر کی نماز (دو رکعت) برقرار رکھی گئی اور حضر کی نماز (چار رکعت) مکمل کر دی گئی۔'' تو میں نے عروہ سے کہا: پھر کیا وجہ ہے کہ آپ (سفر میں) پوری نماز ادا کرتی ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تاویل جیسی تاویل کرتی تھیں۔ امام صاحب اپنے استاد سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی کی سند مذکورہ روایت ہی کی طرح بیان کرتے ہیں: مگر اس میں "سمع ، اخبرنی" کی بجائے تمام جگہ "عن" سے روایت کی گئی ہے۔''

فوائد:......۱۔ معراج کی رات نماز مغرب کے سوا باقی نماز دو دو رکعت فرض قرار پائی تھیں البتہ شروع فرضیت سے نماز مغرب تین رکعت فرض قرار دی گئی تھی، اس لیے کہ یہ دن کی وتر نماز ہے۔

۲۔ ہجرت کے بعد نماز فجر ومغرب کے علاوہ حالت اقامت کی دیگر نمازوں کی رکعات چار چار فرض قرار پائیں البتہ نماز

(۳۰۳) صحیح البخاری، کتاب التقصیر، باب یقصر اذا خرج من موضعه: ۱۰۹۰، ۳۵۰۔ ومسلم: ۶۸۵۔ والنسائی: ۴۵۳۔ صحیح ابو داؤد: ۱۰۸۲.

فجر کی دو رکعت ہی فرض رہنے دیں کیونکہ ان میں قراءت طویل ہوتی ہے اور نماز مغرب میں بھی اضافہ نہ کیا گیا۔

٣۔ پھر دو بارہ حالت سفر میں فرض نمازوں میں تخفیف ہوئی اور فجر و مغرب کے سوا باقی نمازیں حالت قصر میں دو دو رکعت فرض ہوئیں۔ البتہ فجر و مغرب کی نمازیں سفر وحضر میں اپنی اصل رکعات پر باقی ہیں اور ابن منذر نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ سفر میں فجر و مغرب میں تخفیف وقصر نہیں ہے۔

٣٠٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعاً، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی اکرم ﷺ کی زبانی حضر میں چار رکعت اور سفر میں دو رکعت اور خوف میں ایک رکعت نماز فرض کی ہے۔''

٣ ......بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قَوْلَهَا أَنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا افْتُرِضَتْ رَكْعَتَانِ، أَرَادَتْ بَعْضَ الصَّلَاةِ دُوْنَ جَمِيْعِهَا.

گذشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان ہے: ''ابتداء میں نماز دو رکعت فرض کی گئی تھی

أَرَادَتِ الصَّلَوَاتِ الْأَرْبَعَةَ دُوْنَ الْمَغْرِبِ وَكَذٰلِكَ أَرَادَتْ ثُمَّ زِيْدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ ثَلَاثَ صَلَوَاتٍ، خَلَا الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ. وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعاً، إِنَّمَا أَرَادَ خَلَا الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ، وَكَذٰلِكَ أَرَادُوْا فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ خَلَا الْمَغْرِبِ، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ فِي كُتُبِنَا مِنْ أَلْفَاظِ الْعَامِ الَّتِي يُرَادُ بِهَا الْخَاصُّ

اس سے آپ کی مراد کچھ نمازیں ہیں، سب نہیں۔ آپ کی مراد نماز مغرب کے علاوہ چار نمازیں ہیں۔ اسی طرح آپ کا یہ فرمان ''پھر حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا'' اس سے آپ کی مراد نماز فجر اور مغرب کے علاوہ دیگر تین نمازیں ہیں۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان کہ ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبانی حضر میں چار رکعت نماز فرض کی ہے'' تو اس سے آپ کی مراد مغرب اور فجر کے علاوہ دیگر نمازیں ہیں۔ اس طرح سفر میں دو رکعت ہیں، سے ان کی مراد مغرب کے علاوہ نمازیں ہیں۔ یہ اسی جنس سے ہے جسے ہم اپنی کتابوں میں کہتے ہیں کہ ''یہ الفاظ عام ہیں ان کی مردا خاص ہے۔''

(٣٠٤) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها: ٦٨٧ـ سنن النسائي: ٤٥٦ـ وابن حبان: ٢٨٥٧.

٣٠٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ الْمُقْرِءُ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَاحِ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ ـ قَالَ أَحْمَدُ ، أَخْبَرَنَا ـ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ الْحَسَنِ ، نَا دَاوُدَ ـ يَعْنِى ابْنَ أَبِى هِنْدٍ ـ عَنِ الشَّعْبِيّ عَنْ مَسْرُوْقٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: فُرِضَ صَلَاةُ السَّفَرِ وَالْحَضَرِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ، فَلَمَّا أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ زِيْدَ فِى صَلَاةِ الْحَضَرِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ ، وَتُرِكَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ لِطُوْلِ الْقِرَاءَةِ ، وَصَلَاةُ الْمَغْرِبِ لِأَنَّهَا وِتْرُ النَّهَارِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَمْ يُسْنِدْهُ أَحَدٌ أَعْلَمُهُ غَيْرَ مَحْبُوْبِ بْنِ الْحَسَنِ . رَوَاهُ أَصْحَابُ دَاوُدَ ، فَقَالُوْا عَنِ الشَّعْبِيّ عَنْ عَائِشَةَ خَلَا مَحْبُوْبِ بْنِ الْحَسَنِ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: (ابتدائے اسلام میں) سفر اور حضر کی نماز دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں مقیم ہو گئے تو حضر کی نماز میں دو دو رکعت زیادہ کر دی گئیں اور نماز فجر کی لمبی قراءت کی وجہ سے (پہلی حالت پر) اور نماز مغرب کو دن کے وتر ہونے کی وجہ سے (پہلی حالت ہی) پر چھوڑ دیا گیا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ میرے علم کے مطابق اسے محبوب بن حسن کے سوا کسی راوی نے مسند بیان نہیں کیا۔ اس روایت کو داؤد کے شاگردوں نے بیان کرتے ہوئے عن الشعبی عن عائشۃ کہا ہے (یعنی انہوں نے شعبی کے استاد مسروق کو ذکر نہیں کیا) جبکہ محبوب بن حسن نے (مسروق کا نام لے کر) سند کو متصل بیان کیا ہے۔

۴ ...... بَابُ فَرْضِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازیں فرض ہیں

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنْ لَا فَرْضَ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا الْخَمْسَ، وَأَنَّ كُلَّ مَا سِوَى الْخَمْسِ مِنَ الصَّلَاةِ فَتَطَوُّعٌ، لَيْسَ شَيْءٌ مِنْهَا فَرْضٌ إِلَّا الْخَمْسَ فَقَطْ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ صرف پانچ نمازیں فرض ہیں۔ ان پانچ کے علاوہ جتنی نمازیں ہیں وہ سب نفلی ہیں۔ سوائے پانچ نمازوں کے کوئی نماز فرض نہیں ہے

٣٠٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ ـ يَعْنِى بْنَ جَعْفَرٍ ـ نَا أَبُوْ سُهَيْلٍ ـ وَهُوَ عَمُّ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ـ عَنْ أَبِيْهِ.........

---

(٣٠٥) اسناده صحيح: مسند احمد: ٦/٢٤١،٢٦٥ـ عن داؤد به رقم: ٢٥٩٢٠،٢٦١٦٠ـ الصحيحة: ٢٨١٤.

(٣٠٦) صحيح البخارى، كتاب الايمان، باب الزكاة من الاسلام: ٤٦ـ صحيح مسلم: ١١ـ سنن النسائى: ٤٥٨ـ سنن ابى داود: ٣٩١.

عَـنْ طَـلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ : أَنَّ أَعْرَابِياً جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُـوَ ثَائِرُ الرَّأْسِ ، فَقَالَ: يَا رَسُـوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِـنَ الصَّلَاةِ ؟ قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ إِلَّا أَنْ تَـطَـوَّعَ شَيْـئـاً . قَـالَ: أَخْبِـرْنِـيْ مَـاذَا فَـرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ ؟ قَالَ: فَأَخْبَرَهُ رَسُـوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَـرَائِـعِ الْإِسْلَامِ ، قَالَ: وَالَّـذِيْ أَكْـرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئاً وَلَا أَنْقُصُ شَيْـئًـا مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ . فَقَالَ رَسُوْلُ الـلّٰهِ ﷺ: أَفْـلَـحَ وَأَبِيْهِ إِنْ صَدَقَ ـ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيْهِ ، إِنْ صَدَقَ .

''حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے، اس نے عرض کی : اے اللہ کے رسول ! مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نمازوں میں سے کیا فرض کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: پانچ نمازیں ہیں الا یہ کہ تم کوئی نفلی نماز پڑھ لو۔ اس نے کہا: مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر زکوٰۃ میں سے کیا فرض کیا ہے؟ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے اسے (زکوٰۃ) کے متعلق اسلامی احکام بتایئے۔اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو معزز ومکرم بنایا ہے میں نفلی کام بالکل نہیں کروں گا اور جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے میں اس میں کوئی کمی نہیں کروں گا۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے باپ کی قسم: اگر اس نے سچ کہا تو کامیاب ہوگیا۔ یا فرمایا: اس کے باپ کی قسم: اگر اس نے سچ کہا تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز اسلام کا بنیادی رکن ہے اور دن رات میں ہر مسلمان پر پانچ نمازیں فرض ہیں، اس کے علاوہ فرض نمازوں سے قبل اور بعد ادا کی جانے والی نماز سنت ہے۔

۲۔ زکوٰۃ بھی اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ اور فرض زکوٰۃ کے علاوہ مسلمانوں پر کوئی مالی فریضہ واجب نہیں۔ البتہ صدقہ وخیرات کی ترغیب موجود ہے۔

۳۔ اس صحابی کو دین کے تمام امور نہیں بتائے گئے بلکہ اسے روزمرہ پیش آمدہ واجبات کی تعلیم دی گئی کیونکہ ابتدائی تعلیم میں تخفیف اور اہم فرائض کی تعلیم دی جاتی ہے اور ان کے علاوہ واجبات وفرائض جو دیگر آیات واحادیث میں وارد ہیں ان کا اہتمام ہر مسلمان پر لازم ہے۔

۴۔ صحابی کا کہنا کہ میں ان فرائض میں کمی بیشی نہیں کروں گا، سے یہ مقصود ہے کہ وہ فرض نمازوں کی رکعات ہیں کمی بیشی نہیں کریں گے۔ یہ مقصود نہیں کہ وہ اور فرائض کو تسلیم نہیں کریں گے۔

۵ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ إِقَامَ الصَّلَاةِ مِنَ الْإِيْمَانِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز قائم کرنا ایمان کا جز ہے

۳۰۷۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا أَبُوْ عَامِرٍ ، نَا قُرَّةُ ، جَمِيْعًا..........

عَـنْ أَبِـيْ جَـمْـرَةَ الضَّبِعِيِّ - وَهُوَ نَصْرُ بْنُ عِـمْـرَانَ - قَالَ:قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ جَرَّةً لِـيْ أَنْتَبِـذُ فِيْهَا ، فَأَشْرَبُ مِنْهُ ، فَإِذَا أَطَلْتُ الْجُلُوْسَ مَعَ الْقَوْمِ خَشِيْتُ أَنْ أَفْتَضِحَ مِنْ حَلَاوَتِـهِ . قَـالَ: قَدِمَ وَفَدُ عَبْدُالْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَـقَالَ: مَرْحَباً بِالْوَفْدِ ، غَيْـرَ خَـزَايَا وَلَا نَدَامٰى . فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مُضَرَ ، وَ إِنَّـا لَا نَـصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ ، فَحَدِّثْنَا جُمَلًا مِنَ الْأَمْرِ إِذَا أَخَذْنَا عَمِلْنَا بِهِ أَوْ إِذَا أَحَدُنَا عَمِلَ بِهِ دَخَلَ بِهِ الْجَنَّةَ . وَ نَـدْعُـوْ إِلَيْهِ مَنْ وَّرَائُنَا قَالَ: اٰمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ ، وَأَنْهَـاكُـمْ عَـنْ أَرْبَـعٍ: الْـإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْـلَـمُ . قَـالَ: شَهَـادَةُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَ إِقَـامُ الـصَّلَاةِ ، وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ ، وَتُعْطُوْا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغَانِمِ . وَأَنْهَـاكُـمْ عَـنِ الـنَّبِيْـذِ فِـي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ .

''حضرت ابو جمرہ ضبعی نصر بن عمران، ؒ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میں نبیذ بناتا ہوں۔ اور اس سے پیتا ہوں۔ پھر جب میں لوگوں کے پاس دیر تک بیٹھتا ہوں تو اس کی حلاوت کی وجہ سے رسوائی اور بدنامی سے ڈرتا ہوں (کہ لوگ خیال کریں گے کہ یہ نشہ ہے) انہوں نے فرمایا: عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: وفد کو خوش آمدید، نہ ذلیل وخوار ہوئے اور نہ شرمندہ و نادم ہوئے (یعنی خوشی سے مسلمان ہو کر معزز ہوئے) تو انہوں نے عرض کی : اے اللہ کے رسول! بے شک ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے مشرک (حائل) ہیں۔ اور ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینوں ہی میں آ سکتے ہیں۔ لہٰذا آپ ہمیں دین کے جملہ احکام بیان فرمائیں کہ جب ہم انہیں حاصل کر کے ان کے مطابق عمل کر لیں (یا جب ہم میں سے کوئی شخص ان کے مطابق عمل کر لے) تو جنت میں داخل ہو جاے اور ہم اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو بھی ان کی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں۔ کیا تمہیں پتہ ہے کہ اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بخوبی جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور نماز قائم کرنا، اور زکوۃ ادا کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا اور غنیمتوں میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔ اور میں تمہیں کدو کے

---

(٣٠٧) صحيح البخاري، كتاب الايمان، باب اداء الخمس من الايمان: ٤٣٦٨ـ صحيح مسلم: ١٧ـ سنن النسائي: ٥٠٣٠ـ سنن ابی داود: ٣٦٩٢ـ مسند احمد: ٣٢٣٢.

برتن، کریدی ہوئی لکڑی کے برتن، سبز لاکھی مرتبان اور تارکول لگے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کرتا ہوں۔''

فوائد :......ا۔ یہ حدیث واضح نص ہے کہ توحید کا اقرار، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے خمس ادا کرنا، صحت ایمان کی شرطیں ہیں اور ایمان کے بنیادی ارکان ہیں۔ جن پر عمل کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

۲۔ دیگر ارکان ایمان کی طرح مال غنیمت سے پانچواں حصہ نکالنا مجاہدین اسلام پر فرض ہے۔ خواہ امیر المومنین نہ ہو جو لشکر کی قیادت نہ کر رہا ہو۔

۳۔ مذکورہ مٹکوں کا استعمال شروع اسلام میں حرام تھا، پھر یہ حرمت منسوخ قرار دی گئی لہٰذا اب ان مٹکوں کے استعمال کی اجازت ہے۔ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فِيْ ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ، غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا)) ''میں تمہیں چمڑے کے کچھ برتن میں پینے سے منع کرتا تھا سو (اب) تم ہر برتن میں پیو، البتہ نشہ آور مشروب مت استعمال کرو۔''

(مسلم: ٩٧٧/ ٥٢٠٧)

٦ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ إِقَامَ الصَّلَاةِ مِنَ الْإِسْلَامِ إِذِ الْإِيْمَانُ وَ الْإِسْلَامُ اسْمَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز قائم کرنا اسلام کا جزو ہے کیونکہ اسلام اور ایمان ہم معنی دو اسم ہیں

خَبَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي مَسْأَلَةِ جِبْرِيْلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِسْلَامِ قَدْ أَمْلَيْتُهُ فِي كِتَابِ الطَّهَارَةِ

حضرت جبرائیل علیہ السلام کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں پوچھنے کے متعلق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نے کتاب الطہارۃ میں املا کر دی ہے۔

٣٠٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ..........

عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدِ بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ طَاوُسًا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَلَا تَغْزُوْ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: إِنِّي

''حضرت عکرمہ بن خالد بن عاص رحمہ اللہ حضرت طاوس کو بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ جہاد نہیں کریں گے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے

(٣٠٨) صحيح بخاری، کتاب الايمان، دعاؤكم ايمانكم......: ٨۔ صحيح مسلم: ١٦۔ من طريق حنظلة ۔ سنن ترمذی: ٢٦٠٩۔ سنن النسائی: ٥٠٠١۔ مسند احمد: ٤٥٦٧.

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَ صِيَامِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ.

فرمایا: بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور نماز قائم کرنا، اور زکوۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔''

٣٠٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرِّمَادِيُّ، نَا أَبُوْ النَّضْرِ، نَا عَاصِمٌ۔ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، نَا عَاصِمٌ، أَخْبَرَنِيْ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بِمِثْلِهِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِي كِتَابِ الْإِيْمَانِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔اور نماز قائم کرنا، اور زکوۃ ادا کرنا اور بیت اللہ شریف کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ اپنے استاد محمد بن یحییٰ کی سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کی۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: میں نے اس حدیث کے طرق کتاب الایمان میں بیان کیے ہیں۔''

فوائد:......ا۔اسلام کے بنیادی ارکان، جن پر اسلام کی عمارت استوار ہے، پانچ ہیں: (۱) توحید ورسالت کا اقرار (۲) نماز (۳) زکوۃ (۴) رمضان کے روزے (۵) حج۔

چنانچہ جس شخص کا ان پانچ ارکان پر صحیح اعتقاد و عمل ہے، وہ خالص مسلم ہے اور ان میں سے کسی ایک رکن کی نفی یا کسی ایک رکن کو یا سبھی ارکان کو تسلیم کے باوجود کلی ترک کر دینا، اسلام کے منافی اور ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ یہ پانچ ارکان صحت اسلام کی شرط ہیں اور شرط کی عدم موجودگی میں شرط (اسلام اور دخول جنت کا وعدہ) خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔

---

(٣٠٩) صحيح البخاري، كتاب الايمان، باب دعاؤكم ايمانكم......: ٨۔ صحيح مسلم: ١٦۔ سنن ترمذي: ٢٦٠٩۔ سنن النسائي: ٥٠٠١۔ مسند احمد: ٤٥٦٧.

۲۔ اکثر لوگ اسی غفلت کا شکار ہیں کہ توحید و رسالت کے اقرار سے جنت کا حصول ممکن ہے۔ یہ خام خیالی ہے۔ بلکہ دخول جنت کے لیے ان بنیادی ارکان کا اہتمام شرط ہے، بصورت دیگر کوتاہی عمل کی صورت میں خواہشات کا سراب ایسے کوتاہ عملوں کی آخرت برباد کردے گا۔ لہٰذا لیت ولعل اور حیلوں بہانوں سے اسلام کے بنیادی ارکان سے انحراف کے بجائے، ان بنیادی ارکانوں پر مضبوطی سے کاربند رہنا چاہیے اور شیطانی بہکاووں اور چالوں میں آ کر اسلام سے ہاتھ نہ دھو بیٹھنا چاہیے۔

۷ ...... بَابٌ فِي فَضَائِلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

نماز پنجگانہ کی فضیلت کا بیان

۳۱۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عِيْسٰى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ الْمِصْرِيُّ، نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ سَعْداً وَ نَاساً مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُوْنَ: كَانَ رَجُلَانِ أَخَوَانِ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ ، وَكَانَ أَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنَ الآخَرِ . فَتُوُفِّيَ الَّذِيْ هُوَ أَفْضَلُهُمَا ، ثُمَّ عَمَّرَ الآخَرُ بَعْدَهُ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ تُوُفِّيَ فَذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضِيْلَةُ الْأَوَّلِ عَلَى الآخِرِ . فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، وَكَانَ لَا بَأْسَ بِهِ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَمَا يُدْرِيْكُمْ مَاذَا بَلَغَتْ بِهِ صَلَاتُهُ . إِنَّمَا مَثَلُ الصَّلَاةِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ بِبَابِ رَجُلٍ غَمْرٍ عَذْبٍ ، يَقْتَحِمُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ، فَمَا تَرَوْنَ ذٰلِكَ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ! لَا تَدْرُوْنَ مَاذَا

''حضرت عامر بن سعد بن وقاص رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد اور اصحاب رسول سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں دو شخص بھائی تھے۔ ان میں سے ایک دوسرے سے (دین میں) افضل و بہتر تھا۔ پھر ان میں سے افضل شخص فوت ہو گیا۔ پھر دوسرا شخص اس کے بعد چالیس راتیں زندہ رہنے کے بعد فوت ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پہلے بھائی کی فضیلت دوسرے بھائی پر ذکر کی گئی تو آپ نے فرمایا: کیا (دوسرا بھائی) نماز نہیں پڑھتا تھا؟ صحابہ کرام نے عرض کی: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول، وہ ایک اچھا مسلمان تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو تمہیں کیا معلوم کہ اس کی نماز نے اس کو کس مقام مرتبہ پر پہنچا دیا ہے۔ بے شک نماز کی مثال کسی شخص کے دروازے پر چلنے والی میٹھے پانی سے بھر پور نہر جیسی ہے وہ اس میں ہر روز (غسل کرنے کے لیے) پانچ مرتبہ داخل ہوتا ہے۔ تمہارا کیا خیال

(۳۱۰) اسناده صحيح: مسند احمد بن حنبل: ۱/۱۷۷، ۱۵۳٤۔ مجمع الزوائد للهيثمي: ۱/۲۹۷۔ صحيح الترغيب: ۳٦۷۔ الارواء: ۱/٤۸۔ والحاكم: ۱/۲۰۰۔

بَلَغَتْ بِهِ صَلَاتُهُ .

ہے اس کی میل کچیل باقی رہ جائے گی؟ تمہیں کیا معلوم اس کی نماز نے اسے کسی شاندار مقام پر پہنچا دیا ہے۔''

فوائد :......ابن عربی کہتے ہیں: اس تمثیل سے مقصود ہے کہ جیسے بدن یا کپڑے پر گندگی لگنے سے انسان میلا اور گندہ ہو جاتا ہے، زیادہ پانی اسے پاک کرتا ہے۔ یہی حال نمازوں کا ہے کہ وہ انسان کو گناہوں کی آلائش سے پاک کرتی ہیں اور اس کا ہر گناہ ساقط کر دیتی ہیں۔ اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ نمازوں سے صغائر وکبائر تمام گناہ دھل جاتے ہیں، لیکن ابن بطال کہتے ہیں اس سے بالخصوص صغیرہ گناہ مراد ہیں۔ کیونکہ صغیرہ گناہ میل کچیل کے مشابہ ہیں۔

(فتح الباری: ۲/ ۱۷)

نوٹ: ...... میٹھے پانی سے مراد وہ پانی ہے جو کھارا اور کڑوا نہ ہو بلکہ پینے کے قابل اور خوشگوار ہو میٹھے پانی سے شکر یا چینی ملا ہوا پانی یعنی شربت مراد نہیں۔

۳۱۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنِ بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ ، نَا الْوَلِيْدُ ـ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ ـ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ ، حَدَّثَنِي ، أَبُوْ عَمَّارٍ ـ وَهُوَ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ـ حَدَّثَنَا............

أَبُوْ أُمَامَةَ ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ . فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَلَمَّا سَلَّمَ ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ . قَالَ: هَلْ تَوَضَّأْتَ حِيْنَ أَقْبَلْتَ ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: اذْهَبْ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفٰى عَنْكَ .

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول: میں نے حد کا ارتکاب کیا ہے تو مجھ پر حد قائم کر دیں۔ تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اور (پھر) نماز کھڑی ہوگئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کی، پھر جب سلام پھیرا تو اس شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے حد کا ارتکاب کیا ہے تو مجھ پر قائم فرما دیں۔ آپ نے فرمایا: جب تم آئے تھے تو کیا وضو کیا تھا؟ اس نے کہا: ہاں آپ نے فرمایا: جاؤ (چلے جاؤ) بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔''

فوائد:......

ا۔ اکثر علماء کا موقف ہے کہ نماز کبیرہ گناہوں کے بجائے صغیرہ گناہوں کا کفارہ بنتی ہے اسی طرح وضو بھی صغیرہ گناہ

(۳۱۱) صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب ﴿ان الحسنات يذهبن السيأت﴾: ۲۷٦٥۔ مسند احمد: ۲٦۲۲۳/٥ من طريق شداد بن عبدالله به۔ بخاری، الحدود: ٦٨٢٣.

مٹاتا ہے لیکن وضو کی نسبت نماز سے صغیرہ گناہ زیادہ محو ہوتے ہیں۔(فتح الباری لابن رجب: ٤/ ١٦)

۲۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان احادیث میں تصریح ہے کہ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں پھر علماء کا یہاں "حسنات" کی تعیین میں اختلاف ہے۔ چنانچہ ثعلبی نے اکثر مفسرین سے نقل کیا ہے کہ وہ اس آیت میں حسنات سے مراد نماز پنجگانہ مراد لیتے ہیں۔ ابن جریر دیگر ائمہ مفسرین نے اسی تفسیر کو ترجیح دی ہے۔(نووی: ١٧/ ٧٨)

۳۔ أَصَبْتُ حَدًّا سے مراد ہے کہ وہ ایسی معصیت کا مرتکب ٹھہرا ہے جو موجب تعزیر ہے اور ایسی معصیت صغیرہ گناہ ہے کیونکہ نماز اس کا کفارہ بنی ہے۔ اور اگر وہ کبیرہ گناہ ہوتا، خواہ اس پر حد قائم ہوتی یا ساقط، وہ نماز سے محو نہ ہوتا، چنانچہ علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ حدود کو واجب کرنے والی معصیات کی حدود نماز سے ساقط نہیں ہوتی، (بلکہ اس صورت میں حدود کا نفاذ ضروری ہے) یہی راجح مفہوم ہے۔(نووی: ١٧/ ٨٠)

٨ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْحَدَّ الَّذِیْ أَصَابَهُ السَّائِلُ فَأَعْلَمَهُ ﷺ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفٰى عَنْهُ بِوُضُوْئِهِ وَصَلَاتِهِ، كَانَ مَعْصِيَةٌ ارْتَكَبَهَا دُوْنَ الزِّنَا الَّذِیْ يُوْجِبُ الْحَدَّ. إِذْ كُلُّ مَا زَجَرَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ حَدٍّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس سائل نے جس حد کا ارتکاب کیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے اسے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے وضو اور نماز کی ادائیگی سے معاف کر دیا ہے وہ حد واجب کرنے والے زنا سے کم کسی گناہ کا ارتکاب تھا

وَلَيْسَ اسْمُ الْحَدِّ إِنَّمَا يَقَعُ عَلٰى مَا يُوْجِبُ جَلْداً أَوْ رَجْمًا أَوْ قَطْعًا فَقَطْ . قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِی ذِكْرِ الْمُطَلَّقَةِ: ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ﴾ . قَالَ: ﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا﴾ . فَكُلُّ مَا زَجَرَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِسْمُ الْحَدِّ وَاقِعٌ عَلَيْهِ . إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِالْوُقُوْفِ عِنْدَهُ فَلَا يُجَاوَزُ وَلَا يُتَعَدّٰى

کیونکہ ہر وہ کام جس سے اللہ تعالیٰ سختی سے منع کریں اس پر حد کا اطلاق ہو جاتا ہے، حد صرف اس گناہ ہی کو نہیں کہتے جو کوڑے، رجم یا ہاتھ پاؤں کاٹنے کو واجب کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ نے مطلقہ عورت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ .... فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ﴾ ''تم انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو اور نہ وہ از خود نکلیں ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں۔ جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھ جائے اس نے یقیناً اپنے اوپر ظلم کیا۔'' اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا﴾ یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں تو ان سے تجاوز نہ کرو۔'' لہٰذا جس کام سے اللہ تعالیٰ نے ڈانٹا ہے اس پر حد کا اطلاق ہوتا ہے، کیونکہ

اللہ تعالیٰ نے ان حدوں پر ٹھہر جانے کا حکم دیا ہے تو ان سے تجاوز کیا جائے نہ آگے بڑھا جائے۔

٣١٢- أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ وَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيْهِ ، نَا أَبُوْ عُثْمَانَ............

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ: فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ إِمَّا قُبْلَةً -أَوْ مَسًّا بِيَدٍ- أَوْ شَيْئًا كَأَنَّهُ يَسْئَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا . قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ ﴾ . قَالَ ، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِلَى هٰذِهِ ؟ قَالَ: هِيَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ ، وَحَدَّثَنَاهُ الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ التَّيْمِيُّ - بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ، فَقَالَ: أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً ، وَلَمْ يَشُكَّ ، وَلَمْ يَقُلْ: كَأَنَّهُ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا .

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اس نے بتایا کہ اس نے کسی عورت کا بوسہ لیا ہے یا ہاتھ سے اسے چھوا ہے یا کچھ اور کام کیا ہے۔ گویا کہ وہ آپ سے اس کا کفارہ پوچھ رہا تھا۔ کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی ﴿ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ .... ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ ﴾ ''دن کے دونوں سروں اور رات کی گھڑیوں میں نماز قائم کرو۔ یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کرتی دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لیے'' کہتے ہیں: تو اس شخص نے پوچھا: کیا یہ صرف میرے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ میرے ہر امتی کے لیے ہے جو اس پر عمل کرے۔'' امام ابوبکر نے سلیمان تیمی کی سند سے مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح روایت بیان کی ہے۔ اس میں ہے اس نے ایک عورت کا بوسہ لیا ہے اس میں شک کے الفاظ بیان نہیں کیے۔ اور نہ یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ: گویا کہ وہ اس کا کفارہ پوچھ رہا تھا۔''

٣١٣- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا وَكِيْعٌ ، نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَ الْأَسْوَدِ ....

(٣١٢) صحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب قوله ﴿واقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من اليل﴾ : ٤٦٨٧- صحیح مسلم: ٢٧٦٣- سنن ترمذی: ٣١١٤- سنن ابن ماجه: ٤٢٥٤- وأحمد: ٤٣٠،٣٨٥/١.

(٣١٣) اسناده صحیح: مسند احمد: ٤٤٥- من طريق وكيع اور اس کی اصل صحیح مسلم، كتاب التوبة: ٢٧٦٣ وبخاری: ٤٦٨٧،٥٢٦- الارواء: ٢٣٥٣- وابن حبان: ١٧٢٥ میں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي لَقِيْتُ امْرَأَةً فِي الْبُسْتَانِ، فَضَمَمْتُهَا إِلَيَّ وَبَاشَرْتُهَا وَقَبَّلْتُهَا وَفَعَلْتُ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا إِنِّي لَمْ أُجَامِعْهَا . فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ . فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ﴾ . فَدَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ . فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَهُ خَاصَّةً أَوْ لِلنَّاسِ كَافَّةً؟ فَقَالَ لَا بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً .

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ایک عورت سے باغ میں ملا تو میں نے اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا، اس کے ساتھ پیار محبت کیا، اسے بوسہ دیا اور اس سے جماع کے سوا ہر کام کیا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے، تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت پکڑنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔'' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے بلایا اور اس پر یہ آیت تلاوت کی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم اس کے لیے خاص ہے یا تمام لوگوں کے لیے ہے؟ تو آپ نے فرمایا: بلکہ تمام لوگوں کے لیے ہے۔''

٩ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِنَّمَا تُكَفِّرُ صَغَائِرَ الذُّنُوْبِ دُوْنَ كَبَائِرِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ پانچ فرض نمازیں صرف چھوٹے گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں، بڑے گناہوں کا نہیں

٣١٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرِ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ فرض نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔''

فوائد:...... ا۔ نماز پنجگانہ اور جمعہ کا اہتمام صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہے اور صغیرہ گناہوں کے کفارہ کے لیے کبائر سے اجتناب شرط نہیں، بلکہ ان اعمال کی پابندی کے ساتھ اگر انسان کبیرہ گناہوں سے پاک ہو تو اس کے درجات مزید بلند ہوتے ہیں اگر صغیرہ گناہوں میں ملوث ہو تو ان اعمال کی پابندی سے صغیرہ گناہ محو ہو جاتے ہیں اور اگر صغیرہ گناہ نہ

(٣١٤) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الصلوات الخمس، والجمعة الى الجمعة: ٢٣٣ـ سنن الترمذى: ٢١٤ـ وابن حبان: ١٧٣٠، ٢٤٠٩ـ الصحيحه: ٣٦٢٣.

ہوں، انسان فقط کبائر کا مرتکب ہو تو نماز پنجگانہ اور جمعہ کے اہتمام سے کبیرہ گناہ معاف تو نہیں ہوتے البتہ ان میں تخفیف ضرور ہو جاتی ہے۔

۳۱۵۔ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، نَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ عَـمْـرُو بْـنُ الْـحَـارِثِ، أَنَّ ابْـنَ أَبِـيْ هِلَالٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ نُعَيْمَ بْنَ الْمُجْمِرِ حَدَّثَهُ ، أَنَّ صُهَيْباً مَوْلَى الْعُتْوَارِيِّيْنَ حَدَّثَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ............

أَبَا هُرَيْرَةَ وَ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يُخْبِرَانِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّـهُ جَـلَـسَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِيْ بِيَدِهِ ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ يَسْـكُتُ . فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِيْ حَزِيْناً لِيَـمِيْـنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . ثُـمَّ قَالَ: مَا مِنْ عَبْـدٍ يَـأْتِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ، وَيَصُوْمُ رَمَـضَـانَ ، وَيَـجْتَـنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ ، إِلَّا فُتِـحَـتْ لَـهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى أَنَّهَـا لَتَـصْـطَفِقُ . ثُمَّ تَلَا: ﴿إِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ﴾.

''حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ منبر پر رونق افروز ہوئے پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تین مرتبہ فرمایا۔ پھر آپ خاموش ہو گئے، تو ہم میں سے ہر شخص سرنگوں ہو کر رسول اللہ ﷺ کی قسم کی وجہ سے غمگین ہو کر رونے لگا۔ پھر آپ نے فرمایا: جو شخص بھی پانچ فرض نمازیں ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، اور سات بڑے بڑے گناہوں سے اجتناب کرے، تو اس کے لیے قیامت کے روز جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے حتی کہ وہ دروازے (خوشی سے) ہل رہے ہوں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿إِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ﴾ ''اگر تم کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو جن سے تمہیں روکا گیا ہے، تو ہم تمہاری برائیاں معاف کر دیں گے۔''

۱۰ ......بَابُ فَضِيْلَةِ السُّجُوْدِ فِي الصَّلٰوةِ وَحَطِّ الْخَطَايَا بِهَا مَعَ رَفْعِ دَرَجَاتِهَا فِي الْجَنَّةِ

نماز میں سجدوں کی فضیلت اور ان سے گناہ معاف ہونے کے ساتھ ساتھ جنت میں درجات بلند ہونے کا بیان

۳۱٦۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ، نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ ،

(۳۱۵) اسناده ضعيف : سنن النسائی، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة : ۲٤۳۸۔ التعلقات الحسان : ۱۷٤٥۔ ضعيف الترغيب : ۲۱۰.

حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ هِشَّامِ الْمُعَيْطِيُّ ، حَدَّثَنِيْ ....

مَـعْـدَانُ بْـنُ أَبِـي طَـلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ، قَالَ: لَـقِيْـتُ ثَـوْبَـانَ مَـوْلَى رَسُوْلِ اللّٰـهِ ﷺ ، فَـقُلْتُ لَهُ: دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهٖ ۔ أَوْ يَـدْخُلُنِيَ الْجَنَّةَ ۔ قَالَ: فَسَكَتَ عَنِّيْ ثَـلَاثاً ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ ، فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْـدٍ يَسْـجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَـطَّ عَـنْـهُ بِهَـا خَـطِيْئَةً . قَالَ أَبُوْ عَـمَّـارٍ: هٰـكَـذَا قَالَ الْوَلِيْدُ ۔ يَعْنِي سَجْدَةً بِنَصْبِ السِّيْنِ۔

''حضرت معدان بن ابی طلحہ یعمری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے ان سے عرض کی: مجھے ایسا عمل بتائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائیں یا مجھے جنت میں داخل فرما دیں۔ کہتے ہیں: تین بار (میرے سوال کرنے کے باوجود) انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا پھر میری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا کہ سجدے کیا کرو بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (سجدے) کے ذریعے اس کا ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور اس کی غلطی معاف کر دیتے ہیں۔'' ابو عمار کہتے ہیں: ولید نے سجدہ کہا ہے، یعنی سین پر زبر روایت کی ہے۔''

فوائد :......اس حدیث میں سجدہ کی فضیلت کا بیان ہے کہ ہر سجدہ پر نمازی کا ایک درجہ بلند ہوتا اور ایک گناہ مٹتا ہے، اور کثرت سجود سے بلندی درجات میں اضافہ ہوتا اور گناہوں میں مسلسل کمی ہوتی ہے۔ نیز اس حدیث سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ سجود کی کثرت طول قیام سے افضل ہے البتہ نوافل کی ادائیگی شریعت کے دائرہ میں رہ کر کی جائے۔

۱۱ ...... بَابُ فَضْلِ الصُّبْحِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ
صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت

۳۱۷۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَـكْـرٍ ، نَـا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ، نَا قَيْسٌ ، قَالَ............

(۳۱٦) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود والحث علیہ: ٤٨٨۔ سنن ترمذی: ۳۸۸۔ سنن النسائی: ۱۱۳۹۔ سنن ابن ماجہ: ۱٤۲۳.

(۳۱۷) صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب فضل صلاۃ العصر: ٥٥٤، ٥٧٣ یہ تفصیلی روایت ہے۔ صحیح مسلم: ٦۳۳۔ سنن ترمذی ۲٥٥١۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۷۔ الصحیحہ: ۳۰٥٦۔ ابن حبان: ۷۳۹۹، ۷٤۰۱.

قَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ :كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا.

''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: اگر تم طاقت رکھو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز (نماز فجر) اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز (نماز عصر) سے مغلوب نہ ہو جاؤ۔ (تو انہیں بروقت ضرور ادا کر لینا۔)''

فوائد:......

۱۔ ان احادیث میں نماز فجر اور نماز عصر کی فضیلت وعظمت کا بیان ہے کہ ان نمازوں میں دن رات کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں، نیز یہ اوقات انتہائی بابرکت ہیں کہ ان اوقات کی قدر کرنے والا اور ان نمازوں کا خاص اہتمام کرنے والا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور جنت کا وارث ٹھہرتا ہے۔

۲۔ حافظ ابن حجر بیان کرتے ہیں ان (احادیث) میں اشارہ ہے کہ یہ دونوں نمازیں (نماز فجر وعصر) انتہائی عظمت کی حامل نمازیں ہیں کیونکہ ان نمازوں میں فرشتوں کے دونوں گروہ حاضر ہوتے ہیں، جبکہ دیگر نمازوں میں فرشتوں کے ایک گروہ کی حاضری ہوتی ہے۔ نیز ان احادیث میں فجر اور عصر کے وقت کی عظمت کا بیان ہے اور احادیث میں یہ وارد ہے کہ نماز فجر کے بعد رزق کی تقسیم ہوتی ہے اور دن کے آخری وقت میں اعمال بلند کیے جاتے ہیں، چنانچہ جو شخص ان اوقات میں طاعت وعبادت میں مشغول ہو اس کے رزق وعمل میں برکت ڈال دی جاتی ہے۔

(فتح الباری: ۲/ ۵۰)

۳۱۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى وَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ ....

عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمَّارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ . وَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: وَ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

''حضرت ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھی اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام کر دیتے ہیں۔ اہل بصرہ میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔''

---

(۳۱۸) صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتی الصبح والعصر والمحافظة علیهما: ٦٣٤۔ سنن النسائی: ٤٧١۔ سنن ابی داود: ٤٢٧۔ مسند احمد: ١٧٥٨٠.

۳۱۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الضَّبِيُّ ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ............

عَمَّارَةَ بْنُ رُوَيْبَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَن يَّلِجَ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا .

''حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہرگز جہنم کی آگ میں داخل نہیں ہوگا جس نے سورج طلوع ہونے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھی۔''

۳۲۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا شَيْبَانُ ، نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ............

عَمَّارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَنْ يَّلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبِهَا . فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ بِأَنَّكَ سَمِعْتَهُ .

''حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: کوئی شخص ہرگز آگ میں داخل نہیں ہوگا جس نے سورج طلوع ہونے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کی۔'' تو ان کے پاس اہل بصرہ میں سے ایک آدمی آیا تو اس نے کہا: کیا آپ نے یہ فرمان رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، تو اس نے کہا: اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ نے (اس فرمان کو) رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔''

۱۲ ...... بَابُ ذِكْرِ اجْتِمَاعِ مَلَائِكَةِ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةِ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ جَمِيْعاً ، وَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ لِمَنْ شَهِدَ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيْعاً

نماز فجر اور نماز عصر میں رات اور دن کے فرشتوں کے اکٹھے ہونے اور دونوں نمازوں میں اکٹھے حاضر ہونے والوں کے لیے فرشتوں کی دعا کا بیان

۳۲۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ............

(۳۱۹) صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما: ٦٣٤۔ سنن النسائي: ٤٧١۔ سنن ابی داود: ٤٢٧۔ مسند احمد: ١٧٦٨٠۔ وابن حبان: ١٧٣٤، ١٧٣٧.

(۳۲۰) صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما: ٦٣٤۔ سنن النسائي: ٤٧١۔ سنن ابی داود: ٤٢٧۔ مسند احمد: ١٧٥٨٠.

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ لِـلّٰهِ مَلائِکَةً یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ ، فَإِذَا کَانَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ نَزَلَتْ مَلَائِکَةُ النَّهَارِ فَشَهِدُوْا مَـعَـکُـمُ الصَّلَاةَ جَمِیْعاً ، ثُمَّ صَعَدَتْ مَلَائِکَةُ اللَّیْلِ ، وَمَکَثَتْ مَعَکُمْ مَلَائِکَةُ النَّهَارِ فَیَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ - وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ - مَا تَرَکْتُمْ عِبَـادِیْ یَـصْنَعُوْنَ ؟ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا وَهُمْ یُـصَـلُّـوْنَ ، وَتَـرَکْنَاهُمْ یُصَلُّوْنَ . فَإِذَا کَانَ صَلَاةُ الْعَصْرِ ، نَزَلَتْ مَلَائِکَةُ اللَّیْلِ فَشَهِدُوْا مَعَکُمُ الصَّلَاةَ جَمِیْعاً ، ثُمَّ صَعَدَتْ مَلَائِکَةُ الـنَّهَـارِ ، وَمَـکَـثَ مَعَکُمْ مَلَائِکَةُ اللَّیْلِ . قَـالَ: فَیَسْـأَلُهُـمْ رَبُّهُـمْ- وَهُـوَ أَعْلَمُ بِهِمْ - فَیَـقُوْلُ: مَا تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ یَصْنَعُوْنَ ؟ قَالَ ، فَیَـقُوْلُوْنَ: جِئْنَا وَهُمْ یُصَلُّوْنَ ، وَتَرَکْنَاهُمْ وَهُـمْ یُـصَـلُّـوْنَ . قَـالَ: فَحَسِبْـتُ أَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ: فَاغْفِرْ لَهُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو تمہارے پاس آگے پیچھے آتے رہتے ہیں۔ پھر جب نماز فجر کا وقت ہوتا ہے تو دن کے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ تمہارے ساتھ اکٹھے نماز میں حاضر ہوتے ہیں پھر رات کے فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں۔ اور دن کے فرشتے تمہارے ساتھ رہ جاتے ہیں، تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان سے بخوبی واقف ہے، تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا ہے؟ فرمایا کہ وہ جواب دیتے ہیں: ہم آئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم نے انہیں نماز ادا کرتے ہوئے چھوڑا ہے۔ پھر جب نماز عصر کا وقت ہوتا ہے تو رات کے وقت فرشتے نازل ہوتے ہیں اور تمہارے ساتھ اکٹھے نماز ادا کرتے ہیں، پھر دن کے فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور رات کے فرشتے تمہارے ساتھ رہ جاتے ہیں۔ فرمایا: تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ انہیں بخوبی جانتا ہے، وہ فرماتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا ہے؟ فرمایا کہ میرا خیال ہے وہ کہتے ہیں: تو (اے اللہ) انہیں قیامت کے دن معاف فرما دینا۔''

٣٢٢- أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَکْرٍ ، نَاهُ یَحْیَى بْنُ حَکِیْمٍ ، نَا یَحْیَى بْنُ حَمَّادٍ ، نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ - وَهُوَ الْأَعْمَشُ - عَنْ أَبِی صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یَجْتَمِعُ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے

(٣٢١) صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتی الصبح والعصر، والمحافظة علیهما: ٦٣٢- یہاں اس کا ایک جزء ہے مکمل نہیں ہے۔ صحیح البخاری: ٥٥٥- سنن النسائی: ٤٨٥- مسند احمد: ٧٧٧٢- صحیح الترغیب: ٤٦٣- الصحیحه: ٣٦١٨- وابن حبان: ١٧٣٣،٢٠٥٨.

(٣٢٢) صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب فضل صلاة العصر: ٥٥٥ اس میں یتعاقبون فیکم کے الفاظ ہیں۔ مسند احمد: ٨٧٨٧- الفتح الربانی: ٢٢١/٢.

مَلائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ، فَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَتَصْعَدُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَتُثْبِتُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ فَتَصْعَدُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ وَتُثْبِتُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ . فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ أَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَتَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ، فَاغْفِرْ لَهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ .

ہیں کہ آپ نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں۔ نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں تو رات کے فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور دن کے فرشتے ٹھہر جاتے ہیں۔ اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں تو دن کے فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں تو ان سے ان کا رب سوال کرتا ہے تم نے میرے بندوں کو کیسے چھوڑا؟ تو وہ کہتے ہیں: ہم ان کے پاس آئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز ادا کر رہے تھے۔ لہٰذا تو انہیں قیامت کے روز معاف فرما دینا۔''

۱۳ ...... بَابُ ذِكْرِ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ

نماز پنجگانہ کے اوقات کا بیان

۳۲۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ وَ مُوْسَى بْنُ خَاقَانَ الْبَغْدَادِيُّ قَالُوْا: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ـ وَهُوَ ابْنُ يُوْسُفَ الْأَزْرَقُ ـ وَهٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ ، نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ..........

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ ، فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ . فَقَالَ: صَلِّ مَعَنَا . فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ ، وَقَالَ: وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ نَقِيَّةٌ ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ، وَصَلَّى الْفَجْرَ بِغَلَسٍ ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَمَرَ

''حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آپ سے نمازوں کے وقت کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا: ہمارے ساتھ نماز پڑھو (تمہیں وقت معلوم ہو جائے گا) پھر جب سورج ڈھل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی، اور کہا کہ آپ نے عصر کی نماز ادا کی جبکہ سورج بلند اور صاف و روشن تھا، اور سورج غروب ہونے پر نماز مغرب ادا کی، اور نماز عشاء شفق

(۳۲۳) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس : ٦١٣ ـ سنن ابن ماجه : ٦٦٧ ـ مسند احمد : ٢١٨٧٧ ـ وابن حبان : ١٤٩٠، ١٥٢٣ ـ صحيح ابی داؤد : ٤٢٣ .

بِلَالًا فَأَذَّنَ الظُّهْرَ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يَبْرُدَ بِهَا ، وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ أَخَّرَ فَوْقَ الَّذِي كَانَ ، وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ، وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا . ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ ؟ قَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ أَجِدْ فِي كِتَابِي عَنِ الزَّعْفَرَانِيِّ: الْمَغْرِبَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي .

غائب ہونے پر ادا کی، اور نماز فجر اندھیرے میں ادا کی، پھر جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی اذان دی اور اسے ٹھنڈا کیا تو خوب ٹھنڈا کیا۔ اور آپ نے اسے حکم دیا تو انہوں نے نماز عصر کی اقامت کہی جبکہ سورج زندہ (خوب روشن) تھا آپ نے کل سے زیادہ تاخیر سے ادا کی، اور آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے سرخی غائب ہونے سے پہلے نماز مغرب کی اقامت کہی، اور آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے تہائی رات گزرنے پر عشاء کی نماز قائم کی اور آپ کے حکم سے انہوں نے نماز فجر کو روشنی میں قائم کیا، پھر آپ نے فرمایا: نماز کے وقت کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: میں موجود ہوں، اے اللہ کے رسول۔ آپ نے فرمایا: تمہاری نمازوں کے اوقات اس کے درمیان ہیں جو تم نے (دو دن میں) دیکھا ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں نے اپنی کتاب میں زعفرانی سے یہ الفاظ نہیں پائے: ''مغرب دوسرے دن میں۔''

٣٢٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَّارَةَ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ....

بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَوَاقِيتِ . لَمْ يَزِدْنَا بُنْدَارٌ عَلَى هٰذَا . قَالَ بُنْدَارٌ فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي دَاوُدَ ، فَقَالَ: صَاحِبُ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَنْبَغِي أَنْ يُكَبِّرَ عَلَيْهِ . قَالَ بُنْدَارٌ: فَمَحَوْتُهُ مِنْ كِتَابِي . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَنْبَغِي أَنْ يُكَبَّرَ عَلَى أَبِي دَاوُدَ حَيْثُ غَلَطَ . وَأَنْ

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات نماز کے متعلق روایت بیان کرتے ہیں۔ بندار نے ہمیں اس سے زیادہ روایت بیان نہیں کی۔ بندار کہتے ہیں: میں نے اسے ابوداوُد سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا:'' اس روایت کے راوی پر نماز جنازہ پڑھی جانی چاہیے۔'' بندار کہتے ہیں: تو میں نے اس روایت کو اپنی کتاب سے مٹا دیا۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: ابوداوُد

(٣٢٤) صحيح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس: ٦١٣، ١٧٧ ـ سنن ترمذى: ١٥٢ ـ سنن ابن ماجه: ٦٦٧ ـ مسند احمد: ٢١٨٧٧ .

يُضْرَبَ بُنْدَارٌ عَشَرَةً، حَيْثُ مَحَا هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ كِتَابِهِ . حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى مَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ أَيْضًا عَنْ عَلْقَمَةَ غَلَطَ أَبُوْ دَاوُدُ وَغَيْرُ بُنْدَارٍ . هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ أَيْضًا عَنْ عَلْقَمَةَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِخَبَرِ حَرَمِيُّ بْنُ عَمَّارَةَ ، مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ ، نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، نَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَّارَةَ عَنْ شُعْبَةَ بِالْحَدِيْثِ تَمَامِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ رَادٌّ عَلٰى زَعْمِ الْعِرَاقِيِّيْنَ أَنَّ الْمُقِرَّ عِنْدَ الْحَاكِمِ أَنَّ لِفُلَانٍ عَلَيْهِ مَا بَيْنَ دِرْهَمٍ إِلٰى عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ، أَنَّ عَلَيْهِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمٍ . فَجَعَلُوْا هٰذَا الْمَحَالَ مِنَ الْمَقَالِ بَابًا طَوِيْلًا ، فَرَعُوْا مَسَائِلَ عَلٰى هٰذَا الْخَطَإِ ، وَقَوَّدَ مَقَالَتَهُمْ يُوْجَبُ أَنَّ جِبْرِيْلَ صَلّٰى بِالنَّبِيِّ ﷺ فِى الْيَوْمَيْنِ وَاللَّيْلَتَيْنِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي غَيْرِ مَوَاقِيْتِهَا ، لِأَنَّ قَوَّدَ مَقَالَتَهُمْ أَنَّ أَوْقَاتَ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَ الْوَقْتِ الْأَوَّلِ وَالْوَقْتِ الثَّانِى . وَأَنَّ الْوَقْتَ الْأَوَّلِ وَالثَّانِى خَارِجَانِ مِنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ كَزَعْمِهِمْ أَنَّ الدِّرْهَمَ وَالْعَشَرَةَ خَارِجَانِ مِمَّا أَقَرَّ بِهُ الْمُقِرُّ وَأَنَّ الثَّمَانِيَةَ هُوَ بَيْنَ دِرْهَمٍ إِلٰى عَشَرَةَ . قَدْ أَمْلَيْتُ مَسْأَلَةً طَوِيْلَةً مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ . حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى مَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ أَيْضاً عَنْ عَلْقَمَةَ غَلَطَ أَبُوْدَاوُدَ وَغَيْرُ بُنْدَارٍ .

پر نماز جنازہ پڑھی جانی چاہیے کیونکہ انہوں نے غلطی کی ہے۔اور بندار کو یہ حدیث اپنی کتاب سے مٹانے کی وجہ سے دس کوڑے مارے جانے چاہئیں۔ یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ ثوری نے بھی علقمہ سے روایت کیا ہے ابوداؤد نے غلطی کھائی ہے اور بندار نے اس کو تبدیل کر دیا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اسے ثوری نے بھی علقمہ سے روایت کیا ہے۔ امام ابوبکر حرمی بن عمارہ کی سند سے مکمل حدیث بیان کرتے ہیں۔امام ابوبکر ؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث عراقیوں کے اس دعویٰ کی تردید کرتی ہے کہ حاکم کے پاس کوئی شخص یہ اقرار کر لے کہ فلاں شخص کے اس پر ایک سے دس درہم تک واجب ہیں تو اس پر آٹھ درہم واجب ہوں گے۔اس طرح انہوں نے اس محال بات کو طویل باب کی شکل دے دی ہے۔اور اس غلط حکم پر بے شمار فرعی مسائل کی بنیاد رکھی ہے۔ ان کے اس قول سے یہ واجب ہوتا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو دو دن اور دو راتیں پانچوں نمازیں ان کے اوقات کے بغیر پڑھائیں۔ کیونکہ ان کے قول کا لازم یہ ہے کہ نمازوں کے اوقات پہلے اور دوسرے وقت کے درمیان ہیں اور پہلا اور دوسرا وقت نماز کے وقت سے خارج ہے جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے کہ حاکم کے سامنے، ایک اور دس درہم ، اقرار کرنے والے کے اقرار سے خارج ہیں اور آٹھ درہم ، ایک اور دس درہم کے دمیان ہے۔ میں اس قسم کا طویل مسئلہ املاء کروا چکا ہوں۔

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ أَيْضًا عَنْ عَلْقَمَةَ

فوائد :......ان احادیث میں فرض نمازوں کے اوقات کا بیان ہے اور ہر نماز کے اول آخر دو وقت ہیں جن میں نماز پڑھنا مشروع اور ان اوقات میں پڑھی جانے والی نماز ادا ہوتی ہے اور نماز کا وقت نکل جانے کی صورت میں وہ نماز قضا ہوگی، ادا نہیں ہوگی۔

چنانچہ نماز فجر کا اول وقت صبح صادق طلوع ہونے سے شروع ہوتا ہے اور آخری وقت طلوع آفتاب سے قبل تک ہے، ان اوقات میں نماز فجر پڑھنا مشروع ہے۔ البتہ اول وقت میں نماز پڑھنا افضل و مستحب اور آخری وقت میں نماز پڑھنا بہرصورت جائز ہے اور طلوع آفتاب کی صورت میں نماز فجر کی ادا کا وقت ختم ہو جاتا ہے اس کے بعد نماز قضا ہوگی۔ نماز ظہر کا وقت زوال آفتاب کے معاً بعد شروع ہوتا ہے اور نماز ظہر کی ادا کا وقت نماز عصر، راجح مذہب کے مطابق جب ہر چیز کا سایہ اس کا مثل ہو جانے، تک ہے۔ ان اوقات میں نماز ظہر ادا کرنا جائز ہے۔ نماز عصر کا وقت (نماز ظہر کے اختتام پر) یعنی جب ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہو جائے، شروع ہوتا ہے اور غروب آفتاب تک جاری رہتا ہے۔ شافعیہ کہتے ہیں، نماز عصر کے پانچ اوقات ہیں: (۱) فضیلت کا وقت (۲) مختار وقت (۳) بلا کراہت جواز کا وقت (۳) جواز مع کراہت کا وقت (۴) وقت عذر۔

چنانچہ نماز عصر کا اول وقت افضل وقت ہے، اور اول وقت سے لے کر ہر چیز کا سایہ دو مثل ہونے تک نماز عصر کا مختار وقت ہے، سورج کے زرد ہونے تک جواز کا وقت، سورج کے زرد ہونے سے لے کر غروب آفتاب تک کا وقت جواز مع کراہت کا وقت ہے۔ اور بارش یا سفر کی وجہ سے ظہر و عصر کو یکجا کرنے کی صورت میں نماز ظہر کے ساتھ نماز عصر ظہر کے وقت میں جمع کرنا نماز عصر کا وقت عذر ہے۔ (نووی: ۵/ ۱۰۹)

نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب سے لے کر غروب شفق (سرخی غائب ہونے) تک ہے اور نماز عشا کا وقت غروب شفق سے لے کر نصف شب تک محیط ہے۔

۱۴ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ فَرْضَ الصَّلَاةِ كَانَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ، كَمَا هِيَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأُمَّتِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی مکرم محمد ﷺ سے پہلے انبیاء کرام پر پانچ نمازیں فرض تھیں جیسا کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کی امت پر فرض ہیں

وَأَنَّ أَوْقَاتَ صَلَوَاتِهِمْ كَانَتْ أَوْقَاتَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ﷺ وَأُمَّتِهِ

اور ان کی نمازوں کے اوقات بھی نبی اکرم ﷺ اور آپ کی امت کے نمازوں کے اوقات والے تھے۔

٣٢٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِيُّ ، أَخْبَرَنَا مُغِيْرَةُ ـ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ـ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ـوَهُوَ ابْنُ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيْعَةَ الزُّرَقِيُّ ـ ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا أَبُوْ أَحْمَدَ ، نَا سُفْيَانُ ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيْعَةَ ، قَالَ وَكِيْعٌ: عَنِ الزُرَقِيِّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَّنِي جِبْرِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ ، فَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ مَالَتِ الشَّمْسُ قَدْرَ الشِّرَاكِ ، وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ . وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ، وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حُرِّمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلّٰى بِيَ الْغَدَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ، وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ، وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ ، وَصَلّٰى بِيَ الْغَدَاةَ بَعْدَ مَا أَسْفَرَ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ: الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ . هٰذَا وَقْتُكَ وَوَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَكَ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَةَ . وَفِي حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کے پاس مجھے دو دفعہ امامت کروائی، تو انہوں نے مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج تسمے کے برابر ڈھل گیا۔ اورعصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔ اورمغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزے دار نے روزہ کھول لیا۔ اورعشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب سرخی غائب ہوگئی۔ اور فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزے دار پر کھانا پینا حرام ہو گیا۔ اور دوسرے دن مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔ اورعصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس سے دگنا ہو گیا، اور نماز مغرب اس وقت پڑھائی جب روزے دار نے روزہ افطار کر لیا، اور عشاء کی نماز تہائی رات گزرنے پر پڑھائی۔ اور صبح کی نماز روشنی ہونے کے بعد پڑھائی۔'' پھر میری طرف متوجہ ہوئے تو کہا: اے محمد (ﷺ) نماز کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ یہ آپ کا وقت اور آپ سے پہلے انبیائے کرام (کی نماز) کا وقت ہے۔'' یہ احمد بن عبدہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ وکیع کی راویت میں حکیم بن حکیم

(٣٢٥) اسناده حسن صحيح: سنن الترمذى، كتاب الصلاة، باب ماجاء في مواقيت الصلاة عن النبى : ١٤٩ـ سنن ابى داود: ٣٩٣ـ مسند احمد: ٣٣٣/١ـ ومصنف عبدالرزاق: ٣٠٨٢ـ من طريق عن نافع بن جبير۔ به.

. يَزْدَادُ كَلَامُ الْإِمَامِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِى اٰخِرِ الْبَابِ الَّذِى تَقْدُمُهُ إِلٰى اٰخِرِ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ .

بن عباد بن حنیف ہے۔ امام رحمہ اللہ کے کلام جیسے وہ اس باب کے آخر پر ذکر کر چکے ہیں اسے اس مقام پر لکھا جائے گا ان شاء اللہ ۔ (یعنی امام صاحب کا گزشتہ تبصرہ اس جگہ درج کیا جائے گا۔)

فوائد :......ابن عربی کہتے ہیں: اس حدیث سے یہ وہم ہوتا ہے کہ پانچ نمازیں انہیں مذکورہ واقعات میں گذشتہ انبیاء کے لیے بھی مشروع تھیں جب کہ یہ حقیقت نہیں ہے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جیسے آپ کے لیے ہر نماز کے اول وآخر دو وقت مشروع ہیں، اسی طرح گذشتہ انبیاء پر نمازوں کے وقت میں وسعت اوران کا بھی اول وآخر وقت تھا۔ ورنہ نماز پنجگانہ ان مخصوص اوقات میں فقط اس امت کا خاصہ ہے اگر چہ گذشتہ امتیں بعض نمازوں اور بعض اوقات میں اس امت سے مماثلت رکھتی رہی ہیں۔ (تحفة الاحوذی: ۱/ ۳۳۸)

۱۵ ...... بَابُ ذِكْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ لِلْمَعْذُوْرِ

عذر والے شخص کی نماز کے وقت کا بیان

۳۲۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، بُنْدَارٌ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنِى أَبِى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِىْ أَيُّوْبَ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمُ الصُّبْحَ فَهُوَ وَقْتٌ إِلٰى أَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلِ ، فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَهُوَ وَقْتٌ إِلٰى أَنْ تُصَلُّوْا الْعَصْرَ ، فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَهُوْ وَقْتٌ إِلٰى أَنْ تَصْفُرَ الشَّمْسُ ، فَإِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَهُوَ وَقْتٌ إِلٰى أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ ، فَإِذَا غَابَ الشَّفَقُ فَهُوَ وَقْتٌ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ .

’’ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم صبح کی نماز پڑھ لوتو اس کا وقت باقی ہے یہاں تک کہ سورج کی پہلی کرن نکل آئے، پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھ لوتو اس کا وقت عصر کی نماز ادا کرنے تک باقی ہے۔ پھر جب تم عصر کی نماز پڑھ لو تو سورج زرد ہونے تک اس کا وقت باقی ہے۔ پھر جب سورج غروب ہو جائے تو وہ (نماز مغرب کا) وقت ہے۔ یہاں تک کہ سرخی غائب ہو جائے۔ پھر جب سرخی غائب ہو جائے تو وہ نصف رات تک (نماز عشاء کا) وقت ہے۔

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۳۲۳ کے تحت ملاحظہ کریں۔

(۳۲۶) صحيح مسلم، كتاب المساجد مواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس: ۶۱۲، ۱۷۱۔ وابن حبان: ۱۴۷۱.

١٦ ...... بَابُ اِخْتِيَارِ الصَّلَاةِ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا ، يُذْكَرُ خَبَرٌ لَفْظُهُ لَفْظٌ عَامٌ مُرَادُهُ خَاصٌّ

اوّل وقت میں نماز ادا کرنا پسندیدہ ہے، اس سلسلے میں مذکورہ حدیث کا بیان
جس کے الفاظ عام اور اس کی مراد خاص ہے

٣٢٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا بَنْدَارُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعِيْزَارِ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ...........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا .

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز اول وقت میں (ادا کرنا افضل ہے)۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ اول وقت پر نماز پڑھنا افضل عمل ہے، لیکن یہ افضلیت تمام نمازوں میں ثابت نہیں، بلکہ کچھ نمازوں مثلاً نماز عشاء اور سخت گرمی میں نماز ظہر کو موخر کرنا مستحب فعل ہے۔

١٧ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: الصَّلَاةُ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا ، بَعْضَ الصَّلَاةِ دُوْنَ جَمِيْعِهَا ، وَبَعْضَ الْأَوْقَاتِ دُوْنَ جَمِيْعِ الْأَوْقَاتِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان مبارک ''نماز اول وقت میں ادا کرنا افضل ہے'' سے
آپ کی مراد سب نمازوں کی بجائے کچھ نمازیں اور سب اوقات کی بجائے کچھ اوقات ہیں

إِذْ قَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِتَبْرِيْدِ الظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ ، وَقَدْ أَعْلَمَ أَنَّ لَوْلَا ضَعْفَ الضَّعِيْفِ وَسَقْمَ السَّقِيْمِ لَأَخَّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے شدید گرمی میں نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنے کی خبر دی ہے اور یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ اگر کمزور شخص کی کمزوری اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو آپ نماز عشاء کو آدھی رات تک موخر فرما دیتے۔

٣٢٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا بَنْدَارُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُهُ...........

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ ، قَالَ: أَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے

(٣٢٧) صحيح البخاری، کتاب مواقيت الصلاة، باب فضل الصلاة لوقتها : ٥٢٧۔ یہاں علی وقتها کے الفاظ ہیں۔ صحيح مسلم: ٨٥۔ سنن الترمذی: ١٧٣۔ مسند احمد: ٣٧٧٦۔ موارد الطحان: ٢٨٠۔ البيهقی فی الكبرىٰ: ١/٤٣٤۔ وابن حبان: ١٤٧٧،١٤٧٣.

(٣٢٨) صحيح البخاری، کتاب مواقيت الصلاة، باب الابراد بالظهر فی شدة الحر : ٥٣٥۔ صحيح مسلم: ٦١٦۔ سنن الترمذی: ١٥٨۔ سنن ابی داود: ٤٠۔ مسند احمد: ٢٠٥٥٣.

اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَبْرِدْ أَبْرِدْ ـ أَوْ قَالَ: انْتَظِرْ انْتَظِرْ ـ ، فَقَالَ: إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ . قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ .

مؤذن نے ظہر کی اذان کہی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈا کرو، ٹھنڈا کرو۔ یا فرمایا: انتظار کرو، انتظار کرو، پھر فرمایا: بے شک گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے لہٰذا جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کر لو۔'' حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: '' (لہٰذا ہم نے نماز ظہر اس وقت ادا کی) جب ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا۔''

فوائد :......۱۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جمہور علماء کہتے ہیں: سخت گرمی میں نماز ظہر کو موخر کرنا کہ ظہر کا وقت ٹھنڈا ہو جائے اور گرمی کا زور ٹوٹ جائے مستحب عمل ہے۔ بعض علماء نے اس حکم کو، نماز با جماعت میں حاضرین کے ساتھ خاص کیا ہے اور منفرد کا سخت گرمی میں اول وقت پر نماز پڑھنا افضل قرار دیا ہے، اکثر مالکیہ کا اور شافعی کا بھی یہی مذہب ہے، البتہ شافعی نے یہ حکم گرم علاقوں سے خاص کیا ہے۔ (فتح الباری: ۲۲، ۲۳)

عبدالرحمٰن مبارکپوری کہتے ہیں: اس بارے جمہور علماء کا موقف راجح ہے۔ (تحفة الاحوذی: ۱/ ۳۲۵)

۲۔ اگر سخت گرمی نہ ہو تو نماز ظہر کو اول وقت پر پڑھنا افضل ہے۔ نیز سخت گرمی کی صورت میں نماز ظہر کو ظہر کے آخری وقت تک موخر کیا جا سکتا ہے، نماز عصر میں داخل ہونا جائز نہیں، نیز ابراد سے مراد یہ ہے کہ اتنی تاخیر کی جائے کہ دیواروں اور درختوں کے سائے پھیل جائیں اور ان میں چل کر مساجد تک پہنچنا آسان ہو جائے ورنہ سخت گرمیوں میں گرمی کا زور تو نماز عصر کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔

۳۲۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيِّ وَ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَةَ الضَّبِّيِّ ، قَالُوْا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ ـ وَهُوَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلَاةِ ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کر کے (پڑھو) کیونکہ گرمی کی سختی جہنم کی بھاپ سے ہے۔''

۳۳۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بَنْدَارُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ ـ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ـ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ....

(۳۲۹) صحيح البخارى، كتاب مواقيت الصلاة، باب الابراد بالظهر فى شدة الحر: ۵۳۶۔ صحيح مسلم: ۶۱۷۔ سنن ابى داود: ۴۰۲۔ سنن الترمذى: ۱۵۷۶۔ مسند احمد: ۲۰۵۵۳.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوْا الصَّلَاةَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بلاشبہ گرمی کی سختی جہنم کی بھاپ سے ہے، شدید گرمی میں نماز کو ٹھنڈا کر کے ادا کرو۔''

۳۳۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ ۔ يَعْنِي ابْنَ دَاوُدَ الْخَرِيْبِيَّ ۔ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَبْرِدُوْا الظُّهْرَ فِي الْحَرِّ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: گرمی میں نمازِ ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔''

۱۸ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَعْجِيْلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

عصر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے

۳۳۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْمَخْزُوْمِيِّ، قَالَا، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ............

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ . قَالَ أَحْمَدُ: فِي حُجْرَتِهَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: الظُّهُوْرُ عِنْدَ الْعَرَبِ يَكُوْنُ عَلٰى مَعْنَيَيْنِ . أَحَدُهُمَا أَنْ يَظْهَرَ الشَّيْءُ حَتَّى يُرٰى وَيَتَبَيَّنَ فَلَا خِفَاءَ . وَالثَّانِي أَنْ يَغْلِبَ الشَّيْءُ عَلَى الشَّيْءِ . كَمَا يَقُوْلُ الْعَرَبُ ظَهَرَ فُلَانٌ عَلٰى فُلَانٍ . وَظَهَرَ جَيْشُ فُلَانٍ عَلٰى جَيْشِ فُلَانٍ ،

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جبکہ سورج میرے حجرے میں چمکتا تھا (دھوپ موجود ہوتی تھی) سایہ پھیلا نہیں ہوتا تھا۔'' احمد کہتے ہیں: "فی حجرتها" یعنی سایہ ان کے حجرے میں پھیلا نہیں ہوتا تھا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل عرب کے نزدیک ظہور کے دو معنی ہیں۔ ایک معنی یہ ہے کہ ایک چیز ظاہر ہو جائے حتیٰ کہ وہ دکھائی دے اور واضح ہو جائے اس میں کوئی پوشیدگی نہ رہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ ایک چیز دوسری پر غالب آ جائے۔ جیسا کہ عرب کہتے ہیں: فلاں فلاں شخص پر

---

(۳۳۰) صحيح البخاری، کتاب مواقيت الصلاة، باب الابراد بالظهر فی شدة الحر: ۵۳۳، ۵۳٤۔ وابن ماجه: ٦۸۱۔ مسند احمد: ۲۰۵۵۳.

(۳۳۱) اسناده صحيح: مسند احمد: ۱۱۰٦٦۔ مجمع الزوائد: ۱/۳۰۷.

(۳۳۲) صحيح البخاری، کتاب مواقيت الصلاة، باب وقت العصر: ۵۲۲، ۵٤٤۔ صحيح مسلم۔ ٦۱۱۔ وابن حبان: ۱٤٤۷، ۱۵۱۹۔ مسند احمد: ۲۲۹٦٦.

أَيْ غَلَبَهُمْ . فَمَعْنٰى قَوْلِهَا: لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ: أَيْ لَمْ يَتَغَلَّبِ الْفَيْءُ عَلَى الشَّمْسِ فِي حُجْرَتِهَا . أَيْ لَمْ يَكُنِ الظِّلُّ فِي الْحُجْرَةِ أَكْثَرَ مِنَ الشَّمْسِ حِيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ .

ظاہر ہو گیا ہے، اور فلاں کا لشکر فلاں کے لشکر پر ظاہر ہو گیا ہے یعنی ان پر غالب آ گیا ہے۔ لہٰذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فرمان "لم یظھر الفیْء بعد" کا مطلب یہ ہے کہ سایہ ان کے حجرے میں دھوپ پر غالب نہیں آیا تھا۔ یعنی نماز عصر کے وقت حجرے میں سایہ دھوپ سے زیادہ نہیں تھا۔"

فوائد :.......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے نماز عصر اس کے اول وقت پر جب ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہو گیا تھا، جلد ادا کی تھی۔ (نووی: ۵/ ۸۰۸)

۲۔ عصر کی نماز اول وقت پر افضل ہے اور نبی ﷺ کا معمول بھی نماز عصر اول وقت پر پڑھنا تھا، لہٰذا حیلوں اور عذر تراشیوں سے قصداً نماز عصر کو مؤخر کرنا اور اسے دائمی معمول بنانا درست نہیں۔

۱۹ ...... بَابُ ذِكْرِ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَأْخِيْرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى اِصْفِرَارِ الشَّمْسِ

نماز عصر کو سورج زرد ہونے تک موخر کرنے پر سخت وعید کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قَوْلَهُ ﷺ فِي خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَهُوَ وَقْتٌ إِلٰى أَنْ تَصْفَرَ الشَّمْسُ ، إِنَّمَا أَرَادَ وَقْتَ الْعُذْرِ وَالضَّرُوْرَةِ وَالنَّاسِيْ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ ، فَيَذْكُرُهَا قَبْلَ اِصْفِرَارِ الشَّمْسِ أَوْ عِنْدَهُ . وَكَذٰلِكَ أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا ، وَقْتُ الْعُذْرِ وَالضَّرُوْرَةِ وَالنَّاسِيْ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَذْكُرُهَا ، وَقْتاً يُمَكِّنُهُ أَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَةً مِنْهَا قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ ، لَا أَنَّهُ أَبَاحَ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ غَيْرِ الْعُذْرِ وَالضَّرُوْرَةِ وَهُوَ ذَاكِرٌ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ أَنْ يُؤَخِّرَهَا حَتّٰى يُصَلِّيَ عِنْدَ اِصْفِرَارِ الشَّمْسِ ، أَوْ رَكْعَةً قَبْلَ الْغُرُوْبِ وَثَلَاثاً بَعْدَهُ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان "پھر جب تم نماز عصر ادا کرلو تو سورج زرد ہونے تک اس کا وقت باقی رہتا ہے" اس سے آپ کی مراد عذر، ضرورت اور بھول جانے والے کے لیے نماز عصر کا وقت ہے کہ اسے سورج زرد ہونے سے پہلے یا زرد ہونے پر یاد آئے تو وہ نماز پڑھ لے۔ اسی طرح آپ کی مراد اس فرمان سے "جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے ایک رکعت نماز عصر سے پالی تو اس نے مکمل پالی" یہ ہے کہ یہ عذر، ضرورت اور نماز عصر بھول جانے والے کے لیے وقت ہے کہ جب اسے یاد آئے اس کے لیے (سورج غروب ہونے سے پہلے) ایک رکعت پڑھنا ممکن ہو تو وہ پڑھ لے۔ آپ کی مراد یہ نہیں ہے کہ آپ نے بغیر کسی عذر، ضرورت اور نماز عصر کو یاد رکھنے والے کے لیے جائز قرار دے دیا ہے کہ وہ نماز عصر کو موخر کر لے حتی کہ سورج زرد ہونے پر ادا کرے یا سورج غروب ہونے سے پہلے ایک رکعت ادا کرے اور تین رکعات غروب آفتاب کے بعد ادا کرے۔"

٣٣٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرِ السَّعْدِيُّ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ـ..........

حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَعْقُوْبَ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ ، حَتَّى انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ . قَالَ: وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ . فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ ، قَالَ: صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ ؟ قُلْنَا لَهُ: إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ . قَالَ: فَصَلُّوْا الْعَصْرَ: فَقُمْنَا ، فَصَلَّيْنَا . فَلَمَّا انْصَرَفْنَا ، قَالَ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ ، يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ ، حَتّٰى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ ، قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعاً ، لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، نَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: بِهٰذَا نَحْوَهُ .

''حضرت علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب بیان کرتے ہیں کہ وہ نماز ظہر ادا کرنے کے بعد بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر آئے، اور ان کا گھر مسجد کے پہلو میں تھا۔ پھر جب ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: تم نے نماز عصر پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم تو ابھی نماز ظہر ادا کر کے آئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: نماز عصر ادا کرلو۔ لہٰذا ہم اٹھے اور نماز (عصر) پڑھ لی، پھر جب ہم (نماز سے) فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: '' یہ منافق کی نماز ہے۔ وہ بیٹھا سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے تو کھڑے ہو کر چار ٹھونگیں مار لیتا ہے، وہ اس میں بہت تھوڑا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔''امام صاحب اپنے استاد یونس عبدالاعلیٰ کی سند سے حضرت علاء بن عبدالرحمان ہی سے مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔''

٣٣٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُزَيْعٍ ، نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ أَبُوْ بَحْرٍ ، نَا شُعْبَةُ ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ـ يَعْنِي ابْنَ يَعْقُوْبَ ـ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ، قَالَ ، وَسَمِعْتُ أَبَا مُوْسٰى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰى ، يَقُوْلُ ، وَجَدْتُ فِي كِتَابِي بِخَطِّ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' بلاشبہ یہ منافق کی نماز ہے، وہ انتظار کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ سورج زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے

(٣٣٣) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب التبكير في العصر: ٦٢٢ـ سنن الترمذي: ١٦٠ـ سنن النسائي: ٥١١ـ سنن ابي داود: ٤١٣ـ مسند احمد: ١١٥٦١ـ الصحيحه: ١٧٤٥ـ وابن حبان: ٢٥٩، ٢٦١، ٢٦٣.

(٣٣٤) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب التكبير في العصر: ٦٢٢ـ سنن ابي داود: ٤١٣ـ سنن ترمذي: ١٦٠ـ مسند احمد: ٣/١٠٢ـ وغيرهم من طريق عن العلاء، به.

يَدِيْ فِيْمَا نَسَخْتُ مِنْ كِتَابٍ عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ، نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ، يَنْتَظِرُ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَتِ الشَّمْسُ، وَكَانَتْ بَيْنَ قَرَنَيِ الشَّيْطَانِ ـ أَوْ عَلَى قَرَنَيِ الشَّيْطَانِ ـ قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعاً لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى . وَقَالَ ابْنُ بُزَيْعٍ: بَيْنَ قَرْنَيِ شَيْطَانٍ، أَوْ فِيْ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ . وَقَالَ، قَالَ شُعْبَةُ: نَقَرَهَا أَرْبَعاً لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا .

دوسینگوں کے درمیان یا شیطان کے دوسینگوں پر ہوتا ہے تو کھڑا ہو جاتا ہے، اور چار ٹھونگیں مار لیتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرتا ہے۔'' یہ ابوموسیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ابن بزیغ کی روایت میں ہے : شیطان کے دوسینگوں کے درمیان یا شیطان کے دوسینگوں میں'' اور کہا کہ شعبہ کہتے ہیں:'' چار ٹھونگیں مار لیتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کو بہت تھوڑا یاد کرتا ہے۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث نماز عصر اول وقت پر جلد پڑھنے کی مشروعیت کی دلیل ہیں اور نماز عصر کا وقت ہر چیز کا سایہ مثل ہونے پر شروع ہوتا ہے۔

۲۔ **تِلْكَ صَلَاةُ المنافق:** اس میں نماز عصر بلا عذر مؤخر کرنے کی مذمت کا بیان ہے۔

۳۔ **فَنَقَر أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا.** انتہائی سرعت سے نماز ادا کرنا کہ نماز میں خشوع، طمانیت اور اذکار مکمل نہ ہوں، قابل مذمت فعل ہے اور ٹھونگے مارنے سے مقصود حرکات میں عجلت ہے۔(نووی: ۱۲۳/۵)

۲۰ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَأْخِيْرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

بلاضرورت نماز عصر کو موخر کرنے پر سخت وعید کا بیان

۳۳۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا الزُّهْرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَا، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ............

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ

''حضرت سالم اپنے والد محترم (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس

(۳۳۵) صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب اثم من فاتته العصر: ۵۵۲۔ صحیح مسلم: ۶۲۶،۲۰۱۔ سنن ترمذی: ۱۷۵۔ سنن النسائی: ۵۱۲۔ سنن ابی داود: ۴۱۴۔ سنن ابن ماجه: ۶۸۵۔ مسند احمد: ۴۳۱۷۔ موطا امام مالك: ۱۸۔ سنن الدارمی: ۱۲۳۰۔ وابن حبان: ۱۴۶۷،۱۴۵۰.

وَمَالُهُ . قَالَ مَالِكٌ: تَفْسِيْرُهُ ذِهَابُ الْوَقْتِ .

شخص کی نماز عصر فوت ہوگئی گویا اس کے اہل وعیال اور مال ہلاک ہو گئے۔ مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کی تفسیر یہ ہے کہ وہ وقت نکل جانے پر نماز پڑھتا ہے۔

۲۱ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِتَكْبِيْرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي يَوْمِ الْغَيْمِ وَالتَّغْلِيْظِ فِي تَرْكِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

بادل والے دن نماز عصر جلدی پڑھنے کا حکم ہے، اور نماز عصر کو ترک کرنے پر سخت وعید کا بیان

۳۳۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْدَاوُدَ ، نَا هِشَامٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، أَنَّ أَبَا قِلَابَةَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ............

أَبَا الْمَلِيْحِ الْهُذَلِيَّ حَدَّثَهُ ، قَالَ:كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمِ غَيْمٍ ، فَقَالَ ، بَكِّرُوْا بِالصَّلَاةِ ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ أُحْبِطَ عَمَلُهُ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُوْ عَمَّارٍ ، نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ: بِهٰذَا مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ .

''حضرت ابوملیح ہذلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک ابر آلود دن میں جہاد میں تھے تو انہوں نے فرمایا: نماز (عصر) کو جلدی ادا کرلو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز عصر ترک کی اس کے عمل ضائع کر دیئے جاتے ہیں۔'' امام صاحب حسین بن حریث کی سند مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کرتے ہیں کہ اس میں ان الفاظ کا فرق ہے۔ ''فقد حبط عمله'' تو اس کے عمل رائیگاں گئے۔''

فوائد :......ان احادیث میں نماز عصر چھوڑنے اور ضائع کرنے کے بارے سخت وعید ہے لہٰذا کسی بھی صورت نماز عصر سے غفلت نہیں برتنی چاہیے اور بہرصورت نماز عصر کو وقت پر ادا کرنا چاہیے۔ حافظ ابن حجر بیان کرتے ہیں مذکورہ احادیث کی بہترین توجیہ یہ ہے کہ ان میں نماز عصر چھوڑنے کی سخت وعید ہے اور ظاہر معنی مراد نہیں ہے۔

(فتح الباری: ۲/ ٤٤)

۲۲ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَعْجِيْلِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

مغرب کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے

۳۳۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ

---

(۳۳٦) صحيح البخارى، كتاب مواقيت الصلاة، باب من ترك العصر: ٥٩٤،٥٣۔ سنن النسائى: ٤٧٤۔ ابن ماجه: ٦٩٤۔ صحيح الترغيب: ٤٧٨۔ الارواء ٢٥٥۔ وابن حبان: ١٤٦١، ١٤٦٨۔ مسند احمد: ٢١٩٤٨.

سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ............

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْـمَـغْـرِبَ ، ثُمَّ نَأْتِي بَنِيْ سَلَمَةَ فَنَبْصُرُ مَوَاقِعَ النَّبْلِ .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز مغرب پڑھتے تھے پھر ہم بنوسلمہ (کے محلے) میں آتے تو ہم تیر گرنے کی جگہوں کو دیکھ لیتے تھے۔''

۳۳۸۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ ، نَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ............

عَـنْ أَنَسٍ: أَنَّهُم كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ فَيَرٰى أَحَدُهُمْ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (صحابہ کرام) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز مغرب پڑھتے تھے پھر وہ (اپنے گھروں کو) لوٹتے تو ان میں سے کوئی شخص اپنے تیر کے گرنے کی جگہوں کو دیکھ لیتا تھا۔''

فوائد :...... یہ احادیث اس بات کے متقاضی ہیں کہ نماز مغرب اول وقت پر جلد ادا کی جائے کہ نماز سے فراغت کے بعد مغرب کی روشنی باقی ہو۔(عون المعبود: ۲/ ۷۹)

۲۳ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَأْخِيْرِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ ، وَإِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَهُ أَنَّهُمْ لَا يَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ ، ثَابِتِيْنَ عَلَى الْفِطْرَةِ ، مَا لَمْ يُؤَخِّرُوْهَا إِلَى اشْتِبَاكِ النُّجُوْمِ

نماز مغرب کو موخر کرنے پر سخت وعید کا بیان، اور نبی ﷺ کا اپنی امت کو بتانا کہ وہ ہمیشہ خیر و بھلائی کے ساتھ رہیں گے'' فطرت پر ثابت رہیں گے جب وہ نماز مغرب کو ستاروں کے جم گھٹے ہونے تک موخر نہیں کریں گے۔

۳۳۹۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَـكْـرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ ، قَـالَا ، حَـدَّثَـنَـا ابْـنُ عُـلَـيَّةَ عَـنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، ح وَحَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ............

عَـنْ مَـرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزْنِيِّ ، قَالَ: قَدِمَ عَـلَيْـنَـا أَبُـوْ أَيُّـوْبَ غَازِياً وَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ

''حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ایوب رضی اللہ عنہ جہاد کرتے ہوئے ہمارے پاس آئے جبکہ

(۳۳۷) اسناده صحيح: مسند احمد: ۳: ۲۸۲۔ رقم: ۱۵۰۳۴۔ ترقیم احمد شاکر، الارواء: ۲۵۶.

(۳۳۸) اسناده صحيح: سنن ابی داؤد، كتاب الصلاة، باب فی وقت المغرب: ۴۱۶۔ الفتح الربانی: ۲/۲۶۶.

(۳۳۹) اسـنـاده حسـن صـحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب فی وقت المغرب: ۴۱۸۔ مسند احمد: ۱۴۷/۴۔ من حديث محمد بن اسحاق بن يسار به والحاكم على شرط مسلم: ۱۹۰/۱، ۱۹۱۔ و وافقه الذهبی.

يَوْمَئِذٍ عَلٰى مِصْرَ ، فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُوْ أَيُّوْبَ ، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ يَا عُقْبَةُ ؟ فَقَالَ: شَغَلْنَا فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ مَا بِيْ إِلَّا أَنْ يَظُنَّ النَّاسُ إِنَّكَ رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ هٰكَذَا . سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ أُمَّتِيْ بِخَيْرٍ - أَوْ عَلَى الْفِطْرَةِ - مَا لَمْ يُؤَخِّرُوْا الْمَغْرِبَ حَتّٰى تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الدَّوْرَقِيِّ وَقَالَ الْمُؤَمِّلُ وَالْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ ، أَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ أُمَّتِيْ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَرْشِيُّ ، نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ: فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَقَالَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ أُمَّتِيْ بِخَيْرٍ - أَوْ عَلَى الْفِطْرَةِ - مَا لَمْ يُؤَخِّرُوْا الْمَغْرِبَ حَتّٰى تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ قَالَ: بَلٰى .

ان دنوں مصر کے گورنر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ تھے۔ تو انہوں نے مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کی، تو حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور فرمایا: اے عقبہ! یہ کونسی نماز ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم مشغول تھے (اس لیے تاخیر ہوگئی) تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے کوئی مشکل نہیں مگر لوگ یہ گمان کریں گے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح (نماز موخر) کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میری امت ہمیشہ خیرو بھلائی یا فرمایا: فطرت پر رہے گی، جب تک وہ نماز مغرب کو ستاروں کا جمگھٹا ہونے تک موخر نہیں کریں گے۔ یہ دورقی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔مؤمل اور افضل بن یعقوب کی روایت میں ہے: ''کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میری امت ہمیشہ خیرو بھلائی پر رہے گی ......
امام ابوبکر محمد بن موسیٰ حرشی کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔ اور کہا: ''کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میری امت ہمیشہ خیرو بھلائی یا فطرت پر رہے گی جب تک وہ نماز مغرب کو ستاروں کا جمگھٹے ہونے تک موخر نہیں کریں گے'' تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں (میں نے سنا ہے)''

٣٤٠- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ زُرْعَةَ ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسٰى ، نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ............

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَزَالُ أُمَّتِيْ عَلَى الْفِطْرِ مَا

''حضرت عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میری امت ہمیشہ فطرت پر

(٣٤٠) اسناده صحيح: كتاب الصلاة، باب وقت صلاة المغرب، البيهقي: ١/٤٤٨- من حديث ابراهيم بن موسىٰ به- الارواء: ٣/٣٣- المشكاة: ٦٠٩- سنن ابن ماجه: ٦٨٩- مسند احمد: ٢٢٤٣٤.

لَـمْ يُـؤَخِّـرُوْا الْـمَـغْـرِبَ حَتّٰـى تَشْتَبِكَ الـنُّـجُـوْمُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي قَوْلِهِ، لَا تَزَالُ أُمَّتِـي بِـخَيْـرٍ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ حَتّٰى تَشْتَبِكَ الـنُّـجُـوْمُ، دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ قَوْلَهُ فِي خَبَـرِ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْـنِ عَـمْرِو بْنِ الْعَاصِ: وَوَقْـتُ الْـمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ إِنَّـمَـا أَرَادَ وَقْتَ الْعُذْرِ وَالضَّرُوْرَةِ . لَا أَنْ يَعْتَمِدَ تَأْخِيرَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ إِلٰى أَنْ تُقَرِّبَ غَيْبُوْبَةُ الشَّفَقِ ، لِأَنَّ اِشْتِبَاكَ النُّجُوْمِ يَكُوْنُ قَبْـلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ بِوَقْتٍ طَوِيْلٍ يُمْكِنُ أَنْ يُّـصَـلِّـيَ بَـعْدَ اشْتِبَاكِ النُّجُوْمِ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّـفَـقِ رَكْـعَـاتٍ كَثِيْـرَةٍ ، أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ .

رہے گی جب تک وہ نماز مغرب کو ستاروں کے جمگھٹے ہونے تک موخر نہ کریں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ کے فرمان ''میری امت ہمیشہ خیر و بھلائی کے ساتھ رہے گی جب تک وہ ستاروں کے باہم جڑ جانے تک نماز مغرب کو موخر نہ کریں'' میں یہ دلیل ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث میں آپ کے اس فرمان ''نماز مغرب کا وقت شفق کی تیزی اور پھلاؤ ہونے تک رہتا ہے۔'' جمگھٹا شفق غائب ہونے سے بہت پہلے ہو جاتا ہے۔ ستاروں کے جم گھٹے کے بعد اور شفق کے غائب ہونے سے پہلے بہت سی رکعات، چار رکعات سے زیادہ ادا کی جا سکتی ہیں۔''

فوائد:......ابن اثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: اشتباک النجوم سے مراد تمام ستاروں کا آسمان پر ظاہر ہونا اور جمگھٹا بنانا ہے اور یہ اندھیرا اچھا جانے سے کنایہ ہے۔ نیز یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز مغرب کو جلد (یعنی اول وقت پر) ادا کرنا مستحب ہے۔ اور ستاروں کے جگمگا اٹھنے موخر کرنا مکروہ فعل ہے جب کہ رافضیوں نے اس سنت کے برعکس موخر اختیار کیا ہے اور انھوں نے ستاروں کے روشن ہونے تک نماز مغرب کے موخر کرنے کو مستحب قرار دیا ہے، لیکن احادیث الباب ان کے موقف کی تردید کرتی ہیں اور جن احادیث میں نماز مغرب کو سقوط شفق تک موخر کرنے کا بیان ہے ان میں یہ تاخیر بیان جواز کے لیے ہے (استحباب کے لیے نہیں) (عون المعبود: ۲/ ۸۰)

۲۴ ......بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَسْمِيَةِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ عِشَاءً: إِذِ الْعَامَّةُ أَوْ كَثِيرٌ مِنْهُمْ يُسَمُّوْنَهَا عِشَاءً

نماز مغرب کو عشاء کا نام دینا منع ہے، جبکہ عام لوگ یا اکثر لوگ اسے عشاء کا نام دیتے ہیں

۳۴۱۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ الْعَنْبَرِيُّ ، حَدَّثَنِي أَبِيْ ، حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ ، قَالَ ، قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ ، نَا............

(۳۴۱) صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب من کره ان یقال للمغرب العشاء: ۵۶۳۔ مسند احمد: ۱۹۶۴۴.

عَبْـدُ اللّٰهِ الْمَزَنِيُّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَـغْـلِبَـنَّـكُـمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاةِ الْـمَـغْـرِبِ . قَالَ ، وَيَقُوْلُ الْأَعْرَابُ: هِيَ الْـعِشَـاءُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: عَبْدُ اللّٰهِ الْمَزَنِيُّ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ .

''حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز مغرب کے نام کے بارے میں اعرابی تم پر ہرگز غالب نہ آ جائیں ۔فرماتے ہیں: اعرابی کہتے ہیں: وہ عشاء ہے۔امام ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبداللہ مزنی، وہ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ ہیں۔

فوائد :......ا۔مہلب رحمہ اللہ کہتے ہیں: مغرب کوعشاء کہنا مکروہ ہے کیونکہ اللہ اوراس کے رسول کے دیئے ہوئے نام کوکسی کی رائے کی وجہ سے ترک نہیں کیا جا سکتا۔(شرح ابن بطال : ۳/ ۳۳۶)

۲۔ شوکانی بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کی رو سے مغرب کوعشاء سے موسوم کرنا ممنوع ہے جیسے دیہاتی لوگ مغرب کو عشاء سے موسوم کرتے تھے۔

چنانچہ اگر اس نام میں لوگ اعراب کے موافق ہو جاتے تو اس نام پر اعراب ان پر غالب آ جاتے، کیونکہ فریق مخالف فریقین میں سے جوفریق فریق ثانی کی طرف رجوع کرتا ہےتو رجوع کرنے والا مغلوب اور جس کی طرف اس نہی کی علت میں اختلاف ہے، چنانچہ ایک قول کے مطابق اس ممانعت کی علت مغرب اورعشاء کے التباس کا خوف ہے اور ایک قول کے مطابق نہی کی علت یہ ہے کہ مغرب کوعشاء سے موسوم کرنا حکم الٰہی کی مخالفت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اول نماز (مغرب کو) مغرب سے عشاء ثانیہ کوعشاء سے موسوم کیا ہے۔(نیل الاوطار: ۲/ ۱۰)

۲۵ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَأْخِيْرِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِذَا لَمْ يَخَفِ الْمَرْءُ الرُّقَادَ قَبْلَهَا

جب کسی آدمی کونمازِعشاء سے پہلے سو جانے کا خدشہ نہ ہوتو نمازِعشاء کوموخر کرنا مستحب ہے

وَلَـمْ يَـخَفِ الْإِمَامُ ضُعْفَ الضَّعِيْفِ وَسُقْمَ السَّقِيْمِ فَتَفُوْتُهُمُ الْجَمَاعَةُ ، لِتَأْخِيْرِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ، أَوْ يَشُقُّ عَلَيْهِمْ حُضُوْرُ الْجَمَاعَةِ إِذَا أَخَّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ

نیز امام کونماز عشاء موخر کرنے کی صورت میں کمزور شخص کی کمزوری اور بیمار کی بیماری کا ڈر نہ ہو کہ ان کی نماز با جماعت فوت ہو جائے گی یا نماز موخر کرنے سے ان کے لیے جماعت میں حاضر ہونا مشکل ہو جائے گا تو نماز عشاء موخر کرنا مستحب ہے۔

۳۴۲۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ ، نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ مَرَّةً ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ: الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمَاءُ يَقْطُرُ عَنْ رَأْسِهِ . وَهُوَ يَمْسَحُهُ عَنْ شِقَّيْهِ ، وَهُوَ يَقُوْلُ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِیْ لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُّصَلُّوْا هٰذِهِ السَّاعَةَ . وَقَالَ أَحَدُهُمَا: اَنَّهُ الْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِیْ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِالْجَبَّارِ حِيْنَ جَمَعَ الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَقَالَ لَمَّا أَفْرَدَ خَبَرَ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَنَّهُ الْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِیْ ، وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُّصَلُّوْا هٰذِهِ الصَّلَاةَ هٰذِهِ السَّاعَةَ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات نماز عشاء موخر کر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! نماز (پڑھا دیجیے) عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے گر رہے تھے اور آپ اپنی دونوں جانب سے پانی جھاڑ رہے تھے۔ اور آپ فرما رہے تھے: ''اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں انہیں (یہ نماز) اسی وقت پڑھنے کا حکم دیتا۔ (ابن جریج اور عمر) دو میں سے کسی ایک نے یہ الفاظ روایت کیے کہ: یہی وقت ہے اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشکل و مشقت میں ڈال دوں گا۔'' یہ عبدالجبار کی حدیث کے الفاظ ہیں جب انہوں نے ابن جریج اور عمر بن دینار سے روایت کو جمع کر کے بیان کیا۔ اور جب ابن جریج کی روایت کو منفرد بیان کیا تو کہا: ''یہی وقت ہے کہ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا۔ احمد بن عبدہ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: '' اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ میں مومنوں کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں انہیں یہ نماز اسی وقت ادا کرنے کا حکم دیتا۔''

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز عشاء کو اول وقت سے موخر کرنا افضل ہے جب کہ دیگر نمازیں اول وقت پر ادا کرنا افضل ہیں۔

۲۔ نماز عشاء کا مختار و مستحب وقت ایک تہائی رات گزرنے کا وقت ہے، نیز آپ کا ہمیشہ نماز کو اول وقت پر پڑھنا اس کی تاخیر کے افضل ہونے کے متعارض نہیں کیونکہ تاخیر میں حائل چیز امت کو مشقت پر ڈالنا تھا کہ کہیں تہائی رات

(۳۴۲) صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، با النوم قبل العشاء لمن غلب: ۷۲۳۹،۵۷۱. صحیح مسلم: ۲۲۵۔ سنن النسائی: ۵۳۱۔ سنن الدارمی: ۱۲۱۵.

کا وقت نماز عشاء کے لیے فرض نہ کر دیا جائے۔ چونکہ اب یہ علت ختم ہو چکی ہے لہٰذا اگر نمازی حضرات با آسانی اس وقت نماز کا اہتمام کر سکتے ہوں تو اول تہائی رات کے وقت نماز عشاء پڑھنا افضل ہے لیکن جبراً نماز عشاء کو موخر کرنا درست نہیں۔

٣٤٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ............

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْعِشَاءِ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَنَادَاهُ عُمَرُ ، فَقَالَ: نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ . فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ: مَا يَنْتَظِرُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ . قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا مَنْ بِالْمَدِيْنَةِ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء کو موخر کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بآواز آپ سے عرض کی: (حضور) عورتیں اور بچے سو گئے ہیں: تو آپ ان کی طرف تشریف لائے اور فرمایا: اہل زمین میں سے تمہارے سوا کوئی بھی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا۔ ''امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان دنوں صرف اہل مدینہ ہی نماز پڑھتے تھے۔''

٣٤٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ............

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: كُنَّا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَلَا نَدْرِيْ أَيُّ شَيْءٍ شَغَلَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ . فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ: إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلَاةً مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ . وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلٰى أُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ . ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلّٰى .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک رات نماز عشاء کے لیے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے تو آپ ہمارے پاس تہائی رات گزر جانے کے بعد تشریف لائے۔ اور ہمیں معلوم نہیں کہ کس چیز نے آپ کو آپ کے گھر والوں میں یا کسی اور کام میں مشغول کر دیا تھا۔ جب آپ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: بے شک تم اس نماز کا انتظار کر رہے ہو کہ تمہارے سوا کوئی مذہب والے اس کا انتظار نہیں کر رہے۔ اور اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میری امت پر گراں ہو گا تو میں

(٣٤٣) اسناده صحيح: صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب النوم قبل العشاء لمن غلب: ٥٧٠۔ مسند احمد: ٢٢٩٣٠۔ مجمع الزوائد: ٣١٣/١.

(٣٤٤) صحيح مسلم، كتاب المساجد مواضع الصلاة، باب وقت العشاء وتاخيرها: ٦٣٩۔ صحيح البخاري: ٥٧٠۔ سنن النسائي: ٥٣٧۔ سنن ابي داود: ٣٥٦.

انہیں (یہ نماز) اسی وقت پڑھاتا۔ پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے نماز کی اقامت کہی تو آپ نے نماز پڑھائی۔“

٣٤٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ ، ح وَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى الْقَزَّازُ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، نَا دَاوُدُ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيْدِ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: انْتَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ ، ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى بِنَا ، ثُمَّ قَالَ: خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ . فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا ، وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيْفِ وَسَقْمُ السَّقِيْمِ وَحَاجَةُ ذِي الْحَاجَةِ لَأَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ . هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ .

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کا نماز عشاء کے لیے تقریباً آدھی رات تک انتظار کیا۔ پھر آپ تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی، پھر فرمایا: اپنی نشستوں کو سنبھالو۔ بے شک لوگ تو سو چکے ہیں۔ بے شک تم جب سے نماز کا انتظار کر رہے ہو، اس وقت سے مسلسل نماز ہی میں ہو۔ اور اگر مجھے کمزور شخص کی کمزوری، بیمار شخص کی بیماری اور حاجت مند کی حاجت مندی حاجت وضرورت کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک مؤخر کر دیتا۔“ یہ بندار کی حدیث ہے۔

٢٦ ...... بَابُ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثِ بَعْدَهَا بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

مجمل غیر مفسر روایت کے ذکر سے نماز عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کی کراہت کا بیان

٣٤٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا عَوْفٌ ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الْوَهَابِ عَنْ عَوْفٍ ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَ عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ وَ ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ..........

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا .

”حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند

(٣٤٥) اسناده صحيح: سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب وقت العشاء الآخره: ٤٢٢ـ سنن النسائى: ٥٣٨ـ، سنن ابن ماجه: ٦٩٣ .

(٣٤٦) صحيح البخارى، كتاب مواقيت الصلاة، باب ما يكره النوم قبل العشاء: ٥٩٩،٥٤١ـ صحيح مسلم: ٦٤٧ـ والترمذى: ١٦٨ـ وابن ماجه: ٧٠١ـ وابن حبان: ١٥٠١، ١٨١١، ٥٥٢٢ـ وأحمد: ٤٢١/٤ـ من طريق خالد الحذاء عن أبى المنهال عن ابى برزه، به.

هٰـذَا حَدِيْثُ أَحْمَدَ بْنِ مَنِيْعٍ . وَفِي حَدِيْثِ يَـحْيَـى بْنِ سَعِيْدٍ ، قَالَ ، حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ أَبُـوْ الْـمِـنْهَالِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَـلٰـى أَبِيْ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيّ فَسَأَلَهُ أَبِيْ كَيْفَ كَـانَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُـصَـلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ؟ قَـالَ: كَـانَ يَسْتَـحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِيْ تَـدْعُـوْنَهَا الْعَتَمَةَ . وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا . وَفِي حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَـعْـفَـرٍ وَ عَبْدِالْوَهَابِ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، وَمَتْنُ حَدِيْثِهِمَا مِثْلَ مَتْنِ حَدِيْثِ يَحْيٰى .

کرتے تھے۔'' یہ احمد بن منیع کی حدیث ہے۔ یحییٰ بن سعید کی روایت میں ہے، وہ کہتے ہیں کہ : ہمیں ابومنہال سیار بن سلامہ نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو میرے والد نے ان سے پوچھا : رسول اللہ ﷺ فرض نماز کیسے ادا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ عشاء کی نماز جسے تم عتمہ کہتے ہو کو موخر کرنا پسند کرتے تھے۔ اور آپ عشاء سے پہلے سونا اور اس کے بعد گفتگو کرنا ناپسند کرتے تھے۔'' محمد بن جعفر اور عبدالوھاب کی روایت میں عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ہے جبکہ متن یحییٰ کی روایت ہی کی طرح ہے۔

فوائد :......علماء بیان کرتے ہیں: عشاء سے قبل سونے کی کراہت کا سبب یہ ہے کہ عشا سے قبل گہری نیند سونے سے نماز عشاء کے چھوٹ جانے، یا نماز عشاء کے پسندیدہ اور افضل وقت چھوٹ جانے کا خدشہ ہے، نیز یہ فعل اس لیے بھی مکروہ ہے کہ اس سے لوگ کاہلی کا شکار ہو کر نماز باجماعت سے سونہ رہا کریں، (لہٰذا عشاء سے قبل سونا مکروہ ہے) اور عشاء کے بعد باتیں کرنے کی کراہت کا سبب یہ ہے کہ یہ رات کی بیداری کا سبب ہے پھر نیند کے غلبہ کی وجہ سے قیام اللیل، رات کے اذکار اور نماز فجر کے چھوٹنے کا ڈر ہے، نیز رات کی بیداری دن کے اوقات میں حقوق الدین، نیک کاموں اور دنیاوی مصالح کو انجام دینے میں سستی کا باعث ہے۔ (لہٰذا عشاء کے باتیں کرنا مکروہ فعل ہے۔)

علماء کہتے ہیں: عشاء کے بعد گپیں ہانکنا اور غیر ضروری باتیں مکروہ ہیں۔ البتہ مصلحت وحکمت اور خیر کی باتیں کرنے میں کوئی کراہت نہیں ہے۔(نووی: ٥/ ١٤٦)

٢٧ ......بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى الرُّخْصَةِ فِي النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ إِذَا أُخِّرَتِ الصَّلَاةُ

اس حدیث کا بیان جو نماز عشاء کو موخر کر دینے کی صورت میں عشاء سے پہلے سونے کی رخصت کی دلیل ہے

وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ كَرَاهَةَ النَّبِيِّ ﷺ النَّوْمَ قَبْلَهَا إِذَا لَمْ تُؤَخَّرْ

اس میں یہ دلیل ہے کہ عشاء سے پہلے سونے کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے جس کراہت کا اظہار کیا ہے وہ اس وقت ہے جب نماز موخر نہ کی گئی ہو۔

٣٤٧۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَـرَنِـي نَـافِعٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيْمٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ

بَكْرٍ - يَعْنِي الْبَرْسَانِيَّ- أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ............

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شُغِلَ ذَاتَ لَيْلَةٍ عَنْ صَلَاةِ الْعَتَمَةِ، حَتّٰى رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: لَيْسَ يَنْتَظِرُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ هٰذِهِ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ. هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ. وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ. وَفِيْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَخَرَجَ عُمَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الصَّلَاةُ! رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات نبی اکرم ﷺ نماز عشاء سے مشغول ہو گئے حتی کہ ہم سو گئے پھر ہم بیدار ہوئے، پھر ہم سو گئے، پھر ہم بیدار ہوئے، پھر آپ تشریف لائے تو فرمایا: تمہارے سوا اہل زمین میں سے کوئی بھی نماز کا منتظر نہیں ہے۔'' یہ محمد بن بکر کی حدیث ہے۔ ابن رافع کی روایت میں ہے: ''حتی کہ ہم مسجد میں سو گئے۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے: ''تو حضرت عمر باہر نکلے تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! نماز (پڑھا دیجیے) عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔''

٣٤٨- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيْمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ، نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. وَقَالَ حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ أَنَّ أُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ أَبِيْ بَكْرٍ أَخْبَرَتْهُ............

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَعْتَمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ، وَحَتّٰى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ فَصَلّٰى، وَقَالَ: إِنَّهُ وَقْتُهَا، لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ. وَفِيْ خَبَرِ أَبِيْ عَاصِمٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَالنَّبِيُّ ﷺ لَمَّا أَخَّرَ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے (نماز عشاء) موخر کر دی حتی کہ رات کا اکثر حصہ گزر گیا اور مسجد والے سو گئے۔ پھر آپ تشریف لائے اور نماز پڑھائی اور فرمایا: بے شک اس کا یہی وقت ہے اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا۔'' ابو عاصم اور محمد بن بکر کی روایت میں ہے۔ ''حدثني المغيرة بن حكيم'' یعنی اخبرنی کی بجائے حدثنی کہا ہے) امام

(٣٤٧) صحيح البخاري، مواقيت الصلاة، باب النوم قبل العشاء لمن غلب: ٥٧٠، ٥٧١- صحيح مسلم: ٦٣٩، ٦٤٢- مسند احمد: ٢/٨٨- وابو داؤد: ١٩٩- وابن حبان: ١٠٩٩- والبيهقي في الكبرى: ١٩٥٣- من طريق ابن جريج عن نافع عن ابن عمر، به.

(٣٤٨) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب وقت العشاء وتاخيرها: ٦٣٨- سنن الدارمي: ١٢١٤- وسنن نسائي ٥٣٦- وأحمد: ٦/١٥٠.

صَلاةَ الْعِشَاءِ الاٰخِرَةِ، حَتّٰى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، لَـمْ يَزْجُرْهُمْ عَنِ النَّوْمِ لَمَّا خَرَجَ عَلَيْهِمْ . وَلَوْ كَانَ نَوْمُهُمْ قَبْلَ صَلاةَ الْعِشَاءِ لَمَّا أَخَّرَ الـنَّبِيُّ ﷺ الـصَّلاةَ مَـكْـرُوْهاً ، لَأَشْبَـهَ أَنْ يَزْجُرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فِعْلِهِمْ ، وَيُوَبِّخُهُمْ عَلٰى فِعْلٍ مَا لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ فِعْلُهُ . وَفِي خَبَرِ عَـطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِـي الْـمَـوَاقِيْـتِ ، قَـالَ فِيْ وَقْتِ صَلاةِ الْعِشَاءِ الاٰخِرَةِ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ ، فَنِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا ، ثُمَّ نِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا، ثُمَّ نِمْنَا مِرَاراً .

ابوبکر کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب نماز عشاء کو موخر کیا حتی کہ اہل مسجد سو گئے تو جب نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو آپ نے انہیں (عشاء سے قبل سونے پر) ڈانٹا نہیں ہے، اور اگر نماز عشاء سے پہلے ان کا سونا مکروہ ہوتا جبکہ نبی ﷺ نے نماز کو موخر کر دیا تھا تو نبی اکرم ﷺ انہیں ان کے اس فعل پر ڈانٹ ڈپٹ کرتے اور انہیں اس کام پر سرزنش کرتے جو ان کے لیے جائز نہ تھا۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی نبی اکرم ﷺ سے اوقات نماز کے متعلق روایت میں ہے، وہ دوسری رات نمازِ عشاء کے وقت کے بارے میں فرماتے ہیں: ہم سو گئے پھر بیدار ہو گئے، پھر ہم سو گئے، پھر ہم بیدار ہو گئے، پھر ہم کئی بار سوئے۔''

٢٨ ...... بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ عَتَمَةً

عشاء کو عتمہ کا نام دینا مکروہ ہے

٣٤٩۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَـكْـرٍ ، نَـا عَبْـدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ............

عَـنِ ابْـنِ عُـمَرَ ، قَالَ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلا تِـكُمْ إِنَّهُمْ يُعْتِمُوْنَ عَلَى الْإِبِلِ ، إِنَّهَا صَلاةُ الْعِشَاءِ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''اعرابی تمہاری نماز کے نام کے بارے میں تم پر ہرگز غالب نہ آ جائیں، بے شک وہ اونٹوں پر (دودھ دوہنے کی وجہ سے) دیر کیا کرتے تھے (اس لیے عشاء کو عتمہ کہتے تھے) بے شک وہ نماز عشاء ہے۔''

٢٩...... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّغْلِيْسِ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ

نمازِ فجر کو اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے

٣٥٠۔ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ .

---

(٣٤٩) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب وقت العشاء وتاخيرها: ٦٤٤۔ سنن النسائى: ٥٤١۔ سنن ماجه: ٧٠٤۔ وابن حبان: ١٥٣٩۔ مسند احمد: ٦٠٣٢.

قَالَ أَحْمَدُ: أَخْبَرَنَا . وَقَالَ الآخَرَان: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ يَخْرُجْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ . زَادَ أَحْمَدُ: ثُمَّ ذَكَرَ الْغَلَسَ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مومن عورتیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرتی تھیں پھر وہ اپنی چادروں میں لپٹی واپس نکلتی تھیں کہ انہیں پہچانا نہیں جاتا تھا۔'' احمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ''پھر انہوں نے اندھیرے کا ذکر کیا'' (کہ اندھیرے کی وجہ سے وہ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔)''

۳۵۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، أَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ ....

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ ، قَالَ: فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو ہم نے اس کے قریب صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کی۔''

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز فجر جلدی (اندھیرے میں) ادا کرنا مستحب فعل ہے۔ مالک، شافعی، احمد اور جمہور علماء رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ صبح کو روشن کرنا افضل ہے۔

۲۔ عورتوں کا مسجد میں با جماعت نماز میں حاضر ہونا جائز ہے بشرطیکہ فتنے وغیرہ کا خوف نہ ہو۔(نووی: ۵/۱۴۳)

۳۔ ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں: نماز فجر اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے۔ مالک، شافعی اور اسحق بن راہویہ کا یہی مذہب ہے اور ابوبکر وعمر، ابن مسعود، ابوموسیٰ، عبداللہ بن زبیر اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم سے بھی یہی قول منقول ہے۔(المغنی لابن قدامه: ۲/ ۱۸۶)

۳۵۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرُّبَيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ............

ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

''حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن

(۳۵۰) صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب وقت الفجر: ۵۷۸۔ صحیح مسلم: ۶۴۵۔ سنن الترمذی: ۱۵۳۔ سنن النسائی: ۵۴۶۔ سنن ابی داود: ۴۲۳۔ وابن ماجه: ۶۶۹۔ مسند احمد: ۲۴۲۸۲۔ مؤطا: ۳۔ سنن الدارمی: ۱۲۱۶.

(۳۵۱) صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب ما یذکر فی الفخذ: ۳۷۱۔ صحیح مسلم: ۱۳۶۵،۳۴۹۸۔ سنن النسائی: ۳۳۸۰۔ سنن أبی داؤد: ۳۰۰۹۔ مسند احمد: ۳/۱۰۱۔ من طریق اسماعیل ابن علیه یمن عبدالعزیز بن صهیب، به.

(۳۵۲) اسناده صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب فی المواقیت: ۳۹۴۔ اس کی اصل صحیح البخاری: ۳۲۲۱،۵۲۱ میں موجود ہے۔ وابن حبان: ۴۴۹۔ والبیهقی فی الکبری: ۱۵۸۲۔ ومسلم: ۶۱۱۔ وأحمد: ۵/۲۷۴.

كَانَ قَاعِداً عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ شَيْئاً . فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَمَّا إِنَّ جِبْرِيْلَ قَدْ أَخْبَرَ مُحَمَّدًا ﷺ بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ . فَقَالَ عُرْوَةُ: سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ أَبِي مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُوْدِ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَأَخْبَرَنِيْ بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ، فَحَسِبَ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ . وَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حِيْنَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ ، وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ فَيَأْتِيْ ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ . وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِيْنَ يَسْوَدُّ الْأُفُقُ ، وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ . وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً بِغَلَسٍ ، ثُمَّ صَلَّى مَرَّةً أُخْرٰى فَاسْفَرَ بِهَا . ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْغَلَسِ حَتَّى مَاتَ ﷺ . ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلٰى أَنْ يُسْفِرَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ الزِّيَادَةُ لَمْ يَقُلْهَا أَحَدٌ غَيْرُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ . فِي هٰذَا الْخَبَرِ كُلِّهِ ، دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الشَّفَقَ الْبَيَاضَ لَا الْحُمْرَةُ . لِأَنَّ فِي الْخَبَرِ: وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ

عبدالعزیز رحمہ اللہ منبر پر تشریف فرما تھے تو انہوں نے نماز کچھ موخر کر دی ۔ تو حضرت عروہ بن زبیر نے فرمایا : بے شک جبرائیل علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے وقت کے متعلق بیان فرمایا ہے۔ تو حضرت عمر نے کہا: خوب سمجھ لو تم کیا کہہ رہے ہو۔ تو حضرت عروہ نے کہا: میں نے بشیر بن ابی مسعود کو سنا وہ کہہ رہے تھے: میں نے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے تو انہوں نے مجھے نماز کے وقت کی خبر دی، تو میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی، پھر میں نے اس کے ساتھ نماز ادا کی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی، تو انہوں نے پانچ نمازیں اپنی انگلیوں پر شمار کیں۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ظہر کی نماز سورج ڈھلنے پر ادا کی اور بسا اوقات اسے موخر کیا جبکہ گرمی شدید ہو جاتی ۔ اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے نمازِ عصر ادا کی جبکہ سورج بلند اور سفید تھا، اس سے پہلے کہ وہ زرد ہوتا۔ تو ایک شخص نماز سے فارغ ہوکر غروب آفتاب سے پہلے ذوالحلیفہ آ جاتا۔ اور آپ نماز مغرب، غروب آفتاب کے وقت ادا کرتے، اور عشاء کی نماز اس وقت پڑھتے جب افق سیاہ ہو جاتا ہے، اور بعض اوقات لوگوں کے جمع ہونے تک اسے موخر کر دیتے ۔ ایک مرتبہ صبح کی نماز کو اندھیرے میں لوگوں کے جمع ہونے تک اسے موخر کر دیتے۔ ایک مرتبہ صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کی، پھر دوسری مرتبہ اسے روشنی میں پڑھا، پھر اس کے بعد آپ کی نماز اندھیرے ہی میں ہوتی تھی حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔ پھر آپ نے کبھی روشنی میں نماز ادا نہیں کی ۔''

حِيـنَ يَسْـوَدُّ الْأُفُـقُ . وَإِنَّمَا يَكُوْنُ اَسْوِدَادُ الْأُفُقِ بَعْدَ ذِهَابِ الْبَيَاضِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بَعْدَ سُقُوْطِ الْحُمْرَةِ . لِأَنَّ الْحُمْرَةَ إِذَا سَقَطَتْ مَكَثَ الْبَيَاضُ بَعْدَهُ . ثُمَّ يَذْهَبُ الْبَيَاضُ فَيَسْـوَدُّ الْأُفُـقُ . وَفِـىْ خَبَـرِ سُـلَيْمَـانَ بْنِ مُـوْسٰـى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِىْ رِبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْـنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالُ الْـعِشَـاءَ حِيْـنَ ذَهَـبَ بَيَاضُ النَّهَارِ فَأَمَرَهُ النَّبِیُّ ﷺ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلّٰى .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت میں یہ اضافہ صرف اسامہ بن زید راوی نے بیان کیا ہے۔ اس پوری حدیث میں دلیل ہے کہ شفق سے مراد سفیدی ہے سرخی نہیں۔ کیونکہ حدیث میں ہے: ''اور آپ عشاء کی نماز اس وقت ادا کرتے جب افق سیاہ ہو جاتا۔'' اور افق سیاہ اس وقت ہوتا ہے جب سرخی کے ختم ہونے کے بعد ظاہر ہونے والی سفیدی غائب ہو جائے۔ کیونکہ سرخی جب ختم ہوتی ہے تو سفیدی اس کے بعد باقی رہتی ہے پھر سفیدی غائب ہوتی ہے تو افق سیاہ ہوتا ہے۔ اور حضرت جابر بن عبداللہ بن رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''پھر بلال رضی اللہ عنہ نے دن کی سفیدی ختم ہونے پر عشاء کی اذان کہی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے نماز کی اقامت کہی، پھر آپ نے نماز پڑھائی۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ اندھیرے میں نماز فجر ادا کرنا افضل ہے البتہ نماز فجر کو روشن کر کے اور صبح کا اندھیرے چھٹنے پر ادا کرنا بہرحال جائز ہے۔ نیز طلوع آفتاب سے قبل تک نماز فجر کے ادا کا وقت ہے۔

۳۵۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ: قَالَا ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِىْ سَلَمَةَ ، نَا صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِىْ وَهْبٍ ـ وَهُوَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُلَاعِيُّ ـ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِىْ رَبَاحٍ............

عَـنْ جَـابِـرِ بْـنِ عَبْـدِ اللّٰـهِ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ . فَذَكَرَ الْـحَـدِيْـثَ بِطُوْلِهِ فِىْ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ فِى الْيَـوْمَيْـنِ وَاللَّيْـلَتَيْـنِ ، وَقَـالَ فِى اللَّيْلَةِ الْأُوْلٰـى: ثُـمَّ أَذَّنَ بِلَالُ الْـعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ بَيَـاضُ الـنَّهَـارِ ، وَأَمَـرَهُ النَّبِیُّ ﷺ فَـأَقَامَ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آپ سے نماز کے وقت کے متعلق پوچھا۔ پھر انہوں نے دو دن اور دو راتوں میں اوقاتِ نماز کے متعلق مکمل حدیث بیان کی۔ اور پہلی رات میں فرمایا: پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ دن کی سفیدی ختم ہونے پر عشاء کی اذان کہی، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم

(۳۵۳) اسنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب الصلاۃ، باب اوّل وقت السرۃ: ۵۰۴۔ الترمذی: ۱۵۰۔ وأحمد: ۳/۳۵۱، ۳۴۸۔ کنز العمال: ۱۹۴۶۲، ۲۱۷۳۰۔ فتح الباری: ۲/۳۳۴.

الصَّلَاةَ فَصَلّٰى . وَقَالَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ: ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ بَيَاضُ النَّهَارِ فَأَخَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَنِمْنَا ، ثُمَّ نِمْنَا مِرَارًا ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوْا وَرَقَدُوْا ، وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ . ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ .

دیا تو انہوں نے نماز کی اقامت کہی، تو آپ نے نماز پڑھائی، اور دوسری رات کے متعلق فرمایا: پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دن کی سفیدی ختم ہونے پر عشاء کی اذان کہی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے موخر کر دیا، تو ہم سو گئے، پھر ہم کئی بار سوئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو فرمایا: بے شک لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہیں اور بے شک تم اس وقت سے مسلسل نماز ہی میں ہو جب سے تم اس کا انتظار کر رہے ہو۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔“

٣٥٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ ، نَا مُحَمَّدٌ ۔ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ ، وَهُوَ الْوَاسِطِيُّ ۔ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَقْتُ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ ، وَوَقْتُ الْعَصْرِ إِلَى اصْفِرَارِ الشَّمْسِ ، وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ إِلٰى أَنْ تَذْهَبَ حُمْرَةُ الشَّفَقِ ، وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَلَوْ صَحَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ فِي هٰذَا الْخَبَرِ ، لَكَانَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ أَنَّ الشَّفَقَ الْحُمْرَةَ ، إِلَّا أَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ تَفَرَّدَ بِهَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ ، إِنْ كَانَتْ حُفِظَتْ عَنْهُ . وَإِنَّمَا قَالَ أَصْحَابُ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ: ثَوْرُ الشَّفَقِ ، مَكَانَ مَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ: حُمْرَةَ الشَّفَقِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ،

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز ظہر کا وقت نماز عصر تک رہتا ہے۔ اور نماز عصر کا وقت سورج زرد ہونے تک باقی رہتا ہے، اور نماز مغرب کا وقت شفق کی سرخی ختم ہونے تک رہتا ہے۔ اور عشاء کا وقت آدھی رات تک رہتا ہے۔ اور نماز صبح کا وقت طلوع آفتاب تک رہتا ہے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر اس حدیث میں یہ الفاظ (حمرة الشفق) صحیح ثابت ہوں تو اس حدیث میں اس بات کا بیان ہے کہ شفق سے مراد سرخی ہے (سفیدی نہیں) مگر ان الفاظ کو صرف محمد بن یزید نے بیان کیا ہے کہ اگر یہ اس سے یاد رکھے گئے ہوں۔ جبکہ امام شعبہ کے شاگردوں نے اس حدیث میں محمد بن یزید کے قول ’(شفق کی تیزی اور اس کا پھیلاؤ کو) روایت کیا ہے۔ امام صاحب نے بندار اور ابوموسیٰ کی سند سے روایت بیان کی ہے۔ دونوں نے

(٣٥٤) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس: ٦١٢۔ مسند احمد: ٦٦٩٨۔ وابن حبان: ١٤٧١.

نَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - نَا شُعْبَةُ ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَزْدِيَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَقَالَا فِى الْخَبَرِ: وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ . وَلَمْ يَرْفَعَاهُ .

اس روایت میں کہا: ’’اور مغرب کا وقت شفق کی تیزی ختم ہونے تک ہے‘‘ انہوں نے اسے مرفوع روایت نہیں کیا۔‘‘

٣٥٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ......... لَبِيْدٍ ، أَخْبَرَنِى عُقْبَةُ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِىْ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ شُعْبَةُ: رَفَعَهُ مَرَّةً . وَقَالَ بُنْدَارٌ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الأَوَّلِ . وَرَوَاهُ أَيْضاً هِشَّامُ الدَّسْتَوَائِىُّ عَنْ قَتَادَةَ وَ رَفَعَهُ ، قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ . وَقَالَ: إِلٰى أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ . وَلَمْ يَقُلْ: ثَوْرٌ وَلَا حُمْرَةٌ . وَرَوَاهُ أَيْضاً سَعِيْدُ بْنُ أَبِى عُرُوْبَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحُمْرَةَ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِى عَدِيّ عَنْ شُعْبَةَ مَوْقُوْفًا ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْحُمْرَةَ عَنْ شُعْبَةَ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ ثَنَّا بِهِمَا أَبُوْ مُوْسٰى ، نَا ابْنُ أَبِىْ عَدِيّ عَنْ شُعْبَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا أَيْضاً أَبُوْمُوْسٰى ، نَا ابْنُ أَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ كِلَيْهِمَا عَنْ قَتَادَةَ ، فَهٰذَا الْحَدِيْثُ مَوْقُوْفاً ، لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْحُمْرَةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَالْوَاجِبُ فِى النَّظَرِ إِذَا لَمْ يَثْبُتْ عَنِ النَّبِيّ ﷺ أَنَّ الشَّفَقَ هُوَ الْحُمْرَةُ ، وَثَبَتَ

’’امام صاحب نے محمد بن لبید کی سند سے روایت بیان کی ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: قتادہ نے ایک بار اسے مرفوع بیان کیا ہے۔ جبکہ بندار نے مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح بیان کیا ہے۔ اس روایت کو سعید بن ابی عروبہ نے بھی بیان کیا ہے مگر انہوں نے اسے مرفوع روایت نہیں کیا اور نہ سرخی کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح ابن ابی عدی نے اسے شعبہ سے موقوف روایت کیا ہے، انہوں نے شعبہ سے سرخی کے متعلق بیان نہیں کیا۔ امام صاحب قتادہ کی ایک اور سند بیان کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں: لہٰذا یہ حدیث موقوف ہے اس میں سرخی کا ذکر نہیں ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ دیکھا جانا چاہیے (غور و فکر کرنا چاہئے) کہ جب نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں کہ شفق سرخی ہے اور نبی اکرم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ عشاء کا اول وقت شفق غائب ہونے پر ہے، تو عشاء کی نماز افق کی سفیدی ختم ہونے تک ادا نہ کی جائے کیونکہ جو چیز معدوم ہو وہ معدوم ہی ہے حتی کہ اس کا ہونا یقینی ہو جائے۔ لہٰذا جب تک یقیناً معلوم نہ ہو جائے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اس وقت تک نماز واجب نہیں ہوتی۔ فرض کی ادائیگی اس کے واجب ہونے کے یقین تک جائز نہیں ہے۔ اس لیے کہ جب سرخی غائب ہو

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ، أَنْ لَّا يُصَلِّى الْعِشَاءَ حَتّٰى يَذْهَبَ بَيَاضُ الْأُفُقِ. لِأَنَّ مَا يَكُوْنُ مَعْدُوْماً فَهُوَ مَعْدُوْمٌ، حَتّٰى يَعْدِمَ كَوْنُهُ بِيَقِيْنٍ، فَمَا لَمْ يَعْلَمْ بِيَقِيْنٌ أَنَّ وَقْتَ الصَّلَاةِ قَدْ دَخَلَ، لَمْ تَجِبِ الصَّلَاةُ. وَلَمْ يُجْزِ أَنْ يُؤَدِّىَ الْفَرْضَ قَدْ وَجَبَ، فَإِذَا غَابَتِ الْحُمْرَةُ وَالْبَيَاضُ قَائِمٌ لَمْ يَغِبْ، فَدُخُوْلُ وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ شَكٌّ لَا يَقِيْنٌ. لِأَنَّ الْعُلَمَاءَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِى الشَّفَقِ، قَالَ بَعْضُهُمْ: الْحُمْرَةُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْبَيَاضُ. وَلَمْ يَثْبُتْ عَلَمَاً عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الشَّفَقَ الْحُمْرَةُ. وَمَا يَتَّفِقُ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ، فَغَيْرُوَاجِبٍ فَرْضُ الصَّلَاةِ، إِلَّا أَنْ يُوْجِبَ اللّٰهُ أَوْ رَسُوْلُهُ أَوِ الْمُسْلِمُوْنَ فِى وَقْتٍ. فَإِذَا كَانَ الْبَيَاضُ قَائِماً فِى الْأُفُقِ، وَقَدِ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ بِإِيْجَابِ فَرْضِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، وَلَمْ يَثْبُتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَبَرُ إِيْجَابِ فَرْضِ الصَّلَاةِ فِى ذٰلِكَ الْوَقْتِ، فَإِذَا ذَهَبَ بَيَاضٌ وَاسْوَدُ فَقَدِ اتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى إِيْجَابِ فَرْضِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَجَائِزٌ فِى ذٰلِكَ الْوَقْتِ أَدَاءُ فَرْضٍ تِلْكَ الصَّلَاةِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، بِصِحَّةِ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ الَّتِى ذَكَرْتُ فِى حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

جائے اور سفیدی باقی ہو تو عشاء کے وقت کا ہونا یقینی نہیں بلکہ مشکوک ہے۔ کیونکہ علماء نے شفق کے متعلق اختلاف کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد سرخی ہے جبکہ بعض کے نزدیک سفیدی ہے۔ اور نبی ﷺ کی نشاندہی سے ثابت نہیں کہ شفق سے مراد سرخی ہے۔ اور جو وقت نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں اور نہ اس پر مسلمان متفق ہیں تو اس وقت میں نماز ادا کرنا واجب نہیں ہے۔ مگر یہ کہ اسے اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول یا مسلمان کسی وقت میں واجب کر دیں۔ (تو ادا کی جا سکتی ہے) چنانچہ جب سفیدی افق میں موجود ہو اور علماء نے (اس وقت) نماز عشاء کے واجب ہونے میں اختلاف کیا ہے اور نبی اکرم ﷺ سے اس وقت میں نماز کے واجب ہونے پر کوئی دلیل ثابت نہیں ہے (تو اس وقت نماز ادا نہیں کرنی چاہیے) اس لیے جب سفیدی ختم ہو جائے اور سیاہی چھا جائے تو علماء نے اس وقت نماز کے واجب ہونے پر اتفاق کیا ہے لہٰذا اس وقت نماز عشاء کو ادا کرنا جائز ہوگا۔ واللہ اعلم۔ بشرطیکہ حضرت عبداللہ بن عمرو کی حدیث میں موجود الفاظ صحیح ثابت ہوں۔''

٣٠ ...... بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ الْفَجْرِ الَّذِىْ يَجُوْزُ صَلَاةُ الصُّبْحِ بَعْدَ طُلُوْعِهِ إِذِ الْفَجْرُ هُنَا فَجْرَانِ ،طُلُوْعُ أَحَدِهِمَا بِاللَّيْلِ . وَطُلُوْعُ الثَّانِىْ يَكُوْنُ بِطُلُوْعِ النَّهَارِ .

اس فجر کے ذکر کا بیان جس کے طلوع ہونے کے بعد نمازِ صبح ادا کرنا جائز ہے کیونکہ فجر کی دو قسمیں ہیں، ایک فجر رات کوطلوع ہوتی ہے اور دوسری دن کے طلوع ہونے کے ساتھ طلوع ہوتی ہے

٣٥٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْرِزٍ ـ أَصْلُهُ بَغْدَادِيٌّ ـ بِالْفُسْطَاطِ ، نَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ، نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْفَجْرُ فَجْرَان ، فَجْرٌ يُحَرَّمُ فِيْهِ الطَّعَامُ وَيَحِلُّ فِيْهِ الصَّلَاةُ ، وَفَجْرٌ يُحَرَّمُ فِيْهِ الصَّلَاةُ وَيَحِلُّ فِيْهِ الطَّعَامُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ صَلَاةَالْفَرْضِ لَا يَجُوْزُ أَدَاؤُهَا قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ فَجْرٌ يُحَرَّمُ فِيْهِ الطَّعَامُ يُرِيْدُ: عَلَى الصَّائِمِ ، وَيَحِلُّ فِيْهِ الصَّلَاةُ ، يُرِيْدُ: صَلَاةُ الصُّبْحِ . وَفَجْرٌ يُحَرَّمُ فِيْهِ الصَّلَاةُ ، يُرِيْدُ: صَلَاةَ الصُّبْحِ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ الْأَوَّلُ لَمْ يَحِلُّ أَنْ يُصَلِّيْ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ صَلَاةَ الصُّبْحِ ، لِأَنَّ الْفَجْرَ الْأَوَّلَ يَكُوْنُ بِاللَّيْلِ . وَلَمْ يُرِدْ أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ أَنْ يَتَطَوَّعَ بِالصَّلَاةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ . وَقَوْلُهُ: وَيَحِلُّ فِيْهِ الطَّعَامُ ، يُرِيْدُ لِمَنْ يُرِيْدُ الصِّيَامَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَرْفَعْهُ فِي الدُّنْيَا غَيْرُ أَبِيْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر دو قسم کی ہے، ایک فجر وہ ہے کہ (روزے دار کے لیے) اس میں کھانا کھانا حرام ہو جاتا ہے اور نماز ادا کرنا حلال ہوتا ہے۔ ایک وہ فجر ہے کہ اس میں نماز فجر ادا کرنا حرام ہوتا ہے جبکہ کھانا کھانا حلال ہوتا ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ فرض نماز اس کے وقت ہونے سے قبل ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ امام ابوبکرفرماتے ہیں: آپ کا فرمان: ''ایک فجر وہ ہے کہ اس میں کھانا کھانا حرام ہوتا ہے'' آپ کی مراد روزہ دار ہے۔'' اور اس میں نماز کا ادا کرنا حلال ہوتا ہے۔'' آپ کی مردا نماز فجر ہے اور ایک فجر وہ ہے جس میں نما ز پڑھنا حرام ہوتا ہے۔ آپ کی مراد نماز فجر ہے۔ کیونکہ جب فجر اول طلوع ہوتی ہے تو اس وقت نماز فجر ادا کرنا جائز نہیں کیونکہ فجر اول رات کے وقت طلوع ہوتی ہے۔ آپ کا مقصد یہ نہیں کہ اس وقت نفلی نماز ادا نہیں کی جا سکتی ۔ آپ کا یہ فرمان اور اس میں کھانا کھانا حلال ہوتا ہے۔'' آپ کی مراد وہ شخص ہے جو روزہ رکھنا چاہتا ہوتو وہ کھانا کھا سکتا ہے۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: اس روایت کو

(٣٥٦) اسناده صحيح: سنن الدار قطني: ٢/١٦٥ـ والحاكم: ١/١٩١ـ من ابن خزيمه، والبيهقي في الكبرى: ١٦٤٤، ١٦٤٥، ١٩٩٠ـ الصحيحه: ٦٩٣.

دنیا میں ابواحمد زبیری کے سوا کسی نے مرفوع بیان نہیں کیا۔

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۳۳۳ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۳۱...... بَابُ فَضْلِ انْتِظَارِ الصَّلَاةِ وَالْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ وَذِكْرِ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ لِمُنْتَظِرِ الصَّلَاةِ الْجَالِسِ فِي الْمَسْجِدِ

نماز کا انتظار کرنے اور مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت نیز مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والے کے لیے فرشتوں کی دعا کا بیان

۳۵۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، حَدَّثَنِي الضَّحَاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ...........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيْدُ فِي الْحَسَنَاتِ ؟ قَالُوْا: بَلٰى ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ . مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ فَيُصَلِّيْ مَعَ الْإِمَامِ ثُمَّ يَجْلِسُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ الْأُخْرٰى إِلَّا وَالْمَلَائِكَةُ تَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَرْوِ هٰذَا الْحَدِيْثَ إِلَّا أَبُوْ عَاصِمٍ .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرماتے ہیں اور نیکیوں میں اضافہ کرتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کی: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! (ضرور بتایئے) آپ نے فرمایا: مشقت اور مشکل کے باوجود مکمل وضو کرنا، اور نماز کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنا، تم میں سے جو شخص بھی گھر سے نکلتا ہے تو امام کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے پھر بیٹھ کر دوسری نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ اس پر رحم فرما۔'' پھر باقی حدیث بیان کی۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: اسے صرف ابوعاصم نے بیان کیا ہے۔''

فوائد:......اس حدیث میں نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنے اور ذکر واذکار میں مشغول رہنے کی فضیلت کا بیان ہے کہ نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے شخص کو مسلسل نماز کے برابر اجر وثواب ملتا رہتا ہے جب تک وہ حالت وضو میں بیٹھا ہو اور فرشتے اس شخص کے لیے رحمت ومغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

۲۔ ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں: جس شخص کے بہت زیادہ گناہ ہوں اور وہ اللہ تعالیٰ سے ان کی بلا مشقت تلافی چاہتا

---

(۳۵۷) اسناده حسن صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب فى اسباغ الوضوء: ٤٢٧، ٧٧٦۔ مسند احمد: ٣/١٦٣۔ والدارمي: ٦٩٨، ٦٩٩۔ والبيهقى فى الكبرى: ٢٠٩٨۔ وابو يعلى فى مسنده: ٢/٥٠٧.

ہوتو نماز کے بعد نماز کی جگہ کا التزام کرے تا کہ وہ بکثرت فرشتوں کی دعا اور استغفار حاصل کر لے امید ہے ایسے شخص کے حق میں فرشتوں کی دعا ضرور قبول ہوگی۔ (شرح ابن بطال: ٣/ ١١٤)

٣٥٨۔ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيٰى ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰه بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ............

عَـنْ أَبِـيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُـظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ ، الإِمَـامُ الْعَادِلُ ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ ، وَرَجُـلٌ قَـلْبُـهُ مُـعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ ، وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَـلَيْـهِ ، وَرَجَـلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَـمَـالٍ ، فَـقَـالَ ، إِنِّـيْ أَخَافُ اللّٰـهَ ، وَرَجُـلٌ تَـصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ أَخْفَاهَا ، لَا تَعْلَمُ يَـمِيْـنُـهُ مَـا تُنْفِقُ شِمَالُهُ ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَـالِيـاً فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ . قَالَ لَنَا بُنْدَارٌ مَرَّةً: امْـرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي...... . قَـالَ أَبُـوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ ، لَا تَعْلَمُ يَمِيْنُهُ مَـا تُنْفِقُ شِمَالُهُ ، قَدْ خُوْلِفَ فِيْهَا يَحْيَى بْنُ سَـعِيْـدٍ ، فَـقَـالَ مَـنْ رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ غَيْرُ يَحْيٰى: لَا تَعْلَمُ شِمَالُهُ مَا يُنْفِقُ يَمِيْنُهُ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: سات قسم کے افراد کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے تلے جگہ عطا فرمائے گا جس روز اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ عدل و انصاف کرنے والا حکمران، اللہ تعالیٰ کی عبادت میں نشو ونما پانے والا نوجوان، وہ شخص جس کا دل مساجد میں اٹکا رہتا ہے۔ وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے باہم محبت کرتے ہیں، اسی پر اکٹھے ہوتے ہیں اور اس پر جدا ہوتے ہیں۔ اور وہ آدمی جسے بلند مرتبہ خوبصورت عورت (برائی کے لیے) بلاتی ہے تو وہ کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ اور وہ شخص جو صدقہ کرتا ہے تو اسے پوشیدہ رکھتا ہے حتیٰ کہ اس کے دائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہیں چلتا کہ بائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو اس کے آنسو نکل جاتے ہیں۔'' ہمیں بندار نے ایک مرتبہ اس طرح روایت بیان کی کہ: حسب والی اور خوبصورت عورت اسے بلاتی ہے تو وہ کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: یہ بیان کہ اس کا دایاں ہاتھ نہیں جانتا کہ اس کے بائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ اس میں یحییٰ بن سعید کی مخالفت کی گئی ہے۔ یحییٰ کے علاوہ اس روایت کو بیان کرنے والے راوی نے یوں کہا ہے: ''اس کا بایاں ہاتھ نہیں جانتا

(٣٥٨) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة: ٦٦٠، ٦٤٧٩، ١٤٢٣۔ صحيح مسلم: ١٠٣١۔ موطا مالك: ٥٩١۔ والترمذي: ٢٣٩١۔ وأحمد: ٢/ ٤٣٩۔ والبيهقي في الكبرى: ٤٧٦٧، ٧٦٢٥۔ من طريق عبيد الله بن عمر عن حبيب بن عبدالرحمن عن حفص بن عاصم، به۔

کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔''

فوائد:......اس حدیث میں مسجد سے شدید محبت کرنے والے اور مسجد کا بکثرت التزام کرنے والے شخص کی فضیلت کا بیان ہے کہ دنیا میں فرشتوں کی دعائیں اور استغفار اس کے شامل حال رہتا ہے اور روز قیامت اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کا سایہ نصیب کریں گے جو بڑی خوش قسمتی اور خوش نصیبی ہے۔

۳۵۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ كَانَ يُوَطِّنُ الْمَسَاجِدَ فَشَغَلَهُ أَمْرٌ أَوْ عِلَّةٌ ، ثُمَّ عَادَ إِلٰى مَا كَانَ ، إِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ إِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو شخص بھی مساجد کو اپنا ٹھکانہ بنا لیتا ہے پھر اس کو کوئی کام یا بیماری مشغول کر دیتی ہے۔ پھر وہ اپنی سابقہ حالت پر واپس آ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف اس طرح خوشی کا اظہار فرماتے ہیں جس طرح غائب ہونے والے کے گھر والے غائب ہونے والے کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ مسجد سے قلبی لگاؤ رکھنے والے اور مسجد کو مسکن بنانے والے شخص سے اللہ تعالیٰ بے حد خوش ہوتے ہیں اور ایسا شخص اگر کسی علت وغیرہ سے مسجد سے باہر نکلے تو دوبارہ واپسی پر اللہ تعالیٰ اس قدر فرط مسرت کا اظہار کرتا ہے، جیسے پردیسی کے گھر آنے پر اہل خانہ از حد خوش ہوتے ہیں۔

مناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے بے حد خوش ہونے سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو، نیکی اور انعام واکرام سے نوازتا ہے۔ (فيض القدير: ٥/ ٥٥٩)

۳۲ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الشَّيْءَ قَدْ يُشَبَّهُ بِالشَّيْءِ، إِذَا اشْتَبَهَ فِي بَعْضِ الْمَعَانِي لَا فِيْ جَمِيْعِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ایک چیز دوسری چیز کے مشابہ ہو جاتی ہے جب وہ اس کے تمام معانی کی بجائے کچھ معانی میں مشابہ ہو

إِذَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الْعَبْدَ لَا يَزَالُ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُهَا . وَإِنَّمَا اَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ:

(٣٥٩) اسناده صحيح: مسند احمد: ٢/ ٣٠٧، ٣٤٠۔ من طريق سعيد المقبرى عن أبى عبيدة عن سعيد بن يسار، به۔ ابن ماجه: ٨٠٠۔ صحيح الترغيب: ٣٢٥۔ وابن حبان: ٢٢٧٨.

أَنَّـهُ لا يَـزَالُ فِـي صَلاةٍ ، أَيْ أَنَّ لَهُ أَجْرَ الْمُصَلِّيْ ، لا أَنَّهُ فِي صَلاةٍ فِي جَمِيْعِ أَحْكَامِهِ . إِذْ لَوْ كَانَ مُـنْتَظِرُ الصَّلا ةِ فِي صَلاةٍ فِي جَمِيْعِ أَحْكَامِهِ ، لَمَا جَازَ لِمُنْتَظِرِ الصَّلا ةِ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِمَا يَقْطَعُ عَلَيْهِ صَلا تَهُ لَوْ تَكَلَّمَ بِهِ فِي الصَّلاةِ لَمَا جَازَ لَهُ أَنْ يُوَلِّي وَجْهَهُ عَنِ الْقِبْلَةِ أَوْ يَسْتَقْبِلَ غَيْرَ الْقِبْلَةِ . وَلَكَانَ مَنْهِياً عَنْ كُلِّ مَا نُهِيَ عَنْهُ الْمُصَلِّيْ .

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بتایا ہے کہ بندہ جب تک اپنی جائے نماز میں نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے وہ اس وقت تک مسلسل نماز ہی میں رہتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ وہ مسلسل نماز ہی میں رہتا ہے یعنی اسے نماز کا اجروثواب ملتا رہتا ہے۔ یہ مراد نہیں کہ وہ نماز کے تمام احکام میں مشغول رہتا ہے کیونکہ اگر نماز کا انتظار کرنے والا نماز کے تمام احکام کے لحاظ سے نماز میں نہیں ہوتا تو نماز کے منتظر شخص کے لیے اس وقت میں ایسا کلام کرنا منع ہوتا ہے جو اگر وہ دوران نماز کرتا تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی۔ اوراس کے لیے قبلہ سے منہ پھیرنا اور قبلہ کے علاوہ کسی دوسری جانب منہ کرنا بھی جائز نہ ہوتا۔ اوراس کے لیے ہر وہ کام منع ہوتا جس سے نمازی کو منع کیا گیا ہے۔

٣٦٠ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِالْوَارِثِ الْعَنْبَرِيُّ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ……

عَـنْ أَبِـيْ هُـرَيْـرَةَ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لا يَـزَالُ الْـعَبْـدُ فِـي صَلاةٍ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلاةَ تَقُوْلُ الْمَلا ئِكَةُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَـهُ الـلّٰهُـمَّ ارْحَـمْـهُ ، مَـا لَـمْ يَنْصَرِفْ أَوْ يُـحْـدِثْ ، قَالُوْا: مَا يُحْدِثُ؟ قَالَ: يَفْسُوْ أَوْ يَضْرِطُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ: يَفْسُوْ أَوْ يَـضْـرِطُ ، مِـنَ الْـجِنْسِ الَّذِيْ يَقُوْلُ إِنَّ ذِكْـرَهُـمَا لِعَلَّةٍ ، لِأَنَّهُمَا وُكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَـلَـى الْإِنْـفِـرَادِ يَنْقُضُ طُهْرَ الْمُتَوَضِّئِ . وُكُـلُّ مَـا نُـقِـضَ طُهْـرُ الْـمُتَوَضِّـئِ مِنَ الْأَحْـدَاثِ كُـلِّهَـا فَـحُـكْـمُهُ حُكْمُ هٰذَيْنِ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ مسلسل نماز ہی میں رہتا ہے جب تک وہ اپنی جائے نماز پر (بیٹھا) نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اسے معاف فرما دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما، جب تک وہ (اس جگہ سے) لوٹ نہیں جاتا یا حدث نہیں کرتا۔'' شاگردوں نے عرض کی: حدث کیا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے آواز یا با آواز ہوا خارج کرنا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور یہ الفاظ بے آواز یا با آواز ہوا خارج کر دے، اس جنس سے ہیں جو کہتی ہے کہ ان دونوں کا ذکر کسی سبب سے کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں اور ان میں سے ہر ایک منفرد طور پر باوضو شخص کی طہارت کو توڑ دیتا

(٣٦٠) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة: ٦٤٩ـ سنن ابی داود، رقم: ٤٧١٨ـ مسند احمد: ٢/٤١٥، ٥٢٨ـ ومسند ابو يعلى: ٦٤٣٠ـ والطيالسى: ١/٣٢١.

الْحَدَثَيْنِ . وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِیْ أَجَبْتُ بَعْضَ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ مِنَ الْخَبَرِ الْمُعَلَّلِ الَّذِی يَجُوْزُ أَنْ يُشَبَّهَ بِهِ مَا هُوَ مِثْلُهُ فِی الْحُكْمِ . وَلَوْ كَانَ التَّشْبِيْهُ وَالتَّمْثِيْلُ لَا يَجُوْزُ عَلٰی أَخْبَارِ النَّبِیِّ ﷺ ، عَلٰی مَا تَوَهَّمَ بَعْضُ مَنْ خَالَفَنَا ، لَكَانَ الْبَائِلُ فِی كُوْزٍ أَوْ قَارُوْرَةٍ ، وَالْمُتَغَوِّطُ فِی طَشْتٍ أَوْ أَجَانَةٍ إِذَا جَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ ، كَانَ لَهُ أَجْرُ الْمُصَلِّیْ ، وَالْمُحْدِثُ إِذَا خَرَجَتْ مِنْهُ رِيْحٌ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَجْرُ الْمُصَلِّیْ وَإِنْ جَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ بَعْدَ خُرُوْجِ الرِّيْحِ مِنْهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ . وَمَنْ فَهِمَ الْعِلْمَ وَعَقَلَهُ وَلَمْ يُعَانِدْ وَلَمْ يُكَابِرْ غَفْلَةً ، عَلِمَ أَنَّ قَوْلَهُ: يَفْسُوْ أَوْ يَضْرِطُ ، إِنَّمَا أَرَادَ أَنَّ الْفُسَا وَالضُّرَاطَ ، يَنْقُضَانِ طُهْرَ الْمُتَوَضِّیْ وَإِنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمْ يَجْعَلْ لِمُنْتَظِرِ الصَّلَاةِ بَعْدَ هٰذَيْنِ الْحَدَثَيْنِ فَضِيْلَةُ الْمُصَلِّی ، لِأَنَّهُ غَيْرُ مُتَوَضٍّ . فَكُلُّ مُنْتَظِرِ الصَّلَاةِ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ غَيْرُ طَاهِرٍ طَهَارَةً تُجْزِيْهِ الصَّلَاةُ مَعَهَا ، فَحُكْمُهُ حُكْمُ مَنْ خَرَجَتْ مِنْهُ رِيْحٌ نَقَضَتْ عَلَيْهِ الطَّهَارَةَ .

فوائد:......مکرر ''۳۵۷''

ہے۔ اور باوضو شخص کے وضو کو توڑنے والے تمام احداث کا حکم ان دو حدثوں کے حکم جیسا ہے اور یہ اسی جنس سے ہے جس کا میں نے اپنے بعض اصحابہ کو جواب دیا ہے کہ بعض معلل روایات ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے ساتھ دوسری اس جیسی روایات کو تشبیہ دی جا سکے۔ اور اگر نبی اکرم ﷺ کی احادیث میں تشبیہ و تمثیل جائز نہ ہوتی جیسا کہ ہمارے بعض مخالفین کا وہم ہے تو پیالے یا بوتل میں پیشاب کرنے والے شخص اور تھال یا ٹب میں پاخانہ کرنے والے کے لیے نمازی کا اجر ہونا چاہیے جب وہ مسجد میں بیٹھا نماز کا انتظار کر رہا ہو۔ حالانکہ بے وضو شخص جب اس کی ہوا خارج ہو جائے تو اس کے لیے نمازی کا اجر نہیں ہے۔ اگرچہ وہ ہوا خارج ہونے کے بعد مسجد میں بیٹھا نماز کا انتظار کرتا رہے۔ اور جو شخص علمی سمجھ اور فراست رکھتا ہو اور وہ معاند اور غافل متکبر بھی نہ ہو وہ جان لے گا کہ آپ کا فرمان: بے آواز یا با آواز ہوا خارج کر دے'' سے آپ کی مراد یہ ہے کہ ان سے یہ دونوں حدث وضو توڑ دیتے ہیں۔ اور نبی اکرم ﷺ نے نماز کا انتظار کرنے والے شخص کے لیے ان دو حدثوں کے واقع ہو جانے کے بعد نماز کا اجر نہیں رکھا۔ کیونکہ وہ بے وضو ہے۔ لہٰذا نماز کے انتظار میں مسجد میں، بغیر ایسی طہارت کے جس کے ساتھ نماز ادا کرنا کافی ہو جائے، بیٹھے شخص کا حکم اس شخص کی طرح ہے جس کی ہوا نکل گئی ہو اور اس کی طہارت ٹوٹ گئی ہو۔

❀❀❀❀

جَمَاعُ الْأَبْوَابِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ
اذان اور اقامت کے ابواب کا مجموعہ

۳۳...... بَابُ فِي بَدْءِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ
اذان اور اقامت کی ابتداء کا بیان

٣٦١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ الرِّمَادِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيْمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَاةَ، وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا أَحَدٌ، فَتَكَلَّمُوْا يَوْماً فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ قَرْناً مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ. فَقَالَ عُمَرُ: أَفَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قُمْ يَا بِلَالُ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسلمان جب مدینہ منورہ آئے تو وہ یونہی جمع ہو جاتے تو نماز کے لیے ایک وقت مقرر کر لیتے، انہیں کوئی بلاتا نہیں تھا، پھر ایک دن انہوں نے اس سلسلے میں بات چیت کی تو ان کے بعض افراد نے کہا کہ عیسائیوں کے گھنٹے جیسا گھنٹہ بنا لو، جبکہ بعض نے کہا کہ یہودیوں کے نرسنگے جیسا نرسنگا بنا لو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم ایک آدمی کو کیوں نہیں بھیجتے جو نماز کا اعلان کرے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بلال: اٹھو نماز کے لیے اعلان کرو۔''

فوائد:......۱۔ اس حدیث میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی عظیم فضیلت کا بیان ہے کہ اذان کی مشاورت کے بارے ان کی رائے درست تھی۔

۲۔ اہم امور میں مشاورت مستحب عمل ہے۔

(٣٦١) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب بدء الاذان، رقم: ٦٠٤۔ صحيح مسلم، رقم: ٣٧٧۔ سنن ترمذي: ١٩٠۔ سنن نسائي: ٦٢٦۔ مسند احمد: ١٤٨/٢۔ من طريق ابن جريج عن نافع عن ابن عمر.

۳۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: عمر رضی اللہ عنہ کا یہ مشورہ کہ ایک شخص مقرر کیجئے جو نماز کے وقت سے آگاہ کرے، اس اعلام میں شرعی اذان کے الفاظ نہیں تھے، بلکہ مطلق نماز کے وقت سے آگاہ کرنا تھا اور عبداللہ بن زید بن عبدربہ کی شرعی اذان کا واقعہ اس مشاورت کے بعد کا قصہ ہے۔ (نووی: ٤/ ٧٥)

٣٦٢۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ- يَعْنِي الْحَنَفِيَّ - نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ بِلَالًا كَانَ يَقُوْلُ أَوَّلُ مَا أَذَّنَ . أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ . حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ . فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: قُلْ فِيْ أَثَرِهَا: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قُلْ كَمَا أَمَرَكَ عُمَرُ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ شروع میں اذان ان کلمات کے ساتھ کہتے تھے: "أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے) حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کے لیے آؤ) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کے بعد أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں) کہا کرو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح کہا کرو جیسے تمہیں عمر حکم دے رہے ہیں۔''

۳۴ ......بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَنْ كَانَ أَرْفَعَ صَوْتًا وَأَجْهَرَ، كَانَ أَحَقَّ بِالْأَذَانِ مِمَّنْ كَانَ أَخْفَضَ صَوْتًا . إِذِ الْأَذَانُ إِنَّمَا يُنَادٰى بِهِ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ لِلصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بلند اور زوردار آواز والا شخص پست آواز والے شخص کی نسبت اذان کہنے کا زیادہ حق دار ہے کیونکہ اذان لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کے لیے دی جاتی ہے

٣٦٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْأُمَوِيُّ ، نَا أَبِيْ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ............

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: لَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا حَقٌّ . فَقُمْ مَعَ

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ: جب ہم نے صبح کی تو ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے آپ کو (اذان کے متعلق) خواب

---

(٣٦٢) اسناده ضعيف جدًا: أخرجه ابن عدى فى الكامل: ١٦٥/٤۔ من طريق أبى بكر الحنفى عن عبدالله بن نافع عن أبيه عن ابن عمر به۔ الدراية: ١١٢/١۔ نصب الراية: ٢٦١/١.

(٣٦٣) اسناده حسن: سنن ترمذی، كتاب الصلاة، باب ماجاء فى بدء الاذان، رقم: ١٨٩۔ سنن ابى داود: ٤٩٩۔ وابن ماجه: ٧٠٦۔ مسند احمد: ٥٨٢٢۔ سنن دارمی: ٨٩۔ وابن حبان: ١٦٧٩۔ والبيهقى فى الكبرى: ١٨١٨،١٧٠٥.

بِلَالٍ ، فَإِنَّهُ أَنْدٰى أَوْ أَمَدُّ صَوْتاً مِنْكَ ، فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا قِيْلَ لَكَ ، فَيُنَادِيْ بِذٰلِكَ . قَالَ: فَفَعَلْتُ . فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَاءَ بِلَالٍ بِالصَّلَاةِ خَرَجَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَجُرُّ رِدَاءَهُ ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ قَالَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ .

بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: بے شک یہ سچا خواب ہے۔ بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ کیونکہ وہ تم سے بلند آواز ہیں، اسے وہ کلمات بتاؤ جو تمہیں (خواب میں) بتائے گئے ہیں اور وہ ان کے ساتھ اذان کہیں۔ کہتے ہیں: تو میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی، پھر جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نماز کے لیے اذان سنی تو وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی طرف نکلے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، یقیناً میں نے اسی طرح دیکھا ہے جیسے انہوں نے پکارا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پس سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں (جس نے یہ خواب سچ کر دکھایا ہے۔)''

۳۵ ......بَابُ الْأَمْرِ بِالْأَذَانِ لِلصَّلَاةِ قَائِمًا لَا قَاعِدًا ، إِذِ الْأَذَانُ قَائِمًا أَحْرٰى أَنْ يَسْمَعَهُ مَنْ بَعُدَ عَنِ الْمُؤَذِّنِ مِنْ أَنْ يُؤَذِّنَ وَهُوَ قَاعِدٌ

نماز کے لیے اذان بیٹھ کر کہنے کی بجائے کھڑے ہو کر کہنے کا حکم کیونکہ کھڑے ہو کر اذان کہنے سے مؤذن سے دور شخص بھی اذان بخوبی سن سکتا ہے جبکہ بیٹھ کر اذان کہنے سے یہ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔

٣٦٤۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي خَبَرِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قُمْ يَا بِلَالُ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ .

''امام ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال کھڑے ہو جاؤ اور نماز کے لیے اذان کہو۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۳۷۰ پر ملاحظہ کریں۔

۳۶...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ بَدْءَ الْأَذَانِ إِنَّمَا كَانَ بَعْدَ هِجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَأَنَّ صَلَاتَهُ بِمَكَّةَ إِنَّمَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ نِدَاءٍ لَهَا وَلَا إِقَامَةٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اذان کی ابتدا نبی اکرم ﷺ کی ہجرت مدینہ منورہ کے بعد ہوئی، اور مکہ مکرمہ میں آپ کی نماز اذان و اقامت کے بغیر تھی۔

---

(٣٦٤) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب بدء الاذان: ٦٠٤۔ مسلم: ٣٧٧۔ سنن دارمي، كتاب الصلاة، باب في بدء الاذان: ١١٨٧.

٣٦٥۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ إِنَّمَا يَجْتَمِعُ النَّاسُ إِلَيْهِ لِلصَّلَاةِ بِحِيْنِ مَوَاقِيْتِهَا بِغَيْرِ دَعْوَةٍ .

''امام ابوبکر کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ آپ کے پاس نماز کے لیے ان کے اوقات میں بغیر اذان کے جمع ہو جاتے تھے۔''

٣٧......بَابُ تَثْنِيَةِ الْأَذَانِ وَإِفْرَادِ الْإِقَامَةِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ

اذان کے کلمات دو دو اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار ہیں اس سلسلے میں مذکورہ مجمل غیر مفسر روایت کا بیان جس کے الفاظ عام ہیں اور اس کی مراد خاص ہے

٣٦٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ۔ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ ۔ عَنْ أَيُّوْبَ ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا عَبْدُ الْوَهَابِ ، نَا أَبُوْ أَيُّوْبَ ، ح ثَنَّا بُنْدَارٌ ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ ، نَا خَالِدٌ ، ح عَنْ مُحَمَّدٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ الْخَطَّابِ ، نَا بِشْرٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ الْمُغَفَّلِ ۔ نَا خَالِدٌ ، ح وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، نَا هِشَّامٌ عَنْ خَالِدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ كِلَيْهِمَا عَنْ أَبِي قِلَابَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ وَيُوْتِرَ الإِقَامَةَ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اذان کے کلمات دو دو بار اور اقامت کے ایک ایک بار کہیں۔''

فوائد :...... یہ مذہب راجح اور قرین صواب ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو دوہری اذان اور اکہری اقامت کہنے کا حکم نبی ﷺ نے دیا تھا، جمہور علماء، فقہاء اصولیوں اور جمیع محدثین کا بھی یہی موقف ہے۔ البتہ بعض علماء نے اس مسئلہ میں شاذ موقف اختیار کیا ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو مذکورہ حکم صادر کرنے والے رسول اللہ ﷺ نہیں تھے (بلکہ ابوبکر یا عمر رضی اللہ عنہما تھے) لیکن یہ موقف درست نہیں ہے، صحیح یہ ہے کہ یہ روایت مرفوع ہے۔

٢۔ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ . بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ دوہری اذان کہیں، یعنی اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ادا کریں۔ اور اس مسئلہ پر اجماع وارد ہے، البتہ بعض سلف سے کلماتِ اذان مفرد کہنے کے بارے اختلاف منقول ہے۔

---

(٣٦٥) انظر الحديث: ٣٧٠.

(٣٦٦) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب بدء الأذان، رقم الحديث: ٦٠٣،٦٠٥ ـ صحيح مسلم، رقم الحديث: ٣٧٨ ـ سنن ترمذی: ١٩٣ ـ سنن النسائی: ٦٢٧ ـ سنن ابی داود: ٥٠٨ ـ ابن ماجه: ٧٣٠ ـ مسند احمد: ١٠٣/٣ ـ سنن دارمی: ١١٩٤.

۳۔ ویوتر الاقامة . اقامت کے کلمات وتریعنی اذان کے برعکس اکہرے کہیں۔

۴۔ الا الاقامة . البتہ اقامت میں "قدقامت الصلاۃ" کے الفاظ دوہرے کہیں۔ انہیں ایک ایک بار نہیں بلکہ دو دومرتبہ ادا کیا جائے، نیز شافعی، احمد اور جمہور علماء کا مذہب ہے کہ کلمات اقامت "الله اکبر ، الله اکبر ، اشهد ان لا اله الا الله ، اشهد ان محمدا رسول الله ، حی علی الصلاة حی علی الفلاح ، قد قامت الصلاة ، قد قامت الصلاة ، الله اکبر الله اکبر ، لا اله الا الله . گیارہ ہیں اور یہی مذہب راجح ہے۔

۵۔ پھر دوہری اذان اور اکہری اقامت کہنے میں حکمت یہ ہے کہ اذان سے مقصود غیر حاضرین اور غائبین کو وقت نماز سے آگاہ کرنا ہے اور تکرار اذان سے اطلاع دینے میں مبالغہ مقصود ہے اور اقامت حاضرین کے لیے کہی جاتی ہے سو اس کے تکرار کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی لیے علماء بیان کرتے ہیں کہ اقامت میں اذان کی نسبت آواز پست ہونی چاہیے۔(شرح النووی: ٤/ ٧٨)

٣٨ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الاٰمِرَ بِلَالًا أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرُ الْإِقَامَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات دوہرے اور اقامت کے کلمات اکہرے کہنے کا حکم دینے والے خود نبی ﷺ تھے

لَا بَعْدَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ ، كَمَا ادَّعٰى بَعْضُ الْجَهَلَةِ اَنَّهُ جَائِزٌ اَنَّ يَكُوْنَ الصِّدِّيْقُ أَوِ الْفَارُوْقُ أَمَرَ بِلَالًا بِذٰلِكَ

آپ کے بعد حضرت ابوبکر یا عمر رضی اللہ عنہما نہیں تھے جیسا کہ بعض جہلاء نے دعویٰ کیا ہے کہ ممکن ہے حضرت ابوبکر صدیق یا عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے بلال رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم دیا ہو۔

٣٦٧۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرَ ، نَا اَبُوْبَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ..........

عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ حَدَّثَ: اَنَّهُمْ اِلْتَمَسُوْا شَيْئًا يُؤَذِّنُوْنَ بِهِ عِلْمًا لِلصَّلَاةِ . قَالَ : فَأُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَ يُوْتِرُ الْإِقَامَةَ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے کسی ایسی چیز کی تلاش کی جس کے ذریعے وہ نماز کے وقت کی خبر دینے کے لیے اذان کہہ سکیں، کہتے ہیں کہ: بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا

(٣٦٧) صحيح بخاری، کتاب الاذان، باب بدء الاذان، رقم: ٥٦٨ ـ صحيح مسلم، رقم: ٣٧٨ ـ سنن ترمذی: ١٩٣ ـ سنن ابن ماجه، کتاب الاذان، باب افراد الاقامة، رقم: ٧٢٩. **التمسوا شيئا** ...... سے للصلاة تک جتنے الفاظ ہیں یہ صرف سنن ابن ماجہ میں آتے ہیں اور کسی مصنف نے ذکر نہیں کیے۔ وابن حبان: ١٦٧٧ ـ أحمد: ١٨/٣ .

گیا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے ایک ایک بار کہیں۔''

٣٦٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ الثَّقَفِيُّ ، نَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ............

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ ذَكَرُوْا أَنْ يَعْلَمُوْا وَقْتَ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُوْنَهُ ، فَذَكَرُوْا أَنْ يُنَوِّرُوْا نَارًا ، أَوْ يَضْرِبُوْا نَاقُوْسًا فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب (مسلمان) لوگ زیادہ ہو گئے تو انہوں نے تذکرہ کیا کہ کوئی ایسی معروف چیز ہونی چاہئے جس سے وہ نماز کا وقت معلوم کر سکیں (اور نماز کے لیے جمع ہو سکیں) تو انہوں نے تذکرہ کیا کہ وہ آگ جلا لیا کریں، یا وہ گھنٹہ بجا لیا کریں تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور تکبیر کے کلمات ایک ایک بار کہیں۔''

٣٦٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقِطَعِيُّ ، نَا رُوْحُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ ، حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ............

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَتِ الصَّلَاةُ إِذَا حَضَرَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَعٰى رَجُلٌ فِي الطَّرِيْقِ فَنَادٰى الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ ، الصَّلَاةُ ، فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ . فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوِ اتَّخَذْنَا نَاقُوْساً قَالَ: ذٰلِكَ لِلنَّصَارٰى . قَالَ فَلَوِ اتَّخَذْنَا بُوْقاً . قَالَ: ذٰلِكَ لِلْيَهُوْدِ . قَالَ: فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں جب نماز کا وقت ہو جاتا تو ایک آدمی راستے میں چلتے ہوئے نماز، نماز، نماز پکارتا تو یہ چیز لوگوں پر گراں گزری تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر ہم گھنٹہ بجانا شروع کر دیں (تو بہتر ہوگا) آپ نے فرمایا: یہ تو عیسائیوں کا شعار ہے۔ انہوں نے عرض کی: اگر ہم بگل بجانا شروع کر دیں (تو یہ بھی ٹھیک ہے) آپ نے فرمایا: یہ تو یہودیوں کا شعار ہے۔ کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دوہرے اور تکبیر کے کلمات اکہرے کہیں۔''

---

(٣٦٨) صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب الاذان مثنى: ٦٠٦۔ صحيح مسلم: ٣٧٨.

(٣٦٩) اسناده صحيح: الطبرانی فی الاوسط، رقم: ٥٩٨٤۔ والبيهقی فی الكبرى: ١٨٣٣۔ ولفظ للبيهقی: واصله عندالبخاری ومسلم مختصرًا، انظر سابق.

٣٩ ......بَابٌ ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَمَرَ بِأَنْ يُشْفَعَ بَعْضُ الْأَذَانِ لَا كُلُّهَا

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان اوراس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے بعض کلمات اذان کو دوہرے کہنے کا حکم دیا ہے سارے کلمات نہیں

وَأَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ بِأَنْ يُوْتَرَ بَعْضُ الْإِقَامَةِ لَا كُلَّهَا . وَاِنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِيْ فِي خَبَرِ أَنَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنْ أَخْبَارِ أَلْفَاظِ الْعَامِ الَّتِي يُرَادُ بِهَا الْخَاصُّ ، إِذِ الأَذَانُ مَرَّةً وَاحِدَةً وَكَذٰلِكَ الْمُقِيْمُ يُثَنِّيْ فِي الْإِبْتِدَاءِ اللّٰهُ اَكْبَرُ ، فَيَقُوْلُهُ مَرَّتَينِ . وَكَذٰلِكَ يَقُوْلُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّتَيْنِ . وَيَقُوْلُ أَيْضاً: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ

اورآپ نے اقامت کے بعض کلمات اکہرے کہنے کا حکم دیا ہے ساری تکبیر اکہری کہنے کا حکم نہیں دیا، اورحضرت انس کی روایت میں مذکورہ الفاظ وہ ایسی روایت سے ہیں کہ ان کے الفاظ عام ہوتے ہیں اوران کی مراد خاص ہوتی ہے۔ کیونکہ اذان اکہری ہے دوہری نہیں۔ کیونکہ مؤذن اذان کے آخر میں لا الہ الا اللہ ایک ہی مرتبہ کہتا ہے اسی طرح تکبیر کہنے والا اقامت کی ابتدا میں اللہ اکبر دومرتبہ کہتا ہے، اوراسی طرح قدقامت الصلاۃ دومرتبہ کہتا ہے اور اللہ اکبر اللہ اکبر بھی دو مرتبہ کہتا ہے۔

٣٧٠۔ وَأَخْبَرَنَا الْفَقِيْهُ الإِمَامُ أَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ ، أَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ، نَا سَلَمَةُ ـ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ............

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ: وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قَدِمَهَا إِنَّمَا يَجْتَمِعُ النَّاسُ إِلَيْهِ لِلصَّلَاةِ بِحِيْنِ مَوَاقِيْتِهَا بِغَيْرِ دَعْوَةٍ . فَهَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَجْعَلَ بُوْقًا كَبُوْقِ الْيَهُوْدِ الَّذِيْ يَدْعُوْنَ بِهِ لِصَلَوَاتِهِمْ ، ثُمَّ كَرِهَهُ . ثُمَّ أَمَرَ بِالنَّاقُوْسِ فَنُحِتَ لِيَضْرِبَ بِهِ لِلْمُسْلِمِيْنَ إِلَى الصَّلَاةِ

''جناب محمد بن اسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ بغیر اذان کے نماز کے اوقات میں آپ کے پاس جمع ہوجاتے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کے بگل جس سے وہ اپنی نمازوں کے لیے بلاتے ہیں، کی طرح کا بگل بنانے کا ارادہ کیا۔ پھر آپ نے اسے ناپسند کیا۔ پھر آپ نے گھنٹہ بنانے کا حکم دیا تو وہ تراش دیا گیا تاکہ مسلمانوں کونماز کے لیے بلانے کے لیے

(٣٧٠) اسناده حسن صحيح: سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب في بدء الاذان: ١١٨٧ـ سنن ابى داود: ٤٩٩ـ سنن ابن ماجه: ٧٠٦ـ مسند احمد: ١٥٨٨٢ـ وابن حبان: ١٦٧٧ـ الارواء: ٢٢٠،٢٤٦.

فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَرِىَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ ، أَخُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ النِّدَاءَ . فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ طَافَ بِىْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ طَائِفٌ ، مَرَّ بِىْ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فِى يَدِهٖ . فَقُلْتُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَتَبِيْعُ هٰذَا النَّاقُوْسَ . فَقَالَ: وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ ؟ قُلْتُ: نَدْعُوْ بِهٖ إِلَى الصَّلَاةِ . فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ ؟ قُلْتُ: وَمَا هُوَ ؟ قَالَ: تَقُوْلُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ . ثُمَّ اسْتَأْخَرَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ، ثُمَّ قَالَ ، مِثْلَ مَا قَالَ ، وَجَعَلَهَا وِتْراً ، إِلَّا قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ . فَلَمَّا خَبَّرْتُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ . فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ ، فَأَلْقَاهَا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ أَنْدٰى صَوْتًا مِنْكَ . فَلَمَّا أَذَّنَ بِلَالٌ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِى بَيْتِهٖ ، فَخَرَجَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ

بجایا جائے، آپ(اور آپ کے صحابہ کرام) اسی صلاح مشورے میں مصروف تھے کہ حارث بن خزرج کے بھائی عبداللہ بن زید بن عبدربہ کو(خواب میں)اذان دکھائی گئی ۔تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کی : اے اللہ کے رسول! آج رات میں نے ایک شخص کوخواب میں دیکھا، ایک آدمی میرے پاس سے گزرا، اس پر دو سبز کپڑے تھے اور وہ ہاتھ میں گھنٹہ اٹھائے ہوئے تھا۔تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تم اس گھنٹے کو بیچو گے؟ اس نے کہا: تم اس سے کیا کرو گے؟ میں نے کہا: ہم اس سے نماز کے لیے بلائیں گے۔تو اس نے کہا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: تم کہا کرو:الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے)اشهد ان لا اله الا الله ـ اشهد ان لا اله الا الله ـ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں،اشهد ان محمد رسول الله ، اشهد ان محمد رسول الله ،(میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ، اللہ کے رسول ہیں، (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ، اللہ کے رسول ہیں) حی على الصلاة ، حی علی الصلاة ، (نماز کی طرف آؤ، نماز کی طرف آؤ) حی علی الفلاح ، حي على الفلاح ،(آؤ فلاح کی طرف، آؤ کامیابی وکامرانی کی طرف)الله اكبر الله اكبر (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے) لا اله الا الله (اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں) پھر

وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا رَأَى . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَذَاكَ أَثْبَتُ

وہ تھوڑا سا پیچھے ہٹا پھر اس نے اسی طرح کہا جیسے پہلے کہا تھا۔ اور اس نے وہ کلمات اکہرے کہے سوائے **قد قامت الصلاۃ** کے، اس نے (دومرتبہ) قد قامت الصلاۃ ، قد قامت الصلاۃ (نماز کھڑی ہوگئی، نماز قائم ہوگئی) الـله اكبر الله اكبر لا اله الا الله ، (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں) جب میں نے اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی تو آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ یہ خواب سچا ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور اسے یہ کلمات بتاؤ کیونکہ وہ تم سے بلند آواز والا ہے۔ پھر جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان کلمات کے ساتھ اذان دی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے سنا جبکہ وہ اپنے گھر میں تھے۔ تو وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی طرف نکلے اور کہنے لگے: اے اللہ کے نبی! اس ذات باری کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، یقیناً میں نے بھی ایسا ہی (خواب) دیکھا ہے جیسا اس نے دیکھا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اس (گواہی نے) مسئلے کو زیادہ مضبوط اور واضح کر دیا ہے۔"

۳۷۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ............

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاقُوْسِ فَعُمِلَ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلنَّاسِ فِي الْجَمْعِ لِلصَّلَاةِ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ مِثْلَ حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْنِ الْفَضْلِ .

"حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ناقوس بنانے کا حکم دیا تو وہ بنا دیا گیا تاکہ لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کے لیے بجایا جائے، پھر سلمہ بن فضل کی حدیث کی طرح مکمل حدیث بیان کی۔"

۳۷۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ............

مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ: لَيْسَ فِي أَخْبَارِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِي قِصَّةِ الْأَذَانِ خَبَرٌ أَصَحُّ مِنْ هٰذَا ، لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

"جناب محمد بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید کے قصہ اذان کی روایات میں اس سے زیادہ صحیح روایت اور کوئی نہیں کیونکہ محمد بن عبداللہ بن زید نے اسے اپنے والد محترم

(۳۷۱) اسناده حسن صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب كيف الاذان: ۴۹۹۔ وابن ماجه: ۷۰۶۔ مسند احمد: ۴/۴۳۔ وابن حبان: ۱۶۷۹۔ والبيهقی فی الكبری: ۱۸۱۹،۱۷۰۵.

(۳۷۲) البيهقی فی الكبری: ۱۸۲۰،۱۷۰۵۔ من طريق ابراهيم بن عبدالله الاصبهانی عن محمد بن اسحاق ابن خزيمة، نصب الراية: ۲۳۵/۱۔ فتح الباری: ۷۸/۲۰.

بْـنِ زَيْـدٍ سَمِعَهُ مِنْ أَبِيْهِ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ .

(حضرت عبداللہ بن زید) سے سنا ہے۔اور عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے حضرت عبداللہ بن زید سے اس روایت کو نہیں سنا۔''

٣٧٣۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فِي عَقِبِ حَدِيْثِهِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْـنُ إِبْـرَاهِيْـمَ بْـنِ سَـعْـدٍ، نَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ: فَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْـنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ بِهٰذَا الْـخَبَـرِ . قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ هٰـذِهِ لَـرُؤْيَـا حَـقٌّ إِنْ شَـاءَ اللّٰـهُ . ثُمَّ أَمَرَ بِالتَّأْذِيْنِ ، فَكَانَ بِلَالٌ مَوْلٰى أَبِيْ بَكْرٍ يُؤَذِّنُ بِذٰلِكَ .

''حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: یہ خواب سچا ہے ان شاء اللہ۔ پھر آپ نے اذان کا حکم دیا، لہٰذا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کلمات کے ساتھ اذان دیتے تھے۔''

٣٧٤۔ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ قَالَ ، سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْمُثَنّٰى..........

عَـنِ ابْـنِ عُـمَرَ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ الأَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً، غَيْـرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، قَدْ قَـامَتِ الصَّلَاةُ . فَإِذَا سَمِعْنَا ذٰلِكَ تَوَضَّأْنَا ثُـمَّ خَـرَجْـنَـا ، قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ شُعْبَةُ: لَمْ أَسْـمَـعْ مِـنْ أَبِـيْ جَعْفَرٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ . أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ، نَـا يَـحْيٰـى عَـنْ شُـعْبَةَ عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْمُثَنّٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک مرتبہ تھی۔ سوائے اس کے کہ وہ (مؤذن) قد قامت الصلاۃ، قد قامت الصلاۃ دو مرتبہ کہتا تھا، تو جب ہم یہ کلمات سنتے تو وضو کر کے نکل پڑتے۔ محمد کہتے ہیں: شعبہ نے کہا کہ میں نے ابوجعفر سے اس حدیث کے سوا کوئی حدیث نہیں سنی۔ امام ابوبکر بندار کی سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔''

---

(٣٧٣) مسند احمد: ٤/٤٢۔ والبیهقی فی الکبری: ١٨١٨.

(٣٧٤) اسناده حسن: سنن النسائی، کتاب الاذان، باب کیف الاقامة: ٦٦٨۔ سنن ابی داود: ٥١٠۔ وفی الکبری: ١٦٠٥۔ مسند احمد: ٢/٨٥،٨٧۔ سنن الدارمی: ١١٩٣۔ وابن ماجه: ١٦٧٤.

۴۰ ...... بَابُ تَثْنِيَةِ (قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ) فِي الْإِقَامَةِ

اقامت میں "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ" دومرتبہ کہنے کا بیان

ضِدُّ قَوْلِ بَعْضِ مَنْ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَلَا يُمَيِّزُ بَيْنَ مَا يَكُوْنُ لَفْظُهُ عَامًّا مُرَادُهُ خَاصٌّ ، وَبَيْنَ مَا لَفْظُهُ عَامٌ مُرَادُهُ عَامٌّ ، فَتَوَهَّمَ بِجَهْلِهِ أَنَّ قَوْلَهُ: وَ يُوْتِرُ الْإِقَامَةَ كُلُّ الْإِقَامَةِ ، لَا بَعْضُهَا مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى اٰخِرِهَا ، يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ الْفَضْلِ

اس شخص کے قول کے برعکس جو علمی بصیرت سے بے بہرہ ہے اور ایسی روایت کے مابین تمیز سے محروم ہے جس کے الفاظ عام اور اس کی مراد خاص ہو اور جس کے لفظ عام ہوں اور اس کی مراد بھی عام ہو، لہٰذا وہ اپنی جہالت کی وجہ سے یہ سمجھا کہ نبی علیہ السلام کا فرمان "اور اقامت اکہری کہے" سے ساری اقامت اکہری مراد ہے اس کے بعض کلمات نہیں، بلکہ شروع سے لے کر آخر تک اکہری ہے۔ مذکورہ شخص سے مراد الحسن بن الفضل ہے۔

٣٧٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ............

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كَانَ بَلَالٌ يُثَنِّي الْأَذَانَ وَيُوْتِرُ الْإِقَامَةَ ، إِلَّا قَوْلَهُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَخَبَرُ ابْنُ الْمَثَنَّى عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

"حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دوہری اور اقامت اکہری کہتے تھے، سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے (یہ دوبار کہتے تھے) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن مثنی کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت اسی باب کے متعلق ہے۔"

٣٧٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ ، نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، نَا سَمَّاكُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ............

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوْتِرَ الْإِقَامَةَ ، إِلَّا الْإِقَامَةَ- يَعْنِي قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ۔

"حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات دوہرے اور تکبیر کے کلمات اکہرے کہنے کا حکم دیا گیا تھا سوائے اقامت کے یعنی قد قامت الصلاۃ کے۔"

فوائد:......مکرر ٣٦٦۔

---

(٣٧٥) اسناده صحيح: الدار قطني: ٢٣٩/١۔ من طريق عبدالرزاق، والبيهقي في الكبرى: ١٨١١۔ صحيح البخاري: ٦٠٧۔ ومسلم: ٣٧٨،٢.

(٣٧٦) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب الاذان مثنى مثنى: ٦٠٦۔ مسلمه: ٣٧٨۔ سنن ابى داود: ٥٠٨.

۱۴۱ ......بَابُ التَّرْجِيْعِ فِي الْأَذَانِ مَعَ تَثْنِيَةِ الْإِقَامَةِ

دوہری اقامت کے ساتھ اذان میں ترجیع کا بیان

وَهٰذَا مِنْ جِنْسِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ أَنْ يُؤَذِّنَ الْمُؤَذِّنُ فَيُرَجِّعُ فِي الْأَذَانِ وَيُثَنِّي الْإِقَامَةَ وَمُبَاحٌ أَنْ يُثَنِّي الْأَذَانَ وَيُفْرِدَ الْإِقَامَةَ ، إِذْ قَدْ صَحَّ كِلَا الْأَمْرَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ . فَأَمَّا تَثْنِيَةُ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فَلَمْ يَثْبُتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الْأَمْرُ بِهِمَا

یہ مباح اختلاف کی جنس سے ہے۔ مؤذن کے لیے مباح ہے کہ وہ اذان میں ترجیع کرلے اور اقامت دوہری کہے اور یہ بھی مباح ہے کہ اذان دوہری کہے اور اقامت اکہری کہے۔ کیونکہ دونوں عمل نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہیں لیکن دوہری اذان اور دوہری اقامت نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

۳۷۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ..........

عَنْ أَبِي مَحْذُوْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ نَحْوًا مِنْ عِشْرِيْنَ رَجُلًا فَأَذَّنُوْا ، فَأَعْجَبَهُ صَوْتُ أَبِي مَحْذُوْرَةَ ، فَعَلَّمَهُ الْأَذَانَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَعَلَّمَهُ الْإِقَامَةَ مَثْنٰى .

''حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تقریباً بیس آدمیوں کو اذان کہنے کا حکم دیا، انہوں نے اذان دی تو آپ کو حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی آواز پسند آئی، لہٰذا آپ نے انہیں اذان سکھائی: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے) أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں) أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ،

(۳۷۷) سنن الدارمی، کتاب الصلاۃ، باب الترجیع فی الاذان: ۱۱۹۶ اور اس کی اصل صحیح مسلم: ۳۸۷،۳۷۹ میں ہے۔ وابو داؤد: ۵۰۰، ۵۰۵۔ والترمذی: ۱۹۱۔ والنسائی: ۶۳۱۔ وابن ماجہ: ۷۰۸۔

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آ ؤ، نماز کے لیے آ ؤ) حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (کامیابی و کامرانی کی طرف آ ؤ۔ فلاح کی طرف آ ؤ) اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے) لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ (اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔) اور آپ نے انہیں اقامت دوہری سکھائی۔''

فوائد :......ا۔نووی رقمطراز ہیں کہ یہ (احادیث) شافعی، مالک، احمد اور جمہور علماء رحمہم اللہ کے موقف کی واضح دلیل ہیں کہ ترجیع والی اذان مشروع ومسنون ہے اور ترجیع یہ ہے کہ شہادتین کے کلمات دو دو مرتبہ آہستہ آواز سے پھر انہیں دوبارہ بلند آواز سے ادا کیا جائے۔ لیکن ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور اہل کوفہ کا مذہب ہے کہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ کی اذان کی رو سے ترجیع والی اذان غیر مشروع ہے کیونکہ عبداللہ بن زید کی اذان میں ترجیع کا ذکر نہیں۔ جمہور علماء کی دلیل (مذکورہ احادیث الباب) ہیں اور مذکورہ طریقہ اذان میں کلمات اذان کا اضافہ مقدم ہے۔ باوجود اس کے کہ حدیث ابومحذورہ حدیث عبداللہ بن زید سے متاخر ہے۔ کیونکہ حدیث ابومحذورہ غزوہ حنین کے بعد آٹھ ہجری کا واقعہ ہے اور حدیث عبداللہ آغاز ہجری کا واقعہ ہے اس پر طرہ اہل مکہ اہل مدینہ اور تمام بلاد اسلام کا حدیث ابی محذورہ پر عمل بھی ہے۔

(شرح النووی: ٤/ ٨٠)

۲۔ شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: حق بات یہ ہے کہ اذان ترجیع والی احادیث راجح ہیں کیونکہ یہ اضافی کلمات پر مشتمل ہیں اور حدیث عبداللہ کے منافی نہ ہونے اور صحت کے اعتبار سے یہ اضافی کلمات مقبول بھی ہیں۔ (لہٰذا ترجیع والی اذان پر عمل مستحب اور افضل ہے۔) (نیل الاوطار: ٢/ ٣٨)

٣٧٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقَدِيُّ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْحَرَامِ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ، وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ، جَمِيْعًا............

عَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَقْعَدَهُ فَأَلْقٰى عَلَيْهِ الْأَذَانَ حَرْفاً حَرْفاً ، قَالَ بِشْرٌ: قَالَ لِيْ إِبْرَاهِيْمُ: هُوَ مِثْلُ أَذَانِنَا هٰذَا . فَقُلْتُ لَهُ أَعِدْ عَلَيَّ . فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ

''حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بٹھایا تو انہیں اذان کا ایک ایک کلمہ سکھایا۔ بشر کہتے ہیں: مجھے (میرے استاد) ابراہیم نے کہا: وہ ہماری اس اذان ہی کی طرح ہے۔ تو میں نے ان سے گذارش کی کہ مجھے (وہ اذان) دوہرا دیجیے، تو انہوں نے فرمایا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ

(٣٧٨) اسناده صحيح: سنن الترمذى، كتاب الصلاة، باب ماجاء فى الترجيع فى الاذان: ١٩١ اس کی اصل صحيح مسلم، كتاب الصلاة: ٣٧٩ میں ہے۔ سنن النسائى: ٦٣٣.

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ ، قَالَ بِصَوْتٍ ذٰلِكَ الصَّوْتِ يَسْمَعُ مَنْ حَوْلَهُ ، أَشْهَدُ أَن لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ ، ثُمَّ رَفَعَ صَوْتَهُ ، فَقَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ . إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ .

أَكْبَرُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)أَشْهَدُ أَن لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَن لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں) أَشْهَدُ أَن لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ(نماز کی طرف آؤ، نماز کے لیے آؤ) حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، (کامیابی وکامرانی کی طرف آؤ۔ فلاح کی طرف آؤ)اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔) امام ابوبکر ؒ فرماتے ہیں: عبدالعزیز بن عبدالملک نے یہ حدیث حضرت ابومحذورہ سے نہیں سنی بلکہ انہوں نے یہ حدیث عبداللہ بن محیریز کے واسطے سے حضرت ابومحذورہ ؓ سے بیان کی ہے۔''

٣٧٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ بُنْدَارٌ ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ ، وَحَدَّثَنَاهُ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا رَوْحٌ ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّ..........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ أَخْبَرَهُ ۔ وَكَانَ يَتِيْماً فِيْ حِجْرِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ بْنِ مُعِيْرٍ۔ حِيْنَ جَهَّزَهُ إِلَى الشَّامِ: فَقُلْتُ لِأَبِيْ مَحْذُوْرَةَ: إِنِّيْ خَارِجٌ إِلَى الشَّامِ ، وَإِنِّيْ أُسْأَلُ عَنْ تَأْذِيْنِكَ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . إِلَّا أَنَّ

''حضرت عبداللہ بن محیریز جو کہ حضرت ابومحذورہ بن معیر ؓ کی پرورش میں مقیم تھے، جب انہیں حضرت ابومحذورہ نے شام روانہ کرنے کے لیے تیار کیا تو وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی: میں شام کی طرف جا رہا ہوں اور بے شک مجھ سے آپ کی اذان کے متعلق پوچھا جائے گا، پھر مکمل حدیث بیان کی ۔

---

(٣٧٩) اسناده حسن صحيح: سنن النسائى، كتاب الاذان، باب كيف الاذان، رقم: ٦٣٢ اس کی اصل صحيح مسلم، كتاب الصلاة: ٣٧٩ میں ہے۔ مسند احمد: ٤٠٩/٣۔ وابن ماجه: ٧٠٨۔ وابن حبان: ١٦٨٠۔ وابو داؤد: ٥٠١.

بَنْدَارًا قَالَ فِي الْخَبَرِ مِنْ أَوَّلِ الْأَذَانِ وَأَلْقَى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ التَّأْذِيْنَ هُوَ نَفْسُهُ ، فَقَالَ ، قُلْ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ ذَكَرَ بَقِيَّةَ الْأَذَانِ مِثْلَ خَبَرِ مَكْحُوْلٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ . وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً قَبْلَ ذِكْرِ الْأَذَانِ وَبَعْدَهُ . وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ ، قَالَ فِيْ أَوَّلِ الْأَذَانِ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ . وَبَاقِي حَدِيْثِهِ مِثْلَ لَفْظِ بُنْدَارٍ . وَهٰكَذَا رَوَاهُ رُوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ فِيْ أَوَّلِ الْأَذَانِ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَمْ يَقُلْهُ أَرْبَعًا . قَدْ خَرَّجْتُهُ فِي بَابِ التَّثْوِيْبِ فِيْ أَذَانِ الصُّبْحِ . وَرَوَاهُ أَبُوْ عَاصِمٍ وَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَا فِيْ أَوَّلِ الْأَذَانِ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَخَبَرُ ابْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ ثَابِتٌ صَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ . وَخَبَرُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِيْ ثَابِتٍ صَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ ,لِأَنَّ ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ أَبِيْهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ

مگر بندار نے اپنی روایت میں اذان کے شروع سے بیان کیا: اور رسول اللہ ﷺ نے بذات خود مجھے اذان سکھائی تو کہا: کہو : اللہ اکبر، اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر، پھر باقی اذان مکحول کی ابن محیریز سے روایت کی طرح بیان کی اور اقامت کا ذکر نہیں کیا اور اذان کے ذکر سے پہلے اور بعد میں بہت سارے اضافے حدیث میں بیان کیے ہیں: دورقی کہتے ہیں: اذان کی ابتداء میں کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، (یعنی دو مرتبہ کہا) باقی حدیث بندار کی روایت جیسی ہے۔ اسی طرح روح نے اپنی سند سے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان کے شروع میں دو دفعہ اللہ اکبر اللہ اکبر روایت کیا ہے، چار مرتبہ روایت نہیں کیا۔ میں نے اسے صبح کی اذان میں تثویب کے باب میں بیان کیا ہے۔ اور ابوعاصم اور عبدالرزاق نے ابن جریج سے روایت کیا تو دونوں نے اذان کی ابتداء میں اللہ اکبر اللہ اکبر کہا (یعنی چار مرتبہ روایت کیا ہے) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن ابی محذورہ کی حدیث نقل کے اعتبار سے صحیح ہے۔ کیونکہ یہ روایت ابن محمد بن عبداللہ بن زید نے اپنے باپ سے سنی ہے اور محمد بن اسحاق نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے سنی ہے اور وہ ان راویوں میں سے نہیں ہیں جن سے محمد بن اسحاق نے تدلیس کی ہے اور حضرت انس کی روایت جسے ابوقلابہ سے ایوب اور خالد روایت کرتے ہیں اس کی صحت میں کوئی بھی شک وشبہ نہیں ہے۔ اور ہم اس بات کی دلیل بیان کر چکے ہیں کہ اس (حضرت بلال کو دوہری اذان اور اکہری اقامت کہنے) کا حکم دینے والے خود نبی اکرم ﷺ ہیں۔ البتہ عراقیوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ بھی نقل کے اعتبار سے صحیح ہے۔ اور انہوں نے ان سے اسانید کو خلط

الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ وَلَيْسَ هُوَ مِمَّا دَلَّسَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ . وَخَبَرُ أَيُّوبَ وَ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ صَحِيحٌ لَا شَكَّ وَلَا ارْتِيَابَ فِي صِحَّتِهِ . وَقَدْ دَلَلْنَا عَلَى أَنَّ الْآمِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ لَا غَيْرُهُ . فَأَمَّا مَا رَوَى الْعِرَاقِيُّوْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فَقَدْ ثَبَتَ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ وَقَدْ خَلَطُوْا فِي أَسَانِيْدِهِمِ الَّتِيْ رَوَوْهَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِيْ تَثْنِيَةِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ جَمِيْعاً . فَرَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ لَمَّا رَأَى الْأَذَانَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ: عَلِّمْهُ بِلَالًا . فَقَامَ بِلَالٌ ، فَأَذَّنَ مَثْنٰى مَثْنٰى ، وَأَقَامَ مَثْنٰى مَثْنٰى ، وَقَعَدَ قَعْدَةً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَخَبَرُ ابْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ ثَابِتٌ صَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ . وَخَبَرُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِيْ ثَابِتٍ صَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ لِأَنَّ ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ أَبِيْهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ وَلَيْسَ هُوَ مِمَّا دَلَّسَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ . وَخَبَرُ أَيُّوْبَ وَ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ صَحِيْحٌ لَا شَكَّ وَلَا ارْتِيَابَ فِي صِحَتِهِ .

ملط کر دیا ہے جن کے ذریعے وہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے اذان اور اقامت دونوں کو دہرانے کے بارے میں روایت کرتے ہیں ۔لہٰذا اعمش نے عمرو بن مرہ سے اور انہوں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے: ہمیں محمد ﷺ کے صحابہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان دیکھی تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو اس کی خبر دی، تو آپ نے فرمایا: اسے بلال کو سکھا دو لہٰذا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے دوہری اذان کہی اور اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ کہے۔ اور (اذان اور اقامت کے درمیان ایک مرتبہ) بیٹھ گئے۔"

۳۸۰- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ، وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَاهُ عُقْبَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ ح وَ حَدَّثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ ، نَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى .

"امام صاحب نے اپنے استاد سلم بن جنادہ اور حسن بن قزعہ کی سندیں بیان کی ہیں۔"

۳۸۱- وَرَوَاهُ الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

---

(۳۸۰) اسنادہ ضعیف: سابق حدیث ہی ہے لیکن اس کی سند میں راوی "ابن ابی لیلی" ہے جو کہ سنن ترمذی کتاب الصلاۃ، باب ماجاء ان الا قامة مثنی مثنی: ۱۹٤ میں ہے۔ والدار قطنی: ۱/۲٤۱.

وَهٰكَذَا رَوَاهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِىْ لَيْلٰى ، فَقَالَ: عَنْ مُعَاذٍ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا بِخَبَرِ الْمَسْعُوْدِيِّ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ ، ح وَحَدَّثَنَا زِيَادٌ أَيْضاً ، نَا عَاصِمٌ يَعْنِى ابْنَ عَلِيٍّ ـ نَا الْمَسْعُوْدِيُّ .ح وَحَدَّثَنَا بِخَبَرِ أَبِى بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ ، الْحَسَنُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ مِهْرَانَ الزَّيَّاتُ ، نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِىْ لَيْلٰى . فَقَالَ: عَنْ مُعَاذٍ .

''امام صاحب نے اپنے اساتذہ زیاد بن ایوب اور حسن بن یونس کی سند سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔''

۳۸۲ـ وَرَوَاهُ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ أَبِىْ لَيْلٰى مُرْسَلًا . فَلَمْ يَقُلْ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَلَا عَنْ مُعَاذٍ ، وَلَا ذَكَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّمَا قَالَ: لَمَّا رَأَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ مِنَ النِّدَاءِ مَا رَأَى قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ ، عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِىْ لَيْلٰى . وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حُصَيْنٍ وَ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِىْ لَيْلٰى . وَلَمْ يَقُلْ: عَنْ مُعَاذٍ ، وَلَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، وَلَا قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا، وَلَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ، بَلْ أَرْسَلَهُ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

''حصین بن عبدالرحمٰن نے اسے ابن ابی لیلٰی سے مرسل روایت کیا ہے ۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید یا حضرت معاذ رضی اللہ عنہما کا نام نہیں لیا۔ اور نبی اکرم ﷺ کے کسی اور صحابی سے روایت کی ہے بلکہ اس طرح کہا ہے: '' جب عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان (خواب میں) دیکھی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا۔ اور اس روایت کو ثوری نے حصین اور عمرو بن مرہ کے واسطے سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی سے روایت کیا تو حضرت معاذ یا عبداللہ بن زید کا نام نہیں لیا۔ اور نہ یہ کہا کہ حدثنا اصحابنا یا حدثنا اصحاب محمد بلکہ مرسلا بیان کیا ہے اور امام صاحب اپنے استاد محمد بن یحیٰی کی سند سے روایت بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمان بن ابی لیلٰی نے کہا: نبی اکرم ﷺ کو اذان کے مسئلے نے فکر مند کر دیا تھا۔'' پھر باقی حدیث بیان کی۔ امام صاحب کہتے ہیں: میں نے محمد بن یحیٰی کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابن ابی لیلٰی نے حضرت عبداللہ بن زید کو نہیں پایا۔ جبکہ شریک نے یہ روایت حصین سے بیان کی تو کہا: عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی عن عبداللہ بن زید (یعنی انہوں نے

---

(۳۸۱) اسناده صحيح، یہ بھی وہی حدیث ہے صرف فرق اتنا ہے کہ اس سند میں "ابن ابی لیلی" حضرت معاذ سے روایت کرتے ہیں ملاحظہ ہو سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب كيف الاذان: ٥٠٧ـ واحمد: ٢٤٦/٥ـ والبيهقى فى الكبرى: ١٧٠٦، ١٨٣٠.

بْـنِ أَبِیْ لَیْلٰی ، قَالَ:کَانَ النَّبِیُّ ﷺ قَدَاَهَمَّهُ الْأَذَانُ ، فَـذَكَـرَ الْـحَـدِيْـثَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ . قَالَ ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى ، يَقُوْلُ:وَ ابْنُ أَبِیْ لَيْلٰى لَمْ يُدْرِكْ ابْـنَ زَيْـدٍ . وَرَوٰى هٰـذَا الْخَبَرَ شَرِيْكٌ عَنْ حُـصَيْنٍ، فَقَالَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِی لَيْـلٰـى عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْنِ زَيْدٍ . فَذَكَـرَ

موصولاً روایت کیا کہ ابن ابی لیلیٰ کی حضرت عبداللہ سے ملاقات نہیں ہوئی) پھر باقی حدیث بیان کی ۔ امام شعبہ نے اسے عمرو بن مرہ کے واسطے سے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے لیکن انہوں نے حضرت معاذ یا عبداللہ بن زید کا نام نہیں لیا (یعنی مرسلاً بیان کیا ہے) اور کہا کہ حدثنا اصحابنا (ہمیں ہمارے اصحاب نے حدیث بیان کی ہے۔) لیکن ان میں سے کسی کا نام نہیں لیا۔‘‘

الْـحَـدِيْـثَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا شَـرِيْكٌ عَـنْ حُـصَيْنٍ ، وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِی لَيْلٰى . وَلَمْ يَقُلْ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ، وَلا عَنْ مُعَاذٍ . وَقَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا ، وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا مِنْهُمْ .

٣٨٣ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَكْرٍ نَاهُ بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ............

عَـنْ عَبْـدِ الـرَّحْـمٰـنِ بْنِ أَبِیْ لَيْلٰى ، قَالَ: أُحِيلَـتِ الصَّلَاةُ ثَـلَاثَةَ أَحْوَالٍ ، وَالصِّيَامُ ثَــلَاثَةَ أَحْـوَالٍ . فَـحَـدَّثَـنَا أَصْحَابُنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَقَدْ أَعْجَبَنِی أَنْ تَكُوْنَ صَلَاةُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَوِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةً. حَتّٰى لَـقَـدْ هَـمَـمْـتُ أَنْ أَبُـثَّ رِجَـالًا فِی الدُّوْرِ فَيُـؤْذِنُـوْنَ الـنَّــاسَ بِـحِيْـنِ الصَّلَاةِ . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . وَقَالَ عَمْرٌو ، حَدَّثَنِی بِهٰذَا حُصَيْنٌ عَنِ ابْنِ أَبِیْ لَيْلٰى ، قَالَ ، شُعْبَةُ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ حُصَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِیْ لَيْلٰى .

’’عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ نماز میں تین مرتبہ تبدیلی ہوئی اور روزے بھی تین تبدیلیوں سے گزرے۔ تو ہمارے اصحاب نے ہمیں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند آئی ہے کہ مومنوں یا مسلمانوں کی نماز ایک ہو حتیٰ کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ محلوں میں کچھ آدمی پھیلا دوں تو وہ نماز کے وقت میں لوگوں کو اذان دیں۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔‘‘ عمرو کہتے ہیں: مجھے یہ روایت حصین نے ابی لیلیٰ سے بیان کی ۔ شعبہ کہتے ہیں : میں نے یہ روایت حصین کے واسطے سے ابن ابی لیلیٰ سے سنی۔‘‘

٣٨٤ـ وَرَوَاهُ جَـرِيْـرٌ عَـنِ الْأَعْـمَـشِ عَـنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَيْلٰى عَنْ

(۳۸۲) صرف سند اور ہے متن کا ذکر نہیں ہے۔ انظر سابق.

(۳۸۳) اسناده صحيح: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب كيف الاذان: ٥٠٦ـ مسند احمد: ٢١١٠٧ـ ومصنف عبدالرزاق: ١٧٨٨.

رَجُلٍ:بَعْضَ هٰذَا الْخَبَرِ أَعْنِيْ قَوْلَهُ: أُحِيْلَتِ الصَّلَاةَ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ وَلَا مُعَاذًا . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى............

نَا جَرِيْرُ ابْنُ الْأَعْمَشِ وَ رَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِى لَيْلٰى ، قَالَ: أُحِيْلَتِ الصَّلاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ ، وَأُحَيلَ الصَّوْمُ ثَلاثَةَ أَحْوَالٍ: فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ . وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ ، وَلا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ ، وَلَا اَحداً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَلَا قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا ، وَلَمْ يَقُلْ أَيْضاً: عَنْ رَجُلٍ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرُ الْعِرَاقِيِّينَ الَّذِيْنَ احْتَجُّوْا بِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِى تَثْنِيَةِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ . وَفِى أَسَانِيْدِهِمْ مِنَ التَّخْلِيْطِ مَا بَيَّنْتُهُ . وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِى لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَلَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ ، صَاحِبِ الْأَذَانِ فَغَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُحْتَجَّ بِخَبَرٍ غَيْرِ ثَابِتٍ عَلٰى أَخْبَارٍ ثَابِتَةٍ . وَسَأُبَيِّنُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ بِتَمَامِهَا فِى كِتَابِ الصَّلَاةِ، الْمُسْنَدِ الْكَبِيْرِ ، لَا الْمُخْتَصَرِ .

''جریر نے اعمش سے، انہوں نے عمرو بن مرہ سے یہ روایت بیان کی تو کہا: عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے ایک آدمی سے اس روایت کا کچھ حصہ روایت کیا، میری مراد یہ کلمات ہیں:'' نماز تین مراحل سے گزری۔'' انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا نام نہیں لیا۔ ابن فضیل نے یہ روایت بیان کی تو عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے کہا: نماز کو تین دفعہ تبدیلیوں سے گزرنا پڑا اور روزوں کو بھی تین مراحل سے گزرنا پڑا۔ پھر مکمل حدیث بیان کی ۔ لیکن حضرت عبداللہ بن زید، حضرت معاذ یا کسی اور صحابی کا ذکر نہیں کیا اور نہ ''حدثنا اصحابنا'' کہا اور نہ ''عن رجل'' کہا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید سے عراقیوں کی یہ وہ حدیث ہے کہ جس سے وہ اذان اور اقامت کے دوہرے ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی اسانید خلط ملط ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا اور نہ حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ صاحب اذان سے سنا ہے لہٰذا صحیح ثابت کے مقابلے میں غیر ثابت روایات سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ میں عنقریب یہ مکمل مسئلہ مسند کبیر کی کتاب الصلاۃ میں بیان کر دوں گا، مسند مختصر میں نہیں۔''

(٣٨٤) اسناده صحيح: سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب كيف الاذان: ٦٠٥.

۴۲ ...... بَابُ التَّثْوِيْبِ فِي أَذَانِ الصُّبْحِ

صبح کی اذان میں تثویب (الصلاۃ خیر من النوم کہنے) کا بیان

۳۸۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا اَبُوْ بَكْرٍ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا رَوْحٌ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ ، وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ مَوْلَاهُمْ ، عَنْ أَبِيْهِ مَوْلٰى مَحْذُوْرَةَ ، وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ ، أَنَّهُمَا سَمِعَا ذٰلِكَ مِنْ أَبِي مَحْذُوْرَةَ ، ح حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانَ ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ ، أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ وَ أُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ............

عَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ ۔ وَهٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ ۔ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ خَرَجْتُ عَاشِرَ عَشْرَةٍ مِّنْ مَكَّةَ نَطْلُبُهُمْ فَسَمِعْتُهُمْ يُؤَذِّنُوْنَ بِالصَّلَاةِ فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ ، نَسْتَهْزِءُ بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ سَمِعْتُ فِيْ هٰؤُلَاءِ تَأْذِيْنَ إِنْسَانٍ حَسَنِ الصَّوْتِ . فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا ، فَأَذَّنَّا رَجُلًا رَجُلًا ، فَكُنْتُ اٰخِرَهُمْ . فَقَالَ حِيْنَ أَذَّنْتُ: تَعَالْ ، فَاَجْلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَمَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِيْ ، وَبَارَكَ عَلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ تُؤَذِّنْ عِنْدَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ . قُلْتُ: كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَعَلَّمَنِي الْأَذَانَ كَمَا يُؤَذِّنُوْنَ الْآنَ بِهَا . اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ ،

''حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ حنین سے واپس تشریف لائے تو میں دس میں سے دسواں شخص تھا جو مسلمانوں کی تلاش میں مکہ مکرمہ سے نکلا۔ میں نے انہیں نماز کے لیے اذان دیتے ہوئے سنا، تو ہم نے ان کے ساتھ مذاق کرتے ہوئے کھڑے ہوکر اذان دینا شروع کر دی (ہماری آواز سن کر) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ان لوگوں میں ایک خوش آواز شخص کی اذان سنی ہے لہٰذا آپ نے ہماری طرف (کسی شخص کو بلانے کے لیے) بھیجا۔ (جب ہم حاضر خدمت ہو گئے تو آپ نے ہمیں اذان کہنے کا حکم دیا) چنانچہ ہم نے ایک ایک کر کے اذان دی۔ میں سب سے آخر میں تھا۔ جب میں نے اذان دی تو آپ نے فرمایا: میرے پاس آؤ۔ پھر آپ نے مجھے اپنے سامنے بٹھا لیا اور میری پیشانی پر (اپنا دست مبارک) پھیرا اور مجھے تین بار برکت کی دعا دی۔ پھر فرمایا: جاؤ بیت الحرام کے پاس اذان کہو۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول کیسے (اذان

(۳۸۵) اسنادہ صحیح: سنن النسائی، کتاب الاذان، باب الاذان فی السفر: ۶۳۳۔ سنن ابی داود: ۵۰۰۔ مسند احمد: ۱۴۸۳۳۔ الدار قطنی: ۲۳۳/۱.

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ، الصَّلاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فِى الْأَوَّلِ مِنَ الصُّبْحِ . اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ . قَالَ: وَعَلَّمَنِى الْإِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰه إِلَّا اللّٰـهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلا ةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِى عُثْمَانُ هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِى مَحْذُوْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ أَبِى مَحْذُوْرَةَ . وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَان فِى الْحَدِيْثِ فِى أَوَّلِ الْأَذَان: اَللّٰـهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰـهُ أَكْبَرُ ، وَذَكَرَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَان الإِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ كَذِكْرِ الدَّوْرَقِيِّ سَوَاءً وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ فِىْ حَدِيْثِهِ: وَإِذَا أَقَمْتَ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، أَسَمِعْتَ؟ وَزَادَ، فَكَانَ أَبُوْ مَحْذُوْرَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَةً وَلَا يُفَرِّقُهَا ، لِأَنَّ

دوں)؟ لہٰذا آپ نے مجھے اذان سکھائی جیسے آج کل مسلمان اذان دے رہے ہیں۔ اللّٰـهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے) أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔) أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰـهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آؤ، نماز کے لیے آؤ۔) حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، (کامیابی وکامرانی کی طرف آؤ۔فلاح کی طرف آؤ۔) صبح کی پہلی اذان میں یہ کلمات کہلوائے: الصلاة خير من النوم ، الصلاة خير من النوم ، (نماز نیند سے بہتر ہے۔نماز نیند سے بہتر ہے) اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے) لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ ، (اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں) کہتے ہیں آپ نے مجھے اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ سکھائے۔ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰـهُ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰـهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ،

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ عَلَيْهَا . وَزَادَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ فِي آخِرِ حَدِيْثِهٖ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ الْخَبَرَ كُلَّهٗ ، عَنْ أَبِيْهِ وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا ذٰلِكَ مِنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ .

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ قد قامت الصلاة قد قامت الصلاة (نماز کھڑی ہوگئی، نماز کھڑی ہوگئی۔) اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ۔ ابن جریج کہتے ہیں: مجھے یہ ساری روایت عثمان نے اپنے باپ سے اور ام عبدالمالک بن ابی محذورہ سے بیان کی، انہوں نے یہ روایت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے سنی۔ ابن رافع اور یزید بن سنان نے حدیث میں اذان کی ابتداء میں اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ (یعنی چار مرتبہ) کہا ہے۔ یزید بن سنان نے اقامت کے کلمات دورقی کی روایت کی طرح دو دو مرتبہ ذکر کیے ہیں۔ ابن رافع نے اپنی حدیث میں کہا: ”جب تم اقامت کہو تو دو مرتبہ کہو: قد قامت الصلاة ، قد قامت الصلاة ، (نماز کھڑی ہوگئی، نماز قائم ہوگئی۔) کیا تم نے سن لیا ہے؟ اور یہ اضافہ بھی بیان کیا کہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اپنی پیشانی (کے بالوں) کو نہ کاٹتے تھے اور نہ ان میں مانگ نکالتے تھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔“ یزید بن سنان نے اپنی روایت کے آخر میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابن جریج نے کہا: مجھے یہ ساری حدیث عثمان نے اپنے باپ سے اور ام عبدالمالک بن ابی محذورہ سے بیان کی ہے، انہوں نے یہ روایت حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔“

٣٨٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنِ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ............

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِيْ أَذَانِ الْفَجْرِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، قَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ .

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ سنت ہے کہ جب موذن فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہہ لے تو کہے: الصلاة خير من النوم (نماز نیند سے بہتر ہے۔)“

فوائد :......١۔ صبح کی اذان میں ”حی علی الفلاح“ کہنے کے بعد دو مرتبہ ”الصلاة خير من النوم“ کہنا مسنون فعل ہے اور اسے تثویب سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور ابن عمر، حسن بصری، ابن سیرین، زہری، مالک، ثوری، اوزاعی، اسحاق، ابوثور اور شافعی رحمہم اللہ بھی اسی موقف کے قائل ہیں۔ (المغنی: ٢/ ٢١٠)

٢۔ ”الصلاة خير من النوم“ کے الفاظ فقط اذان فجر میں مسنون ہیں، اس کے سوا کسی اذان میں یہ کلمات مشروع نہیں ہیں، لہٰذا سنت سے ثابت فعل پر اکتفا کافی ہے۔

(٣٨٦) اسناده صحيح: الدار قطنی: ١/٢٤٣۔ من طريق ابی اسامه، والبيهقی فی الكبری: ١٨٣٥۔ والطحاوی فی شرح معانی الاثار: ١/١٣٧۔ من طريق ابی أسامه عن ابن عون، به.

۴۳ ......بَابُ الْإِنْحِرَافِ فِي الْأَذَانِ عِنْدَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اذان میں مؤذن کا حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے (اپنے چہرے کو دائیں بائیں) موڑنے کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّهُ إِنَّمَا يَنْحَرِفُ بِفِيْهِ لَا بِبَدَنِهِ كُلِّهِ وَإِنَّمَا يُمْكِنُ الْإِنْحِرَافُ بِالْفَمِ بِإِنْحِرَافِ الْوَجْهِ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ موذن صرف اپنے منہ کے ساتھ مڑے گا، سارے بدن کے ساتھ نہیں اور منہ کے ساتھ مڑنا، چہرے کے ساتھ مڑنے سے ممکن ہے۔

۳۸۷۔ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَـنْ عَـوْنٍ ـ وَهُـوَ ابْـنُ أَبِى جُحَيْفَةَ ـ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ فَيَتَّبِعُ بِفِيْهِ . وَوَصَفَ سُفْيَانُ يَـمِيْلُ بِرَأْسِهِ يَمِيْناً وَ شِمَالًا . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْأَزْرَقُ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِىْ جُحَيْفَةَ..........

عَـنْ أَبِىْ جُحَيْفَةَ ، قَالَ: شَهِدْتُّ النَّبِىَّ ﷺ بِـالْبَطْحَاءِ وَهُوَ فِىْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ وَعِنْدَهُ نَاسٌ يَسِيْـرٌ ، فَـجَاءَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ ، ثُمَّ حَوَّلَ يَتْبَعُ فَـاهُ هٰهُـنَـا ـ يَعْنِىْ بِقَوْلِهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَـيَّ عَـلَـى الْـفَلَاحِ ـ . وَقَـالَ وَكِيْعٌ عَنِ الثَّـوْرِىِّ فِـىْ هٰـذَا الْـخَبَرِ:فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِىْ أَذَانِهِ هٰكَذَا وَيُحَرِّفُ رَأْسَهُ ، يَمِيْنًا وَشِمَالًا بِـحَىِّ عَلَى الْفَلَاحِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُـوْ بَـكْـرٍ نَـاهُ سَـلْـمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ .

''حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا، وہ اپنے منہ کو (دائیں بائیں) پھیر رہے تھے۔ سفیان نے اس کی کیفیت بیان کی تو کہا: وہ اپنے سر کو دائیں اور بائیں موڑ رہے تھے۔ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بطحاء کے مقام پر حاضر ہوا جبکہ آپ سرخ خیمے میں تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس تھوڑے سے لوگ تھے۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے اذان کہی، پھر انہوں نے حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح کہتے ہوئے اپنے چہرہ دائیں بائیں پھیرا۔'' ثوری اس روایت میں کہتے ہیں: انہوں نے اپنی اذان میں حی علی الفلاح کہتے ہوئے اپنے سر کو دائیں بائیں پھیرا۔''

(۳۸۷) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب هل يتتبع المؤذن...... ٦٣٤۔ ومسلم: ٥٠٣۔ الترمذی: ١٩٧۔ النسائی: ٦٤٣۔ وفی الكبرى: ٩٨٢٧۔ وابن حبان: ٢٣٩٤،٢٣٨٢۔ والحاكم: ٣١٨/١۔ والبيهقی فی الكبرى: ٥٢٨٥،١٧٢١۔ من طريق عون ابن جحيفة عن ابيه، به.

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ "حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح" کہتے وقت موذن کا دائیں بائیں سر اور گردن گھمانا مسنون فعل ہے اور شافعیہ کا موقف ہے کہ وہ قبلہ سے سینہ اور قدم سے نہ پھیرے بلکہ سر اور گردن ہی کو گھمائے۔ (شریح النووی: ٤/ ٢١٨ یہی مذہب راجح ہے۔)

۴۴ ...... بَابُ إِدْخَالِ الْإِصْبَعَيْنِ فِي الْأُذُنَيْنِ عِنْدَ الْأَذَانِ

اذان دیتے وقت دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں ڈالنے کا بیان

إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، فَإِنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ لَسْتُ أَحْفَظُهَا إِلَّا عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ وَلَسْتُ أَفْهَمُ أَسَمِعَ الْحُجَّاجُ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَوْنِ بْنِ أَبِيْ جُحَيْفَةَ أَمْ لَا؟ فَأَشُكُّ فِي صِحَةِ هٰذَا الْخَبَرِ لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ .

بشرطیکہ حدیث صحیح ہو، کیونکہ میں نے یہ الفاظ صرف حجاج بن ارطاۃ سے محفوظ کیے ہیں۔ اور میں نے نہیں سمجھا کہ حجاج نے یہ حدیث عون بن ابی جحیفہ سے سنی یا نہیں؟ اس لیے میں اس حدیث کی صحت میں اس علت کی بنا پر شک کرتا ہوں۔

٣٨٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا هِشَّامٌ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ............

أَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَقَدْ جَعَلَ اِصْبَعَهُ فِي أُذُنَيْهِ ، وَهُوَ يَلْتَوِيْ فِيْ أَذَانِهِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا .

''حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈالے اذان دیتے ہوئے دیکھا اور وہ اپنی اذان میں دائیں بائیں مڑتے تھے۔ (یعنی حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے)۔''

۴۵ ......بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ بِهِ شَهَادَةٌ مَنْ يَسْمَعُهُ مِنْ حَجَرٍ وَمَدَرٍ وَشَجَرٍ وَجِنٍّ وَإِنْسٍ لِلْمُؤَذِّنِ

اذان اور بلند آواز سے اذان دینے کی فضیلت نیز مؤذن کی اذان سننے والے پتھر، ڈھیلے، درخت، جن اور انسانوں کی مؤذن کے لیے گواہی کا بیان

٣٨٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ............

(٣٨٨) سنن ابن ماجه، كتاب الاذان، باب سنة فى الاذان، الترمذى: ١٩٧۔ وأحمد: ٤/ ٣٠٧.

(٣٨٩) صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب رفع الصوت بالنداء: ٦٠٩۔ سنن النسائى: ٦٤٤۔ سنن ابن ماجه: ٧٢٣ مسند احمد: ٣/ ٣٥،٦، ٤٣۔ موطا امام مالك: ١٧٦.

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِی صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ ، قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: إِذَا كُنْتَ فِی الْبَوَادِیّ ، فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ ، فَإِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَسْمَعُ صَوْتَهُ شَجَرٌ وَلَا مَدَرٌ وَلَا حَجَرٌ وَلَا جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ . وَقَالَ مَرَّةً حَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِی صَعْصَعَةَ ، حَدَّثَنِی أَبِی وَكَانَ يَتِيْمًا فِی حِجْرِ أَبِی سَعِيْدٍ ، وَكَانَتْ أُمُّهُ عِنْدَ أَبِی سَعِيْدٍ .

''حضرت عبدالرحمان بن ابی صعصعہ ، حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب تم جنگلوں میں ہوتو اذان بلند آواز سے دینا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا ہے: مؤذن کی آواز جوبھی درخت ڈھیلے، پتھر، جن اور انسان سنتے ہیں وہ اس کے لیے گواہی دیں گے۔'' مرہ کہتے ہیں: مجھے عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابی صعصعہ نے حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی اور وہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے زیر کفالت یتیم تھے جبکہ ان کی والدہ حضرت ابوسعید کے پاس (بیوی کی حیثیت سے)تھیں۔''

فوائد :......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ موذن کی اذان سننے والی تمام مخلوقات روز قیامت موذن کے حق میں گواہی دیں گی، جوموذن کے لیے بہت بڑی فضیلت ہے لہٰذا اس فریضہ کی ادائیگی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے، بالخصوص خوش الحان لوگ اذان کی ذمہ داری کا ادراک کریں۔

۲۔ توریشتی کہتے ہیں: اس شہادت سے مراد یہ ہے کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ مشہودلہ (موذن) کی فضیلت اور بلندی درجات کی مخلوقات کے سامنے تشہیر کریں گے۔

یعنی جیسے شہادت کے ذریعے بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ رسوا کریں گے، اسی طرح کچھ لوگوں کو گواہی کے ذریعے اکرام وتکریم سے نوازیں گے۔(فتح الباری: ۲/ ۱۱۸)

۳۔ بآواز بلند اذان کہنا مشروع ومستحب فعل ہے چنانچہ اذان کی آواز جتنی دور جائے گی۔اس کی نیکیوں میں اتنا اضافہ اور گناہوں میں اتنی ہی تخفیف ہوگی۔ نیز اذان میں آواز کا بلند ہونا شیطان کے لیے اتنا ہی زیادہ تکلیف کا باعث ہے۔

۳۹۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدٌ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ أَبِی عُثْمَانَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَبْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ............

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدٰى صَوْتِهِ ، وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤذن کے گناہ وہاں تک بخش دیے جاتے ہیں

(۳۹۰) اسناده صحيح: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب رفع الصوت بالاذان: ۵۱۵۔ وابن ماجه: ۷۲٤۔ وابن حبان: ۱٦٦٦۔ والبيهقى فى الكبرى: ۱۷۲۸.

وَيَـابِسٍ . وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْـرُوْنَ حَسَـنَةً وَيُـكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يُرِيْدُ مَا بَيْنَ الصَّلَا تَيْنِ .

جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے۔ اور ہر تازہ اور خشک چیز اس کے لیے گواہی دے گی۔ اور نماز (باجماعت) میں حاضر ہونے والے کے لیے پچیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے لیے دو نمازوں کے درمیانی گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: ان کی مراد بینھما سے دو نمازوں کے درمیانی گناہ ہیں۔''

۴۶ ...... بَابُ الْإِسْتِهَامِ عَلَى الْأَذَانِ إِذَا تَشَاحَ النَّاسُ عَلَيْهِ .

جب اذان کہنے کے لیے لوگوں میں جھگڑا ہو جائے تو قرعہ اندازی کرنے کا بیان

۳۹۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكاً أَخْبَرَهُ ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، نَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْأَذَانِ وَالصَّفِ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ حَكِيْمٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَحْمَدِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو علم ہو جائے کہ اذان کہنے اور پہلی صف میں (نماز ادا کرنے میں) کیا اجر وثواب ہے تو وہ پھر قرعہ اندازی کیے بغیر کوئی چارہ نہ پائیں، تو وہ قرعہ اندزای کریں گے۔ یہ یحییٰ بن حکیم کی حدیث ہے۔ عتبہ بن عبداللہ یحمدی کہتے ہیں: میں نے سمی سے یہ حدیث امام مالک پر قراءت کی۔''

فوائد:......ا۔ اس حدیث میں اذان کی فضیلت وعظمت کا بیان ہے کہ اذان دینا بہت زیادہ اجر وثواب کا کام ہے۔

۲۔ الجھے معاملات اور جھگڑے کا باعث بننے والے امور میں قرعہ اندازی جائز ہے اور بذریعہ قرعہ اندازی جھگڑوں کو ٹالا جا سکتا ہے۔

نوٹ: ...... جہاں تمام لوگوں کا برابر حق ہو وہاں قرعہ اندازی سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے مثلاً گائے کی قربانی کا گوشت سات برابر حصوں میں تقسیم کر کے قرعہ اندازی سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے، تاہم اگر گوشت برابر حصوں میں تقسیم نہ کیا

---

(۳۹۱) صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب الاستهام فی الاذان: ٦١٥، ٦٥٣۔ صحيح مسلم: ٤٣٧۔ سنن الترمذی: ٢٢٥۔ سنن النسائی: ٦٧٠۔ وفی الكبری: ١٥٣٣، ١٦٤٧۔ مسند احمد: ٢/٢٣٦، ٢٧٨، ٣٠٣، ٥٣٣۔ وابن حبان: ١٦٥٩، ٢١٥٣.

گیا تو قرعہ اندازی سے فیصلہ نہیں کیا جاسکتا ایسی قرعی اندازی جوا ہے۔ بہت سی کمیٹیاں اور افراد قرعہ اندازی کے نام سے جوے کے دھندے میں ملوث ہیں۔

۴۷ ......بَابُ ذِكْرِ تَبَاعُدِ الشَّيْطَانِ عَنِ الْمُؤَذِّنِ عِنْدَ أَذَانِهِ وَهَرَبِهِ كَيْ لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ

اذان کہتے وقت شیطان کا مؤذن سے دور ہونا اور اس کے بھاگنے کا بیان تا کہ وہ اذان نہ سن سکیں

۳۹۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْبَسْطَامِيُّ ، نَا أَنَسُ بْنُ عَيَّاضٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رِبَاحٍ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا سَمِعَ الشَّيْطَانُ الْأَذَانَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ ، وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَهُ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شیطان نماز کے لیے اذان سنتا ہے تو پاد مارتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے تا کہ اذان نہ سن پائے۔''

۳۹۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ وَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، ۔وَاللَّفْظُ لِجَرِيْرٍ۔ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ............

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ . قَالَ سُلَيْمَانُ: فَسَأَلْتُهُ عَنِ الرَّوْحَاءِ . فَقَالَ: هِيَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةٍ وَّثَلَاثِيْنَ مِيْلًا .

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: شیطان جب نماز کے لیے اذان سنتا ہے تو چلا جاتا ہے حتی کہ مقام روحاء پر پہنچ جاتا ہے، سلیمان کہتے ہیں: میں نے (استاد محترم ابوسفیان سے) پوچھا: روحاء کہاں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ مدینہ منورہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔''

فوائد:......ا۔ ان احادیث میں اذان کی عظیم فضیلت کا بیان ہے اور دیگر اذکار و اوراد کی بہ نسبت شیطان اذان سے زیادہ بدکتا ہے۔ دیکھتے نہیں کہ تلاوت قرآن کے وقت شیطان تلاوت میں خلل ڈالتا ہے، لیکن اذان کے وقت پیٹھ دکھا کر سرپٹ بھاگتا ہے۔ (شرح ابن بطال : ۳/ ۲۹٤)

۲۔ ان احادیث میں اذان و موذن کی فضیلت کا بیان ہے اور اس بارے صحیحین میں کئی احادیث مذکور ہیں جو اذان و موذن کی فضیلت بیان کرتی ہیں۔ (شرح النووی : ٤/ ۹۲)

---

(۳۹۲) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب فضل التاذین : ٦۰۸، ۱۲۲۲۔ یہاں روایت تفصیل سے ہے۔ صحیح مسلم : ۳۸۹۔ سنن النسائی : ۱۲۵۳۔ وفی الکبری : ۱٦٤٦۔ سنن ابی داود : ٥۱٦۔ مسند احمد : ۷۹۲۔ وابن حبان : ۱٦/۱٦٦۰۔ الصحیحه : ۳٥٦۰.

(۳۹۳) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب فضل الاذان وهرب الشیطن عند سماعه : ۳۸۸۔ مسند احمد : ۳/۳۱٦۔

۴۸ ......بَابُ الْأَمْرِ بِالْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فِي السَّفَرِ لِلصَّلَاةِ كُلِّهَا

تمام نمازوں کے لیے سفر میں اذان اورا قامت کہنے کا حکم ہے

ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ لَا يُؤَذَّنُ فِي السَّفَرِ لِلصَّلَاةِ إِلَّا لِلْفَجْرِ خَاصَّةً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ أَبِي ذَرٍّ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَن يُّؤَذِّنَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَبْرِدْ

اس شخص کے قول کے برعکس جس کا دعویٰ ہے کہ سفر میں صرف نماز فجر کے لیے اذان دی جائے گی۔ ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو مؤذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھنڈا کرو۔

٣٩٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ الْوَاسِطِيُّ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيِّ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ............

أَبَا ذَرٍّ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَن يُّؤَذِّنَ ، فَقَالَ: أَبْرِدْ ، ثُمَّ أَرَادَ أَن يُّؤَذِّنَ ، فَقَالَ: أَبْرِدْ . قَالَ شُعْبَةُ: حَتّٰى سَاوَى الظِّلُّ التَّلُوْلَ ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ .

''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو مؤذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: ٹھنڈا کرو، پھر اس نے اذان دینی چاہی تو آپ نے فرمایا: (نماز کو) ٹھنڈا کرو۔ شعبہ کہتے ہیں: حتیٰ کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے تو نماز (ظہر) کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔''

فوائد:......مکرر ۳۹۸

۴۹ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فِي السَّفَرِ وَإِنْ كَانَا اثْنَيْنِ لَا أَكْثَرَ بِذِكْرِ خَبَرٍ لَفْظُهُ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

سفر میں اذان اورا قامت کہنے کا حکم ہے اگرچہ دو افراد ہوں، زیادہ نہ ہوں، اس سلسلے میں اس حدیث کا بیان جس کے الفاظ عام ہیں اور اس کی مراد خاص ہے

٣٩٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، نَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ ، نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ............

---

(٣٩٤) صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب الابرار بالظهر في شدة الحر: ٥٣٥،٥٣٩ـ صحيح مسلم: ٦١٦ـ سنن الترمذي: ١٥٨ـ سنن ابي داود: ٤٠١ـ مسند احمد: ٥/١٥٥،١٦٢،١٧٦.

عَـنْ مَـالِكِ بْـنِ الْـحُوَيْرِثِ ، قَـالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَرَجُلٌ ، فَوَدَّعَنَا ، ثُمَّ قَالَ: إِذَا سَـافَـرْتُـمَـا وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ ، فَـأَذِّنَـا وَأَقِيْـمَـا ، وَلْيَـؤُمَّـكُمَـا أَكْبَرُكُمَـا . قَـالَ الْحَذَّاءُ: وَكُنَّا مُتَقَارِبَيْنِ فِى الْقِرَاءَةِ .

''حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور ایک اور آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر آپ نے ہمیں رخصت کیا تو فرمایا: جب تم دونوں سفر کرو اور نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنا اور اقامت کہنا اور تم دونوں میں جو بڑا ہوا سے تمہاری امامت کروانی چاہیے۔'' خالد حذاء کہتے ہیں: ہم دونوں قرآن مجید کی قراءت میں برابر تھے۔''

فوائد:......ا۔ ان احادیث کی رو سے مسافروں کے لیے حالت سفر میں اذان کہنا اور نماز باجماعت کا اہتمام کرنا مشروع فعل ہے۔

۲۔ ان احادیث میں سفر وحضر میں اذان کی محافظت کی ترغیب ہے۔

۳۔ امام اور مقتدی (دو آدمیوں) کی جماعت درست ہے اور اسی مسئلہ پر اہل اسلام کا اجماع ہے۔

۴۔ اول وقت پر نماز پڑھنا افضل ہے۔(شرح النووی: ٥/ ١٧٤)

۵۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز کے لیے اذان کہنا واجب ہے، عطاء، احمد بن حنبل، مالک، اصطخری، مجاہد، اوزاعی اور داؤد ظاہری رحمہم اللہ بھی وجوب ہی کے قائل ہیں۔(نیل الاوطار: ١/ ٣٣)

٣٩٦۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِىْ قِلَابَةَ..........

عَـنْ مَـالِكِ بْـنِ الْـحُـوَيْـرِثِ ، قَالَ: أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِىْ ، فَقَالَ: إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا .

''حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا چچا زاد بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو (الوداع کرتے وقت) آپ نے فرمایا: جب تم دونوں سفر کرو تو اذان دو اور تکبیر کہو اور تم دونوں میں بڑا تمہاری امامت کروائے۔''

---

(٣٩٥) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب من قال ليؤذن فى السفر موذن واحد: ٦٢٨، ٦٣٠۔ صحيح مسلم: ٦٧٤١۔ سنن الترمذي: ٢٠٥۔ سنن النسائي: ٦٣٤۔ وابو داؤد: ٥٨٩۔ وابن ماجه: ٩٧٩۔ واحمد: ٤٣٦/٣، ٥٣/٥.

(٣٩٦) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب من قال ليوذن فى السفر موذن واحد: ٥٢٨۔ صحيح مسلم: ٦٧٤۔ سنن النسائي: ٦٣٤۔ سنن الترمذي: ٢٠٥.

٥٠ ...... بَابٌ ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُ أَنَّهَا لَفْظَةُ عَامٍ مُرَادُهَا خَاصٌّ وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَمَرَ أَن يُّؤَذِّنَ أَحَدُهُمَا لَا كِلَيْهِمَا

گذشتہ مجمل روایت کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں میں سے کسی ایک کو اذان دینے کا حکم دیا تھا، دونوں کو اذان دینے کا حکم نہیں دیا تھا۔

٣٩٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نَا أَيُّوْبُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، نَا..........

مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَنَحْنُ شَبِيْبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ، فَأَقَمْنَا عِشْرِيْنَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِيْمًا رَفِيْقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلِيْنَا - أَوِ اشْتَقْنَا - سَأَلَنَا عَمَّا تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ: إِرْجِعُوْا إِلٰى أَهْلِيْكُمْ فَأَقِيْمُوْا فِيْهِمْ، وَعَلِّمُوْهُمْ، وَمُرُوْهُمْ. وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا وَأَشْيَاءَ لَا أَحْفَظُهَا. وَصَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ. فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ: بِمِثْلِ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ. وَرُبَّمَا خَالَفَهُ فِيْ بَعْضِ اللَّفْظَةِ.

"حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ ہم، ہم عمر نوجوان تھے۔ ہم (آپ کے پاس) بیس راتیں رہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نہایت رحمدل اور نرم مزاج تھے۔ پھر جب آپ نے محسوس کیا کہ ہم اپنے گھر والوں کی خواہش یا ان سے ملاقات کا اشتیاق کر رہے ہیں تو ہم سے پوچھا کہ ہم کن کو اپنے پیچھے چھوڑ کر آئے ہیں؟ ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: "اپنے گھر والوں کے پاس چلے جاؤ، ان کے ساتھ رہو اور انہیں (دین کی) تعلیم دو اور (اچھے کاموں کا) کا حکم دو۔" اور آپ نے کچھ چیزیں بیان فرمائیں (جن میں سے کچھ مجھے یاد ہیں اور کچھ یاد نہیں) اور فرمایا: نماز اسی طرح پڑھو جیسے تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے، پھر جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں کوئی ایک تمہارے لیے اذان کہے اور تم میں سے بڑا تمہاری امامت کروائے۔" عبدالوھاب بن عبدالمجید نے بندار کی روایت کی طرح بیان کیا ہے اور بعض اوقات بعض الفاظ میں ان کی مخالفت کی ہے۔"

٣٩٨۔ أخبرنا أبو طاهر، نا أبوبكر، يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْراهِيْمَ وَاَبُوْ هَاشِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ

---

(٣٩٧) صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب الاذان للمسافرين اذا كانوا جماعة: ٦٣١۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد مواضع الصلاة، باب من احق بالامامة: ٦٧٤۔ سنن النسائى: ٦٣٥۔ مسند احمد: ٣/٤٣٦۔ سنن الدارمى: ١٢٥٣.

نَااَیُّوْبُ ....

عَــنْ اَبِــیْ قَــلَابَۃَ عَنْ مَالِکِ ابْنِ الْحُوَیْرِثِ فَذَکَر الْحَدِیْثَ بِتَمَامِهِ .

''ابو قلابہ نے مالک بن حویرث سے روایت بیان کی اور مکمل حدیث بیان کی۔''

۵۱ ......بَابُ الْأَذَانِ فِی السَّفَرِ

اذان کی فضیلت واجر حاصل کرنے کے لیے سفر میں اذان دینے کا بیان

وَإِنْ کَـانَ الْـمَـرْءُ وَحْـدَہُ لَیْـسَ مَعَهُ جَمَاعَۃٌ وَلَا وَاحِدٌ طَلَباً لِفَضِیْلَۃِ الْأَذَان ضِدَّ قَوْلِ مَنْ سُئِلَ عَنِ الْأَذَانِ فِـی السَّـفَـرِ فَـقَـالَ: لِمَنْ یُؤَذِّنُ ؟ فَتَوَهَّمَ أَنَّ الْأَذَانَ لَا یُؤَذَّنُ إِلَّا لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ إِلَی الصَّلَاۃِ جَـمَـاعَۃً ، وَالْأَذَانُ وَإِنْ کَـانَ الْأَعَمُّ أَنَّهُ یُؤَذِنُ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ إِلَی الصَّلَاۃِ جَمَاعَۃً فَقَدْ یُؤَذَّنُ أَیْضًا طَـلَبًـا لِفَضِیْلَۃِ الْأَذَانِ . أَلَا تَرَی النَّبِیَّ ﷺ قَـدْ أَمَـرَ مَـالِکَ بْنَ الْحُوَیْرِثِ وَ ابْنَ عَمِّهِ ، إِذَا کَانَا فِی السَّـفَـرِ بِـالْأَذَانِ وَالْـإِقَـامَۃِ ، وَ إِمَـامَۃِ أَکْبَـرِ هِـمَـا أَصْغَرَهُمَا ، وَلَا جَمَاعَۃَ مَعَهُمْ تَجْتَمِعُ لِأَذَانِهِمَا وَإِقَـامَتِهِـمَـا قَالَ أَبُوْ بَکْرٍ: وَفِی خَبَرِ أَبِیْ سَعِیْدٍ: إِذَا کُنْتَ فِی الْبَوَادِیْ فَارْفَعْ صَوْتَکَ بِالنِّدَاءِ ، فَإِنِّیْ سَـمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَـقُـوْلُ: لَا یَسْـمَعُ صَوْتَهُ شَجَرٌ وَ لَا مَدَرٌ وَلَاحَجَرٌ وَلَا جِنٌّ وَلَاإِنْسٌ إِلَّا شَهِـدَ لَـهُ . فَـالْـمُؤَذِّنُ فِی الْبَوَادِیْ وَإِنْ کَانَ وَحْدَہُ إِذْ أَذَّنَ طَلَباً لِهٰذِهِ الْفَضِیْلَۃِ کَانَ خَیْراً وَأَحْسَنَ وَ أَفْـضَـلَ مِنْ أَنْ یُصَلِّیَ بِلَا أَذَانٍ وَ لَا إِقَامَۃٍ . وَ کَذٰلِکَ النَّبِیُّ ﷺ قَـدْ أَعْـلَمَ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ یَغْفِرُ لَهُ مُدٰی صَـوْتِـهِ وَیَشْهَـدُ لَـهُ کُلُّ رَطْبٍ وَیَابِسٍ . وَ الْمُؤَذِّنُ فِی الْبَوَادِیْ وَ الْأَسْفَارِ وَ إِن لَّمْ یَکُنْ هُنَاکَ مَن یُّـصَـلِّیْ مَعَهُ صَلَاۃً جَمَاعَۃً ، کَانَتْ لَهُ هٰذِهِ الْفَضِیْلَۃُ لِأَذَانِهِ بِالصَّلَاۃِ إِذِ النَّبِیُّ ﷺ لَمْ یَخُصْ ، أَذَاناً فِـی مَدِیْنَۃٍ وَ لَا فِی قَرْیَۃٍ دُوْنَ مُؤَذِّنٍ فِی سَفَرٍ وَبَادِیَۃٍ ، وَ لَا مُؤَذِّناً یُؤَذِّنُ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ إِلَیْهِ لِلصَّلَاۃِ جَمَاعَۃً دُوْنَ مُؤَذِّنٍ لِلصَّلَاۃِ یُصَلِّیْ مُنْفَرِدًا .

اگر چہ تنہا آدمی ہی ہو، اس کے ساتھ لوگوں کی جماعت ہو نہ کوئی آدمی ہی ہو۔ اس شخص کے قول کے برعکس جس سے سفر میں اذان دینے کے متعلق پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا: کس کے لیے اذان دی جائے گی؟ اسے یہ وہم ہوا کہ اذان صرف لوگوں کو نماز با جماعت کے لیے جمع کرنے کے لیے دی جاتی ہے۔ اگر چہ اذان کا عام مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو نماز با جماعت ادا کرنے کے لیے جمع کرنے کے لیے دی جاتی ہے لیکن کبھی اذان کی فضیلت واجر حاصل کرنے کے لیے بھی اذان دی جاتی ہے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو اور ان کے چچا زاد کو حکم دیا تھا کہ جب وہ دونوں سفر میں ہوں تو اذان کہیں اور اقامت کہیں، اور ان میں سے بڑا چھوٹے کی امامت کروائے حالانکہ ان کے ساتھ کوئی جماعت نہیں جو اُن کی اذان اور اقامت کے لیے جمع ہوں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: ''جب تم جنگلوں میں ہو تو اذان بلند آواز سے کہو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو بھی درخت، ڈھیلے، پتھر، جن اور انسان اس کی آوازیں سنیں گے وہ اس کے لیے گواہی دیں گے۔'' لہٰذا اذان کی اس فضیلت واجر کو حاصل کرنے کے لیے اگر موذن جنگل میں اذان دے، اگر چہ وہ اکیلا ہو تو یہ بغیر اذان وتکبیر کہے نماز پڑھنے سے بہتر، اچھا اور افضل ہے، اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ مؤذن کے گناہ وہاں تک بخشش دیے جاتے ہیں جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے۔ اور اس کے لیے ہر خشک وتر چیز گواہی دے گی۔ چنانچہ جنگلوں اور سفر میں اذان دینے والے کو یہ فضیلت نماز کے لیے اذان دینے کی وجہ سے حاصل ہو جائے گی اگر چہ وہاں اس کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے کوئی شخص نہ ہو۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر اور جنگل کے مؤذن کو چھوڑ کر ایسے مؤذن کی تخصیص نہیں کی ہے جو لوگوں کو نماز باجماعت کے لیے جمع کرنے کے لیے اذان دیتا ہے۔ (بلکہ یہ فضیلت ہر مؤذن کو حاصل ہے۔)

٣٩٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرِ السَّلَيْمِيُّ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ...........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا وَهُوَ فِي مَسِيْرٍ لَهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: عَلَى الْفِطْرَةِ . قَالَ: أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ . قَالَ: خَرَجَ مِنَ النَّارِ . فَاسْتَبَقَ الْقَوْمُ إِلَى الرَّجُلِ فَإِذَا رَاعِيْ غَنَمٍ حَضَرَتْهُ الصَّلَاةُ فَقَامَ يُؤَذِّنُ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جبکہ آپ ایک سفر میں تھے، وہ کہہ رہا تھا اللہ اکبر، اللہ اکبر، (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے) تو اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ شخص) فطرت پر ہے۔ اس نے کہا: اشهد ان لا اله الا الله (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ آپ نے فرمایا: آگ سے نکل گیا۔'' تو لوگ دوڑتے ہوئے اس شخص کی طرف گئے تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا، اسے نماز کا وقت ہو گیا تو وہ کھڑا ہو کر اذان دینے لگا۔''

٤٠٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ صَفْوَانَ الْعَلِيُّ ، نَا بَهْزٌ يَعْنِي ابْنَ أَسَدٍ ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ...........

---

(٣٩٩) اسناده صحيح: صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الامساك عن الاغارة على قوم فى دار الكفر اذا سمع الاذان: ٣٨٢ـ سنن الترمذى: ١٥٤٣ـ مسند احمد: ١١٩٠١ـ النسائى الكبرى: ١٠٦٦٥ـ وفى عمل اليوم والليلة: ٨٢٨ـ وابن حبان: ١٦٦٥ـ المعجم الاوسط: ٥٩٥٢.

عَـنْ أَنَـسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَـانَ يُغَيِّرُ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَاناً أَمْسَكَ ، وَإِلَّا أَغَـارَ . فَـاسْتَـمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، فَقَالَ: عَـلَـى الـفِطْرَةِ . فَقَالَ: أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ: خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَـإِذَا كَـانَ الْمَرْءُ يَطْمَعُ بِالشَّهَادَةِ بِالتَّوْحِيْدِ لِـلّٰهِ فِي الْأَذَانِ وَهُوَ يَرْجُوْ أَنْ يَخْلُصَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ بِالشَّهَادَةِ بِاللّٰهِ بِالتَّوْحِيْدِ فِيْ أَذَانِهِ ، فَيَـنْبَـغِيْ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ أَنْ يَتَسَارَعَ إِلٰى هٰذِهِ الْفَضِيْلَةِ طَمَعًا فِيْ أَنْ يَخْلُصَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ . خَلَا فِـي مَـنْـزِلِـهِ أَوْ فِيْ بَادِيَةٍ أَوْ قَرْيَةٍ أَوْ مَـدِيْـنَةٍ ، طَلَبًا لِهٰذِهِ الْفَضِيْلَةِ وَقَدْ خَرَجْتُ أَبْـوَابَ الْأَذَانِ فِـي السَّفَرِ أَيْضًا فِي مَوَاضِعِ غَيْـرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ ، فِي نَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الـصُّبْـحِ حَتّٰـى طَـلَعَتِ الشَّمْسُ ، وَأَمْـرُهُ ﷺ بِلَالًا بِـالْأَذَانِ لِـلـصُّبْـحِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِ تِلْكَ الصَّلَاةِ . وَتِلْكَ الْأَخْبَارُ أَيْـضًـا خِلَافُ قَـوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنْ لَّا يُؤَذَّنَ لِلصَّلَاةِ بَعْدَ ذِهَابِ وَقْتِهَا ، وَإِنَّمَا يُقَامُ لَهَا بِغَيْرِ أَذَانٍ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے وقت (دشمن کی بستیوں پر) حملہ آور ہوتے تھے پھر اگر اذان کی آواز سن لیتے تو (حملہ کرنے سے) رک جاتے (اور اگر اذان کی آواز نہ سنتے تو) حملہ کر دیتے ۔ چنانچہ ایک دن آپ نے ایک شخص کو سنا وہ کہہ رہا تھا: اللہ اکبر، اللہ اکبر (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے) تو آپ نے فرمایا: وہ فطرت اسلام پر ہے ۔ تو اس نے کہا: اشھد ان لا الہ الا اللہ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) آپ نے فرمایا: تو جہنم کی آگ سے نجات پا گیا ۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص کو اذان میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے اعلان و گواہی دینے کی خواہش ہو اور وہ امید رکھتا ہو کہ اس کی اذان میں اللہ تعالیٰ کی توحید کی گواہی دینے سے اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے تو ہر مومن کو اس خواہش اور تمنا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ اسے آگ سے نجات دے دیں گے، اس فضیلت کے حصول میں سبقت کرنی چاہیے۔ وہ اپنے گھر میں تنہا ہو یا جنگل میں یا بستی و شہر میں اکیلا ہو، اس فضیلت و اجر کو حاصل کرنے کے لیے (اسے اذان دینی چاہیے) میں نے اس جگہ کے علاوہ بھی کئی مقامات پر سفر میں اذان کے ابواب کو بیان کیا ہے (مثلاً) نبی اکرم ﷺ کا صبح کی نماز سے سوئے رہ جانا حتی کہ سورج طلوع ہو گیا اور آپ ﷺ کا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نماز صبح کی اذان دینے کا حکم دینا جبکہ اس کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ یہ احادیث ان لوگوں کے قول کے برعکس ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ نماز کا وقت ختم ہو

(٤٠٠) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، بـاب الامساك عن الاغارة على قوم فى دار الكفر اذا سمع فيهم الاذان: ٣٨٢۔ سنن الترمذى: ١٦١٨۔ مسند احمد: ٧٣٢/٣.

جانے کے بعد اس کے لیے اذان نہیں دی جائے گی بلکہ بغیر اذان کہے صرف اقامت کہی جائے گی۔''

فوائد:......۱۔منفرد شخص کا نماز کے لیے اذان کہنا مشروع ہے اور یہی راجح موقف ہے۔

۲۔ جس علاقے میں اذان ہو وہاں حملہ کرنا ممنوع ہے کیونکہ یہ فعل اہل علاقہ کے مسلمان ہونے کی دلیل ہے۔

۳۔ شہادتین کا قول واقرار سے انسان مسلمان ہو جاتا ہے، خواہ اس سے یہ مطالبہ نہ ہی کیا جائے۔

(شرح النووی: ٤/ ٨٣)

٥٢ ......بَابُ إِبَاحَةِ الْأَذَانِ لِلصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

طلوع فجر سے پہلے نماز صبح کی اذان دینا جائز ہے

إِذَا كَـانَ لِـلْـمَسْـجِـدِ مُـؤَذِّنَـانِ لَا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ، فَيُؤَذِّنُ أَحَدُهُمَا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ ، وَ الْآخَرُ بَعْدَ طُلُوْعِهِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ

جبکہ مسجد کے ایک کی بجائے دومؤذن ہوں ، اوران میں سے ایک طلوع فجر سے پہلے اذان دے اور دوسرا طلوع فجر کے بعد اذان کہے، اس سلسلے میں مذکورہ مجمل غیر مفسر روایت۔

٤٠١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ قَالَ ، سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ ، يُحَدِّثُ بِقَوْلٍ ، أَخْبَرَنِيْ ....

سَـالِمٌ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ بِلَالًا يُـؤَذِّنُ بِـلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا أَذَانَ ابْـنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُـوْ بَـكْـرٍ ، نَـا بِهِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ وَقَالَ فِي كُلِّهَا: عَنْ ، عَنْ .

''حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے باپ بزرگوار حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان کہتے ہیں تو تم (روزہ رکھنے کے لیے) کھاؤ پیو حتی کہ تم ابن ام مکتوم کی اذان سنو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ نے اپنے استاد مخزومی سے بھی روایت کی ہے، اس سند میں تمام جگہ عن سے روایت ہے۔''

فوائد:......۱۔طلوع فجر سے قبل صبح کی اذان دینا جائز ہے۔

۲۔ (رمضان میں) طلوع فجر تک کھانا پینا اور جماع وغیرہ کرنے کا جواز ہے۔

۳۔ نابینا شخص کا اذان کہنا جائز ہے۔شافعیہ کہتے ہیں: نابینا کی اذان جائز ہے لیکن اگر اس کے ساتھ کوئی بینا شخص ہو۔

---

(٤٠١) صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب اذان الاعمى اذا كان له من يخبره: ٦١٧، ٢٦٥٦۔ صحيح مسلم: ١٠٩٢۔ سنن الترمذی: ٢٠٣۔ سنن النسائی: ٦٣٨۔ مسند احمد: ٢/ ٩، ١٢٣۔

جیسے ابن ام مکتوم کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ نابینا شخص کے اذان کہنے میں کراہت نہیں ہے اور اگر اس کے ساتھ کوئی صاحب بصارت شخص نہ ہو تو وقت کی غلطی کے خوف کی وجہ سے نابینا شخص کا اذان کہنا مکروہ ہے۔

۴۔ فجر کی دو اذانیں ہیں (۱) طلوع فجر سے قبل (۲) طلوع فجر کے معاً بعد کہنا مستحب ہیں۔

۵۔ موذن کی اذان پر اعتماد کرنا درست ہے۔ (شرح النووی: ۷/ ۲۰۱)

۵۳ ...... بَابٌ ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ كَانَ لَهَا بِلَالٌ يُؤَذِّنُ بَلَيْلٍ

اس علت کا بیان جس کی وجہ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے تھے

۴۰۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِىْ ، نَا أَبُوْ عُثْمَانَ............

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ: لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُم أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُوْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ ۔ أَوْ يُنَادِىْ ۔ لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ ، وَلَيْسَ أَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ، حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ التَّيْمِىُّ عَنْ أَبِىْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ بِهٰذَا .

”حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اس کی سحری سے نہ روکے کیونکہ وہ تو اس لیے اذان دیتے ہیں تاکہ تمہارا نفل پڑھنے والا (آرام کرنے کے لیے) لوٹ جائے اور تمہارا سونے والا جاگ جائے اور (صبح کا وقت) ایسے ایسے نہیں ہوتا حتی کہ (روشنی) ایسے ایسے ہو جائے۔ امام صاحب فرماتے ہیں ہمیں یوسف بن موسیٰ نے بھی یہ روایت بیان کی ہے۔“

۵۴ ...... بَابٌ ذِكْرُ قَدْرِ مَا كَانَ بَيْنَ أَذَانِ بِلَالٍ وَأَذَانِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ

حضرت بلال اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما کی اذانوں کے درمیان وقفے کا بیان

۴۰۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، نَا يَحْيٰى يَعْنِى ابْنَ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ............

---

(٤٠٢) صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب الاذان قبل الفجر: ٦٢١۔ صحيح مسلم: ١٠٩٣۔ سنن ابى داود: ٢٣٤٧۔ مسند احمد: ٣٨٦/١،٣٩٢،٤٣٥۔ وابن ماجه: ١٦٩٦۔ وابن ماجه: ٣٤٦٠،٣٤٦١.

(٤٠٣) صحيح البخارى، كتاب الصوم، باب قول النبى لا يمنعنكم من سحور كم اذان بلال: ١٩١٨،١٩١٨۔ صحيح مسلم: كتاب الصيام، باب بيان أن الاقول فى الصوم يحصل بطلوع الفجر......، ١٠٩٣۔ النسائى: ٦٣٩۔ وابن حبان: ٣٤٦٠،٣٤٦١.

عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُـؤَذِّنَ ابْـنُ أُمِّ مَـكْتُـوْمٍ . وَلَـمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَدْرَ مَا يَرْقٰى هٰذَا وَيَنْزِلُ هٰذَا .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں، تو تم (روزے کے لیے) کھاتے پیتے رہو حتی کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں۔ اور ان دونوں اذانوں کے درمیان صرف اتنا وقفہ ہوتا تھا کہ یہ (اذان دینے کے لیے چڑھ جائیں اور وہ اتر آئیں۔''

فوائد:......۱۔ فجر کی دو اذانیں کہنا اور ان کے لیے دو موذن مقرر کرنا مشروع ہے۔

۲۔ فجر کی دونوں اذانوں میں بہت زیادہ وقفہ نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ اتنا وقفہ ہونا چاہیے کہ یہ تہجد وغیرہ پڑھنے والا شخص اپنی نماز سمیٹ لے۔ یعنی وتر وغیرہ پڑھ لے اور محو خواب لوگ، غسل وضو اور دیگر حاجات ضروریہ سے فراغت حاصل کر کے نماز فجر باجماعت ادا کر سکیں، دونوں اذانوں میں گھنٹے، دو گھنٹے کے وقفہ سے یہ مقصود فوت ہو جاتا ہے۔ بلکہ اذان سن کر بیدار ہونے والے مزید سست ہو جاتے ہیں اور کئی لوگوں کی نماز باجماعت چھوٹ جاتی ہے، لہٰذا مسنون طریقے پر عمل کرنے ہی میں فلاح و برکت ہے۔

۵۵ ...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْضُ أَهْلِ الْجَهْلِ أَنَّهٗ يُضَادُّ هٰذَا الْخَبَرَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ.

اس روایت کا بیان جسے بعض جہلاء نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ وہ اس روایت کے مخالف ہے جو ہم نے بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں

۴۰۴۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، نَا هِشَّامٌ ، أَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ وَ هُوَ ابْنُ زَاذَانَ............

عَـنْ خُبَيْـبِ بْـنِ عَبْـدِالـرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهِ أُنَيْسَةَ بِـنْـتِ خُبَيْـبٍ ، قَـالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ الـلّٰـهِ ﷺ: إِذَا أَذَّنَ ابْـنُ أُمِّ مَـكْتُـوْمٍ فَـكُلُوْا وَاشْـرَبُـوْا ، وَ إِذَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَلَا تَأْكُلُوْا وَلَا تَشْرَبُوْا . فَإِنْ كَانَتْ مِنَّا لَيَبْقٰى عَلَيْهَا شَيْءٌ

''حضرت خبیب بن عبدالرحمٰن اپنی پھوپھی حضرت انیسہ بنت خبیب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں تو کھاؤ، پیو اور جب بلال رضی اللہ عنہ اذان دیں تو مت کھاؤ پیو۔ لہٰذا اگر ہم میں سے کسی عورت کی سحری میں سے کچھ باقی رہ جاتا تو وہ حضرت

(۴۰۴) اسناده صحيح: مسند احمد: ۶/۴۳۳۔ والنسائي، كتاب الاذان، باب هل يؤذنان جميعًا أو فراد، رقم: ۶۴۰۔ وفي الكبرى: ۱۶۰۴۔ وابن حبان: ۳۴۶۴۔ الارواء: ۱/۲۳۷.

مِنْ سُحُوْرِهَا فَتَقُوْلُ لِبِلَالٍ: اَمْهِلْ حَتّٰى أَفْرَغَ مِنْ سُحُوْرِيْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرُ اخْتُلِفَ فِيْهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْهُ عَنْ عَمَّتِهِ أُنَيْسَةَ ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ أَوْ بِلَالٍ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ .

بلال رضی اللہ عنہ سے کہتی: ذرا ٹھہریں تا کہ میں اپنی سحری سے فارغ ہو جاؤں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کے بیان میں حضرت خبیب بن عبدالرحمٰن سے اختلاف کیا گیا ہے۔ امام شعبہ نے ان کی پھوپھی حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا تو کہا: ابن مکتوم یا بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں۔“

فوائد:...... یہ احادیث بظاہر گذشتہ احادیث کے متعارض معلوم ہوتی ہیں، کیونکہ گذشتہ احادیث میں مذکور ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ فجر کی پہلی اذان اور عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ فجر کی دوسری اذان کہتے تھے جب کہ احادیث الباب میں مذکور ہے کہ عبداللہ بن ام مکتوم اذان اول اور بلال رضی اللہ عنہ اذان ثانی کہتے تھے۔ ان احادیث میں تطبیق کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

۱۔ عبداللہ بن ام مکتوم اور بلال رضی اللہ عنہما میں باری مقرر تھی چنانچہ کبھی بلال رضی اللہ عنہ اور کبھی عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ پہلی اذان کہتے۔ کبھی دوسری اذان کہتے تھے۔

۲۔ شروع میں بلال رضی اللہ عنہ پہلی اذان کہتے رہے، پھر مستقل ان کی ذمہ داری دوسری اذان کہنے پر ہی لگا دی گئی اور وہ ہمیشہ دوسری اذان ہی کہتے رہے۔

٤٠٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ..........

عَنْ خُبَيْبٍ ۔ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ۔ عَنْ عَمَّتِهِ أُنَيْسَةَ وَكَانَتْ مُصَلِّيَةً: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ ۔ أَوْ بِلَالًا ۔ يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا ، حَتّٰى يُنَادِيَ بِلَالٌ ۔ أَوِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ ۔ وَمَا كَانَ إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ أَحَدُهُمَا وَيَقْعُدَ الْآخَرُ ، فَتَأْخُذَ بِثَوْبِهِ فَتَقُوْلُ: كَمَا أَنْتَ حَتّٰى أَتَسَحَّرَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ ، نَا

”حضرت خبیب بن عبدالرحمٰن اپنی پھوپھی حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، اور وہ (بکثرت نفلی) نماز پڑھنے والی خاتون تھیں، کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ یا بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں تو تم کھاؤ پیو حتی کہ بلال رضی اللہ عنہ یا ابن ام مکتوم اذان دیں اور فرق اتنا ہوتا تھا کہ ایک اترتا تو دوسرا بیٹھ جاتا۔ تو حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا ان کا کپڑا تھام کر کہتیں: اسی طرح تشریف فرما رہیں حتی کہ میں سحری کرلوں۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ہمیں احمد بن مقدام عجلی

(٤٠٥) اسناده صحيح: مسند احمد: باب حديث اينسة بنت خبيب: ٦/٤٣٣۔ من طريق محمد بن جعفر۔ والبيهقي في الكبرى: ١٦٦٧۔ الطيالسي: ١٦٦١۔ الاستيعاب: ١/٥٧٨۔ في ترجمه أنيسه بنت خبيب.

يَـزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِمِثْلِهِ . قَالَ أَبُـوْ بَـكْـرٍ: فَخَبَرُ أُنَيْسَةَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ فِي هٰـذِهِ اللَّفْظَةِ . وَلٰكِن قَدْ رَوَى الدَّرَاوَرْدِيُّ عَـنْ هِشَّـامِ بْـنِ عُـرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْـلَ مَعْنٰى خَبَرِ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ فِي هٰذِهِ اللَّفْظَةِ .

نے بھی شعبہ سے اسی طرح بیان کیا ہے، امام ابوبکر فرماتے ہیں: حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں راویوں نے ان الفاظ میں اختلاف کیا ہے لیکن دراوردی نے اپنی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منصور بن زاذان کی روایت (۴۰۴) کے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔''

٤٠٦ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَّامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَـكْتُـوْمٍ يُـؤَذِّنُ بِـلَيْلٍ ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ بِلَالٌ . فَإِنَّ بِلَالًا لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَـرَى الْـفَجْرَ . وَرَوٰى شَبِيْهًا بِهٰذَا الْمَعْنٰى أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ .

'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں تو تم کھاؤ اور پیو حتی کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان دیں۔ کیونکہ بلال رضی اللہ عنہ طلوع فجر دیکھ کر ہی اذان دیتے ہیں۔ اسی سے ملتی جلتی روایت ابو اسحاق نے اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی ہے۔''

٤٠٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرِّمَادِيُّ ، نَا أَبُوْ الْمُنْذِرِ ، نَا يُوْنُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ............

عَـنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيُّ سَـاعَةٍ تُـوْتِـرِيْـنَ ؟ قَالَتْ: مَا أُوْتِرُ حَتّٰى يُؤَذِّنُوْنَ . وَمَا يُؤَذِّنُوْنَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ . قَـالَـتْ: وَكَـانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُؤَذِّنَان ، فُلَانٌ وَ عَمْرٌو بْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَذَّنَ عَمْرٌو فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا فَإِنَّهُ

'' حضرت اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ کس وقت وتر ادا کرتی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں اس وقت تک وتر نہیں پڑھتی حتی کہ وہ اذان دینے لگیں، اور وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے حتی کہ فجر طلوع ہو جائے۔ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے دو مؤذن تھے، فلاں اور عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب

(٤٠٦) اسناده صحيح: صحيح ابن حبان، الصوم، باب السحور، رقم: ٣٤٦٥، ٣٤٧٣ـ الارواء: ١/٢٣٦، ٢٣٧.

(٤٠٧) اسـنـاده صـحيح: مسند احمد، مسند الانصار: ٦/١٨٥ـ والبيهقي في الكبرى: ٤٣٠٨ـ من طريق أبي اسحاق عن الأسود بن يزيد، بهـ ومصنف عبدالرزاق: ٤٦٢٨.

رَجُــلٌ ضَــرِيْــرُ الْبَـصَـرِ ، وَإِذَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَـارْفَعُوْا أَيْدِيكُمْ ، فَإِنَّ بِلَالًا لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى الصُّبْحِ .

عمرو اذان کہیں تو کھاتے پیتے رہو کیونکہ وہ ایک نابینا شخص ہیں۔ اور جب بلال رضی اللہ عنہ اذان دیں تو اپنے ہاتھ (کھانے سے) روک لو، کیونکہ بلال رضی اللہ عنہ صبح ہونے پر ہی اذان کہتے ہیں۔"

٤٠٨ـ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَـلَاثَةُ مُؤَذِّنِيْنَ . بِلَالٌ وَ أَبُوْ مُحْذُوْرَةَ وَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَذَّنَ عَـمْرٌو فَإِنَّهُ ضَرِيْرُ الْبَـصَـرِ فَلَا يَـغُرَّنَّكُمْ ، وَإِذَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَلَا يَـطْـعَـمَنَّ أَحَدٌ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَمَّا خَبَرُ أَبِيْ إِسْـحَـاقَ عَـنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ فَإِنَّ فِيْهِ نَـظَــرًا لِأَنِّــيْ لَا أَقِفُ عَلٰـى سِمَـاعِ أَبِـيْ إِسْـحَاقَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ الْأَسْوَدِ . فَأَمَّا خَبَرُ هِشَّـامِ بْنِ عُرْوَةَ فَصَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ . وَلَيْسَ هٰذَا الْخَبَرُ يُضَادُّ خَبَرَ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَخَبَرُ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ ، إِذْ جَائِزٌ أَنْ يَّـكُوْنَ النَّبِيُّ ﷺ قَـدْ كَانَ جَعَلَ الْأَذَانَ بِـالـلَّيْـلِ نَـوَائِــبُ بَيْنَ بِلَالٍ وَبَيْنَ ابْنِ أُمِّ مَـكْتُـوْمٍ . فَأَمَرَ فِي بَعْضِ اللَّيَالِيْ بِلَالًا أَنَّ يُـؤَذِّنَ أَوَّلًا بِـالـلَّيْلِ ، فَإِذَا نَزَلَ بِلَالٌ صَعِدَ ابْـنُ أُمُّ مَـكْتُوْمٍ ، فَأَذَّنَ بَعْدَهُ بِالنَّهَارِ . فَإِذَا

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے تین مؤذن تھے۔ بلال، ابومحذورہ اور عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہم تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عمرو رضی اللہ عنہ اذان کہیں تو وہ تمہیں مغالطے میں نہ ڈال دیں کیونکہ وہ نابینا آدمی ہیں۔ اور جب بلال رضی اللہ عنہ اذان کہیں تو کوئی شخص ہرگز نہ کھائے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رہی ابو اسحاق کی اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت تو اس میں غور و فکر کی ضرورت ہے کیونکہ مجھے اسود سے ابو اسحاق کا اس روایت کا سماع نہیں ملا۔ جبکہ ہشام بن عروہ کی روایت نقل کے اعتبار سے صحیح ہے اور یہ روایت حضرت سالم کی ابن عمر سے روایت اور قاسم کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کے مخالف نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے رات کی اذان کے لیے حضرت بلال اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما کی باری مقرر کی ہو۔ لہٰذا آپ نے بعض راتوں میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ پہلے رات کے وقت اذان دیں، تو جب بلال رضی اللہ عنہ (اذان دے کر) اترے تو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (اذان دینے کے لیے) اوپر چڑھ گئے اور انہوں نے ان کے

(٤٠٨) اسـنـاده صـحـيـح: البيهقي في الكبرى: ١٨٦٣ـ من طريق أبي اسحاق عن الاسود، بهـ مسند اسحاق بن راهويه: ٨٥٨/٣، ٨٥٩ـ الثمر: ١٤٠/١.

جَاءَتْ نَوْبَةُ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ بَدَأَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَأَذَّنَ بِلَيْلٍ فَإِذَا نَزَلَ صَعِدَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ بَعْدَهُ بِالنَّهَارِ . وَكَانَتْ مَقَالَةُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ . فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَتِ النَّوْبَةُ لِبِلَالٍ فِي الْأَذَانِ بِلَيْلٍ . وَكَانَتْ مَقَالَتُهُ ﷺ أَنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَتِ النَّوْبَةُ فِي الْأَذَانِ بِاللَّيْلِ نَوْبَةَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ . فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْلِمُ النَّاسَ فِي كُلِّ الْوَقْتَيْنِ أَنَّ الْأَذَانَ الْأَوَّلَ مِنْهُمَا هُوَ أَذَانُ بِلَيْلٍ لَا بِنَهَارٍ . وَأَنَّهُ لَا يَمْنَعُ مَنْ أَرَادَ الصَّوْمَ طَعَاماً وَلَا شَرَاباً . وَأَنَّ أَذَانَ الثَّانِي إِنَّمَا يَمْنَعُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ إِذْ هُوَ بِنَهَارٍ لَا بِلَيْلٍ . فَأَمَّا خَبَرُ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَا يُؤَذِّنُوْنَ حَتّٰى يَطْلَعَ الْفَجْرُ ، فَإِنَّ لَهُ أَحَدُ مَعْنَيَيْنِ . أَحَدُهُمَا: لَا يُؤَذِّنُ جَمِيْعُهُمْ حَتّٰى يَطْلَعَ الْفَجْرُ لَا أَنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ أَحَدٌ مِنْهُمْ . أَلَا تَرَاهُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ فِي الْخَبَرِ إِذَا أَذَّنَ عَمْرٌو فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا . فَلَوْ كَانَ عَمْرٌو لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَطْلَعَ الْفَجْرُ لَكَانَ الْأَكْلُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ بَعْدَ أَذَانِ عَمْرٍو مُحَرَّمَيْنِ . وَالْمَعْنَى الثَّانِيْ: أَنْ تَكُوْنَ عَائِشَةُ أَرَادَتْ حَتّٰى يَطْلَعَ الْفَجْرُ الْأَوَّلُ . فَيُؤَذِّنُ الْبَادِيْ مِنْهُمْ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ لَا قَبْلَهُ . وَهُوَ الْوَقْتُ الَّذِيْ يَحِلُّ فِيْهِ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ لِمَنْ أَرَادَ

بعد صبح کی اذان دی۔ پھر جب حضرت ابن ام مکتوم کی باری آئی تو انہوں نے رات کے وقت اذان دی ، پھر جب وہ اذان دے کر اترے تو بلال رضی اللہ عنہ نے ان کے بعد اوپر چڑھ کر صبح کی اذان کہی۔ اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان مبارک کہ بلال رات کے وقت اذان دیتے ہیں، یہ اس وقت ہوگا جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی باری رات کے وقت اذان دینے کی تھی۔ اور آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں، یہ اس وقت ہو جبکہ رات کے وقت اذان دینے کی باری حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی تھی۔ اس طرح نبی اکرم ﷺ نے ہر دو وقتوں میں لوگوں کو بتایا کہ دونوں اذانوں میں سے پہلی اذان رات کے وقت ہے صبح کے وقت نہیں۔ اور یہ اذان روزے کا ارادہ کرنے والے کو کھانے پینے سے منع نہیں کرتی۔ اور دوسری اذان کھانے پینے سے روکتی ہے کیونکہ وہ دن کے وقت (یعنی طلوع فجر کے بعد) ہوتی ہے رات کے وقت نہیں۔ جبکہ حضرت اسود کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ وہ موذن اذان نہیں کہتے تھے حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی، تو اس کا دو معنوں میں سے ایک معنی ہو سکتا ہے۔ ایک معنی یہ ہو سکتا ہے کہ وہ سب موذن اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک فجر طلوع نہیں ہوتی تھی۔ یہ مطلب نہیں کہ ان میں سے کوئی ایک بھی (طلوع فجر سے پہلے) اذان نہیں دیتا تھا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ انہوں نے اپنی روایت میں یہ کہا ہے: جب عمرو رضی اللہ عنہ اذان کہیں تو کھاتے پیتے رہو۔ اس لیے اگر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ طلوع فجر کے بعد ہی اذان دیتے ہوتے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی اذان کے بعد روزے دار کے لیے کھانا پینا حرام ہوتا۔ دوسرا معنی یہ ہو سکتا

الصَّوْمَ إِذْ طُلُوْعُ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ بِلَيْلٍ لَا بِنَهَارٍ . ثُمَّ يُؤَذِّنُ الَّذِيْ يَلِيْهِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الثَّانِي الَّذِيْ هُوَ نَهَارٌ لَا لَيْلٌ . فَهٰذَا مَعْنٰى هٰذَا الْخَبَرِ عِنْدِيْ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مطلب یہ ہو کہ (وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے) جب تک پہلی فجر طلوع نہ ہو جائے۔تو موذن میں سے پہلے اذان دینے والا پہلی فجر کے طلوع کے بعد اذان دیتا نہ کہ اس سے پہلے۔یہی وہ وقت ہے جب روزے کا ارادہ رکھنے والے کے لیے کھانا اور پینا حلال ہوتا ہے کیونکہ پہلی فجر رات کے طلوع ہوتی ہے دن کے وقت نہیں۔ پھر ان کے بعد والا مؤذن دوسری فجر طلوع ہونے کے بعد اذان کہتا ہے جو کہ دن میں ہوتا ہے رات میں نہیں۔تو اس روایت کا میرے نزدیک یہ معنی ہے۔واللہ اعلم۔"

۵٦ ...... بَابُ الْأَذَانِ لِلصَّلَوَاتِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نمازوں کے لیے اذان دینے کا بیان

٤٠٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ............

أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَوْ عَرَسْتَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلَاةِ . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . وَقَالَ: فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا بِلَالُ! قُمْ فَأَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلَاةِ .

"حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے تو کچھ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اگر آپ ہمیں آخر شب پڑاؤ ڈالنے کی اجازت دے دیں (تو بہت اچھا ہے) آپ نے فرمایا: مجھے خدشہ ہے کہ تم نماز صبح سے سوئے رہ جاؤ گے۔" پھر مکمل حدیث بیان کی۔اور کہا: پھر رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے، پھر آپ نے فرمایا: اے بلال! اٹھو، لوگوں کو نماز کے لیے (جمع ہونے کے لیے) اذان دو۔"

فوائد:......

ا۔ چھوٹی ہوئی نماز کے لیے اذان واقامت کہنا مشروع ہے، چنانچہ قاسم، ہادی، ناصر. ابوحنیفہ، احمد بن حنبل، ابوثور،

(٤٠٩)صحيح البخاری، كتاب مواقيت الصلاة، باب الاذان بعد ذهاب الوقت ٥٩٥،٧٤٧١ـ سنن النسائی: ٨٤٦ـ وابو داؤد: ٤٣٩،٤٤٠ـ وأحمد: ٣٠٧/٥ـ واحبان: ١٥٧٩.

مالک اوزاعی رحمہ اللہ کا مذہب ہے کہ چھوٹی ہوئی نماز کے لیے اذان واقامت کہنا مستحب عمل ہے۔

(نیل الاوطار: ٢/ ٦١)

٢۔ چھوٹی ہوئی نوافل وسنن ادا کرنا بھی مستحب فعل ہے۔

٣۔ شیطانی جگہوں سے اجتناب کرنا چاہیے اور اگر ایسے مقامات پر انسان ہو تو ان سے کنارہ کشی کر لینی چاہیے۔

٤۔ اگر کوئی نماز کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر چھوٹ جائے تو یاد آنے پر اسے ادا کر لینا چاہیے، وقت گذرنے سے اس کی فرضیت ختم نہیں ہوتی۔

٤١٠ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ ، نَا بَهْزٌ ـ يَعْنِي ابْنَ أَسَدٍ ـ ثَنَا حَمَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ ـ أَخْبَرَنَا............

ثَابِتُ الْبَنَّانِيُّ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَبَاحٍ حَدَّثَ الْقَوْمَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ وَفِي الْقَوْمِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ، فَقَالَ عِمْرَانُ ، مَنِ الْفَتٰى ؟فَقَالَ امْرَؤٌ مِنَ الْأَنْصَارِ . فَقَالَ عِمْرَانُ: الْقَوْمُ أَعْلَمُ بِحَدِيْثِهِمْ ، اُنْظُرْ كَيْفَ تُحَدِّثُ فَإِنِّيْ سَابِعُ سَبْعَةٍ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . فَقَالَ عِمْرَانُ: مَا كُنْتُ أَرٰى أَحَدًا بَقِيَ يَحْفَظُ هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرِيْ . فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ إِلَّا تُدْرِكُوْا الْمَاءَ مِنْ غَدٍ تَعْطَشُوْا ، فَانْطَلَقَ سَرْعَانُ النَّاسِ ، فَقَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ وَلَزِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ اللَّيْلَةِ ، فَنَعَسَ فَنَامَ فَدَعَمْتُهُ ، ثُمَّ نَعَسَ أَيْضًا ، فَمَالَ فَدَعَمْتُهُ ثُمَّ

''حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رباح رحمہ اللہ نے جامع مسجد میں لوگوں کو حدیث بیان کی جبکہ لوگوں میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ نوجوان کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: انصار میں سے ایک شخص ہے۔ تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ اپنی حدیث سے خوب واقف ہیں، غور وفکر کرو تم کیسے حدیث بیان کر رہے ہو کیونکہ میں اس رات رسول اللہ کے ساتھ سات افراد میں سے ساتواں تھا۔ پھر حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال نہیں کہ میرے سوا اس حدیث کو یاد رکھنے والا کوئی شخص باقی ہے۔ تو انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: ''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو آپ نے فرمایا: ''اگر تمہیں کل پانی نہ ملا تو تم پیاسے ہو جاؤ گے، لہٰذا جلد باز لوگ چل دیے۔ حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں: اور میں اس

(٤١٠) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة باب فضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها: ٦٨١٩ـ سنن ابى داود: ٤٣٧٠ـ مسند احمد: ٥،٦/٢٩٨، ٣٠٣، ٣٠٩ـ والترمذى: ١٧٧، ١٨٩٤ـ وابن ماجه: ٦٩٨، ٣٤٣٤ـ والدارمى: ٢١٣٥ـ وابن حبان: ٢٦٤، ٢٦٤٩ـ الارواء: ١/ ٢٩٤.

نَـعَـسَ فَـمَـالَ أُخْـرٰی حَتّٰـی کَادَ یَنْجَفِلُ فَـاسْتَیْـقَـظَ فَقَالَ: مَنِ الرَّجُلُ ؟ فَقُلْتُ: أَبُوْ قَتَـادَـةَ فَـقَـالَ: مِـنْ کَمْ کَانَ مَسِیْرُكَ هٰذَا ؟ قُـلْـتُ: مُـنْذُ اللَّیْلَةِ فَقَالَ: حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَـفِـظْتَ بِهِ نَبِیَّهُ ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ عَرَسْنَا فَمَالَ إِلٰـی شَـجَرَةٍ وَمِلْتُ مَعَهُ ، فَقَالَ: هَلْ تَرٰی مِـنْ أَحَـدٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ ، هٰذَا رَاکِبٌ ، هٰذَا رَاکِـبٌ ، هٰـذَانِ رَاکِبَـانِ ، هٰؤُلَاءِ ثَـلَا ثَةٌ حَتّٰـی صِـرْنَـا سَبْعَةً ، فَقَالَ: احْفَظُوْا عَلَیْنَا صَلَا تَـنَـا ، لَا نَـرْقُـدُ عَـنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ ، فَـضُـرِبَ عَـلٰـی اٰذَانِهِمْ حَتّٰی أَیْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّـمْـسِ ، فَقَامُوْا فَاقْتَادُوْا هَنِیْئَةً ثُمَّ نَزَلُوْا . فَـقَـالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ ﷺ: أَمَـعَـكُمْ مَاءٌ؟ فَـقُـلْـتُ: نَعَمْ ، مَعِیَ مَیْضَأَةٌ لِیْ فِیْهَا مَاءٌ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِئْتِ بِهَا فَأَتَیْتُهُ بِهَا ، فَـقَـالَ مَسُّـوْا مِنْها ، مَسُّوْا مِنْهَا ، فَتَوَضَّأْنَا وَبَـقِـیَ مِنْهَا جُرْعَةٌ ، فَقَالَ: ازْدَهِرْهَا یَا أَبَا قَتَـادَـةَ فَـإِنَّ لِهٰـذِهِ نَبَـأً! فَـأَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلُّوْا رَکْـعَتَـیِ الْـفَـجْـرِ ، ثُمَّ صَلُّوْا الْفَجْرَ ، ثُمَّ رَکِبُـوْا . فَـقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: فَرَّطْنَا فِیْ صَلَا تِـنَـا . فَـقَـالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ ﷺ: مَـا تَـقُـوْلُـوْنَ ؟ إِنْ کَـانَ شَـیْءٌ مِنْ أَمْرِ دُنْیَاکُمْ فَشَأْنُکُمْ بِهِ ، وَإِنْ کَانَ شَیْءٌ مِنْ أَمْرِ دِیْنِکُمْ فَـإِلَیَّ . قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَّطْنَا فِی صَلَا تِنَا . فَقَالَ: إِنَّهُ لَا تَفْرِیْطَ فِی النَّوْمِ ، وَإِنَّمَا

رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہا، تو آپ (اونٹ پر بیٹھے بیٹھے) اونگھنے لگے پھر آپ سو گئے (اور اونٹ پر سے ایک طرف جھک گئے) تو میں نے آپ کو سہارا دیا۔ پھر آپ دوسری بار اونگھنے لگے اور ایک طرف جھک گئے تو میں نے آپ کو سہارا دیا۔ پھر آپ اونگنے لگے اور ایک طرف جھک گئے حتی کہ قریب تھا کہ آپ گر جاتے تو آپ بیدار ہو گئے۔ میں نے آپ کو سہارا دے کر سیدھا کیا تو فرمایا: یہ کون شخص ہے؟ میں نے عرض کی: ابوقتادہ ہوں۔ آپ نے پوچھا: تم کب سے اسی طرح چل رہے ہو؟ میں نے عرض کی: رات سے، تو آپ نے فرمایا: اللہ تمہاری اسی طرح حفاظت فرمائے جس طرح تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔ پھر فرمایا: اگر ہم آخر شب پڑاؤ ڈالیں تو بہتر ہے، لہٰذا آپ ایک درخت کی طرف جھک گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ جھک گیا۔ آپ نے پوچھا: کیا تمہیں کوئی شخص نظر آ رہا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں یہ ایک سوار ہے، یہ ایک سوار ہے۔ یہ دو سوار ہیں، یہ تین سوار ہیں حتی کہ ہم سات ہو گئے، تو آپ نے فرمایا: ہماری نماز کی حفاظت کرنا، ہم نماز فجر سے سوئے نہ رہ جائیں۔ لہٰذا وہ سب سو گئے حتی کہ سورج کی حرارت نے انہیں بیدار کیا۔ تو وہ اٹھ کھڑے ہوئے، انہوں نے تھوڑی دور تک جا کر پڑاؤ ڈالا، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ میرے پاس میرے وضو کے برتن میں پانی ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ، میں وہ برتن آپ کے پاس لایا تو آپ نے فرمایا: اس سے لے لو، اس سے لے لو، تو ہم سب نے وضو کر لیا اور اس سے ایک گھونٹ باقی بچ گیا، آپ نے فرمایا: اے ابوقتادہ اسے

التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ . وَإِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ عَنْ صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَذْكُرُهَا وَمِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ .

سنبھال لو، کیونکہ اس کے لیے ایک عجیب خبر ہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو انہوں نے فجر کی دو رکعت ادا کیں، پھر انہوں نے نماز فجر ادا کی پھر وہ سوار ہو گئے (اور چل دیے) کچھ لوگوں نے آپس میں باتیں کرتے ہوئے کہا: ہم نے اپنی نماز کی ادائیگی میں کوتاہی برتی ہے (اس کا کیا کفارہ ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا کہہ رہے ہو؟ اگر تو تمہارا کوئی دنیوی معاملہ ہے تو تم بہتر جانتے ہو اور اگر تمہارا کوئی دینی معاملہ ہے تو اسے میرے سپرد کرو۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے اپنی نماز میں کوتاہی کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: بے شک نیند میں کوتاہی نہیں ہے، بلکہ کوتاہی بیداری کی حالت میں ہوتی ہے۔ جب تم میں سے کوئی ایک اپنی نماز (ادا کرنا) بھول جائے تو جب اسے یاد آئے پڑھ لے اور دوسرے دن اس نماز کے وقت میں ادا کر لے۔ پھر مکمل حدیث ذکر کی۔''

۵۷ ......بَابُ الْأَمْرِ بِأَنْ يُقَالَ مَا يَقُوْلُهُ الْمُؤَذِّنُ إِذَا سَمِعَهُ يُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ ، بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

جب مؤذن کو نماز کے لیے اذان دیتے ہوئے سنے تو ویسے ہی کہے جیسے اسے کہتے ہوئے سنے، اس سلسلے میں مذکورہ روایت کا بیان جس کے الفاظ عام اور مراد خاص ہے

۴۱۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا مَالِكٌ ، نَا الزُّهْرِيُّ ، ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْأَيْلِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، ح وَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ............

(۴۱۱) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب ما یقول اذا سمع المنادی: ۶۱۱۔ صحیح مسلم: ۳۸۳۔ سنن الترمذی: ۲۰۸۔ سنن النسائی: ۶۷۳۔ سنن ابن ماجه: ۷۲۰ ان سب میں "النداء" کے الفاظ ہیں، مسند احمد: ۳/۶، ۵۳، ۷۸، ۹۰ میں "المنادی" کے الفاظ ہیں۔ وابو داؤد: ۵۲۲.

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُنَادِیَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو ویسے ہی کہو جیسا وہ کہتا ہے۔''

٤١٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ أَبِی الْمَلَيْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ عَمَّتِهِ..........

أُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ أَبِیْ سُفْيَانَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ عِنْدَهَا فِی يَوْمِهَا فَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ . قَالَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى يَفْرُغَ .

''حضرت اُم حبیبہ بنت سفیان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ان کے گھر ان کی باری والے دن تشریف فرما ہوتے اور مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنتے تو اسی طرح کہتے جیسے مؤذن کہتا حتی کہ وہ (اذان سے) فارغ ہو جاتا ہے۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۴۱۳ کے تحت ملاحظہ کریں۔

٤١٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ وَ بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِیْ بِشْرٍ عَنْ أَبِی الْمَلَيْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ..........

عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى يَسْكُتَ الْمُؤَذِّنُ .

''حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح (کلمات) کہتے جیسے مؤذن کہتا تھا حتی کہ مؤذن (اذان دے کر) خاموش ہو جاتا۔''

٥٨ ......بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمُفَسِّرَةِ لِلَّفْظَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِیْ خَبَرِ أَبِیْ سَعِيْدٍ وَ أُمِّ حَبِيْبَةَ

حضرت ابوسعید اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی دو روایات میں مذکورہ الفاظ کی تفسیر کرنے والی روایات کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ إِنَّمَا أَمَرَ فِی خَبَرِ أَبِیْ سَعِيْدٍ أَنْ يُقَالَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى يَفْرُغَ ، وَكَذَالِكَ كَانَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى يَسْكُتَ ، خَلَا قَوْلِهِ حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ .

اور اس دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ حکم دیا ہے کہ (اذان سننے والا) اسی طرح کہے، جیسے مؤذن کہتا ہے حتی کہ وہ (اذان سے) فارغ ہو جائے، اور آپ بھی اسی طرح فرماتے تھے جس طرح

(٤١٢) اسناده صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب الاذان، والسنة فيه، باب ما يقول اذا اذن الموذن: ٧١٩ـ أحمد: ٦/٣٢٦ـ الحاكم: ١/٢٠٤ـ ولحديثه شواهد.

(٤١٣) اسناده صحيح: مسند احمد، مسند الانصار: ٢٦٦٤٦ـ مسند ابی یعلی: ٥/٣٢٧ـ رقم: ٧١٣٧.

مؤذن کہتا تھا، یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جاتا، سوائے حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کے (جواب کے)

٤١٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ............

عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ مُعَاوِيَةَ فَنَادَى الْمُنَادِيُّ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ . ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا أَشْهَدُ . ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا أَشْهَدُ . ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ . ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُوْلُ .

”حضرت عیسیٰ بن طلحہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مؤذن نے نماز کے لیے اذان کہی تو اس نے کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر، (اللہ بہت بڑا ہے) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا: اللہ اکبر اللہ اکبر، پھر اس نے کہا: اشهد ان لا اله الا الله (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا: اشهد ان لا اله الا الله، پھر اس نے کہا: اشهد ان محمدا رسول الله (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں) پھر اس نے کہا: حی علی الصلاۃ، (آؤ نماز کی طرف) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لاحول ولا قوة الا بالله (اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں) پھر اس نے کہا: حی علی الفلاح (آؤ کامیابی کی طرف) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لاحول ولا قوة الا باللہ۔ پھر فرمایا: میں نے تمہارے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح اذان کا جواب دیتے ہوئے سنا ہے۔“

٤١٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنِي أَبِي ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ

”حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزادہ کردہ غلام جناب محمد

(٤١٤) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب اذا سمع المنادى: ٦١٢،٦١٣ـ سنن الدارمي: ١٢٠٢ـ مسند احمد: ٩١/٤.

(٤١٥) اسناده حسن: سنن النسائي، كتاب الاذان، باب القول مثل ما يتشهد الموذن: ٦٧٦ اس کی اصل صحيح البخاري، كتاب الاذان: ٦١٢،٦١٣ میں ہے۔ الطبراني في الكبير: ٣٣٦/١٩،٣٤٦ـ من طريق محمد بن يوسف مولى عثمان بن عفان.

عَفَّانَ، قَالَ: أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ: هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ.

بن یوسف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مؤذن نے اذان دی تو کہا: الله اکبر الله اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے) تو حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الله اکبر الله اکبر، تو اس نے کہا: اشهد ان لا اله الا الله (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا: اشهد ان لا اله الا الله، اس نے کہا: اشهد ان محمدٍ رسول الله (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا: اشهد ان محمدا رسول الله، پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔''

٤١٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا............

مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، فَقَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

''حضرت محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم نے میرے دادا سے روایت بیان کی کہ میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ مؤذن نے کہا: الله اکبر الله اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الله اکبر الله اکبر، تو اس نے کہا: اشهد ان لا اله الا الله، (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا: اشهد ان لا اله الا الله، تو اس نے کہا: اشهد ان محمدا رسول الله، (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا: اشهد ان محمدا رسول الله ۔ تو اس

(٤١٦) اسناده صحيح، مسند احمد: ٤/٩١، ٩٨۔ اس کی اصل صحیح البخاری، کتاب الاذان: ٦١٢، ٦١٣ میں ہے۔ والدارمی: ١٢٠٣۔ وابن حبان: ١٦٨٢، ١٦٨٥، ١٦٨٦.

إِلَّا بِـاللّٰهِ ، فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَـانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَـقُـوْلُ:قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَخَبَرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا قَـدْ خَـرَّجْتُـهُ فِـى بَابٍ اٰخَرَ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: مَـعْـنٰـى خَبَـرِ أُمِّ حَبِيْبَةَ ، قَـالَ كَـمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى يَفْرُغَ أَىْ إِلَّا قَوْلَهُ : حَيَّ عَلَى الـصَّلاةِ، حَـيَّ عَـلَـى الْفَلَاحِ ، وَكَذٰلِكَ مَـعْنٰى خَبَرِ أَبِىْ سَعِيْدٍ: فَقُوْلُوْا كَمَا يَقُوْلُ، أَى خَلَا قَـوْلِـهِ حَـيَّ عَلَى الـصَّلَاةِ ، حَيَّ عَـلَى الْفَلَاحِ . وَخَبَرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ مُعَاوِيَةَ مُفَسِّرَيْنِ لِهٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ . وَقَدْ بُيِّنَ فِـىْ خَبَـرِ عُـمَرَ وَ مُعَاوِيَةَ أَنَّ مَنْ سَمِعَ هٰذَا الْـمُنَادِيَّ يُنَادِىْ بِالصَّلَاةِ إِنَّمَا يَقُوْلُ مِثْلَ مَا يَـقُـوْلُ خَلَا قَـوْلِهٖ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَـلَـى الْـفَلَاحِ، وَيَقُوْلُ: ۔إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَـيَّ عَـلَـى الـصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ لَاحَـوْلَ وَلَا قُـوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، اِلَّا الْمُصَلِّىْ . وَالْـمُـؤَذِّنُ لَا يَـقُـوْلُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِـالـلّٰـهِ فِـىْ أَذَانِـهٖ . فَهٰذَا الْقَوْلُ مَعَ سَامِعِ الْمُؤَذِّنِ لَيْسَ هُوَ مِمَّا يَقُوْلُهُ الْمُؤَذِّنُ .

نے کہا: حـی عـلـی الصلاة (آ ؤنماز کی طرف تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لا حـول ولا قـوة الا بالله (نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی ہمت اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہیں ہے۔) تو اس نے پکارا: حـی عـلـی الفلاح (آ ؤ کامیابی کی وکامرانی کی طرف) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لا حـول ولا قـوة الا بالله تو اس نے کہا: الـلـه اکبـر الله اکبر ، لا اله الا الله (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا: الـلـه اکبر الله اکبر ، لا الـه الا الـلـه ، پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح فرمایا کرتے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی اسی باب کے متعلق ہے، میں نے اسے ایک اور باب میں بیان کیا ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا معنی یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے (اذان کا جواب دیتے ہوئے) اسی طرح کلمات کہے جیسے مؤذن نے کہے۔ یہاں تک کہ وہ اذان سے فارغ ہوگیا، سوائے حَـيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَـيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے، (ان کے جواب میں (لَا حَـوْلَ وَلَا قُـوَّةَ اِلَّا بِـالـلّٰـهِ کہا) اسی طرح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث کا معنی بھی یہی ہے کہ تم اذان کا جواب اسی طرح دو جیسے مؤذن کہتا ہے سوائے حَـيَّ عَـلَى الصَّلَاة اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے۔ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی احادیث ان دو احادیث کی تفسیر بیان کرتی ہیں، حضرت عمر اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی احادیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص نماز کے لیے مؤذن کی اذان سنے تو وہ مؤذن ہی کی طرح کلمات دہرائے سوائے حَـيَّ عَـلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے کلمات کے، ان کلمات کے جواب میں وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے۔

۵۹ ......بَابُ ذِكْرِ فَضِيْلَةِ هٰذَا الْقَوْلِ عِنْدَ سِمَاعِ الْأَذَانِ إِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ .

اذان سن کر اس کا جواب دینے کی فضیلت کا بیان جبکہ جواب دینے والا صدق دل (اخلاص) کے ساتھ جواب دے

٤١٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السِّكِّنِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ غُزَيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، کہے تو تم میں سے کوئی شخص اس کے جواب میں اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، کہے، پھر وہ اشھد ان لا الہ الا اللہ کہے تو وہ بھی جواب میں اشھد ان لا الہ الا اللہ کہے، پھر مؤذن اشھد ان محمدا رسول اللہ کہے تو وہ بھی جواب میں اشھد ان محمدا رسول اللہ کہے، پھر وہ کہے حی علی الصلاۃ تو وہ جواب میں کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ، پھر مؤذن پکارے: حی علی الفلاح تو وہ جواب میں کہے: لا حول ولا قوۃ الا باللہ، پھر مؤذن کہے: اللہ اکبر اللہ اکبر تو وہ بھی جواب میں اللہ اکبر اللہ اکبر، کہے، پھر مؤذن پکارے: لا الہ الا اللہ تو وہ بھی جواب میں صدق دل سے لا الہ الا اللہ کہے تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ اذان کا جواب دینے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ اور اخلاص نیت سے اذان کا جواب دینے والا شخص بفضل اللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہوگا، لہٰذا اذان سننے والے کے حق میں بہتر ہے کہ وہ اذان سن کر سستی، کاہلی اور غفلت کا مظاہرہ نہ کرے، بلکہ اذان کے کلمات سن کر اذان کا جواب دے۔

(٤١٧) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلى : ٣٨٥ـ سنن ابى داود: ٥٢٧ـ الصحيحه: ٢٠٧٥ـ ابن حبان: ١٦٨٣ـ والبيهقى فى الكبرى: ١٧٨٥.

٦٠ ......بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ فَرَاغِ سَمَاعِ الْأَذَانِ .

اذان سننے کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت کا بیان

٤١٨ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْلَمَ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوْبَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، ح حَدَّثَنَا أَبُوْ هَارُوْنَ مُوْسَى بْنُ النُّعْمَانِ بِالْفُسْطَاطِ ، نَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ـ يَعْنِي الْمُقْرِئَ ـ نَا حَيْوَةُ ، حَدَّثَنِيْ كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ............

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ ـ وَإِنَّهَا دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ ـ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ حَيْوَةَ وَفِيْ خَبَرِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ .

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا : جب تم موذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو اس کے جواب میں اسی طرح کلمات کہو جیسے وہ کہتا ہے ، پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو، وہ دراصل جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کے لیے خاص ہے۔تو جس شخص نے میرے لیے (مقام) وسیلہ طلب کیا، اس کے لیے (میری) شفاعت واجب ہو جائے گی ۔'' یہ حیوہ راوی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔سعید بن ابی ایوب کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ (خوش نصیب) بندہ میں ہی ہوں گا۔''

فوائد :......ا۔موذن کے کلمات کے جواب سے فارغ ہونے کے بعد نبی ﷺ پر درود بھیجنا اور آپ ﷺ کے لیے وسیلہ طلب کرنا مستحب فعل ہے۔(شرح النووی : ٤/ ٨٦)

۲۔ وسیلہ سب سے بڑا اعزاز اور بلند ترین مقام ہے۔ جو فقط رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہوگا، نیز وسیلہ سے مراد مقام شفاعت ہے۔ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَلْوُسِيْلَةَ دَرَجَةٌ عِنْدَاللّٰهِ لَيْسَ فَوْقَهَا دَرَجَةٌ ، فَسْئَلُوْا اللّٰهَ اَنْ يُوْتِيْنِيْ الْوَسَيْلَةَ . وسیلہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند ترین درجہ ہے

(٤١٨) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول الموذن لمن سمعه : ٣٨٤ـ سنن الترمذی : ٣٦١٤ـ سنن النسائی : ٦٧٨ـ سنن ابی داود : ٥٢٣ـ مسند احمد : ١٦٨/٢ .

(جس سے بڑا کوئی اعزاز نہیں) لہٰذا اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔

(مسند احمد: ٣/ ٨٣، صحیح الجامع: ١/ ٧١٥)

٣۔ مہلب کہتے ہیں: اس حدیث میں اوقات نماز میں دعا کرنے کی ترغیب کا بیان ہے۔ کیونکہ یہ اوقات دعا کی قبولیت کے اوقات ہیں۔ (فتح الباری: ٢/ ١٢٦)

٦١ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْأَذَانِ وَرِجَاءُ إِجَابَةِ الدَّعْوَةِ عِنْدَهُ .

اذان کے وقت دعا مانگنے کے استحباب اور اس وقت دعا کی قبولیت کی امید کا بیان

٤١٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، نَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ أَنَّ............

سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اثْنَتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّ مَا تُرَدَّانِ، الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يَلْتَحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً .

''حضرت سہل بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں، یا وہ بہت کم رد کی جاتی ہیں، اذان کے وقت کی گئی دعا اور جنگ کے وقت جب وہ ایک دوسرے سے برسر پیکار ہوں۔

فائدہ: ...... یہ حدیث دلیل ہے کہ اذان اور اقامت کا درمیانی وقت اور دشمن سے مڈبھیڑ اور ٹکراؤ کا وقت دعا کی قبولیت کے اوقات ہیں، لہٰذا ان اوقات میں خوب دعائیں کرنی چاہئیں۔

٦٢......بَابُ صِفَةِ الدُّعَاءِ عِنْدَ مَسْأَلَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُحَمَّدِ الْوَسِيْلَةَ وَاسْتِحْقَاقِ الدَّاعِيْ بِتِلْكَ الدَّعْوَةِ الشَّفَاعَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

اللہ تعالیٰ سے نبی مکرم محمد ﷺ کے لیے وسیلہ مانگنے کی دعا کی کیفیت اور دعا مانگنے والے کا قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کا حقدار ہونے کا بیان

٤٢٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ............

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ قَالَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ: اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اذان سننے کے بعد یہ

(٤١٩) اسناده صحيح: سنن ابى داود، كتاب الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء: ٢٥٤٠ـ سنن الدارمى: ١٢٠٠٤ـ الحاكم: ١٢٤/٢ـ الطبرانى فى الكبير: ١٣٥/٦ـ والبيهقى فى الكبرى: ١٧٩٥ـ ابن حبان: ١٧٦١،١٧١٧ـ الصحيحه: ١٤٦٩.

(٤٢٠) صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب الدعاء عند النداء: ٤٧١٩،٦١٤ـ سنن الترمذى: ٢١١ـ سنن النسائى: ٦٨٠ـ سنن ابى داود: ٥٢٩ـ سنن ابن ماجه: ٧٢٢ـ مسند احمد: ٣٥٤/٣ـ وابن حبان: ١٦٨٧.

الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَ الصَّلَاةِ الْقَآئِمَةِ، اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِیْلَةَ وَ الْفَضِیْلَةَ وَ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهُ، إِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

دعا مانگی: اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَ الصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِیْلَةَ وَ الْفَضِیْلَةَ وَ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهُ. اے اللہ! اس مکمل پکار اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ اور بلند مرتبہ عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ تو اس شخص کے لیے قیامت والے دن (میری) شفاعت لازم ہو جائے گی۔''

فوائد:......اذان کے بعد اس مسنون وظیفہ کا اہتمام مستحب فعل ہے اور آپ ﷺ نے اذان کے بعد وسیلہ طلبی کی جو ترغیب دی ہے، اس سے مراد اس مذکورہ دعا کا اہتمام ہے نیز اس دعا میں الــدرجة الــرفیـعة اور انك لا تخلف المعیاد کے اضافی کلمات کہنا صحیح احادیث سے ثابت نہیں ہے۔

نــوٹ: ......اس دعا کے پڑھنے سے نبی اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی، تاہم اس بات کا کوئی جواز نبی اکرم ﷺ کی تعلیم کردہ دعا میں وارزقنا شفاعته یوم القیامة کا اضافہ کرلیا جائے۔

٦٣ ...... بَابُ فَضِیْلَةِ الشَّهَادَةِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِوَحْدَانِیَّتِهِ وَلِلنَّبِیِّ ﷺ بِرِسَالَتِهِ وَعُبُوْدِیَتِهِ وَبِالرِّضَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَ بِالْإِسْلَامِ دِیْناً عِنْدَ سَمَاعِ الْأَذَانِ وَمَا یُرْجٰی مِنْ مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ بِذٰلِكَ.

اذان سن کر اللہ تعالیٰ کی توحید کے اقرار، نبی اکرم ﷺ کی رسالت وعبودیت کی گواہی دینے، اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، محمد ﷺ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر رضا مندی کے اظہار اور اس کے باعث گناہوں کی بخشش کی امید کی فضیلت کا بیان

٤٢١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْمُرَادِیُّ، نَا شُعَیْبٌ ـیَعْنِی ابْنَ اللَّیْثِـ: ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، نَا أَبِی وَشُعَیْبٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ الْحَكِیْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ............

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ

''حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مؤذن کی آواز سن کر یہ کلمات

(٤٢١) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم یصلی: ٦٨٦ـ سنن الترمذی: ٢١٠ـ سنن النسائی: ٦٧٩ـ سنن ابی داود: ٥٢٥ـ سنن ابن ماجه: ٧٢١ـ مسند احمد: ١/١٨١ـ ابن حبان: ١٦٩.

الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ.

کہے: وَأَنَا أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا. اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ویکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، محمد (ﷺ) کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوں۔ تو اس کے گناہ بخشش دیے جاتے ہیں۔''

٤٢٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبَّان، نَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْحَكِيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ............

سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ فَالْتَفَتَ فِيْ وَجْهِهِ، فَقَالَ أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنا پھر اس نے اس کی طرف متوجہ ہوکر یہ کہا: اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا رسول الله رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور بے شک محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کو رب مان کر اور اسلام کو بطور دین قبول کر کے راضی وخوش ہوں) تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

فوائد:......اذان کے بعد مذکورہ کلمات کہنا مستحب فعل ہے۔ (نووی: ٤ / ٨٦)

نیز یہ کلمات موذن کی اذان کا جواب دینے کے بعد میں مشروع ہیں اور ان کلمات کا اہتمام کرنے سے صاحب سابقہ صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

---

(٤٢٢) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي: ٥٧٩۔ لیکن اس میں شروع والے الفاظ "من سمع المؤذن يتشهد فالتفت في وجهه" نہیں ہیں۔

٦٤ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ أَخْذِ الْأَجْرِ عَلَى الْأَذَانِ

اذان پڑھنے کی اجرت لینے کی ممانعت کا بیان

٤٢٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا هِشَّامُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، نَا حَمَّادٌ عَنِ الْجَرِيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِيْ الْعَاصِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْقُرْاٰنَ وَاجْعَلْنِيْ إِمَامَ قَوْمِيْ . قَالَ ، فَقَالَ: اقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلٰى أَذَانِهِ أَجْرًا . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا أَبُوْ النُّعْمَانِ ، نَا حَمَّادٌ ، نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ أَبِي الْعَلَاءِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ: عَلِّمْنِي الْقُرْاٰنَ . وَقَالَ ، قَالَ: أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ .

''حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی : اے اللہ کے رسول ! مجھے قرآن مجید سکھا دیں اور مجھے میری قوم کا امام مقرر کر دیں۔ وہ کہتے ہیں: لہٰذا آپ نے فرمایا: (تو ان کا امام ہے) ان کے کمزور و ناتواں شخص کا خیال کر کے جماعت کرانا، اور مؤذن ایسے شخص کو مقرر کرنا جو اپنی اذان پر اجرت نہ لے۔ یزید ابوالعلاء سے بھی مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے لیکن ان کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں'' مجھے قرآن مجید سکھا دیں اور وہ فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: (بلکہ) تو ان کا امام ہے، اور ان سے کمزور شخص کا خیال کر کے قراءت کرنا۔''

فوائد:......۱۔ یہ حدیث واضح دلیل ہے کہ اذان کی اجرت لینا مکروہ فعل ہے۔(تحفة الاحوذی : ١/ ٤٤٨)

۲۔ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں اکثر علماء کا مذہب ہے کہ موذن کا اذان پر اجرت لینا مکروہ عمل ہے۔

(عون المعبود: ٢/ ١٦٤)

البتہ اگر موذن کا کوئی اور ذریعہ معاش نہ ہو تو بلا مطالبہ و بلا شرط موذن کو اجرت اور وظیفہ دینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

٦٥ ......بَابُ الرُّخْصَةِ فِي أَذَانِ الْأَعْمٰى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُعْلِمُهُ الْوَقْتَ .

نابینے شخص کو اذان دینے کی رخصت ہے جبکہ اسے وقت کی اطلاع کرنے والا موجود ہو

٤٢٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ ....

---

(٤٢٣) اسناده صحيح: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب اخذ الاجر علی التأذين: ٥٣١ـ سنن النسائی: ٦٧٢ـ مسند احمد: ٢١٧،٢١/٤ـ وفی الكبرى: ١٦٤٨.

(٤٢٤) صحيح البخاری، کتاب الاذان، باب الاذان قبل الفجر: ٦٢٣،٦٢٢ـ صحيح مسلم: ١٠٩٢ـ الترمذی: ٢٠٣ـ احمد: ٩٤،٧٥/٢.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ . قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ : وَسَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ بِذٰلِكَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا . قَالَ: وَإِنَّمَا كَانَ بَيْنَهُمَا قَدْرَ مَا يُنْزِلُ هٰذَا وَيَصْعَدُ هٰذَا .

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں تو تم (سحری) کھاتے پیتے رہو حتی کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان کہہ دیں (تو تم رک جاؤ) عبیداللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت قاسم کو یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے سنا ہے، کہتے ہیں: ان دونوں (کی اذان) کے درمیان اتنا وقفہ ہوتا تھا کہ یہ (اذان کہہ کر) اترتے اور یہ (اذان کہنے کے لیے) چڑھ جاتے۔''

فوائد:......حدیث دلیل ہے کہ نابینا شخص اذان کہہ سکتا ہے نیز اس کی وضاحت حدیث ۴۰۱ کے ضمن میں گزر چکی ہے۔

٦٦ ......بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ رِجَاءً أَنْ تَكُوْنَ الدَّعْوَةُ غَيْرَ مَرْدُوْدَةٍ بَيْنَهُمَا

اذان اور اقامت کے درمیان دعا مانگنا مستحب ہے، اس امید کے ساتھ کہ ان کے درمیان دعا ضرور قبول ہوتی ہے

٤٢٥ـ وَأَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ بْنِ مُحَمَّدِ السَّلَمِيُّ ، نَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ الْكُتَّانِيُّ ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ـ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ـ نَا إِسْرَائِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ............

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لَا يُرَدُّ فَادْعُوْا .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی لہٰذا تم دعا مانگا کرو۔''

٤٢٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَدَّاشٍ الزَّهْرَانِيُّ ، ثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ

(٤٢٥) اسناده صحيح: مسند احمد: ٣/١٥٥،٢٥٤ـ سنن الترمذى: ٢١٢ـ الارواء: ٢٤٤ـ صحيح الترغيب: ٢٦٥ـ مسند ابو يعلى: ٣٥٦/٦ـ من طريق اسرائيل بن يونس عن ابى اسحق، به.

عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ..........

عَـنْ أَنَـسِ بْـنِ مَالِكٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لَا يُرَدُّ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔''

٤٢٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ ، نَا أَبُوْ الْمُنْذِرِ ـ هُوَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُمَرَ الْوَاسِطِيُّ ـ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ..........

عَـنْ أَنَـسِ بْـنِ مَـالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الدَّعْوَةُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لَا تُرَدُّ فَادْعُوْا . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: يُرِيْدُ الدَّعْوَةَ الْمُجَابَةَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَـاهِـرٍ ، نَاأَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْـنُ مَـنِيْـعٍ ، نَـا حُسَيْـنُ بْـنُ مُحَمَّدٍ، نَـا إِسْرَائِيْلُ يُمَثِّلُ حَدِيْثَ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی لہٰذا تم دعا مانگا کرو۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ اذان و اقامت کا درمیانی وقت دعا کی قبولیت کا وقت ہے، لہٰذا اس وقت اذان کے بعد کی مسنون ادعیہ سمیت دلجمعی اور خلوص نیت سے بارگاہ ایزدی میں دعائیں کرنی چاہئیں چنانچہ اگر نیت خالص، دعا میں تاکید، اللہ تعالیٰ سے مکمل قلبی رابطہ ہو تو اس وقت دعا بہرصورت قبول ہوتی ہے۔

٦٧ ......بَابُ ذِكْرِ الصَّلَاةِ كَانَتْ إِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَبْلَ هِجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، إِذِ الْقِبْلَةُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ بَيْتُ الْمَقْدَسِ لَا الْكَعْبَةُ

اس نماز کا بیان جو نبی اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت سے پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی جاتی تھی کیونکہ اس وقت قبلہ بیت المقدس تھا، کعبہ نہیں تھا

٤٢٨ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ ....

(٤٢٦) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی الدعاء بین الاذان والاقامۃ: ٥٢١ـ سنن الترمذی: ٢١٢ـ مسند احمد: ١١٥٧٧.

(٤٢٧) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ١٩٩/٣ـ الارواء: ٢٤٤ـ صحیح الترغیب: ١٩٧٨.

(٤٢٨) صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب تحویل القبلۃ من القدس الی الکعبۃ: ٥٢٥ـ بخاری، کتاب التفسیر، باب ولکل وجھۃ ھو مولیھاـ سنن النسائی: ٤٨٨ـ سنن ابن ماجہ: ١٠١٠ـ مسند احمد: ٣٠٤،٢٨٨/٤.

أَبُــوْ إِسْــحَــاقَ ، قَــالَ سَــمِــعْــتُ الْبَــرَاءَ يَقُوْلُ:صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدَسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صُرِفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ .

''جناب ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، وہ فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی معیت میں سولہ ماہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، پھر ہمیں کعبہ کی طرف موڑ دیا گیا۔''

٤٢٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ، نَا سَلَمَةُ ـيَعْنِى ابْنَ الْفَضْلِـ نَا............

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ مَعْبَدُ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَعْلَمَ الأَنْصَارِ حَدَّثَنِيْ أَنَّ أَبَاهُ كَعْباً حَدَّثَهُ . وَخَبَرُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ خُرُوْجِ الْأَنْصَارِ فِى الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ فِى بَيْعَةِ الْعَقَبَةِ وَذَكَرَ فِى الْخَبَرِ أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ مَعْرُوْرٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّيْ خَرَجْتُ مِنْ سَفَرِيْ هٰذَا وَقَدْ هَدَانِىَ اللّٰهُ لِلْإِسْلَامِ فَرَأَيْتُ أَلَّا أَجْعَلَ هٰذِهِ الْبِنْيَةَ مِنِّىْ بِظَهْرٍ فَصَلَّيْتُ إِلَيْهَا ، وَقَدْ خَالَفَنِىْ أَصْحَابِىْ فِىْ ذٰلِكَ حَتّٰى وَقَعَ فِى نَفْسِىْ مِنْ ذٰلِكَ شَىْءٌ فَمَاذَا تَرٰى ؟ قَالَ: قَدْ كُنْتُ عَلٰى قِبْلَةٍ لَوْ صَبَرْتَ عَلَيْهَا . قَالَ: فَرَجَعَ الْبَرَاءُ إِلٰى قِبْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَصَلّٰى مَعَنَا إِلَى الشَّامِ .

''جناب محمد بن اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے انصار کے سب سے بڑے عالم حضرت معبد بن کعب بن مالک نے حدیث بیان کی کہ انہیں ان کے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضرت کعب بن مالک نے انصار کے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ بیعت عقبہ کے لیے جانے کی خبر بیان کی اور اس خبر میں یہ بھی بتایا کہ حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی: میں اس سفر میں نکلا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ہدایت نصیب فرمائی تو میں نے یہ خیال کیا کہ میں اس عمارت (کعبہ شریف) کی طرف اپنی پشت نہیں کروں گا، لہٰذا میں نے اس کی طرح منہ کر کے نماز پڑھی ہے، اور میرے ساتھیوں نے اس میں میری مخالفت کی ہے حتیٰ کہ میں نے اسے برا محسوس کیا ہے، تو آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بلاشبہ میں ایک قبلہ پر ہوں (اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا ہوں) اگر تم اسی پر صبر کرو تو بہتر ہے، کہتے ہیں: لہٰذا حضرت براء رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے قبلہ کی طرف رجوع کر لیا اور ہمارے ساتھ شام (بیت المقدس) کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی۔

(٤٢٩) اسناده حسن: أحمد: ٣/٤٦٠ـ والحاكم: ٣/٤٤٩ـ والطبرانى فى الكبير: ١٩/٨٧ـ من طريق محمد بن اسحاق عن معبد بن كعب بن مالك، بهـ التعليقات الاحسان: ٢٩٧٢ .

٦٨ ...... بَابُ بَدْءِ الْأَمْرِ بِاسْتِقْبَالِ الْكَعْبَةِ لِلصَّلَاةِ وَنَسْخِ الْأَمْرِ بِالصَّلَوَاتِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدَسِ

کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی ابتداء اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے حکم کی منسوخی کا بیان

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ خَبَرُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی اسی باب کے متعلق ہے۔

٤٣٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ ـ يَعْنِي ابْنَ أَسَدٍ ـ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، نَا ثَابِتٌ.........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدَسِ ، فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ ، مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَنَادَاهُمْ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ: أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ ، فَمَالُوْا رُكُوْعاً .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے تھے، پھر جب یہ آیت نازل ہوئی: (فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔) (اپنے چہرے کو مسجد کی طرف پھیر لیجیے) تو بنوسلمہ کا ایک آدمی گزار جبکہ وہ نماز فجر کے رکوع میں تھے تو اس نے انہیں پکار کر کہا: خوب جان لو کہ قبلہ، کعبہ شریف کی طرف بدل دیا گیا ہے تو وہ رکوع ہی کی حالت میں (کعبہ شریف کی طرف) مڑ گئے۔''

٤٣١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ.........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانُوْا يُصَلُّوْنَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدَسِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ، وَزَادَ ، وَاعْتَدُّوْا بِمَا مَضٰى مِنْ صَلَاتِهِمْ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے، پھر مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا اور ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا:'' اور انہوں نے اپنی گذشتہ نمازوں کو شمار کیا۔''

(٤٣٠) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة: ٥٢٧ـ سنن ابى داود: ١٠٤٥ـ مسند احمد: ٣/٢٨٤ـ والبيهقى فى الكبرى: ٢٠٧٤.

(٤٣١) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة: ٥٢٧ـ یہاں بعینہ یہ الفاظ موجود نہیں۔

٧٩ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْقِبْلَةَ إِنَّمَا هِيَ الْكَعْبَةُ لَا جَمِيْعُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ قبلہ صرف کعبہ ہے، پوری مسجد حرام قبلہ نہیں ہے

وَأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَرَادَهُ بِقَوْلِهِ ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ لِأَنَّ الْكَعْبَةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، وَ إِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيَّ ﷺ وَالْمُسْلِمِيْنَ أَن يُّصَلُّوْا إِلَى الْكَعْبَةِ إِذْ اِسْمُ الْمَسْجِدِ يَقَعُ عَلٰى كُلِّ مَوْضِعٍ يُسْجَدُ فِيْهِ .

اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مبارک ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف موڑ لیجیے سے مراد کعبہ شریف ہے کیونکہ کعبہ شریف مسجد حرام میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ اور مسلمانوں کو کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے کیونکہ قبلہ صرف کعبہ شریف ہے پوری مسجد حرام نہیں، کیونکہ مسجد کا اطلاق تو اس پوری جگہ پر ہوتا ہے جہاں سجدہ کیا جاتا ہے۔

٤٣٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ ، أَخْبَرَنِيْ..........

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قِبَلِ الْكَعْبَةِ ، وَقَالَ: هٰذِهِ الْقِبْلَةُ .

''حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ (فتح مکہ والے دن) جب بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس کے تمام کونوں میں دعا مانگی اور باہر نکلنے تک اس میں نماز نہیں پڑھی، پھر جب آپ باہر تشریف لائے تو کعبہ شریف کے سامنے دو رکعت ادا کیں اور فرمایا: یہ قبلہ ہے۔''

فوائد :......١۔ کعبہ کے قریبی لوگوں پر لازم ہے کہ وہ بہرصورت میں کعبہ کی طرف رخ کریں اور کعبہ سے ذرا انحراف نہ کریں۔

٢۔ لیکن جو لوگ کعبہ سے دوری پر ہوں جہاں عین کعبہ کا تعین مشکل بلکہ ناممکن ہو تو جس سمت کعبہ ہے، اس سمت کو رخ کرنا کافی ہے، خواہ وہ عین قبلہ کی طرف رخ نہ کر سکیں، تب بھی ان کی نماز درست ہے۔ چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ . مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ (ترمذی: ٣٤٢، ابن ماجہ: ١٠١١ صحیح الجامع: ٥٥٨٤ اسنادہ صحیح)

شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ کعبہ سے دُوری پر واقع لوگوں پر کعبہ کی جہت کی طرف رخ کرنا فرض

(٤٣٢) صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب قول الله تعالى ﴿**واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى**﴾ : ٣٩٨ـ صحيح مسلم: ١٣٣٠ـ كتاب الحج، وأحمد: ٢٠٩/٥ـ من طريق ابن جريج عن عطاء عن اسامة، وابن حبان: ٣١٩٨،٣١٩٧.

ہے۔ عین قبلہ کی طرف منہ کرنا واجب نہیں اور مالک، ابوحنیفہ اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

(نیل الاوطار: ٢/ ١٧٤)

٤٣٣۔ وَ فِـي خَبَـرِ الْبَـرَاءِ بْـنِ عَـازِبٍ: ثُمَّ صُرِفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ . وَ قَالَ إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ أَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ: ثُمَّ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ ، وَكَـانَ يُـحِـبُّ أَنْ يُـوَجَّـهَ إِلَى الْكَعْبَةِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بكْرٍ ، نَاهُ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيْلَ .

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: ''پھر ہمیں کعبہ شریف کی طرف پھیر دیا گیا'' اور اسرائیل کی روایت میں یہ ہے: ''پھر آپ کو کعبہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم دے دیا گیا اور آپ پسند کرتے تھے کہ آپ کو کعبہ شریف کی طرف منہ کرنے کی اجازت دے دی جائے۔''

٤٣٤۔ وَفِـي خَبَـرِ ثَـابِتٍ عَنْ أَنَسٍ: أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ . وَهٰكَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ سَعْدِ الْكَاتِبُ عَنْ أَنَسٍ إِذْ صُرِفَ إِلَى الْكَعْبَةِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَـاهُ عَبْـدُ الـلّٰـهِ بْـنُ إِسْـحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ ، أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ عَاصِمٍ ، نَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ ، حَـدَّثَـنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ الـلّٰهِ ﷺ نَـحْـوَ بَيْـتِ الْـمَقْدَسِ أَشْهُرًا ، فَبَيْـنَـمَـا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ يُصَلِّي الظُّهْرَ صَلّٰى رَكْـعَتَيْـنِ ، إِذْ صُـرِفَ إِلَى الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ السُّـفَهَاءُ: ﴿ مَـا وَلّٰاهُـمْ عَنْ قِبْـلَتِهِـمُ الَّتِـيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ﴾ .

''جناب ثابت رحمہ اللہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ روایت میں ہے ''خبردار! قبلہ، کعبہ شریف کی طرف تبدیل کر دیا گیا ہے۔'' عثمان بن سعد الکاتب نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کیا ہے کہ: ''جب آپ کو کعبہ شریف کی طرف پھیر دیا گیا۔'' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چند ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کیں پھر اس دوران ایک دن آپ ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے دو رکعت پڑھ لیں تھیں جب آپ کو کعبہ شریف کی طرف پھیر دیا گیا، تو کم عقل لوگوں نے کہا ﴿ مَـا وَلّٰاهُـمْ عَنْ قِبْـلَتِهِـمُ الَّتِـيْ كَـانُوْا عَلَيْهَا ﴾ یہ لوگ جس قبلہ پر تھے، انہیں اس سے کس چیز نے ہٹایا ہے۔''

٤٣٥۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ..........

(٤٣٣) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة: ٥٢٥۔ سنن النسائي: ٤٨٨۔ سننا بن ماجه: ١٠١٠۔ مسند احمد: ٤/٢٨٨۔ بخاری: ٧٢٥٢۔ والترمذی: ٢٩٦٢،٣٤٠۔ ابن حبان: ١٧١٦۔ من طريق وكيع عن اسرائيل عن ابی اسحاق، به.

(٤٣٤) صحيح البخاری، كتاب الصلاة، باب التوجه نحو القبلة حيث كان: ٣٨٤.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ أَهْلَ قُبَاءٍ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدَسِ ، فَأَتَاهُمْ اٰتٍ ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ ، وَتَوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ ، فَاسْتَقْبِلُوْهَا ، فَاسْتَدَارُوْا كَمَا هُمْ وَفِي خَبَرِ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا وَجَّهَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْكَعْبَةِ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل قبا بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے، تو ان کے پاس ایک آنے والا آیا، اس نے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید نازل ہوا ہے اور آپ نے کعبہ شریف کی طرف منہ کر لیا ہے، تو تم بھی اس کی طرف منہ کر لو، لہٰذا وہ جس حالت میں تھے اسی میں (کعبہ شریف کی طرف) گھوم گئے۔'' اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:'' جب نبی کریم ﷺ کو کعبہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا۔''

٤٣٦۔ وَفِي خَبَرِ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ثُمَّ صُرِفَ إِلَى الْكَعْبَةِ . وَفِي خَبَرِ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ............

عَنْ أَنَسٍ: جَاءَ مُنَادِي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ . قَدْ خَرَّجْتُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ كُلَّهَا فِيْ كِتَابِ الصَّلَاةِ الْكَبِيْرِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَدَلَّتْ هٰذِهِ الْأَخْبَارُ كُلُّهَا عَلٰى أَنَّ الْقِبْلَةَ إِنَّمَا هِيَ الْكَعْبَةُ . وَفِي خَبَرِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: انْطَلَقَ رَجُلٌ إِلٰى أَهْلِ قُبَاءٍ ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أُمِرَ أَنْ يُصَلِّيَ إِلَى الْكَعْبَةِ . وَفِي خَبَرِ عَمَّارَةَ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ: فَأَشْهَدُ عَلَى إِمَامِنَا أَنَّهُ تَوَجَّهَ هُوَ وَالرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ نَحْوَ الْكَعْبَةِ . وَفِي خَبَرِ عِكْرَمَةَ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے:'' پھر آپ کو کعبہ شریف کی طرف پھیر دیا گیا۔'' اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:'' رسول اللہ ﷺ کا اعلان کرنے والا آیا اور اس نے اعلان کیا: بلا شبہ قبلہ، کعبہ شریف کی طرف پھیر دیا گیا ہے۔'' میں نے یہ تمام احادیث کتاب "الصلاۃ الکبیر" میں بیان کی ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ تمام احادیث اس بات کی دلیل ہیں کہ قبلہ صرف کعبہ شریف ہی ہے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: '' ایک شخص اہل قبا کے پاس گیا اور کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ کو کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔'' اور حضرت عمارہ بن اوس رضی اللہ عنہ کی روایت

---

(٤٣٥) صحيح البخاری، كتاب الصلاة، باب ماجاء فی القبلة ومن لم یر الاعادة علی من سها: ٤٠٣، ٤٤٨٨۔ صحيح مسلم: ٥٢٦۔ سنن النسائی: ٤٩٣۔ مسند احمد: ٤٤١٣۔ موطا امام مالك: ٢/١٥، ١٠٥، ١١٣۔ من طريق مالك عن عبدالله بن دينار، به.

(٤٣٦) اسناده صحيح: صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس الی الكعبة: ٥٢٧۔ سنن ابی داود: ٤٦٨٠۔ مسند احمد: ١/٢٩٥، ٣٠٤، ٣٢٢١۔ والدارمی: ١٢٣٥۔ السنن الكبری للبيهقی: ٢/٣.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: لَمَّا وَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْكَعْبَةِ .

میں ہے، وہ فرماتے ہیں: ''میں اپنے امام کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ اس نے اور مردوں اور عورتوں نے کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔'' اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: ''جب رسول اللہ ﷺ کو کعبہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا۔''

نوٹ: ...... نبی اکرم ﷺ نے یہ بات مدینہ طیبہ میں فرمائی تھی لہٰذا برصغیر پاک و ہند کے لیے شمال وجنوب کے درمیان قبلہ ہے یعنی مغرب کی جانب قبلہ ہے جبکہ مشرق پشت کی جانب ہوتا ہے۔

٧٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الشَّطْرَ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ الْقَبَلُ لَا النِّصْفُ

اس باب کی دلیل کا بیان کہ اس آیت میں ''شطر'' سے مراد جانب وطرف ہے نصف یا آدھے کے معنی میں نہیں ہے

وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِىْ نَقُوْلُ إِنَّ الْعَرَبَ قَدْ يُوْقِعُ الِاسْمَ الْوَاحِدَ عَلَى الشَّيْئَيْنِ الْمُخْتَلِفَيْنِ ، قَدْ يُوْقِعُ اسْمُ الشَّطْرِ عَلَى النِّصْفِ وَعَلَى الْقَبِلِ أَى الْجِهَةِ ،

اور یہ بات اسی جنس سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ عرب ایک ہی اسم کو دو مختلف چیزوں کے لیے استعمال کر لیتے ہیں۔ لہٰذا ''شطر'' کا لفظ کبھی ''نصف اور آدھے'' کے معنوں میں اور کبھی جہت وسمت کے لیے استعمال ہوتا ہے

٤٣٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، نَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِىْ إِسْحَاقَ..........

عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدَسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . قَالَ، قَالَ الْبَرَاءُ: وَالشَّطْرُ فِيْنَا: قَبِلُهُ .

''حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی معیت میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ ماہ تک نماز پڑھی، پھر مکمل حدیث بیان کی۔ ابواسحاق کہتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے نزدیک ''شطر'' سے مراد طرف وجانب ہے۔''

٤٣٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ..........

---

(٤٣٧) النسائی فی الکبری: ١٠٠٣ـ البیهقی فی الکبری: ٣،٢/٢ـ تفسیر الطبری: ٢١/٢ـ (طـ الحلبی) لیکن یه روایت صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة باب تحویل القبلة من القدس الی الکعبة: ٥٢٥ یہاں مطول بیان کی گئی ہے۔

(٤٣٨) اسناده ضعیف سفیان ثوری کی تدلیس هےـ انظر الدر المنثور: ٣٢٦/٣ـ وتفسیر الطبری: ٢١/٢.

عَـنْ عَمْرٍو ـ وَهُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ ـ قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿أَنُلْزِمُكُمُوْهَا﴾ (هود: ٢٨) مِنْ شَـطْـرِ أَنْـفُسِـنَـا: مِـنْ تِـلْـقَـاءَ أَنْفُسِنَا . قَدْ خَـرَّجْـتُ هٰـذَا الْبَـابَ بِتَـمَـامِهٖ فِي كِتَابِ التَّفْسِيْرِ .

''حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (یہ آیت) اس طرح پڑھی: کیا ہم تمہیں اس بات پر اپنی طرف سے مجبور کر سکتے ہیں۔ میں نے اس پہلو کو کتاب التفسیر میں مکمل طور پر بیان کر دیا ہے۔

۱۷ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّشْبِيْكِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ إِلَى الصَّلَاةِ .

نماز کی ادائیگی کے لیے جاتے ہوئے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا منع ہے

۴۳۹ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى الْقَزَازُ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ............

عَـنْ أَبِـيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: أَبُوْ الْقَاسِمِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ كَانَ فِـي صَلَاةٍ حَتَّـى يَـرْجِعَ فَلَا يَقُلْ هٰكَذَا وَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کرے پھر مسجد کی طرف آئے تو وہ واپس لوٹنے تک نماز ہی کے حکم میں ہوتا ہے لہٰذا وہ ایسے نہ کرے: اور آپ نے (ایک ہاتھ کی) انگلیوں کو (دوسرے ہاتھ کی) انگلیوں میں ڈالا۔''

فوائد:......۱۔ نماز میں تشبیک (ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا) مکروہ فعل ہے۔ (المغنى مع الشرح الكبير: ١/٦٩٧)

۲۔ شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: (احادیث الباب) دلیل ہیں کہ نماز کے لیے مسجد کی طرف گھر سے نکلنے وقت سے لے کر (نماز کے اختتام تک) تشبیک مکروہ عمل ہے۔ نیز نماز کی نیت سے مسجد کی طرف آنے والے شخص کو گھر سے نکلنے سے لے کر واپسی تک نماز کا ثواب ملتا ہے۔ (نيل الاوطار: ٢/ ٣٥٠)

۳۔ کیا دوران نماز یا نماز سے قبل تشبیک کے مرتکب شخص کی نماز باطل ہوگی؟ راجح موقف کے مطابق ایسے شخص کی نماز باطل نہیں ہوگی، لیکن اس مکروہ فعل پر عمل کی وجہ سے نماز میں نقص ضرور پیدا ہوگا، لہٰذا اس مکروہ فعل سے حتی الوسع اجتناب برتنا چاہیے۔

---

(٤٣٩) اسناده صحيح: سنن الترمذى، كتاب الصلاة، باب ماجاء فى كراهية التشبيك بين الاصابع فى الصلاة: ٣٨٦ـ سنن الدارمى: ١٤٠٥ـ الحاكم: ٢٠٦/١ من طريق عبدالوارث، وعبدالرزاق (المصنف): ٣٣٣٢ـ والطبرانى فى الاوسط: ٥،٤/١ـ الدارمى: ١٤٠٦.

٤٤٠ـ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ ، نَا يَحْيى ـ هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ ـ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، نَا سَعِيْدٌ..........

عَـنْ أَبِـىْ هُـرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِـكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: إِذَا تَوَضَّأْتَ ثُمَّ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَلَا تَشَبَّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِكَ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تم وضو کرو پھر مسجد میں داخل ہو تو اپنی انگلیوں میں تشبیک ہرگز نہ دینا۔''

٤٤١ـ قَـالَ أَبُـوْ بَـكْـرٍ: وَرَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ دَاوٗدُ بْـنُ قَيْسٍ الْفَرَاءُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْـنِ كَـعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ أَبِىْ ثُمَامَةَ ـ وَهُوَ الْـخَيَّـاطُ ـ أَنَّ كَـعْبَ بْنَ عُجْرَةَ حَدَّثَهُ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّـهُ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ ثُـمَّ خَـرَجَ إِلَـى الْـمَسْـجِدِ فَلَا يُشَبِّكْ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِى الصَّلَاةِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَـرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِىْ دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ .

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو داؤد بن قیس فراء نے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ کی سند سے ابوثمامہ خیاط سے روایت کیا ہے کہ انہیں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے پھر مسجد کی طرف جائے تو اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل نہ کرے کیونکہ وہ نماز (کے حکم) میں ہوتا ہے۔''

٤٤٢ـ وَرَوَاهُ أَنَـسٌ عَـنْ عَيَّـاضٍ عَـنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِىْ سَعِيْدِ الْمَقْبَرِىِّ عَنْ أَبِىْ ثُـمَـامَةَ ، وَنَـا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى أَخْبَرَنِى أَنَسُ بْنُ عَيَاضٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِىْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِىِّ..........

عَـنْ أَبِىْ ثُمَامَةَ قَالَ: لَقِيْتُ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ وَأَنَـا أُرِيْـدُ الْـجُـمُـعَةَ وَقَـدْ شَبَّكْـتُ بَيْنَ أَصَـابِـعِـىْ فَلَمَّا دَنَوْتُ ضَرَبَ يَدِىْ فَفَرَّقَ

''ابو ثمامہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ملا جبکہ میں جمعہ کے لیے جا رہا تھا اور میں نے اپنی انگلیاں ایک دوسری میں ڈالی ہوئی تھیں۔ پھر جب میں قریب

(٤٤٠) اسناده صحيح: مسند احمد: ٤/٢٤٢ـ الحاكم: ١/٢٠٦ من طريق يحيى بن سعيد.

(٤٤١) اسناده صحيح: مسند احمد: ٤/٢٤١ـ سنن ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب ماجاء فى الهدى فى المشى الى الصلاة: ٥٦٢ـ الدارمى: ١٤٠٤ـ والطبرانى فى الاوسط: ٨/٣٤٧ـ وابن حبان: ٢١٤٧،٢٠٣٤.

(٤٤٢) اسناده صحيح: مسند احمد: ٤/٢٤٠ـ والدر لابي فى الكنٰى: ١/٧ـ فى ترجمة أبى ثمامة الحناط ـ من طريق ابى اسحاق، بهـ انظر الحديث السابق.

بَيْـنَ أَصَابِعِيْ ، وَقَالَ ، إِنَّا نُهِيْنَا أَن يُّشَبِّكَ أَحَـدٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فِي الصَّلَاةِ . قُلْتُ: إِنِّيْ لَسْتُ فِيْ صَلَاةٍ . قَـالَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ وَأَنْـتَ تُـرِيْـدُ الْجُمُعَةَ ؟ قُلْتُ: بَلٰى . قَالَ: فَأَنْتَ فِيْ صَلَاةٍ .

ہوا تو انہوں نے میرے ہاتھوں پر مارا اور میری انگلیوں کو جدا جدا کر دیا اور فرمایا: بلاشبہ ہمیں اس سے منع کیا گیا ہے کہ کوئی شخص نماز میں اپنی انگلیاں ایک دوسری میں ڈالے۔ میں نے عرض کی: میں (ابھی) نماز میں نہیں ہوں۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم نے وضو نہیں کیا اور کیا تم جمعہ کا ارادہ نہیں رکھتے ؟ میں نے کہا: ہاں (یہ بات تو ہے) تو انہوں نے فرمایا: تو پھر تم نماز ہی میں ہو۔"

٤٤٣ ـ وَرَوَاهُ ابْـنُ أَبِـيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سَالِمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَـدِّهٖ عَـنْ كَـعْـبِ بْـنِ عُجْرَةَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَـا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، حَـدَّثَـنَـا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ ، نَا ابْنُ ذِئْبٍ: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ هُوَ مِنْ بَنِيْ سَالِمٍ .

"اس روایت کو ابن ابی ذئب، مقبری کی سند سے بنی سالم کے ایک شخص سے بیان کرتے ہیں، وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سعد بن اسحاق بن کعب کا تعلق بنی سالم سے ہے۔"

٤٤٤ ـ وَرَوَاهُ أَبُـوْ خَـالِـدِ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَـجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ كَعْبٍ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَاهُ أَبُوْ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، نَـا أَبُوْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ . وَجَاءَ خَالِدُ بْـنُ حَيَّانَ الرَّقِيُّ بِطَامَةٍ . رَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَـنْ سَـعِيْـدِ بْـنِ الْـمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ . وَحَـدَّثَـنَـاهُ جَـعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الثَّعْلَبِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ ـ الرَّقِيَّ

"اور خالد بن حیان الرقی بہت بڑی مصیبت لائے ہیں۔ انہوں نے اس روایت کو ابن عجلان سے، سعید بن مسیّب کی سند سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔ ہمیں یہ حدیث جعفر بن محمد الثعلبی نے خالد بن حیان رقی سے بیان کی ہے۔"

(٤٤٣) اسناده صحيح: سنن الترمذي، كتاب الصلاة، باب رجاء في كراهية التشبيك بين الاصابع في الصلاة: ٣٨٦.

(٤٤٤) سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب النهي عن الاشتباك اذا خرج الى المسجد: ١٥٠٥.

٤٤٥ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَلَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْوِيَ ، عَنِّي بِهٰذَا الْخَبَرِ إِلَّا عَلٰى هٰذِهِ الصِّيْغَةِ ، فَإِنَّ هٰذَا إِسْنَادٌ مَقْلُوْبٌ . فَيُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ الصَّحِيْحَ مَا رَوَاهُ أَنَسُ بْنُ عَيَاضٍ . لِأَنَّ دَاوُدَ بْنَ قَيْسٍ أَسْقَطَ مِنَ الْإِسْنَادِ أَبَا سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيَّ ، فَقَالَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْ ثُمَامَةَ . وَأَمَّا ابْنُ عَجْلَانَ فَقَدْ وَهَمَ فِي الْإِسْنَادِ وَخَلَّطَ فِيْهِ . فَمَرَّةً يَقُوْلُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمَرَّةً يُرْسِلُهُ وَمَرَّةً يَقُوْلُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ كَعْبٍ. وَابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ قَدْ بَيَّنَ أَنَّ الْمَقْبَرِيَّ سَعِيْدَ بْنَ أَبِيْ سَعِيْدٍ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سَالِمٍ ، وَهُوَ عِنْدِيْ سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ . إِلَّا أَنَّهُ غَلَطَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، فَقَالَ: عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ كَعْبٍ . وَدَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، وَ أَنَسِ بْنِ عَيَّاضٍ جَمِيْعًا قَدِ اتَّفَقَا عَلٰى أَنَّ الْخَبَرَ إِنَّمَا هُوَ عَنْ أَبِيْ ثُمَامَةَ .

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : میں کسی شخص کے لیے حلال نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ سے یہ حدیث بیان کرے سوائے اس صیغے کے۔ کیونکہ یہ سند مقلوب ہے۔ اور صحیح کے مشابہ، ابوداؤد بن قیس نے سند سے ابوسعید مقبری کو گرادیا ہے اور اسے سعد بن اسحاق کی سند سے براہ راست حضرت ابوثمامہ سے بیان کیا ہے۔ جبکہ ابن عجلان کو اس سند میں وہم ہوا ہے اور انہوں نے اس کو خلط ملط کر دیا ہے۔ لہٰذا کبھی وہ اس روایت کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں ۔کبھی اسے مرسل روایت کرتے ہیں اور کبھی (سعد کی بجائے) سعید عن کعب بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ ابن ابی ذئب نے بیان کیا ہے کہ سعید بن ابی سعید مقبری سے یہ روایت بنی سالم کے ایک شخص سے بیان کی ہے۔ میرے نزدیک وہ شخص سعد بن اسحاق ہے مگر وہ سعد بن اسحاق کے بارے میں غلطی کر گئے ہیں اور کہہ دیا ہے کہ سعد اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا کعب سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔ جبکہ داؤد بن قیس اور انس بن عیاض، دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ یہ روایت حضرت ابوثمامہ سے روایت کی گئی ہے۔''

٤٤٦ـ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِي الْمَقْبُرِيُّ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى بَيْتِهِ ، وَلَا يَقُوْلُ هٰذَا ـ يَعْنِي يُشَبِّكُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ـ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرُّخَامِيُّ ، نَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ ،

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے وضو کیا پھر نماز کی ادائیگی کے ارادے سے نکلا تو وہ گھر واپس آنے تک نماز ہی کے حکم میں ہے لہٰذا وہ ایسے نہ کرے یعنی اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں نہ ڈالے۔''

(٤٤٥) اسناده صحيح: مسند احمد: ٣/٤٢، ٥٤ـ اس میں راوی ابوثمامہ ہیں۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ . وَرَوَاهُ شَرِيْكٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

٤٤٧ـ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ ، فَلَا يَقُلْ هٰكَذَا: وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کرے پھر وہ (نماز کے لیے) مسجد میں آئے تو وہ واپس لوٹنے تک نماز ہی میں ہوتا ہے، لہٰذا وہ اس طرح نہ کرے، اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈالا (یعنی تشبیک کر کے دکھائی)

۴۷ ...... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ إِلَى الصَّلَاةِ

نماز کی ادائیگی کے لیے جاتے ہوئے دعا پڑھنے کا بیان

٤٤٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: فَأَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ فِي سَمْعِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ فِي بَصَرِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا ، وَمِنْ أَمَامِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْراً ، وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا ، اللّٰهُمَّ أَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: كَانَ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ (ایک رات) رسول اللہ ﷺ کے پاس سوئے۔ وہ فرماتے ہیں: چنانچہ (صبح کے وقت) موذن آپ کے پاس آیا تو آپ یہ دعا پڑھتے ہوئے نماز کے لیے چل پڑے: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ فِي سَمْعِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ فِي بَصَرِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا ، وَمِنْ أَمَامِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْراً ، وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا ، اللّٰهُمَّ أَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا . ''اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما دے، اور

(٤٤٦) اسناده صحيح: سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب النهي عن الاشتباك اذا خرج الى المسجد: ١٤٠٦ـ سنن الترمذي: ٣٨٤.
(٤٤٧) سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب النهي عن الاشتباك اذا خرج الى المسجد: ١٤٠٦ـ سنن الترمذي: ٣٨٤.

شَـیْءٌ فَـإِنَّ حَبِیْـبَ بْنَ أَبِی ثَابِتٍ مُدَلِّسٌ ، وَلَـمْ أَقِفْ هَلْ سَمِعَ حَبِیْبٌ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ أَمْ لَا؟ ثُمَّ نَظَرْتُ ، فَإِذَا أَبُوْ عَـوَانَةَ رَوَاهُ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ أَبِی ثَابِتٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ .

میری زبان میں نور کر دے، اور میری سماعت میں نور کر دے، اور میری بصارت میں نور فرما دے، اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے۔ اے اللہ! میرے لیے نور کو عظیم کر دے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس اسناد کے متعلق میرا دل مطمئن نہیں ہے۔ کیونکہ حبیب بن ابی ثابت مدلس ہے اور مجھے علم نہیں ہو سکا کہ آیا حبیب نے یہ روایت محمد بن علی سے سنی ہے یا نہیں؟ پھر میں نے (روایات میں) غور وفکر کیا تو (معلوم ہوا کہ) ابوعوانہ یہ روایت حصین کے واسطے سے حبیب بن ابی ثابت سے بیان کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں: حدثنی محمد بن علی مجھے محمد بن علی نے حدیث بیان کی (یعنی مدلس راوی نے اپنے سماع کی صراحت کر دی ہے)''

فوائد:......

۱۔ مسجد جاتے وقت مذکورہ دعا کا اہتمام کرنا مسنون و مستحب فعل ہے۔

۲۔ علماء بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے تمام اعضاء اور تمام جہات میں نور کے سوال سے حق کا بیان حق کی روشنی اور اس کی ہدایت طلبی مقصود ہے۔

اور آپ نے اپنے تمام اعضاء، جسم، تصرفات وانفعالات، حالات اور (اوپر، نیچے، دائیں بائیں، آگے پیچھے) تمام جہات میں نور کا سوال اس لیے کیا کہ کوئی چیز اور حصہ کج روی کا شکار نہ ہو (اور انسان شریعت کے مکمل تابع رہے۔)(شرح النووی: ٦/ ٤٤)

۳۔ علامہ سندھی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، اس نور سے مراد یا تو نیکی کی ہدایت اور توفیق ہے اور یہ توفیق تمام اعضا کو شامل ہے کیونکہ نیکی کے آثار تمام اعضاء میں ظاہر ہوتے ہیں یا اس نور سے مقصود حقیقی نور ہے کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اعضاء کو نور سے منور کرے گا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پیروکار اس دن کے سخت اندھیرے میں روشنی حاصل کریں گے۔ (شرح سنن النسائی: ٢/ ٢٩٤)

---

(٤٤٨) صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء اذا انتبه من اللیل: ٦٣١٦۔ صحیح مسلم: ٧٦٣۔ سنن النسائی: ١١٢١۔ سنن ابی داود: ١٣٥٣۔ مسند احمد: ١/ ٣٥٠، ٣٧٣.

٤٤٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ ، نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِيْ ثَابِتٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات بسر کی۔ پھر پوری حدیث بیان کی اس حدیث کی سند میں محمد بن علی نے اپنے سماع کی وضاحت کر دی ہے۔''

٣٧ ...... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ لِلصَّلَاةِ .

نماز کی ادائیگی کے لیے مساجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت کا بیان

٤٥٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِيُّ ، أَخْبَرَنَا عَبَّادٌ ـيَعْنِي ابْنَ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيَّ- عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ..........

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْتُهُ أَقْصٰى بَيْتٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . فَتَوَجَّعْتُ لَهُ ، فَقُلْتُ يَا فُلَانُ: لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَقِيْكَ الرَّمْضَاءَ وَيَرْفَعُكَ مِنَ الرُّقَعِ وَيَقِيْكَ هَوَامَّ الْأَرْضِ ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ بَيْتِي مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ ، قَالَ فَحَمَلْتُ بِهِ حَمْلًا حَتّٰى أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ . قَالَ: فَدَعَاهُ ، فَسَأَلَهُ ، وَذَكَرَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَذَكَرَ أَنَّهُ يَرْجُوْ فِيْ أَثَرِهِ . فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ .

''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کا گھر مدینہ منورہ میں (مسجد نبوی سے) سب سے دور تھا (اس کے باوجود) اس کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز باجماعت فوت نہیں ہوتی تھی۔ مجھے (اس کی مشقت کی بنا پر) اس پر بڑا ترس آیا۔ تو میں نے اسے کہا: اے فلان! اگر تم ایک گدھا خرید لو (تو تمہارے لیے بہت بہتر ہے) وہ تمہیں تپتی ہوئی گرم زمین سے بچائے گا، (تمہیں ٹھوکر لگنے سے محفوظ کرے گا اور تجھے زمینی کیڑے مکوڑوں سے بچائے گا۔ تو اس نے انہیں جواب دیا: بلاشبہ میں، اللہ کی قسم! یہ پسند نہیں کرتا کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر کے ساتھ متصل ہو۔ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات سخت گراں گزری حتی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ بات بیان کی۔ کہتے ہیں:

(٤٤٩) صحيح البخاری، كتاب الدعوات، باب الدعاء اذا انتبه من الليل: ٦٣١٦ـ صحيح مسلم: ٧٦٣ـ سنن ابی داود: ٨٥٠ـ سنن النسائی: ١١٢١ـ مسند احمد: ٣٧٣،٣٥٠/١.

(٣٥٠) صحيح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل كثرة الخطا الى المساجد: ٦٦٣ـ سنن ابن ماجه: ٧٨٣ـ سنن الدارمی: ١٢٨٤ـ مسند احمد: ١٣٣/٥ـ ابو داؤد: ٥٥٧.

چنانچہ نبی ﷺ نے اسے بلا کر اس کے متعلق پوچھا تو اس نے اسی طرح جواب دیا اور کہا کہ وہ اپنے پیدل چل کر آنے میں ثواب کی امید رکھتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: بے شک تمہیں وہی ثواب ملے گا جس کی تو نے امید رکھی ہے۔''

٤٥١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَأَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ قُرْبَ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا بَنِي سَلَمَةَ أَرَدْتُمْ أَنْ تَحُوْلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ. فَقَالَ: يَا بَنِيْ سَلَمَةَ دِيَارَكُمْ، تُكْتَبُ اٰثَارُكُمْ، قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَدْ خَرَّجْتُ بَابَ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي كِتَابِ الْإِمَامَةِ بِتَمَامِهِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسجد نبوی کے پاس کچھ علاقہ خالی ہو گیا تو بنیسلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا رسول اللہ ﷺ کو ان کے ارادے کی اطلاع ہوئی تو فرمایا: اے بنی سلمہ! کیا تم نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: اے بنی سلمہ! اپنے گھروں ہی میں ٹھہرے رہو، تمہارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں (یعنی پیدل چل کر مسجد آنے کا ثواب لکھا جاتا ہے) آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔'' میں نے ''مساجد کی طرف چل کر جانے کا مکمل باب کتاب الامامۃ میں بیان کیا ہے۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز کے لیے پیدل چل کر آنے اور واپس جانے والے نمازی حضرات کو اجر وثواب ملتا ہے اور جو شخص نماز کے لیے جتنی دور سے آئے اسے اتنا ہی زیادہ اجر ملتا ہے۔

١۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِنَّ اَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِيْ الصَّلَاةِ، أَبْعَدُهُمْ اِلَيْهِ مَمْشًى، فَأَبْعَدُهُمْ)) ''بلاشبہ نماز میں سب سے زیادہ اجر کا مستحق وہ شخص ہے جو نمازیوں میں سے سب سے دور سے پیدل چل کر آئے۔'' (بخاری: ٦٥١، مسلم: ٦٦٢)

٢۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهِ، ثُمَّ مَشٰى اِلٰى بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ، لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ، كَانَتْ خُطْوَتَاهُ اِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً، وَالْأُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً)) ''جو شخص اپنے گھر سے باوضو ہو کر کسی فرض نماز کی ادائیگی کے لیے کسی مسجد کی

(٤٥١) صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل کثرة الخطا الی المساجد: ٦٦٥۔ مسند احمد: ٣/٣٣٢، ٣٧١، ٣٩٠.

طرف پیدل چلتا ہے، تو اس کے دونوں قدموں میں سے ایک قدم گناہ مٹاتا اور دوسرا قدم درجہ بلند کرتا ہے۔''

(مسلم: ٦٦٦)

لہٰذا مساجد کے قریب رہائش اختیار کرنے کے بجائے مساجد سے دور رہائش اختیار کرنا افضل ہے۔ مگر یہ اس وقت ہے جب کوئی شخص نماز با جماعت مسجد میں ادا کرتا ہو۔ مسجد سے دور ہونے کی وجہ سے اگر کسی کی جماعت چھوٹ جاتی ہو تو ایسی صورت میں نماز باجماعت پانے کے لیے مسجد کے قریب رہائش اختیار کرنا زیادہ مناسب ہے کیونکہ جلبِ منفعت پر دفعِ مضرت مقدم ہے۔

۷۴ ......بَابُ السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَسْأَلَةِ اللّٰهِ فَتْحَ أَبْوَابِ الرَّحْمَةِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں داخل ہوتے وقت نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجنے اور اللہ تعالیٰ سے رحمت کے دروازے کھول دینے کی دعا کرنے کا بیان

٤٥٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ - يَعْنِي الْحَنَفِيَّ- نَا الضَّحَّاكُ- وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ- حَدَّثَنِي سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ وَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ وَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور یہ دعا پڑھے: "اللھم افتح لی ابواب رحمتك" ''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔'' اور جب وہ مسجد سے باہر نکلے تو اسے نبی ﷺ پر سلام پڑھنا چاہیے نیز یہ دعا پڑھے: "اللھم اجرنی من الشیطان الرجیم" ''اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ فرما۔''

فوائد:...... ۱۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت اس دعا کا اہتمام کرنا مستحب عمل ہے۔ (نووی: ٥/ ٣٢٣)

۲۔ طیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مسجد میں داخل ہوتے وقت، رحمت کی دعا کرنا اور نکلتے وقت فضل کا سوال کرنے میں راز یہ ہے کہ جو شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے، وہ ایسے اعمال بجا لاتا ہے جو اسے ثواب اور جنت کے قریب کر دیتے ہیں، سو مسجد میں داخل ہوتے وقت رحمت طلبی زیادہ مناسب ہے اور مسجد سے نکلنے پر نمازی رزق حلال کے حصول میں مصروف ہو جاتا ہے، لہٰذا مسجد سے نکلتے وقت اللہ تعالیٰ کے فضل کا سوال کرنا اولیٰ ہے۔ (عون المعبود: ٢/ ١٠٥)

---

(٤٥٢) اسناده صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعة، باب الدعاء عند دخول المسجد: ٧٧٣ـ وابن حبان: ٢٠٤٥، ٢٠٤٨ـ الحاكم: ١/ ٢٠٦.

٧٥ ......بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْاِنْتِهَاءِ إِلَى الصَّفِّ قَبْلَ تَكْبِيرَةِ الْإِفْتِتَاحِ .

افتتاحی تکبیر (تکبیر تحریمہ) سے پہلے صف تک پہنچ کر دعا مانگنے کا بیان

٤٥٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، نَا عَبْدُالْعَزِيزِ ـيَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ـ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَائِذٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ..........

سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِنَا ، فَقَالَ حِينَ انْتَهَى إِلَى الصَّفِّ: اللّٰهُمَّ اٰتِنِي أَفْضَلَ مَا تُؤْتِي عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ . فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ . قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفاً ، قَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذًا تُعْقَرُ جَوَادَكَ وَتُسْتَشْهَدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ .

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نماز کے لیے آیا جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھا رہے تھے، جب وہ صف تک پہنچا تو اس نے یہ دعا مانگی، اے اللہ! مجھے اس سے افضل (مقام) عطا فرما جو تو اپنے نیک بندوں کو عطا فرمائے گا۔ پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو پوچھا: ابھی ابھی کون بول رہا تھا۔ اس شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ میں ہوں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو تمہارے عمدہ گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں گی اور تم اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے۔''

٧٦ ...... بَابُ إِيْجَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِلصَّلَاةِ .

نماز کے لیے قبلہ رخ ہونا واجب ہے

٤٥٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسٰى ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جُنَيْدٍ ، نَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا تو اس نے نماز پڑھی پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو مکمل وضو کرو پھر قبلہ رخ ہو کر اللہ اکبر کہو۔ اور انہوں نے

(٤٥٣) اسناده ضعيف: اخرجه الحاكم: ٢٠٦/١ـ وابن حبان: ٤٦٤٠ـ والبخاری فی التاريخ الكبير: ٢٢٢/١ـ ومسند ابی يعلى: ٦٩٧ـ ضعيف الترغيب: ٨٥٥.

(٤٥٤) صحيح البخاری، كتاب الاستئذان، باب من رد فقال عليك السلام: ٦٢٥١ـ ومسلم: ٣٩٧ـ باب وجوب قراءة الفاتحه من كل ركعة۔ سنن ابن ماجه: ١٠٦٠ـ وابو داؤد: ٨٥٦ـ الترمذی: ٢٦٩٢.

بِطُوْلِهِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ . پوری حدیث بیان کی ۔ یہ ابن نمیر کی روایت کے الفاظ ہیں۔“

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز میں قبلہ رخ ہونا واجب ہے، البتہ عجز اور خوف کی حالت میں نفل نماز میں قبلہ رو ہونا واجب نہیں۔ تمام اہل اسلام کا اس مسئلہ پر اجماع ہے، نیز قرآن وسنت کے متواتر دلائل اس وجوب پر دال ہیں۔(نیل الاوطار: ۲/ ۱۷۰)

۷۷ ......بَابُ إِحْدَاثِ النِّيَّةِ عِنْدَ دُخُوْلِ كُلِّ صَلَاةٍ

ہر نماز کے داخل ہونے پر تجدید نیت کا بیان

يُرِيْدُهَا الْمَرْءُ فَيَنْوِيْهَا بِعَيْنِهَا فَرِيْضَةً كَانَتْ أَوْ نَافِلَةً ، إِذِ الْأَعْمَالُ إِنَّمَا تَكُوْنُ بِالنِّيَّةِ ، وَإِنَّمَا يَكُوْنُ الْمَرْءُ مَا يَنْوِيْ بِحُكْمِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى ﷺ .

ہر نماز کی ادائیگی کے وقت نمازی خاص اسی نماز کی نیت کرے گا خواہ وہ فرض نماز ہو یا نفل، کیونکہ اعمال کی قبولیت کا دارومدار نیت پر ہے، اور بلاشبہ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق آدمی کو وہی (اجروثواب) ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔

٤٥٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَدِيِّ الْحَارِثِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ..........

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ ، قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ . زَادَ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ: وَإِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰى .

”جناب علقمہ بن وقاص لیثیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ فرما رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کی قبولیت کا دارومدار نیت پر ہے۔“ یحییٰ بن حبیب نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے: ”اور بلاشبہ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔“

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز شروع کرنے سے قبل نماز کی نیت کرنا لازم ہے، لہٰذا نماز کا صحیح ہونا صحت نیت پر موقوف ہے، نیز نیت کے کوئی مخصوص الفاظ نہیں، بلکہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے لہٰذا لوگوں میں رائج نیت کے الفاظ من گھڑت ہیں اور ان کے بارے میں کوئی دلیل قرآن وسنت میں وارد نہیں ہے۔

۷۸ ......بَابُ الْبَدْءِ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ قَبْلَ التَّكْبِيْرِ ،

نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہنے سے پہلے رفع الیدین سے ابتداء کرنے کا بیان

٤٥٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

(٤٥٥)صحيح البخاری، کتاب بدء الوحی باب بدء الوحی: ١ـ صحيح مسلم: ١٩٠٧ـ سنن الترمذی: ١٦٤٧ـ سنن النسائی: ٧٥ـ سنن ابی داود: ٢٢٠١ـ سنن ابن ماجه: ٤٢٢٧ـ مسند احمد: ١٦٣.

حَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ............

ابْنَ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا بِحَذْوِ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَلَا يَفْعَلُهُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک بلند کرتے پھر اللہ اکبر کہتے۔ پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تو اسی طرح (رفع یدین) کرتے، پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح (رفع الیدین) کرتے۔ اور جب سجدوں سے اپنا سرمبارک اٹھاتے تو رفع یدین نہیں کرتے تھے۔''

فوائد :......سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز شروع کرتے، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے اور اسی طرح نبی ﷺ دو رکعات پڑھ کر اُٹھتے وقت بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جیسا صحیح بخاری رقم: ۷۳۶ میں سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور نبی کریم ﷺ سے اس مبارک عمل کا ترک و نسخ ثابت نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ الباری صحیح بخاری میں دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی احادیث لائے ہیں، ایک سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جو اوائل مدینہ سے آخر عمر تک آپ ﷺ کے ساتھ رہے اور دوسرے صحابی سیّدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ جو نبی کریم ﷺ کی آخر عمر میں مسلمان ہوئے۔ اور یہ دونوں صحابی نبی ﷺ کی اس سنت مبارکہ کے ناقل ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے یہ عمل مبارک ساری زندگی کیا۔ اسی طرح عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود ساری زندگی عامل رفع الیدین رہے جیسا کہ صحیح بخاری میں ان کے مولیٰ نافع جو کہ ۴۴ھ میں مسلمان ہوئے (تاریخ اسلام للذہبی ج ۴، ص۱۲) ان سے بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح اس عمل کا دوام نبی کریم ﷺ کی دیگر احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہے جیسا کہ السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲، ص۷۳۔ یہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور شرح ابن سیّد الناس: ۲/۲۱۷ میں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سنن الدارقطنی ج ۱، ص۲۹۲ میں مروی ہے۔

۷۹...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِی رَفْعِ الْيَدَيْنِ تَحْتَ الثِّيَابِ فِی الْبَرْدِ وَتَرْكِ إِخْرَاجِهِمَا مِنَ الثِّيَابِ عِنْدَ رَفْعِهِمَا .

سردیوں میں کپڑوں کے نیچے سے رفع الیدین کرنے کی رخصت کا بیان اور دونوں (ہاتھوں) کو رفع الیدین کرتے وقت کپڑے سے باہر نکالنے کو ترک کرنا

(۴۵۶) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین فی التکبیرة الاولی مع الافتتاح: ۷۳۵۔ صحیح مسلم: ۳۹۰۔ سنن النسائی: ۸۷۷۔ سنن ابی داود: ۷۲۱۔ مسند احمد: ۲/۸،۱۸،۶۲۔ مؤطا امام مالک: ۱۹۶۔ سنن الدارمی: ۱۲۵۰،۱۳۰۸.

٤٥٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابِهٖ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُوْنَ أَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ .

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کے ساتھ نماز پڑھی تو میں نے انہیں اپنی ٹوپی والی قمیصوں (یا جبوں) میں رفع یدین کرتے دیکھا۔''

فوائد :......سخت سردی میں اگر نمازی حضرات گرم چادروں وغیرہ میں لپٹے ہوں تو رفع الیدین کے وقت ہاتھوں کو چادروں سے باہر نکالنا ضروری نہیں بلکہ چادروں میں ہاتھوں کو اٹھانا ہی کافی ہے اور اس عمل سے اس مسنون فعل کی تعمیل ہو جاتی ہے۔اس سے رفع الیدین کے اہتمام کا اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے۔

٨٠ ...... بَابُ نَشْرِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ .

نماز میں رفع یدین کرتے وقت انگلیاں کھولنے کا بیان

٤٥٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، نَا مَالَا أُحْصِي مِنْ مَرَّةٍ إِمْلَاءً وَقِرَاءَةً ، قَالَ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْشُرُ أَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ نَشْرًا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَبْلَ رِحْلَتِنَا إِلَى الْعِرَاقِ ، حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْهُ . قَالَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ نَشَرَ أَصَابِعَهُ نَشْرًا .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنی انگلیوں کو خوب کھول کر رکھا کرتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب محمد بن رافع نے ہمیں یہ حدیث ہمارے عراق کی طرف سفر کرنے سے پہلے بیان کی ، انہوں نے فرمایا: ہمیں عبداللہ بن سعید اشج ابوسعید کندی نے حدیث بیان کی ، سوائے اس کے کہ انہوں نے (اپنی روایت میں) فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنی انگلیوں کو خوب اچھی طرح کھول لیتے۔''

---

(٤٥٧) اسناده صحيح: سنن نسائي، كتاب التطبيق، باب موضع اليدين عند الجلوس للتشهد الاول: ١١٥٩ـ وابن ماجه: ٨٦٧ـ وابو داؤد: ٧٢٣ـ وأحمد: ٣١٦/٤،٣١٨.

(٤٥٨) اسناده ضعيف: سنن الترمذي، كتاب الصلاة، باب ماجاء في نشر الاصابع عند التكبير: ٢٢٢ـ امام ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ نے ''یحییٰ بن یمان'' کے سيئ الحفظ ہونے کی وجہ سے سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ابن حبان: ١٧٦٩ـ الحاكم: ٣٥٩/١.

٤٥٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا أَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ..........

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ: ثَلَاثٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ بِهِنَّ، تَرَكَهُنَّ النَّاسُ، كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ هٰكَذَا ـ وَأَشَارَ أَبُوْ عَامِرٍ بِيَدِهِ وَلَمْ يُفَرِّجْ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَلَمْ يَضُمَّهَا وَقَالَ: هٰكَذَا أَرَانَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَأَشَارَ لَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ تَفْرِيْجاً لَيْسَ بِالْوَاسِعِ وَلَمْ يَضُمَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَلَا بَاعَدَ بَيْنَهُمَا، رَفَعَ يَدَيْهِ فَوْقَ رَأْسِهِ مَدًّا ـ وَكَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ هُنَيَّةً يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ فَضْلِهِ وَكَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا سَجَدَ وَرَفَعَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ هٰذِهِ الشَّكَّةُ شَكَّةٌ سَمِجَةٌ بِحَالٍ، مَا أَدْرِيْ مِمَّنْ هِيَ: وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ إِنَّمَا هِيَ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا لَيْسَ فِيْهِ شَكٌّ وَلَا ارْتِيَابٌ أَنْ يَّرْفَعَ الْمُصَلِّي يَدَيْهِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ فَوْقَ رَأْسِهِ .

''جناب سعید بن سمعان بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس بنی زریق کی مسجد میں تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے، لوگوں نے انہیں ترک کر دیا ہے۔ آپ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ ایسے کرتے، ابو عامر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے دکھایا، اور اپنی انگلیوں کے درمیان نہ زیادہ فاصلہ رکھا اور نہ انہیں ملایا۔ (بلکہ درمیانی حالت میں رکھا) اور کہا کہ ابن ابی ذئب نے ہمیں اسی طرح کر کے دکھایا تھا۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: (ہمارے استاد) یحییٰ بن حکیم نے ہمیں اشارہ کر کے دکھایا تو اپنے ہاتھ بلند کیے اور اپنی انگلیوں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ نہ کیا اور نہ انگلیوں کو آپس میں ملایا اور نہ ان کے درمیان دوری ڈالی۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے اوپر تک بلند کیا۔ اور نبی اکرم ﷺ قراءت کرنے سے پہلے تھوڑی دیر خاموش کھڑے رہتے اور اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل و کرم کا سوال کرتے، اور آپ ﷺ نماز میں جب بھی سجدہ کرتے اور سجدے سے اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے:'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الجھاؤ ہر حال میں بڑا شدید الجھاؤ ہے، مجھے معلوم نہیں کہ یہ کس راوی کی طرف سے ہے۔ جبکہ ان الفاظ میں کہ آپ نے اپنے ہاتھ خوب بلند کیے'' کوئی شک و شبہ نہیں کہ نمازی، نماز کی ابتداء میں اپنے ہاتھ اپنے سر سے بلند کرے۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ رفع الیدین کرتے وقت ہاتھوں کی انگلیاں نہ بہت زیادہ کشادہ ہوں اور نہ

(٤٥٩) اسناده صحيح: سنن النسائي، كتاب الافتتاح، باب رفع اليدين مدا: ٨٨٣ـ ابو داؤد: ٧٥٣ـ مسند احمد: ٢/ ٥٠٠ـ وابن حبان: ١٧٦٦ـ الحاكم: ١/ ٣٣٦،٣٥٩.

بالکل آپس میں جڑی ہوں بلکہ درمیانی حالت میں کھلی ہوئی ہونی چاہئیں۔ نیز جس روایت میں وضاحت ہے کہ آپ ﷺ رفع الیدین کے وقت مبالغہ کی حد تک ہاتھوں کی انگلیاں کھولتے تھے وہ روایت ضعیف ہے۔ (انظر: ٤٥٨)

٤٦٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيٰى عَنِ بْنِ أَبِىْ ذِئْبٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْبَسْطَامِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِىْ فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِىْ ذِئْبٍ..........

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، قَالَا: رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا ، وَلَمْ يُشَبِّكَا وَلَيْسَ فِى حَدِيْثِهِمَا قِصَّةُ ابْنِ أَبِى ذِئْبٍ أَنَّهُ أَرَاهُمْ صِفَةَ تَفْرِيْجِ الْأَصَابِعِ أَوْ ضَمَّهَا .

''جناب سعید بن سمعان ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں تو انہوں نے مکمل حدیث بیان کی ۔ (جناب ابن ابی ذئب کے دونوں شاگرد : یحییٰ اور ابن ابی فدیک) کہتے ہیں: ''آپ نے اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے بلند کیے۔'' دونوں نے کوئی الجھاؤ بیان نہیں کیا اور ان دونوں کی روایت میں ابن ابی ذئب کا قصہ مذکورہ نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے شاگردوں کو انگلیاں کھولنے یا بند کرنے کی کیفیت دکھائی تھی۔''

٨١ ......بَابُ التَّكْبِيْرِ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

نماز شروع کرنے کے لیے اللہ اکبر کہنے کا بیان

٤٦١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِى الْمَقْبُرِىِّ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَدَّ عَلَيْهِ ، فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ، حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِى بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَعْلَمُ غَيْرَ هٰذَا . فَقَالَ: إِذَا

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے (آپ کے بعد) ایک شخص آیا، اس نے نماز پڑھی (پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور) آپ کو سلام عرض کیا، آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی (وہ دوبارہ پڑھ کر آیا تو آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا)

---

(٤٦٠) انظر الحديث السابق.

(٤٦١) صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب وجوب القراءة للامام والمأموم فى الصلوات كلها: ٧٥٧۔ صحيح مسلم: ٣٩٧۔ سنن الترمذى: ٣٠٣۔ سنن النسائى: ٨٧٨٤۔ سنن ابى داود: ٨٥٦۔ مسند احمد: ٤٣٢/٢.

قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِساً ، وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ .

حتی کہ آپ نے تین بار ایسے کیا (اسے واپس لوٹایا اور اس نے نماز پڑھی) تو اس شخص نے عرض کی: (اے اللہ کے رسول!) اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر معبوث فرمایا ہے میں اس کے علاوہ (نماز کا طریقہ) نہیں جانتا (لہٰذا آپ مجھے درست طریقہ سکھا دیں) تو آپ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے (قبلہ رخ) کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو، پھر جو حصہ تمہیں قرآن مجید سے آسان لگے اس کی تلاوت کرو، پھر پورے اطمینان وسکون سے رکوع کرو، پھر اٹھو حتی کہ اعتدال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ، پھر مکمل اطمینان وسکون کے ساتھ سجدہ کرو، پھر سجدے سے سر اٹھاؤ تو پورے اطمینان سے بیٹھ جاؤ، اور اپنی پوری نماز میں اسی طرح (اطمینان وسکون اختیار) کرو۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: یہ بندار کی روایت ہے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ کہنا واجب ہے، نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مالک، ثوری، شافعی، ابوحنیفہ، احمد رحمہم اللہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ سمیت جمیع علماء کا موقف ہے کہ تکبیر تحریمہ کہنا واجب ہے البتہ ابن مسیّب، حسن بصری، زہری، قتادہ، حکم اور اوزاعی رحمہم اللہ کا موقف ہے کہ تکبیر تحریمہ سنت ہے، واجب نہیں لیکن موخر الذکر علماء کا موقف درست نہیں کیونکہ صحیح احادیث تکبیر تحریمہ کے وجوب کی دلیل ہیں۔ (شرح النووی: ٤/ ٩٥)

٨٢ ...... بَابُ ذِكْرُ الدُّعَاءِ بَيْنَ تَكْبِيْرَةِ الْإِفْتِتَاحِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ

افتتاحی تکبیر اور قراءت کے درمیان دعا مانگنے کا بیان

٤٦٢۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا اَبُوْبَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَ أَبُوْ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ ، جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنَ ابْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ ....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے

(٤٦٢) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبى ﷺ ودعائه بالليل: ٧٧١۔ ابو داؤد: ٧٦٠، ١٥٠٩۔ الترمذى: ٣٤٢٢، ٢٦٦۔ وأحمد: ١/ ١٠٢، ١٠٣.

قَالَ: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ . اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ . لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَاَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ . اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ، اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ، ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ ، فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهُ لَا يَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ . وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ ، وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرَّ لَيْسَ إِلَيْكَ ، اَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ اِلَيْكَ . قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ .

پھر یہ دُعا پڑھتے: وَجَّهْتُ ...... أَتُوْبُ اِلَيْكَ میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کر دیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو یکسو ہو کر پیدا فرمایا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بلاشبہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔تو ہی میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اقرار و اعتراف کرتا ہوں لہٰذا تو میرے تمام گناہ معاف فرما دے، بے شک تیرے سوا کوئی ذات گناہوں کو نہیں بخشتی اور مجھے عمدہ و بہترین اخلاق اپنانے کی توفیق عطا فرما، عمدہ اخلاق کی توفیق تو ہی دیتا ہے، اور مجھے بُرے اخلاق سے پھیر دے، صرف تو ہی بُرے اخلاق سے پھیر سکتا ہے، میں (احکام بجا لانے کے لیے) حاضر ہوں اور فرماں برداری کے لیے کمر بستہ ہوں، ساری خیر و بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے، اور برائی کی نسبت تیری طرف نہیں ہے، میں تیری توفیق سے قائم ہوں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے، تو بہت بابرکت ہے اور تیری ذات بڑی بلند ہے، میں تجھ سے معافی کا طلب گار ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں (توبہ کرتا ہوں)۔'' ابوصالح کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔''

٤٦٣ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ وَعَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنَ عَنِ الْأَعْرَجِ

''امام صاحب اپنے استاد محمد بن یحییٰ سے مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔ جناب محمد یحییٰ فرماتے ہیں: (میرے اساتذہ میں سے) ایک دوسرے سے کچھ الفاظ کا اضافہ بیان کرتے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ کا

بِهٰـذَا الْـإِسْـنَادِ مِثْلَهُ:قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: وَأَحَـدُهُـمْ يَـزِيْـدُ عَـلٰـى صَاحِبِهِ الْحَرْفَ وَالشَّـيْءَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ: وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَيْ لَيْسَ مِمَّا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَيْكَ .

یہ فرمان اور شر کی نسبت تیری طرف نہیں ہے، کا مطلب یہ ہے کہ شر ان چیزوں میں سے نہیں جن سے تیرا تقرب حاصل کیا جاتا ہے۔''

فوائد :......آغاز نماز میں رسول اللہ ﷺ سے نماز استفتاح کی کئی دعائیں مسنون ہیں ان سے کسی ایک دعا کا اہتمام کرنا مستحب فعل ہے، نیز مذکورہ دعا کا اہتمام کرنا بھی مسنون و مستحب ہے۔

٨٣ ......بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ إِغْفَالِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الدُّعَاءَ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ غَيْرُ جَائِزٍ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

ان لوگوں کی غفلت کے بیان کا ذکر جو گمان کرتے ہیں کہ فرض نماز میں قرآنی دعاؤں کے علاوہ دعائیں مانگنا جائز نہیں ہے

وَهٰـذَا الْقَوْلُ خِلَافَ سُنَنِ النَّبِيِّ ﷺ الثَّـابِتَةِ ، قَدْ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فِـي أَوَّلِ صَلَاتِهِ وَوَسْطِهَا وَاٰخِرِهَا بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ

اور یہ قول نبی اکرم ﷺ کی ثابت سنتوں کے مخالف ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز کے شروع، اس کے درمیان اور نماز کے آخر میں قرآنی دعاؤں کے علاوہ دعائیں مانگی ہیں۔

٤٦٤۔ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَبَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقِ الْخَوْلَانِيُّ ، قَـالَا ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ..........

عَـنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضي الله عنه: عَن رَّسُوْلِ الـلّٰـهِ ﷺ أَنَّـهُ كَـانَ إِذَا قَـامَ إِلَـى الصَّلَاةِ الْـمَـكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَيَقُوْلُ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بَـعْـدَ التَّـكْبِيْرِ: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّـمَـاوَاتِ وَالْأَرْضَ ، فَـذَكَـرَ الْحَدِيْثَ

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اللہ اکبر کہنے کے بعد جب نماز شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔ ''وجهت وجهي..........'' میں نے اپنا چہرہ اس ذاتِ اقدس کی طرف متوجہ کرلیا جس نے آسمانوں

(٤٦٣) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب الدعاء فی صلاة اللیل وقیامه: ٧٧١٠.

(٤٦٤) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب الدعاء فی صلاة اللیل وقیامه: ٧٧١٠۔ سنن الترمذی: ٣٤٢٢۔ سنن النسائی: ٨٨٧۔ سنن ابی داود: ٧٦٠۔ مسند احمد: ١/١٠٢،١٠٣۔ سنن الدارمی: ١٢٣٨.

بِطُوْلِهِ . وَقَالَ: وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ . وَلَمْ يَذْكُرَا: وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ . وَلَا: وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ .

اور زمین کو پیدا فرمایا ہے۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی اور فرمایا: ''اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔''امام صاحب کے اساتذہ کرام جناب ربیع بن سلیمان اور بحر بن نصر) دونوں نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے:''اور مجھے بہترین اخلاق کی راہ دکھا، بہترین اخلاق کی راہنمائی تیرے سوا کوئی نہیں کرتا۔''اور نہ یہ الفاظ روایت کیے ہیں:''اور مجھے برے اخلاق سے پھیر دے، برے اخلاق کو تیرے سوا کوئی ذات نہیں پھیر سکتی۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ فرض نماز میں دوران قیام قرآن کے سوا دیگر ادعیہ کا اہتمام بھی مسنون ہے، اور جو لوگ کہتے ہیں کہ فرض نماز میں قرآن کی تلاوت کے سوا کسی دعا کا اہتمام کرنا ناجائز ہے، ان کا موقف باطل ہے۔ بلکہ گذشتہ و آئندہ روایات واضح نص ہیں کہ فرض نماز میں حالت قیام میں قراءت قرآن کے سوا دعائے استفتاح پڑھنا بھی مسنون و مستحب فعل ہے۔

نوٹ: ...... مذکورہ دعا انی وجهت وجهی کو بعض لوگ تکبیر تحریمہ سے پہلے پڑھتے ہیں حالانکہ حدیث میں تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھنے کا ذکر ہے۔

۸۴...... بَابُ إِبَاحَةِ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ وَقَبْلَ الْقِرَاءَةِ بِغَيْرِ مَا ذَكَرْنَا فِي خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ

حضرت علی بن ابی طالب کی حدیث کے علاوہ تکبیر کے بعد اور قراءت سے پہلے دُعا کے جائز ہونے کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ هٰذَا الْاِخْتِلَافَ فِي الْاِفْتِتَاحِ مِنْ جِهَةِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ ، جَائِزٌ لِلْمُصَلِّيْ أَنْ يَفْتَتِحَ بِكُلِّ مَا ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّهُ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ بِهٖ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ مِنْ حَمْدٍ وَثَنَاءٍ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدُعَاءٍ مِمَّا هُوَ فِي الْقُرْاٰنِ وَمِمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنَ الدُّعَاءِ .

اس کی دلیل یہ ہے کہ (دعا) افتتاح میں اختلاف مباح کے اختلاف میں سے ہے اور نمازی کے لیے جائز ہے کہ وہ (ہر اس دعا کے ساتھ) نماز کا آغاز کرے جو نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ وہ تکبیر کے بعد (اس دعا سے) نماز کا آغاز کرتے تھے (خواہ) وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا سے ہو اور وہ دعائیں ہوں جو قرآن میں مذکور ہیں یا وہ دعائیں ہیں جو قرآن میں مذکور نہیں ہیں۔

٤٦٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَغَيْرُهُمْ ، قَالَ عَلِيٌّ: أَخْبَرَنَا . وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيْدِ عَنْ عَمَّارَةَ

بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِیْ زُرْعَةَ............

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ فِی الصَّلَاةِ، سَكَتَ هُنَیَّةً، فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، بِأَبِیْ وَأُمِّیْ مَا تَقُوْلُ فِی سُكُوْتِكَ بَیْنَ التَّكْبِیْرِ وَالْقِرَاءَةِ؟ قَالَ، أَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِی وَبَیْنَ خَطَایَایَ كَمَا بَاعَدتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ كَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الأَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَای بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز (کی ابتداء) میں اللہ اکبر کہتے تو تھوڑی دیر خاموش رہتے، تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ فرمائیں کہ آپ تکبیر اور قراءت کے درمیان اپنی خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں یہ دعا پڑھتا ہوں: اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ كَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الأَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ . '' اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اسی طرح دوری ڈال دے جیسے تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ اے اللہ مجھے میری خطاؤں سے اس طرح پاک صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ میرے گناہوں کو برف، پانی اور اولوں سے دھو دے۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد اور قراءت سے قبل مذکورہ دعا پڑھنا مستحب فعل ہے نیز شافعی، ابوحنیفہ، احمد اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ شروع نماز میں دعائے استفتاح کا اہتمام مستحب عمل ہے اور اس بارے کئی احادیث وارد ہیں، جن میں ایک حدیث الباب ہے۔ اور مالک کہتے ہیں کہ تکبیر تحریمہ کے بعد دعائے استفتاح مکروہ فعل ہے۔ لیکن احادیث صحیحہ کی رو سے جمہور علماء کا موقف راجح ہے۔) (شرح النووی: ٥/ ٩٥)

٤٦٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِیْ صَفْوَانَ الثَّقَفِیُّ، نَا بَهْزٌ ـ یَعْنِی ابْنَ أَسَدٍ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ وَ قَتَادَةُ............

(٤٦٥) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب ما یقول بعد التکبیر: ٧٤٤ـ صحیح مسلم: ٥٩٨ـ سنن النسائی: ٨٩٥ـ سنن ابی داود: ٧٨١ـ سنن ابن ماجه: ٨٠٥ـ مسند احمد: ٢/ ٤٩٤ـ سنن الدارمی: ١٢٤٤.

(٤٦٦) صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب ما یقال بین تکبیرة الاحرام والقراءة: ٦٠٠ـ سنن النسائی: ٩٠١ـ سنن ابی داود: ٧٦٣ـ مسند احمد: ٣/ ١٦٧، ٢٥٢.

عَـنْ أَنَـــسٍ: أَنَّ رَجُلًا جَــاءَ وَقَـدْ حَفَـزَهُ الـنَّـفَـسُ ، فَـقَـالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَـمْـدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ . فَلَمَّا قَضٰى رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ ﷺ صَلَاتَــهُ ، قَــالَ: أَيُّكُمُ الْـمُتَـكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ . فَقَالَ: أَيُّـكُـمُ الْـمُـتَـكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَـأْسًـا . فَـقَـالَ الـرَّجُـلُ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِـئْـتُ ، وَقَـدْ حَـفَـزَنِيَ النَّفَسُ فَقُلْتُهُنَّ ، فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَى عَشْرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُـمْ يَـرْفَعُهَا . هٰذَا حَدِيْثُ بَهْزِ بْنِ أَسَدٍ . وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ: إِنَّ رَجُلًا دَخَلَ فِـي الصَّلَاةِ ، فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًـا مُّبَـارَكًا فِيْهِ ، وَقَالَ أَيْضًا: فَقَالَ رَجُلٌ مِـنَ الْـقَـوْمِ: أَنَـا قُلْتُهَا ، وَمَا أَرَدْتُّ بِهَا إِلَّا الْـخَيْرَ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَـقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكاً ، فَمَا دَرَوْا كَيْفَ يَكْتُبُونَهَا حَتّٰى سَـأَلُـوْا رَبَّهُمْ فَقَالَ اكْتُبُوْهَا كَمَا قَالَ عَبْدِيْ . قَـالَ أَبُـوْ بَـكْـرٍ: فَـقَـدْ رُوِيَتْ أَخْبَارٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ افْتِتَاحِهٖ صَلَاةَ اللَّيْلِ بِدَعَوَاتٍ مُـخْتَلِفَةِ الْأَلْفَاظِ ، قَدْ خَرَّجْتُهَا فِي أَبْوَابِ صَلَاةِ الـلَّيْلِ . أَمَّا مَا يَفْتَتِحُ بِهِ الْعَامَّةُ صَلَا تَهُمْ بِخُرَاسَانَ مِنْ قَوْلِهِمْ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ ، فَلَا نَعْلَمُ فِي هٰذَا خَبَرًا ثَابِتًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عِـنْـدَ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْحَدِيْثِ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص (مسجد میں) آیا جبکہ اس کی سانس پھولی ہوئی تھی تو اس نے (نماز شروع کرنے کے لیے) اللہ اکبر (اور ساتھ ان الفاظ کا اضافہ کر دیا) تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، بہت زیادہ بابرکت تعریفیں۔'' پھر جب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے کس نے یہ کلمات کہے تھے؟ تو تمام لوگ خاموش رہے، آپ نے پھر پوچھا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں، کیونکہ اس نے کوئی بری بات نہیں کہی؟ تو اس شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول میں نے کہے ہیں، میں آیا تو میری سانس پھولی ہوئی تھی تو میں نے وہ کلمات کہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے پر سبقت لینے کی کوشش کر رہے تھے کہ کون ان کلمات کو لے کر اوپر (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) جائے۔'' جب کہ ابوموسیٰ کی روایت میں یہ ہے کہ: ''بے شک ایک شخص نماز میں داخل ہوا تو اس نے کہا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، بہت زیادہ بابرکت تعریفیں۔'' اور یہ بھی کہا: تو لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: میں نے یہ کلمات کہے ہیں اور ان کلمات کو کہنے کا میرا ارادہ فقط خیر و بھلائی تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ان کلمات کو حاصل کرنے کے لیے بارہ فرشتوں نے ایک دوسرے پر سبقت کرنے کی کوشش کی (مگر) وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کا اجر و ثواب کیسے لکھیں حتیٰ کہ انہوں نے اپنے پروردگار سے پوچھا تو اس نے فرمایا: میرے بندے نے جیسے کہا ویسے ہی لکھ دو (یعنی اس کا متعین اجر نہیں ہے بلکہ میں خود ہی اس کا اجر عطا کروں گا) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے آپ کی رات کی نماز (تہجد) شروع

وَأَحْسَنَ إِسْنَادٌ نَعْلَمُهُ رَوٰى فِيْ هٰذَا خَبَرِ أَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِىْ سَعِيْدٍ .

کرنے کے متعلق دعائیں مختلف الفاظ میں روایت کی گئی ہیں۔ میں نے وہ دعائیں صلاۃ اللیل کے ابواب میں بیان کر دی ہیں۔رہی وہ دعا جسے خراسان کے عام لوگ اپنی نماز کی ابتدا میں پڑھتے ہیں کہ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ" ''اے اللہ تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ومنزہ ہے، تیرا نام بہت بابرکت ہے اور تیری ذات بہت بلند و بالا ہے اور تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں ہے۔'' تو ہمیں اس دعا کے بارے میں فن حدیث کے ماہرین کے نزدیک نبی اکرم ﷺ سے ثابت شدہ کوئی حدیث معلوم نہیں ہے۔ اس دعا کے متعلق ہمارے علم کے مطابق بہترین سند وہ ہے جسے ابوالمتوکل حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں (اور وہ درج ذیل ہے۔)''

فوائد:......حدیث الباب کی رو سے آغاز نماز میں مذکورہ کلمات کہنا بھی مشروع ہیں اور ان کلمات کی بڑی فضیلت ہے، لہٰذا یہ کلمات بھی استفتاح کی ادعیہ میں سے ایک دعا ہے۔لہٰذا دیگر ادعیہ کی طرح اس دعا کا اہتمام بھی کافی ہے۔

٤٦٧ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى الْحَرْشِيُّ ، نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضَّبْعِيُّ ، نَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيِّ الرَّفَاعِيُّ عَنْ أَبِى الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ............

عَنْ أَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ، ثُمَّ يَقُوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثاً ، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے : "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ" ''اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے، تیرا نام بہت برکت والا ہے، تیری ذات بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔'' پھر تین بار لا الہ الا اللہ (اللہ

(٤٦٧) اسناده صحيح: سنن الترمذى، كتاب الصلاة، باب ما يقول عند افتتاح الصلاة: ٢٤٢ ـ سنن ابى داود: ٧٦٣ـ مسند احمد: ٣/٥٠،٦٩ـ وابن ماجه: ٨٠٤.

الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذَا الْخَبَرُ لَمْ يُسْمَعْ فِي الدُّعَاءِ، لَا فِي قَدِيْمِ الدَّهْرِ وَلَا فِيْ حَدِيْثِهِ، اسْتُعْمِلَ هٰذَا الْخَبَرُ عَلٰى وَجْهِهِ، وَلَا حُكِيَ لَنَا عَنْ مَنْ لَّمْ نُشَاهِدْهُ مِنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ إِلٰى قَوْلِهِ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يُهَلِّلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلَاثاً .

کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے) کہتے پھر تین بار اللہ اکبر (اللہ بہت بڑا ہے) کہتے آپ پھر یہ دعا پڑھتے: اعـوذ بـالـلـه السـميع العليم من الشيطان الرجيم من هـمزه ونفخه ونفثه ثم يقرأ" ''میں خوب سننے والے بہت جاننے والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، شیطان مردود سے، اس کے وسوسوں، اس کے تکبر اور اس کے شعر سے۔'' پھر آپ قراءت فرماتے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دعا کے متعلق اس حدیث کے بارے میں زمانہ قدیم اور زمانہ جدید میں نہیں سنا گیا کہ اس کے عین مطابق عمل کیا گیا ہو۔ اور جن علمائے کرام کو ہم نے دیکھا نہیں ہے ان کے متعلق بھی ہمیں بیان نہیں کیا گیا کہ وہ نماز کی ابتداء کے لیے تین بار اللہ اکبر کہتے تھے۔ پھر یہ دعا پڑھتے: سبحـانك اللـهـم وبـحـمدك .... ولا اله غيرك'' پھر تین بار لا الہ الا اللہ پڑھتے ہوں اور پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے ہوں۔''

فوائد:...... مذکورہ ادعیہ میں سے نماز کے شروع میں کسی ایک دعا کا اہتمام مستحب فعل ہے۔ اور استفتاح میں ثابت دعاؤں میں سے کسی ایک دعا کا پڑھنا مباح فعل ہے پھر ان میں کسی دعا کا پڑھنا افضل ہے اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔ عبدالرحمٰن مبارک پوری صاحب تحفۃ الاحوذی لکھتے ہیں: استفتاح کے بارے وارد ادعیہ میں سے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ جس میں یہ دعا الـلـهم باعد بيني مذکور ہے۔ صحیح ترین حدیث ہے، ابن ہمام حنفی ''فتح القدیر'' میں بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث تمام احادیث استفتاح سے اصح ہے۔ کیونکہ یہ متفق علیہ روایت ہے۔ عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ کہتے ہیں دعائے استفتاح میں اس دعا کا اہتمام افضل واولیٰ ہے۔ پھر اس دعا کے بعد حدیث ملی وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ کا انتخاب فرض ونفل نماز میں بطور استفتاح افضل ہے۔ (تحفة الاحوذی: ۲/ ۳۸)

٤٦٨ ـ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا ثَلَاثَ مِرَارٍ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ثَلَاثَ مِرَارٍ، سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيْلًا

''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز کی ابتداء کرتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کبیرا (اللہ بہت ہی بڑا ہے) کہتے تین بار الـحمد لله كثيرا (کثرت سے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) پڑھتے تین بار سبحـان

ثَـلَاثَ مِـرَارٍ ثُـمَّ يَتَـعَوَّذُ بِشَبِيْهٍ مِنَ التَّعَوُّذِ الَّـذِىْ فِـى خَبَـرِ أَبِـىْ سَعِيْدٍ ، إِلَّا أَنَّهُمْ قَدِ اخْتَـلَـفُوْا فِىْ إِسْنَادِ خَبَرِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ . وَرَوَاهُ شُـعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَاصِمٍ الْـعَـنَـزِيِّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِبْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ . أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْطَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَكْرٍ ، نَاهُ بُـنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ ، ح وَحَـدَّثَـنَـا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ .

السلـه بـكـرة و اصيلا (اے اللہ میں صبح وشام تیری پاکی بیان کرتا ہوں) پڑھتے ۔ پھر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکورہ تعوذ جیسا تعوذ پڑھتے ۔ مگر حضرت جبیر بن مطعم کی حدیث کی سند میں محدثین نے اختلاف کیا ہے۔ یہ شعبہ کی روایت ہے۔''

٤٦٩ ـ وَرَوَاهُ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُـمَـرَ بْنِ مُرَّةَ ، فَقَالَ: عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَاصِمٍ عَـنْ نَـافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ ، ح حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ وَ فُضَيْلٌ جَمِيْعاً عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَ عَاصِمُ الْعَنَزِيُّ وَ عَبَّادُ بْنُ عَـاصِمٍ مَجْهُوْلَانِ لَا يُدْرٰى مَنْ هُمَا ، وَلَا يُعْلَمُ مَا رَوٰى حُصَيْنٌ أَوْ شُعْبَةُ .

''امام صاحب نے حضرت جبیر کی حدیث کو جناب حصین بن عبدالرحمان کی سند سے بھی بیان کیا ہے ۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عاصم عنزی اور عباد بن عاصم دونوں مجہول راوی ہیں ان کے متعلق معلوم نہیں کہ وہ کون ہیں۔ اور حصین یا شعبہ کی روایت کے صحیح ہونے کا علم بھی نہیں ہوسکا۔''

٤٧٠ ـ وَرَوٰى حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمْرَةَ..........

عَـنْ عَـائِشَةَ: كَـانَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، فَكَبَّرَ ، ثُمَّ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک

---

(٤٦٨) اسـنـاده ضعيف: سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الاستعاذة فى الصلاة: ٨٠٧ـ سنن ابى داود: ٧٦٤ـ وأحمد: ٨٥/٤ـ وصحيحه ابن حبان: ٤٤٣، ٤٤٤ـ وابن الجارود: ١٨٠ـ والحاكم: ٢٣٥/١ـ ووافقه الذهبى.

(٤٦٩) اخرجه أحمد: ٨٢/٤.

(٤٧٠) اسـنـاده صـحـيـح: سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الافتتاح فى الصلاة: ٨٠٦ـ سنن الترمذى: ٢٤٣ـ سنن ابى داود: ٧٧٦ـ

يَـقُـوْلُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْـمُكَ وَتَـعَـالٰـى جَدُّكَ وَلَا إِلٰـهَ غَيْرُكَ . أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَاهُ مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَّامٍ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَا ، حَـدَّثَـنَـا أَبُـوْ مُـعَاوِيَةَ ، قَالَ مُؤَمِّلٌ ، قَالَ: حَـدَّثَـنَا حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ . وَقَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ غَيْرَ أَنَّ سَلْمًا لَـمْ يَـقُلْ: فَكَبَّرَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَ حَارِثَةُ بْنُ مُـحَـمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَيْسَ مِمَّنْ يَحْتَجُّ أَهْلُ الْحَدِيْثِ بِحَدِيْثِهِ .

بلند کرتے، اللہ اکبر کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے: "سُبْـحَـانَكَ الـلّٰهُـمَّ وَ بِـحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ وَلَا اِلٰـهَ غَيْرُكَ" "اے اللہ میں تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں، تیرا نام بہت بابرکت ہے، تیری بزرگی بہت بلند وبالا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے۔" امام صاحب کے استاد سلم بن جنادہ نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے۔ "پھر اللہ اکبر کہا۔" امام ابوبکر فرماتے ہیں: حارثہ بن محمد رحمہ اللہ ان راویوں میں سے نہیں ہے جن کی حدیث کو محدثین کرام دلیل و حجت تسلیم کرتے ہیں۔"

٤٧١ ـ وَهٰـذَا صَـحِيْحٌ عَـنْ عُـمَـرَ بْـنِ الْـخَـطَّـابِ أَنَّـهُ كَـانَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ مِثْلَ حَـدِيْثِ حَارِثَةَ لَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَلَسْتُ أَكْـرَهُ الْاِفْتِتَـاحَ بِـقَـوْلِـهٖ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ عَلٰى مَا ثَبَتَ عَنِ الْفَارُوْقِ رَضِيَ الـلّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ ، غَيْرَ أَنَّ الْاِفْتِتَاحَ بِمَا ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَبَـرِ عَـلِـيِّ بْـنِ أَبِـيْ طَـالِبٍ وَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَغَيْرِهِمَا بِنَقْلِ الْعَدَلِ عَنِ الْعَدَلِ مَوْصُوْلًا إِلَيْهِ ﷺ أَحَـبُّ إِلَـيَّ وَأَوْلٰى بِالْاِسْتِعْمَالِ ، إِذِاتِّبَـاعُ سُـنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ أَفْـضَـلُ وَخَيْرٌ مِنْ غَيْرِهَا

"نبی اکرم ﷺ کی بجائے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے صحیح ثابت ہے کہ وہ حارثہ رحمہ اللہ کی حدیث میں مذکورہ دعا جیسی دعا سے نماز کی ابتداء کرتے تھے۔ میں اس دعا کے ساتھ نماز کی ابتداء کرنے کو ناپسند نہیں کرتا: "سبحانك اللهم وبحمدك" کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ آپ اس دعا کے ساتھ نماز کی ابتداء کرتے تھے۔ لیکن اس دعا کے ساتھ نماز کی ابتداء کرنا مجھے زیادہ پسند ہے اور وہی عمل کے زیادہ لائق ہے جو نبی اکرم ﷺ سے عادل راویوں کی سند سے حضرت علی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں جو موصول بیان ہوئی ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کی اتباع و پیروی دوسرے حضرات کی سنت کی اتباع سے افضل و اعلیٰ اور بہتر ہے۔"

---

(٤٧١) كتاب الاثار لمحمد بن الحسن الشيباني : ٧٠.

٨٥ ......بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ،

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾.

نماز میں قراءت سے پہلے تعوذ پڑھنے کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾

''اور جب تم قرآن کی تلاوت کرو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو۔''

٤٧٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسَى الْمَرْوَزِيُّ ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ ۔ وَهُوَ ابْنُ السَّائِبِ ۔ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ............

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَنَفْخِهِ وَهَمْزِهِ وَنَفْثِهِ . قَالَ: وَهَمْزِهِ الْمَوْتَةُ ، وَنَفْثِهِ الشِّعْرُ ، وَنَفْخِهِ الْكِبْرِيَاءُ .

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے : اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَنَفْخِهِ وَهَمْزِهِ وَنَفْثِهِ'' ''اے اللہ ! میں شیطان مردود سے اس کے تکبر و غرور، اس کے وسوسوں اور جادو وسحر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔''فرماتے ہیں: هَمْزِهِ سے مراد اس کے وسوسے یا جنون ہے۔
نَفْثِهِ سے مراد شعر وشاعری ہے۔اور نَفْخِهِ سے مراد تکبر و غرور ہے۔

فوائد :......دعائے استفتاح کے بعد اور سورۂ فاتحہ کی قراءت سے قبل تعوذ پڑھنا مشروع ہے اور ابوحنیفہ، شافعی اور احمد کا موقف ہے کہ پہلی رکعت میں قراءت سے قبل تعوذ پڑھنا مسنون فعل ہے۔(المغنی : ٢/ ١٤٥)

نیز نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کی قراءت سے قبل تعوذ مسنون ہے یا نہیں اس بارے راجح موقف ابوحنیفہ کا ہے کہ تعوذ پہلی رکعت کے ساتھ خاص ہے۔(المجموع المهذب : ٣/ ٣٣٦)

کیونکہ صحیح مسلم میں مروی ہے کہ آپ ﷺ دوسری رکعت سے اٹھتے وقت دوسری رکعت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے کرتے تھے۔(صحیح مسلم: ٩٤١)

---

(٤٧٢) اسناده صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الاستعاذة في الصلاة: ٨٠٨۔ مسند احمد: ٤٠٤،٤٠٣/١۔ الحاكم: ٣٢٥/١.

٨٦ ......بَابُ ذِكْرِ سُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ الْفَرِيْضَةِ ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الدُّعَاءَ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ يُفْسِدُ صَلَاةَ الْفَرِيْضَةِ

فرض نماز میں تکبیر اور قراءت کے درمیان بندے کا اپنے رب تعالیٰ سے اس کے فضل وکرم کے سوال کرنے کا بیان، ان لوگوں کے دعوے کے خلاف جو کہتے ہیں کہ غیر قرآنی دعا فرض نماز کو فاسد کر دیتی ہے

٤٧٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْبَسْطَامِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: ثَلَاثٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهُنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ، كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا، وَكَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ هُنَيَّةً يَسْأَلُ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ، وَكَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ. قَالَ بُنْدَارٌ فِيْ حَدِيْثِهِ: ثَلَاثٌ كَانَ يَعْمَلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا، وَكَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ هُنَيَّةً يَقُوْلُ: أَسْأَلُ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ، وَكَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَكَعَ وَوَضَعَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین کام کیا کرتے تھے، جنہیں لوگوں نے ترک کر دیا ہے: ''آپ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ کھول کر بلند کرتے، اور قراءت سے پہلے کچھ دیر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل و کرم کا سوال کرتے۔ اور آپ ہر (رکوع یا سجدے کے لیے) جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے تھے۔'' بندار نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: آپ تین چیزوں پر عمل کرتے تھے جنہیں لوگوں نے چھوڑ دیا ہے، رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلاتے ہوئے بلند کرتے تھے۔ اور آپ قراءت سے پہلے تھوڑی دیر کھڑے رہتے تھے، آپ فرماتے تھے (میں اسی اثناء میں) اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل و کرم کا سوال کرتا ہوں، اور آپ جب بھی رکوع کرتے اور جھکتے تو تکبیر کہتے تھے۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۴۶۴ کے ضمن میں گزر چکی ہے۔

(٤٧٣) اسناده صحيح: مسند احمد: ٤٣٤/٢، ٥٠٠ـ سنن النسائی، کتاب الافتتاح، باب رفع اليدين مدًا: ٨٨٣ـ ابو داؤد: ٧٥٣ـ والترمذی: ٢٤٠.

٨٧ ......بَابُ الْأَمْرِ بِالْخُشُوْعِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں خشوع اختیار کرنے کے حکم کا بیان

إِذِ الْمُصَلِّيْ يُنَاجِيْ رَبَّهُ ، وَالْمُنَاجِيْ رَبَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَفْرُغَ قَلْبَهُ لِمُنَاجَةِ خَالِقِهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَشْغُلُ قَلْبَهُ التَّعَلُّقُ بِشَيْءٍ مِنْ أُمُوْرِ الدُّنْيَا يَشْغَلُهُ عَنْ مُنَاجَاةِ خَالِقِهِ .

کیونکہ نمازی اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اور اپنے پروردگار کے ساتھ سرگوشی کرنے والے کے لیے واجب ہے کہ وہ اپنے دل کو اپنے خالق و مالک کی سرگوشی کے لیے فارغ رکھے اور اپنے دل کو دنیوی امور میں سے کسی چیز کے ساتھ مشغول نہ کرے جو اسے اس کے پروردگار کے ساتھ سرگوشی سے غافل کردے۔

٤٧٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، نَا مُحَمَّدٌ -وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ- حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادٰى رَجُلًا كَانَ فِي اٰخِرِ الصُّفُوْفِ ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ ، أَلَا تَنْظُرُ كَيْفَ تُصَلِّيْ ؟ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّيْ إِنَّمَا يَقُوْمُ يُنَاجِيْ رَبَّهُ ، فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ يُنَاجِيْهِ . إِنَّكُمْ تَرَوْنَ إِنِّيْ لَا أَرَاكُمْ ، إِنِّيْ وَاللّٰهِ لَأَرٰى مِنْ خَلْفِ ظَهْرِيْ كَمَا أَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، پھر جب سلام پھیرا تو صفوں کے آخر میں موجود ایک شخص کو پکارا اور فرمایا: اے فلاں! کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں، کیا تم غور وفکر نہیں کرتے کہ تم نے نماز کیسے پڑھی ہے؟ بلاشبہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ صرف اپنے رب سے راز و نیاز کے لیے کھڑا ہوتا ہے۔ لہٰذا اسے سوچنا چاہئے کہ وہ اپنے رب سے کیسے راز و نیاز کر رہا ہے۔ تمہارا خیال ہے کہ میں تمہیں دیکھتا نہیں ہوں، اللہ کی قسم! بے شک میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔''

فوائد:......١۔ اس حدیث میں نماز میں احسان اور خشوع اختیار کرنے اور رکوع وسجود کو مکمل ادا کرنے کا حکم ہے۔

٢۔ بلاضرورت اللہ کی قسم کھانا جائز ہے لیکن کسی کام میں تاکید و تفتحیم کے لیے قسم اٹھانا مستحب فعل ہے۔

(شرح النووی: ٤/ ١٤٩)

٣۔ نماز میں کامل خشوع وخضوع کا اظہار کرنا ہے اور خشوع کے اثرات جسم کے ہر عضو پر ظاہر ہونے چاہیے۔ نیز نماز

(٤٧٤) اسناده، مسند احمد: ٢/٤٤٩۔ من طريق سعيد بن أبي سعيد عن أبيه، به: ٣٩٠۔ اصله في صحيح مسلم كتاب الصلاة: ٤٢٣۔ میں ہیں۔ النسائي: ٨٧٢.

میں دائیں بائیں، دیکھنا خلاف خشوع ہے۔ لہٰذا اس سے گریز کرنا چاہیے۔

۸۸...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي النَّظَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ ؟

نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا سخت منع ہے۔

٤٧٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا يَزِيْدُ ـ يَعْنِي ابْنُ زُرَيْعٍ ـ نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ؟ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ: لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ نماز میں اپنی نگاہیں آسمان کی طرف بلند کرتے ہیں، آپ نے اس بارے میں بڑی سخت تنبیہ فرمائی حتی کہ فرمایا: وہ اس حرکت سے ضرور رک جائیں ورنہ ان کی آنکھیں ضرور اچک لی جائیں گی۔''

فوائد:...... ۱۔ ان احادیث میں دوران نماز آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کے بارے، سخت نہی اور شدید وعید وارد ہوئی ہے اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اس فعل کی ممانعت پر اجماع نقل کیا ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ١٥١)

۲۔ نمازی آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانے سے باز آجائیں ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی، اس سے کیا مراد ہے، اس بارے علماء کا اختلاف ہے:

(۱)...... اس سے وعید مقصود ہے، لہٰذا نماز میں یہ عمل حرام ہے۔

(۲)...... اس مسئلہ میں ابن حزم افراط کا شکار ہیں اور ان کا قول یہ کہ اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

(۳)...... آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانے والوں کے بارے میں ڈر ہے کہ ان انوار سے ان کی آنکھوں کا نور ختم نہ ہو جائے جو نماز کے وقت فرشتے نماز پر انوار لے کر اترتے ہیں۔ (فتح الباری: ٢/ ٣٠٣)

٤٧٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ـ يَعْنِي الْأَنْصَارِيَّ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ.........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

''حضرت قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن

(٤٧٥) صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب رفع البصر الى السماء فی الصلاة: ٧٥٠ـ سنن النسائی: ١١٩٣ـ سنن ابی داود: ٩١٣ـ سنن ابن ماجه: ١٠٤٤ـ مسند احمد: ٣/١٠٩، ١١٢، ١١٥ـ سنن الدارمی: ١٣٠٢.

(٤٧٦) انظر السابق.

بِـمِثْلِـهٖ سَـوَاءً غَيْـرَ أَنَّـهُ قَالَ: فَاشْتَدَّ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ .

مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے سخت تنبیہ فرمائی۔''

٨٩ ...... بَابُ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ

نماز میں قراءت شروع کرنے سے پہلے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان

٤٧٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَـنْ وَائِـلِ بْـنِ حُجْرٍ قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ ، فَـقُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَـرَأَيْـتُ حِيْـنَ افْتَتَـحَ الـصَّلَاةَ كَبَّرَ ، فَرَفَعَ ـيَـعْنِيْ يَدَيْهِ۔ فَرَأَيْتُ إِبْهَامَيْهِ بِحَذَاءِ أُذُنَيْهِ ، ثُـمَّ أَخَـذَ شِـمَـالَـهُ بِيَمِيْنِهِ ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو میں نے (دل میں) کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو (پورے غور سے) ضرور دیکھوں گا۔تو میں نے دیکھا کہ آپ نے جب نماز شروع کی تو اللہ اکبر کہا، اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، میں نے دیکھا کہ آپ کے دونوں انگوٹھے دونوں کانوں کے برابر تھے پھر آپ نے اپنے بائیں کو دائیں ہاتھ کے ساتھ پکڑا۔ پھر آپ نے قراءت کی'' پھر انہوں نے بقیہ حدیث بیان کی۔''

فوائد:......

١۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز میں ہاتھ باندھنا مستحب فعل ہے اور حالت قیام میں ہاتھوں کو کھلا چھوڑنا اور لٹکانا غیر مسنون فعل ہے۔ جمہور علماء کا بھی یہی موقف ہے۔ البتہ ابن منذر نے ابن زبیر، حسن بصری اور نخعی رحمہم اللہ سے نقل کیا ہے کہ نمازی ہاتھ کھلے چھوڑتے تھے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر نہیں رکھتے تھے۔ نیز لیث بن سعد، قاسمیہ، ناصریہ اور باقر اور مالک سے بھی یہی منقول ہے۔(نیل الاوطار: ٢/ ١٩١)
لیکن جمہور علماء کا قول دلائل کی رو سے قوی اور راجح ہے۔

٢۔ حدیث ٤٧٩ واضح نص ہے کہ قیام کی حالت میں ہاتھ سینے پر باندھنے چاہئیں۔ اور زیر ناف ہاتھ باندھنے کے بارے جتنی روایات منقول ہیں، وہ ضعیف ہونے کی وجہ سے ناقابل اعتبار ہیں، نیز کچھ علماء کا موقف لے کر ہاتھ ناف سے اوپر اور سینے سے نیچے باندھنا بھی مرجوح ہے۔ جب کہ سینے پر ہاتھ باندھنے کے بارے میں واضح نص

(٤٧٧) اسناده صحيح: سنن النسائى، كتاب التطبيق، باب مكان اليدين من السجود: ١١٠٢ـ وابو داؤد: ٩٥٧،٧٢٦ـ وابن ماجه: ٩١٢،٨٦٧ـ وأحمد: ٣١٦/٤، ٣١٨ـ والبيهقى فى الكبرى: ٢٥٢٢،٢٣٤٦.

کی وجہ سے نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا ہی مسنون ومستحب طریقہ ہے اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

نیز یہ حدیث بھی سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِيْ الصَّلَاةِ . لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ذراع (کہنی) پر رکھیں۔ (صحیح بخاری: ۷۴۰، جمہور علماء کے موقف کی تائید کرتی ہے۔)

کیونکہ دایاں ہاتھ بائیں کہنی پر رکھنے سے ہاتھ از خود سینے پر آ جاتے ہیں۔

۴۷۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ ، قَالَ: كُنْتُ فِيْمَنْ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَيْفَ يُصَلِّيْ فَرَأَيْتُهُ حِيْنَ كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ . ثُمَّ ضَرَبَ بِيَمِيْنِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَأَمْسَكَهَا، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جو (اسلام قبول کرنے اور دینی امور سیکھنے کے لیے) نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ تو میں نے کہا: میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی نماز کو دیکھوں گا کہ آپ نماز کیسے پڑھتے ہیں۔ تو میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ نے اللہ اکبر کہا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا حتی کہ وہ آپ کے دونوں کانوں کے برابر ہو گئے، پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا اور اسے پکڑ لیا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔''

۴۷۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى ، نَا مُؤَمِّلٌ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرٰى عَلَى صَدْرِهِ .

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور آپ نے اپنا دائیاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھ لیے۔''

---

(۴۷۸) اسناده صحيح: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب رفع اليدين: ۷۲۶۔ سنن النسائی: ۱۱۰۲۔ انظر السابق.

(۴۷۹) اسناده صحيح: أحمد: ۳۱۹/۴۔ والبيهقی: ۳۰/۲۔ رقم: ۲۳۳۶.

۹۰ ...... بَابُ وَضْعِ بَطْنِ الْكَفِّ الْيُمْنٰى عَلَى الْكَفِّ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ جَمِيْعاً

دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی، کلائی اور بازو سب ہی پر رکھنے کا بیان

٤٨٠ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، نَا زَائِدَةُ ، نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجُرْمِيُّ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ............

أَنَّ وَائِـلَ بْـنَ حُـجْـرٍ أَخْبَـرَهُ ، قَالَ: قُلْتُ: لَأَنْـظُرَنَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّيْ . قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ . قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰـى حَـاذَتَـا أُذُنَيْهِ ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ .

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا، میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھوں گا کہ آپ نماز کیسے پڑھتے ہیں۔ کہتے ہیں: میں نے آپ کی طرف دیکھا۔ آپ (نماز کے لیے) کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا حتیٰ کہ وہ آپ کے دونوں کانوں کے برابر ہو گئے پھر دایاں ہاتھ اپنی بائیں ہتھیلی کی پشت، کلائی اور بازو پر رکھا۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ سینے پر ہاتھ باندھنے کی تین کیفیات ہیں:

(۱)......دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھا جائے۔

(۲)......دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی کلائی کے جوڑ پر رکھا جائے۔

(۳)......دائیں ہاتھ بائیں ہاتھ کی کہنی پر رکھا جائے۔

یہ تینوں طریقے مشروع ہیں اور کسی ایک طریقہ کا انتخاب جائز و مسنون ہے۔

۹۱ ......بَابٌ فِي الْخُشُوْعِ فِي الصَّلَاةِ أَيْضًا، وَالزَّجْرِ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں خشوع اختیار کرنے کا ایک اور باب، اور نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے کی ممانعت کا بیان

إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُصَرِّفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِ الْمُصَلِّيْ إِذَا الْتَفَتَ فِي صَلَاتِهٖ .

کیونکہ جب نمازی اپنی نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنا چہرہ مبارک نمازی کے چہرے سے پھیر لیتے ہیں۔

٤٨١ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ ، أَخْبَـرَنِـيْ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ مَوْلٰى بَنِيْ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ............

(٤٨٠) اسنـاده صحيـح: سنن النسائي، كتاب الافتتاح، باب موضع اليمين من الشمال في الصلاة: ٨٨٩ـ سنن ابي داود: ٧٢٦ـ مسند احمد: ٣١٨/٤ـ سنن الدارمي: ١٣٥٧.

(٤٨١) انظر الثاني.

أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ .

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا ہے۔''

٤٨٢ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَبُوْ صَالِحٍ ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، حَدَّثَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ..........

أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَزَالُ اللّٰهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ .

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مسلسل بندے کی طرف متوجہ رہتے ہیں جب تک وہ ادھر اُدھر متوجہ نہ ہو، لیکن جب بندہ اپنا چہرہ پھیر لیتا ہے (نماز سے توجہ ہٹا لیتا ہے) تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ ہٹا لیتے ہیں۔''

٤٨٣ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصْرِيُّ ، نَا أَبُوْ تَوْبَةَ ـ يَعْنِي الرَّبِيْعَ بْنَ نَافِعٍ ـ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّ أَبَا سَلَامٍ حَدَّثَهُ ، قَالَ..........

حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَشْعَرِيُّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَدَّثَهُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ يَفْعَلُ بِهِنَّ وَيَأْمُرُ بَنِيقِ إِسْرَائِيْلَ أَنْ يَفْعَلُوْا بِهِنَّ ، يُوْعِظُ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا نَصَبْتُمْ وُجُوْهَكُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْدِهِ حِيْنَ يُصَلِّيْ لَهُ ، فَلَا يَصْرِفُ عَنْهُ وَجْهَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْعَبْدُ هُوَ يَنْصَرِفُ .

''حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو حکم دیا کہ پانچ باتوں پر عمل پیرا ہوں اور بنی اسرائیل کو بھی ان باتوں پر عمل کرنے کا حکم دیں، لہٰذا وہ (ان باتوں کا) لوگوں کو وعظ کیا کرتے تھے۔ پھر فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا جب تم اپنے چہروں کو (نماز میں) متوجہ کر لو تو پھر ادھر ادھر متوجہ نہ ہوں کیونکہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے چہرے کو اپنے بندے کے چہرے کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اور اس وقت تک اپنے چہرے کو اس سے نہیں ہٹاتے جب تک بندہ اپنا چہرہ نہ ہٹا لے۔''

---

(٤٨٢) اسناده ضعيف: سنن النسائی، كتاب السهو، باب التشديد فی الالتفات فی الصلاة: ١١٩٥ـ سنن ابی داود: ٩٠٩ـ مسند احمد: ١٧٢/٥ـ سنن الدارمی: ١٤٢٣ـ ضعیف، ابوالاحوص مجہول راوی ہے۔

(٤٨٣) اسناده صحيح: سنن الترمذی، كتاب الامثال عن رسول الله ﷺ، باب ماجاء فی مثل الصلاة: ٢٨٦٣ـ مسند احمد: ١٣٠/٤، ٢٠٢ـ من طريق زيد بن سلام عن جده مسطور أبی سلام، به.

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز میں التفات (دائیں بائیں جھانکنا) مکروہ فعل ہے اور اس عمل سے انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توجہ کا مستحق نہیں رہتا، لہٰذا نماز میں یکسوئی اور خشوع وخضوع کا حتی الامکان اہتمام کرنا چاہیے۔

۹۲ ......بَابٌ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ يَنْقُصُ الصَّلَاةَ لَا أَنَّهٗ يُفْسِدُهَا فَسَادًا يَجِبُ عَلَيْهِ إِعَادَتُهَا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں ادھر اُدھر متوجہ ہونا نماز (کے اجر وثواب) میں کمی کا باعث بنتا ہے، لیکن یہ التفات نماز کو فاسد نہیں کرتا کہ نمازی کو نماز دہرانی پڑے۔

٤٨٤ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ، نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ أَيْضًا، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامِ الْمِصْرِيُّ، نَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، نَا أَبُوْ الْأَحْوَصِ جَمِيْعًا عَنْ أَشْعَثٍ ـ وَهُوَ ابْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ ـ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ............

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ. وَفِي خَبَرِ أَبِي الْأَحْوَصِ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں التفات کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: وہ اچک لینا ہے جسے شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔ ابو الاحوص کی روایت میں یہ ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں آدمی کی بے توجہی اور ادھر اُدھر جھانکنے کے بارے میں سوال کیا۔''

فوائد :......اکثر علماء کے نزدیک نماز میں التفات مکروہ فعل ہے اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ اگر انسان قبلہ سے مکمل نہ پھرے تو التفات مکروہ تنزیہی ہے (قبلہ سے کلی انحراف حرام فعل ہے) اور اس فعل کے مکروہ ہونے کی حکمت یہ ہے کہ اس سے خشوع میں نقص واقع ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے انسان سے اعراض کرتے ہیں اور شیطانی وسوسے کے خلاف مدافعت کمزور ہو جاتی ہے۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۳٤۸)

---

(٤٨٤) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الالتفات فی الصلاۃ: ۷۵۱، ۳۲۹۱۔ سنن الترمذی: ۵۹۰۔ سنن النسائی: ۱۱۹٦۔ سنن ابی داود: ۹۱۰۔ مسند احمد: ٦/۱۰٦.

٩٣ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْإِلْتِفَاتَ الْمَنْهِى عَنْهُ فِى الصَّلَاةِ الَّتِى تَكُوْنُ صَلَاةُ الْمَرْءِ بِهٖ نَاقِصَةً هُوَ أَن يَلْوِىَ الْمُلْتَفِتُ عُنُقَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں منع کردہ التفات جس سے نمازی کی نماز (کے اجر وثواب) میں نقص آ جاتا ہے وہ یہ ہے کہ نمازی اپنی گردن موڑ کر التفات کرے

لَا أَنْ يُـلَحِّظَهُ بِعَيْنِهٖ يَمِيْنًا وَشِمَالًا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْوِىَ عُنُقَهُ ، إِذِ النَّبِىُّ ﷺ قَدْ كَانَ يَلْتَفِتُ فِى صَلَاتِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْوِىَ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ .

اس سے گردن موڑے بغیر دائیں بائیں جھانکنا مراد نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کبھی کبھار اپنی گردن اپنی پشت کے پیچھے موڑے بغیر اپنی نماز میں (بوقت ضرورت) التفات کرلیا کرتے تھے۔

٤٨٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ ـ وَهُوَ ابْنُ أَبِىْ هِنْدٍ ـ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ............

عَـنِ ابْـنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَـلْتَـفِـتُ فِـى صَلَاتِهٖ يَمِيْنًا وَشِمَالًا ، وَلَا يَـلْـوِىْ عُـنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ يَلْتَفِتُ فِىْ صَلَاتِهٖ: يَعْنِىْ يَلْحَظُ بِعَيْنِهٖ يَمِيْناً وَشِمَالًا .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں دائیں بائیں التفات کر لیا کرتے تھے اور اپنی گردن اپنی پیٹھ کے پیچھے نہیں موڑتے تھے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس کا یہ فرمان آپ اپنی نماز میں التفات فرما لیتے تھے۔ کا معنی یہ ہے کہ آپ دائیں بائیں آنکھوں سے دیکھ لیتے تھے۔''

٩٤ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْإِلْتِفَاتَ الْمَنْهِىُّ عَنْهُ فِى الصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں ممنوع التفات وہ ہے جو بلا ضرورت وحاجت ہو

هُوَ الْإِلْتِفَاتُ فِى الصَّلَاةِ فِىْ غَيْرِ وَقْتِ الَّذِىْ يَحْتَاجُ الْمُصَلِّىْ أَنْ يَعْرِفَ فِعْلَ الْمَأْمُوْمِيْنَ أَوْ بَعْضَهُمْ لِيَأْمُرَهُمْ بِفِعْلٍ أَوْ يَزْجُرَهُمْ عَنْ فَعْلٍ بِإِشَارَةٍ أَوْ إِيْمَاءٍ يُفْهِمُهُمْ مَا يَأْتُوْنَ وَمَا يَذَرُوْنَ فِىْ صَلَوَاتِهِمْ .

امام کو ضرورت نہ ہو کہ وہ مقتدیوں کے عمل کو دیکھے یا ان میں سے کسی ایک کو دیکھے تاکہ انہیں کسی کام کے کرنے یا انہیں منع کا حکم ایسے اشارے کنائے سے دے جسے وہ سمجھ جائیں کہ کون سا کام انہوں نے اپنی نماز میں کرنا ہے اور کونسا ترک کرنا ہے۔

---

(٤٨٥) اسنـاده صحيح: سنن النسائى، كتاب السهو، باب الرخصة فى الالتفات فى الصلاة يمينا وشمالا: ١٢٠١ـ سنن الترمذى: ٥٨٧ـ مسند احمد: ٢٧٥/١٥.

٤٨٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الرُّبَيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا شُعَيْبٌ ـيَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِـ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: اشْتَكَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَ أَبُوْ بَكْرٍ يُكَبِّرُ فَيُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيْرَهُ قَالَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَاٰنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا ، فَلَمَّا سَلَّمَ ، قَالَ: إِنْ كِدتُّمْ اٰنِفاً تَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسٍ وَالرُّوْمِ، يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ ، فَلَا تَفْعَلُوْا . ائتَمُّوْا بِأَئِمَّتِكُمْ ، إِنْ صَلَّى الْإِمَامُ قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَاماً وَإِنْ صَلّٰى قَاعِداً فَصَلُّوْا قُعُوْدًا . وَفِي خَبَرِ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ فِي بَعْثِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَسَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ لِيَحْرُسَهُمْ ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى إِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ فَسَلَّمَ ، فَقَالَ لِيْ: أَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَ كُمْ فَارِسُكُمْ .

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے تو ہم نے آپ کے پیچھے (کھڑے ہوکر) نماز پڑھی جبکہ آپ بیٹھ کر امامت کروا رہے تھے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تکبیر کہہ رہے تھے اور وہ لوگوں کو آپ کی تکبیر سنا رہے تھے۔ فرماتے ہیں کہ آپ نے ہماری طرف جھانک کر دیکھا تو ہمیں کھڑے (ہوکر نماز پڑھتے) دیکھا تو آپ نے ہمیں (بیٹھنے کا) اشارہ کیا تو ہم بیٹھ گئے۔ پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا: تم نے ابھی ابھی فارسیوں اور رومیوں جیسا کام کیا ہے۔ وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں۔ جبکہ وہ بیٹھے ہوتے ہیں۔ لہٰذا (آئندہ) ایسے مت کرنا۔ اپنے ائمہ کی اقتدا کرو۔ اگر امام کھڑے ہوکر نماز پڑھائے تو تم کھڑے ہوکر نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر امامت کرائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔ اور حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت انس بن ابی مرثد کو ان کی حفاظت و نگہبانی کے لیے (گھاٹی پر) بھیجا تھا، کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ (نمازوں کے دوران) گھاٹی کی طرف التفات فرماتے رہے حتیٰ کہ جب اپنی نماز مکمل کی تو سلام پھیرا اور مجھے فرمایا: خوش ہو جاؤ تمہارا (محافظ) شہسوار آ گیا ہے۔''

٤٨٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمُرَ ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ ، أَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ

''امام صاحب اپنے دو اساتذہ کرام جناب محمد بن یحییٰ اور فہد بن سلیمان سے حضرت سہل بن حنظلیہ کی حدیث بیان کرتے ہیں۔''

(٤٨٦) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ائتمام المأموم بالامام: ٤١٣ـ البخاري في الادب المفرد: ٩٤٨ـ سنن النسائي: ١٢٤٠ـ سنن ابن ماجه: ١٢٤٠ـ وابو داؤد: ٦٠٦ـ مسند احمد: ٣٣٤/٣.

سَلامٍ ـ أَنَّـهُ سَـمِـعَ أَبَا سَلامٍ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُـوْ كَبْشَةَ السُّـلُـوْنِيُّ ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ سَهْلُ بْنُ الْـحَنْظَلِيَّةِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَـدَّثَـنَـاهُ فَهْـدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ ، قَرَأْتُ عَـلَـى أَبِـيْ تَـوْبَةَ الرَّبِيْعِ بْنِ نَافِعٍ ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلامٍ فِی حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ .

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ کسی خاص مجبوری کے تحت دائیں بائیں معمولی التفات جائز ہے جب تک انسان قبلہ سے مکمل پشت پھیرے اس کی نماز باطل نہیں ہوتی، مکمل مڑنے کی صورت میں فرض نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۹۵ ...... بَابُ إِيْجَابِ الْقِرَاءَ ةِ فِی الصَّلَاةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَنَفْيِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ قِرَاءَ تِهَا

نماز میں سورۂ فاتحہ کی قراءت کرنا واجب ہے، اوراس کی قراءت کے بغیر نماز نہیں ہوتی

۴۸۸ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، ح وَحَـدَّثَـنَـا الْـحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْقُرَشِیُّ ، قَالُوْا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ............

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . هٰذَا حَـدِيْـثُ الْـمَـخْزُوْمِيِّ . وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُـحَـمَّـدٍ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَ عَبْدُ الْـجَبَّـارِ: عَـنْ عُبَـادَةَ بْـنِ الصَّامِتِ رِوَايَةً . وَقَـالَ مُـحَـمَّـدُ بْـنُ الْوَلِيْدِ: لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَ ةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ کی قراءت نہیں کرتا۔'' یہ مخزومی کی روایت ہے۔ حسن بن محمد اپنی روایت میں کہتے ہیں: حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ یہ روایت نبی اکرم ﷺ سے مرفوع بیان کرتے ہیں۔ جناب احمد اور عبدالجبار حضرت عبادہ سے عن کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔ جبکہ محمد بن الولید کی روایت میں یہ ہے: ''سورہ فاتحہ کی قراءت کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی۔''

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز کی ہر رکعت میں امام و ماموم (ہر نمازی) پر سورۂ فاتحہ کی قراءت

---

(۴۸۷) اسناده صحيح: سنن ابى داود، كتاب الجهاد، باب فى فضل الحرس فى سبيل الله تعالى: ۲۵۰۱.

(۴۸۸) صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب وجوب القراءة للامام والمأموم فى الصلوات كلها: ۷۵۶ـ صحيح مسلم: ۳۹۴ـ سنن الترمذى: ۲۴۷ـ سنن ابى داود: ۸۲۲ـ سنن ابن ماجه: ۸۳۸ـ مسند احمد: ۳۲۲،۳۲۱،۳۱۴/۵.

واجب اور صحت نماز کی شرط ہے کہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بغیر نماز نہیں ہوتی کیونکہ لا صلاۃ میں لائے نفی جنس یا کم از کم نفی صحت ہے۔ نیز لفظ خــداج: اونٹنی کا وہ بچہ جو حمل کے ایام پورا ہونے سے پہلے ضائع کر دے۔ صریح نص ہے کہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بغیر پڑھی ہوئی نماز بے سود اور نا قابل اعتبار ہے۔

۲۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: (یہ احادیث دلیل ہیں کہ) نماز میں سورۂ فاتحہ کی قراءت واجب ہے اور معذور شخص کے سوا کسی اور سورت کی تلاوت یا ذکر (صحت نماز کے لیے) نا کافی ہے۔ مالک، شافعی اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے اور ابوحنیفہ سمیت کچھ لوگوں کا مذہب ہے کہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت واجب نہیں۔ (نووی: ٤/ ١٠١)

اس بحث کے آخر میں نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ جمہور علماء کا موقف کہ نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کی قراءت واجب ہے راجح ہے کیونکہ آپ ﷺ نے دیہاتی شخص کو تلقین کی تھی کہ تمام نماز (یعنی ہر رکعت) میں اعمال (سورۂ فاتحہ کی قراءت سمیت دیگر ارکان نماز) کی پابندی کر۔ (نووی: ٤/ ١٠٢)

۳۔ عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: احادیث الباب کا ماحصل یہ ہے کہ ان احادیث سے جمہور علماء کا یہ استدلال کرنا کہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت نماز کا رکن ہے، صحیح ہے اس موقف پر کوئی غبار نہیں اور موقف راجح اصح ہے۔

(تحفة الاحوذی: ۲/ ٤٥)

۴۔ شوکانی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت نماز میں واجب نہیں بلکہ صحت نماز کی شرط بھی ہے، کیونکہ سورۂ فاتحہ کی عدم تلاوت سے نماز کا عدم لازم آتا ہے اور شرط کی یہی خاصیت ہوتی ہے۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۲۱۷)

٩٦ ......بَابُ ذِكْرُ لَفْظَةٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي تَرْكِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

نبی اکرم ﷺ سے سورۂ فاتحہ کی قراءت ترک کرنے کے متعلق مروی اس روایت کا بیان

بِلَفْظٍ إِدَّعَتْ فِرْقَةٌ أَنَّهَا دَالَّةٌ عَلٰى أَنَّ تَرْكَ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ يَنْقُصُ صَلَاةَ الْمُصَلِّيْ لَا تُبْطِلُ صَلَاتَهُ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ إِعَادَتُهَا

جس کی بنا پر ایک فرقے نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ سورہ فاتحہ کی قراءت چھوڑ دینے سے نمازی کی نماز میں نقص آتا ہے وہ باطل نہیں ہوتی اور نہ اس پر اس نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے۔

٤٨٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ............

أَنَّ ابْنَ السَّائِبِ أَخْبَرَهُ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، ''جناب ابوسائب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت

(٤٨٩) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة: ٣٩٥۔ سنن الترمذی: ٢٩٥٣۔ سنن النسائی: ٩٠٩۔ سنن ابی داود: ٨٢١۔ مسند احمد: ٢/ ٢٥٠، ٤٨٧.

يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرَ تَامٍّ . فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّيْ أَكُوْنُ أَحْيَاناً وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ: فَغَمَزَهُ ذِرَاعِيَّ . وَقَالَ: يَا فَارِسِيُّ اقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ .

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن (سورہ فاتحہ) نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے، وہ نماز ناقص وہ نماز ناقص ہے، مکمل نہیں ہے۔ تو میں نے عرض کی: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تو پھر کیسے قراء ت کروں؟) کہتے ہیں: تو انہوں نے میرا بازو دبایا اور فرمایا: اے فارسی! (اس وقت) تم اسے اپنے دل میں پڑھ لیا کرو۔''

۹۷ ...... بَابٌ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْخِدَاجَ الَّذِيْ أَعْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ هُوَ النَّقْصُ الَّذِيْ لَا تُجْزِءُ الصَّلَاةُ مَعَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ خداج جس کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے اس حدیث میں خبردار کیا ہے وہ ایسا نقص ہے جس کے ساتھ نماز کفایت نہیں کرتی

إِذِ النَّقْصُ فِي الصَّلَاةِ يَكُوْنُ نَقْصَيْنِ ، أَحَدُهُمَا لَا تُجْزِءُ الصَّلَاةُ مَعَ ذٰلِكَ النَّقْصِ ، وَالْاٰخَرُ تَكُوْنُ الصَّلَاةُ جَائِزَةٌ مَعَ ذٰلِكَ النَّقْصِ لَا يَجِبُ إِعَادَتُهَا ، وَلَيْسَ هٰذَا النَّقْصُ مِمَّا يُوْجِبُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ مَعَ جَوَازِ الصَّلَاةِ .

کیونکہ نماز میں نقص کی دو قسمیں ہیں: ایک نقص وہ ہے جس کے ہوتے ہوئے نماز کفایت نہیں کرتی۔ دوسرا نقص وہ ہے کہ جس کے ساتھ نماز درست ہو جاتی ہے، اس کا اعادہ کرنا لازمی نہیں ہوتا اور یہ نقص نہیں ہے جو نماز کے درست ہونے کے ساتھ ساتھ سہو کے دو سجدوں کو واجب کرتا ہے۔

۴۹۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . قُلْتُ: فَإِنْ كُنْتُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ وَقَالَ: اقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ يَا فَارِسِيُّ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس نماز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کی جائے وہ نماز کافی نہیں ہوتی۔'' وہ (عبدالرحمان) کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اگر میں امام کے پیچھے (نماز پڑھ رہا) ہوں؟ تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے فارسی: (اس وقت) اپنے دل میں پڑھ لیا کرو۔''

---

(٤٩٠) اسناده صحيح: صحيح ابن حبان: ١٧٩١،١٧٨٦ـ من طريق ابن خزيمه، به۔ واحمد: ٤٥٧،٤٧٨/٢ ـ من طريق شعبة، به۔

٩٨...... بَابُ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَ ةِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

قراءت کی ابتداء الحمد للہ رب العالمین سے کرنے کا بیان

٤٩١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقَدِيُّ، نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَ ةَ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم قراءت کی ابتداء الحمد للہ رب العالمین سے کیا کرتے تھے۔''

٤٩٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ............ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَ ةَ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم قراءت کا آغاز الحمد اللہ رب العالمین سے کرتے تھے۔

٩٩ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اٰيَةٌ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہے

٤٩٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ، أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ خَدَّاشٍ، نَا عَمْرُو بْنُ هَارُوْنَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ............ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الصَّلَاةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَعَدَّهَا اٰيَةً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اٰيَتَيْنِ، وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ، وَجَمَعَ خَمْسَ أَصَابِعَهُ .

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھی تو اسے ایک آیت شمار کیا، اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' (کے ساتھ) دو آیتیں شمار کیں۔ اور ''اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنَ'' (کی تلاوت کرنے کے بعد) اپنی پانچوں انگلیوں کو جمع کر لیا۔ (یعنی اسے پانچویں آیت شمار کیا۔)''

---

(٤٩١) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة: ٣٩٩۔ سنن الترمذى: ٢٤٦۔ سنن النسائى: ٩٠٢۔ مسند احمد: ٣/١٠١،١١٤۔ سنن الدارمى: ١٢٦٠.

(٤٩٢) صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب ما يقول بعد التكبير: ٧٤٣۔ صحيح مسلم: ٣٩٩۔ سنن الترمذى: ٢٤٦۔ سنن النسائى: ٩٠٣۔ سنن ابى داود: ٧٨٢۔ سنن ابن ماجه: ٨١٣۔

(٤٩٣) اسناده صحيح: جامع ترمذى، كتاب القراء ت عن رسول الله، باب فى فاتحة الكتاب: ٢٩٢٧۔ سنن ابو داؤد: ٤٠٠١۔ وأحمد: ٦/٣٠٢۔ رقم: ٢٦٤٦٢۔ الحاكم: ١/٢٣١.

١٠٠ ......بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ غَلِطَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهِ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرْ بِالْعِلْمِ فَتَوَهَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْرَأُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِي الصَّلَاةِ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَلَا فِيْ غَيْرِهَا مِنَ السُّوَرِ

اس حدیث کا بیان جس سے استدلال کرتے ہوئے کم علم شخص کو غلطی لگی ہے اور اسے وہم ہوا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز میں سورہ فاتحہ اور دیگر سورتوں (کے شروع) میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھتے تھے

٤٩٤ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ............

عَنْ أَنَسٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ وَأَلْفَاظَهَا فِيْ كِتَابِ الصَّلَاةِ، كِتَابِ الْكَبِيْرِ ، وَفِيْ مَعَانِي الْقُرْاٰنِ ، وَأَمْلَيْتُ مَسْأَلَةً قَدْرَ جُزْئَيْنِ فِي الْاِحْتِجَاجِ فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اٰيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فِيْ أَوَائِلِ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی تو میں نے ان میں سے کسی کو "بسم الله الرحمن الرحیم" پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس حدیث کی اسانید اور ان کے الفاظ کتاب الصلاۃ، کتاب الکبیر' اور ''معانی القرآن' میں بیان کیے ہیں اور میں نے اس مسئلے کے متعلق کہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' قرآن مجید کی سورتوں کے آغاز میں کتاب اللہ کی ایک سورت ہے دو جز کے برابر دلائل املاء کروائے ہیں۔''

١٠١ ......بَابٌ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ أَنَسًا إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" أَيْ لَمْ اَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ جَهْرًا "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" وَاَنَّهُمْ كَانُوْا يُسِرُّوْنَ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" فِي الصَّلَاةِ ، لَا كَمَا تَوَهَّمَ مَنْ لَّمْ يَشْتَغِلْ بِطَلَبِ الْعِلْمِ مِنْ مَظَانِّهِ وَ ، طَلَبَ الرِّئَاسَةِ قَبْلَ تَعَلُّمِ الْعِلْمِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کہ ''میں نے ان میں سے کسی کو "بسم الله الرحمن الرحیم" پڑھتے نہیں سنا'' سے ان کی مراد یہ ہے کہ میں نے ان میں سے کسی کو "بسم الله الرحمن الرحیم" بلند آواز سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا، اور بلاشبہ وہ نماز میں "بسم الله الرحمن

(٤٩٤) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة: ٩٠٧ـ و بخاری: ٧٤٣ـ وابن حبان: ١٧٩٩ـ سنن النسائی: ٨٩٧ـ مسند احمد: ١٧٧/٣.

الرحیم" آہستہ آواز سے پڑھتے تھے (آپ کے فرمان کا) وہ مطلب نہیں ہے جیسا کہ ان لوگوں کو وہم ہوا ہے جنہوں نے علم کو اس کے اصلی مراجع سے حاصل نہیں کیا اور حصول علم سے پہلے ہی مقام و مرتبے کے طلب گار ہیں۔

٤٩٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ ، نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ......

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَجْهَرُوْا "بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ، ابوبکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں، وہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کو بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔''

٤٩٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَجْهَرْ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا أَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے (نماز میں) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہری آواز کے ساتھ نہیں پڑھی اور نہ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے (جہری آواز کے ساتھ) پڑھی ہے۔''

٤٩٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ ، نَا أَبُوْ الْجَوَابِ ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ فَلَمْ يَجْهَرُوا "بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نمازیں پڑھی ہیں، تو وہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کو بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔''

٤٩٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ شُرَيْحٍ الرَّازِيُّ ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَصِيْرُ عَنِ الْحَسَنِ............

---

(٤٩٥) اسناده صحيح: مسند احمد: ١٧٩/٣ـ سنن الدار قطني: ٣١٥/١ـ من طريق وكيع، به.

(٤٩٦) اسناده صحيح: سنن النسائي، كتاب الافتتاح، باب ترك الجهر "ببسم الله الرحمن الرحيم": ٩٠٧ـ مسند احمد: ١٠١/٣.

(٤٩٧) اسناده صحيح: مسند احمد: ١٧٩/٣ـ والبغوي في شرح السنة: ٥٨٢ـ من طريق شعبة، به.

(٤٩٨) اسناده ضعيف جدًا: المعجم الاوسط: ٨٢٧٧ـ من طريق سعيد، به۔ اس مسند ميں سويد بن عبدالعزيز متروك هے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسِرُّ "بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" فِي الصَّلَاةِ وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ يُصَرِّحُ بِخِلَافِ مَا تَوَهَّمَ مَن لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ وَادَّعٰى أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ "بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" وَبِقَوْلِهِ لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" إِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَقْرَؤُوْنَ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" جَهْرًا وَلَا خَفِيًّا . وَهٰذَا الْخَبَرُ يُصَرِّحُ أَنَّهُ أَرَادَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُسِرُّوْنَ بِهِ وَلَا يَجْهَرُوْنَ بِهِ عِنْدَ أَنَسٍ . أَبُوْ الْجَوَّابِ هُوَ الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما، نماز میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کو آہستہ آواز میں پڑھتے تھے۔امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث نے وضاحت کر دی ہے کہ (نبی اکرم ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما "بسم الله الرحمن الرحیم" آہستہ آواز سے پڑھتے تھے،کم علم لوگوں کے گمان کے بر خلاف جن کا دعویٰ ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے اس فرمان ''کو نبی اکرم ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما قراءت کی ابتداء ''الحمد اللہ رب العالمین'' سے کرتے تھے'' اور آپ کے فرمان ''میں نے ان میں سے کسی کو "بسم الله الرحمن الرحیم" پڑھتے ہوئے نہیں سنا'' سے آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ حضرات گرامی (نماز میں) "بسم اللہ الرحمن الرحیم" بالکل پڑھتے ہی نہ تھے، نہ بلند آواز سے اور نہ آہستہ آواز سے۔اس حدیث نے صراحت کر دی کہ آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ حضرات گرامی (نماز میں) "بسم اللہ الرحمن الرحیم" آہستہ آہستہ آواز سے پڑھتے تھے، بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔ حدیث نمبر ۴۹۷ کی سند مذکور ابوالجواب راوی سے مراد الاحوص بن جواب ہے۔''

فوائد :......بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: سورۂ فاتحہ کی آیت ہے۔جس کی تلاوت سورۂ فاتحہ کی طرح نماز کی ہر رکعت میں لازم ہے، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا قَرَاْتُمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ: فَاقْرَءُوْا "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اِنَّهَا اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَاُمُّ الْكِتَابِ وَالسَبْعُ الْمَثَانِىْ، و بسم الله الرحمن الرحيم احدى آياتها . جب تم ''الحمد للہ'' (سورہ فاتحہ کی) تلاوت کرو تو ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھو، بلا شبہ سورۂ فاتحہ ام القرآن، ام الکتاب اور سبع المثانی ہے اور ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' اس کی ایک آیت ہے۔''

(بیهقی : ۲/ ۴۵، الصحیحه : ۱۱۸۳، صحیح الجامع ۷۲۹ اسناده صحیح)

پھر جہری نماز میں ''بسم اللہ'' کو جہری اور سری پڑھنا دونوں طرح جائز ہے، البتہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کو سری

پڑھنا افضل ہے کیونکہ احادیث الباب کی رو سے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' سری پڑھنا بہتر ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ ابوبکر وعمر اور صحابہ کی اکثریت کا یہی عمل تھا۔

۱۰۲ ......بَابٌ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْجَهْرَ "بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"، وَالْمُخَافَتَةَ بِهٖ جَمِيْعًا مُبَاحٌ، لَيْسَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا مَحْظُوْرًا، وَهٰذَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کو بلند آواز اور آہستہ آواز سے دونوں طرح پڑھنا جائز ہے، ان میں سے کوئی طریقہ بھی منع نہیں ہے۔ اور یہ جائز اختلاف کی قسم سے ہے

۴۹۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِىْ وَشُعَيْبٌ۔ يَعْنِى ابْنَ اللَّيْثِ۔ قَالَا، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، نَا خَالِدٌ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِىْ مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِىْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ أَبِىْ هِلَالٍ............

عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمَرِ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِىْ هُرَيْرَةَ، فَقَرَأَ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى بَلَغَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ. فَقَالَ: اٰمِّيْنَ، وَقَالَ النَّاسُ: اٰمِّيْنَ. وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ. وَيَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ إِنِّىْ لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَمِيْعُهَا لَفْظًا وَاحِدًا، غَيْرَ أَنَّ ابْنَ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ: وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ فِى الْاِثْنَيْنِ، قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدِ اسْتَقْصَيْتُ ذِكْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِىْ كِتَابِ مَعَانِى الْقُرْاٰنِ وَبَيَّنْتُ فِىْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ أَنَّهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِبَيَانٍ وَاضِحٍ غَيْرَ مُشْكِلٍ عِنْدَ مَنْ

''نعیم مجمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی پھر ام القرآن کی تلاوت کی حتی کہ (ولا الضالین) پر پہنچے تو آمین کہی، اور مقتدیوں نے بھی آمین کہی، آپ جب بھی سجدہ کرتے، اللہ اکبر کہتے اور جب (تشہد) بیٹھ کر اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بے شک میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی ساری نماز کے مشابہ نماز پڑھتا ہوں۔ تمام راویوں نے ایک ہی طرح کے الفاظ روایت کیے ہیں، سوائے ابن عبدالحکم کے، انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے کہ:'' اور جب آپ دو رکعتوں کے (بعد تشہد) بیٹھ کر اٹھتے تو فرماتے: اللہ اکبر۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے کتاب معانی القرآن میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے متعلق دلائل پوری تحقیق کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ میں نے

(٤٩٩) اسناده ضعيف: سنن النسائى، كتاب الافتتاح، باب القراءة: ٩٠٥۔ والبيهقى: ٢/٥٨۔ عن شعيب بن الليث، به۔ وابن حبان: ١٧٩٤، ١٧٩٨.

يَـفْهَـمُ صِـنَـاعَةَ الْعِلْمِ وَيَتَدَبَّرُ مَا بَيَّنْتُ فِيْ ذٰلِكَ الْـكِتَابِ ، وَيَرْزُقُهُ اللّٰهُ فَهْمَهُ وَيُوَفِّقُهُ لِإِدْرَاكِ الصَّوَابِ وَالرَّشَادِ بِمَنِّهِ وَفَضْلِهِ.

اس کتاب میں بیان کیا کہ بسم اللہ قرآن مجید کی آیت ہے۔ میں نے اسے خوب واضح اور آسان انداز میں بیان کر دیا ہے کہ جو اہل علم اور ان لوگوں کے لیے مشکل نہیں ہے جو میرے بیان کردہ دلائل میں غور وفکر کریں گے، اور اسے اللہ تعالیٰ اس کے فہم سے نوازیں گے اور جسے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حق بات کو سمجھنے کی توفیق عنایت فرمائیں گے۔

۱۰۳ ......بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ مَعَ الْبَيَانِ أَنَّهَا السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَأَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلَهَا.

سورۂ فاتحہ کی قراءت کی فضیلت کا بیان، اور اس بات کا بیان کہ وہ سبع مثانی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تورات انجیل اور قرآن مجید میں اس جیسی سورت نازل نہیں فرمائی

۵۰۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيِّ الْقَيْسِيُّ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْحِرَقِيِّ عَنْ أَبِيْهِ............

عَـنْ أَبِـيْ هُـرَيْرَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا أُعَلِّمُكَ سُوْرَةً مَا أُنْـزِلَ فِـي التَّـوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الْـقُرْاٰنِ مِثْلَهاَ ؟ قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَـالَ: لَـعَـلَّكَ أَنْ لَّا تَخْرُجَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ حَتّٰـى أُحَـدِّثَكَ بِهَـا . فَـقُـمْتُ مَعَهُ فَجَعَلَ يُـحَـدِّثُنِـيْ وَيَدِيْ فِي يَدِهٖ فَجَعَلْتُ أَتَبَاطَأُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَّخْرُجَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُخْبِرَنِيْ بِهَا ، فَـلَـمَّـا دَنَوْتُ مِنَ الْبَابِ ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ الـلّٰهِ ، السُّوْرَةُ الَّتِيْ وَعَدتَّنِيْ . قَالَ: كَيْفَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی عظیم سورت نہ سکھا دوں کہ اس جیسی سورت تورات، انجیل اور قران مجید میں نازل نہیں کی گئی؟ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ضرور سکھا دیں۔ تو آپ نے فرمایا: یقیناً اس دروازے سے نکلنے سے پہلے پہلے میں تمہیں وہ سورت بیان کر دوں گا۔ لہٰذا میں آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور آپ میرے ساتھ گفتگو فرمانے لگے جبکہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ مبارک میں تھا تو میں نے آہستہ آہستہ چلنا شروع کر دیا، اس خدشے سے کہ کہیں آپ مجھے وہ سورت بتائے بغیر ہی باہر

---

(۵۰۰) اسناده صحيح: كتاب تفسير القرآن جامع ترمذی عن رسول الله ﷺ باب "ومن سورة الحجر": ۳۱۲۵۔ موطا امام مالك، كتاب النداء للصلاة، باب ماجاء فی ام القرآن: ۱۷۲۔ وأحمد: ۵/۱۱۴.

تَبْدَأُ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ ؟ قَالَ: فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ . فَقَالَ: هِيَ ، هِيَ وَهُنَّ السَّبْعُ الْمَثَانِيُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ﴾ هُوَ الَّذِي أُوْتِيْتُهُ .

نہ نکل جائیں۔ چنانچہ جب میں دروازے کے قریب پہنچا تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ سورت جس کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا (وہ بتا دیجیے) آپ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہو تو قراءت کیسے شروع کرتے ہو؟ کہتے ہیں: میں نے فاتحہ الکتاب کی تلاوت کر کے سنائی۔ تو آپ نے فرمایا: یہی وہ سورت ہے، یہی وہ عظیم سورت ہے اور یہی سبع مثانی ہے جس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ﴾ (الحجر: ۸۷) ”بے شک ہم نے آپ کو سبع مثانی (بار بار پڑھی جانے والی سات آیات) اور قرآن عظیم عطا کیا ہے۔“ وہ یہی ہے جو مجھے عطا کی گئی ہے۔

۵۰۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُوْ الأَزْهَرِ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، نَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلَ أُمِّ الْكِتَابِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ .

”حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تورات، انجیل اور قرآنِ مجید میں ام الکتاب (سورہ فاتحہ) جیسی سورت نازل نہیں فرمائی، اور یہی سبع مثانی ہے۔

فوائد:......ان احادیث میں سورۂ فاتحہ کی فضیلت کا بیان ہے کہ اتنی عظیم سورت قرآن حکیم سے قبل کسی آسمانی کتاب یا صحیفے میں نازل نہیں ہوئی اور یہ قرآن حکیم کا اعزاز ہے کہ اس میں اتنی عظیم ومبارک سورت کا نزول ہوا، نیز السبع المثانی (سات بار بار پڑھی جانے والی آیات) سے مراد بھی سورۂ فاتحہ ہے کیونکہ نماز کی ہر رکعت میں اس سورت کی تلاوت کی جاتی ہے نیز نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت فرض ہے۔ جیسا کہ حدیث ۴۸۸ میں اس کی وضاحت بیان ہوئی ہے۔

۵۰۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ، قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ

---

(۵۰۱) اسناده صحيح: سنن الترمذی، كتاب تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب من سورة الحجر: ۳۱۲۵۔ سنن نسائی: ۹۱۴.

أَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَّامِ بْنِ زَهْرَةَ، يَقُوْلُ، سَمِعْتُ..........

أَبَـا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَـلّٰـى صَلَاـةً لَـمْ يَـقْـرَأْ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِـدَاجٌ، فَهِـيَ خِـدَاجٌ، فَهِـيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ. فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ: إِنِّيْ أَكُوْنُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْـإِمَـامِ، فَغَمَزَ ذِرَاعِيْ وَقَالَ: اقْرَأْ بِهَا يَـا فَـارِسِـيُّ فِـيْ نَـفْسِكَ. فَـإِنِّـيْ سَمِعْتُ رَسُـوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَـقُـوْلُ: قَـالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَـعَالٰى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِـصْـفَيْنِ، فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ، يَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ يَـقُـوْلُ الـلّٰـهُ حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ يَـقُوْلُ اللّٰهُ أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْـدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ يَقُوْلُ اللّٰهُ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ بَيْنِيْ وَبَيْـنَ عَبْـدِيْ، يَقُوْلُ الْعَبْدُ ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ فَهٰذِهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِـعَبْـدِيْ مَـا سَأَلَ، يَقُوْلُ الْعَبْدُ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾، فَهُوَ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی نماز پڑھی، (اس میں) ام القرآن نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے، وہ ناقص ہے، ناقص ہے مکمل نہیں ہے۔ (ابو سائب کہتے ہیں) تو میں نے پوچھا: اے ابوہریرہ! میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تو پھر فاتحہ کیسے پڑھوں؟) تو انہوں نے میرے بازو کو دبایا اور فرمایا: اے فارسی! اپنے دل میں پڑھ لیا کرو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے۔ لہٰذا آدھی نماز میرے لیے اور آدھی میرے بندے کے لیے ہے، بندہ کہتا ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری حمد وثنا بیان کی ہے۔ بندہ پڑھتا ہے ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ''نہایت رحم وکرم کرنے والا (اللہ)'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری تعریف وتوصیف بیان کی ہے۔ بندہ تلاوت کرتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ (اللہ) حساب کے دن کا مالک ہے'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری بڑائی اور بزرگی بیان کی ہے۔ اور یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں'' تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان منقسم ہے، اور اس کے لیے وہ ہے جس کا وہ سوال کرے۔

---

(٥٠٢) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة فى كل ركعة: ٣٩٥۔ سنن ابى داؤد: ٩٠٩۔ وابن ماجه: ٨٣٨۔ مسند احمد: ٤٦٠/٢۔ مؤطا امام مالك: ١٧٤۔ وابن حبان: ١٧٨٤.

بندہ کہتا ہے: ﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ ''(اے اللہ) ہمیں سیدھے راستے پر ڈال دے، ان لوگوں کے راستے میں جن پر تو نے انعام کیا ہے، جن پر غضب نہیں ہوا اور وہ نہ گمراہ ہوئے۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۴۸۸ کے ضمن میں ملاحظہ کریں۔

۱۰۴ ...... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنْهُمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

نماز ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت جبکہ آخری دو رکعتوں میں اکیلی سورہ فاتحہ پڑھنے کا بیان

ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُصَلِّيْ ظُهْرًا أَوْ عَصْرًا مُخَيَّرٌ بَيْنَ أَنْ يَقْرَأَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبَيْنَ أَنْ يُسَبِّحَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا ، وَخِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُسَبِّحُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا يَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا . وَهٰذَا الْقَوْلُ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي وَلَّاهُ اللّٰهُ بَيَانَ مَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ مِنَ الْفُرْقَانِ وَأَمَرَهُ عَزَّ وَجَلَّ بِتَعْلِيْمِ أُمَّتِهِ صَلَاتَهُمْ .

ان لوگوں کے دعویٰ کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ ظہر یا عصر کی نماز پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ وہ آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھ لے یا سبحان اللہ کہتا رہے، اور ان لوگوں کے گمان کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ وہ ان دو نمازوں کی آخری دو رکعتوں میں سبحان اللہ ہی پڑھے گا اور ان میں (کسی سورت کی) قراءت نہیں کرے گا۔ یہ قول سنت نبوی ﷺ کے خلاف ہے، اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ ہی کو آپ پر نازل ہونے والے فرقان حمید کی تفسیر و توضیح کرنے کا ذمہ دار بنایا ہے اور آپ کو اپنی امت کو ان کی نماز سکھانے کا حکم دیا ہے۔

۵۰۳۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ الْكَتَّانِيُّ ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ وَ أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ ، جَمِيْعاً عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ ''جناب عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد محترم حضرت

(۵۰۳) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب یقرأ فی الأخریین بفاتحة الکتاب: ۷۷۶۔ صحیح مسلم: ۴۵۱۔ سنن النسائی: ۹۷۷۔ مسند احمد: ۵/۳۰۰،۳۰۸۔ سنن الدارمی: ۱۲۹۳.

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَيُسْمِعُنَا الآيَةَ أَحْيَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: كُنْتُ أَحْسِبُ زَمَاناً أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ فِي ذِكْرِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ لَمْ يَرْوِهُ غَيْرُ أَبَانَ بْنِ يَزِيْدَ وَ هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَلٰى مَا كُنْتُ أَسْمَعُ أَصْحَابَنَا مِنْ أَهْلِ الْآثَارِ يَقُوْلُوْنَ ، فَإِذَا الْأَوْزَاعِيُّ مَعَ جَلَالَتِهِ قَدْ ذَكَرَ فِيْ خَبَرِهِ هٰذِهِ الزِّيَادَةَ .

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر اور عصر کی (پہلی) دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور کوئی ، اور سورت پڑھا کرتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں سورت فاتحہ پڑھتے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میں ایک مدت تک یہی خیال کرتا رہا کہ ظہر اور عصر کی نماز کی آخری دو رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنے کے بارے میں یہ حدیث صرف ابان بن یزید اور ہمام بن یحیٰی ہی روایت کرتے ہیں کہ جیسا کہ میں اپنے محدثین احباب سے سنا کرتا تھا۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ جلیل القدر امام اوزاعی رحمہ اللہ نے بھی یہ اضافہ اپنی روایت میں بیان کیا ہے۔''

٥٠٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ ، كَذٰلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْمَكِّيُّ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فَيَقْرَأُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ مَعَهَا ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُوْلٰى وَيُسْمِعُنَا الآيَةَ أَحْيَاناً .

''حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد گرامی جناب ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز ظہر اور عصر پڑھاتے تو پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت بھی پڑھتے ۔ اور آخری دو رکعتوں میں اکیلی سورت فاتحہ پڑھتے۔ اور آپ پہلی رکعت کو لمبا کیا کرتے تھے اور کبھی کبھار ہمیں ایک آدھ آیت سنا دیتے تھے۔''

فوائد :......١۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ ظہر وعصر کی نمازوں میں قراءت سری ہے اور ظہر وعصر کی نمازوں کی پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ کسی اور سورت کی تلاوت اور آخری دو رکعات میں فقط سورۂ فاتحہ کی قراءت کافی ہے۔

٢۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں (احادیث الباب) دلیل ہیں کہ نماز کی تمام رکعات میں سورۂ فاتحہ کی قراءت لازم ہے اور ابوحنیفہ ظہر وعصر کی آخری دو رکعات میں سورۂ فاتحہ کی قراءت واجب قرار نہیں دیتے۔ بلکہ انہوں نے آخری دو رکعات

---

(٥٠٤) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب اذا اسمع الامام اٰیة: ٧٧٨۔ صحیح مسلم: ٤٥١۔ سنن النسائی: ٩٧٨۔ سنن ابی داود: ٧٩٩۔ مسند احمد: ٣٠٥/٥.

میں قراءت، تسبیح اور خاموشی اختیار کرنے میں اختیار دیا ہے۔ (ان میں سے جوصورت اختیار کرلو درست ہے)
لیکن جمہور علماء ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کی قراءت کے وجوب کے قائل ہیں۔ اور یہ موقف راجح اور سنن صحیحہ کے قریب تر ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ١٧٤)

١٠٥ ...... بَابُ الْمُخَافَتَةِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتَرْكِ الْجَهْرِ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ

ظہر اور عصر کی نماز میں سری قراءت کرنے اور ان میں جہری قراءت نہ کرنے کا بیان

٥٠٥ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ، حَدَّثَنَا عَمَّارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، نَا الْأَعْمَشُ ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ....

عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْنَا خَبَّابًا أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ؟ قَالَ: نَعَمْ . قُلْنَا: بِأَيِّ شَيْءٍ عَلِمْتُمْ . قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ . وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ وَ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ أَبُوْ كُرَيْبٍ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ .

'' جناب ابومعمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کرتے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں (کرتے تھے) ہم نے عرض کی: آپ کو کیسے معلوم ہوتا (کہ آپ نے قراءت کی ہے) انہوں نے فرمایا: آپ کی داڑھی کے ہلنے سے (ہمیں علم ہو جاتا تھا) اس حدیث کے راوی جناب دورقی، مخزومی اور ابوکریب نے ''آپ کی داڑھی کے ہلنے سے'' کے الفاظ روایت کیے ہیں۔''

٥٠٦ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

'' امام صاحب نے اپنے دو اساتذہ کرام جناب یعقوب الدورقی اور سلم بن جنادہ کی سند سے اعمش سے مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کی ہے اور یہ الفاظ بیان کیے

(٥٠٥) صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب القراءة فی العصر: ٧٦١۔ سنن ابی داود: ٨٠١۔ سنن ابن ماجه: ٨٢٦۔ مسند احمد: ٥/١٠٩.

(٥٠٦) صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب القراءة فی الظهر: ٧١٨۔ سنن ابن ماجه: ٨١٨۔ سنن ابی داود: ٦٧٨۔ سنن ابن ماجه: ٨١٨۔ مسند احمد: ٢٠١٦٦.

الْأَعْمَشُ . وَقَالَ سَلْمٌ: عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: مِثْلَهُ وَقَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِشْرُ بْنُ خَالِدِ الْعَسْكَرِيُّ ، نَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ـ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ ، سَمِعْتُ عَمَّارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ: بِهٰذَا الْإِسْنَادِ:مِثْلَهُ . وَقَالَ: لِحْيَتِهِ .

ہیں:''آپ کی داڑھی کے ہلنے سے ہمیں معلوم ہوتا تھا۔''امام صاحب نے اپنے استادمحترم جناب بشر بن خالد العسکری کی سند سے روایت بیان کی ہے، انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں:''آپ کی داڑھی سے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ ظہر وعصر کی نمازوں میں قراءت سری ہے۔(عون المعبود : ٣/ ٤٥) نیز سری نماز میں وقت تلاوت زبان اور ہونٹوں کوحرکت دینا مسنون فعل ہے۔ کیونکہ اس عمل سے ہی داڑھی حرکت کرتی اور انسان تلاوت کرتا محسوس ہوتا ہے لہٰذا ہونٹوں کو چپکا کر رکھنا اور دل سے قراءت کرنا غیر مسنون طریقہ ہے۔

١٠٦...... بَابُ إِبَاحَةِ الْجَهْرِ بِبَعْضِ الْآيِ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی نماز میں بعض آیتوں کو جہری (بلند آواز سے) پڑھنا جائز ہے

٥٠٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمَلِيُّ ، نَا الْوَلِيْدُ ـ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ ـ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ عَمْرٍو ـ وَهُوَ الْأَوْزَاعِيُّ ـ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، ح وَحَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ ، نَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ.......... حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ قَتَادَةَ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَتَيْنِ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ، وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ أَحْيَانًا ، وَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ . قَالَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِيْهِ . وَقَالَ أَيْضًا ، يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ .

''جناب عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد جناب ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر اور نماز عصر کی پہلی دو رکعت میں ام القرآن اور اس کے ساتھ دیگر دو سورتیں پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھار ہمیں ایک آیت سنا دیا کرتے تھے، اور آپ نماز ظہر کی پہلی رکعت لمبی کرتے تھے۔اس حدیث کے راوی جناب علی بن سہل نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں:عن ابیه ''یعنی انہوں نے حدثنی ابی (مجھے میرے والدمحترم نے حدیث بیان کی) کی بجائے''عن

(٥٠٧) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب اذا اسمع الامام اٰية: ٧٧٨ـ صحيح مسلم: ٤٥١ـ سنن النسائي: ٩٧٨ـ سنن ابي داود: ٧٩٩ـ مسند احمد: ٥/١٠٠،٦/٣٩٥

ابیــہ" کے الفاظ روایت کیے ہیں۔اور یہ بھی کہا: ''آپ نماز ظہر کی پہلی رکعت کوطویل کیا کرتے تھے''

فــوائــد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ ظہر وعصر کی نمازوں میں قراءت سری ہے البتہ کبھی کسی آیت کو اونچی آواز سے پڑھنا صحت نماز کے لیے مضر نہیں اور سری نمازوں میں یہ شرط عائد کرنا کہ ان نمازوں میں بالکل سکوت ہونا چاہیے درست نہیں، بلکہ کبھی کبھار کسی آیت کو بلند آواز سے پڑھ لینا درست ہے۔

۱۰۷ ...... بَابُ تَطْوِيْلِ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَحَذْفِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا

نماز ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرنے اور آخری دو کو مختصر کرنے کا بیان

۵۰۸۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ..........

عَـنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ أَهْلَ الْكُوْفَةِ شَكَوْا سَعْدًا إِلٰى عُمَرَ فَذَكَرُوْا مِنْ صَلَاتِهٖ فَأَرْسَلَ إِلَيْـهِ عُـمَـرُ ، فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ لَهُ مَا عَابُوْهُ مِـنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ ، فَقَالَ: إِنِّيْ لَأُصَلِّيْ بِهِمْ صَلَاةَ رَسُـوْلِ الـلّٰهِ فَمَا أَخْرِمُ عَنْهَا ، إِنِّيْ لَأَرْكُـدُ بِهِمْ فِي الْأُوْلَيَيْنِ وَأَحْذِفُ بِهِمْ فِي الْأُخْرَيَيْنِ . فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ . هٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ . وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: وَأُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ .

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے (اپنے گورنر) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی نماز کے بارے میں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی (کہ نماز پڑھانی نہیں آتی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام بھیجا (کہ مدینہ منورہ تشریف لائیں) تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو (حضرت عمر) نے ان کی نماز کے بارے میں اہل کوفہ کی شکایت ذکر کی ۔ انہوں نے فرمایا: بے شک میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھاتا ہوں اور اس میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ میں انہیں پہلی دو رکعتیں طویل پڑھاتا ہوں اور آخری دو رکعتیں مختصر پڑھاتا ہوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: اے ابواسحاق! آپ کے بارے میں (مجھے) یہی توقع ہے ۔ یہ دورقی کی روایت ہے اور مخزومی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "واخــفف الاخــريـيـن" (میں آخری دو

(۵۰۸) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب وجوب القراءة للامام والمأموم فی الصلوات کلها: ۷۵۵۔ صحیح مسلم: ۴۵۳۔ مسند احمد: ۱/۱۷۶،۱۷۹.

رکعتوں میں تخفیف کرتا ہوں یعنی مختصر پڑھاتا ہوں۔)

۱۰۸...... بَابُ إِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِی الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِأَكْثَرَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

ظہر اور عصر کی نمازوں میں آخری دو رکعت میں فاتحۃ الکتاب سے زیادہ قراءت کرنے کے جائز ہونے کا باب

وَهٰذَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ لَا مِنَ اخْتِلَافِ الَّذِیْ يَكُوْنُ أَحَدُهُمَا مَحْظُوْرًا وَالْأٰخَرُ مُبَاحًا ، فَجَائِزٌ أَنْ يَقْرَأَ فِی الْأُخْرَيَيْنِ فِی كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةٍ ، فَيَقْتَصِرُ مِنَ الْقِرَاءَةِ عَلَيْهَا ، وَمُبَاحٌ أَنْ يُزَادَ فِی الْأُخْرَيَيْنِ عَلٰی فَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

ظہر اور عصر کی نماز کی آخری دو رکعتوں میں فاتحۃ الکتاب کے علاوہ مزید قراءت کرنا جائز ہے، اور یہ اختلاف جائز اختلاف کی قسم سے ہے، یہ اختلاف ایسا نہیں ہے کہ ایک چیز ممنوع اور ناجائز ہو جبکہ دوسری جائز اور مباح ہو۔ لہٰذا آخری دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ کی قراءت پر اکتفا کرنا جائز ہے اور آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ مزید قراءت کرنا بھی جائز ہے۔

۵۰۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ ، وَأَبُوْ هَاشِمٍ زِيَّادُ بْنُ أَيُّوْبَ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، قَالُوْا ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ اَبِی الصِّدِّيْقِ..........

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ ، قَالَ : كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الظُّهْرِ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ قَدْرَ قِرَاءَةِ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً ، قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ . قَالَ: وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِی الْاُخْرَيَيْنِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ . قَالَ: وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِی الْاُوْلَيَيْنِ قَدْرَ قِرَاءَةِ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً ، قَدْرَ قِرَاءَةِ الم تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ . قَالَ: وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِی الْاُخْرَيَيْنِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ . قَالَ: وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِی الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ زِيَادِ ابْنِ اَيُّوْبَ .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کی مقدار کا اندازہ سورہ ''الم تنزیل السجدہ'' کی قراءت کے برابر، تیس آیات کی قراءت کے برابر کیا کرتے تھے۔ فرماتے ہیں: اور ہم نے آخری دو رکعتوں میں آپ کے قیام کی مقدار کا اندازہ اس سے نصف (قراءت کا) کیا۔ فرماتے ہیں: اور ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ کے قیام کی مقدار کا اندازہ اس سے نصف (آیات کی قراءت) کا کیا۔ یہ زیاد بن ایوب کی حدیث کے الفاظ ہیں۔''

(۵۰۹) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الظهر والعصر: ۴۵۲۔ سنن النسائی: ۹۷۱۔ سنن ابی داود: ۸۰۴.

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نبی ﷺ ظہر وعصر کی نمازوں میں پہلی دو رکعات میں لمبی قراءت یعنی سورۂ فاتحہ کے علاوہ کسی اور سورت کی بھی تلاوت کرتے اور آخری دو رکعات میں فقط سورۂ فاتحہ یا اس کے ساتھ کسی مختصر اور پہلی رکعات کی بہ نسبت کسی چھوٹی صورت کی تلاوت کرتے تھے اور ظہر وعصر کی آخری دو رکعات میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کسی اور صورت کی تلاوت کرنا یا ترک کر دینا، دونوں صورتیں جائز ہیں۔ نیز ظہر وعصر کی پہلی دو رکعات اور آخری دو رکعات میں قراءت مساوی اور ایک جیسی ہونی چاہیے اور اس مساوی قراءت کے باوجود پہلی رکعت میں کچھ زیادہ طوالت ہونی چاہیے تاکہ تاخیر سے آنے والے لوگ بھی نماز باجماعت میں شامل ہو سکیں۔

۱۰۹...... بَابُ ذِكْرِ الْقُرْآنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قرآن مجید تلاوت کرنے کا بیان

۵۱۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَحْيٰى بْنُ حَكِيْمٍ وَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، نَا شُعْبَةُ............

عَـنْ سَـمَّـاكِ بْـنِ حَرْبٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَـقْـرَأُ فِـى الـظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِـ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى﴾، ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾ وَنَحْوِهَا ، وَيَقْرَأُ فِى الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ .

''جناب سماک بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر میں سورہ (واللیل اذا یغشی) اور (والشمس وضحها) اور ان جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔''

۵۱۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبِ الْوَاسِطِى ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَّابِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَاضِيِّ مَرْوَ ، قَالَ أَخْبَرَنِى............

عَبْـدُ الـلّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِى الظُّهْرِ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ وَنَحْوِهَا .

''جناب عبداللہ بن بریدہ اسلمی اپنے والد محترم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں سورت (اذا السمآء انشقت) اور اس جیسی سورتیں پڑھتے تھے اور صبح کی نماز میں اس سے لمبی قراءت کیا کرتے تھے۔''

---

(۵۱۰) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح: ۴۵۹۔ اس میں ﴿والشمس وضحاها﴾ کے الفاظ نہیں ہیں۔ سنن النسائی: ۹۸۰۔ سنن ابی داؤد: ۸۰۶۔ مسند احمد: ۸۶/۵.

(۵۱۱) اسناده صحیح: صحیح ابن حبان: ۱۸۲۱۔ صفة الصلاۃ: ۱۱۳.

۵۱۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيِّ الْقَيْسِيُّ، نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ قَتَادَةَ وَ ثَابِتٌ وَ حُمَيْدٌ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَسْمَعُوْنَ مِنْهُ النَّغْمَةَ فِي الظُّهْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى، وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغٰشِيَةِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نماز ظہر میں آپ سے سورہ (سبح اسم ربك الاعلٰی) اور (هَلْ أَتٰكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ) کی قراءت ترنم کے ساتھ سنا کرتے تھے۔''

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز ظہر میں، سورہ الاعلیٰ، سورہ الغاشیہ، سورہ والیل اذا یغشی اور سورہ والشمس وضحاھا کی تلاوت مسنون و مستحب فعل ہے۔ نیز نماز ظہر میں طوال مفصل سورتوں ''یعنی الحجرات سے لے کر البروج تک، میں چھوٹی صورتیں پڑھنا مسنون و مستحب فعل ہے، نیز نماز ظہر میں قراءت کی طوالت میں کبھی کبھار کمی بیشی بھی جائز ہے۔

۱۱۰......بَابٌ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الصَّلَاةَ بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ جَائِزَةٌ دُوْنَ غَيْرِهَا مِنَ الْقِرَاءَةِ، وَاَنَّ مَا زَادَ عَلٰى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ فَضِيْلَةٌ لَا فَرِيْضَةٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دیگر سورتوں کی قراءت کے بغیر صرف سورۂ فاتحہ کی قراءت کے ساتھ نماز پڑھنا جائز اور درست ہے اور بلا شبہ نماز میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ مزید قراءت کرنا افضل و اعلیٰ ہے، فرض نہیں ہے

فِيْ خَبَرِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ مَنْ قَرَأَ بِهَا لَهُ صَلَاةٌ. وَفِيْ خَبَرِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ مَنْ قَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ لَمْ تَكُنْ صَلَاتُهُ خِدَاجً.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: ''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا۔'' یہ اس کی بات کی دلیل ہے کہ جو شخص سورت فاتحہ پڑھ لے اس کی نماز ہو جاتی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: ''جس شخص نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص و نا تمام ہے۔'' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس شخص نے نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھ لی، اس کی نماز ناقص نہیں ہوتی۔ (بلکہ مکمل ہوتی ہے۔)

۵۱۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ،

(۵۱۲) اسناده صحيح، سنن النسائی، كتاب الافتتاح، باب القراءة فی الظهر: ۹۶۲. موارد الظمان: ٤٦٩ ـ من طريق محمد بن معمر صفة الصلاة: ۱۱٤.

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَبُوْ مَعْمَرٍ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، ....

نَا حَنْظَلَةُ السُّدُوْسِيُّ قَالَ ، قُلْتُ لِعِكْرَمَةَ: رُبَّمَا قَرَأْتُ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ وَإِنَّ نَاسًا يَعِيْبُوْنَ ذَاكَ عَلَيَّ ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ . وَمَا بَأْسَ ذَاكَ ، اِقْرَأْ بِهِمَا فَإِنَّهُمَا مِنَ الْقُرْاٰنِ . ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاءَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يَقْرَأْ فِيْهِمَا إِلَّا بِأُمِّ الْكِتَابِ . هَذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى . وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ: وَأَنَّ أَقْوَامًا يَعِيْبُوْنَ . وَلَمْ يَقُلْ: وَمَا بَأْسَ ذَاكَ . وَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يَقْرَأْ فِيْهِمَا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، لَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئاً .

''جناب حنظلہ سدوسی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے کہا: میں نماز مغرب میں بعض اوقات ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ کی قراءت کرتا ہوں اور کچھ لوگ اس کی وجہ سے میری عیب جوئی کرتے ہیں (مجھے ملامت کرتے ہیں) تو انہوں نے (تعجب سے) فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ! اس میں کیا حرج ہے۔ تم ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرو کیونکہ وہ قرآن مجید کا حصہ ہیں، پھر فرمایا: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے دو رکعت ادا کیں، ان میں آپ نے ام الکتاب کے سوا کوئی سورت نہ پڑھی۔ یہ محمد بن یحییٰ کی حدیث ہے۔ اور محمد بن زیاد نے یہ الفاظ روایت کیے کہ ''أَنَّ أَقْوَامًا يَعِيْبُوْنَ'' کچھ لوگ اسے عیب سمجھتے تھے (یعنی انہوں نے ''نَاسًا'' کی جگہ ''أَقْوَامًا'' کا لفظ بیان کیا ہے، معنیٰ ایک ہی ہے) اور یہ الفاظ روایت نہیں کیے، ''اس میں کیا حرج ہے۔'' اور کہا: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو آپ نے دو رکعت ادا کیں، ان میں سورت فاتحہ کے علاوہ کوئی سورت نہ پڑھی، سورت فاتحہ کے بعد مزید کچھ نہ پڑھا۔''

۱۱۱...... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نماز مغرب میں قراءت کا بیان

٥١٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارُ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّهُ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(٥١٣) اسناده ضعيف۔ مسند احمد بن حنبل: ١/٢٨٢۔ من طريق عفان بن عبدالوارث، به۔ اس کی سند میں راوی ''حنظلة السدوسی'' ضعیف ہے۔

يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ............

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ ، ح وَثَنَّا بَنْدَارُ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ: مِثْلَهُ .

جناب محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد جناب جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ مغرب میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سنا۔امام صاحب اپنے اساتذہ کرام جناب علی بن خشرم اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی کی سند سے مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

٥١٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٍ ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِطُوْلِى الطُّوْلَيَيْنِ .

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب میں دو طویل ترین سورتوں میں سے ایک طویل تر سورت پڑھا کرتے تھے۔''

٥١٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ الْقَيْسِيُّ ، نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيِّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جَرَيْجٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ ، أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزَّبَيْرِ ، أَخْبَرَنِيْ..........

مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ ، قَالَ ، قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ ؟ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِطُوْلِى الطُّوْلَيَيْنِ . قَالَ ، قُلْتُ .

''جناب مروان بن الحکم بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے (انہیں) فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم مغرب کی نماز میں قصار مفصل (چھوٹی چھوٹی) سورتیں پڑھتے ہو؟ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب میں دو بہت لمبی سورتوں

(٥١٤) صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب الجهر بالمغرب: ٧٦٥، ٤٨٥٤۔ صحيح مسلم: ٩٦٧۔ سنن النسائی: ٩٨٧۔ سنن ابی داود: ٨١١۔ سنن ابن ماجه: ٨٣٤۔ مسند احمد: ٤/ ٨٠۔ مؤطا امام مالك: ٢٠٧۔ سنن الدارمی: ١٢٩٥.

(٥١٥) صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب القراءة فی المغرب: ٧٦٤۔ سنن النسائی: ٩٨٩۔ سنن ابی داود: ٨١٢۔ مسند احمد بن حنبل: ٥/ ١٨٨، ١٨٩.

(٥١٦) صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب القراءة فی المغرب: ٧٦٤۔ سنن النسائی: ٩٨٩۔ سنن ابی داود: ٨١٢۔ مسند احمد: ٥/ ١٨٨، ١٨٩.

وَمَا طُوْلَى الطُّوْلَيَيْنِ ؟ قَالَ الْأَعْرَافُ . فَسَأَلْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ وَمَا الطُّولَيَان ؟ فَقَالَ مِنْ قِبَلِ رَأْيِهِ: الْأَنْعَامُ وَ الْأَعْرَافُ . هَذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّزَّاقِ . وَفِي خَبَرِ رُوْحٍ قَالَ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ ، قَالَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ ، قَالَ لِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ نَصْرٍ الْمُقْرِئُ يَقُوْلُ: أَشْتَهِيْ أَنْ أَقْرَأَ فِي الْمَغْرِبِ مَرَّةً بِالْأَعْرَافِ .

میں سے ایک لمبی سورت پڑھا کرتے تھے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: دوطویل ترین سورتوں میں سے ایک طویل تر سورت کونسی ہے (جسے نبی کریم پڑھا کرتے تھے؟) تو انہوں نے فرمایا: وہ سورۂ اعراف ہے۔ (جناب ابن جریج) کہتے ہیں: میں نے ابن ابی ملیکہ سے پوچھا: وہ طویل ترین سورتیں کون سی ہیں؟ تو انہوں نے اپنی رائے سے جواب دیا: سورۂ انعام اور سورۂ اعراف۔ یہ عبدالرزاق کی روایت کے الفاظ ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت احمد بن نصر المقری کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری خواہش ہے کہ میں نماز مغرب میں (سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے) ایک بار سورۂ اعراف پڑھوں۔''

۱۱۲ ......بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَقْرَأُ بِطُوْلِي الطُّوْلَيَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ لَا فِيْ رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ دوطویل ترین سورتوں میں سے ایک طویل تر سورت نماز مغرب کی پہلی دونوں رکعتوں میں پڑھا کرتے تھے، صرف ایک رکعت میں (پوری سورت) نہیں پڑھتے تھے۔

۵۱۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا مُحَاضِرٌ ، نَا هِشَّامٌ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِسُوْرَةِ الْأَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ مُحَاضِرَ بْنَ الْمُوَرِّعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ . قَالَ أَصْحَابُ هِشَّامٍ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَوْ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ ، شَكَّ هِشَّامٌ .

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز مغرب میں دونوں رکعتوں میں سورہ اعراف پڑھا کرتے تھے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: مجھے علم نہیں کہ اس سند میں کسی راوی نے محاضر بن مورع کی متابعت کی ہو۔ جناب ہشام کے شاگرد اس سند میں شک کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: ''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔'' یہ شک ہشام کو ہوا ہے۔''

۵۱۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ............

(۵۱۷) اسناده صحيح، سنن النسائي، كتاب الافتتاح، باب القراءة في المغرب ب المص : ۹۸۹۔ وأحمد: ۱۸۵/۵،۴۱۸/۵ .

عَنْ هِشَّامٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ أَبَا أَيُّوْبَ أَوْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ـ شَكَّ هِشَّامٌ ـ ، قَالَ لِمَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ: إِنَّكَ تَخِفُّ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِسُوْرَةِ الْأَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا. فَقُلْتُ لِأَبِيْ: مَا كَانَ مَرْوَانُ يَقْرَأُ فِيْهِمَا؟ قَالَ مِنْ طُوْلِ الْمُفَصَّلِ. وَهٰكَذَا رَوَاهُ وَكِيْعٌ وَ شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَّامٍ، قَالَا: عِنْدَ زَيْدٍ أَوْ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ.

''جناب ہشام اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ یا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (ہشام کو شک ہے) نے مروان کو کہا جبکہ وہ مدینہ منورہ کے گورنر تھے: بے شک آپ نماز مغرب کی دونوں رکعتوں میں بہت کم قراء ت کرتے ہیں، اللہ کی قسم! بے شک رسول اللہ ﷺ تو ان دونوں رکعتوں میں پوری سورت اعراف پڑھا کرتے تھے۔ (ہشام) کہتے ہیں: تو میں نے اپنے والد محترم سے پوچھا: مروان ان دونوں رکعتوں میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ طول المفصل (لمبی سورتوں میں سے) پڑھا کرتا تھا۔ ہشام سے وکیع اور شعیب بن اسحاق نے اسی طرح روایت کیا ہے، دونوں شک کے ساتھ بیان کرتے ہیں، کہتے ہیں: ''حضرت زید یا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔''

٥١٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ، نَا أَبُوْ كُرَيْبٍ، نَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، ح وحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نَا سُفْيَانُ، نَا الزُّهْرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ: أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الدَّوْرَقِيِّ،

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ محترمہ حضرت ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں سورہ مرسلات پڑھتے ہوئے سنا۔ یہ دورقی کی روایت کے الفاظ ہیں۔ مگر (امام صاحب

(٥١٨) صحيح، احمد: ١٨٥/٥ـ رقم: ٢٥٠١، ٤١٨/٥ـ رقم: ٢٣٤٣٤ـ نسائي: ١٦٩/٢ـ من طريق ابي الأسود عن بن الزبير عن زيد بن ثابت مجمع الزوائد: ١١٧/٢.

(٥١٩) صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب مرض النبي و وفاته: ٧٦٣،٤٤٢٩ـ صحيح مسلم: ٤٦٢ـ سنن الترمذي: ٣٠٨ـ سنن النسائي: ٩٨٥ـ سنن ابي داود: ٨١٠ـ سنن ابن ماجه: ٨٣١ـ وابن حبان: ١٨٢٩.

غَيْرَ أَنَّ عَبْدَالْجَبَّارِ لَمْ يَقُلْ: فِي الْمَغْرِبِ.

کے استاد محترم) عبدالجبار نے یہ الفاظ روایت نہیں کیے کہ: ''نماز مغرب میں'' (یہ سورت سنی ہے۔)''

فوائد: ...... نبی ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ نماز مغرب میں قصار مفصل سورۂ زلزال سے لے کر سورہ الناس تک کی سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ لہٰذا نماز مغرب میں قصار مفصل صورتوں کی تلاوت مستحب فعل ہے، نیز احادیث الباب کی رو سے نماز مغرب میں سورۂ طور، سورۂ مرسلات اور سورۂ اعراف کی کبھی کبھار تلاوت بھی مسنون و جائز ہے۔

٥٢٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ - يَعْنِي الْحَنَفِيَّ - أَنَا الضَّحَاكُ - وَهُوَ - ابْنُ عُثْمَانَ - حَدَّثَنِيْ بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ............

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: مَا رَأَيْتُ أَحَداً أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ لِأَمِيْرٍ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ. قَالَ سُلَيْمَانُ: فَصَلَّيْتُ أَنَا وَرَاءَهُ فَكَانَ يُطِيْلُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ، وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ، وَفِي الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَفِي الصُّبْحِ بِطُوْلِ الْمُفَصَّلِ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْاِخْتِلَافُ فِي الْقِرَاءَةِ مِنْ جِهَةِ الْمُبَاحِ، جَائِزٌ لِلْمُصَلِّيْ أَنْ يَقْرَأَ فِي الْمَغْرِبِ وَفِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا الَّتِيْ يُزَادُ عَلٰى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْهَا بِمَا أَحَبَّ وَشَيْئاً مِنْ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ، لَيْسَ بِمَحْظُوْرٍ عَلَيْهِ أَنْ يَقْرَأَ بِمَا شَاءَ مِنْ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ غَيْرَ أَنَّهُ

'' جناب سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے مدینہ منورہ کے فلاں امیر سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مشابہ (نماز پڑھنے والے) کسی شخص کو نہیں دیکھا۔ جناب سلیمان فرماتے ہیں: تو میں نے بھی اس امیر کے پیچھے نماز پڑھی (تو وہ اس طرح نماز پڑھتے کہ) (ظہر کی) پہلی دو رکعتوں میں طویل قراءت کرتے اور آخری دو رکعتوں میں کم قراءت کرتے۔ اور عصر کی نماز مختصر پڑھاتے۔ وہ نماز مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں قصار المفصل (چھوٹی) سورتیں پڑھتے اور عشاء کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اوساط المفصل (درمیانی سورتیں پڑھتے، اور صبح کی نماز میں طوال المفصل (لمبی) سورتیں پڑھتے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قراءت کے متعلق یہ اختلاف جائز قسم کے اختلاف سے ہے۔ نمازی کے لیے جائز ہے کہ وہ نماز مغرب اور دیگر تمام نمازوں، جن میں سورہ فاتحہ کے علاوہ مزید قراءت کی جاتی ہے، میں قرآن مجید

(٥٢٠) اسناده صحيح، سنن النسائي، كتاب الافتتاح، باب القراءة في المغرب بقصار المفصل: ٩٨٣ـ سنن ابن ماجه: ٨٢٧ـ البيهقي: ٢/٣٩١ـ ابن حبان: ١٨٣٤ـ أحمد: ٢/٣٢٩.

إِذَا كَانَ إِمَامًا ، فَالْإِخْتِيَارُ لَهُ أَنْ يُّخَفِّفَ فِي الْقِرَاءَةِ وَلَا يَطُوْلُ بِالنَّاسِ فِي الْقِرَاءَةِ فَيُفْتِنُهُمْ كَمَا قَالَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: أَتُرِيْدُ أَنْ تَكُوْنَ فَتَّانًا ، وَكَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَئِمَّةَ أَنْ يُّخَفِّفُوْا الصَّلَاةَ ، فَقَالَ: مَنْ أَمَّ مِنْكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ . وَسَأُخْرِجُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ أَوْ بَعْضَهَا فِيْ كِتَابِ الْإِمَامَةِ فَإِنَّ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مَوْضِعُ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ .

کی جو سورت اسے محبوب ہو، پڑھ لے، اس کے لیے یہ ممنوع نہیں کہ وہ اپنی چاہت کے مطابق قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھے۔ سوائے اس حالت کے کہ وہ امام ہو تو پھر بہتر یہ ہے کہ وہ مختصر قراءت کرے اور طویل قراءت کر کے لوگوں کو آزمائش میں نہ ڈالے (کہ نماز باجماعت پڑھنا ترک کر دیں) جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے (طویل قراءت کرنے پر) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ''کیا تم فتنہ باز بننا چاہتے ہو۔'' اور جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ائمہ کو ہلکی اور مختصر نماز پڑھانے کا حکم دیا ہے، آپ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص لوگوں کی امامت کروائے تو اسے تخفیف کرنی چاہیے (مختصر نماز پڑھانی چاہیے۔'' عنقریب میں ان تمام احادیث یا ان میں سے بعض احادیث ''کتاب الامامة'' میں بیان کروں گا کیونکہ ان احادیث کا اصل مقام وہی کتاب ہے۔''

۱۱۳ ...... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

نماز عشاء میں قراءت کا بیان

٥٢١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِيُّ ، نَا سُفْيَانُ............

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، وَ أَبِي الزُّبَيْرِ ، سَمِعْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ -يَزِيْدُ أَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ- قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّي بِهِمْ فَأَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَرَجَعَ مُعَاذٌ يَؤُمُّهُمْ فَقَرَأَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ

''جناب عمرو بن دینار اور ابوزبیر روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا: (دونوں راویوں میں سے ایک اپنے ساتھی سے زیادہ الفاظ روایت کرتا ہے) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (عشاء) کی نماز پڑھا کرتے تھے پھر واپس جا کر اپنی قوم کو نماز پڑھاتے تھے۔ اور ایک رات نبی اکرم ﷺ نے نماز تاخیر سے پڑھائی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے واپس جا کر انہیں نماز کی امامت

(٥٢١) صحيح البخارى، كتاب الادب، باب من لم ير اكفار من قال ذلك متأولا او جاهلا: ٦١٠٦ـ صحيح مسلم: ٤٦٥ـ سنن النسائى: ٨٨٤ـ سنن ابى داود: ٧٩٠ـ مسند احمد: ٣٠٨/٣ـ ابن حبان: ٢٤٠٠.

اِنْحَرَفَ إِلَى نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى وَحْدَهُ، فَقَالُوْا: أَنَافَقْتَ ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: وَلَآتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَأُخْبِرَنَّهُ وَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ مُعَاذاً يُصَلِّيْ مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الصَّلَاةَ الْبَارِحَةَ فَجَاءَ فَأَمَّنَا فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، وَإِنِّيْ تَأَخَّرْتُ عَنْهُ فَصَلَّيْتُ وَحْدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ إِنَّا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحِ، وَإِنَّمَا نَعْمَلُ بِأَيْدِيْنَا . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ اِقْرَأْ سُوْرَةَ ﴿وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى﴾ وَ ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى ﴾ ، وَ ﴿ السَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴾ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرَ فِيْ كِتَابِ الْإِمَامَةِ .

کروائی تو سورہ بقرہ پڑھی۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے جب آپ کو سورہ بقرہ پڑھتے دیکھا تو اس نے مسجد کے ایک کونے میں الگ ہو کر اکیلے نماز پڑھ لی، لوگوں نے اسے کہا: کیا تو منافق ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس واقعے کی آپ کو خبر دوں گا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ (عشاء کی) نماز پڑھتے ہیں پھر واپس جا کر ہمیں نماز پڑھاتے ہیں، کل رات آپ نے نماز دیر سے پڑھائی تو (وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد) آئے اور ہمیں نماز پڑھائی تو اس میں سورہ بقرہ پڑھی، اے اللہ کے رسول! میں نے ان سے پیچھے ہٹ کر اکیلے نماز پڑھ لی اور بے شک ہم ہاتھوں سے محنت و مزدوری کرتے ہیں (اس لیے رات کو طویل قیام نہیں کر سکتے) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تو فتنہ باز ہے؟ سورہ ﴿وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى﴾ اور ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى ﴾ اور ﴿ السَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴾ پڑھا کرو۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس حدیث کے دیگر طرق کتاب الامامۃ میں بیان کیے ہیں۔"

فوائد :......نمازوں میں مسنون قراءت کی کیفیت یہ ہے کہ فجر وظہر کی نماز میں طوال مفصل (سورہ الحجرات سے لے کر سورہ البروج تک) سورتوں کی تلاوت کی جائے۔ البتہ نماز فجر میں قراءت نماز ظہر کی نسبت زیادہ لمبی ہو، عشاء اور عصر کی نماز میں اوساط مفصل (سورہ الطارق سے لے کر سورہ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) تک سورتوں کی تلاوت کی جائے اور نماز مغرب میں قصار مفصل (سورۂ زلزال سے لے کر آخر قرآن تک) سورتوں کی تلاوت کی جائے۔ فجر وظہر کی تلاوت کو لمبا کرنے میں حکمت یہ ہے کہ چونکہ ان نمازوں کے اوقات میں غفلت ہوتی ہے۔ ایک نماز رات کی نیند کے بعد اور دوسری دوپہر کے قیلولہ کے بعد ہوتی ہے، لہٰذا امام ان نمازوں میں قراءت لمبی کرے تاکہ غفلت کا شکار متاخرین بھی نماز باجماعت میں شامل ہو سکیں اور نماز عصر کی یہ کیفیت نہیں ہوئی، بلکہ یہ تھکاوٹ اور سستی کا وقت ہوتا ہے لہٰذا اس

میں مختصر تلاوت کی جائے۔

نماز مغرب کا وقت انتہائی قلیل کم ہوتا ہے، لہٰذا اس میں مزید تخفیف کی ضرورت ہے۔ نیز مغرب کا وقت روزہ داروں کے کھانے اور مہمانوں کی ضیافت کا وقت ہوتا ہے لہٰذا اس میں تخفیف از حد لازم ہے۔ اور نماز عشاء نیند کے غلبے کے وقت میں ہوتی ہے، لیکن اس کا وقت کافی وسیع ہوتا ہے، لہٰذا اس میں نماز عصر جیسی سورتوں کی تلاوت کی جائے۔

(شرح النووی: ٤/ ١٧٣)

٥٢٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَ مَعْمَرٍ ، سَمِعْنَا............

عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ ﴿بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ فِي عِشَاءِ الاٰخِرَةِ، فَمَا سَمِعْتُ أَحْسَنَ قِرَاءَةً مِنْهُ .

''جناب عدی بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو عشاء کی نماز میں سورہ والتین والزیتون پڑھتے ہوئے سنا، میں نے آپ سے خوبصورت قراءت کسی سے نہیں سنی۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ''۵۲۴'' کے تحت ملاحظہ کریں۔

٥٢٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ وَ ابْنِ لُهَيْعَةَ عَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ سَلَمَةَ............

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ: شَكَوْتُ أَوِاشْتَكَيْتُ فَذَكَرْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: طُوْفِيْ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ: فَطُفْتُ عَلٰى جَمَلٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ إِلٰى صَقْعِ الْبَيْتِ . فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ ۔ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ۔ ﴿ وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ ﴾. قَالَ

''نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں (دوران حج) بیمار ہوگئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا۔ تو آپ نے فرمایا: لوگوں کے پیچھے پیچھے سواری پر سوار ہو کر طواف کر لو۔ آپ فرماتی ہیں: لہٰذا میں نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا جب کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہے تھے، تو میں نے آپ کو لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے عشاء کی نماز میں سورہ ﴿وَالطُّوْرِ

(٥٢٢) صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب القراءة فی العشاء: ٧٦٩۔ صحيح مسلم: ٤٦٤۔ والترمذی: ٣١٠۔ ابن ماجه: ٨٣٤.

(٥٢٣) صحيح البخاری، كتاب الصلاة، باب ادخال البعير فی المسجد للعلة: ٤٦٤۔ صحيح مسلم: ١٢٧٦۔ سنن النسائی: ٢٩٢٥۔ سنن ابی داود: ١٨٨٢۔ مسند احمد: ٣١٩/٦۔ مؤطا امام مالك: ٧٢٨۔ ابن حبان: ٣٨٢٢،٣٨١٩.

ابْـنُ لُهَيْعَةَ ، وَقَالَ أَبُوْ الْأَسْوَدِ: يَقْرَأُ وَيُرَتِّلُ إِذَا قَـرَأَ ، إِلَّا أَنَّ مَـالِـكًـا قَـالَ: يُصَلِّي إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ .

﴿وَكِتَـابٍ مَّسْطُوْرٍ﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔ ابن لہیعۃ کہتے ہیں: ابوالاسود فرماتے ہیں: آپ جب تلاوت فرماتے تو خوب ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے تھے۔'' مالک نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں: ''آپ بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے۔''

فوائد:......اس حدیث کی توضیح حدیث ''۵۲۰'' کے ضمن میں بیان ہوتی ہے۔

۱۱۴ ...... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نماز عشاء میں قراءت کا بیان

٥٢٤ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا مُحَمَّدُ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ـ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ............

عَنْ عَدِيٍّ ـ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ ـ قَالَ ، سَمِعْتُ الْبَـرَاءَ بْـنَ عَـازِبٍ ، يَـقُوْلُ: كَـانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِـيْ سَـفَـرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَـقَـرَأَ فِـيْ إِحْـدٰى الـرَّكْـعَتَيْـنِ ﴿ التِّيْـنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾

''عدی بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ فرما رہے تھے: رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے تو آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی تو اس کی (پہلی) دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں سورہ ﴿وَالتِّيْـنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ کی تلاوت فرمائی۔

٥٢٥ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا أَبُوْ طَالِبٍ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، نَا شُعْبَةُ............

عَـنْ أَبِـيْ إِسْـحَاقَ ، قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ، يَـقُـوْلُ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِـيْ سَـفَرٍ فَصَلَّى الْـعِشَـاءَ الْآخِـرَةَ فَـقَـرَأَ فِيْهَـا ﴿ التِّيْـنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ .

''جناب ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے سفر میں نماز پڑھی تو عشاء کی نماز میں سورہ ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ پڑھی۔''

فوائد:...... نبی ﷺ کا عام معمول یہ تھا کہ آپ ﷺ نماز عشاء میں اوساطِ مفصل سورتوں کی تلاوت کرتے تھے، لیکن سفر میں نماز عشاء کی قراءت میں تخفیف کرنا اور قصار مفصل سورتیں پڑھنا جائز ہے۔

---

(٥٢٤) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب الجهر في العشاء: ٧٦٧ـ صحيح مسلم: ٤٦٤ـ سنن النسائي: ١٠٠١ـ سنن ابي داود: ١٢٢١ـ أحمد: ٤/٢٨٤.

(٥٢٥) انظر الحديث السابق.

۱۱۵ ...... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ

صبح کی نماز میں قراءت کا بیان

٥٢٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِقَافٍ، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدُ تَخْفِيْفاً.

'' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورہ (ق) پڑھا کرتے تھے۔ بعد میں آپ نے ہلکی اور مختصر نماز پڑھانا شروع کر دی۔''

فوائد:......اس حدیث سے مراد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے سوا نمازوں میں قراءت میں تخفیف کرتے تھے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں لمبی قراءت کرتے اور دیگر نمازوں میں فجر کی بہ نسبت قراءت میں تخفیف کرتے تھے۔

(عون المعبود: ٢/ ٣٥٨)

٥٢٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ..........

عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِسُوْرَةِ قٓ. وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾.

''جناب زیاد بن علاقہ اپنے چچا حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں سورہ 'ق' پڑھتے ہوئے سنا۔ اور میں نے آپ کو ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾ پڑھتے ہوئے بھی سنا۔''

فوائد:...... یہ حدیث بھی سابقہ موقف کو تقویت دیتی ہے کہ آپ کا معمول نماز فجر میں لمبی قراءت کا اہتمام ہی تھا، یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں نماز فجر میں لمبی قراءت ترک کر دی تھی۔

٥٢٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الصَّنْعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيْهِ، حَدَّثَنِي أَبُو الْمِنْهَالِ......

عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِالْمَائِدَةِ إِلَى السِّتِّيْنَ، أَوِ السِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَبُو الْمِنْهَالِ هُوَ سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ بَصْرِيٌّ.

'' حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں سو سے ساٹھ آیات یا ساٹھ سے سو آیات تک تلاوت کرتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابومنہال: سیار بن سلامہ بصری ہیں۔

(٥٢٦) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة فى الصبح: ٤٥٨ـ مسند احمد: ٥/ ١٠٥،١٠٣،٩١ـ ابن حبان: ١٨١٣.

(٥٢٧) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة فى الصبح: ٤٥٧، سنن النسائى: ٩٥٠ـ سنن ابن ماجه: ٨١٦ـ سنن الدارمى: ١٢٩٨.

(٥٢٨) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة فى الصبح: ٤٦١ـ سنن النسائى: ٩٤٨ـ سنن ابن ماجة: ٨١٨.

٥٢٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ....

نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَزِيْدُ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: مِثْلَهُ، وَقَالُوْا: بِالسِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ .

''امام صاحب نے اپنے تین اساتذہ کرام جناب احمد بن عبدہ، بندار اور یوسف بن موسیٰ سے مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کی ہے۔ تینوں نے فرمایا: ساٹھ سے سو آیات تک آپ تلاوت فرماتے تھے۔''

٥٣٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ عَمَّارٍ وَ سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ..........

عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِمَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ .

''حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات کے درمیان تلاوت فرماتے تھے۔''

٥٣١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، نَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ..........

عَنْ جَابِرٍ ـ هُوَ ابْنُ سَمُرَةَ ـ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ نَحْوًا مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلٰكِنَّهُ كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ . كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ بِالْوَاقِعَةِ وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ مَنْ لَيْسَ الْحَدِيْثُ صَنَاعَتُهُ . فَجَاءَ بِطَامَّةٍ رَوَاهُ عَنْ سُلَيْمَانَ

''حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نمازوں جیسی نماز پڑھایا کرتے تھے لیکن آپ مختصر اور ہلکی نماز پڑھاتے تھے آپ نماز فجر میں سورۃ واقعہ اور اسی جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو فن حدیث سے ناواقف شخص نے روایت کیا تو اس سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے، اس نے اس روایت کو سلیمان

(٥٢٩) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة في الصبح، رقم الحديث: ٤٦١ـ سنن نسائي: ٩٤٨ـ سنن ابن ماجه: ٨١٨.

(٥٣٠) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة في الصبح، رقم الحديث: ٤٦١ـ صحيح بخاري: ٧٧١ـ سنن نسائي: ٩٤٨ـ سنن ابن ماجة: ٨١٨.

(٥٣١) اسناده صحيح، ابن حبان: ١٨٢٠ـ مسند احمد: رقم: ١٠٤/٥ـ والحاكم: ٢٤٠/١ـ من طريق اخر عن اسرائيل، به.

التَّيْمِيِّ ، فَقَالَ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

تیمی کی سند سے حضرت انس بن مالک سے مرفوعاً بیان کیا ہے (حالانکہ یہ روایت حضرت ابو برزہ اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔)

۵۳۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ............ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِهٰذَا:وَ هٰذَا خَطَأٌ فَاحِشٌ ، وَالْخَبَرُ إِنَّمَا هُوَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ . كَذَا رَوَاهُ هٰؤُلَاءِ الْحُفَّاظُ الَّذِيْنَ الْحَدِيْثُ صَنَاعَتُهُمْ .

''جناب سلیمان تیمی حضرت انس سے رسول اللہ ﷺ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔'' اور یہ نہایت فحش غلطی ہے کیونکہ یہ روایت سلیمان تیمی جناب ابومنہال سیار بن سلامہ سے اور وہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ فن حدیث کے ماہرین حفاظ راویوں نے اس روایت کو اسی طرح بیان کیا ہے۔''

فوائد:......۱۔ نبی ﷺ کا اکثر معمول تھا کہ آپ نماز فجر میں طوال مفصل سورتیں تلاوت کرتے تھے۔ اور دو طوال مفصل سورتوں کو ملانے سے بعض سورتوں کی آیات کی تعداد ساٹھ سے لے کر سو تک بنتی ہے۔

۲۔ ابن رجب کہتے ہیں: ان احادیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نماز فجر میں ساٹھ سے لے کر سو آیات تک کی تلاوت نماز فجر کی دونوں رکعات میں کرتے تھے۔ کیونکہ آپ نماز سے سلام اس وقت پھیرتے جب انسان اپنے قریبی نمازی کو پہچان لیتا تھا۔

اور اگر آپ ﷺ ہر رکعت میں سو کے قریب آیات کی تلاوت کرتے تو سلام پھیرتے وقت طلوع آفتاب کا وقت ہو جاتا۔ (فتح الباری لابن رجب: ۵/ ۲۴۰)

۱۱۶ ...... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن نماز فجر میں قراءت کا بیان

۵۳۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ عَنْ مُرَّةَ ، أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِّيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ

---

(۵۳۲) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة في الصبح، رقم: ٤٦١۔ سنن نسائي: ٩٤٨۔ ابن ماجة ٨١٨.

(۵۳۳)، صحيح مسلم۔ كتاب الجمعة، باب ما يقرأ في يوم الجمعة ٨٧٩۔ سنن نسائي: ٩٥٦۔ ابن ماجة: ٨٢١۔ ابو داؤد: ١٠٧٥۔ والترمذي: ٥٢٠.

فِـي الْـفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمّ تَنْزِيْلُ ، وَهَلْ أَتٰـى ، أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُـنْـدَارٌ ، نَـا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مِخْوَلٍ عَـنْ مُسْلِمِ الْبَطِّيْنِ ، ح وَ حَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ نَـا خَالِدٌ - يَعْنِى ابْنَ الْحَارِثِ - اَنَا شُعْبَةُ ، أَخْبَـرَنِـىْ مِـخْـوَلٌ ، قَالَ ، سَمِعْتُ مُسْلِمَ الْبَطِّيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّـاسٍ:أَنَّ رَسُـوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَـانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْـجُمُعَةِ فِىْ صَلَاةِ الصُّبْحِ آلٓمّ تَنْزِيْلُ وَهَلْ أَتٰـى عَـلَـى الْـإِنْسَان ، وَفِى صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُوْرَةُ الْـجُـمُـعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرُّخَامِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ . قَالَ حَدَّثَنَا أَسَـدُ بْـنُ مُـوْسٰى ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّـوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ الـنَّبِـيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِىْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ آلٓمّ تَنْزِيْلُ وَ ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾.

جمعۃ المبارک کے دن نماز فجر میں سورہ ﴿الٓمٓ تَنْزِيْلُ﴾ اور سورہ ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔"امام صاحب نے اپنے دو اساتذہ کرام جناب بندار اور صغانی کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں کہ:"رسول اللہ ﷺ جمعۃ المبارک کے دن صبح کی نماز میں سورہ الم تنزیل اور سورہ (ھل اتی اعلی الانسان) پڑھا کرتے تھے اور جمعہ کی نماز میں سورہ الجمعہ اور سورہ المنافقون پڑھتے تھے۔ امام صاحب اپنے استاد جناب الفضل بن یعقوب کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں کہ: نبی اکرم ﷺ جمعہ والے دن کی صبح کی نماز میں سورہ ﴿الٓمٓ تَنْزِيْلُ﴾ اور ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ پڑھا کرتے تھے (یعنی سورہ سجدہ اور سورہ دھر)"

فوائد :...... یہ حدیث شافعیہ اور ان کے موافقین کی دلیل ہے کہ جمعہ کے دن نماز فجر میں مذکورہ دو سورتوں کی تلاوت مستحب فعل ہے اور نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت مکروہ نہیں ہے۔ (شرح النووی: ٦/ ١٦٧)

١٧ ...... بَابُ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِى الصَّلَاةِ ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ لَيْسَتَا مِنَ الْقُرْاٰنِ

نماز میں معوذتین کی قراءت کرنے کا بیان، اس شخص کے قول کے برخلاف جس کا گمان ہے کہ معوذتین قرآن مجید کا حصہ نہیں ہیں

٥٣٤- أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ عَمَّارٍ وَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ الرَّمْلِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ

بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ ، حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ............

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ: قُدتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِی نَقَبٍ مِنْ تِلْكَ النِّقَابِ ، فَقَالَ: أَلَا تَرْكَبُ یَا عُقَیْبُ؟ فَأَجْلَلْتُ أَنْ أَرْكَبَ مَرْكَبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا تَرْكَبُ یَا عُقَیْبُ؟ فَأَشْفَقْتُ أَنْ تَكُوْنَ مَعْصِیَةً ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَكِبْتُ هُنَیْهَةً ، ثُمَّ نَزَلْتُ ، وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: یَا عُقَیْبُ أَلَا أُعَلِّمُكَ سُوْرَتَیْنِ مِنْ خَیْرِ سُوْرَتَیْنِ قَرَأَ بِهِمَا النَّاسُ قُلْتُ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَأَقْرَأَنِیْ: ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ثُمَّ أُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ . فَصَلّٰی وَقَرَأَ بِهِمَا . ثُمَّ مَرَّ بِیْ ، فَقَالَ: كَیْفَ رَأَیْتَ یَا عُقَیْبُ ، اِقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا أَبُوْ الْخَطَّابِ ، نَا الْوَلِیْدُ ـ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ـ بِمِثْلِهِ ، وَقَالَ عَنِ الْقَاسِمِ:قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ كُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِیْ أَعْلَمْتُ أَنَّ الْعَرَبَ یُوْقِعُ اسْمَ النَّائِمِ عَلَی الْمُضْطَجِعِ وَیُوْقِعُهُ عَلَی النَّائِمِ الزَّائِلِ الْعَقْلِ ، وَالنَّبِیُّ ﷺ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ: اقْرَأْ بِهِمَا إِذَا نِمْتَ ، أَیْ إِذَا اضْطَجَعْتَ ، إِذِ النَّائِمُ الزَّائِلُ الْعَقْلِ

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ (کی سواری کی نکیل تھامے آپ کی سواری) کو ان گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں چلا رہا تھا تو آپ نے فرمایا: اے پیارے عقبہ! تم سوار نہیں ہو گے؟ تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی سواری پر سوار ہونا بڑی بے ادبی خیال کی ۔ آپ نے پھر فرمایا: پیارے عقبہ! تم سوار نہیں ہو گے؟ لہٰذا میں ڈر گیا کہ کہیں آپ کی نافرمانی نہ ہو جائے ۔ تو رسول اللہ ﷺ سواری سے اتر گئے اور میں کچھ دیر کے لیے اس پر سوار ہو گیا ۔ پھر میں اتر گیا اور رسول اللہ ﷺ سوار ہو گئے (کچھ دیر کے بعد) پھر آپ نے فرمایا: پیارے عقبہ! کیا میں تمہیں ایسی دو بہترین سورتیں نہ سکھاؤں جنہیں لوگوں نے پڑھا ہے ۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ضرور سکھا دیں تو آپ نے مجھے (یہ دو سورتیں) پڑھائیں: ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پھر نماز کھڑی کی گئی، آپ نے نماز پڑھائی اور یہی دو سورتیں پڑھیں ۔ پھر آپ میرے پاس سے گزرے تو فرمایا: پیارے عقبہ! تم نے (ان دو سورتوں کے مقام و مرتبہ کو) کیسے پایا؟ ان دونوں سورتوں کو سوتے وقت اور اٹھتے وقت پڑھا کرو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حدیث کے یہ الفاظ جب بھی تو سونے لگے یا بیدار ہونے لگے۔'' یہ اسی جنس سے ہے جسے میں نے بیان کیا کہ عرب نائم کا لفظ لیٹنے والے پر بھی بولتے ہیں اور اس شخص پر بھی بولتے ہیں جس کی عقل سونے کی حالت میں زائل ہو چکی ہوتی

(۵۳٤) اسنادہ حسن: سنن نسائی، کتاب الاستعاذة، رقم: ۵٤۳۷ـ مسند احمد: ٤/١٤٤ ـ من طری الولید بن مسلم مسندہ، بہ۔ ابو داؤد: ١٤٦٢ ـ سلسلہ صحیحہ: ۸۹۰.

مُحَالٌ أَنْ يُخَاطَبَ ، فَيُقَالَ لَهُ إِذَا نِمْتَ ـوَزَالَ عَقْلُهُ ـ فَاقْرَأْ بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ ، وَكَذَاكَ خَبَرُ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ صَلَاةُ النَّائِمِ عَلٰى نِصْفِ صَلَاةِ الْقَاعِدِ ، وَإِنَّمَا أَرَادَ بِالنَّائِمِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ الْمُضْطَجِعِ لَا النَّائِمِ الزَّائِلِ الْعَقْلِ ، إِذَ النَّائِمُ الزَّائِلُ الْعَقْلِ غَيْرُ مُخَاطَبٍ بِالصَّلَاةِ لَا يُمْكِنُهُ الصَّلَاةَ لِزَوَالِ الْعَقْلِ .

ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے فرمان ''ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرو جب تم سو جاؤ'' سے آپ کی مراد یہ ہے کہ: جب تم سونے کے لیے لیٹو کیونکہ اگر نائم سے مراد ایسا شخص لیں جس کی عقل زائل ہو چکی ہو تو ایسے شخص کو مخاطب کرنا ہی محال و ناممکن ہے کہ اسے یہ کہا جائے کہ جب تم سو جاؤ، اور اس کی عقل زائل ہو جائے، تو معوذتین کو پڑھا کرو۔ اسی طرح حضرت عمران بن حصین سے مروی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا معنی ہے (جس میں ہے) سونے والے کی نماز کا اجر وثواب بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے اجر سے نصف ہے'' اس حدیث میں بھی سونے والے'' سے آپ کی مراد لیٹنے والا ہے۔ وہ نائم مراد نہیں جس کی عقل سونے کی حالت میں زائل ہو چکی ہو۔ کیونکہ ایسا نائم (سونے والا) جس کی عقل زائل ہو چکی ہو، نماز کا مخاطب نہیں ہے اور عقل کے زائل ہونے کی وجہ سے اس کے لیے نماز پڑھنا ممکن بھی نہیں ہے۔''

٥٣٥ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ـ يَعْنِى ابْنَ مَهْدِيٍّ ـ ، ح وَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ، أَخْبَرَنَا زَيْدٌ يَعْنِى ابْنَ الْحَبَّابِ كِلَاهُمَا عَنْ مُعَاوِيَةَ ـ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ ـ قَالَ عَبْدَةُ: قَالَ حَدَّثَنِى الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ الْحَضْرَمِيُّ ، وَقَالَ ابْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰى مُعَاوِيَةَ............

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ: كُنْتُ أَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَاحِلَتَهُ فِى السَّفَرِ ، فَقَالَ يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا ؟ قُلْتُ: بَلٰى . قَالَ: قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ، فَلَمَّا نَزَلَ صَلّٰى

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کی سواری (کی نکیل تھامے اسے) چلا رہا تھا تو آپ نے فرمایا: اے عقبہ: کیا میں تمہیں پڑھی گئی دو بہترین سورتیں نہ سکھاؤں؟ میں نے عرض کی: ضرور سکھا دیں۔ آپ نے فرمایا: ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور

(٥٣٥) اسناده حسن، سنن نسائی، کتاب الاستعاذه، رقم: ٥٤٣٧ ـ سنن ابی داود: ١٤٦٢ ـ مسند احمد: ١٤٩/٤ ـ من طریق زید بن الحباب ـ و روایة ابن مهدی فی: ١٥٣/٤ .

بِهِمَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ ، قَالَ: كَيْفَ رَأَيْتَ يَا عُقْبَةُ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَمْ يَقُلْ عَبْدَةُ فِي السَّفَرِ . وَقَالَ: فَلَمْ يَرَنِي أَعْجَبْتُ بِهِمَا فَصَلّٰى بِالنَّاسِ الصُّبْحَ فَقَرَأَ بِهِمَا ، ثُمَّ قَالَ لِيْ: يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ؟

﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پھر جب آپ اترے اور پڑاؤ ڈالا تو آپ نے صبح کی نماز میں یہی دوسورتیں تلاوت کیں ۔(پھر آپ نے) فرمایا : اے عقبہ (ان سورتوں کی عظمت کے بارے میں) کیا خیال ہے یہ عبدالرحمٰن کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور عبدہ راوی نے ''سفر میں'' کے الفاظ روایت نہیں کیے۔اور فرمایا: آپ نے دیکھا کہ مجھے یہ دوسورتیں زیادہ پسند نہیں آئیں(ان کی فضیلت وعظمت میرے دل میں نہیں بیٹھی) تو آپ نے لوگوں کوصبح کی نماز پڑھائی تو یہی دوسورتیں تلاوت فرمائیں۔ پھر مجھے فرمایا : اے عقبہ! کیا خیال ہے ؟ (ان کی فضیلت کیسی ہے؟)''

٥٣٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ الْمُوَفَّقِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ وَ زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ . وَفِي حَدِيْثِ أَبِي أُسَامَةَ ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ أَمِنَ الْقُرْاٰنِ هُمَا ؟ فَأَمَّنَا بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَصْحَابُنَا يَقُوْلُوْنَ: الثَّوْرِيُّ أَخْطَأَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ . وَأَنَا أَقُوْلُ: غَيْرَ مُسْتَنْكِرٍ لِسُفْيَانَ أَنْ يَرْوِيَ هٰذَا عَنْ مُعَاوِيَةَ وَعَنْ غَيْرِهٖ .

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز میں ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔یہ یزید بن ابی الزرقاء کی حدیث کے الفاظ ہیں۔حضرت ابواسامہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے معوذتین کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ قرآن مجید میں سے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان دوسورتوں کے ساتھ ہمیں نماز فجر کی امامت کرائی۔امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب (محدثین) فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو روایت کرنے میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ سے غلطی ہوئی ہے جبکہ میں کہتا ہوں کہ امام سفیان ثوری کا معاویہ اور دیگر رواۃ سے یہ حدیث بیان کرنا

(٥٣٦) اسناده صحيح، سنن النسائی، کتاب الافتتاح، باب القراءة فی الصبح بالمعوذتين: ٩٥٢۔ سنن ابی داود: ١٤٦٢.

باعث عیب نہیں ہے۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سورۂ فلق اور سورہ الناس، قرآن حکیم کی سورتیں ہیں، محض دعا اور تعویذ نہیں ہیں اور نماز میں ان کی قراءت مسنون ہے۔

۲۔ نماز فجر میں سفر کی حالت میں قراءت میں تخفیف جائز ہے اور دوران سفر نماز فجر میں معوذتین کی قراءت جائز ومسنون ہے۔

۱۱۸ ...... بَابُ إِبَاحَةِ تَرَدُّدِ الْمُصَلِّيِّ قِرَاءَةَ السُّوْرَةِ الْوَاحِدَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ

فرض نماز کی دونوں رکعتوں میں نمازی کا ایک ہی سورت کو بار بار پڑھنا جائز ہے

۵۳۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ـ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ـ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ............

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ ، قَالَ: وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَقْرَأُ بِهَا فِي الصَّلَاةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ ، افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ، ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ أُخْرٰى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ، فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوْهُ بِالْخَبَرِ . فَقَالَ: يَا فُلَانُ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى لُزُوْمِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ؟ قَالَ: إِنِّيْ أُحِبُّهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُبُّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی انہیں مسجد قبا میں نماز پڑھاتے تھے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ جب بھی نماز میں کسی سورت کی تلاوت کرتے تو قراءت کی ابتداء ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ سے کرتے، حتی کہ اس سے فارغ ہو جاتے تو پھر اس کے ساتھ ایک اور سورت تلاوت کرتے۔ وہ ہر رکعت میں اسی طرح کرتے۔ پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو اس بات کی خبر دی۔ آپ نے اس سے پوچھا: اے فلان! ہر رکعت میں اسی سورت کی تلاوت کرنے پر کس چیز نے ابھارا ہے؟ اس نے عرض کی: مجھے اس سے بڑی محبت ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سورت کی محبت تجھے جنت میں داخل کر دے گی۔''

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ سمیت دو سورتوں کی تلاوت کرنا جائز ہے۔ اور اس میں پہلی رکعتوں اور آخری دو رکعتوں میں کوئی فرق نہیں، کیونکہ اس حدیث میں ہر رکعت میں اس عمل کا بیان ہے جو

(۵۳۷) اسناده صحيح، صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب الجمع بين السورتين فی الركعة والقراءة بالخواتم: ۷۷٤م۔ سنن الترمذی، كتاب فضائل القران عن رسول الله، باب ماجاء فی سورة الاخلاص: ۲۹۰۱.

آخری دو رکعات کو بھی شامل ہے۔ (نیل الاوطار: ۲/۲۳۶)

۲۔ تو نماز میں قراءت قرآن کی ترتیب ملحوظ رکھنا واجب نہیں بلکہ یہ حدیث دلیل ہے کہ بلا ترتیب سورتوں کی تلاوت جائز ہے کیونکہ اس صحابی کا معمول تھا کہ ہر نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ﴾ ، پھر کسی اور سورت کی تلاوت کرتے تھے اور نماز فجر، ظہر، عصر اور عشاء میں لازماً مفصل سورتوں کی قراءت کرتے ہوں گے، جن کی ترتیب لامحالہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ سے پہلے ہے اور اگر ترتیب واجب ہوتی تو نبی ﷺ صحابی کو اسی فعل پر ضرور تنبیہ کرتے۔

۱۱۹ ...... بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَةِ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ

ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا جائز ہے

۵۳۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ ، نَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ شَقِيْقٍ ، قَالَ: جَاءَ نُهَيْكُ بْنُ سِنَانٍ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُ هٰذَا الْحَرْفَ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ أَوْ يَاسِنٍ ؟ فَقَالَ: أَكُلُّ الْقُرْاٰنِ أَحْصَيْتَ إِلَّا هٰذَا ؟ قَالَ: إِنِّيْ لَأَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ . فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ : هٰذَا كَهَذِّ الشِّعْرِ . إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُوا تَرَاقِيَهُمْ ، وَلٰكِنَّهُ إِذَا دَخَلَ فِيْ قَلْبٍ فَرُسِخَ فِيْهِ نَفَعٌ . وَإِنَّ أَخْيَرَ الصَّلَاةِ الرُّكُوْعُ وَالسُّجُوْدُ . وَإِنِّيْ أَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِنَّ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلْقَمَةَ فَدَخَلَ ، ثُمَّ خَرَجَ فَعَدَّهُنَّ عَلَيْنَا . قَالَ الْأَعْمَشُ: وَهِيَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً عَلَى

"جناب شقیق روایت بیان کرتے ہیں کہ نہیک بن سنان حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا: آپ یہ حرف (قراءت) کیسے کرتے ہیں (مـــاء غیـر اٰسن) یا (یاسن) تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نے اس کے علاوہ سارا قرآن محفوظ (یاد) کر لیا ہے؟ تو وہ کہنے لگے: بے شک میں ایک ہی رکعت میں ساری مفصل سورتیں پڑھ لیتا ہوں۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (پھر تو تم) نہایت تیز رفتاری سے پڑھتے ہو گے جیسے شعر تیزی سے پڑھے جاتے ہیں۔ بلاشبہ کچھ لوگ قرآن مجید اپنی زبانوں سے پڑھتے ہیں لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترتا، لیکن قرآن مجید جب دل میں داخل ہو کر اس میں راسخ ہو جائے تو نفع دیتا ہے۔ اور بے شک بہترین نماز رکوع و سجود (زیادہ) کرنا ہے۔ اور بے شک میں ان ملتی جلتی سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں

(۵۳۸) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب ترتیل القراءة واجتناب الهذ: ۸۲۲۔ صحیح البخاری: ۴۹۹۶۔ سنن الترمذی: ۶۰۲۔ مسند احمد: ۱/۳۸۰،۴۲۷۔ والنسائی: ۱۰۰۴،۱۰۰۶.

تَـأْلِيفِ عَبْدِاللّٰهِ . أَوَّلُهُنَّ الرَّحْمٰنُ وَاٰخِرَتُهُنَّ الدُّخَانُ، الرَّحْمٰنُ، وَالنَّجْمُ، وَالذَّارِيَاتُ، وَالطُّوْرُ ، هٰذِهِ النَّظَائِرُ . وَاقْتَرَبَتْ، وَالْحَاقَّةُ، وَالْوَاقِعَةُ، وَن، وَالنَّازِعَاتُ، وَسَأَلَ سَائِلٌ، وَالْمُدَّثِرُ، وَالْمُزَّمِّلُ، وَوَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِيْنَ، وَعَبَسَ، وَلَا أُقْسِمُ، وَهَلْ أَتٰى، وَالْمُرْسَلَاتُ، وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ، وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، وَالدُّخَانُ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى ، نَا القأَعْمَشُ ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، نَا الْأَعْمَشُ:فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ إِلٰى قَوْلِهٖ: فَدَخَلَ عَلْقَمَةُ فَسَأَلَهُ . ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ: عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ فِيْ تَأْلِيفِ عَبْدِ اللّٰهِ ، لَمْ يَزِيْدُوْا عَلٰى هٰذَا .

رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں دو دو سورتیں پڑھتے تھے۔ پھر جناب علقمہ کا ہاتھ پکڑا اور اندر تشریف لے گئے، پھر باہر تشریف لائے تو ہمیں وہ سورتیں شمار کر کے بتائیں۔ جناب اعمش فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی تالیف کے مطابق وہ بیس سورتیں ہیں۔ ان میں سے پہلی سورت الرحمٰن اور آخری سورت الدخان ہے۔ سورۃ الرحمٰن اور سورہ النجم ، سورہ الذاریات اور سورہ الطّور ملتی جلتی سورتیں ہیں۔ (دیگر ملتی جلتی سورتیں یہ ہیں) سورہ اقتربت (القمر) اور سورۃ الحاقۃ۔ سورۃ الواقعۃ اور سورہ ن (القلم)۔ سورہ النازعات اور سورہ سأل سائل (المعارج) سورہ المدثر اور سورہ المزمل۔ سورہ ویل للمطففین اور سورہ عبس۔ سورہ لااقسم (القیامۃ) اورھل اتی (الدھر) اور سورہ المرسلات اور سورہ عم یتساء لون۔ اور سورہ اذا الشمس کورت اور سورہ الدخان۔ امام صاحب اپنے اساتذہ کرام جناب ابوموسیٰ، یوسف بن موسیٰ اور سلم بن جنادہ کی سند سے اعمش سے روایت بیان کرتے ہیں۔ تمام اساتذہ کرام نے ان الفاظ تک مکمل حدیث بیان کی ہے۔: پھر جب علقمہ اندر گئے اور حضرت عبداللہ سے دریافت کیا۔ پھر ہمارے پاس باہر تشریف لائے تو فرمایا: (وہ ملتی جلتی سورتیں) حضرت عبداللہ کی تالیف کے مطابق مفصل سورتوں کی ابتداء سے بیس سورتیں ہیں۔ اس سے زیادہ روایت انہوں نے بیان نہیں کی۔"

۱۲۰ ...... بَابُ إِبَاحَةِ جَمْعِ السُّوَرِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ الْمُفَصَّلِ

ایک رکعت میں مفصل سے کئی سورتوں کو جمع کرنے کے جواز کا بیان

۵۳۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، نَا كَهْمَسٌ ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، أَنَا وَكِيْعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ السُّوَرِ فِي الرَّكْعَةِ ؟ قَالَتْ: الْمُفَصَّلُ . هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ . وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ ، قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى ؟ قَالَتْ: إِذَا جَاءَ مِنْ مُغَيَّبِهِ . قُلْتُ: أَكَانَ يَقْرِنُ السُّوَرَ ؟ قَالَتِ: الْمُفَصَّلُ . قُلْتُ: أَكَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا ؟ قَالَتْ: بَعْدَمَا حَطَمَهُ النَّاسُ .

جناب عبداللہ بن شقیق العقیلی رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں کئی سورتیں جمع کر کے پڑھ لیتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: (ہاں آپ) مفصل سورتیں (پڑھ لیا کرتے تھے) یہ وکیع کی حدیث ہے۔ جناب دورقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں (عبداللہ بن شقیق العقیلی) نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: (ہاں) جب آپ کسی سفر سے واپس آتے (تو پڑھتے تھے) میں نے عرض کی: کیا آپ سورتوں کو ملا کر پڑھ لیتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: (ہاں) آپ مفصل سورتیں (ملا کر پڑھ لیتے تھے) میں نے دریافت کیا: کیا آپ بیٹھ کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: (ہاں) جب لوگوں نے آپ کو بوڑھا اور کمزور کر دیا (تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے)۔

فوائد :...... یہ احادیث بھی دلیل ہیں کہ ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے سوا دو سورتوں کی تلاوت کرنا جائز عمل ہے۔ نوافل میں تو نمازی کو اختیار ہے کہ حسب منشا قیام طویل کر سکتا ہے۔ لیکن فرض نمازوں میں مقتدیوں کا خیال رکھنا لازم ہے اور اگر مقتدی طول قیام پر راضی ہوں تو قراءت کو لمبا کیا جا سکتا ہے۔

---

(۵۳۹) اسناده صحيح، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب فی صلاة القاعد: ۹۵۶، ۱۷۱/۶۔ من طريق عن كهمس، سنده به۔ وصحيح مسلم: ۷۱۷، ۷۳۲.

۱۲۱...... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْدِيْدِ الْآيَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الصَّلَاةِ مِرَارًا عِنْدَ التَّدَبُّرِ وَ التَّفَكُّرِ فِي الْقُرْآنِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

قرآن مجید میں غور وفکر کرتے ہوئے نماز میں ایک ہی آیت کو بار بار پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ اس سلسلے میں وارد حدیث صحیح ہو

فَـإِنَّ جَسْرَةَ بِنْتَ دَجَاجَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِآيَةٍ حَتّٰى أَصْبَحَ يُرَدِّدُهَا وَالْآيَةُ ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (المائدة: ۱۱۸)

حضرت جسرہ بنت دجاجہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نماز میں ایک ہی آیت مبارکہ (ساری رات) بار بار پڑھتے رہے حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔ وہ آیت مبارکہ یہ ہے: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (المائدة: ۱۱۸) ''(اے اللہ!) اگر تو انہیں عذاب دے گا تو وہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے گا تو بے شک تو ہی غالب نہایت حکمت والا ہے۔''

سنن النسائی، کتاب الافتتاح، باب تردید الآیة: ۱۰۰۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۳٤۰.

۱۲۲...... بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَةِ السُّوْرَةِ الْوَاحِدَةِ فِيْ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ

فرض نماز کی دونوں رکعات میں ایک ہی سورت کی قراءت کرنا جائز ہے

٥٤٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبِ الْهَمَدَانِيُّ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أَبَا أَيُّوْبَ۔ أَوْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ۔ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

''امام صاحب نے اس سلسلے میں اپنے استاد محترم جناب محمد بن العلاء کی سند سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے۔''

٥٤١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، اَنَا عَمِّيْ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ............

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ: قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ: يَا أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ أَتَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَإِنَّا

'' جناب محمد بن عبدالرحمان سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عروہ بن زبیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مروان بن حکم سے کہا: اے ابوعبدالملک کیا تم نماز مغرب میں (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) اور (اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ

(٥٤٠) اسناده حسن، تقدم تخريجه، برقم: ٥١٥.

أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ؟ فَقَالَ: نَعَمْ . قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَـابِـتٍ: فَمَحْلُوْفُهُ ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فَيَبْدَأُ بِأَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ الْمَصَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَـرَ هِشَّـامٍ عَـنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ الـنَّبِـيَّ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْـمَـغْـرَبِ بِسُوْرَةِ الْأَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِـلْتَيْهِـمَـا ، بِخَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَـنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي قَوْلِهٖ: يَقْرَأُ فِيْهِمَا ، يُرِيْدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا .

الْكَوْثَرَ) پڑھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو قسم کھائی جا سکتی ہے، بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دو طویل ترین سورتوں میں سے ایک طویل تر سورت المص (الاعراف) سے قراءت کی ابتداء کرتے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ہشام کی ان کے والد محترم حضرت عروہ کی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت املاء کرا چکا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب کی دونوں رکعتوں میں سورہ اعراف ہی پڑھا کرتے تھے۔ جناب محمد بن عبدالرحمٰن کی روایت میں یہ ہے: ''آپ دونوں میں (سورۂ اعراف) پڑھتے تھے۔ ان کی مراد یہ ہے کہ آپ دونوں رکعتوں میں (ایک ہی سورت) پڑھتے تھے۔''

فوائد :......ان احادیث کی رو سے فرض نماز میں ایک سورت دو رکعتوں میں پڑھی جا سکتی ہے اور ہر رکعت میں علیحدہ سورت کی تلاوت لازم نہیں نیز نماز میں ہر سورت کا آغاز شروع سورت سے کرنا لازم نہیں، بلکہ حسب توفیق کہیں سے بھی سورت کی تلاوت کا آغاز کیا جا سکتا ہے۔

۱۲۳ ......بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ بِالْمَسْأَلَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ آيَةِ الرَّحْمَةِ وَالْاِسْتِعَاذَةِ عِنْدَ اِقْرَاءَةِ آيَةِ الْعَذَابِ وَالتَّسْبِيْحِ عِنْدَ قِرَاءَةِ آيَةِ التَّنْزِيْهِ.

نماز میں آیت رحمت کی تلاوت کے وقت اللہ تعالیٰ سے رحمت کا سوال کرنے، کسی آیت عذاب کی قراءت کے بعد اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے اور آیت تنزیہ کی تلاوت کرنے کے بعد تسبیح پڑھنے کا بیان

٥٤٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا مُعَاوِيَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ ، ح وَحَدَّثَنَا مُـؤَمَّـلُ بْنُ هِشَّامٍ ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ............

(٥٤١) اسناده صحيح، سنن النسائی، كتاب الافتتاح، باب القراءة فی المغرب ب المص: ٩٨٩ـ اس کی اصل صحيح البخاری، كتاب الاذان، رقم: ٧٦٤ میں ہے۔

(٥٤٢) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة فی صلاة الليل: ٧٧٢ـ سنن الترمذی: ٢٦٢ـ سنن النسائی: ١١٣٣ـ سنن ابی داود: ٨٧١ـ سنن ابن ماجه: ٨٩٧ـ مسند احمد: ٣٨٤/٥، ٣٩٧٣٨٩.

عَـنْ حُـذَيْـفَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْـلَةٍ فَافْتَتَحَ الْقِرَاءَ ةَ فَقَرَأَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَـى الْمِائَةِ ، فَقُلْتُ يَرْكَعُ . ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى بَـلَغَ الْمِائَتَيْنِ . فَقُلْتُ يَرْكَعُ ، ثُمَّ قَرَأَ حَتّٰى خَتَـمَهَـا ، فَـقُـلْتُ يَرْكَعُ ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَـقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ، فَكَانَ رُكُوْعُهُ مِثْلَ قِيَامِهٖ ، وَقَـالَ فِـيْ رُكُوْعِهٖ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ، ثُـمَّ سَـجَـدَ وَكَـانَ سُجُوْدُهُ مِثْلَ رُكُوْعِهٖ ، فَـقَـالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى . وَكَانَ إِذَا مَرَّ بِاٰيَةِ رَّحْمَةٍ سَأَلَ ، وَإِذَا مَرَّ بِاٰيَةِ عَـذَابٍ تَـعَوَّذَ ، وَإِذَا مَرَّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا تَنْزِيْهٌ لِلّٰهِ سَبَّحَ . هَذَا لَفْظُ مُؤَمَّلٍ .

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے قراءت شروع کی تو سو آیات کی تلاوت فرمائی، میں نے (دل میں) کہا: آپ رکوع کریں گے۔ پھر آپ نے قراءت جاری رکھی اور دو سو آیات تک قراءت کی، میں نے (دل میں) کہا: (اب) آپ رکوع کریں گے (لیکن) آپ نے پھر قراءت کی حتی کہ سورت ختم کر دی، میں نے کہا: آپ اب رکوع کریں گے، (مگر) آپ نے پھر سورۂ نساء شروع کر دی، آپ نے (مکمل سورت) تلاوت کرنے کے بعد رکوع کیا تو آپ کا میرے خیال میں رکوع بھی آپ کے قیام کی طرح (طویل) تھا۔ آپ نے اپنے رکوع میں یہ کلمات پڑھے ”سبحان ربی العظیم“ پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کا سجدہ بھی آپ کے رکوع کی طرح طویل تھا۔ آپ نے اپنے سجدوں میں یہ تسبیح پڑھی: ’’سبحان ربی الاعلیٰ‘‘ آپ جب کسی آیت رحمت کی تلاوت فرماتے تو اللہ تعالیٰ سے رحمت کا سوال کرتے، اور جب کسی عذاب والی آیت کی قراءت کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اس کے عذاب سے پناہ مانگتے اور جب کسی ایسی آیت کی تلاوت کرتے جس میں اللہ تعالیٰ کی تنزیہ و تقدیس ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے۔ یہ مومل کی روایت ہے۔‘‘

٥٤٣ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيٰى ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيِّ وَابْنُ أَبِيْ عَـدِيٍّ عَـنْ شُـعْبَةَ ، وَحَـدَّثَـنَـا أَبُوْ مُوْسٰى ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْـعَسْـكَـرِيُّ ، نَـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ ....

(٥٤٣) اسـنـاده صحيح، سنن النسائي، كتاب الافتتاح، باب تعوذ القارئ اذا مر بآية عذاب: ١٠٠٨ـ سنن ابی داود: ٨٧١ـ سنن ابن ماجة: ٨٩٧ اس کی اصل صحيح مسلم میں ہے۔ رقم: ٧٧٢.

عَـنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، مَا مَرَّ بِـاٰيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا ـ فَسَأَلَ ، وَلَا مَرَّ بِاٰيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَتَعَوَّذَ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى .

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ جب بھی آیت رحمت تلاوت کرتے تو رک کر اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا مانگتے اور جس بھی آیت عذاب کو پڑھتے تو ٹھہر کر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اس کی پناہ طلب کرتے۔ یہ ابوموسیٰ کی حدیث ہے۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ آیتِ سوال (یعنی جس آیت میں جنت طلبی کا ذکر ہو) سے گذرتے وقت جنت کا سوال کرنا، جہنم سے پناہ طلبی کی آیت پڑھتے وقت جہنم سے پناہ طلب کرنا اور جس آیت میں تسبیح کا بیان وہ تسبیح کہنا مشروع فعل ہے اور شافعیہ بھی اس عمل کے استحباب کے قائل ہیں اور راوی نے اس مشروعیت کو نوافل سے مقید کیا ہے۔

(نیل الاوطار: ٢/ ٣٤٤)

۱۲۴......بَابُ إِجَازَةِ الصَّلَاةِ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَ التَّحْمِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ لِمَنْ لَا يُحْسِنُ الْقُرْاٰنَ.

جو شخص قرآن مجید کی تلاوت نہ کرسکتا ہو اسے تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل کے ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت ہے

٥٤٤ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، نَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ عَبْـدِالْـوَهَّـابِ السَّكَرِيَّ ـ وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ جَمِيْعًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ السَّكْسَكِيِّ..........

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى ، قَالَ: جَاءَ رَجُـلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَـقَـالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَـلِّـمْـنِي شَيْئًا يُجْزِئُنِيْ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَإِنِّيْ لَا أَقْـرَأُ ، فَقَالَ: قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَـوْلَ وَلَا قُـوَّـةَ إِلَّا بِاللّٰهِ . قَالَ: فَضَمَّ عَـلَيْهَا الرَّجُلُ بِيَدِهِ ، قَالَ: هٰذَا لِرَبِّيْ ، فَمَا

'' حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیں جو مجھے قرآن مجید کی قراءت سے کافی ہو جائے کیونکہ میں قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرسکتا۔ آپ نے فرمایا: تم یہ پڑھ لیا کرو ((سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله))

(٥٤٤) اسناده حسن، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب ما یجزی الامی والاعجمی من القراءة: ٨٣٢ـ مسند احمد: ٤/٣٥٦ـ ابن حبان: ١٨٠٨ـ الصحیحه: ٣٤٤٠.

لِـیْ ؟ قَـالَ: قُـلْ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی وَارْحَمْنِیْ وَاهْـدِنِـیْ وَارْزُقْـنِـیْ وَعَافِنِیْ . قَالَ: فَضَمَّ عَـلَیْهَـا بِیَـدِهِ الأُخْرٰی وَقَامَ . هٰذَا حَدِیْثُ الْمَخْزُوْمِیّ . وَقَالَ هَارُوْنُ فِی حَدِیْثِهٖ: فَقَالَ عَـلِّـمْـنِی شَیْئًا یُجْزِئُنِی مِنَ الْقُرْاٰن ، وَلَمْ یَـقُـلْ: فَضَمَّ عَلَیْهَا الرَّجُلُ بِیَدِهٖ . وَقَالَ فِیْ اٰخِـرِ الْـحَـدِیْـثِ ، قَالَ مِسْعَرٌ: کُنْتُ عِنْدَ إِبْـرَاهِیْـمَ وَهُـوَ یُـحَـدِّثُ هٰـذَا الْحَدِیْـثَ وَاسْتَثْبَتَهُ مَنْ عِنْدِهٗ .

''اے اللہ! تو پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اور نیکی کرنے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت و قدرت نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔'' اس شخص نے ان کلمات کے ساتھ اپنا ہاتھ بند کیا اور کہا : یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہو: ((اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی وعافنی)) ''اے اللہ! مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے ہدایت عطا فرما، اور مجھے رزق نصیب فرما اور مجھے عافیت سے نواز دے۔'' فرماتے ہیں: تو اس شخص نے ان کلمات پر دوسرا ہاتھ بھی بند کیا اور اٹھ کر چلا گیا۔ یہ مخزومی کی حدیث ہے۔ ہارون نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ روایت کیے ہیں: اس شخص نے کہا: مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیں جو مجھے قرآن مجید سے کفایت کر جائے۔'' اور یہ الفاظ روایت نہیں کیے کہ: اس آدمی نے ان کلمات پر اپنا ہاتھ بند کیا۔'' حدیث کے آخر میں انہوں نے فرمایا: مسعر کہتے ہیں: میں جناب ابراہیم کی خدمت میں حاضر تھا جبکہ آپ یہ حدیث بیان کر رہے تھے اور آپ نے اپنے پاس بیٹھے اشخاص سے اس کی تحقیق کی۔''

٥٤٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيْلُ - يَعْنِى ابْنَ جَعْفَرٍ- نَا يَحْيَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَحْيٰى بْنُ خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ............

عَـنْ رِفَـاعَةَ بْـنِ رَافِـعٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَیْـنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ یَوْماً ، ـ قَالَ

'' حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس اثنا میں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مسجد میں تشریف فرما تھے، رفاعہ

(٥٤٥)اسناده صحیح، سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی وصف الصلاۃ: ٣٠٢۔ سنن ابی داود: ٨٥٧۔ مسند احمد: ٣٤٠/٤۔ والحاکم: ٢٤١/١۔ ابن حبان: ٧١٨٧.

رِفَـاعَةُ: وَنَـحْـنُ مَـعَـهُ ۔ إِذْ جَـاءَ رَجُلٌ كَـالْبَـدْوِيِّ فَـصَـلّٰـى فَأَخَفَّ صَلَا تَهُ ، ثُمَّ انْـصَـرَفَ ، فَسَـلَّـمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَـقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَعَـلَيْكَ ، فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَـمْ تُـصَـلِّ ، فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ ، وَقَـالَ: ارْجِـعْ فَـصَـلِّ فَـإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ . فَـفَـعَـلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْثَـلَا ثاً ، كُلُّ ذٰلِكَ يَـأْتِـي الـنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَـلَيْـهِ وَيَقُوْلُ: وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَـمْ تُـصَـلِّ فَـخَافَ النَّاسُ وَكَبُرَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَـكُـوْنَ مَنْ أَخَفَّ صَلَا تَهُ لَمْ يُصَلِّ . فَقَالَ الـرَّجُـلُ فِـى اٰخِـرِ ذٰلِكَ: فَأَرِنِيْ أَوْ عَلِّمْنِيْ فَـإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُصِيبُ وَأُخْطِئُ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَجَلْ إِذَا قُمْتَ إِلَى الـصَّلَاةِ . فَتَـوَضَّـأْ كَـمَا أَمَرَكَ اللّٰهُ ، ثُمَّ تَشَهَّـدْ ، فَـأَقِـمْ ، ثُمَّ كَبِّرْ ، فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُـرْاٰنٌ فَـاقْـرَأْ بِهٖ ، وَإِلَّا فَاحْمِدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَـلِّـلْـهُ ، ثُـمَّ ارْكَـعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ، ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا ، ثُمَّ اسْجُدْ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا ، ثُـمَّ اجْـلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِساً ، ثُمَّ قُمْ . فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ . وَإِنِ انْتَقَصْتَ مِـنْـهَـا شَيْـئـاً انْتَـقَـصْتَ مِنْ صَلَاتِكَ قَالَ: وَكَـانَـتْ هٰـذِهٖ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْأُوْلٰى اَنَّ مَـنِ انْتَـقَـصَ مِـنْ ذٰلِكَ شَيْـئًا انْتَقَصَ مِنْ

کہتے ہیں اور ہم بھی آپ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا جو بدوی لگتا تھا، اس نے نماز پڑھی تو مختصر سی نماز پڑھی، اس نے پھر نماز سے فارغ ہو کر نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو، واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی، وہ آدمی واپس گیا، اس نے نماز پڑھی پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو سلام عرض کیا: آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: واپس جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ اس شخص نے دو یا تین بار اس طرح (ہلکی اور مختصر) نماز پڑھی۔ ہر بار وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کرتا اور آپ فرماتے: تجھے بھی سلام ہو، واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ صحابہ کرام ڈر گئے اور ان پر یہ بات بڑی گراں گزری کہ جو شخص مختصر نماز پڑھے اس کی نماز ہی نہ ہو۔ بالآخر اس شخص نے عرض کی: آپ مجھے (نماز پڑھ کر) دکھا دیں یا مجھے (نماز پڑھنا) سکھا دیں، بلاشبہ میں ایک انسان ہوں، مجھ سے غلطی بھی ہو جاتی ہے اور میں صحیح کام بھی انجام دیتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ضرور (سکھا دیتا ہوں): جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق وضو کرو، پھر شہادتین کا اقرار کر پھر اقامت کہہ کر اللہ اکبر کہو پھر اگر تجھے قرآن مجید یاد ہو تو اس کی تلاوت کرو، وگرنہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) اس کی تکبیر (اَللّٰهُ اَكْبَر) اور تہلیل (لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه) بیان کرو۔ پھر رکوع کرو تو خوب اطمینان سے رکوع کرو، پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو تو پوری طرح کرو، پھر پورے اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ، پھر (اگلی رکعت کے لیے) کھڑے ہو جاؤ، جب تم اس طرح

صَلاتِهِ وَلَمْ يَذْهَبْ كُلُّهَا .

سے (نماز ادا) کرو گے تو تمہاری نماز پوری ہو جائے گی اور اگر تم نے ان چیزوں میں سے کسی چیز کی کمی کی تو تمہاری ناقص رہ جائے گی۔'' فرماتے ہیں: تو یہ چیز صحابہ کرام کے لیے آپ کے پہلے فرمان سے آسان تھی کہ جس شخص نے کوئی کمی کی اس کی نماز میں کمی ہو جائے گی اور مکمل نماز ضائع نہیں ہوگی۔''

فوائد :......شارح مصابیح بیان کرتے ہیں: اس واقعہ سے یہ جواز نہیں نکلتا کہ جو سورۂ فاتحہ اور تلاوت قرآن کا استحضار نہ کرے وہ تمام زمانہ مذکورہ کلمات کو نماز میں معمول بنا لے۔ کیونکہ جو شخص مذکورہ کلمات سیکھ سکتا ہے وہ لامحالہ سورۂ فاتحہ سیکھنے پر بھی قادر ہوگا بلکہ صحابی کے قول کی تاویل یہ ہے کہ اس وقت (جب کے نماز کا وقت ہو چکا تھا) میں قرآن یاد کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور نماز سے فراغت کے بعد سورۂ فاتحہ سیکھنا اس پر لازم تھا، نیز احادیث الباب دلیل ہیں کہ جو شخص قرآن سیکھ نہ سکے اس کے لیے نماز میں مذکورہ کلمات کہنا کافی ہیں۔ اور ان احادیث میں یہ ثابت نہیں کہ مذکورہ کلمات مکرر کہے جائیں۔ بلکہ ان کلمات کو نماز میں ایک مرتبہ کہنا ہی کافی ہے۔ البتہ بعض علماء کا موقف ہے کہ نماز میں یہ کلمات تین بار کہے جائیں۔ نیز ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے وجوب کے قائلین کا موقف ہے کہ مذکورہ کلمات نماز کی ہر رکعت میں کہے جائیں۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۲۳۳)

۱۲۵...... بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَةِ بَعْضِ السُّوْرَةِ فِي الرُّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ لِلْعِلَّةِ تَعْرِضُ لِلْمُصَلِّيْ

نمازی کو کسی عذر کے پیش آنے پر ایک رکعت میں سورت کا کچھ حصہ تلاوت کرنا جائز ہے

٥٤٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، نَا حَجَّاجٌ ـ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ـ قَالَ ، أَخْبَرَنَا ، ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ ، أَخْبَرَنِي أَبُوْسَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُسَيِّبِ الْعَابِدِيُّ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ الصُّبْحَ وَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنُوْنَ ، حَتّٰى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ أَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى ـ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ شَكَّ أَوِاخْتَلَفُوْا عَلَيْهِ ـ

''حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز پڑھی اور سورہ مومنون شروع کی۔ حتی کہ جب حضرت موسیٰ اور ہارون یا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا (محمد بن عباد کو شک ہے یا ان کے اساتذہ کرام نے اختلاف کیا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آ گئی۔ تو آپ

(٥٤٦) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الجمع بین السورتین فی الرکعة، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب القرأة فی الصبح: ٤٥٥ـ سنن النسائی: ١٠٠٧ـ سنن ابی داود: ٦٤٩ـ مسند احمد: ٣/ ٤١١.

أَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ ، قَالَ: فَرَكَعَ . قَالَ: وَ ابْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذٰلِكَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ:بِمِثْلِهِ سَوَاءً لَفْظاً وَاحِدًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَقَالَ: فَحَذَفَ وَرَكَعَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَيْسَ هُوَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ السَّهْمِيَّ .

نے رکوع کر دیا۔ حدیث کے راوی بیان کرتے ہیں ابن سائب رضی اللہ عنہ اس موقع پر موجود تھے۔ امام صاحب اپنے استاد جناب عبدالرحمٰن کی سند سے ابن جریج سے مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح بیان کیا ہے، مگر یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔'' اور کہا: آپ نے قراءت مختصر کر دی اور رکوع میں چلے گئے، اس کے بعد والے الفاظ بیان نہیں کیے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (یہ عبداللہ) عبداللہ بن عمرو بن عاص سہمی نہیں۔''

فوائد :......نماز میں کچھ سورت پڑھنے کے بعد تلاوت منقطع کرنا یا نماز میں بعض سورت کی تلاوت کرنا بلا اختلاف جائز ہے اور اگر تلاوت میں انقطاع کسی عذر کی وجہ سے ہو تو اس میں کوئی کراہت نہیں اور بلا عذر بھی دوران نماز قراءت منقطع کرنے میں کراہت نہیں لیکن بلا عذر قراءت منقطع نہ کرنا افضل ہے۔ شافعیہ اور جمہور علماء کا بھی یہی مذہب ہے۔(شرح النووی: ٤/ ١٧٧)

١٢٦ ...... بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ وَالْمُخَافَتَةِ بِهَا.

نماز میں جہری اور سری قراءت کرنے کا بیان

٥٤٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ سَمِعْتُ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ . فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ ، وَمَا أَخْفٰى عَنَّا أَخْفَيْنَاهُ عَنْكُمْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ بَيَّنْتُ فِي كِتَابِ الْإِمَامَةِ جَمِيْعَ مَا يَنْبَغِي لِلْمُصَلِّيْ أَنْ يُعْلِنَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ ، وَمَا عَلَيْهِ أَن يُّخَافِتَ بِهَا عَلٰى

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر نماز میں قراءت کی جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو قراءت سنائی، وہ ہم تمہیں سنا دیتے ہیں۔ اور (جن نمازوں میں) ہم سے پوشیدہ قراءت کی، ہم نے بھی وہ قراءت تم سے پوشیدہ رکھی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند آواز سے اور آہستہ آواز سے قراءت کرنے کی بنیاد پر نمازی کے

(٥٤٧) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب القراء ۃ فی الفجر: ٧٧٢ـ صحیح مسم: ٣٩٦ـ سنن النسائی: ٩٦٩ـ سنن ابی داود: ٧٩٧ـ وابن حبان: ١٧٧٨، ١٨٥٠.

مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْلِنُ وَيُخَافِتُ .

لیے کن نمازوں میں بآ واز بلند قراءت کرنی چاہئے اور کن میں آہستہ آواز سے قراءت کرنے کی بنیاد پر نمازی کے لیے کن نمازوں میں بآ واز بلند قراءت کرنی چاہئے اور کن میں آہستہ سے قراءت کرنی چاہیے، میں یہ تمام بحث کتاب الامامۃ میں بیان کر دی ہے۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ سری و جہری ہر نماز میں سورۂ فاتحہ کی قراءت لازمی ہے اور سری نمازوں (ظہر وعصر) میں امام سری تلاوت کرے گا اور جہری نمازوں (فجر، مغرب، عشاء) میں امام قراءت اونچی آواز سے کرے گا اور جہری اور سری نمازوں کی تقسیم رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

۱۲۷ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجدوں میں قرآن مجید پڑھنا منع ہے

۵٤۸ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ حِجْرِ السَّعْدِيُّ ، نَا إِسْمَاعِيلُ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ـ ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ ـ وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ ـ عَنْ أَبِيهِ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰى لَهُ ، أَلَا إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا . فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ . هَذَا حَدِيثُ عَبْدِالْجَبَّارِ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے (اپنے حجرہ مبارک کا) پردہ ہٹایا جبکہ صحابہ کرام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنائے ہوئے (نماز پڑھ رہے) تھے تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کی خوش خبریوں میں صرف نیک خواب باقی رہ گئے ہیں جنہیں مسلمان دیکھے گا یا اسے دکھائے جائیں گے، خبردار! بے شک مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قراءت کرنے سے منع کیا گیا ہے، لہٰذا رکوع میں رب تعالیٰ کی عظمت بیان کیا کرو اور سجدوں میں گڑگڑا کر خوب محنت سے دعائیں مانگو کیونکہ یہ بہت لائق ہے کہ تمہاری دعائیں قبول کی جائیں۔ یہ عبدالجبار کی حدیث ہے۔''

(۵٤۸) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب النهی عن قراءة القرأن فی الرکوع والسجود: ٤۷۹ـ سنن النسائی: ۱۰٤۵ـ سنن ابی داود: ۸۷٦ـ مسند احمد: ۲۱۹/۱ـ سنن الدارمی: ۱۳۲۵.

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ رکوع وسجود میں قرآن کی تلاوت حرام ہے اور رکوع وسجود کی حالت میں قرآن کی تلاوت سے نماز باطل ہوتی ہے یا نہیں، اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔(نیل الاوطار: ۲/ ۲۵۸)
۲۔ رکوع وسجود میں قرآن کی تلاوت ممنوع ہے اور رکوع کا وظیفہ تسبیح اور سجود کا وظیفہ تسبیح و دعا ہے۔
(شرح النووی: ٤/ ١٩٦)

۱۲۸ ......بَابُ فَضْلِ السُّجُوْدِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ وَبُكَاءِ الشَّيْطَانِ وَدُعَائِهِ بِالْوَيْلِ لِنَفْسِهٖ عِنْدَ سُجُوْدِ الْقَارِیءِ السَّجْدَةَ

سجدہ کی آیت تلاوت کرنے پر سجدہ کرنے کی فضیلت کا بیان، آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد قاری قرآن کے سجدہ کرنے پر شیطان کے رونے سے اپنے لیے ہلاکت و بربادی کی دعا کرنے کا بیان

٥٤٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، أَنَا جَرِيْرٌ، ح وَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، جَمِيْعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ............

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِیْ وَ يَقُوْلُ: يَا وَيْلَهْ أُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَ أُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَأَبَيْتُ فَلِیَ النَّارُ. فِیْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ، قَالَ: فَعَصَيْتُهُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدم کا بیٹا سجدہ والی آیت تلاوت کر کے سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتے ہوئے اس سے الگ ہو جاتا ہے اور کہتا ہے: ہائے میری بربادی! ابن آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کیا لہٰذا اس کے لیے جنت ہے۔ اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں نے (سجدہ کرنے سے) انکار کر دیا چنانچہ میرے لیے (جہنم کی) آگ ہے۔ جریر کی حدیث میں ہے۔ ''میں نے اس کی نافرمانی کی۔''

۱۲۹ ...... بَابُ السَّجْدَةِ، فِیْ صٓ

سورۂ ص میں سجدہ تلاوت کا بیان

٥٥٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِیُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ و يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَا، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ جَمِيْعًا عَنْ أَيُّوْبَ وَقَالَ

---

(٥٤٩) صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة: ٨١۔ سنن ابن ماجة: ١٠٥٢۔ مسند احمد: ٢/٤٤٣.

عَبْدُالْوَهَّابِ: نَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرَمَةَ............

عَـنِ ابْـنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: (ص) لَيْسَتْ مِنْ عَـزَائِـمِ السُّـجُـوْدِ وَقَـدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَهَّابِ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سورہ ص کا سجدہ تاکیدی سجدوں میں سے نہیں ہے ، اور بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ''یہ عبدالوھاب کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

فــوائــد:......۱۔نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: تمام علماء کا سجدہ تلاوت کے اثبات پر اجماع ہے جمہور علماء کے نزدیک سجدہ تلاوت سنت اور ابوحنیفہ کے نزدیک واجب ہے۔(نیل الاوطار: ۳/ ۱۰۳)

اس بارے جمہور علماء کا موقف راجح ہے۔

۱۳۰ ...... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِىْ لَهَا سَجَدَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ صٓ

سورہ ص میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ کرنے کے سبب کا بیان

۵۵۱۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، أَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَ أَبُوْ خَالِدٍ ۔ يَعْنِى سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْأَحْمَرَ ۔ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ............

عَـنِ ابْـنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِى ص ، فَـقِيْلَ لَهُ ، فَقَالَ: ﴿أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ . وَقَـالَ: سَجَدَهَا دَاوُدُ ، وَسَجَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .

''حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سورہ ص میں سجدہ کیا کرتے تھے۔تو انہیں اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی ﴿أُولٰـئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ ''یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت سے نوازا ہے لہٰذا آپ انہی کی ہدایت کی اقتداء کریں۔'' اور فرمایا: (اس آیت پر) حضرت داوٗد علیہ السلام نے سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ کیا۔''

۵۵۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنِ الْعَوَّامِ............

(۵۵۰) صحیح البخاری، کتاب سجود القرآن، باب سجدة ص: ۱۰۶۹۔ سنن ترمذی: ۵۷۷۔ سنن ابی داود: ۱۴۰۹۔ سنن الدارمی: ۱۴۶۷.

(۵۵۱) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب، سورہ صٓ رقم: ۴۸۰۶۔ سنن النسائی: ۹۵۷.

(۵۵۲) صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، ﴿وَاذْكُر عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ﴾ باب واو کریمہ نا داود، رقم: ۳۴۲۱،۴۶۳۲،۴۸۰۷۔ وابن حبان: ۲۷۵۵.

عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: سَجْدَةُ صٓ مِنْ أَيْنَ أَخَذْتَهَا ؟ قَالَ فَتَلَا عَلَيَّ: ﴿ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ ﴾ حَتّٰى بَلَغَ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ﴾ . قَالَ: كَانَ دَاوُدُ سَجَدَ فِيهَا ، فَلِذَالِكَ سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا الْأَشَجُّ ، نَا ابْنُ أَبِي غُنَيَّةَ ، نَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ بِهٰذَا .

'' حضرت مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: سورہ ص کا سجدہ آپ نے کس دلیل کی بنا پر اخذ کیا ہے؟ کہتے ہیں : تو انہوں نے مجھ پر یہ آیت مبارکہ پڑھی: ﴿ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ ﴾ .... ﴿ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ﴾ '' اور ان کی اولاد میں سے داؤد، سلیمان اور ایوب ہیں ...... یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت عطا کی ہے، لہٰذا آپ بھی انہی کی ہدایت کی پیروی کریں۔'' فرمایا: داؤد علیہ السلام نے اس میں سجدہ کیا تھا، اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ کیا۔''

فوائد:......۱۔ یہ احادیث واضح نص ہیں کہ سورۂ ص میں سجدہ تلاوت مشروع ہے۔(تحفة الاحوذی: ۳/ ۱۲۰)

۲۔ عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فعلی عمل اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قولی عمل میں کوئی تضاد نہیں۔ اور بہتر ہے بلکہ سورۂ ص میں نبی کی اتباع میں نماز اور خارج از نماز سجدہ کرنا معتبر ہے۔

(تحفة الاحوذی: ۳/ ۱۲۱)

۳۔ اس سجدہ کی علت یہ ہے کہ داود علیہ السلام نے یہ سجدہ توبہ کے طور پر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بطورِ شکر کیا تھا۔

۱۳۱ ...... بَابُ السُّجُوْدِ فِي النَّجْمِ.

سورہ نجم میں سجدہ تلاوت کا بیان

۵۵۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ يُحَدِّثُ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا وَ سَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخاً أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلٰى جَبْهَتِهِ وَ قَالَ: يَكْفِينِي هٰذَا . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا .

'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے سورہ نجم پڑھی تو اس میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ دیگر لوگوں نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے شخص کے، اس نے ایک مٹھی کنکریاں یا مٹی لی اور اسے اپنی پیشانی کی طرف بلند کر کے (اس پر لگا لیا اور سجدہ نہ کیا) اور کہا: مجھے یہی

---

(۵۵۳) صحیح بخاری، کتاب سجود القرآن، باب ماجاء في سجود القرآن وسنتها ...... رقم: ۱۰۶۷، ۱۰۷۰، ۳۸۵۳۔ صحیح مسلم: ۵۷۶۔ سنن ابی داود: ۱۴۰۶۔ سنن الدارمی: ۱۴۶۵.

کافی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یقیناً میں نے اسے بعد میں دیکھا کہ وہ کافر ہونے کی حالت میں قتل کر دیا گیا۔

فوائد:......۱۔ سورہ النجم میں سجدۂ تلاوت مشروع ومسنون ہے۔

۲۔ آیت سجدہ کی تلاوت کرنے پر قارئین اور سامعین تمام کے لیے سجدہ تلاوت کرنا مستحب فعل ہے۔

۳۔ سجدہ تلاوت نہ کرنے والا مشرک امیہ بن خلف تھا۔

۴۔ وہ شخص جس نے سجدہ نہیں کیا تھا اور مٹی لے کر اپنی پیشانی پر لگائی تھی اور کفر کی حالت میں مر گیا تھا وہ امیہ بن خلف تھا، یہ حضرت عبداللہ کا قول ہے۔ (بخاری، کتاب التفسیر، سورة النجم، حدیث: ٤٨٦٣)

۱۳۲ ...... بَابُ السُّجُوْدِ فِیْ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ وَ ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ﴾

سورہ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور سورہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ میں سجدہ تلاوت کا بیان

٥٥٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰی، نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ، أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءٍ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ، ح وَ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنِ ابْنِ مِيْنَاءٍ............

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ﴾، وَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سورہ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ اور سورہ ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ﴾ میں سجدہ کیا۔

٥٥٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِیْ أَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰی أَنَّ عَطَاءَ بْنَ مِيْنَاءٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ............

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَجَدْتُّ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾، وَفِی ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ﴾. وَزَعَمَ أَيُّوْبُ: أَنَّ عَطَاءَ بْنَ مِيْنَاءَ كَانَ مِنْ صَالِحِی النَّاسِ.

''حضرت عطاء بن میناء سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ اور سورہ ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ﴾ میں سجدہ کیا۔ جناب ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بے شک حضرت عطاء بن میناء نیک لوگوں میں سے تھے۔

(٥٥٤) صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب سجود التلاوة: ٥٧٨۔ سنن الترمذی: ٥٧٣۔ سنن النسائی: ٩٦٣۔ سنن ابی داود: ١٤٠٧۔ سنن ماجه: ١٠٥٨۔ سنن الدارمی: ١٤٧١.

(٥٥٥) صحیح مسلم: ٥٧٨۔ سنن النسائی: ٩٦٧: سنن ابی داود: ١٤٠٧.

فوائد :...... یہ احادیث سجدہ تلاوت کی مشروعیت کی دلیل ہیں۔(نیل الاوطار: ۳/ ۱۰۴ اور مذکورہ سورتوں میں سجدہ تلاوت کرنا مستحب فعل ہے۔)

۱۳۳ ...... بَابٌ صِفَةُ سُجُوْدِ الرَّاكِبِ عِنْدَ قِرَاءَ ةِ السَّجْدَةِ

آیتِ سجدہ کی تلاوت کرتے وقت سوار شخص کے سجدے کی کیفیت کا بیان

٥٥٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ . اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَ السَّاجِدُ فِي الْأَرْضِ ، حَتّٰى أَنَّ الرَّاكِبَ يَسْجُدُ عَلٰى يَدِهٖ .

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے سال سجدے والی آیت تلاوت فرمائی تو تمام لوگوں نے سجدہ کیا۔ان میں سوار لوگ بھی تھے اور زمین پر سجدہ کرنے والے بھی حتی کہ سوار شخص اپنے ہاتھ پر سجدہ کرتا تھا۔‘‘

۱۳۴ ......بَابٌ اسْتِحْبَابُ سُجُوْدِ الْمُسْتَمِعِ لِقِرَاءَ ةِ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ قِرَاءَ ةِ الْقَارِئِ السَّجْدَةَ إِذَا سَجَدَ

قرآن پڑھنے والا آیتِ سجدہ پر جب سجدہ کرے تو قرآن مجید کی تلاوت سننے والے کے لیے سجدہ تلاوت کرنا مستحب ہے

٥٥٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ...........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ ، فَيَقْرَأُ السُّوْرَةَ فِيْهَا سَجْدَةٌ ، فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى لَا يَجِدَ أَحَدُنَا مَكَانًا لِجَبِيْنِهٖ .

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن مجید کی تلاوت سنایا کرتے تھے، آپ جب کوئی ایسی سورت تلاوت فرماتے جس میں سجدہ ہوتا تو آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے حتی کہ ہم میں سے بعض کو اپنی پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہیں ملتی تھی۔‘‘

٥٥٨۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

---

(٥٥٦) اسناده ضعيف: سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب فى الرجل يسمع السجدة وهو راكب: ١٤١١۔ وفى غير الصلاة.

(٥٥٧) صحيح البخارى، كتاب سجود القرآن، باب من لم يجد موضعا للسجود مع الامام من الازدحام، رقم: ١٠٧٥،١٠٧٩۔ صحيح مسلم: ٥٧٥۔ سنن ابى داود: ١٤١٢۔ مسند احمد: ١٤٢/٢.

عَنْ نَافِعٍ............

عَـنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ:كُنَّا نَقْرَأُ السَّجْدَةَ عِنْدَ الـنَّبِـيِّ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتّٰى يَزْحَمَ بَعْضُنَا بَعْضاً .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں آیتِ سجدہ تلاوت کرتے تو آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم (جگہ تنگ ہونے کی بنا پر) ایک دوسرے کو دھکیلتے ۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ قاری جب سجدہ کی آیت تلاوت کرے اور سجدہ کرے تو سامع کے لیے بھی سجدہ کرنا مشروع ہے۔

۱۳۵ ...... بَابٌ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي الْمُفَصَّلِ بَعْدَ هِجْرَتِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ.

ان لوگوں کے گمان کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے بعد مفصل سورتوں میں سجدہ تلاوت نہیں کیا۔

۵۵۹۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَكْرٍ ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، نَا شُعَيْبٌ ۔يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ۔ نَا اللَّيْثُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَـنْ نُـعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ ، أَنَّهُ قَالَ: صَـلَّيْـتُ مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَوْقَ هَذَا الْمَسْجِدِ ، فَقَرَأَ ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ فِيْهَا ، وَقَـالَ: رَأَيْـتُ رَسُـوْلَ اللّٰـهِ ﷺ سَـجَدَ فِيْهَـا . قَـدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هَذَا الْخَبَرِ ۔ فِيْ كِتَـابِ الصَّلَاةِ كِتَابِ الْكَبِيْرِ ۔ مَنْ قَالَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ سَجَدْتُّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ . قَالَ أَبُـوْ بَـكْرٍ: وَ أَبُوْ هُـرَيْرَةَ إِنَّـمَـا قَـدِمَ عَلَى

''جناب نعیم بن عبداللہ المجمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس مسجد کے اوپر نماز پڑھی تو انہوں نے سورہ ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ پڑھی اور اس میں (آیت سجدہ پر) سجدہ کیا۔ (نماز مکمل کرنے کے بعد فرمایا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔'' (امام صاحب فرماتے ہیں) میں نے اس حدیث کے طرق کتاب الکبیر کی کتاب الصلاۃ میں بیان کیے ہیں۔ جس میں راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس سورت میں

(۵۵۸) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب ازدحام الناس اذا قرا الامام السجدة، رقم: ۱۰۶۶۔ صحیح مسلم: ۵۷۵۔ مسند احمد: ۱۴۲/۲.

(۵۵۹) صحیح بخاری، کتاب سجود القرآن، باب سجدة: ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ رقم: ۱۰۷۴۔ صحیح مسلم: ۵۷۸۔ سنن النسائی: ۹۶۱۔ سنن ابی داود: ۱۴۰۸۔ مسند احمد: ۳۴۵،۴۵۱/۲.

النَّبِيّ ﷺ فَأَسْلَمَ بَعْدَ الْهِجْرَةِ بِسِنِيْنَ . قَالَ فِيْ خَبَرِ عَرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِخَيْبَرَ قَدِ اسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ سِبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ . وَقَالَ قَيْسُ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: صَحِبْتُ النَّبِيَّ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ ، وَقَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ ﴿ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴾ وَ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ . وَقَدْ أَعْلَمْتُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتٰبِنَا أَنَّ الْمُخْبِرَ وَالشَّاهِدَ الَّذِيْ يَجِبُ قَبُوْلُ شَهَادَتِهِ وَخَبَرُهُ مَنْ يُخْبِرُ بِكَوْنِ الشَّيْءِ وَيَشْهَدُ عَلَى رُؤْيَةِ الشَّيْءِ وَسَمَاعِهِ لا مَنْ يَنْفِيْ كَوْنَ الشَّيْءِ وَيُنْكِرُهُ ، وَمَنْ قَالَ: لِمَ يَفْعَلْ فُلَانٌ كَذَا ، لَيْسَ بِمُخْبِرٍ وَلَا شَاهِدٍ . وَإِنَّمَا الشَّاهِدُمَنْ يَشْهَدُ وَيَقُوْلُ ، رَأَيْتُ فُلَانًا يَفْعَلُ كَذَا ، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ كَذَا . وَهٰذَا لا يَخْفٰى عَلَى مَنْ يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَالْفِقْهَ ، وَقَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتٰبِنَا . وَتوَهَّمَ بَعْضُ مَن لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ أَنَّ خَبَرَ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسْجُدْ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ حُجَّةٌ مَنْ زَعَمَ أَن لَّا سُجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ . وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ أَنَّ الشَّاهِدَ

سجدہ کرتے) دیکھا یا میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ میں سجدہ کیا۔''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہجرت کے کئی سال بعد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر مسلمان ہوئے ہیں۔جناب عراک بن مالک کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ آیا جبکہ نبی کریم ﷺ خیبر میں تھے، آپ نے سباع بن عُرفطہ کو مدینہ منورہ میں اپنا جانشین بنایا تھا۔حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا : میں نے تین سال نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں گزارے۔اور انہوں نے بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سورہ ﴿ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴾ اور ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔میں نے اپنی کتابوں میں بہت سارے مقامات پر بیان کیا ہے کہ بے شک وہ مخبر اور شاہد جس کی شہادت اور خبر قبول کرنا واجب اور ضروری ہے وہ وہ ہے جو کسی چیز کے ہونے کی خبر دے یا کسی چیز کو دیکھنے اور سننے کی گواہی دے نہ کہ وہ شخص جو کسی چیز کے ہونے کی نفی کرے اور اس کا انکار کرے۔اور جو شخص کہے فلاں شخص نے یہ کام نہیں کیا۔''تو یہ شخص نہ تو مخبر ہے اور نہ شاہد، بلاشبہ شاہد وہ شخص ہے جو گواہی دے اور کہے: میں نے فلاں شخص کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے اسے ایسے ایسے کہتے ہوئے سنا ہے۔اور یہ بات صاحب علم اور فہم وفراست والے شخص پر مخفی نہیں ہے۔میں نے یہ مسئلہ اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر بیان کیا ہے۔اور بعض کم علم لوگوں کو جناب حارث بن عبید کی روایت حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ

مَنْ يَشْهَدُ بِرُؤْيَةِ الشَّيْءِ أَوْ سَمَاعِهِ ، لا مَنْ يُنْكِرُهُ وَيَدْفَعُهُ . وَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ قَدْ سَجَدَ فِيْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ، وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ بَعْدَ تَحَوُّلِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ، إِذْ كَانَتْ صُحْبَتُهُ إِيَّاهُ إِنَّمَا كَانَ بَعْدَ تَحَوُّلِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لا قَبْلَ .

رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے بعد مفصل سورتوں میں سجدہ نہیں کیا۔'' سے وہم ہوا ہے کہ یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو گمان کرتے ہیں کہ مفصل سورتوں میں سجدہ نہیں ہے۔ اور یہ اسی قبیل سے ہے جسے میں نے بیان کیا ہے کہ شاہد وہ ہوتا ہے جو کسی چیز کو دیکھنے یا سننے کی گواہی دے، نہ کہ وہ شخص جو اس کا انکار اور رد کرے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سورہ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ اور ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ میں ہجرت مدینہ کے بعد سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ کیونکہ وہ آپ کی صحبت میں نبی اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے بعد رہے ہیں نہ کہ ہجرت سے پہلے۔''

فوائد: ......اعظمی رحمہ اللہ کہتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہجرتِ مدینہ سے کئی سال پہلے مسلمان ہو چکے تھے، لیکن مدینہ کی طرف ہجرت خیبر کے زمانے میں کی۔ دلیل کے لیے الاستیعاب اور اصابہ میں طفیل بن عمرو دوسی کے حالات زندگی دیکھیں۔

٥٦٠ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِخَبَرِ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا أَزْهَرُ بْنُ الْقَاسِمِ ، نَا أَبُوْ قُدَامَةَ ـ وَ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ ـ وَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ ، حَدَّثَنَا مَطْرُ الْوَرَّاقُ عَنْ عِكْرَمَةَ أَوْ غَيْرِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

''امام صاحب نے اپنے استادِ محترم جناب حارث بن عبید کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔''

---

(٥٦٠) اسناده ضعيف: سنن ابى داود، كتاب سجو دالقرآن، باب من لم بر السجود فى المفصل، رقم: ١٤٠٣.

۱۳۶ ......بَابُ السُّجُوْدِ عِنْدَ قِرَاءَ ةِ السَّجْدَةِ فِی الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ

فرض نماز میں آیت سجدہ تلاوت کرنے پر سجدہ کرنے کا بیان

ضِدُّ قَوْلِ بَعْضِ أَهْلِ الْجَهْلِ مِمَّنْ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا مِمَّنْ زَعَمَ أَنَّ السَّجْدَةَ عِنْدَ قِرَاءَ ةِ السَّجْدَةِ فِی الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ غَيْرُ جَائِزَةٍ

ہمارے عہد کے کچھ جہلا کے دعوے کے خلاف جو علم کو سمجھنے سے قاصر ہیں اور کہتے ہیں کہ فرض نماز میں آیت سجدہ تلاوت کرنے پر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔

٥٦١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الشَّهِيْدِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِیُّ وَ أَبُوْ الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِیُّ قَالُوْا ، نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ الشَّهِيْدِیُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِیْ ، قَالَ وَحَدَّثَنِیْ بَكْرٌ عَنْ أَبِی............

عَنْ أَبِیْ رَافِعٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِیْ هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ ، وَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ . فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذِهِ السَّجْدَةُ؟ قَالَ سَجَدْتُّ بِهَا خَلْفَ أَبِی الْقَاسِمِ ﷺ . وَقَالَ الصَّنْعَانِیُّ: عَنْ أَبِيْهِ وَزَادَ فِی اٰخِرِ الْخَبَرِ: فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ . وَقَالَ أَبُوْ الْأَشْعَثِ: عَنْ أَبِيْهِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِی الْقَاسِمِ فَسَجَدَ بِهَا فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى أَلْقٰى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

”حضرت ابورافع بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی، انہوں نے ﴿ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴾ کی تلاوت کی تو سجدہ کیا۔ میں نے ان سے عرض کی: یہ کیسا سجدہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے ابوالقاسم ﷺ کے پیچھے اس سورت میں سجدہ کیا ہے۔ صنعانی نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے آخر میں ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے: میں ہمیشہ اس سورت میں سجدہ کرتا رہوں گا حتی کہ آپ سے (قیامت والے دن) ملاقات کرلوں۔“ ابوالاشعث کہتے ہیں: عن ابیہ عن بکر بن عبداللّٰہ ۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے ابوالقاسم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے اس سورت میں سجدہ کیا لہٰذا میں ابوالقاسم ﷺ سے ملاقات کرنے تک مسلسل اس سورت میں سجدہ کرتا رہوں گا۔“

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۵۵۴ کے تحت ملاحظہ کریں۔

---

(٥٦١) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب سجود التلاوة: ٥٧٨ـ صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب الجهر فی العشاء: ٧٦٦ـ سنن النسائی: ٩٦١ـ سنن ابی داود: ١٤٠٨ـ مسند احمد: ٢/٢٢٩.

۱۳۷...... بَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ

سجدہ تلاوت میں ذکر اور دعا پڑھنے کا بیان

٥٦٢ـ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحَسْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ ، قَالَ لِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ...........

حَـدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَـقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ رَأَيْتُ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّيْ أُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَرَأَيْتُ كَأَنِّيْ قَرَأْتُ سَجْدَةً ، فَسَـجَـدتُّ فَـرَأَيْـتُ الشَّجَرَةَ كَأَنَّهَا تَسْجُدُ بِسُـجُـوْدِيْ ، فَسَـمِعْتُهَا ـ وَهِيَ سَاجِدَةٌ ـ وَهِـيَ تَـقُـوْلُ: الـلّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ عِنْدَكَ بِهَا أَجْـرًا ، وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا ، وَضَعْ عَـنِّـيْ بِهَـا وِزْرًا ، وَاقْبَلْهَا مِنِّيْ كَمَا قَبِلْتَ مِـنْ عَبْـدِكَ دَاوُدَ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَرَأَيْتُ رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ السَّجْدَةَ ثُمَّ سَجَدَ ، فَسَمِعْتُهُ ـ وَهُوَ سَاجِدٌ ـ يَـقُـوْلُ مِثْـلَ مَـا قَـالَ الرَّجُلُ عَنْ كَلَامِ الشَّجَرَةِ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: میں نے آج رات خواب میں دیکھا گویا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں، میں نے دیکھا گویا کہ میں نے آیتِ سجدہ تلاوت کی ہے تو میں نے سجدہ کیا، میں نے درخت کو دیکھا کہ وہ بھی میرے سجدے کی وجہ سے سجدہ کر رہا ہے۔ میں نے اسے سجدے کی حالت میں یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: ((اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ عِنْدَكَ بِهَا أَجْرًا ، وَاجْعَلْهَا لِيْ عِـنْـدَكَ ذُخْـرًا ، وَضَـعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا ، وَاقْبَلْهَا مِـنِّيْ كَمَا قَبِلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ)) ''اے اللہ میرے لیے اپنے پاس اس سجدے کے بدلے اجر وثواب لکھ لے، اسے میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ کر لے، اس کے بدلے میرے گناہ معاف فرما، اور مجھ سے اسے قبول فرما جیسے تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول کیا تھا۔''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے آیت سجدہ تلاوت فرمائی پھر سجدہ کیا، میں نے آپ کو سنا آپ سجدے میں وہی دعا پڑھ رہے تھے جو آدمی نے درخت کی دعا بیان کی تھی۔''

فوائد: ...... یہ دعا چونکہ نبی اکرم ﷺ نے پڑھی ہے لہٰذا اس کا پڑھنا اس وجہ سے مسنون ہے نہ کہ محض درخت کے پڑھنے یا آدمی کے خواب میں سننے کی وجہ سے۔

(٥٦٢) اسناده حسن، سنن ترمذی، كتاب الجمعة، باب ما يقول في سجود القرآن، رقم: ٥٧٩ـ سنن ابن ماجة: ١٠٥٣.

٥٦٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ الْحُلْوَانِيُّ..........

نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ صَلّٰى بِنَا فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ - يَعْنِي الْمَسْجِدَ الْحَرَامِ - فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَكَانَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ فَيَسْجُدُ فَيُطِيْلُ السُّجُوْدَ ، فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ . فَقَالَ ، قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِيْ جَدُّكَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ، وَقَالَ: وَاحْطُطْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا ، وَلَمْ يَقُلْ: اِقْبَلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ:وَإِنَّمَا كُنْتُ تَرَكْتُ إِمْلَاءَ خَبَرِ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ: سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ ، لِأَنَّ بَيْنَ خَالِدِ الْحَذَّاءِ وَبَيْنَ أَبِي الْعَالِيَةِ رَجُلٌ مُسَمًّى لَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ وَ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ .

’’جناب محمد بن زید بن خنیس بیان کرتے ہیں کہ حسن بن محمد بن عبیداللہ بن ابی یزید نے ہمیں مسجد حرام میں رمضان المبارک کے مہینے میں نماز پڑھائی۔ وہ آیت سجدہ پڑھتے تو سجدہ کرتے اور طویل سجدہ کرتے، انہیں اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے ابن جریج نے بیان کیا ہے کہ انہیں میرے دادا جناب عبیداللہ بن ابی یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے۔ پھر اس جیسی روایت ذکر کی ۔اور کہا:"واحطط عنی بھا وزرا" (اے اللہ) اس سجدے کے بدلے میرے گناہ معاف فرما دے'' اور یہ الفاظ روایت نہیں کیے: مجھ سے قبول فرما جیسے تم نے اپنے بندے داود سے قبول فرمایا تھا۔''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابوالعالیہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت قرآن مجید کے سجدے میں یہ دعا پڑھتے تھے:((سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ)) ''میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا ہے اور اپنی کمال قدرت وطاقت سے اس کے کان اور آنکھیں بنائی ہیں۔'' کی املاء ترک کر دی تھی کیونکہ حضرت خالد الحذاء اور ابوالعالیہ کے درمیان ایک متعین شخص کا واسطہ ہے جسے عبدالوہاب بن عبدالمجید اور خالد بن عبداللہ واسطی نے ترک کر دیا ہے۔(اس لیے اس کی سند منقطع ہے۔)

٥٦٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ بُنْدَارٌ ، انَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، انَا خَالِدٌ -وَهُوَ الْحَذَّاءُ- عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، نَا خَالِدٌ -يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ- عَنْ خَالِدٍ -وَهُوَ

(٥٦٣) اسناده حسن، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، والسنة فيها، باب سجود القرآن: ١٠٥٣ـ سنن الترمذي: ٥٧٩، ٣٤٢٤.

الْحَذَّاءُ۔ عَنْ أَبِی الْعَالِیَةِ..........

عَـنْ عَائِشَةَ: غَیْرَ أَنَّ أَبَا بِشْرٍ لَمْ یَقُلْ: بِاللَّیْلِ وَزَادَ: یَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ .

''امام صاحب اپنے استاد گرامی جناب بندار سے حضرت ابوالعالیہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کرتے ہیں۔ حدیث کے راوی جناب ابو بشر نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے:'' رات کے وقت اور ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے کہ: آپ یہ دعا تین بار پڑھتے تھے۔''

٥٦٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا..........

یَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ ، نَا ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِی الْعَالِیَةِ عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: مِثْلَ حَدِیْثِ بُـنْـدَارٍ ، غَیْـرَ أَنَّـهُ قَالَ: یَقُوْلُ فِی السَّجْدَةِ مِـرَاراً. قَـالَ أَبُـوْ بَـكْرٍ: وَإِنَّمَا أَمْلَیْتُ هٰذَا الْـخَبَرَ وَبَیَّنْتُ عِلَّتَهُ فِیْ هٰذَا الْوَقْتِ مَخَافَةً أَنْ یُفْتَنَ بَعْضُ طُلَّابِ الْعِلْمِ بِرِوَایَةِ الثَّقَفِیِّ وَ خَـالِـدِ بْـنِ عَبْـدِ اللّٰـهِ فَیُتَوَهَّمُ أَنَّ رِوَایَةَ عَبْـدِالْـوَهَّــابِ وَ خَــالِـدِ بْــنِ عَبْـدِالـلّٰـهِ صَحِیْحَةٌ .

''امام صاحب اپنے استاد محترم جناب یعقوب بن ابراہیم دورقی کی سند سے جناب ابو العالیہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا بندار کی روایت جیسی روایت بیان کرتے ہیں ،فرق یہ ہے کہ اس روایت میں امام صاحب یہ الفاظ بیان کرتے ہیں: آپ یہ دعا سجدے میں کئی بار پڑھتے تھے۔''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ روایت (جس میں خالد حذاء اور ابولعالیہ کے درمیان ایک شخص کا واسطہ موجود ہے) اس وقت بیان کر دی ہے ، اس ڈر سے کہ بعض طالب علم جناب ثقفی اور خالد بن عبداللہ کی روایت سے غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائیں اور وہ عبدالوہاب اور خالد بن عبداللہ کی روایت کو صحیح سمجھنے لگیں (حالانکہ وہ منقطع ہے۔)''

فوائد :......سجدہ تلاوت کی یہ دعا ((سَـجَـدَ وَجْهِـیَ لِـلَّـذِی خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهٖ وَقُـوَّتِـهٖ)) صحیح سند سے ثابت ہے۔(مسند احمد: ٦/ ٣٠، ترمذی: ٥٨٠، نسائی: ١١٢٩) علامہ البانی رحمہ اللہ اور شعیب ارنووط نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔لہٰذا سجدہ تلاوت میں مذکورہ دعا کا اہتمام مشروع ہے۔

---

(٥٦٤) اسناده صحیح، سنن الترمذی، کتاب الجمعة عن رسول الله ﷺ، باب ما یقول فی سجود القرآن: ٥٨٠،٣٤٢٥۔ سنن النسائی: ١١١٧۔ سنن ابی داؤد: ١٤١٤۔ مسند احمد: ٣٠/٦.

(٥٦٥) اسناده صحیح، سنن الترمذی، کتاب الجمعة، عن رسول الله ﷺ، باب مایقول فی سجود القرآن: ٥٨٠۔ سنن النسائی: ١١٢٩۔ سنن ابی داود: ١٤١٤۔ مسند احمد: ٢١٧/٦.

۱۳۸ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ السُّجُوْدَ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ فَضِيْلَةٌ لَا فَرِيْضَةٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ آیت سجدہ، تلاوت کرنے کے بعد سجدہ کرنا فضیلت کا حامل ہے فرض نہیں ہے

إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ وَسَجَدَ الْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ وَالْمُشْرِكُوْنَ جَمِيْعًا، إِلَّا الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَرَادَا الشُّهْرَةَ. وَقَدْ قَرَأَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ وَلَمْ يَأْمُرْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلَوْ كَانَ السُّجُوْدُ فَرِيْضَةً لَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِهَا، وَلَوْ لَمْ تَكُنْ فِي النَّجْمِ سَجْدَةٌ كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ النَّاسِ لِعِلَّةِ هٰذَا الْخَبَرِ الَّذِيْ سَنَذْكُرُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَمَا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْمِ

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی سجدہ کیا اور شہرت کے طلب گار دو افراد کے سوا تمام مشرکین نے بھی سجدہ کیا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سورۃ نجم نبی کریم ﷺ کے پاس پڑھی اور سجدہ نہ کیا اور نبی کریم ﷺ نے انہیں سجدہ کرنے کا حکم نہ دیا۔ اگر سجدہ تلاوت فرض ہوتا تو آپ انہیں سجدہ کرنے کا حکم دیتے۔ اور اگر سورہ النجم میں سجدہ نہ ہوتا، جیسا کہ بعض لوگوں کو اس حدیث کی علت کی بنا پر جسے ہم عنقریب بیان کریں گے، ان شاء اللہ، وہم ہوا ہے، تو نبی اکرم ﷺ سورہ النجم میں سجدہ نہ کرتے۔

٥٦٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ..........

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: عَرَضْتُ النَّجْمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْجُدْ مِنَّا أَحَدٌ. قَالَ أَبُوْ صَخْرٍ: وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَأَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَلَمْ يَسْجُدَا.

''حضرت خارجہ بن زید بن ثابت اپنے والد بزرگوار سے بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سورہ النجم پڑھ کر سنائی تو ہم میں سے کسی نے سجدہ نہ کیا۔ جناب ابوصخر فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز اور ابوبکر بن حزم رحمہ اللہ کے پیچھے نماز پڑھی تو ان دونوں نے بھی سجدہ تلاوت نہ کیا۔''

٥٦٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِيِّ ـ قَالَ..........

---

(٥٦٦)صحیح البخاری، کتاب سجود القرآن، باب من قرأ السجدة و لم یسجد: ١٠٧٢،٧٣۔ مسلم: ٥٧٧۔ سنن الترمذی: ٥٨٠۔ سنن ابی داود: ١٤٠٥۔ *ان سب میں* ((فلم یسجد منا احد)) کی جگہ ((فلم یسجد فیها)) *کے الفاظ ہیں۔*

(٥٦٧) صحیح البخاری، کتاب سجود القرآن، باب من رای ان الله عزوجل لم یوجب السجود: ١٠٧٧.

أَبُـوْ بَـكْـرِ بْـنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَكَانَ رَبِيْعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ مِمَّنْ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ـ وَقَـالَ رَبِيْـعَةُ: قَـرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمُنْبَرِ سُوْرَةَ النَّحْلِ حَتَّى إِذَا أَتَـى السَّـجْدَةَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا نَمُرُّ بِـالسُّـجُـوْدِ فَـمَـنْ سَـجَـدَ فَـقَدْ أَصَـابَ وَأَحْسَـنَ . وَمَـنْ لَّمْ يَسْجُدْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ . وَلَمْ يَسْجُدْ .

''جناب ابوبکر بن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ربیعہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے والے بہترین لوگوں میں سے ہیں۔حضرت ربیعہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعۃ المبارک کے روز منبر پر سورہ نحل کی تلاوت کی یہاں تک کہ جب سجدہ کی آیت پر پہنچے تو فرمایا: اے لوگو! ہم آیت سجدہ کے پاس سے گزر رہے ہیں تو جس شخص نے سجدہ کیا تو اس نے درست اور اچھا کام کیا۔ اور جس نے سجدہ نہ کیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور آپ نے سجدہ نہ کیا۔''

۱۳۹ ......بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى الْمُنْصِتِ السَّامِعِ قِرَاءَةَ السَّجْدَةِ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ السُّجُوْدُ إِذَا لَمْ يَسْجُدِ الْقَارِئُ ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ السَّجْدَةَ عَلَى مَنِ اسْتَمَعَ لَهَا وَأَنْصَتَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب آیت سجدہ پر قاری قرآن سجدہ نہ کرے تو خاموشی سے سننے والے کے لیے سجدہ تلاوت کرنا واجب نہیں ہے، اس شخص کے قول کے برخلاف جو گمان کرتا ہے کہ آیت سجدہ کی تلاوت غور سے اور خاموشی کے ساتھ سننے والے شخص پر سجدہ تلاوت واجب ہے

٥٦٨ ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا ابْنُ ذِئْبٍ ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مَـرَّـةً ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ . قَـالَ أَبُـوْ بَكْرٍ: وَرَوٰى أَبُوْ صَخْرٍ هٰذَا الْخَبَرَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ وَ عَطَاءِ بْـنِ يَسَـارٍ جَـمِيْعاً . حَدَّثَنَا بِهِمَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْـدِ الـرَّحْـمٰـنِ بْنِ وَهْبٍ ، نَا عَمِّيْ عَنْ

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ النجم کی تلاوت کر کے سنائی تو آپ نے سجدہ تلاوت نہ کیا۔'' امام صاحب اسی روایت ابوصخر سے دو مختلف سندوں سے بیان کرتے ہیں کہ جناب عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: بے شک انہوں نے رسول

(٥٦٨) صحيح البخاري، كتاب سجود القرآن، باب من قرأ السجدة ولم يسجد: ١٠٧٢، ١٠٧٣ ـ سنن الترمذي: ٥٧٨ ـ سنن ابي داود: ١٤٠٤ ـ مسند احمد: ١٨٣/٥، ١٨٦ ـ وصحيح مسلم: ٩٠٣.

أَبِـىْ صَـخْـرٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ مُنْفَرِدَيْنِ . وَ رَوَاهُ يَـزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَيْـطٍ عَـنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَـأَلَ زَيْـدَ بْنَ ثَابِتٍ ، وَ زَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى﴾ فَلَمْ يَسْجُدْ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ عَـلِـىُّ بْـنُ حُجْرٍ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفٍ .

اللہ ﷺ کو (والنجم اذا هوى) پڑھ کر سنائی تو آپ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ سجدہ تلاوت واجب نہیں، بلکہ مستحب فعل ہے اور قاری وسامع کا سجدہ تلاوت ترک کرنا گناہ نہیں ہے البتہ سجدہ کی آیت تلاوت کرنے کی صورت میں سجدہ کرنا اولیٰ افضل ہے۔

۱۴۰ ......بَابُ الْجَهْرِ بِاٰمِيْنَ عِنْدَ انْقِضَاءِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِى الصَّلَاةِ الَّتِىْ يَجْهَرُ الْإِمَامُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ

جن نمازوں میں امام جہری قراءت کرتا ہے ان میں سورہ فاتحہ کے اختتام پر بلند آواز سے آمین کہنے کا بیان

٥٦٩ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَـكْـرٍ ، نَـا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْـمَـخْـزُوْمِىُّ وَ عَلِىُّ بْنُ خَشْرَمٍ ـ وَهٰذَا حَدِيْثُ الْمَخْزُوْمِىِّ ـ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ............

عَـنْ أَبِـىْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ قَـالَ: إِذَا أَمَّـنَ الْـقَارِئُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّ الْـمَلَائِـكَةَ تُؤَمِّنُ ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْـمَلَائِـكَةِ غُـفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . قَالَ الْمَخْزُوْمِىُّ مَرَّةً: ، قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِىَّ .

'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب قاری آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ لہٰذا جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

٥٧٠ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، اَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِىُّ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِى بْنَ

---

(٥٦٩) صحيح البخارى، كتاب الدعوات، باب التامين: ٦٤٠٢ـ صحيح مسلم، رقم: ٤١٠ـ سنن ترمذى: ٢٥٠ـ سنن النسائى: ٩٢٥ـ سنن ابن ماجه: ٨٥١ـ مسند احمد: ٢/٢٣٨ـ موطا: ١٨٠.

مُحَمَّدِ الدَرَاوَرْدِیَّ ۔ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَـنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ: إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا مَا بَانَ وَثَبَتَ أَنَّ الْإِمَامَ يَجْهَرُ بِاٰمِيْنَ إِذْ مَعْلُوْمٌ عِنْدَ مَنْ يَفْهَمُ الْعِلْمَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْمُرُ الْمَأْمُوْمَ أَنْ يَقُوْلَ اٰمِّيْنَ عِنْدَ تَأْمِيْنِ الْإِمَامِ إِلَّا وَالْمَأْمُوْمُ يَعْلَمُ أَنَّ الْإِمَامَ يَقُوْلُهُ ، وَلَوْ كَانَ الْإِمَامُ يُسِرُّ اٰمِيْنَ لَا يَجْهَرُ بِهِ ، لَمْ يَعْلَمِ الْمَأْمُوْمُ أَنَّ إِمَامَهُ قَالَ اٰمِيْنَ أَوْ لَمْ يَقُلْهُ . وَمُحَالٌ أَنْ يُقَالَ لِلرَّجُلِ إِذَا قَالَ فُلَانٌ كَذَا فَقُلْ مِثْلَ مَقَالَتِهِ وَأَنْتَ لَا تَسْمَعُ مَقَالَتَهُ ، هٰذَا عَيْنُ الْمُحَالِ ، وَمَا لَا يَتَوَهَّمُهُ عَالِمٌ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ يَأْمُرُ الْمَأْمُوْمَ أَنْ يَقُوْلَ اٰمِّيْنَ إِذَا قَالَهُ إِمَامُهُ وَهُوَ لَا يَسْمَعُ تَأْمِيْنَ إِمَامِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، فَاسْمَعِ الْخَبَرَ الْمُصَرِّحَ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُ أَنَّ الْإِمَامَ يَجْهَرُ بِاٰمِّيْنَ عِنْدَ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو تو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو گیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : نبی اکرم ﷺ کے فرمان مبارک '' جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔'' میں اس بات کی دلیل ہے اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امام بلند آواز سے آمین کہے گا، کیونکہ علم کو سمجھنے والا شخص بخوبی جانتا ہے کہ نبی ﷺ نے مقتدی کو امام کی آمین کے وقت آمین کہنے کا حکم اسی وقت دیا ہے جب وہ اپنے امام کو آمین کہتے ہوئے سنے گا۔ اور اگر امام آہستہ آواز سے آمین کہے اور اسے بلند آواز سے نہ کہے تو مقتدی کو پتہ نہیں چلے گا کہ اس کے امام نے آمین کہی ہے یا نہیں اور یہ بات محال و ناممکن ہے کہ کسی شخص سے کہا جائے کہ فلاں شخص جب ایسے کہے تو تم بھی ویسے ہی کہنا حالانکہ تم اس کے قول کو سن نہ سکو۔ یہ تو بالکل ہی ناممکن اور محال بات ہے ۔ ایسی محال بات کسی عالم شخص کے وہم میں بھی نہیں آ سکتی کہ نبی اکرم ﷺ مقتدی کو حکم دیں کہ وہ اپنے امام کی آمین کے وقت آمین کہے حالانکہ وہ اپنے امام کی آمین کو سنتا ہی نہ ہو۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : لیجیے اب وہ صریح اور واضح حدیث سنیے جو ہماری بات کے صحیح ہونے کی دلیل ہے کہ امام سورہ فاتحہ کی قراءت کرنے کے بعد بلند آواز سے آمین کہے گا۔''

۵۷۱ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ـ وَهُوَ ابْنُ

(۵۷۰) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب جهر الامام بالتامین : ۷۸۰۔ صحیح مسلم : ۴۱۰۔ سنن ترمذی : ۲۵۰۔ سنن النسائی : ۹۲۵۔ مسند احمد : ۲/۲۷۸۔ موطا : ۱۸۰۔

الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ ـ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ سَعِيدٌ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ أُمِّ الْقُرْاٰنِ رَفَعَ صَوْتَهُ قَالَ اٰمِّيْنَ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ام القرآن کی قراءت سے فارغ ہوتے تو اپنی بلند آواز سے آمین کہتے۔''

۵۷۲ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَبُوْ سَعِيْدِ الْجُعْفِيُّ ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ ـوَهُوَ ابْنُ زَيْدٍـ عَنْ نَافِعٍ............

عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ إِذَا كَانَ مَعَ الْإِمَامِ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَأَمَّنَ النَّاسُ أَمَّنَ ابْنُ عُمَرَ وَرَاٰى تِلْكَ السُّنَّةَ .

''جناب نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کے ساتھ ہوتے اور وہ ام القرآن پڑھتا تو لوگ آمین کہتے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی آمین کہتے اور وہ اسے سنت سمجھتے تھے۔''

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سورۂ فاتحہ کے اختتام پر، امام وماموم اور منفرد کا آمین کہنا مستحب فعل ہے۔ نیز امام و ماموم ایک ساتھ آمین کہیں۔ ان کی آمین میں تقدیم وتاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ آپ کا فرمان ہے کہ ''جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جس روایت میں اِذَا اَمَّنَ فَـاٰمِنُّوْا کے الفاظ ہیں اس کا معنی یہ ہے کہ جب امام آمین کہنے کا ارادہ کرے تو تم آمین کہو۔ (یوں امام وماموم کی تامین میں موافقت پیدا ہوگی۔)

۲۔ امام ومنفرد کا اونچی آواز سے آمین کہنا مسنون ہے۔ اسی طرح راجح مذہب کے مطابق مقتدی بھی اونچی آواز سے آمین کہے گا۔ اور امت کا اس مسئلہ پر اجماع ہے، منفرد اور امام وماموم سری نماز میں آمین کہیں گے اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ جہری نماز میں بھی آمین کہنا مشروع ہے۔ لیکن امام مالک کا مذہب ہے کہ جہری نماز میں امام آمین نہ کہے اور ابوحنیفہ، اہل کوفہ اور ایک روایت کے مطابق مالک کا موقف ہے کہ بلند آواز سے آمین نہ کہی جائے۔

(شرح النووی: ٤/ ١٢٩)

۳۔ احادیث الباب سورۂ فاتحہ کے آخر پر آمین کہنے کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہیں۔ حافظ ابن حجر بیان کرتے ہیں، جمہور علماء کے نزدیک آمین کہنے کا حکم سری ہے استحباب وندب پر محمول ہے اور ابن بزیزہ نے بعض علماء سے نقل کیا

(٥٧١) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ١٨٠٦ـ والبيهقي: ٥٨/٢ـ والحاكم: ٢٢٣/١ـ وصححه على شرط الشيخين و وافقه الذهبي، الصحيحة: ٤٦٤ـ الدار قطني: ٣٣٥/١.

(٥٧٢) اسناده صحيح، بيهقي: ٥٩/٢.

ہے کہ بظاہر اس حکم کی تعمیل میں مقتدی پر آمین کہنا واجب ہے اور اہل ظاہر نے ہر نماز پر آمین کہنا واجب قرار دیا ہے، لیکن احادیث کے ظاہری الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ آمین کہنا صرف مقتدیوں پر واجب ہے وہ بھی مقید کہ امام آمین کہے تو مقتدیوں پر آمین کہنا واجب ہوگا اور امام اور منفرد شخص کے لیے آمین کہنا محض مندوب ہے۔

(نیل الاوطار: ۲/ ۲۳۰۔ ۲۳۱)

۵۷۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ ، إِنْ كَانَ حَفِظَ اِتِّصَالَ الْإِسْنَادِ، حَدَّثَنَا بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ............

عَنْ بِلَالٍ: أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبِقُنِي بِآمِّيْنَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰكَذَا أَمْلٰى عَلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ أَصْلِهِ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ فَقَالَ عَنْ بِلَالٍ . وَالرُّوَاةُ إِنَّمَا يَقُوْلُوْنَ فِيْ هَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

”حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: آپ مجھ پر آمین (کہنے) میں سبقت نہ لیجائیں امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب محمد بن حسان نے یہ حدیث ہمیں اسی طرح املاء کروائی ہے کہ یہ روایت امام سفیان ثوری اپنے استاد عاصم سے اور وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جبکہ دیگر رواۃ اس سند میں جناب عاصم کے استاد ابوعثمان کا اضافہ کرتے ہیں (اور وہ کہتے ہیں کہ) ان بلالا قال للنبی ﷺ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی۔“

۱۴۱......بَابٌ ذِكْرُ حَسَدِ الْيَهُوْدِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى التَّأْمِيْنِ أَنْ يَكُوْنَ زَجْرَ بَعْضِ الْجُهَّالِ الْأَئِمَّةَ وَالْمَأْمُوْمِيْنَ عَنِ التَّأْمِيْنِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ شُعْبَةٌ مِنْ فِعْلِ الْيَهُوْدِ وَحَسَدٌ مِّنْهُمْ لِمُتَّبِعِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مؤمنوں کے آمین کہنے پر یہودیوں کے حسد کرنے کا بیان، امام کی قراءت کے بعد بعض جاہل ائمہ اور مقتدیوں کا آمین کرنے سے روکنا یہودیوں کے طرز عمل کا حصہ اور نبی اکرم ﷺ کے پیروکاروں کے بارے میں ان کے حسد کی نشانی ہے۔

۵۷۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، نَا خَالِدٌ ۔يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ۔ عَنْ سُهَيْلٍ ۔ وَهُوَ ابْنُ أَبِي صَالِحٍ ۔ عَنْ أَبِيْهِ............

(۵۷۳) اسناده ضعيف: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب التامين وراء الامام: ۹۳۷۔ مسند احمد: ۶/ ۱۲،۱۵.

(۵۷۴) صحيح مسلم، كتاب السلام، باب النهی عن ابتداء اهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم: ۲۱۶۵۔ صحيح بخاری: ۶۰۲۶۔ سنن ترمذی: ۲۷۰۱۔ مسند احمد: ۶/ ۱۳۴،۱۳۵.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ الْيَهُوْدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: السَّأْمُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَعَلَيْكَ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ. فَعَلِمْتُ كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ ﷺ لِذٰلِكَ فَسَكَتُّ. ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ، فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ. فَقَالَ: عَلَيْكَ. فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ ، فَعَلِمْتُ كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ ﷺ لِذٰلِكَ. ثُمَّ دَخَلَ الثَّالِثُ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ. فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قُلْتُ: وَعَلَيْكَ السَّامُ وَغَضَبُ اللّٰهِ وَلَعْنَتُهُ ، إِخْوَانُ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ. أَتُحَيُّوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمَا لَمْ يُحَيِّهِ اللّٰهُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ. قَالُوْا قَوْلًا فَرَدَدْنَا عَلَيْهِمْ. إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ حَسَدٌ وَهُمْ لَا يَحْسُدُوْنَا عَلٰى شَيْءٍ كَمَا يَحْسُدُوْنَا عَلَى السَّلَامِ وَعَلٰى اٰمِيْنَ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ خَبَرُ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ.

'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا:"السام علیك یا محمد" اے محمد تم پر موت (نازل) ہو۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا: اورتم پر بھی ہو۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے بات کرنے کا ارادہ کیا مگر نبی اکرم ﷺ کی ناپسندیدگی معلوم ہونے پر خاموش رہی۔ پھر ایک اور یہودی آپ کے پاس آیا تو اس نے بھی کہا: آپ پر موت طاری ہو۔آپ نے جواباً فرمایا: تم پر ہی ہو۔ میں نے گفتگو کرنے کا ارادہ کیا لیکن میں جان گئی کہ آپ اسے برا سمجھتے ہیں (لہٰذا میں خاموش رہی) پھر تیسرا (یہودی) داخل ہوا تو اس نے کہا: آپ پر موت (نازل) ہو۔اس بار مجھ سے رہا نہ جاسکا یہاں تک کہ میں نے کہا: تجھ ہی پر موت نازل ہو، تجھ پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت نازل ہو، اے بندروں اور خنزیروں کے بھائیو! تم رسول اللہ ﷺ کو ایسے الفاظ کے ساتھ سلام کرتے ہوئے جن الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام نہیں کیا۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فحش گوئی اور بے حیائی کو پسند نہیں فرماتے، انہوں نے جیسے ہمیں سلام کیا، ویسے ہی ہم نے انہیں جواب دے دیا تھا۔ بلاشبہ یہودی بہت زیادہ حسد کرنے والی قوم ہے اور وہ ہم پر کسی چیز میں اتنا حسد نہیں کرتے جتنا وہ ہمارے سلام اور آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس قصے کے متعلق ابن ابی ملیکہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ''کتاب الکبیر'' میں بیان کر دی ہے۔''

فوائد:...... یہ حدیث واضح نص ہے کہ امام و ماموم بلند آواز سے آمین کہیں کیونکہ اگر عہد رسالت میں آمین آہستہ آواز سے کہنا معمول ہوتا تو یہود کو اس عمل سے چڑنے کی کیا ضرورت تھی، لہٰذا یہ اٹل حقیقت ہے کہ عہد رسالت

میں امام اور مقتدی سبھی بلند آواز سے آمین کہتے تھے۔

۱۴۲ ......بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الإِمَامَ إِذَا جَهِلَ فَلَمْ يَقُلْ اٰمِيْنَ أَوْ نَسِيَهُ كَانَ عَلَى الْمَأْمُوْمِ إِذَا سَمِعَهُ يَقُوْلُ وَلَا الضَّآلِّيْنَ عِنْدَ خَتْمِهِ قِرَاءَ ةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَنْ يَّقُوْلَ اٰمِيْنَ. إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ الْمَأْمُوْمَ أَنْ يَّقُوْلَ: اٰمِيْنَ ، إِذَا قَالَ إِمَامُهُ وَلَا الضَّآلِّيْنَ كَمَا أَمَرَهُ أَنْ يَّقُوْلَ اٰمِيْنَ إِذَا قَالَهُ إِمَامُهُ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب امام لاعلمی یا بھول جانے کی وجہ سے آمین نہ کہے تو مقتدی کے لیے ضروری ہے کہ جب وہ سورہ فاتحہ کی قراءت کے اختتام پر امام کو (ولا الضالین) کہتے ہوئے سنے تو آمین کہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مقتدی کو آمین کہنے کا حکم دیا ہے جب اس کا امام (ولا الضالین) پڑھے جیسا کہ آپ نے مقتدی کو امام کے آمین کہنے کے وقت آمین کہنے کا حکم دیا ہے۔

۵۷۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ الطَّاهِرِ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ وَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ـ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ ـ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: اٰمِيْنَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُوْلُ: اٰمِيْنَ . وَالْإِمَامُ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ . فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . هٰذَا حَدِيْثُ الصَّنْعَانِيِّ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ پڑھے تو، تم آمین کہو، بلاشبہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے، تو جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' یہ صنعانی کی حدیث ہے۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل کہ اگر امام عمداً یا بلاعمد آمین نہ کہے، تب بھی مقتدی آمین کہیں گے۔ کیونکہ اس روایت میں حکم ہے کہ جب امام ولا الضالین کہے تو مقتدی آمین کہیں، یہاں امام کی آمین سے مقتدی کی آمین مشروط نہیں ہے۔

۱۴۳ ......بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَكْبِيْرِهِ فِي الصَّلَاةِ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ.

اس حدیث کا بیان جو نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نماز میں ہر اٹھتے اور جھکتے وقت ''اللہ اکبر'' کہتے تھے، اس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے

(۵۷۵) اسناده صحيح، سنن النسائی، كتاب الافتتاح، باب جهر الامام بامين: ۹۲۷۔ یہ روایت کچھ الفاظ کے تغیر وتبدل کے ساتھ صحیح بخاری ۷۸۰، ۶۴۰۲ اور صحیح مسلم ۴۱۰۔ ابن ماجہ: ۲۵۱۔ احمد: ۲/۲۳۳ میں بھی موجود ہے۔

٥٧٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، أَنَا رَوْحُ بْنُ جُرَيْجٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَيْضًا الزَّعْفَرَانِيُّ ، نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَيَّانَ عَنْ عَمِّهِ ....

وَاسِعِ بْنِ حَيَّانَ: أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا وَضَعَ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا رَفَعَ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ . وَقَالَ ابْنُ مُنِيْعٍ: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَوَضَعَ ، وَزَادَ ثُمَّ يَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَمِيْنِهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَسَارِهِ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: اخْتَلَفَ أَصْحَابُ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ ، فَقَالَ: إِنَّهُ سَأَلَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ ، خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

”جناب واسع بن حیان سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: جب بھی آپ اٹھتے اور جھکتے ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہتے تھے۔“ اور یہ اضافہ بیان کیا ہے: پھر آپ اپنی دائیں جانب ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ“ کہتے اور اپنی بائیں جانب بھی ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ“ فرماتے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب عمرو بن یحییٰ کے شاگردوں نے اس سند میں اختلاف کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: کہ انہوں نے عبداللہ بن زید بن عاصم سے سوال کیا میں نے اس کو کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔

٥٧٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ......

عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: إِنِّيْ رَأَيْتُ رَجُلًا يُصَلِّيْ ، يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ ، فَقَالَ: أَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا أُمَّ لَكَ؟ .

”حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو مقام ابراہیم کے پاس (نماز میں) ہر اٹھتے اور جھکتے وقت تکبیر کہتے ہوئے دیکھا تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے وہ ہر اٹھتے اور جھکتے وقت ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تیری ماں مر جائے کیا یہ رسول اللہ ﷺ

(٥٧٦) اسناده صحيح، سنن النسائی، کتاب السهو، باب كيف السلام على اليمين: ١٣٢٠، ١٣٢١ـ مسند احمد: ٥٢/٢.
(٥٧٧) صحيح البخاری، کتاب الاذان، باب اتمام التكبير فی السجود: ٧٨٦.

کی نماز نہیں ہے؟''

۱۴۴ ......بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا كَانَ يُكَبِّرُ فِي بَعْضِ الرَّفْعِ، لَا فِي كُلِّهَا، لَمْ يُكَبِّرِ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ رَفْعِهِ رَأْسَهُ عَنِ الرُّكُوْعِ وَإِنَّمَا كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ خَلَا عِنْدَ رَفْعِهِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جو الفاظ میں نے ذکر کیے ہیں، یہ عام ہیں، ان سے مراد خاص ہے، نبی اکرم ﷺ ہر مرتبہ اٹھتے وقت اللہ اکبر نہیں کہتے تھے بلکہ بعض دفعہ کہتے تھے، آپ رکوع سے سر اٹھاتے وقت ''اللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے تھے بلکہ آپ رکوع سے سر اٹھانے کے سوا ہر مرتبہ اٹھتے وقت ''اللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے ہیں۔

٥٧٨ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ............

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ، ثُمَّ يَقُوْلُ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ، يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِي سَاجِدًا ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ، ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا ، وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَثْنٰى بَعْدَ الْجُلُوْسِ . ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: إِنِّيْ لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے: پھر جب رکوع کرتے تو ''اللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے، پھر جب رکوع سے اپنی کمر سیدھی کرتے تو "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" (جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی ہے اللہ نے اس کی آواز سن لی ہے۔) کہتے اور پھر کھڑے کھڑے فرماتے: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پھر جب سجدے کے لیے جھکتے تو ''اللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے، پھر جب سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تو ''اللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے، پھر جب (دوسرا) سجدہ کرتے تو ''اللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے۔ پھر جب اپنا سر اٹھاتے تو ''اللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے۔ پھر آپ نماز مکمل کرنے تک پوری نماز میں اسی طرح کرتے۔ اور جب آپ دو رکعت کے بعد تشہد سے اٹھتے تو ''اللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے۔ پھر حضرت

(٥٧٨) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب اثبات التكبير فى كل خفض و رفع فى الصلاة ٣٩٢ ـ صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب التكبير اذا قام من السجود: ٧٨٩،٧٨٧ ـ سنن النسائى: ١٠٢٣ ـ ابو داؤد: ٨٣٦.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مشابہ نماز ادا کرنے والا ہوں۔“

٥٧٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ............

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ: كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يُصَلِّيْ بِنَا ، فَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ، وَحِيْنَ يَرْكَعُ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ مِنَ الرُّكُوْعِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّسْجُدَ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ مِنَ السُّجُوْدِ ، وَإِذَا جَلَسَ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّقُوْمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ ، وَيُكَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ . فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنِّيْ لَأَقْرَبُكُمْ شِبْهًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ يَعْنِي صَلَاتَهُ ۔ مَا زَالَتْ هٰذِهِ صَلَاتُهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا .

”جناب ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے، وہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہتے، اور جب رکوع کو جاتے ، اور جب رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہتے۔ اور جب پہلا سجدہ کرنے کے بعد سر اٹھاتے تو (دوسرا) سجدہ کے لیے اللہ اکبر کہتے اور جب (دوسرے سجدے کے بعد) بیٹھتے تو اللہ اکبر کہتے۔ اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے، وہ اسی طرح دوسری دو رکعتوں میں بھی تکبیر کہتے، پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بے شک میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے قریب نماز ادا کرنے والا ہوں۔ اس دنیا سے رخصت ہونے تک آپ کی نماز اسی طرح تھی۔“

٥٨٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، نَا أَبُوْ عَامِرٍ ، أَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ............

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ: اشْتَكٰى أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَوْ غَابَ فَصَلّٰى بِنَا أَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ ،

”جناب سعید بن الحارث بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے ، یا کسی سفر پر چلے گئے تو ہمیں حضرت ابوسعید خدری

(٥٧٩) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب يهوى بالتكبير حين يسجد: ٨٠٣،٧٨٥۔ مسند احمد: ٢/ ٢٧٠۔ ومسلم: ٣٩٢.

(٥٨٠) اسناده صحيح، مسند احمد بن حنبل: ٣/ ١٨۔ الحاكم: ١/ ٢٢٣۔ وصححه و وافقه الذهبي، والبيهقي في الكبرى: ٢/ ١٨۔ من طريق لیکن اس کی اصل اختصار کے ساتھ صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب يكبر وينهض من السجدتين: ٨٢٥ میں ہے۔

فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِيْنَ افْتَتَحَ ، وَحِيْنَ رَكَعَ ، وَحِيْنَ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، وَحِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ ، وَحِيْنَ سَجَدَ ، وَحِيْنَ رَفَعَ ، وَحِيْنَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ ، حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ عَلَى ذٰلِكَ . فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِي صَلَاتِكَ . فَخَرَجَ ، فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا أُبَالِي اخْتُلِفَتْ صَلَاتُكُمْ أَوْ لَمْ تَخْتَلِفْ ، هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ وَحِيْنَ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، إِنَّمَا أَرَادَ حِيْنَ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَأَرَادَ الْإِهْوَاءَ لِلسُّجُوْدِ كَبَّرَ ، لَا أَنَّهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ كَبَّرَ وَكَذٰلِكَ أَرَادَ فِيْ خَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حِيْنَ ذَكَرَ صَلَاتَهُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ: وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ كَبَّرَ ، إِنَّمَا نَهَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَأَرَادَ الْإِهْوَاءَ إِلَى السُّجُوْدِ كَبَّرَ .

خدری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، انہوں نے جب نماز شروع کی تو بلند آواز سے ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہا۔ اور جب آپ رکوع کو گئے تو ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہا، اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا تو تکبیر کہی (یعنی سجدے کو جاتے وقت) سجدوں کو جاتے اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت بھی اللہ اکبر کہا، اور جب (دوسرے سجدے کے بعد سر) اٹھایا تو ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہا، اور جب دو رکعت کے بعد (تشہد بیٹھنے کے بعد) کھڑے ہوئے تو ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہا، حتیٰ کہ انہوں نے وہ نماز اسی طرح مکمل کی۔ ان سے عرض کی گئی: لوگ آپ کی نماز کے متعلق اختلاف کر رہے ہیں۔ وہ باہر تشریف لائے اور منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! اللہ کی قسم! مجھے اس بات کی قطعاً پروا نہیں ہے کہ تمہاری نماز (میری نماز سے) مختلف ہے یا مختلف نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان کا یہ کہنا کہ جب آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہتے تھے تو ان کی مراد یہ ہے کہ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے اور سجدے کے لیے جھکنے کا ارادہ کرتے تو ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہتے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہتے تھے (بلکہ اس وقت تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ہی کہتے تھے)۔ اسی طرح حضرت عمران بن حصین کی روایت میں جب انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب کے پیچھے اپنی نماز کا تذکرہ کیا تو فرمایا: ”جب انہوں نے رکوع سے سر اٹھایا تو ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہا: ان کی مراد یہ ہے کہ جب انہوں نے رکوع سے سر اٹھایا اور سجدے کے لیے جھکنے کا ارادہ فرمایا تو ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہا۔“

٥٨١ ـ وَالـدَّلِيْـلُ عَلٰى صِحَةِ مَا تَأَوَّلْتُ أَنَّ هَـارُوْنَ بْـنَ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيَّ ، حَدَّثَنَا ، قَالَ ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَـنْ سَعِيْدٍ عَنْ خَالِدٍ ـ يَـعْـنِـى الْحَذَّاءَ ـ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ مُـطَـرِّفِ بْـنِ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ ، قَالَ: صَـلَّيْـتُ خَلْفَ عَلِيٍّ فَكَانَ يُكَبِّرُ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَـعَ رَأْسَـهُ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ لِيْ عِـمْـرَانُ بْـنُ حُـصَيْـنٍ: صَلّٰى بِنَا هٰذَا مِثْلَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَـالَ أَبُـوْ بَـكْـرٍ: وَفِـيْ هٰـذَا الْخَبَرِ مَـا دَلَّ عَـلٰى أَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَـنْ غَيْـلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ فِي هٰذَا الْخَبَرِ: وَإِذَا نَهَـضَ مِـنَ الـرُّكُـوْعِ كَبَّرَ ، إِنَّمَا أَرَادَ وَإِذَا نَهَـضَ مِـنَ الـرُّكُـوْعِ فَأَرَادَ السُّجُوْدَ كَبَّرَ ، عَـلَـى مَـا ذَكَـرَ الـزُّهْـرِيُّ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْـدِ الـرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَّامٍ ، ثُمَّ يَـقُـوْلُ سَـمِـعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهْ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْـحَـمْـدُ ، ثُـمَّ يُـكَبِّـرُ حِيْـنَ يَهْـوِى سَاجِدًا . وَكَذٰلِكَ خَبَرُ أَبِيْ عَامِرٍ عَنْ فُلَيْحٍ عَـنْ سَـعِيْـدِ بْـنِ الْـحَـارِثِعَنْ أَبِـىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، ذَكَرَ التَّكْبِيْرَ حِيْنَ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ أَىْ أَنَّهُ يُكَبِّرُ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ ، ذَكَرَ تَكْبِيْرَ أُخْرٰى عِنْدَ الْإِهْوَاءِ إِلَى السُّـجُـوْدِ ، فَـلَـمَّـا ذَكَرَ التَّكْبِيْرَةَ عِنْدَ رَفْعِ

''میں نے جو وضاحت کی ہے اس کے صحیح ہونے کی دلیل یہ روایت ہے جسے ہمارے استاد محترم جناب ہارون بن اسحاق نے روایت کیا ہے کہ جناب مطرف بن عبداللہ بن شخیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ جب سجدہ کرتے اور جب اپنا سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے تھے۔ پھر جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمران بن حصین نے مجھے فرمایا: ''انہوں نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھائی ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ وہ الفاظ جو حماد بن زید نے غیلان بن جریر سے اس حدیث میں بیان کیے ہیں کہ: ''جب آپ رکوع سے اٹھتے تو ''اللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے'' اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ آپ رکوع سے اٹھتے اور سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو ''اللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے، جیسا کہ امام زہری رحمہ اللہ نے ابوبکر عبدالرحمان بن الحارث بن ہشام سے روایت کیا ہے پھر آپ جب رکوع سے اپنی کمر سیدھی کرتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے پھر آپ کھڑے کھڑے رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ پڑھتے، پھر جب سجدے کے لیے جھکتے تو ''اللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے۔'' اسی طرح جناب ابوعامر کی روایت میں ہے جسے وہ فلیح سے اور وہ سعید بن الحارث سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے اس روایت میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے وقت تکبیر کہنے کا تذکرہ کیا کہ وہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے تھے۔ اور سجدے کے لیے جھکتے وقت ایک مرتبہ پھر تکبیر کہنے کا تذکرہ کیا ہے۔ پھر جب انہوں نے سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہنے کا ذکر کیا جو کہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کی

الرَّأْسِ مِنَ السُّجُوْدِ بَعْدَ التَّكْبِيْرَةِ حِيْنَ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ بَانَ وَثَبَتَ أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ التَّكْبِيْرَ حِيْنَ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ إِذَا أَرَادَ الْإِهْوَاءَ إِلَى السُّجُوْدِ، وَكَذٰلِكَ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ سَلَمَةَ مِنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ. قَالَ: وَحِيْنَ يَرْكَعُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّسْجُدَ بَعْدَمَا يَرْفَعُ مِنَ الرُّكُوْعِ، فَفِي هٰذَا مَا بَانَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَأَرَادَ السُّجُوْدَ. لَا أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَوْ أَبَحْنَا لِلْمُصَلِّيْ أَنْ يُكَبِّرَ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ كَانَ عَلَيْهِ أَن يُّكَبِّرَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ يُكَبِّرُ عِنْدَ الْإِهْوَاءِ إِلَى السُّجُوْدِ لَكَانَ عَدَدُ التَّكْبِيْرِ فِيْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ سِتَّةً وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً. لَا اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً وَفِيْ خَبَرِ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَانَ وَثَبَتَ أَنَّ عَدَدَ التَّكْبِيْرِ فِيْ أَرْبَعِ رَكَعَاتِ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً لَا أَكْثَرَ مِنْهَا.

تکبیر کے بعد ہے تو اس سے ثابت ہو گیا کہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے وقت تکبیر کہنے سے ان کی مراد سجدے کے لیے جھکتے وقت تکبیر کہنا ہے۔ اسی طرح جناب ابوسلمہ کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت میں ہے، فرمایا: اور جب رکوع کرتے، اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد جب سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو ''اللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے۔'' اس روایت نے بھی یہ بیان کر دیا ہے کہ آپ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے۔ اور اگر ہم نمازی کے لیے ہر جھکنے اور اٹھتے وقت تکبیر کہنا جائز قرار دے دیں تو نمازی کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہے اور پھر سجدے کو جاتے ہوئے بھی تکبیر کہے۔ اس طرح چار رکعات میں کل چھبیس تکبیریں ہوں گی نہ کہ بائیس تکبیریں حالانکہ عکرمہ کی حضرت ابن عباس سے روایت میں یہ بات بالکل واضح اور ثابت ہے کہ چار رکعات میں کل بائیس تکبیریں ہیں، اس سے زائد نہیں ہیں۔''

٥٨٢- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ، حَدَّثَنَا بِخَبَرِ عِكْرَمَةَ نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّيْتُ

''جناب عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت

(٥٨١) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب يكبر وينهض من السجدتين: ٧٨٦،٨٢٦- صحيح مسلم: ٣٩٣- سنن نسائي: ١٠٧٤- سنن ابي داود: ٨٣٥.

(٥٨٢) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب التكبير اذا قام من السجود: ٧٨٧،٧٨٨- الفتح الرباني: ٢٤٦/٣.

الـظُّهْـرَ بِالْبَطْحَاءِ خَلْفَ شَيْخٍ أَحْمَقٍ فَكَبَّرَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً ، إِذَا سَجَدَ ، وَإِذَا رَكَـعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تِـلْكَ سُـنَّةُ أَبِـى الْـقَاسِمِ ﷺ . هَـذَا لَفْظُ حَدِيْـثِ أَبِـىْ مُـوْسٰى . وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: تِـلْكَ سُـنَّةُ أَبِـى الْـقَاسِمِ ـ أَوْ صَلَاةُ أَبِى الْـقَـاسِـمِ صَـلَّـى اللّٰـهُ عَلَيْـهِ وَسَلَّمَ شَكَّ سَعِيْدٌ . وَقَالَ نَصْرٌ: تِلْكَ صَلَاةُ أَبِى الْقَاسِمِ وَلَـمْ يَشُكَّ . أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَـا بُـنْـدَارٌ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنِى أَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے ظہر کی نماز (وادی) بطحاء میں ایک کم عقل بوڑھے کے پیچھے پڑھی ہے تو اس نے بائیس تکبیریں کہی ہیں۔ جب اس نے سجدہ کیا، اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا (تو اس نے تکبیر کہی) تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔ ''ابن خشرم نے اپنی روایت میں اس طرح بیان کیا: ''یہ تو ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے یا ابوالقاسم ﷺ کی نماز ہے۔'' جناب سعید نے شک کے ساتھ یہ الفاظ بیان کیے ہیں۔جبکہ جناب نصر نے بغیر شک کے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ: ''یہ تو ابوالقاسم ﷺ کی نماز ہے۔''

فوائد:......ان احادیث میں رکوع سے اٹھتے وقت کے سوا (نماز کے ہر رکن میں) اٹھتے اور جھکتے وقت تکبیر کہنے کا ثبوت ہے۔ البتہ رکوع سے اٹھتے وقت ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہنا مشروع ہے اس مسئلہ پر موجودہ اور گذشتہ دور سے اجماع ثابت ہے۔ البتہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ اس دور میں بعض لوگ تکبیر تحریمہ ہی کو مشروع خیال کرتے تھے اور کچھ لوگ اس سے کچھ تکبیروں میں اضافہ درست مانتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کی سنت کا علم نہیں تھا۔ اسی لیے تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ تمہاری نسبت میری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز کے زیادہ مشابہ ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے موافق عمل قرار پا چکا ہے۔ چنانچہ ہر دو رکعت نماز میں تکبیرات کی تعداد گیارہ ہے۔ اور یہ تعداد اس طرح ہے تکبیر تحریمہ اور ہر رکعت میں پانچ تکبیرات (یوں دو رکعت نماز میں گیارہ تکبیرات بنتی ہیں) تین رکعات نماز کی تکبیرات سترہ ہیں۔ (یعنی تکبیر تحریمہ، تشہد سے اٹھتے وقت کی تکبیر اور ہر رکعت کی پانچ تکبیرات اور چار رکعت نماز کی تکبیرات کی تعداد بائیس بنتی ہے۔ پانچ فرض نمازوں کی تکبیرات ۹۴ چورانوے ہیں، نیز تکبیر تحریمہ واجب ہے اور باقی تکبیرات مسنون ہیں۔ بالفرض تکبیر تحریمہ کے سوا کوئی تکبیر ترک کی جائے تو نمازی کی نماز درست ہوگی۔ لیکن اس سے فضیلت اور سنت کی موافقت چھوٹ جائے گی۔ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے سوا تمام علماء کا یہی موقف ہے۔ البتہ احمد بن حنبل کا موقف ہے کہ تمام تکبیرات واجب ہیں۔ جمہور علماء کی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ نے دیہاتی شخص کو نماز سکھائی اور اسے نماز کے تمام واجبات کی تعلیم دی تھا اور ان واجبات میں تکبیر تحریمہ بھی شامل ہے، تکبیر تحریمہ کے سوا آپ نے کسی اور تکبیر کا ذکر نہیں کیا ہے اور یہ بیان کا وقت تھا اور اس سے تاخیر روا نہیں تھی۔ (شرح النووی: ٤/ ٩٦ـ ٩٧)

١٤٥ ...... بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْمُصَلِّي الرُّكُوْعَ وَبَعْدَ رَفْعِ رَأْسِهِ مِنَ الرُّكُوْعِ

نمازی کے رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کا بیان

٥٨٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ ، نَا سُفْيَانُ قَالَ ، سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ سَالِمًا يُخْبِرُ عَنْ أَبِيْهِ ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُمَيْدِيُّ وَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَلِيُّ بْنُ الْأَزْهَرِ وَغَيْرُهُمْ ، قَالُوْا ، نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ ، وَبَعْدَمَا يَرْفَعُ مِنَ الرُّكُوْعِ . وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ . هَذَا لَفْظُ ابْنِ رَافِعٍ سَمِعْتُ الْمَخْزُوْمِيَّ يَقُوْلُ: أَيُّ إِسْنَادٍ أَصَحُّ مِنْ هٰذَا . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَحْكِيْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ، قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا الْإِسْنَادُ مِثْلَ هٰذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ .

''حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے والد محترم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز شروع کرتے وقت اور جب آپ رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور آپ دو سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔'' یہ ابن رافع کی روایت کے الفاظ ہیں۔ میں نے مخزومی کو فرماتے ہوئے سنا: اس سند سے زیادہ صحیح اور کونسی سند ہوسکتی ہے۔ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں : یہ سند اس ستون کی طرح (مضبوط و پائیدار) ہے۔

٥٨٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِى ابْنُ أَبِى الزِّنَادِ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِى الزِّنَادِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِى رَافِعٍ..........

---

(٥٨٣) صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب رفع اليدين اذا كبر واذا ركع واذا رفع ٧٣٦۔ صحيح مسلم: ٣٩٠۔ سنن الترمذی: ٢٥٥۔ سنن نسائی: ٨٧٦۔ سنن ابی داود: ٧٢١۔ سنن ابن ماجه: ٨٥٨.

(٥٨٤) اسناده حسن صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب من ذكر انه يرفع يديه اذا قام من الثنتين: ٧٤٤۔ سنن ابن ماجه: ٨٦٤۔ والترمذی: ٣٤٢٣۔ وأحمد: ٩٣/١.

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ ، وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ ، وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ .

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے برابر اٹھاتے ۔آپ اپنی قراءت مکمل ہونے کے بعد اور رکوع کا ارادہ کرتے وقت بھی اسی طرح رفع الیدین کرتے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی اسی طرح رفع الیدین کرتے اور آپ اپنی نماز میں بیٹھنے کی حالت میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔اور جب دو رکعت (کے تشہد) کے بعد کھڑے ہوتے تو اسی طرح رفع الیدین کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔''

۱۴۶ ......بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ إِرَادَةِ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کو جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کا حکم دیا ہے۔

۵۸۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، أَنَا خَالِدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ۔ عَنْ خَالِدٍ ۔ وَهُوَ الْحَذَّاءُ ۔............

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ هٰكَذَا .

''حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب نماز پڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ بلند فرماتے ، اور جب رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ، اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے ، اور انہوں نے بیان فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔''

۵۸۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ۔

---

(۵۸۵) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین اذا کبر واذا رکع واذا رفع: ۷۳۷۔ صحیح مسلم: ۳۹۱۔ وابن حبان: ۱۸۷۳۔ والبیهقی: ۷۱/۲.

وَهُوَ الثَّقَفِيُّ - حَدَّثَنِيْ أَيُّوْبُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، ....

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلِيْنَا وَاشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّا تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: ارْجِعُوْا إِلٰى أَهْلِيْكُمْ فَأَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ، - وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا وَأَشْيَاءَ لَا أَحْفَظُهَا - وَصَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّيْ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ وَالشَّبَبَةَ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهُ أَنْ يُصَلُّوْا كَمَا رَأَوُا النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ. وَقَدْ أَعْلَمَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ، وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، فَفِيْ هٰذَا مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ أَمَرَ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ، إِذَا أَرَادَ الْمُصَلِّي الرُّكُوْعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ. وَكُلُّ لَفْظَةٍ رُوِيَتْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

”حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ ہم تقریباً ایک ہی عمر کے نوجوان تھے، ہم نے آپ کے پاس بیس راتیں قیام کیا اور آپ نہایت رحمدل اور مہربان تھے، پھر جب آپ نے سمجھا کہ ہم اپنے گھر والوں کے پاس جانا چاہتے ہیں اور ان کی ملاقات کے مشتاق ہیں تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ ہم اپنے پیچھے کن کن عزیزوں کو چھوڑ کر آئے ہیں تو ہم نے آپ کو (ان کے متعلق) بتایا۔ لہٰذا آپ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلے جاؤ، ان کے ساتھ رہو، انہیں دین کی باتیں سکھاؤ اور (ان پر عمل کرنے کا) انہیں حکم دو۔ (حضرت ابوقلابہ کہتے ہیں: حضرت مالک نے) کئی چیزیں ذکر کیں جو مجھے یاد ہیں اور کئی یاد نہیں رہیں۔ (اور آپ نے یہ بھی فرمایا): ”اور تم نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔“ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان کہے اور تم میں سے بڑا شخص تمہاری امامت کروائے۔“ یہ بندار کی حدیث کے الفاظ ہیں: امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بلا شبہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت مالک اور ان کے ساتھی نوجوانوں کو حکم دیا تھا کہ وہ نماز اسی طرح پڑھیں جیسا انہوں نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ اور حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز میں تکبیر کہتے، اور جب رکوع کو جاتے اور جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ

(٥٨٦) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب الاذان للمسافرين اذا كانوا جماعة والاقامة: ٦٣١، ٦٦٦ - صحيح مسلم: ٦٧٤ - سنن النسائي: ٦٣٥ - مسند احمد: ٣/٤٣٦ - سنن الدارمي: ١٢٥٣.

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَـرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ فَهُوَ مِـنَ الْـجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَوَقَّعَ اسْمَ الْفَاعِلِ عَلَى مَنْ أَرَادَ الْفِعْلَ قَبْلَ أَنْ يَـفْعَلَهُ كَقَوْلِ اللّٰهِ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ الاٰيَةَ ، فَإِنَّـمَـا أَمَـرَ الـلّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِغَسْلِ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ إِذَا أَرَادَ أَن يَّقُوْمَ الْمَرْؤُ إِلَى الـصَّلَاةِ لَا بَعْدَ الْقِيَامِ إِلَيْهَا ، فَمَعْنٰى قَوْلِهٖ: إِذَا قُـمْتُـمْ إِلَى الصَّلَاةِ أَيْ إِذَا أَرَدْتُّمُ الْقِيَامَ إِلَيْهَـا ، فَكَذٰلِكَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ: يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَـعَ ، أَيْ إِذَا أَرَادَ الـرُّكُـوْعَ . كَخَبَرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَ ابْنِ عُمَرَ الَّذَيْنِ ذَكَرَاهُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّـرْكَـعَ . خَـرَّجْـنَـا هٰذِهِ الْأَخْبَـارَ بِتَـمَـامِهَـا فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ﴾ إِنَّـمَـا أَمَرَ بِالسَّلَامِ إِذَا أَرَادَ الدُّخُوْلَ لَا بَعْدَ دُخُـوْلِ الْبَيْتِ ، هٰذِهٖ لَفْظَةٌ إِذَا جُمِّعَتْ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ طَالَ الْكِتَابُ بِتَقْصِيْهَا .

اٹھاتے تھے۔ لہٰذا اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھانے (رفع الیدین کرنے) کا حکم دیا ہے، جب نمازی رکوع کو جائے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھائے۔اس مسئلے کے متعلق مروی وہ تمام الفاظ کہ نبی اکرم ﷺ رکوع کرتے وقت رفع الیدین کرتے تھے تو وہ اسی قبیل سے ہیں جو میں نے بیان کی ہے کہ عرب لوگ کبھی کبھار اسم فاعل کا اطلاق کسی کام کا ارادہ کرنے والے شخص پر بھی کرتے ہیں، اس کے وہ کام کرنے سے پہلے ہی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ ''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتو اپنے چہرے دھولو۔'' تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ آدمی جب نماز کے لیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرے تو اعضائے وضو دھولے یہ مطلب نہیں ہے کہ نماز میں کھڑے ہونے کے بعد اعضائے وضو دھولے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو'' کا معنی یہ ہے کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو۔ ''اسی طرح حدیث کے یہ الفاظ جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کرتے'' تو اس کا معنی یہ ہے کہ جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو رفع الیدین کرتے'' جیسا کہ حضرت علی بن طالب اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی احادیث میں مذکور ہوا ہے کہ جب آپ رکوع کا ارادہ کرتے (تو رفع الیدین کرتے تھے) ہم نے یہ تمام روایات کتاب الکبیر میں بیان کی ہیں۔اسی طرح اس فرمان میں ﴿فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ﴾ (سورہ نور: ٦١) ''اور جب تم گھروں میں داخل ہوتو اپنے لوگوں کو سلام کہو۔'' گھروں میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ گھروں میں داخل ہونے کے بعد۔اس مسئلے کے متعلق کتاب وسنت سے مثالیں جمع کی جائیں تو کتاب بہت طویل ہو جائے گی۔

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی رفع الیدین کرنا ثابت شدہ فعل ہے۔ اس مسئلہ کی وضاحت حدیث ۴۵٦ کے تحت بیان ہوئی ہے، نیز رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع

الیدین کے نسخ کے تمام دعوے باطل ہیں۔

۱۴۷ ...... بَابُ الْإِعْتِدَالِ فِي الرُّكُوْعِ وَالتَّجَافِي وَ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

رکوع میں اعتدال، ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھنے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کا بیان

٥٨٧ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ ، نَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ ـ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ نَسَبَهُ إِلَى جَدِّهِ ـ ....

عَنْ أَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ . وَقَالَ: ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَرَكَعَ ، ثُمَّ اعْتَدَلَ وَلَمْ يَصُبَّ رَأْسَهُ وَلَمْ يَقْنَعْ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلٰى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ، ثُمَّ هَوٰى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ تَجَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ، ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلَّ عَظْمٍ إِلٰى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ، ثُمَّ هَوٰى سَاجِدًا ، ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهِ ، ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ، حَتّٰى إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ،

’’ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو بالکل سیدھے کھڑے ہوجاتے (پھر حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا) اور کہا: پھر آپ اللہ اکبر کہتے اور رکوع کرتے پھر میانہ روی رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ جھکاتے اور نہ اٹھاتے (بلکہ بالکل برابر رکھتے) اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے۔ پھر آپ سمع الله لمن حمده کہتے اور بالکل کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ ہڈی اپنی جگہ پر سیدھی ہو جاتی ۔ پھر سجدے کے لیے زمین کی طرف جھکتے پھر فرماتے اللہ اکبر، پھر آپ اپنے دونوں بازو اپنی بغلوں سے الگ کرتے اور اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کو موڑ لیتے۔ پھر اپنے دائیں پاؤں کو موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے۔ پھر اعتدال کے ساتھ بیٹھ جاتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر سیدھی ہو جاتی، پھر آپ سجدے کے لیے جھکتے پھر فرماتے : اللہ اکبر۔ پھر اپنے دونوں کہنیاں اپنی بغلوں سے علیحدہ کرتے اور اپنے پاؤں کی انگلیاں کھول کر رکھتے۔ پھر اپنے پاؤں کو موڑ کر بیٹھ جاتے اور اعتدال کے ساتھ بیٹھ جاتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ جاتی ۔ پھر اٹھتے پھر آپ دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے ۔ حتیٰ کہ جب دو

(٥٨٧) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب سنة الجلوس في التشهد : ٨٢٨ـ سنن الترمذي : ٣٠٤ـ سنن ابي داود : ٧٣٠ـ سنن ابن ماجه : ١٠٦١ـ وابن حبان : ١٨٦٢،١٨٦٤ـ سنن الدارمي : ١٣٥٦.

ثُـمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ، وَحَتّٰى إِذَا كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِىْ تَنْقَضِيْ فِيْهَا الصَّلَاةُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلَى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، أَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ ، وَهٰكَذَا قَالَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ .

رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے یہاں تک کہ ان کو اپنے کندھوں کے برابر کرتے جیسا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت کیا تھا، پھر آپ نے اسی طرح کیا حتیٰ کہ جب وہ رکعت آ گئی جس میں نماز مکمل ہو جاتی ہے۔ تو آپ نے اپنے بائیں پاؤں کو پیچھے کیا اور تورک کرتے ہوئے اپنے پہلو پر بیٹھ گئے، پھر (تشہد کے بعد) سلام پھیرا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن عطاء وہ محمد بن عمرو بن عطاء ہیں۔

٥٨٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِيُّ ، قَالُوْا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ..........

حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدِ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ ، قَالَ: إِنِّىْ لَأَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرُوْا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ ، وَقَالُوْا فِى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ: صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّى النَّبِيُّ .

'' جناب محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کو دس صحابہ کرام کی موجودگی میں فرماتے ہوئے سنا، ان میں ایک حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جاننے والا ہوں پھر (امام صاحب کے) اساتذہ نے پوری حدیث بیان کی اور حدیث کے آخر میں یہ الفاظ روایت کیے: (دس صحابہ کرام نے کہا) آپ نے سچ فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔''

٥٨٩ـ اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ، نَا اَبُوْبَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا اَبُوْ دَاوُدَ، نَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِىْ..........

الْعَبَّاسُ اجْتَمَعَ نَاسٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْهِمْ سَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ وَاَبُوْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيُّ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ ذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: اَبُوْ حُمَيْدٍ: دَعُوْنِىْ اُحَدِّثُكُمْ وَاَنَا اَعْلَمُكُمْ بِهٰذَا . قَالُوْا:

جناب عباس بن سہل الساعدی بیان کرتے ہیں کہ انصار کے کچھ افراد جمع ہوئے، ان میں حضرت سہل بن سعد الساعدی، ابوحمید الساعدی اور ابو اسید الساعدی بھی تھے، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا، تو حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اجازت دو میں تمہیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

(٥٨٨) سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة: ٧٣٠ـ سنن الترمذى: ٣٠٤ـ سنن الدارمى: ١٣٠٧.

فَحَدِّثْ: قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ دَخَلَ الصَّلَاةَ وَكَبَّرَ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَالْقَابِضِ عَلَيْهَا، فَلَمْ يَصُبَّ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاسْتَوَى قَائِمًا حَتّٰى عَادَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ اِلٰى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ بُنْدَارٌ بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ. وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهِ: فَقَالَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ: هٰكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ، نَا اَبُوبَكْرٍ، قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى، يَقُوْلُ: مَنْ سَمِعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ يَعْنِي اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَصَلَاتُهُ نَاقِصَةٌ.

نماز) بیان کرتا ہوں اور میں تم سے اسے زیادہ جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا: (اگر ایسی بات ہے تو) بیان کرو۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بہترین وضو کرتے ہوئے دیکھا پھر آپ نماز میں داخل ہوئے اور تکبیر کہی تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر بلند کیے، پھر آپ نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر ایسے رکھے جیسے آپ ان کو پکڑے ہوئے ہوں۔ (رکوع میں) اپنے سر کو نہ اٹھایا اور نہ بہت جھکایا (بلکہ درمیانی حالت میں کمر کے برابر رکھا) اور اپنے بازؤں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھا، پھر (رکوع سے) اپنا سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہوگئے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ میں لوٹ گئی۔ پھر جناب بندار نے باقی حدیث بیان کی اور حدیث کے آخر میں یہ الفاظ بیان کیے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی نماز اسی طرح ہوتی تھی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے جناب محمد بن یحییٰ کو سنا وہ فرما رہے تھے: جس شخص نے یہ حدیث سننے کے بعد رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین نہ کیا تو اس کی نماز ناقص ہے۔

فوائد :......۱۔ صحت رکوع کے لیے رکوع میں اعتدال شرط ہے اور اس کا مشروع طریقہ یہ ہے کہ رکوع میں پشت بالکل برابر ہو۔ سر نہ جسم سے بلند ہو، نہ جھکا ہوا ہو اور بازو گھٹنے پر مضبوطی سے جمے ہوں کہ بازوؤں میں کوئی خم نہیں ہونا چاہیے۔

۲۔ ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں حالت رکوع میں رکوع کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے۔

۳۔ اور رکوع میں اپنے پہلوؤں سے اپنے بازوؤں کو دور رکھنا بھی مستحب فعل ہے۔

(المغنی مع الشرح البکیر: ۱/ ۵۷۷)

---

(۵۸۹) اسناده صحيح، سنن ابی داود: كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة: ۷۳٤۔ سنن الترمذی: ۲٦۰۔ سنن الدارمی: ۱۳۰۷.

١٤٨ ......بَابُ الْأَمْرِ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ إِذَا لَمْ يَطْمَئِنَّ الْمُصَلِّيْ فِي الرُّكُوْعِ أَوْ لَمْ يَعْتَدِلْ فِي الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ

جب نمازی رکوع میں اطمینان وسکون اختیار نہ کرے یا رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قیام میں اعتدال نہ کرے تو اسے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم ہے

٥٩٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ ۔ وَهٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ ۔ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ أَبِي سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ فَرَدَّ عَلَيْهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ، حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَـلَاثَ مِرَارٍ ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَعْلَمُ غَيْرَ هٰذَا . قَالَ: فَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا . قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: عَنْ سَعِيْدٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَخْبَارُ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ، خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی، (پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور) آپ کو سلام کیا، آپ نے اسے سلام کا جواب دیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: واپس جا کر نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' حتی کہ اس نے تین بار اسی طرح نماز پڑھی (اور آپ نے اسے واپس جا کر دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا) بالآخر اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے! میں اس کے علاوہ (نماز کا طریقہ) نہیں جانتا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں: آپ نے (اسے نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے) فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو، پھر قرآن مجید سے تمہیں جو یاد ہو۔ اس کی تلاوت کرو، پھر رکوع کرو تو پورے اطمینان کے ساتھ رکوع کرو، پھر رکوع سے سر اٹھاؤ تو بالکل سیدھے کھڑے ہو جائے، پھر سجدہ کرو تو مکمل اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو، پھر (سجدے سے سر اٹھاؤ تو) بالکل سیدھے بیٹھ جاؤ، اپنی پوری نماز میں اسی

(٥٩٠) صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب وجوب القراءة للامام والمأموم فى الصلوات كلها: ٧٨٧۔ صحيح مسلم: ٣٩٧۔ سنن ترمذى: ٣٠٣۔ سنن نسائى: ٨٨٤۔ سنن ابى داود: ٨٥٦۔ سنن ابن ماجه: ١٠٦٠.

قَـالَ أَبُـوْ بَـكْرٍ: لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِّمَّا رَوٰى هٰذَا الْـخَبَـرَ عَـنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدٍ عَـنْ أَبِيْهِ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، إِنَّمَا قَالُوْا: عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ .

طرح (مکمل اطمینان اورسکون اختیار) کرو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ،میں نے یحییٰ بن خلاد کی رفاعہ بن رافع سے روایات کو کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے روایت کرنے والے راویوں میں سے یحییٰ بن سعید کے سوا کسی راوی نے اسے عبیـد اللہ بـن عـمـر عن سعید عن ابیہ سے بیان نہیں کیا بلکہ وہ سب اسے حضرت سعید کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔

۱۴۹ ......بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ صَلَاةَ مَنْ لَّا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ غَيْرُ مُجْزِئَةٍ ، لَّا أَنَّهَا نَاقِصَةٌ مُجْزِئَةٌ كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ مَنْ يَّدَّعِي الْعِلْمَ

اس بات کا بیان کہ جوشخص رکوع سجود میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز کافی نہیں ہوتی۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ نماز ناقص ہوتی ہے لیکن کفایت کر جاتی ہے جیسا کہ علم کے دعوے دار بعض لوگوں کا خیال ہے

۵۹۱۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا مُعَاوِيَةُ ، نَا الْأَعْمَشُ ، وَنـاهَـا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، أَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ............

عَـنْ أَبِـي مَسْـعُـوْدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُجْزِئُ صَلَاةُ مَنْ لَّا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

''حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص رکوع وسجود میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز کفایت نہیں کرتی۔''

۵۹۲۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمَّارَةَ عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ............

عَـنْ أَبِـيْ مَسْـعُـوْدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ

''حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کی یا کسی آدمی کی نماز کافی نہیں ہوتی جو

(۵۹۱) اسناده صحیح، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فیمن لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود، رقم: ۲٦٥۔ سنن نسائی: ۱۰۲۷۔ ابوداؤد: ۸۵۵۔ سنن ابن ماجه: ۸۷۰۔ مسند احمد: ٤/۲۲،۱۲۳،۱۱۹،۱۲۲۔ سنن الدارمی: ۱۳۲۷.

(۵۹۲) سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود، رقم: ۲٦٥۔ سنن نسائی: ۱۰۲۷۔ ابوداود: ۸۵۵۔ سنن ابن ماجة: ۸۷۰۔ مسند احمد: ٤/۲۲۔ سنن الدارمی: ۱۳۲۷.

لِأَحَدٍ - أَوْ لِرَجُلٍ - لا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِيْ رُكُوْعٍ وَلَا فِيْ سُجُوْدٍ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، نَا مُحَمَّدٌ -يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ- عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ، سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ، قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: مِثْلَهُ. وَقَالَ: فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

رکوع اور سجود میں اپنی کمر برابر سیدھی نہیں کرتا۔'' امام صاحب اپنے استاد جناب بشر بن خالد عسکری کی سند سے مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں۔ ''رکوع اور سجود میں (اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا۔)''

۵۹۳- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو ، حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ............

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ - وَكَانَ أَحَدَ الْوَفْدِ - قَالَ: صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَحَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنَيْهِ إِلٰى رَجُلٍ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ، فَلَمَّا قَضٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ إِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ. هٰذَا حَدِيْثُ أَحْمَدَ بْنِ الْمِقْدَامِ.

'' جناب عبدالرحمان بن علی بن شیبان اپنے والد محترم حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ، اور وہ (نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے) وفد کے ایک رکن تھے۔ وہ فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی تو آپ نے کن انکھیوں سے ایک آدمی کو دیکھا جو رکوع وسجود میں اپنی کمر کو سیدھا نہیں کر رہا تھا، پھر جب اللہ کے نبی ﷺ نے نماز مکمل فرمالی تو ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! بے شک اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجدے میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا۔'' یہ احمد بن المقدم کی حدیث ہے۔

فوائد:......۱۔ (یہ احادیث دلیل ہیں کہ) رکوع میں اطمینان واجب ہے اور رکوع میں طمانیت سے مقصود یہ ہے کہ رکوع کرنے والا رکوع میں کچھ دیر ٹھہراؤ پیدا کرے۔ شافعی رحمہ اللہ کا یہی موقف ہے لیکن ابوحنیفہ رحمہ اللہ رکوع میں طمانیت کے وجوب کے قائل نہیں ہیں۔ (المغنی مع الشرح الکبیر: ۱ ۵۷۷)

۲۔ رکوع سے اٹھتے وقت اعتدال اور دو رکعتوں کے درمیان بیٹھنے میں اعتدال واجب ہے۔ نیز رکوع وسجود اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں طمانیت واجب ہے۔ شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ لیکن ابوحنیفہ اور ایک

(۵۹۳) اسناده صحیح، سنن ابن ماجة، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب الرکوع فی الصلاة: ۸۷۱۔ مسند احمد: ۴/۲۳۔ والبیهقی فی الکبریٰ: ۳/۱۰۵۔ ابن حبان: ۱۸۹۱.

قلیل گروہ اس وجوب کا قائل نہیں ہے اور یہ (مذکورہ احادیث) ابوحنیفہ کے موقف کے خلاف حجت ہیں اور ابوحنیفہ سے (ان احادیث کا) کوئی موزوں اور صحیح جواب بن نہیں پڑا۔ (شرح النووی: ٤/ ١٠٧)

١٥٠ ...... بَابُ تَفْرِيْجِ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ وَضْعِهِمَا عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے وقت ہاتھوں کی انگلیاں کھولنے کا بیان

٥٩٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ ، حَدَّثَنِي أَبُوْالْحَسَنِ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ -يُعْرَفُ بِابْنِ الْخَازِنِ- ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ..........

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ فَرَّجَ أَصَابِعَهُ .

''جناب علقمہ بن وائل اپنے والد حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو اپنی انگلیوں کو کھول کر رکھتے تھے۔''

١٥١ ......بَابُ ذِكْرِ نَسْخِ التَّطْبِيْقِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں تطبیق (دونوں ہاتھ جوڑ کر گھٹنوں کے درمیان رکھنا) کے منسوخ ہونے کا بیان

وَالْبَيَانِ عَلَى أَنَّ وَضْعَ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ نَاسِخٌ لِلتَّطْبِيْقِ ، إِذِ التَّطْبِيْقُ كَانَ مُقَدَّمًا وَوَضْعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ مُؤَخَّرًا بَعْدَهُ ، فَالْمُقَدَّمُ مَنْسُوْخٌ وَالْمُؤَخَّرُ نَاسِخٌ .

اور اس بات کا بیان کہ دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھنا تطبیق کے لیے ناسخ ہے۔ کیونکہ تطبیق کا عمل پہلے تھا اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کا عمل اس کے بعد ہے لہٰذا مقدم عمل منسوخ ہے اور موخر عمل ناسخ ہے۔

٥٩٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَّانَ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْأَزْدِيُّ: ۔ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: هُوَ ابْنُ إِدْرِيْسَ بْنِ يَزِيْدَ الْأَزْدِيُّ نِسْبَةً إِلٰى جَدِّهِ ۔ قَالَ ، نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَلْقَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ، قَالَ: فَكَبَّرَ وَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سکھائی تو اللہ اکبر کہا۔ اور جب رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا تو اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر اپنے گھٹنوں کے

---

(٥٩٤) اسناده صحيح، مستدرك حاكم: ٢٢٧/١۔ احمد: ١٢٠/٤۔ وابن حبان: ١٨٨٨۔ الصحيحة: ٢٥٣٦.

(٥٩٥) سنن النسائي، كتاب التطبيق، باب التطبيق، رقم: ١٠٣١۔ اس روایت کی اصل صحيح مسلم، كتاب المساجد: ٥٣٥ وبخاری ٧٩٠۔ مسند احمد: ٤١٨/١۔ وابوداؤد: ٧٤٧.

فَـرَكَـعَ ، فَبَـلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا ، فَقَالَ صَدَقَ أَخِـىْ كُـنَّـا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ أُمِرْنَا بِهٰذَا ـ يَعْنِى الْإِمْسَاكَ بِالرُّكَبِ۔

درمیان رکھے، پھر رکوع کیا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی نے سچ کہا ہے، ہم اسی طرح کیا کرتے تھے پھر ہمیں اس کا حکم دے دیا گیا یعنی (دونوں ہاتھوں کے ساتھ) گھٹنوں کو پکڑنے کا۔''

۱۵۲ ......بَابُ ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ التَّطْبِيْقَ غَيْرُ جَائِزٍ بَعْدَ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کے حکم کے بعد تطبیق جائز نہیں ہے

وَأَنَّ التَّـطْبِيْـقَ مُـنْهٰـى عَنْهُ لَا أَنَّ هٰذَا مِنْ فِعْلِ الْمُبَاحِ فَيَجُوْزُ التَّطْبِيْقُ وَوَضْعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ جَـمِيْـعًـا كَـمَا ذَكَرْنَا أَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْقِرَاءَ ةِ فِى الصَّلَوَاتِ وَاخْتِلَافِهِمْ فِى السُّـوَرِ الَّتِـىْ كَـانَ يَـقْـرَأُ فِيْهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصَّلَاةِ وَكَاخْتِلَافِهِمْ فِى عَدَدِ غَسْلِ النَّبِيِّ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْضَاءَ الْوُضُوْءِ ، وَكُلُّ ذٰلِكَ مُبَاحٌ ، فَأَمَّا التَّطْبِيْقُ فِى الرُّكُوْعِ فَمَنْسُوْخٌ مُنْهٰى عَنْهُ ، وَالسُّنَّةُ وَضْعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ .

اور بلاشبہ تطبیق کا عمل ممنوع ہے۔ یہ جائز نہیں ہے کہ تطبیق اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا دونوں عمل ہی درست ہوں جیسا کہ ہم نے نمازوں میں نبی اکرم ﷺ کی قراءت کے متعلق (مختلف) احادیث بیان کی ہیں۔ اور ان سورتوں کے بارے میں صحابہ کرام کا اختلاف ذکر کیا ہے جو نبی کریم ﷺ نماز میں پڑھا کرتے تھے۔ یا جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے اعضائے وضو کو دھونے کی تعداد کے بارے میں صحابہ کرام کا اختلاف ذکر کیا ہے۔ یہ سب طریقے جائز ہیں جبکہ رکوع میں تطبیق کا عمل منسوخ اور منع ہو چکا ہے۔ اور سنت طریقہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا ہے۔

٥٩٦ ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ أَبِىْ خَالِدٍ ـ وَهُوَ إِسْـمَـاعِيْلُ ـ ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا وَكِيْعٌ وَ أَبُوْ أُسَامَةَ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِىْ خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ..........

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنْتُ إِذَا رَكَعْتُ وَضَـعْـتُ يَدِىْ بَيْنَ رُكْبَتَىَّ فَرَاٰنِىْ أَبِىْ سَعْدٌ فَنَهَانِىْ وَقَالَ: إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ ثُمَّ نُهِيْنَا ثُمَّ أُمِرْنَا

''جناب مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں جب رکوع کرتا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لیتا۔ میرے والد محترم حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے (ایسے کرتے

(٥٩٦) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب وضع الأكف على الركب في الركوع: ٧٩٠ـ صحيح مسلم: ٥٣٥ـ سنن نسائي: ١٠٣٢ـ سنن ابى داود: ٨٦٧٤ـ مسند احمد: ١١٩/٤، ١٢٠، ٣١٦ـ سنن الدارمي: ١٣٠٣.

أَنْ نَرْفَعَهُمَا إِلَى الرُّكَبِ .

ہوئے) دیکھا تو مجھے منع کیا اور فرمایا: بے شک ہم اسی طرح کیا کرتے تھے پھر ہمیں منع کر دیا گیا، پھر ہمیں حکم دے دیا گیا کہ ہم انہیں اپنے گھٹنوں کی طرف اٹھایا کریں (یعنی گھٹنوں پر رکھا کریں)''

٥٩٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَّامٍ الْيَشْكَرِيُّ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ ـ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمِّهِ............

رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ ، وَقَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ إِذَا أَنْتَ رَكَعْتَ فَاثْبُتْ يَدَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِنْكَ .

'' حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا تو اس نے نماز پڑھی، پھر مکمل حدیث بیان کی۔ کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر جب تم رکوع کروتو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جما کر رکھو حتی کہ تیری ہر ہڈی (رکوع میں) مطمئن ہو جائے۔''

فوائد :......شافعیہ اور جمیع علماء کا موقف ہے کہ رکوع میں دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا سنت اور رکوع میں تطبیق (ایک ہاتھ کی انگلیوں میں دوسرے ہاتھ کی انگلیاں ڈال کر دونوں ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھنا) مکروہ فعل ہے۔ البتہ ابن مسعود، علقمہ اور اسود رکوع میں تطبیق کے قائل ہیں، کیونکہ انہیں تطبیق کی ناسخ (حدیث سعد بن ابی وقاص نہیں پہنچی تھی۔ نیز جمہور علماء کا موقف راجح ہے کیونکہ حدیثِ سعد میں تطبیق کی واضح تنسیخ ہے۔(شرح النووی: ٥/ ١٤)

۱۵۳ ...... بَابُ وَضْعِ الرَّاحَةِ عَلَى الرُّكْبَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَأَصَابِعِ الْيَدَيْنِ عَلَى أَعْلَى السَّاقِ الَّذِيْ يَلِيَ الرُّكْبَتَيْنِ.

رکوع میں ہتھیلی گھٹنے پر رکھنے اور ہاتھوں کی انگلیوں کو گھٹنوں سے متصل پنڈلی کے بالائی حصے پر رکھنے کا بیان

٥٩٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ......

عَنْ سَالِمٍ الْبَرَادِ ، قَالَ: أَتَيْنَا عُقْبَةَ بْنَ عَمْرٍو أَبَا مَسْعُوْدٍ ، فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ صَلَاةِ

'' حضرت سالم البراد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابو مسعود اور عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو ہم

(٥٩٧) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه فی الركوع والسجود: ٨٥٧،٨٦١ـ مسند احمد: ٤/ ٣٤٠ـ من حديث علی بن يحیٰی به۔ الحاكم: ١/ ٢٤٢.

(٥٩٨) اسناده صحيح، سنن النسائی، كتاب التطبيق، باب موضع الراحتين فی الركوع: ١٠٣٦ـ وابو داؤد: ٨٦٣ـ والحاكم: ١/ ٣٤٧ـ مسند احمد: ١٦٤٥٩.

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِيْنَا فِي الْمَسْجِدِ ، وَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ كَبَّرَ ، وَوَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ ، ثُمَّ جَافٰى بِمِرْفَقَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ .

نے عرض کی: ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز (کی کیفیت) بیان فرمایئے۔تو وہ ہمارے سامنے مسجد میں کھڑے ہو گئے (اور نماز پڑھ کر دکھانے لگے) انہوں نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا، پھر جب رکوع کیا تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا اور اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھیں ۔ اور اپنی انگلیوں کو ان کے نیچے (پنڈلی کے بالائی حصے پر) رکھا ، پھر انہوں نے کہنیوں کو (پہلوؤں سے) دور کیا، پھر (آخر میں) فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۵۸۷ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۱۵۴ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِتَعْظِيْمِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں رب عزوجل کی عظمت بیان کرنے کا حکم ہے

۵۹۹۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، جَمِيْعًا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ .

'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا : رہا رکوع تو اس میں رب تعالیٰ کی عظمت بیان کرو۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۶۰۲ کے ضمن میں ملاحظہ کریں۔

۶۰۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ ، نَا مُوْسَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ إِيَّاسَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ............

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

'' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب (یہ آیت) ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾ اپنے عظمت

(۵۹۹) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب النھی عن قراءۃ القران فی الرکوع والسجود: ۴۷۹،۲۰۷۔ سنن النسائی: ۱۰۴۵۔ سنن ابی داود: ۸۷۶۔ مسند احمد: ۲۱۹/۱، ۲۴۸۔ سنن الدارمی: ۱۳۲۵.

(۶۰۰) اسنادہ ضعیف: سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ، رقم: ۸۶۹۔ سنن ابن ماجۃ: ۸۸۷۔ سنن الدارمی: ۱۳۰۵.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ.

والے رب کے نام کی تسبیح بیان کرو' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ تم اسے اپنے رکوع میں پڑھا کرو۔"

٦٠١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَيُّوْبَ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: بِمِثْلِهٖ.

"امام صاحب نے اپنے استاد محترم جناب محمد بن عیسیٰ کی سند سے حضرت عقبہ بن عامر سے مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کی ہے۔"

٦٠٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَشَفَ السِّتْرَ فَرَأَى النَّاسَ قِيَامًا وَرَاءَ أَبِيْ بَكْرٍ يُصَلُّوْنَ ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ، أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ لِنَفْسِهٖ أَوْ تُرٰى لَهُ . وَإِنِّيْ نُهِيْتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ ، وَأَمَّا السُّجُوْدُ فَأَكْثِرُوْا فِيْهِ الدُّعَاءَ ، فَأَنَّهُ فَمِنْ أَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ . قَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ أَبُوْ عَاصِمٍ مَرَّةً: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ السِّتْرَ وَالنَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّوْنَ وَرَاءَ أَبِيْ بَكْرٍ . وَخَبَرُ إِسْمَاعِيْلَ وَ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَيْسَا هُوَ هٰذَا التَّمَامُ وَأَنَا اخْتَصَرْتُهُ .

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (اپنے حجرہ مبارک کا) پردہ ہٹایا تو آپ نے صحابہ کرام کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے (دین) پہنچا دیا ہے۔ بے شک نبوت کی خوشخبریوں میں سے صرف نیک خواب ہی باقی رہ گئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان اپنے لیے دیکھتا ہے یا اسے (دوسروں کے متعلق خواب) دکھائے جاتے ہیں۔ اور بلاشبہ مجھے رکوع اور سجدے کی حال میں قراءت کرنے سے منع کیا گیا ہے، لہٰذا رکوع میں رب تعالیٰ کی عظمت بیان کرو جبکہ سجدوں میں بکثرت دعا مانگو کیونکہ یہ اس لائق ہے کہ تمہاری دعائیں قبول کی جائیں۔" جناب ابوعاصم نے ایک مرتبہ یہ الفاظ بیان کیے: "نبی کریم ﷺ نے پردہ اٹھایا جبکہ صحابہ کرام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے۔" اسماعیل اور ابن عیینہ کی حدیث صرف انہی الفاظ

---

(٦٠١) اسناده سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده، رقم: ٨٧٠۔ سنن ابن ماجة: ٨٨٧۔ سنن الدارمی: ١٣٠٥.

(٦٠٢) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب النهی عن قراءة القرآن فی الرکوع والسجود: ٤٧٩۔ سنن النسائی: ١٠٤٥۔ سنن ابی داود: ٨٧٦۔ مسند احمد: ٢١٩/١۔ سنن الدارمی: ١٣٢٥.

پر مکمل نہیں ہوتی، میں نے اسے مختصر بیان کیا ہے۔

١٥٥ ...... بَابُ التَّسْبِيحِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں تسبیح کرنے کا بیان

٦٠٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكَرِيُّ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، أَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ............ عَنْ صَلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَكَانَ رُكُوْعُهُ مِثْلَ قِيَامِهِ ، فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ . قَالَ سَلْمٌ: عَنِ الْأَعْمَشِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى وَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيٰى وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَ ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا نَحْوَهُ .

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ کا رکوع آپ کے قیام کی طرح (طویل) تھا آپ اپنے رکوع میں یہ تسبیح پڑھتے تھے: ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ'' ''میرا عظمت والا رب پاک ہے۔'' جناب سلم نے اعمش سے ''عن'' کے ساتھ روایت بیان کی ہے۔ امام صاحب اپنے استاد گرامی جناب ابوموسیٰ اور یعقوب بن ابراہیم کی سند سے اعمش کی روایت بیان کرتے ہیں کہ: ''میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ اپنے رکوع میں ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ'' پڑھتے تھے۔''

٦٠٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے رکوع میں تین بار ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ'' پڑھتے

(٦٠٣) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب تطویل القراءة فی صلاة اللیل: ٧٧٢۔ سنن ترمذی: ٢٦٣۔ سنن النسائی: ١٠٤٦۔ سنن ابی داود: ٨٧١۔ سنن ابن ماجة: ٨٨٨۔ مسند احمد: ٥/٣٨٤.

(٦٠٤) اسناده صحیح، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود: ٢٦٢۔ سنن ابن ماجة: ٨٨٨.

تھے۔“

أَبَّـان وَ سَـلْـمُ بْـنُ جُنَادَةَ ، قَالُوْا ، حَدَّثَنَا حَـفْـصُ بْـنُ غِيَاثٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَـلَا ثاً .

فوائد:......ا۔ رکوع میں رب تعالیٰ کی عظمت بیان کرو، یعنی رکوع میں اللہ کی تسبیح، تنزیہ اور عظمت بیان کرو اور شافعی و دیگر علماء نے پسند کیا ہے کہ رکوع میں تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ“ اور سجدہ میں تین بار ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى“ کہا جائے۔ (شرح النووی: ٤/ ١٩٦)

٢۔ رکوع میں ”سُبْـحَـانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ“ کہنا مستحب فعل ہے۔ واجب نہیں، کیونکہ رکوع کی اور مسنون دعائیں بھی ثابت ہیں۔ جن کی تفصیل آئندہ احادیث میں مذکور ہے۔

١٥٦ ...... بَابُ التَّحْمِيْدِ مَعَ التَّسْبِيْحِ وَمَسْأَلَةِ اللّٰهِ الْغُفْرَانَ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں تسبیح کے ساتھ حمد وثنا بیان کرنے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش کا سوال کرنے کا بیان

٦٠٥۔ وَأَنَـا الْـفَـقِيْـهُ ، نَـا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُـوْبَـكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالَا ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ............

عَـنْ عَـائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُـجُوْدِهٖ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُـمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَأَوَّلُ الْقُرْاٰنَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ نَـا وَكِيْـعٌ عَـنْ سُـفْيَـانَ عَـنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا وَقَـالَ: مِـمَّا يُكْثِرُ أَن يَّقُوْلَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدوں میں اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ((سُبْـحَـانَكَ الـلّٰـهُـمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِـيْ)) ”اے اللہ! اے ہمارے رب تو اپنی حمد وثنا کے ساتھ پاک ومقدس ہے، اے اللہ! مجھے معاف فرما۔“ (اس طرح) آپ قرآنِ مجید کی تفسیر کرتے تھے۔ امام صاحب اپنے استاد محترم جناب سلم بن جنادہ کی سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں اور فرمایا: ”آپ بکثرت یہ دعا پڑھتے تھے:

(٦٠٥) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب التسبيح فی الدعاء السجود: ٧٧٥۔ صحيح مسلم: ٧٤٦۔ سنن النسائی: ١١١٠۔ سنن ابی داود: ٧٤٣۔ سنن ابن ماجة: ٨٧٩۔ مسند احمد: ٢٣٠٣٤.

"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ"

فوائد:......١۔ رکوع وسجود میں مذکورہ دعا کا بکثرت استعمال اولیٰ وافضل اور مستحب فعل ہے۔

٢۔ يُتَاوَّلُ الْقُرْاٰنَ کا مفہوم یہ ہے کہ نبی ﷺ کو یہ حکم صادر ہوا تھا کہ آپ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا (النصر: ٣) اپنے رب کی حمد بیان کرے اور اس سے استغفار کریں چنانچہ آپ اس حکم کی تعمیل رکوع وسجود میں مذکورہ دعا کا اہتمام کرتے تھے۔

١٥٧ ...... بَابُ التَّقْدِيْسِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کرنا

٦٠٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الصَّنْعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ـ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ أَنْبَانِيْ قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ............

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ: سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْإِخْتَلَافُ فِي الْقَوْلِ فِي الرُّكُوْعِ مِنَ الْإِخْتِلَافِ الْمُبَاحِ ، فَجَائِزٌ لِلْمُصَلِّيْ أَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ كُلَّ مَا رَوَيْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ)) (ہمارا رب) تمام عیوب سے پاک و برتر ہے، وہ مقدس و اعلیٰ ہے فرشتوں اور جبرائیل کا رب ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رکوع میں پڑھی جانے والی دعاؤں کے متعلق یہ اختلاف جائز قسم سے ہے۔ اس لیے نمازی کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے رکوع میں ہر وہ دعا پڑھ سکتا ہے جس کے بارے میں مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اسے اپنے رکوع میں پڑھتے تھے۔''

فوائد:......رکوع میں مذکورہ دعا کا وظیفہ بھی مشروع ہے لہٰذا رکوع میں اس دعا کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔

١٥٨ ......بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُصَلِّيْ إِذَا دَعَا فِي صَلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ أَنَّ صَلَاتَهُ تُفْسِدُ

اس شخص کے دعوے کے خلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ اگر نمازی نے فرض نماز میں غیر قرآنی دعا پڑھی تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی

(٦٠٦) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب ما یقال فی الرکوع والسجود: ٤٨٧۔ سنن نسائی: ١١٣٤۔ سنن ابی داود: ٨٧٢۔ مسند احمد: ٦/٩٤، ١٧٦۔

٦٠٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ أَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّازُ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِىْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِىْ رَافِعٍ ....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِىْ طَالِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ ، قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ ، أَنْتَ رَبِّىْ خَشَعَ سَمْعِىْ وَبَصَرِىْ وَمُخِّىْ وَعَظْمِىْ وَعَصْبِىْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِىَّ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ . جَمِيْعُهُمَا لَفْظًا وَاحِدًا غَيْرَ أَنَّ مُحَمَّدًا قَالَ ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، وَقَالَ: وَ عِظَامِىْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَخَبَرُ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ . وَكَذٰلِكَ خَبَرُ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ . وَفِىْ خَبَرِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِى الدُّعَاءِ مَا بَانَ وَثَبَتَ أَنَّ لِلْمُصَلِّىْ فَرِيْضَةً أَنْ يَدْعُوَ أَوْ يَجْتَهِدَ فِىْ سُجُوْدِهٖ وَإِنْ كَانَ مَا يَدْعُوْ بِهٖ لَيْسَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ، إِذِ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا خَاطَبَهُمْ بِهٰذَا الْأَمْرِ وَهُمْ فِىْ مَكْتُوْبَةٍ يُصَلُّوْنَهَا خَلْفَ الصِّدِّيْقِ ، لَا فِىْ تَطَوُّعٍ . وَفِىْ خَبَرِ ابْنِ أَبِى الزِّنَادِ وَعَنْ

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ((اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ ، أَنْتَ رَبِّىْ خَشَعَ سَمْعِىْ وَبَصَرِىْ وَمُخِّىْ وَعَظْمِىْ وَعَصْبِىْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِىَّ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .)) ''اے اللہ میں نے تیرے لیے رکوع کیا ہے اور تجھ پر ایمان لایا ہوں، اور میں تیرے لیے فرمانبردار ہوں، تو ہی میرا رب ہے، میرے کان، میری آنکھیں، میرا دماغ، میری ہڈیاں، میرے اعصاب اور جسے میرے قدموں نے اٹھایا ہوا ہے، (سب اللہ کے لیے) جھک گئے ہیں۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: مسروق کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت اسی مسئلے کے متعلق ہے۔ اسی طرح جناب مطرف کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اور ابراہیم بن عبداللہ بن معبد بن عباس اپنے باپ سے اور وہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سجود میں خوب محنت سے دعا کرو۔'' اس سے ثابت ہوا کہ فرض نماز پڑھنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے سجدوں میں دعا مانگے اور دعا میں محنت و کوشش کرے اگرچہ وہ دعائیں قرآن مجید میں موجود نہ ہوں۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے جب صحابہ کرام سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اس بات کا حکم دیا تھا تو وہ

(٦٠٧) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة النبى ﷺ ودعائه بالليل: ١٢٩٠ـ سنن ترمذى: ٣٤٢٣ـ سنن ابى داود: ٧٤٤،٦١ـ مسند احمد: ١١٩،٩٣/١.

مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ:عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ . فَذَكَرَ الدُّعَاءَ بِتَمَامِهِ ، مَا بَانَ وَثَبَتَ أَنَّ الدُّعَاءَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ ـ وَإِنْ لَيْسَ ذٰلِكَ الدُّعَاءُ فِي الْقُرْاٰنِ ـ جَائِزٌ ، لَا كَمَا قَالَ مَنْ زَعَمَ: أَنَّ مَنْ دَعَا فِي الْمَكْتُوْبَةِ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ ، حَتّٰى زَعَمَ أَنَّ مَنْ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فِي الْمَكْتُوْبَةِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ ، وَزَعَمَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ لَا حَوْلَ ، وَزَعَمَ أَنَّهُ إِنِ انْفَرَدَ فَقَالَ: لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ جَازَ ، لِأَنَّ فِي الْقُرْآنِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ . فَيُقَالُ لَهُ: فَهٰذِهِ الْأَلْفَاظُ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ فِي الرُّكُوْعِ ، وَمَا سَنَذْكُرُهُ بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ وَإِرَادَتِهِ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ ، وَفِي السُّجُوْدِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ التَّشَهُّدِ قَبْلَ السَّلَامِ ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُصَلِّيَ بِأَنْ يَتَخَيَّرَ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَحَبَّ بَعْدَ التَّشَهُّدِ فِيْ أَيِّ مَوْضِعٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؟ وَقَدْ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فِيْ أَوَّلِ صَلَاتِهِ وَفِي الرُّكُوْعِ ، وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے فرض نماز پڑھ رہے تھے، وہ نفلی نماز نہیں تھی۔اور جناب ابن ابی زناد کی روایت میں ہے، جسے وہ اپنی سند سے حضرت علی بن ابی طالب سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر یہ دعا پڑھتے: ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ)) ''میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان وزمین کو پیدا فرمایا ہے۔'' پھر پوری دعا بیان کی۔اس سے واضح ہوگیا اور ثابت ہوگیا کہ فرض نماز میں یہ دعا جائز ہے اگرچہ دعا قرآن مجید میں نہ ہو۔اس شخص کے گمان کے برخلاف جو کہتا ہے کہ جس شخص نے فرض نماز میں ایسی دعا مانگی جو قرآن مجید میں موجود نہ ہو تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ اس شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ جس شخص نے فرض نماز میں ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ '' پڑھا، اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، اس کا یہ دعوی اس لیے ہے کہ یہ لَا حَوْلَ کے الفاظ قران مجید میں نہیں ہیں اس کا گمان ہے کہ اگر نمازی صرف ''لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ'' پڑھے تو یہ جائز ہے کیونکہ یہ الفاظ قرآن مجید میں موجود ہیں۔اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ یہ الفاظ جو ہم نے ذکر کیے ہیں کہ نبی کریم ﷺ انہیں نماز شروع کرتے وقت اور رکوع میں پڑھتے تھے، اور وہ الفاظ جو عنقریب ہم اللہ تعالیٰ کی مشیت وارادہ سے بیان کریں گے وہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت، سجدوں میں اور دو سجدوں کے درمیان اور سلام سے پہلے تشہد سے فارغ ہونے کے بعد پڑھے جاتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کا نمازی کو حکم دینا کہ وہ تشہد کے بعد جو دعا

الرُّكُوْعِ وَفِي السُّجُوْدِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ بِأَلْفَاظٍ لَيْسَتْ تِلْكَ الْأَلْفَاظُ فِي الْقُرْاٰنِ ، فَجَمِيْعُ ذٰلِكَ يَنُصُّ عَلٰى ضِدِّ مَقَالَةِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ صَلَاةَ الدَّاعِيْ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ تُفْسِدُ .

چاہے مانگ لے تو یہ ساری دعائیں قرآن مجید میں کس جگہ ہیں؟ یقیناً نبی کریم ﷺ نے نماز کے شروع میں، رکوع میں، رکوع سے سر اٹھانے کے بعد، سجدوں میں، اور دو سجدوں کے درمیان ایسے الفاظ کے ساتھ دعائیں مانگی ہیں جو قرآن مجید میں موجود نہیں ہیں۔ یہ تمام دلائل اس شخص کے دعویٰ کے خلاف نصوص ہیں جو کہتا ہے کہ غیر قرآنی دعائیں مانگنے والے کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔''

فوائد:......رکوع میں اس دعا کا اہتمام کرنا مسنون فعل ہے۔ نیز رکوع کی مذکورہ ادعیہ میں سے کسی ایک یا ایک سے زائد دعاؤں کا اہتمام کرنا مسنون فعل ہے۔

۱۵۹ ...... بَابُ الْإِعْتِدَالِ وَطُوْلِ الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سیدھے کھڑے ہونے اور لمبا قیام کرنے کا بیان

٦٠٨ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ ، نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ..........

حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ ، قَالَ: اجْتَمَعَ نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيْهِمْ سَهْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيُّ وَ أَبُوْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيُّ وَ أَبُوْ أُسَيْدِ السَّاعِدِيُّ ، فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . قَالَ حُمَيْدٌ: دَعُوْنِي أُحَدِّثُكُمْ فَأَنَا أَعْلَمُكُمْ بِهٰذَا . قَالُوْا: فَحَدِّثْ . قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ، ثُمَّ دَخَلَ الصَّلَاةَ وَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَالْقَابِضِ عَلَيْهِمَا فَلَمْ يَصُبَّ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ ، وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَاسْتَوٰى قَائِمًا حَتّٰى عَادَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ إِلٰى

'' حضرت عباس بن سہل ساعدی بیان کرتے ہیں کہ چند انصاری لوگ جمع ہوئے، ان میں حضرت سہل بن سعد ساعدی نے ابوحمید کی نماز کا تذکرہ کیا، حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اجازت دو میں تمہیں (رسول اللہ ﷺ کی نماز) بیان کرتا ہوں کیونکہ میں تم سے زیادہ اسے جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا: (اگر یہ بات ہے۔) تو بیان کرو۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے بہترین وضو کیا۔ پھر نماز میں داخل ہوئے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے، پھر رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر ایسے رکھے جیسے ان دونوں کو پکڑ رکھا ہو۔ آپ نے اپنا سر نہ بہت اٹھا کر رکھا اور نہ بہت جھکایا، اپنے دونوں بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے الگ رکھا، پھر اپنا سر اٹھایا

(٦٠٨) اسناده صحيح، سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة: ٧٣٤ ـ سنن ترمذى: ٢٦٠ ـ سنن الدارمى: ١٣٠٧ .

مَـوْضِـعِـهِ ، ثُمَّ ذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ ، فَقَالَ الْـقَـوْمُ كُـلُّهُـمْ: هٰكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

تو بالکل سیدھے کھڑے ہو گئے حتی کہ آپ کی ہڈی اپنی جگہ لوٹ گئی۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ تمام لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی نماز اسی طرح تھی۔''

٦٠٩ـ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِيُّ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، نَا ثَابِتُ الْبُنَّانِيُّ ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ ، قَالَ لَنَا..........

أَنَـسُ بْنُ مَالِكٍ: إِنِّيْ لَا آلُوْا أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَـمَـا رَأَيْـتُ رَسُـوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ يُـصَـلِّـي . قَالَ ثَابِتٌ: وَكَانَ أَنَسٌ يَـصْـنَـعُ شَيْئاً لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُوْنَهُ . كَانَ إِذَا رَفَـعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ انْتَصَبَ قَائِماً حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ نَسِيَ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرمایا کہ بے شک میں نے جس طرح رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، تمہیں (ویسی ہی) نماز پڑھانے میں کوئی کمی وکوتاہی نہیں کرتا۔'' حضرت ثابت فرماتے ہیں: حضرت انس جو (دوران نماز کچھ اعمال) کرتے تھے، میں تمہیں وہ اعمال کرتے ہوئے نہیں دیکھتا۔ آپ جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو (دیر تک) سیدھے کھڑے ہو جاتے حتی کہ ہم (دل میں) کہتے کہ وہ بھول گئے ہیں۔''

فوائد:......رکوع سے اٹھنے کے بعد اعتدال اور دو سجدوں کے درمیان قعدہ کے اعتدال میں طمانیت واجب ہے۔ عشرہ، شافعی، احمد، اسحٰق اور داؤد ظاہری کا یہی موقف ہے۔ اور اکثر علماء کہتے ہیں: جو شخص ان دو ارکان میں اپنی پشت سیدھی نہیں کرتا یعنی (صحیح اعتدال اور طمانیت حاصل نہ ہو) تو اس کی نماز صحیح نہیں ہے اور احادیث الباب سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن ابو حنیفہ اور مالک سے منقول ہے کہ ان دو جگہوں میں طمانیت واجب نہیں، بلکہ رکوع ہی سے سجدہ میں گر پڑنا اور سجدہ سے معمولی سر اٹھانا ہی صحت نماز کے لیے کافی ہے۔ (نیل الاوطار: ٢/ ٢٦٢)

١٦٠...... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الرُّكُوْعِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ

رکوع اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قیام میں برابری کا بیان

٦١٠ـ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى..........

(٦٠٩) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب المكث بين السجدتين: ٨٢١ـ صحيح مسلم: ٤٧٢ـ مسند احمد: ٣/٢٢٦ـ ابن حبان: ١٨٨٢ـ

(٦١٠) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب الطمانية حين يرفع راسه من الركوع: ٨٠١ـ صحيح مسلم: ٤٧١ـ سنن ترمذي: ٢٧٩ـ سنن النسائي: ١٠٦٥ـ ابوداود: ٨٥٢ـ الدارمي: ١٣٣٣ـ والنسائي: ١٠٦٥.

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ: كَانَ رُكُوْعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفْعُهُ رَأْسَهُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَجُلُوْسُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ . هَذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، نَا يَزِيْدُ - يَعْنِى ابْنَ زُرَيْعٍ - أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:كَانَ رُكُوْعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ، وَسُجُوْدِهِ ، وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ .

'' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع، رکوع سے سر اٹھانے (کے قیام) سجدہ، اور دوسجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریبا برابر ہوتا تھا۔'' یہ وکیع کی حدیث ہے۔ امام صاحب اپنے استاد محترم جناب احمد بن المقدام کی سند سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع، رکوع سے سر اٹھانے (کے بعد قیام) آپ کے سجود اور دو سجدوں کے درمیان (بیٹھنا) تقریبا برابر ہوتا تھا۔''

فوائد :......ا۔ مذکورہ ارکان میں معمولی فرق تھا جو متعین نہیں ہے اور احادیث الباب دلیل ہیں کہ رکوع سے اٹھنے (قومہ) میں اعتدال اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں اعتدال طویل ہوتا تھا۔ (عون المعبود : ۳/ ۸۶)

یہ احادیث دلیل ہیں کہ رکوع کے بعد کا قیام ایک طویل رکن ہے اس میں اعتدال اور ٹھہراؤ لازم ہے۔ نیز آپ کے فعل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نماز کا باقاعدہ رکن ہے، جس میں اعتدال لازم ہے لہٰذا اس اعتدال کا اہتمام صحت نماز کے لیے ضروری ہے اور یہ واجبات نماز میں سے ہے۔

۱۶۱ ...... بَابُ قَوْلِ الْمُصَلِّىْ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مَعَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ مَعًا

نمازی کے رکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ ہی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنے کا بیان

۶۱۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، أَنَّا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِى ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ ....

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا وَلَكَ

'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اپنی کمر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا کرتے تھے۔ پھر آپ کھڑے کھڑے ''رَبَّنَا وَلَكَ

(۶۱۱) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب التکبیر اذا قام من السجود : ۷۸۹۔ صحیح مسلم: ۳۹۲.

الْحَمْدُ . الْحَمْدُ'' پڑھتے۔''

فوائد:......نمازی رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا شروع کرے اور برابر کھڑے ہونے تک ان کلمات کو طول دے، پھر حالت اعتدال پر ''رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ'' کہنا شروع کرے۔

۲۔ یہ حدیث مذہب شافعی کی دلیل ہے کہ امام و ماموم اور منفرد ہر نمازی کے لیے مستحب ہے کہ ہر نمازی یہ دونوں کلمات ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، ''رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ'' کہے چنانچہ ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' رکوع سے اٹھتے وقت اور ''رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ'' حالت اعتدال میں برابر کھڑا ہونے پر کہا جائے۔

(شرح النووی: ٤/ ٩٨)

۱۶۲ ...... بَابُ التَّحْمِيْدِ وَالدُّعَاءِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ.

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے اور دعا مانگنے کا بیان

٦١٢ـ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِيْ مِنْهَالٍ وَ أَبُوْ صَالِحٍ جَـمِيْـعـاً عَـنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، أَنَا حَجِيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى أَبُوْ عُمَرَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ..........

عَـنْ عَـلِـيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَـنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّـرَ ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْـحَـدِيْثِ ، وَقَالَا: فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ ـ يَعْنِي فِي الرُّكُوْعِ ـ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، رَبَّـنَـا وَلَكَ الْـحَـمْـدُ ، وَمِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِـلْءَ الْأَرْضِ وَمِـلْءَ مَـا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ .

'' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے۔' (امام صاحب کے) دونوں اساتذہ کرام نے حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا اور کہا: پھر جب آپ رکوع سے اپنا سر بلند کرتے تو آپ یہ دعا پڑھتے: ((سَـمِـعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، وَمِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِـنْ شَيْءٍ بَعْدُ)) اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی (دعا) سن لی جس نے اس کی حمد وثنا بیان کی، اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں، اور آسمان بھر کر، اور زمین بھر کر اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے وہ بھر کر (تیری تعریف ہے)''

(٦١٢) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، المسافرین، باب صلاة النبی ودعائه باللیل، باب ٧٧١ـ سنن ابو داؤد: ٧٦٠ـ والترمذی: ٢٦٦.

٦١٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَّانَ وَ أَحْمَدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ عَلِيْلِ الْمُقْرِءَ ان ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، نَا سَعِيْدٌ ـ يَعْنِي عَبْدَالْعَزِيْزِ ـ عَنْ عُطَيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزْعَةَ بْنِ يَحْيٰى............

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ، إِذَا قَالَ ـ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. لَفْظًا وَاحِدًا ، غَيْرَ أَنَّ أَحْمَدَ قَالَ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِهٰذَا وَزَادَ، وَقَالَ: وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ أَيْضًا ، نَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِهٰذَا.

'' حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ((اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.)) ''اے اللہ! اے ہمارے رب تیرے ہی لیے تمام تعریف وتوصیف ہے، آسمان بھر کر اور زمین بھر کر اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے وہ بھر کر (تیری تعریف ہے) تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ بندے نے جونہایت سچی بات کہی ہے، اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں، (وہ یہ ہے کہ) جو چیز تو عطا فرما دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے، اور تجھ سے مال و دولت والے کو مال و دولت کچھ نفع نہیں دے گی۔ (امام صاحب کے) دونوں اساتذہ کرام نے ایک ہی طرح کی روایت بیان کی ہے، مگر جناب احمد نے کہا: ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (یعنی انہوں نے اللّٰهُمَّ اور واؤ کے بغیر روایت بیان کی ہے) امام صاحب نے اپنے استاد جناب محمد بن یحییٰ کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔ اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔'' وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ''جو چیز تو روک دے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا۔''

(٦١٣) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقول اذا رفع رأسه من الركوع: ٤٧٧ـ سنن ابو داؤد: ٨٤٨ـ وابن حبان: ١٩٠٢ـ والبيهقي: ٩٤/٢.

فوائد :......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ رکوع کے بعد کے قیام (میں حالت اعتدال میں) طوالت اور مذکورہ کلمات کہنا مشروع ہیں۔(نیل الاوطار: ۲/ ۲٦١)

۲۔ رکوع کے بعد حالت قیام میں مذکورہ دعا کا اہتمام مستحب فعل ہے۔

۳۔ رکوع کے بعد اعتدال اور اس میں طمانیت واجب ہے۔

۴۔ امام، مقتدی اور منفرد میں سے ہر نمازی کے لیے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ دونوں کلمات کہنا مستحب فعل ہے۔(شرح النووی: ٤/ ١٩٢)

۱۶۳ ......بَابُ فَضِيْلَةِ التَّحْمِيْدِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کی فضیلت

مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ، أَنَّ الْإِمَامَ لَا يَجُوْزُ لَهُ أَنْ يَزِيْدَ بَعْدَ الرَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ عَلٰى قَوْلِهِ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ .

اس دلیل کے ساتھ کہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: ''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔'' اس سے آپ کی مراد یہ نہیں ہے کہ امام رکوع سے سر اٹھانے کے بعد: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ سے زائد کچھ نہیں پڑھ سکتا۔

٦١٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عِيْسٰى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ يَحْيَى الزُّرَقِيَّ حَدَّثَهُ ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، نَا مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ يَحْيَى الزُّرَقِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيْهِ...........

عَنْ رُفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ، أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا يَوْماً نُصَلِّيْ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ، قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ . فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ:

'' حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر جب آپ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو کہا: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ . تو آپ کے پیچھے کھڑے ایک شخص نے

(٦١٤) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل : اللهم ربنا لك الحمد: ٧٩٩ـ سنن نسائی: ١٠٦٢ـ سنن ابی داود: ٧٠ـ والترمذی: ٤٠٤ـ وابن حبان: ١٩٠٧.

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكاً فِيْهِ . فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: مَنِ الَّذِيْ تَكَلَّمَ اٰنِفًا ؟ قَالَ: رَجُلٌ أَنَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلًا .

یہ دعا پڑھی: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكاً فِيْهِ . ''اے ہمارے رب تیرے ہی لیے تمام تعریف ہے، بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت تعریفیں (تیرے لیے ہیں) پھر جب رسول اللہ ﷺ نے نماز سے سلام پھیرا تو پوچھا: ابھی ابھی کس شخص نے گفتگو کی ہے؟ اس شخص نے عرض کی: میں نے کی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو جلدی کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ کون ان کلمات کو پہلے لکھے۔''

فوائد:......۱۔ نماز میں مذکورہ کلمات کی فضیلت کا بیان ہے اور مقتدی رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، کے علاوہ بھی تعریفی کلمات کہہ سکتا ہے۔ (فتح الباري لابن رجب: ٦/ ٣٣)

۲۔ نماز میں چھینک آنے پر ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہنا مشروع فعل ہے۔

۱۶۴ ......بَابُ الْقُنُوْتِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ فَيَدْعُوْ الْإِمَامُ فِي الْقُنُوْتِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کسی ہنگامی حالت کی وجہ سے دعائے قنوت پڑھنے کا بیان، لہٰذا امام فرض نماز کی آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قیام کی حالت میں دعا مانگے گا

٦١٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ ، قَالَ: مَا حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ إِلَّا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: صَلَّى الصُّبْحَ ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ مِنْ اٰخِرِ رَكْعَةٍ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَّامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ . زَادَ أَحْمَدُ: مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ . وَقَالُوْا: اللّٰهُمَّ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آخری (رکعت کے) رکوع سے سر اٹھایا تو یہ دعا مانگی: اے اللہ ابو لید بن الولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ مکرمہ (میں موجود) بے بس و کمزوروں کو نجات عطا فرما۔'' جناب احمد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ بیان کیا ہے:

(٦١٥) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب يهوى بالتكبير حين يسجد: ٨٠٤، ٦٢٠٠۔ صحيح مسلم: ٦٧٥۔ سنن نسائي: ١٠٧٣۔ سنن ابن ماجة: ١٢٤٤۔ الصحيحة: ٦٣٩۔ ابن حبان: ١٩٦٩.

اشْـدُدْ وَطْـأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ سِنِيْـنَ كَسِـنِيْ يُوْسُفَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَقَدْ خَـرَّجْـتُ هٰـذَا الْبَـابَ بِتَـمَـامِهٖ فِيْ كِتَابِ الصَّلَاةِ ، كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

''مسلمانوں میں سے (کمزور مضر کے لوگوں پر اپنا سخت عذاب نازل فرما اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام (کے عہد) کی قحط سالی کی طرح قحط سالی مسلط کر دے۔''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ پورا باب کتاب الکبیر کی کتاب الصلاۃ میں بیان کیا ہے۔''

۱۲۵ ...... بَابُ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نماز مغرب میں قنوت کرنے کا بیان

٦١٦ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ............

ابْـنَ أَبِـيْ لَيْـلٰـى قَـالَ سَـمِـعْـتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَـازِبٍ: أَنَّ رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِى الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ .

''حضرت ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور صبح کی نماز میں قنوت کیا کرتے تھے۔''

۱۲۶ ...... بَابُ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِيْرَةِ

نمازِ عشاء میں قنوت کرنے کا بیان

٦١٧ ـ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، حَدَّثَنَا هِشَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِى كَثِيْرٍ عَنْ سَلَمَةَ............

عَـنْ أَبِـيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَـرَفَـعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ، فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِـمَـنْ حَـمِـدَهُ ، قَـنَتَ ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِىْ رَبِيْعَةَ ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَّـامٍ ، الـلّٰهُـمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ ،

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی نماز پڑھتے تو رکوع سے سر اٹھاتے اور سَـمِـعَ الـلّٰـهُ لِـمَـنْ حَمِدَهُ کہتے، پھر قنوت کرتے، آپ یہ دعا مانگتے:''اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات نصیب فرما۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو آزادی نصیب فرما، اے اللہ! ولید بن الولید کو رہائی عطا فرما، اے اللہ! اہل مکہ میں سے کمزور

(٦١٦) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب القنوت فى جميع الصلاة اذا نزلت بالمسلمين نازلة...... : ١٦٧٥ـ ترمذى: ٤٠١ـ نسائى: ١٠٧٦ـ ابوداود: ١٤٤١ـ مسند احمد: ٢٨٠/٤ـ وابن حبان: ١٩٨٠.

(٦١٧)صحيح بخارى، كتاب الاذان، باب فضل اللهم ربنا لك الحمد: ٧٩٧، ٦٢٠٠ـ سنن نسائى: ١٠٧٥ـ ابى داود: ١٤٤٢ـ وابن حبان: ١٩٨٦ـ ومسلم: ٦٧٥.

اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، اللّٰهُمَّ أَشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِي يُوْسُفَ.

مومنوں کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! مضر پر اپنی پکڑ سخت کر دے، اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی قحط سالی جیسی قحط سالی مسلط کر دے۔"

۱۶۷ ......بَابُ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا وَتَأْمِيْنِ الْمَأْمُوْمِيْنَ عِنْدَ دُعَاءِ الْإِمَامِ فِي الْقُنُوْتِ ضِدُّ مَا يَفْعَلُهُ الْعَامَّةُ فِي قُنُوْتِ الْوِتْرِ فَيَضْبَحُوْنَ بِالدُّعَاءِ مَعَ دُعَاءِ الْإِمَامِ

تمام نمازوں میں قنوت کرنے اور قنوت میں دعا پڑھتے وقت امام کے ساتھ مقتدیوں کے آمین کہنے کا بیان قنوت وتر میں امام کی دعا کے ساتھ مقتدیوں کا دعا پڑھ کر شور وغل مچانا درست نہیں ہے

۶۱۸۔ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَءَ اةً عَلَيْهِ قَالَ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، أَنَا أَبُوْ النُّعْمَانِ، أَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ أَبُوْ زَيْدِ الْأَحْوَلُ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرَمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَنَتَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ، إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ، يَدْعُوْا عَلٰى حَيٍّ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ. قَالَ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ يَدْعُوْهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَقَتَلُوْهُمْ. قَالَ عِكْرَمَةُ: هٰذَا مِفْتَاحُ الْقُنُوْتِ.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک مسلسل ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح میں ہر نماز کے بعد، آخری رکعت میں جب آپ سمع الله لمن حمده کہتے تو قنوت کرتے آپ بنی سلیم کے ایک قبیلے رعل، ذکوان اور عصیہ پر بددعا کرتے تھے اور آپ کے پیچھے مقتدی صحابہ آمین کہتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ان کی طرف اسلام کی دعوت دینے کے لیے (کچھ قراء کرام) بھیجے تھے تو انہوں نے انہیں قتل کر دیا۔ عکرمہ کہتے ہیں: یہ حدیث دعائے قنوت (کی مشروعیت کی) کنجی ہے۔"

فوائد:......۱۔ مصائب کے نزول کے وقت پانچوں نمازوں میں قنوت نازلہ مشروع ہے۔ (فقه السنه: ۱/ ۱۸۶)

۲۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب مسلمانوں پر مصائب نازل ہوں تو تمام نمازوں میں قنوت نازلہ مستحب فعل ہے۔ (عون المعبود: ٤/ ۲۰۶)

---

(٦١٨) اسناده حسن، سنن ابی داود، كتاب الوتر، باب القنوت فى الصلواة رقم: ١٤٤٣۔ مسند احمد: ٣٠١/١۔ البخاری والحاكم على شرط: ٢٢٥/١۔ ووافقه الذهبی.

۳۔ ابن قیم کہتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح منقول ہے کہ انہوں نے کہا: ''اللہ کی قسم! تمہاری نسبت میری نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے قریب تر ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاً قنوت نازلہ کا اہتمام کیا پھر اسے ترک کر دیا۔ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ پسند کیا کہ وہ لوگوں کو آگاہ کریں کہ یہ قنوت نازلہ مسنون فعل ہے۔ نیز اس میں ان لوگوں کے موقف کی تردید ہے۔ جو نماز فجر میں مطلق قنوت کو مکروہ خیال کرتے ہیں اور قنوت نازلہ کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ البتہ اہل حدیث قنوت نازلہ کو مکروہ و مستحب قرار دینے والوں میں سے متوسط ہیں اور وہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت کی ہے وہاں قنوت کرتے ہیں اور جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت ترک کی ہے وہاں ترک کرتے ہیں اور اس مسئلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل و ترک کی کامل اقتدا کرتے ہیں۔

(عون المعبود: ٤/ ٢٠٧)

۱۶۸ ......بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ دَهْرَهُ كُلَّهُ وَإِنَّهُ إِنَّمَا كَانَ يَقْنُتُ إِذَا دَعَا لِأَحَدٍ أَوْ يَدْعُوْ عَلٰى أَحَدٍ

اس بات کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ دعائے قنوت نازلہ نہیں پڑھی بلکہ آپ (صرف اس وقت) قنوت کرتے تھے جب کسی کے حق میں یا کسی کے خلاف دعا فرما کر

٦١٩۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْنُتُ إِلَّا أَنْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ عَلٰى أَحَدٍ ، وَكَانَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَالَ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ . وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف اسی وقت قنوت نازلہ کرتے تھے جب کسی کے لیے دعا کرنا ہوتی یا کسی کو بددعا دینی ہوتی۔ آپ جب سمع الله لمن حمده کہتے تو ربنا ولك الحمد کہنے کے بعد دعا مانگتے: اے اللہ (فلاں کو) نجات دے دے۔'' پھر پوری حدیث بیان کی۔

٦٢٠۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوْقٍ الْبَاهِلِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عُرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ..........

(٦١٩) صحيح البخاري، كتاب تفسير القران، باب ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ : ٤٥٦٠، ٧٩٧۔ مسند احمد: ٢/٢٥٥۔ سنن الدارمي: ١٥٩٥.

(٦٢٠) اسناده صحيح، صحيح البخاري، كتاب الوتر، باب القنوت قبل الركوع وبعده، رقم: ١٠٠١، ٣٠٦٤۔ الصحيحة: ٦٣٩۔ الفتح الرباني: ٣/٣٠٤.

عَـنْ أَنَـسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَـانَ لَا يَقْنُتُ إِلَّا إِذَا دَعَا لِقَوْمٍ أَوْ دَعَا عَلٰى قَوْمٍ .

'' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (مسلسل و ہمیشہ) قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے مگر جب کسی قوم کے حق میں دعائے خیر کرنا ہوتی یا کسی قوم کو بد دعا دینی ہوتی (تو قنوت کرتے تھے)''

۱۲۹ ......بَابُ تَرْكِ الْقُنُوْتِ عِنْدَ زَوَالِ الْحَادِثَةِ الَّتِيْ لَهَا يُقْنَتُ

جس مصیبت کی وجہ سے قنوت کی جارہی تھی اس کے ختم ہو جانے پر قنوت ترک کر دینے کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا تَرَكَ الْقُنُوْتَ بَعْدَ شَهْرٍ لِزَوَالِ تِلْكَ الْحَادِثَةِ الَّتِيْ كَانَ لَهَا يَقْنُتُ ، لَا نَسْخاً لِلْقُنُوْتِ ، وَلَا كَمَا تَوَهَّمَ مَنْ قَالَ إِنَّهُ لَا يُقْنَتُ أَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے جس مصیبت کے نازل ہونے کی وجہ سے قنوت کر رہے تھے اس کے ختم ہونے پر ایک ماہ کے بعد قنوت چھوڑ دی تھی۔ قنوت کے منسوخ ہونے کی وجہ سے نہیں چھوڑی تھی۔ اور نہ اس لیے چھوڑی تھی جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایک ماہ سے زائد قنوت جائز نہیں ہے۔

٦٢١۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَـكْـرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ ، نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْعَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَنَتَ فِيْ صَلَاةٍ شَهْـرًا ، يَقُوْلُ فِيْ قُنُوْتِهِ: اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْـوَلِيْـدِ بْـنَ الْـوَلِيْدِ ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَّـامٍ ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ ، اَلـلّٰهُـمَّ أَنْـجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، الـلّٰهُـمَّ اَشْـدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ ، اللّٰهُمَّ اجْـعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ . قَالَ أَبُـوْ هُـرَيْـرَةَ: فَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَـوْمٍ فَـلَـمْ يَـدْعُ لَهُمْ ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَـهُ ، فَقَالَ: أَوَ مَا تَرَاهُـمْ قَدْ قَدِمُوْا؟ .

'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک نماز میں قنوت نازلہ پڑھی آپ اپنی دعا میں یہ فرماتے: اے اللہ! ولید بن الولید کو نجات عطا فرما، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو رہائی نصیب فرما، اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو آزادی دے دے، اے اللہ کمزور مومنوں کو نجات عطا فرما دے، اے اللہ: مضر پر اپنا سخت عذاب نازل فرما، اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کے قحط کی طرح کا قحط مسلط کر دے۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز صبح کے وقت آپ نے ان کے لیے دعا نہ کی تو میں نے آپ کو یاد دلایا، آپ نے فرمایا: کیا تم نے انہیں دیکھا نہیں کہ

---

(٦٢١) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب القنوت فى جميع الصلوات، اذا نزلت بالمسلمين نازلة...... : ٦٧٥۔ سنن ابى داود: ١٤٤٢ .

وہ (آزادی پانے کے بعد) آ چکے ہیں (لہٰذا اب قنوت کی ضرورت باقی نہیں رہی)''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نبی ﷺ قنوت نازلہ کسی مصیبت کے نازل ہونے کے وقت کرتے تھے۔ یعنی آپ ﷺ مجاہدین واسیران کی نصرت ومدد اور رہائی کے لیے قنوت نازل کرتے یا حملہ آور دشمنوں کے خلاف قنوت نازلہ کرتے تھے اور اگر یہ اسباب نہ ہوتے تو آپ ﷺ قنوت ترک کر دیتے تھے۔ نیز ترک قنوت سے تنسیخِ قنوت کا استدلال کرنا درست نہیں۔

١٧٠......بَابٌ ذِكْرُ أَخْبَارٍ غَلَطٍ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهَا بَعْضُ مَنْ لَمْ يَنْعَمِ النَّظَرَ فِيْ أَلْفَاظِ الْأَخْبَارِ وَلَمْ يَسْتَوْعِبْ أَخْبَارَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقُنُوْتِ فَاحْتَجَّ بِهَا وَزَعَمَ أَنَّ الْقُنُوْتَ فِي الصَّلَاةِ مَنْسُوْخٌ مَنْهِيٌّ عَنْهُ

ان احادیث کا بیان جن سے استدال کرتے ہوئے اس شخص کو غلطی لگی ہے جس نے احادیث کے الفاظ میں خوب غور وفکر نہیں کیا اور نہ قنوت کے متعلق نبی کریم ﷺ سے مروی تمام احادیث کا احاطہ کیا ہے، تو اس شخص نے ان احادیث سے استدال کیا ہے اور اس کا گمان ہے کہ نماز میں قنوت کرنا منسوخ اور منع ہے

٦٢٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ............

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا ، دَعَا عَلَى نَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ﴾.

'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فجر کی نماز میں سنا کہ آپ نے آخری رکعت میں جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھایا تو ربنا ولک الحمد پڑھا، پھر یہ دعا مانگی: اے اللہ! فلاں فلاں شخص پر لعنت فرما، آپ نے کچھ منافقین کو بددعا دی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ﴾ (٣: ١٢٨) ''اے نبی) آپ کا اس معاملے میں کچھ اختیار نہیں، اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کر لے، چاہے تو انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔''

---

(٦٢٢) صحيح بخاري، كتاب المغازي، باب ﴿ليس لك من الامر شيء﴾ رقم: ٤٠٦٩، ٤٥٥٩۔ سنن نسائي: ١٠٧٨۔ مسند احمد: ١٤٧/٢.

٦٢٣ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَحْيٰى بْنُ حَبِيْبِ الْحَارِثِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ عَلٰى أَرْبَعَةِ نَفَرٍ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ﴾ قَالَ: فَهَدَاهُمُ اللّٰهُ لِلْإِسْلَامِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ أَيْضًا . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ:كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ عَلٰى أَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ﴾ . قَالَ: ثُمَّ هَدَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَفِيْ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ اللَّعْنَ مَنْسُوْخٌ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ ، لَا أَنَّ الدُّعَاءَ الَّذِيْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ لِمَنْ كَانَ فِيْ أَيْدِيْ أَهْلِ مَكَّةَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ أَنْ يُّنْجِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ أَيْدِيْهِمْ ، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ تَكُوْنَ الْاٰيَةُ نَزَلَتْ: ﴿أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ﴾ فِيْ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ ، فِيْ يَدِيْ

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چار افراد پر بد دعا کیا کرتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ﴾ (٣: ١٢٨) ''اے نبی آپ کا اس معاملے میں کچھ اختیار نہیں، اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کر لے چاہے تو انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔''فرماتے ہیں : تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کی ہدایت نصیب فرما دی ۔''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : یہ حدیث بھی غریب ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرب کے کچھ قبائل کو بد دعا دیا کرتے تھے،تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ﴾ (٣: ١٢٨) ''(اے نبی) آپ کو اِس معاملے میں کچھ اختیار نہیں، اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول فرمالے چاہے تو ان کو عذاب دے دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔''فرماتے ہیں : پھر (اللہ تعالیٰ نے) انہیں اسلام کی ہدایت عطا فرما دی۔''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : ان احادیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ اس آیت کے ساتھ (کفار پر) لعنت کرنا منسوخ ہو گیا ،لیکن وہ دعا منسوخ نہیں ہوئی جسے نبی کریم ﷺ اہل مکہ کے پاس قید مسلمانوں کی آزادی کے لیے کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان (کمزور مسلمانوں) کو اُن سے نجات عطا فرما دے۔

(٦٢٣) حسن صحيح، سنن ترمذى، كتاب تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب ومن سورة آل عمران، رقم: ٣٠٠٥ـ وأحمد: ١٠٤/٢، ٢٥٥ـ وابن حبان: ١٩٨٥ـ الدر المنثور: ٧١/٢.

قَوْمِ كُفَّارٍ يُعَذِّبُوْنَ ، وَإِنَّمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ﴾ فِيْمَنْ كَانُوْا يَدْعُوْ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِمْ بِاللَّعْنِ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْكُفَّارِ ، فَأَعْلَمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ لَيْسَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فِيْ هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْعَنُهُمْ فِيْ قُنُوْتِهِ ، وَأَخْبَرَ أَنَّهُ مِنْ إِنْ تَابَ عَلَيْهِمْ فَهَدَاهُمْ لِلْإِيْمَانِ أَوْ عَذَّبَهُمْ عَلٰى كُفْرِهِمْ وَنِفَاقِهِمْ فَهُمْ ظَالِمُوْنَ وَقْتَ كُفْرِهِمْ وَنِفَاقِهِمْ ، لَا مَنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ لَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْ يُنْجِيَهُمْ مِنْ أَيْدِي أَعْدَائِهِمْ مِنَ الْكُفَّارِ ، فَالْوَلِيْدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَ سَلَمَةُ بْنُ هِشَامٍ وَ عَيَّاشُ بْنُ أَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفُوْنَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَمْ يَكُوْنُوْا ظَالِمِيْنَ فِي وَقْتِ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَنْ يُنْجِيَهُمْ مِنْ أَيْدِي أَعْدَائِهِمُ الْكُفَّارِ . وَلَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ ﷺ الدُّعَاءَ لَهُمْ بِالنَّجَاةِ مِنْ أَيْدِي كُفَّارِ أَهْلِ مَكَّةَ إِلَّا بَعْدَمَا نَجَوْا مِنْ أَيْدِيْهِمْ ، لَا لِنُزُوْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّتِيْ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا ظَالِمِيْنَ لَا مَظْلُوْمِيْنَ . أَلَا تَسْمَعْ خَبَرَ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ ، فَقَالَ: أَوَ مَا تَرَاهُمْ قَدْ

کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ یہ آیت ﴿أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ﴾ ان مومنوں کے بارے میں نازل ہوئی ہو، جو کفار کے پاس ان کے ظلم وستم کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ﴾ ان کافروں اور منافقوں کے متعلق نازل فرمائی ہے جن پر نبی کریم ﷺ بد دعا کرتے ہوئے لعنت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتا دیا کہ جن لوگوں کو نبی کریم ﷺ اپنی دعائے قنوت میں لعنت کرتے ہیں ان کے معاملے میں نبی کریم ﷺ کو کچھ اختیار نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دے دی کہ اگر اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کر کے انہیں اسلام کی ہدایت نصیب فرما دے یا انہیں ان کے کفر و نفاق کی وجہ سے عذاب سے دو چار کر دے تو وہ اپنے کفر اور نفاق کی حالت میں ظالم ہیں۔ اس سے مراد وہ مومن لوگ نہیں ہیں جن کے متعلق نبی کریم ﷺ دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کفار کے ظلم و ستم سے آزادی نصیب فرما دے۔ اس لیے ولید بن الولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور اہل مکہ میں سے کمزور مسلمان ان دشمن کفار کے قبضہ سے ان کی نجات کے لیے نبی کریم ﷺ نے کفار مکہ کی قید سے ان کی رہائی تک ان کی آزادی کی دعا ترک نہیں کی، آپ نے ان کے حق میں دعا اس آیت کے نزول کی وجہ سے ترک نہیں کی جو کفار اور منافقین کے بارے میں نازل ہوئی۔ جو ظالم تھے، مظلوم نہیں تھے۔ کیا آپ نے یحییٰ بن ابی کثیر کی حضرت ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نہیں سنی کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز میں ان کے لیے دعا نہ کی تو میں

قَـدِمُوْا ؟ فَأَعْلَمَ ﷺ أَنَّـهُ إِنَّـمَا تَرَكَ الْقُنُوْتَ وَالـدُّعَـاءَ بِـأَنَّ نَـجَّـاهُـمُ اللّٰهُ، إِذِ اللّٰهُ قَدِ اسْتَـجَـابَ لَهُـمْ فَنَجَاهُمْ، لَا لِنُزُوْلِ الْاٰيَةِ الَّتِـيْ نَـزَلَتْ فِيْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ هُوَ ضِدُّهُمْ، إِذْ مِـنْ دُعَـاءِ النَّبِيِّ ﷺ بِـأَنْ يُـنْجِيَهُمْ، مُـؤْمِـنُوْنَ مَظْلُوْمُوْنَ، وَمَنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَـدْعُـوْ عَـلَيْهِـمْ بِـاللَّعْنِ، كُفَّارٌ وَمُنَافِقُوْنَ ظَـالِمُوْنَ، فَأَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ ﷺ بِأَنْ يَتْـرُكَ لَـعْـنَ مَـنْ كَانَ يَلْعَنُهُمْ وَأَعْلَمَ أَنَّهُمْ ظَـالِمُوْنَ، وَأَنَّ لَيْسَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَمْرِهِمْ شَـيْءٌ، وَأَنَّ الـلّٰهَ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ أَوْ تَابَ عَـلَيْهِمْ، فَتَفَهَّمُوْا مَا بَيَّنْتُهُ تَسْتَيْقِنُوْا بِتَوْفِيْقِ خَـالِـقِكُمْ غَلَطَ مَنِ احْتَجَ بِهٰذِهِ الْأَخْبَارِ أَنَّ الْـقُـنُـوْتَ مِـنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَنْسُوْخٌ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ.

نے آپ کو یاد دلایا تو آپ نے فرمایا: کیا تم انہیں دیکھ نہیں رہے کہ وہ (آزادی پانے کے بعد مدینہ منورہ) آ چکے ہیں؟'' اے نبی! آپ کا اس معاملے میں کچھ اختیار نہیں، اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کر لے چاہے تو انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔'' فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کی ہدایت نصیب فرما دی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث بھی غریب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے کچھ قبائل کو بد دعا دیا کرتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ﴾ (۳: ۱۲۸) ''(اے نبی) آپ کو اس معاملے میں کچھ اختیار نہیں، اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول فرما لے چاہے تو ان کو عذاب دے دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔'' فرماتے ہیں: پھر (اللہ تعالیٰ نے) انہیں اسلام کی ہدایت عطا فرما دی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان احادیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ اس آیت کے ساتھ لہٰذا جو میں نے بیان کیا اسے خوب سمجھ لو، اور اپنے خالق و مالک کی توفیق سے یقین کر لو کہ جس شخص نے ان احادیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ صبح کی نماز میں قنوت کرنا اس آیت کے ساتھ منسوخ ہو چکا ہے، اس کا استدلال غلط ہے۔''

فوائد:......قنوت نازلہ کو مکروہ خیال کرنے والے علماء ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں کہ قنوت نازلہ منسوخ ہو چکی ہے۔ لیکن ان احادیث میں تنسیخ کی کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ اس آیت کے نزول کے بعد بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت ثابت ہے، بلکہ ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار پر بد دعا جائز ہے۔ البتہ کسی معین کافر یا معین مشرک کا نام لے کر بد دعا کرنا ممنوع ہے کیونکہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت سے سرفراز کر دے، لہٰذا بلا تعیین کفار و مشرکین پر بد دعا کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ علامہ سندھی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے فعل سے بظاہر معلوم ہوتا ہے

کہ وہ معین کفار پر لعنت کو منسوخ خیال کرتے تھے اور مطلق کفار پر لعنت کو جائز خیال کرتے تھے۔

(شرح سنن نسائی: ۲/ ۲۶۳)

۱۷۱...... بَابُ التَّكْبِيْرِ مَعَ الْإِهْوَاءِ لِلسُّجُوْدِ

سجدے کے لیے جھکتے وقت "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنے کا باب

٦٢٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَنَّهُ سَمِعَ............

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا .

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سجدے کے لیے جھکتے وقت اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔"

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ سجدہ میں جھکتے وقت تکبیر کہنی چاہیے۔ حالت قیام میں یا سجدہ میں پہنچ کر تکبیر کہنا مسنون طریقہ نہیں ہے۔ نووی کہتے ہیں: سجدہ کے لیے جھکتے وقت تکبیر کا آغاز کیا جائے اور تکبیر کے الفاظ کو طول دیا جائے حتیٰ کہ پیشانی زمین پر لگ جائے۔ (شرح النووی: ٤/ ٩٨)

۱۷۲...... بَابُ التَّجَافِيْ بِالْيَدَيْنِ عِنْدَ الْإِهْوَاءِ إِلَى السُّجُوْدِ

سجدے کے لیے جھکتے وقت دونوں ہاتھ کو (پہلوؤں سے) دور رکھنے کا بیان

٦٢٥ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِيُّ ـ وَهٰذَا لَفْظُ بُنْدَارٍ ـ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو..........

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدِ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، فِيْهِمْ أَبُوْ قَتَادَةَ ، قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَاقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ وَقَالَ ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ وَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ .

"جناب عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کو دس صحابہ کرام کی موجودگی میں جن میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں، سنا۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ بے شک رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے۔" پھر حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔ اور کہا: "پھر آپ اللہ اکبر کہتے، پھر آپ زمین کی طرف جھکتے اور اپنے دونوں

(٦٢٤) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب يهوی بالتكبير حين يسجد: ٨٠٣ـ صحيح مسلم: ٣٩٢ـ سنن الترمذی: ٢٥٤ـ سنن نسائی: ١٠٢٣ـ مسند احمد: ٢/ ٢٧٠ـ الصحيحة: ٦٠٤.

(٦٢٥) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة: ٩٦٣،٧٣٠ـ سنن ترمذی: ٣٠٤ـ سنن الدارمی: ١٣٥٦ـ وابن ماجه: ١٠٦١ـ وابن حبان: ١٨٦٧.

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: يَهْوِيْ إِلَى الْأَرْضِ مُجَافِيًا يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: ثُمَّ يَسْجُدُ. وَقَالُوْا جَمِيْعًا، قَالُوْا: صَدَقْتَ، هٰكَذَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ.

بازو اپنے دونوں پہلوؤں سے الگ رکھتے۔" جناب محمد بن یحییٰ نے (اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے) فرمایا: آپ اپنے دونوں بازو اپنے دونوں پہلوؤں سے دور رکھتے ہوئے زمین کی طرف جھکتے۔" محمد بن یحییٰ نے یہ اضافہ کیا: "پھر آپ سجدہ کرتے۔" تمام صحابہ کرام نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے، نبی کریم ﷺ اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔"

فوائد:...... حدیث الباب کی رو سے سجدہ میں جھکتے وقت بھی دونوں بازو پہلوؤں سے دور ہونے چاہئیں۔ اور سجدہ میں جھکتے وقت بازوؤں کو پہلوؤں سے سمیٹنا غیر مسنون فعل ہے۔

۱۷۳...... بَابُ الْبَدْءِ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ عَلَى الْأَرْضِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ إِذَا سَجَدَ الْمُصَلِّيْ، إِذْ هٰذَا الْفِعْلُ نَاسِخٌ لِمَا خَالَفَ هٰذَا الْفِعْلَ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرِ بِهٖ

جب نمازی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھنے کا بیان۔ کیونکہ یہ عمل اس عمل کے مخالف نبی کریم ﷺ کے عمل اور حکم کے لیے ناسخ ہے

٦٢٦- اَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ وَ اَحْمَدُ بْنُ سَنَانٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ رِجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَذْرِيُّ، قَالُوا، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا شُرَيْكُ بنِ عَبدَ اللّٰهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ إِذَا سَجَدَ.

" حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں گھٹنے اپنے ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھتے۔" جناب احمد اور رجاء کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نے سجدہ کیا تو آپ نے اپنے گھٹنے اپنے ہاتھوں سے پہلے رکھے۔

(٦٢٦) اسناده ضعيف، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی وضع الركتين قبل اليدين فی السجود، رقم: ٢٦٨ـ سنن نسائی رقم: ١٠٨٩ـ سنن ابی داود: ٨٣٨ـ سنن ابن ماجة: ٨٨٢ـ سنن الدارمی: ١٣٢٠.

۱۷۴...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَدْئِهِ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ اِهْوَائِهِ اِلَى السُّجُوْدِ مَنْسُوْخٌ، غَلَطَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهِ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَفْهَمْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مَنْسُوْخٌ. فَرَأَى اسْتِعْمَالَ الْخَبَرِ وَالْبَدْءِ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْأَرْضِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ.

نبی کریم ﷺ سے مروی اس منسوخ حدیث کا بیان جس میں ہے کہ آپ سجدے کے لیے جھکتے وقت اپنے گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ (زمین پر) رکھتے تھے۔ جو اہل علم اس کے منسوخ ہونے کو سمجھ نہیں سکے، انہیں اس حدیث سے استدلال کرنے میں غلطی لگی ہے۔ تو اس نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کو درست قرار دیا ہے۔

٦٢٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامٍ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ، وَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں سے پہلے (زمین پر) رکھتے تھے اور فرماتے تھے: ''رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ سجدہ میں جھکتے وقت پہلے ہاتھ زمین پر رکھنے چاہئیں اور ہاتھ رکھنے کے بعد گھٹنے زمین پر لگانے چاہئیں۔ نیز نبی ﷺ نے سجدہ میں جاتے وقت ہاتھوں سے قبل گھٹنے زمین پر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ، وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ)) ''جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو وہ اونٹ کی طرح (ہاتھوں سے قبل گھٹنے لگا کر) نہ بیٹھے، بلکہ وہ اپنے گھٹنوں سے قبل اپنے ہاتھ زمین پر رکھے۔''

(ابوداؤد: ٨٤٠، نسائی: ١٠٩٢، صحيح الجامع: ٥٩٥، صحيح)

ابوطیب شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سجدہ میں گھٹنوں سے قبل ہاتھ زمین پر رکھنے کی مشروعیت کی دلیل ہے اور اوزاعی، مالک، ابن حزم اور ایک قول کے مطابق احمد بن حنبل کا بھی یہی مذہب ہے نیز حازمی نے اوزاعی سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ سجدہ میں اپنے گھٹنوں سے قبل اپنے ہاتھ زمین پر رکھتے تھے۔

---

(٦٢٧) اسنادہ صحیح، امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کو ترجمۃ الباب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کا فعل نقل کیا ہے۔ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب یھوی بالتکبیر حین یسجد والحاکم: ١/٢٢٥ـ الدار قطنی: ١/٣٤٤ـ والبیھقی فی الکبریٰ: ٢/١٠٠ـ وابن شیبہ فی ''مصنفہ'': ١/٢٦٣.

پیشانی کے کچھ حصہ پر سجدہ کافی ہے۔ناک پر سجدہ کرنا مستحب ہے اور اگر سجدہ میں ناک زمین پر نہ لگایا جائے تو بھی جائز ہے، لیکن اگر سجدہ میں فقط ناک پر سجدہ کیا جائے اور پیشانی کو چھوڑ دیا جائے تو یہ عمل ناجائز ہے، شافعی اور مالک رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے ابوحنیفہ اور ابن قاسم مالکی رحمہ اللہ کا موقف ہے کہ ناک اور پیشانی میں سے کسی ایک پر سجدہ کرنا کافی ہے اور احمد اور ابن حبیب مالکی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ پیشانی اور ناک دونوں اعضاء پر سجدہ کرنا واجب ہے۔اکثر علماء کہتے ہیں کہ ظاہر احادیث کی رو سے پیشانی اور ناک ایک ہی عضو ہیں۔(شرح النووی: ٤/ ٢٠٧)

اس بارے امام احمد کا موقف راجح اور قرین صواب ہے۔عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ کہتے ہیں: میرے نزدیک پیشانی اور ناک دونوں اعضاء پر سجدہ کرنا راجح ہے۔(تحفة الاحوذی: ٢/ ١٠٥)

١٧٥ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ السُّجُوْدِ مَنْسُوْخٌ، وَأَنَّ وَضْعَ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ نَاسِخٌ، إِذَا كَانَ الْأَمْرُ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ مُقَدَّمًا وَالْأَمْرُ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ مُؤَخَّرًا، فَالْمُقَدَّمُ مَنْسُوْخٌ وَالْمُؤَخَّرُ نَاسِخٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ سجدہ کرتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھنے کا حکم منسوخ ہے اور ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنے (کا حکم) ناسخ ہے۔کیونکہ گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنے کا حکم مقدم ہے اور ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنے کا حکم متاخر ہے، لہٰذا مقدم حکم منسوخ ہوگا اور متاخر حکم ناسخ ہوگا۔

٦٢٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ..........

عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: كُنَّا نَضَعُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ فَأُمِرْنَا بِالرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ.

"حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ (زمین پر) رکھا کرتے تھے، پھر ہمیں دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے رکھنے کا حکم دے دیا گیا۔"

١٧٦ ...... بَابُ الْبَدْءِ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْأَرْضِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ السُّجُوْدِ.

سجدہ سے سر اٹھاتے وقت گھٹنوں سے قبل دونوں ہاتھ زمین سے اٹھانے کا بیان

٦٢٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَ رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَذْرِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالُوْا، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ......

---

(٦٢٨) اسناده ضعيف جدًا: البيهقي في الكبرىٰ: ٢/ ١٠٠۔ من طريق خزيمه، به.

(٦٢٩) اسناده ضعيف: سنن النسائي، كتاب التطبيق، باب اول ما يصل الى الارض من الانسان في سجوده: ١٠٨٩۔ سنن الترمذي: ٢٦٨۔ سنن ابي داود: ٨٣٨۔ سنن ابن ماجه: ٨٨٢۔ سنن الدارمي: ١٣٢٠.

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ إِذَا رَفَعَ.

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (سجدہ کرتے وقت) اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے اپنے دونوں گھٹنے رکھتے تھے اور جب (سجدے سے سر) اٹھاتے تو اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔''

۱۷۷......بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْأَرْضِ فِي السُّجُوْدِ إِذْ هُمَا يَسْجُدَانِ كَسُجُوْدِ الْوَجْهِ

سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا بیان کیونکہ وہ دونوں چہرے کے سجدے کی طرح سجدہ کرتے ہیں

۶۳۰۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ وَ مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَّامٍ، قَالُوْا، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، أَنَا أَيُّوْبُ. وَقَالَ الْمُؤَمِّلُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ............

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ، قَالَ: إِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ، فَإِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوع روایت بیان کرتے ہیں:'' بلاشبہ دونوں ہاتھ سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے۔لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص اپنا چہرہ (زمین پر) رکھے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھے اور جب چہرے کو اٹھائے تو اسے ان دونوں کو بھی اٹھانا چاہیے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دونوں ہاتھ اور سجدہ اعضائے سجود میں شامل ہیں اور صحت نماز کے لیے ہاتھوں اور چہرہ کا سجدہ لازم ہے۔

۱۷۸...... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الْأَعْضَاءِ الَّتِيْ تَسْجُدُ مِنَ الْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهِ إِذَا سَجَدَ الْمُصَلِّيْ.

جب نمازی سجدہ کرے تو ان اعضاء کی تعداد کا بیان جو نمازی کی نماز میں سجدہ کرتے ہیں

۶۳۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ............

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ.

''حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے:'' جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء بھی سجدہ کرتے

(۶۳۰) اسناده صحيح، سنن النسائى، كتاب التطبيق، باب وضع اليدين مع الوجه فى السجود: ۱۰۹۲۔ سنن ابى داود: ۸۹۲۔ والحاكم: ۱/۲۲۵۔ مؤطا امام مالك: ۳۵۲.

(۶۳۱) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، اعضاء السجود، والنهى عن كف الشعر والثوب: ۴۹۱۔ سنن الترمذى: ۲۷۲۔ سنن النسائى: ۱۰۹۴۔ سنن ابى داود: ۸۹۱۔ سنن ابن ماجه: ۸۸۵.

وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ.

ہیں: (یعنی) اس کا چہرہ اس کے دونوں ہاتھ، اس کے دونوں گھٹنے اور اس کے دونوں قدم۔''

۱۷۹ ......بَابُ الْأَمْرِ بِالسُّجُوْدِ عَلَى الْأَعْضَاءِ السَّبْعَةِ اللَّوَاتِيْ يَسْجُدْنَ مَعَ الْمُصَلِّيْ إِذَا سَجَدَ

جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو اس کی نماز میں سجدہ کرنے والے نمازی کے اعضاء کی تعداد کا بیان

٦٣٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقَدِيُّ ، أَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ وَلَا اَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور (یہ حکم دیا گیا ہے کہ) میں اپنے بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔''

٦٣٣ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ............

عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمٍ وَلَا أَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، اور اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ سنبھالوں (سمیٹوں)۔''

۱۸۰ ...... بَابُ ذِكْرِ تَسْمِيَةِ الْأَعْضَاءِ السَّبْعَةِ الَّتِيْ أُمِرَ الْمُصَلِّي بِالسُّجُوْدِ عَلَيْهِنَّ

ان سات اعضاء کے ناموں کا بیان جس پر نمازی کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے

٦٣٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ............

---

(٦٣٢) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب لا يكف ثوبه فى الصلاة: ٨١٦ـ صحيح مسلم: ٤٩٠ ـ سنن الترمذی: ٢٧٣ـ سنن النسائی: ١١١٣ـ سنن ابی داود: ٨٨٩ـ سنن ابن ماجه: ٨٨/٤ـ مسند احمد: ٢٥٥/١ـ سنن الدارمی: ١٣١٨.

(٦٣٣) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب السجود على سبعة اعظم: ٨١٠ـ صحيح مسلم: ٤٩٠ـ سنن ترمذی: ٢٧٣ـ سنن النسائی: ١١١٣ـ مسند احمد: ٢٥٥/١، ٢٨٥، ٣٢٤.

(٦٣٤) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب السجود على سبعة اعظم: ٨٠٩ـ سنن نسائی: ١٠٩٣ـ مسند احمد: ٢٢١/١، ٢٧٠.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّمَ أَن يَّسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ؛ عَلَى وَجْهِـهِ وَكَـفَّيْـهِ وَرُكْبَتَيْـهِ وَقَدَمَيْهِ وَنُهِيَ أَنْ يَّكُفَّ شَعْرًا أَوْ ثَوْبًا .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو سات (اعضا) پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا؛ اپنے چہرے، اپنے دونوں ہاتھوں، اپنے دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں پر؛ اور آپ کو بالوں یا کپڑوں کو سمیٹنے سے منع کر دیا گیا۔''

٦٣٥ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْمُخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَـنِ ابْـنِ عَبَّاسٍ: مِثْلَهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: أَوْ يَكُفُّ ثِيَـابَهُ أَوْ شَعْرَهُ . وَكَانَ ابْنُ طَاوُسٍ يَمُرُّ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ ، يَقُوْلُ: هُوَ وَاحِدٌ .

''امام صاحب نے اپنے استادگرامی جناب مخزومی کی سند سے حضرت ابن عباس کی مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کی ہے، مگر انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں:''یا آپ اپنے کپڑوں یا بالوں کو سمیٹیں'' (اس سے منع کر دیا گیا) جناب طاؤس رحمہ اللہ اپنا ہاتھ اپنی پیشانی اور ناک پر پھیر کر فرمایا کرتے تھے: یہ ایک ہی عضو ہے۔''

٦٣٦ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ ـ وَلَا أَكُفَّ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَـابَ ـ ، الْـجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں، اور اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹوں، (وہ سات اعضاء یہ ہیں) پیشانی اور ناک دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں قدم۔''

١٨١ ...... بَابُ إِمْكَانِ الْجَبْهَةِ وَ الْأَنْفِ مِنَ الْأَرْضِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں ناک اور پیشانی کو زمین پر جما کر رکھنے کا بیان

٦٣٧ ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنِي..........

(٦٣٥) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب اعضاء السجود والنهى عن كف الشعر والثوب: ٤٩٠ ـ سنن نسائى: ١٠٨٦ .

(٦٣٦) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب اعضاء السجود والنهى عن كف الشعر والثوب: ٤٩٠ ـ سنن نسائى: ١٠٩٦ .

(٦٣٧) اسناده صحيح، سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة: ٧٣٠، ٧٣٤ ـ سنن ترمذى: ٢٦٠ ـ وابن حبان: ١٨٧١ ـ سنن الدارمى: ١٣٠٧ .

الْعَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ، قَالَ: اجْتَمَعَ نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فِيْهِمْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ وَ أَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ وَ أَبُوْ أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ: دَعُوْنِي أُحَدِّثُكُمْ فَأَنَا أَعْلَمُكُمْ بِهٰذَا. قَالُوْا: فَحَدِّثْ. قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ دَخَلَ الصَّلَاةَ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ، وَقَالَ: ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ جَبْهَتَهُ وَأَنْفَهُ مِنَ الْأَرْضِ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ: هٰكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''حضرت عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چند انصاری صحابہ کرام (ایک جگہ) جمع ہوئے، ان میں حضرت سہل بن سعد ساعدی ابوحمید ساعدی، اور ابو اسید ساعدی بھی تھے۔ تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا۔ تو حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اجازت دو میں تمہیں (اس کے متعلق) بیان کرتا ہوں کیونکہ میں تم سب سے زیادہ اسے جاننے والا ہوں۔ انہوں نے کہا: تو پھر بیان کرو۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بہت اچھا وضو کیا، پھر آپ نے نماز شروع کر دی، اس طرح انہوں نے حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔ اور فرمایا: پھر آپ نے سجدہ کیا تو اپنی پیشانی اور اپنی ناک کو زمین پر اچھی طرح جما کر رکھا، اور اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھا، پھر آپ نے اپنے سر کو (سجدے سے) اٹھایا۔'' (یہ بیان سننے کے بعد) تمام صحابہ کرام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اسی طرح ہوتی تھی۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ اعضائے سجدہ سات ہیں اور سجدہ کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ ان اعضاء پر سجدہ کرے اور پیشانی اور ناک دونوں پر سجدہ کرے۔ البتہ سجدہ میں ننگی پیشانی زمین پر رکھنا واجب ہے اور پیشانی کے کچھ حصہ پر سجدہ کافی ہے۔ ناک پر سجدہ کرنا مستحب ہے اور اگر سجدہ میں ناک زمین پر نہ لگایا جائے تو بھی جائز ہے، لیکن اگر سجدہ میں فقط ناک پر سجدہ کیا جائے اور پیشانی کو چھوڑ دیا جائے تو یہ عمل ناجائز ہے۔ شافعی اور مالک کا یہی مذہب ہے ابوحنیفہ اور ابن قاسم مالکی کا موقف ہے کہ ناک اور پیشانی میں کسی ایک پر سجدہ کرنا کافی ہے اور احمد اور ابن حبیب مالکی کہتے ہیں کہ پیشانی اور ناک دونوں اعضاء پر سجدہ کرنا واجب ہے۔ اکثر علماء کہتے ہیں کہ ظاہر احادیث کی رو سے پیشانی اور ناک ایک ہی عضو ہیں۔ (شرح النووی: ٤/ ٢٠٧)

اس بارے میں امام احمد کا موقف راجح اور قرین صواب ہے۔ عبدالرحمٰن مبارک پوری کہتے ہیں: میرے نزدیک پیشانی اور ناک دونوں اعضاء پر سجدہ کرنا راجح ہے۔ (تحفة الاحوذی: ٢/ ١٠٥)

۱۸۲ ......بَابُ إِثْبَاتِ الْيَدَيْنِ مَعَ الْوَجْهِ عَلَى الْأَرْضِ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِنَ الْمُصَلِّيْ إِلٰى مَوْضِعِهِ

چہرے کے ساتھ دونوں ہاتھوں کو زمین پر خوب جمانے کا بیان حتیٰ کہ نمازی کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر پُرسکون ہو جائے

٦٣٨ـ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ ، أَنَا إِسْمَاعِيْلُ ـ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمِّهِ............

عَـنْ رِفَـاعَةَ فِي الْحَدِيْثِ الطَّوِيْلِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ صَـلّٰـى وَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِـإِعَـادَةِ الصَّلَاةِ قَالَ : ثُمَّ إِذَا أَنْتَ سَجَدْتَ فَـأَثْبِـتْ وَجْهَكَ وَيَـدَيْكَ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِنْكَ إِلٰى مَوْضِعِهِ .

''حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں یہ الفاظ مروی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو فرمایا تھا جس نے نماز پڑھی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم دیا تھا:'' پھر جب تم سجدہ کرو تو اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو خوب جماؤ، یہاں تک کہ تیرے (جسم کی ہر) ہڈی اپنی جگہ مطمئن اور پرسکون ہو جائے ۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ سجدہ میں اچھی طرح ہاتھ زمین پر جمانے چاہئیں اور یہ عمل سجدہ میں واجب ہے۔

۱۸۳ ......بَابُ السُّجُوْدِ عَلٰى إِلْيَتَيِ الْكَفِّ

ہاتھ کے دونوں الیوں پر سجدہ کرنے کا بیان

٦٣٩ـ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَـكْرٍ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، نَا عَلِيٌّ ـ يَعْنِي ابْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِيْ أَبِي ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ إِسْحَاقَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ..........

الْبَـرَاءَ ، قَـالَ: كَـانَ الـنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ عَلَى أَلْيَتَيِ الْكَفِّ .

''حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ کے انگوٹھے اور چھنگلی کی جڑ پر سجدہ کرتے تھے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ سجدہ میں سیدھے ہاتھ زمین پر لگانے چاہئیں اور ہاتھوں کے سجدہ سے مراد ہتھیلیوں کا سجدہ ہے۔

---

(٦٣٨) اسناده حسن: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه فی الركوع والسجود: ٨٦٠ـ مسند احمد: ٣٤٠/٤.

(٦٣٩) اسناده صحيح، مسند احمد: ٢٩٥،٤٩٤/٤ـ وابن حبان: ١٩١٥ـ الصحيحة: ٢٩٦٦ـ والحاكم: ٢٢٧/١ـ مجمع الزوائد: ١٢٥/٢.

۱۸۴ ...... بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

سجدوں میں دونوں ہاتھوں کو دونوں کندھوں کے برابر رکھنے کا بیان

٦٤٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا أَبُوْ عَامِرٍ ، أَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ..........

حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ ، قَالَ: اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ ، وَ أَبُوْ أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ وَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . فَقَامَ فَكَبَّرَ ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ . وَقَالَ: ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ، وَوَضَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهِ حَتّٰى فَرَغَ .

''حضرت عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ (ایک دفعہ) حضرت ابوحمید ساعدی، ابواسید ساعدی، سہل بن سعد ساعدی اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم جمع ہوئے تو حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی تو پھر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بیان کریں۔ انہوں نے فرمایا:) آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہتے۔ پھر کچھ حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا:'' پھر آپ نے سجدہ کیا تو اپنی پیشانی اور اپنی ناک کو خوب جما کر رکھا اور اپنے دونوں بازؤں کو پہلوؤں سے دور اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر رکھا، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ میں لوٹ گئی (پھر آپ اسی اطمینان وسکون کے ساتھ نماز پڑھتے رہے) حتی کہ آپ فارغ ہو گئے۔''

۱۸۵ ...... بَابُ إِبَاحَةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ حِذَاءَ الْأُذُنَيْنِ وَهٰذَا اخْتِلَافُ الْمُبَاحِ

سجدے میں دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنا جائز ہے اور یہ جائز اختلاف کی قسم سے ہے

٦٤١ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ ، فَقُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . فَرَأَيْتُهُ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، كَبَّرَ فَرَفَعَ ـ

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو میں نے (اپنے دل میں) کہا: میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو (غور سے) دیکھوں گا۔ تو میں نے آپ

(٦٤٠) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة : ٧٣٤ـ سنن ترمذی : ٢٦٠ـ البيهقی فی الكبری : ١١٢/٢.

يَـعْـنِىْ يَدَيْهِ ـ فَرَأَيْتُ إِبْهَامَيْهِ بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ . فَـذَكَـرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ . وَقَالَ: ثُمَّ هَوٰى ، فَسَـجَـدَ فَصَارَ رَأْسُهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ مِقْدَارَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ .

کو دیکھا کہ آپ نے جب نماز شروع کی تو اللہ اکبر کہا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا، تو میں نے آپ کے دونوں انگوٹھوں کو آپ کے دونوں کانوں کے برابر دیکھا۔ پھر کچھ حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر آپ جھکے اور سجدہ کیا تو آپ کا سر مبارک آپ کے ہاتھوں کے درمیان اسی مقدار میں ہو گیا جتنی مقدار اس وقت تھی جب آپ نے نماز شروع کی تھی۔ (یعنی کانوں کے برابر)''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ سجدہ میں ہاتھ کانوں یا کندھوں کے برابر ہونے چاہئیں اور بعض علماء نے ان دو روایتوں میں یوں تطبیق دی ہے کہ سجدہ میں انگوٹھوں کے کنارے کانوں کے برابر اور ہتھیلیاں کندھوں کے برابر ہونی چاہئیں۔(فقه السنة : ١/ ١٥٥)

١٨٦ ......بَابُ ضَمِّ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ فِى السُّجُوْدِ
سجدے میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھنے کا بیان

٦٤٢ـ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ ، حَدَّثَنِى الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ ـ يُعْرَفُ بِابْنِ الْخَازِنِ ـ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ............

عَـنْ عَـلْـقَـمَةَ بْـنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِىَّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ .

''حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد محترم حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنی انگلیوں کو ملا لیتے تھے۔''

١٨٧ ...... بَابُ اسْتِقْبَالِ أَطْرَافِ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْقِبْلَةِ فِى السُّجُوْدِ
سجدے میں ہاتھوں کی انگلیوں کے کناروں کو قبلہ رخ کرنے کا بیان

٦٤٣ـ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَـنِ الـلَّيْـثِ بْـنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ مُحَمَّدِ الْقُرَشِيِّ وَ يَزِيْدَ بْنِ أَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ............

(٦٤١) اسناده صحيح، سنن نسائى، كتاب التطبيق، باب مكان اليدين من السجود: ١١٠٢ـ وابو داؤد: ٧٢٦ـ ابن ماجه: ٨٦٧ـ وأحمد: ٣١٨/٤ـ ابن حبان: ١٨٦٠.

(٦٤٢) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ١٩٢٠٠ـ والحاكم: ٨٢٦ـ البيهقى فى الكبرىٰ: ١١٢/٢ـ والطبرانى فى الكبير: ١٩/٢٢ـ من طريق حارث بن عبدالله عن هشيم.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيُّ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ ، فَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتَّى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى . فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَجَلَسَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ .

''جناب محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوں۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ جب اللہ اکبر کہتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے برابر (بلند) کرتے۔ پھر جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر خوب جما کر رکھتے پھر اپنی کمر جھکا لیتے۔ پھر جب اپنا سر مبارک اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ جاتی۔ پھر جب آپ سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ نہ تو پھیلا کر رکھتے اور نہ انہیں بالکل بند کر کے رکھتے اور اپنی انگلیوں کے کناروں کو قبلہ رخ کیا۔ پھر جب آپ دو رکعتوں میں (تشہد میں) بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے۔ پھر جب آخری رکعت میں بیٹھے تو بائیں پاؤں کو آگے بڑھایا اور اپنی سرین پر بیٹھ گئے۔''

فوائد:......اس حدیث میں سجدہ کے آداب کا بیان ہے کہ سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ ہونی چاہئیں۔

(فقه السنه: ۱/ ۱۵۵)

۱۸۸ ...... بَابُ الْإِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ وَالنَّهْيِ عَنِ افْتِرَاشِ الذِّرَاعَيْنِ الْأَرْضَ

سجدہ میں اعتدال اختیار کرنے اور دونوں بازوؤں کو زمین پر بچھانے کی ممانعت کا بیان

٦٤٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ الْأَشَجُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي زِيَادِ الْقَطْوَانِيُّ ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ

---

(٦٤٣) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب سنة الجلوس فی التشهد: ٨٢٨ـ وابن حبان: ١٨٦٩ـ والبيهقی فی الكبریٰ: ١٢٨/٢ـ من طريق الليث، به.

بْنُ مُوْسٰی ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَ وَكِيْعٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِیْ سُفْيَانَ...........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ .

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اسے چاہیے کہ اعتدال (کے ساتھ سجدہ) کرے، اور اپنے بازوؤں کو درندے کی طرح نہ بچھائے۔''

٦٤٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّیْ ، أَنَا أَبِیْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِی مِسْعَرُ بْنُ كَدَامٍ الْهِلَالِیُّ عَنْ اٰدَمَ بْنِ عَلِیِّ الْبَكْرِیِّ...........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبْسُطْ ذِرَاعَيْكَ كَبَسْطِ السَّبُعِ وَادْعَمْ عَلٰى رَاحَتَيْكَ ، وَتَجَافَ عَنْ ضَبْعَيْكَ ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ سَجَدَ كُلُّ عُضْوٍ مِّنْكَ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بازوؤں کو درندے کی طرح مت پھیلاؤ اور اپنی ہتھیلیوں کو ٹکا لو اور اپنے بازوؤں کو (پہلوؤں سے دور رکھ، پس بے شک جب تم یہ کام کرلو گے تو تمہارے جسم کے تمام اعضاء سجدہ کرلیں گے۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ حالت سجدہ میں بازو پہلوؤں سے دور اور زمین سے بلند ہونے چاہئیں نیز سجدہ میں درندے کی طرح زمین پر بازو بچھانا ممنوع فعل ہے۔

۱۸۹ ...... بَابُ رَفْعِ الْعَجِيْزَةِ وَالْأِلْيَتَيْنِ فِی السُّجُوْدِ

سجدے میں سرین اٹھا کر رکھنے کا بیان

٦٤٦ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِیُّ بْنُ حَجْرٍ ، أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ...........

عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ قَالَ: وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ السُّجُوْدَ ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ بِالْأَرْضِ وَرَفَعَ عَجِيْزَتَهُ وَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .

''جناب ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ہمیں سجدہ کی کیفیت بیان کی تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور اپنی سرین اوپر اٹھائی اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح (سجدہ) کرتے ہوئے دیکھا ہے۔''

---

(٦٤٤) اسناده صحيح، سنن الترمذی، كتاب الصلاة، باب ماجاء فی الاعتدال فی السجود، رقم: ٢٧٥ـ ابن ماجه: ٩١ـ مسند احمد: ٣٠٥/٣، ٣١٥ـ من طريق وكيع، به.

(٦٤٥) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ١٩١٤ـ والحاكم: ٢٧٧/١ـ من طريق معمر بن كرام، بهـ مجمع الزوائد: ١٢٦/٢.

(٦٤٦) اسناده ضعيف: سنن النسائی، كتاب التطبيق، باب صفة السجود: ١١٠٤ـ سنن ابی داود: ٨٩٦ـ والبيهقی فی الكبرىٰ: ١١٥/٢ـ وابن شيبة: ٢٣١/١ـ من طريق نريك، به.

۱۹۰ ...... بَابُ تَرْكِ التَّمَدُّدِ فِي السُّجُوْدِ وَاسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْفَخِذَيْنِ

سجدے میں پھیلاؤ ترک کرنے اور پیٹ کو رانوں سے اٹھا کر رکھنے کے استحباب کا بیان

٦٤٧ـ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ الْيُسْرٰى بْنُ مَزِيْدٍ قَالُوْا ، حَدَّثَنَا النَّضْرُـ وَهُوَ ابْنُ شُمَيْلٍ ـ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ......

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى جَخّٰى . أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ ، نَـا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ سَمِعْتُ الْيَسرِيَّ ، يَقُوْلُ: قَالَ النَّضْرُ: جَخَّ الَّذِيْ لا يَتَمَدَّدُ فِيْ رُكُوْعِهِ وَلَا فِيْ سُجُوْدِهِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ مَنْصُوْرِ الْمَرْوَزِيَّ يَقُوْلُ ، قَالَ النَّضْرُ: وَالْعَرَبُ تَقُوْلُ: هُوَ جَخٌّ .

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے پیٹ کو رانوں او ربازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھتے تھے۔ جناب سری بیان کرتے ہیں کہ جخ اس کو کہتے ہیں کہ جو اپنے رکوع و سجود میں پھیلاؤ اختیار نہیں کرتا۔ جناب نضر فرماتے ہیں : عرب کہتے ہیں:هو جنح وہ کُبڑا ہے۔''

۱۹۱ ...... بَابُ التَّجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں بازؤں کو پہلوؤں سے دور رکھنے کا بیان

٦٤٨ـ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدٌ وَسَعْدٌ ابْنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيَانِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبِيْ ، أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ إِبْطَاهُ .

''حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو (اس قدر) کھول کر رکھتے کہ آپ کی بغلیں ظاہر ہو جاتیں۔''

٦٤٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ ، قَالُوْا ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ............

---

(٦٤٧) اسناده صحيح، سنن النسائى، كتاب التطبيق، باب صفة السجود: ١١٠٥ـ والحاكم: ٨٢٨ـ والبيهقى: ٢/١١٥ـ من طريق عن النضير بن شميل، به.

(٦٤٨) صحيح بخارى، كتاب الصلاة، باب يبدى ضبعيه ويجافى فى السجود: ٣٩٠، ٨٠٧ـ صحيح مسلم: ٤٩٥ـ سنن النسائى: ١١٠٦ـ واحمد: ٥/٣٤٥.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے (تو اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے) دور رکھتے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔''

٦٥٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ الْحَارِثِيُّ ، حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ قَالَ: هٰذَا مِمَّا كُنْتُ قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِيْ حُرَيْزٍ ، وَحَدَّثَنِيْ أَبُوْ حُرَيْزٍ ، أَنَّ قَيْسَ بْنَ أَبِيْ حَازِمٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ............

عَدِيَّ بْنَ عُمَيْرَةَ الْحَضْرَمِيَّ حَدَّثَهُ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ . أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِيْ حُرَيْزٍ بِمِثْلِهِ ، وَقَالَ: يُرٰى بَيَاضُ إِبْطِهِ .

''حضرت عدی بن عمیرہ الحضرمی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔ امام صاحب کے استاد جناب محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ کی بغل کی سفیدی نظر آتی تھی۔''

فوائد :......سجدہ کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ سجدہ میں اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھے اور وہ اپنی کہنیاں زمین سے اور اپنے پہلوؤں سے خوب بلند رکھے کہ اگر وہ بغلیں ڈھکی نہ ہوں تو بغلوں کو اندرونی حصہ واضح نظر آئے۔ سجدے کے اس ادب کے استحباب پر علماء کا اتفاق ہے اور اگر نمازی یہ طریقہ ترک کر دے وہ خطا کا مرتکب ہوگا، لیکن اس کی نماز صحیح ہوگی۔ یہ نہی تنزیہی ہے۔ علماء بیان کرتے ہیں: مذکورہ فعل کی حکمت یہ ہے کہ اس عمل میں انتہائی تواضع اور انکساری ہے۔ نیز اس طرح چہرہ اور پیشانی اچھی طرح زمین پر لگتے ہیں اور یہ سستی وکاہلی کی صورتوں سے بعید تر ہے۔ نیز سجدہ میں بازو پھیلانا کتے سے مشابہت ہے اور اس فعل سے معلوم ہوتا ہے کہ نمازی نماز میں سستی اور عدم اہتمام کا شکار ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ٣٠٨)

(٦٤٩) اسناده صحيح، والبيهقي في الكبرىٰ: ٢/ ١١٥ـ رقم: ٢٧١٠ـ والبطراني في "الصغير": ٥٤ـ وفي "الكبير" و "الأوسط" أيضا ـ كما في "المجمع": ٢/ ١٢٥ـ من طريق معمر عن منصور عن سالم بن أبي الجعد عنه، صفة الصلاة النبي ﷺ ـ مسند احمد: ٣/ ٢٩٤ـ عن عبدالرزاق، به.

(٦٥٠) اسناده صحيح، مسند احمد: ٤/ ١٩٣ـ رقم: ١٧٦٥٦ـ وصفة الصلاة النبي، ص: ٧٥١.

۱۹۲ ...... بَابُ فَتْحِ أَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ فِي السُّجُوْدِ وَالْإِسْتِقْبَالِ بِأَطْرَافِهِنَّ الْقِبْلَةَ

سجدے میں دونوں پاؤں کی انگلیوں کو کھولنے اور ان کے کناروں کو قبلہ رخ کرنے کا بیان

٦٥١ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ إِمْلَاءً ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ ....

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُهُ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا ، وَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ وَقَالَ: ثُمَّ هَوٰى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ جَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ .

''جناب محمد بن عطاء سے روایت ہے وہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں دس صحابہ کرام میں سنا، ان میں ایک حضرت ابوقتادہ بن ربعی بھی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اعتدال کے ساتھ کھڑے ہو جاتے۔'' اور حدیث کا کچھ حصہ بیان کر کے فرمایا: '' پھر آپ سجدے کے لیے زمین کی طرف جھکے پھر اللہ اکبر کہا، پھر اپنے دونوں بازوؤں کو اپنی بغلوں سے دور رکھا اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کو کھولا۔''

٦٥٢ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ زُهَيْرٍ عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ـ يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى التُّجَيْبِيَّ ـ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ............

حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيُّ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ ، فَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ ،

''جناب محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ وہ صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق گفتگو کی۔ تو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوں (میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ نے (نماز شروع کرنے کے لیے) اللہ اکبر کہا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے برابر (بلند) کیے۔

(٦٥١) اسناده صحيح، سنن الترمذى، كتاب الصلاة، باب منه ماجاء فى وصف الصلاة: ٣٠٤ـ سنن ابى داود: ٧٣٠ـ سنن ابن ماجه: ١٠٦١ـ مسند احمد: ٤/٤٢٤.

(٦٥٢) صحيح بخارى، كتاب الاذان، باب سنة الجلوس فى التشهد: ٨٢٨ـ وسنن ابو داؤد: ٧٣١.

فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مِّنْـهُ مَكَـانَهُ ، وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُـفْتَـرِشٍ وَلَا قَـابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ .

پھر جب رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر خوب جما کر رکھے ۔ پھر اپنی کمر جھکا لی۔ پھر جب اپنا سر مبارک اٹھایا تو بالکل سیدھے کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ لوٹ گئی۔ اور جب آپ نے سجدہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو نہ زیادہ پھیلا کر رکھا اور نہ بالکل بند کر کے رکھا اور اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ کیا۔''

فوائد:......مکرر ۶۴۳۔

۱۹۳...... بَابُ ضَمِّ الْفَخِذَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں دونوں رانوں کو ملا کر رکھنے کا بیان

٦٥٣۔ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، نَا أَبِيْ ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَفْتَرِشْ يَدَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ وَلْيَضُمْ فَخِذَيْهِ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اس طرح نہ بچھائے جس طرح کتا بچھاتا ہے اور اسے چاہیے کہ وہ اپنی دونوں رانوں کو ملا لے۔''

۱۹۴ ...... بَابُ ضَمِّ الْعَقِبَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں دونوں ایڑیوں کو ملانے کا بیان

٦٥٤۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ وَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِسْـحَـاقَ الْـكُـوْفِيُّ ، ۔ سَكَنَ الْفُسْطَاطَ ۔ قَالَا ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، حَدَّثَنِيْ عَمَّارَةُ بْـنُ غَـزِيَّةَ ، قَـالَ ، سَـمِـعْـتُ أَبَا النَّضْرِ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ ، قَالَتْ............

(٦٥٣) اسنـاده ضـعيف : سنـن ابى داود، كتاب الصلاة، باب صفة السجود : ٩٠١۔ البيهقى فى الكبرىٰ: ٢/ ١١٤۔ وابن حبان: ١٩١٧.

(٦٥٤) اسناده صحيح، ابن حبان: ١٩٣٣۔ والحاكم: ٣٥٢/١۔ والبيهقى: ١١٦/٢۔ من طريق سعيد بن أبي مريم، به۔ وابو داؤد: ٨٧٩.

عَائِشَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ: فَقَدتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ مَعِيَّ عَلٰى فِرَاشِى ، فَوَجَدْتُّهُ سَاجِدًا رَاصًّا عَقِبَيْهِ ، مُسْتَقْبِلًا بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَبِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ، وَبِكَ مِنْكَ ، أُثْنِى عَلَيْكَ ، لَا أَبْلُغُ كُلَّ مَا فِيْكَ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا عَائِشَةُ أَخَذَكِ شَيْطَانُكِ . فَقَالَتْ: أَمَالَكَ شَيْطَانٌ ؟ قَالَ: مَا مِنْ اٰدَمِيٍّ إِلَّا لَهُ شَيْطَانٌ . فَقُلْتُ: وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: وَأَنَا ، وَلٰكِنِّىْ دَعَوْتُ اللّٰهَ عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ .

''نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ایک رات) میں نے رسول اللہ ﷺ کو گم پایا جبکہ آپ میرے ساتھ میرے بستر پر تشریف فرما تھے۔ (میں نے آپ کو تلاش کیا تو) میں نے آپ کو سجدے کی حالت میں پایا، آپ نے اپنی ایڑیاں خوب ملائی ہوئی تھیں اور انگلیوں کے کناروں کو قبلہ رخ کیا ہوا تھا۔ میں نے آپ کو سنا کہ آپ یہ دعا مانگ رہے تھے: ((أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَبِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ، وَبِكَ مِنْكَ ، أُثْنِى عَلَيْكَ ، لَا أَبْلُغُ كُلَّ مَا فِيْكَ)) '' (اے اللہ) میں تیرے غصے اور ناراضگی سے تیری خوشنودی کی پناہ میں آتا ہوں، میں تیرے عذاب سے تیری بخشش کی پناہ میں آتا ہوں، میں تجھ سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔ میں تیری تمام خوبیوں کی حمد وثنا کرنے سے قاصر ہوں۔'' پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: اے عائشہ تجھے تیرے شیطان نے پریشان کر دیا تھا۔ تو انہوں نے دریافت کیا: کیا آپ کا شیطان نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: ہر انسان کا ایک شیطان ہے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کا بھی شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں میرا بھی ہے لیکن میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ اطاعت گزار اور فرماں بردار ہو گیا ہے۔''

۱۹۵ ......بَابُ نَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُوْدِ ، فِيْ خَبَرِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ فَوَقَعَتْ يَدِى عَلٰى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ وَهُمَا مُنْتَصِبَانِ

سجدے میں پاؤں کھڑے کرنے کا بیان، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا جبکہ آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے

٦٥٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

الْأَعْرَجِ............

عَـنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: فَقَدْتُّ رَسُـوْلَ اللّٰـهِ ﷺ ذَاتَ لَيْـلَةٍ فِـی الْـفِرَاشِ فَـجَعَلْتُ أَطْلُبُهُ بِيَدِیْ ، فَوَقَعَتْ يَدِیْ عَلٰی بَـاطِـنِ قَـدَمَيْـهِ وَهُمَا مُنْتَصِبَتَان ، فَسَمِعْتُهُ يَـقُـوْلُ: الـلّٰهُـمَّ إِنِّـیْ أَعُوْذُ بِـرَضَـاكَ مِنْ سَـخَـطِكَ ، وَأَعُـوْذُ بِـمُـعَـافَـاتِكَ مِـنْ عُـقُـوْبَتِكَ ، وَأَعُـوْذُ بِكَ مِنْكَ ، لَا أُحْصِیْ مَـدْحَكَ وَلَا ثَـنَاءً عَلَيْكَ ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر سے گم پایا تو میں نے آپ کو اپنے ہاتھ کے ساتھ ڈھونڈ نا شروع کر دیا۔ تو میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا جبکہ آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے۔ میں نے آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: ((اللّٰـهُـمَّ إِنِّـیْ أَعُـوْذُ بِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَأَعُـوْذُ بِـمُـعَـافَـاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِـنْكَ ، لَا أُحْصِیْ مَدْحَكَ وَلَا ثَنَاءً عَلَيْكَ ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ)) اے اللہ! میں تیرے غصے اور ناراضگی سے تیری رضا اور خوشنودی کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں تیری سزا اور عذاب سے تیری معافی اور بخشش کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تجھ سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔ میں تیری حمد و ثناء کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ تیری تعریف و توصیف ویسے ہی ہے جیسی تو نے اپنے لیے خود بیان فرمائی ہے۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سجدہ میں پاؤں کھڑے ہونے چاہئیں اور آپس میں اچھی طرح ملے ہونے چاہئیں۔ یہ مسنون طریقہ ہے، اس کے برعکس سجدہ میں پاؤں بچھانا اور کھلے چھوڑنا خلاف سنت ہے۔

۲۔ عورت کا مطلق چھونا ناقض وضو نہیں ہے۔

۳۔ سجدہ میں مذکورہ دعا کا اہتمام مسنون و مستحب فعل ہے۔

۱۹۶ ...... بَابُ وَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْأَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ فِی السُّجُوْدِ

سجدے میں دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھنے اور دونوں کہنیوں کو زمین سے اٹھانے کا بیان

٦٥٦ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی صَفْوَانَ الثَّقَفِیُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ - يَعْنِی ابْنَ مَهْدِیٍّ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ أَيَّادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ أَبِيْهِ............

(٦٥٥) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال فی الركوع والسجود، رقم: ٤٨٦ - سنن النسائی: ١١٠٠ - سنن ابی داود: ٨٧٧ - سنن ابن ماجة: ٣٨٤١ - مسند احمد: ٤/ ٢٠١.

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَجَدْتَّ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ .

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو (زمین پر) رکھو اور اپنی دونوں کہنیوں کو اوپر اٹھا کر رکھو۔''

٦٥٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَخِيق يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ عَمِّهِ......

عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُوْنَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ ، لَوْ أَنَّ بُهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ مِنْ تَحْتِ يَدَيْهِ مَرَّتْ . وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَصَمِّ ، وَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافٰى يَدَيْهِ حَتّٰى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَهَا مَرَّتْ .

''حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اگر بکری کا میمنا آپ کے بازوؤں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔'' جناب عبید اللہ بن عبداللہ بن الاصم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھتے حتی کہ اگر کوئی میمنا ان کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔''

٦٥٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ـيَعْنِى ابْنَ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ ـ وَهُوَ ابْنُ أَبِى الْجَعْدِ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ . قَالُوْا: وَإِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: وَإِيَّاىَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِى عَلَيْهِ حَتّٰى أَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِىْ إِلَّا بِخَيْرٍ .

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے ساتھ ایک جن ساتھی اور ایک فرشتہ ساتھی مقرر کیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کے ساتھ بھی مقرر کیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے ساتھ بھی مقرر کیا گیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی ہے، حتی کہ وہ فرمانبردار اور

(٦٥٦) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الاعتدال فى السجود و وضع الكفين على الارض: ٤٩٤ـ وابن حبان: ١٩١٣ـ مسند احمد: ٢٨٣/٤، ٢٩٤ـ من طريق عبيدالله بن اياد بن لقيط والبيهقى: ١١٣/٢ـ والطيالسى: ١٠١ـ وابو عوانة: ١٨٣/٢.

(٦٥٧) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الاعتدال فى السجود و وضع الكفين على الارض...... رقم: ٤٩٦ـ سنن ابى داود: ٨٩٨ـ سنن ابن ماجة: ٨٨٠ـ مسند احمد: ٣٣١/٦ـ والدارمى: ١٣٣٧.

(٦٥٨) صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين باب تحريش الشيطان وبعثه سراياه لفتنة الناس: ٢٨١٤ـ مسند احمد: ٣٨٥/١، ٣٩٧، ٤٠١ـ والدارمى: ٢٧٣٤ـ وابن حبان: ٦٣٨٣.

مطیع ہو گیا ہے لہٰذا وہ مجھے صرف خیر و بھلائی کا ہی مشورہ دیتا ہے۔''

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۶۴۷ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۱۹۷ ......بَابُ طُوْلِ السَّجْدَةِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرُّكُوْعِ وَبَيْنَ الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ

طویل سجدے، سجدے اور رکوع اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قیام کے درمیان برابری کا بیان

۶۵۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى..........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ: كَانَ رُكُوْعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفْعُ رَأْسِهِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَسُجُوْدِهِ وَجُلُوْسُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ .

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع، رکوع کے بعد سر اٹھانا (اور قیام کرنا) آپ کا سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً برابر ہوتا تھا۔''

۶۶۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكَرِيُّ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ..........

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، وَذَكَرَ: أَنَّهُ قَرَأَ فِي رَكْعَةٍ الْبَقَرَةَ وَالنِّسَاءَ ، ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهُ مِثْلَ قِيَامِهِ ، ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهُ مِثْلَ رُكُوْعِهِ .

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، پھر بقیہ حدیث بیان کی اور بیان کیا کہ: ''آپ نے ایک رکعت میں سورہ بقرہ اور سورہ نساء پڑھی، پھر رکوع کیا تو آپ کا رکوع آپ کے قیام کی طرح (طویل) تھا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا تو آپ کا سجدہ آپ کے رکوع کی طرح (طویل) تھا۔''

۶۶۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عُبَيْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ

(٦٥٩) صحيح بخاری، كتاب الاذان، المكث بين السجدتين: ٨٢٠۔ صحيح مسلم: ٩٩١۔ سنن ابی داود: ٨٥٢۔ مسند احمد: ٢٨٠/٤، ٢٨٥۔ والدارمی: ١٣٣٣.

(٦٦٠) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، رقم الحديث: ٧٧٢۔ سنن نسائی، رقم الحديث: ١١٣٣۔ مسند احمد: رقم الحديث: ٥/٥٨٤.

مِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى............

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ قِيَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوْعُهُ وَسُجُوْدُهُ وَجُلُوْسُهُ لَا يُدْرٰى أَيُّهُ أَفْضَلُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ، يُرِيْدُ أَفْضَلُ: أَطْوَلُ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام، آپ کا رکوع، آپ کا سجدہ، اور آپ کے قعدے میں کون سی چیز طویل ہوتی تھی یہ معلوم نہیں ہوتا تھا۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: افضل سے اطول (طویل ترین) مراد ہے۔''

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سجدہ میں اعتدال اور ٹھہراؤ طویل ہوتا تھا اور سجدہ میں ٹھونگے مارنا اور سجدہ میں بے اعتدالی اور جلد بازی مکروہ فعل ہے۔

۱۹۸ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ فِي السُّجُوْدِ

سجدوں میں کوے کی طرح ٹھونگیں مارنا منع ہے

٦٦٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى وَ أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَا، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ مَحْمُوْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ...........

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ. قَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ: فِي الْفَرَائِضِ. وَقَالَا جَمِيْعًا: وَافْتِرَاشُ السَّبُعِ وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ كَمَا يُوَطِّنُهُ الْبَعِيْرُ.

''جناب عبدالحمید بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے منع کیا ہے۔ جناب سلم بن جنادہ کہتے ہیں:'' فرض نمازوں میں (ٹھونگیں مارنا منع ہے) امام صاحب کے دونوں اساتذہ کرام جناب سلم بن جنادہ اور بندار نے کہا:'' (آپ نے) درندے کی طرح (بازو) بچھا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے، اور اونٹ کی طرح ایک ہی جگہ مقرر کرنے سے آدمی کو روکا ہے۔''

(٦٦١) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب المکث بین السجدتین، حدیث: ٨٢١۔ مسند احمد: ٤/ ٢٩٨۔ عن طریق مسعر بهذا الاسناد وانظر ما تقدم برقم: ٦١٠، ٦٥٩.

(٦٦٢) صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب صلاة من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود، حدیث: ٨٦٢۔ سنن نسائی: ١١١٣۔ سنن ابن ماجه: ١٤٢٩۔ مسند احمد: ٣/ ٤٢٨۔ صحیح ابن حبان: ٢٢٧٣۔ وسیاتی برقم: ١٣١٩.

۱۹۹ ...... بَابُ إِتْمَامِ السُّجُوْدِ وَالزَّجْرِ عَنِ انْتِقَاصِهِ وَتَسْمِيَةِ الْمُنْتَقِصِ رُكُوْعَهُ وَسُجُوْدَهُ سَارِقاً أَوْ هُوَ سَارِقٌ مِنْ صَلَاتِهِ

سجدوں کو مکمل کرنے اور اس میں کمی کرنے پر سختی کا بیان، اپنے رکوع وسجود میں کمی کرنے والے کو چور کا نام دینے یا وہ اپنی نماز کا چور ہے، کا بیان۔

٦٦٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاأَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَزَّازُ ، نَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى أَبُوْ صَالِحٍ ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ............

أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْوَأُ النَّاسِ سَرْقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، كَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ ؟ قَالَ: لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا .

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز چوری کرتا ہے۔صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا رکوع اور سجود پورا نہیں کرتا۔''

٦٦٤۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ ، فَبَصَرَ بِرَجُلٍ يُصَلِّيْ ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ اتَّقِ اللّٰهَ ، أَحْسِنْ صَلَاتَكَ . أَتَرَوْنَ إِنِّيْ لَأَرَاكُمْ ، إِنِّيْ لَأَرٰى مِنْ خَلْفِيْ كَمَا أَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ ، أَحْسِنُوْا صَلَاتَكُمْ وَأَتِمُّوْا رُكُوْعَكُمْ وَسُجُوْدَكُمْ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی ، تو ایک شخص کو آپ نے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: اے فلان! اللہ سے ڈرو، اپنی نماز کو عمدہ طریقے سے ادا کرو،تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تم کو دیکھتا نہیں ہوں، بے شک میں (تمہیں) اپنے پیچھے سے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ اپنی نمازوں کو بہترین طریقے سے ادا کرو اور اپنے رکوع وسجود کو مکمل کیا کرو۔''

---

(٦٦٣) صحيح، مسند احمد: ٥/ ٣١٠۔ مستدرك حاكم: ١/ ٢٢٩۔ سنن الدارمى: ١٣٣٤۔ السنن الكبرى للبيهقى: ٢/ ٣٥٨.

(٦٦٤) صحيح، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الامر بتحسين الصلاة واتمامها، حديث: ٤٢٣۔ وسنن نسائى: ٨٧٣۔ مختصراً من طريق سعيد بن ابى سعيد به وقد تقدم: ٤٧٤.

٦٦٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ الْأَحْنَفِ الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلامٍ الْأَسْوَدُ، نَا أَبُوْ صَالِحٍ الْأَشْعَرِيُّ............

عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَشْعَرِيِّ ، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَقَامَ يُصَلِّيْ ، فَجَعَلَ يَرْكَعُ وَيَنْقُرُ فِيْ سُجُوْدِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَرَوْنَ هٰذَا ، مَنْ مَاتَ عَلَى هٰذَا مَاتَ عَلَى غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ ، يَنْقُرُ صَلَاتَهُ كَمَا يَنْقُرُ الْغُرَابُ الدَّمَ ، إِنَّمَا مِثْلُ الَّذِيق يَرْكَعُ وَيَنْقُرُ فِيْ سُجُوْدِهِ كَالْجَائِعِ لَا يَأْكُلُ إِلَّا التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ فَمَاذَا تُغْنِيَانِ عَنْهُ ، فَأَسْبِغُوْا الْوُضُوْءَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَتِمُّوْا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ. قَالَ أَبُوْ صَالِحٍ ، فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَشْعَرِيِّ: مَنْ حَدَّثَكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؟ فَقَالَ: أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيق سُفْيَانَ وَ شَرَحْبِيْلُ بْنُ حَسْنَةَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ سَمِعُوْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''حضرت ابوعبداللہ الاشعری بیان کرتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی پھر ان کی ایک جماعت میں بیٹھ گئے۔ اسی اثناء میں ایک شخص (مسجد میں) داخل ہوا تو اس نے نماز پڑھی، تو اس نے رکوع کرنا شروع کیا اور اپنے سجدوں میں ٹھونگیں مارنے لگا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس شخص کو دیکھ رہے ہو، جو شخص اس حالت میں مر گیا تو وہ محمد ﷺ کی ملت و دین پر نہیں مرے گا۔ یہ شخص نماز میں اس طرح ٹھونگیں مار رہا ہے جیسے کوا خون کو ٹھونگیں مارتا ہے۔ بلاشبہ اس شخص کی مثال جو رکوع کرتا ہے اور اپنے سجدوں میں ٹھونگیں مارتا ہے، اس بھوکے شخص کی سی ہے جو ایک یا دو کھجوریں کھاتا ہے تو بھلا وہ اسے کیا فائدہ دیں گی؟ اس کے لیے مکمل وضو کیا کرو (خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔ رکوع اور سجود کو مکمل کیا کرو۔ ''جناب ابوصالح کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ الاشعری سے پوچھا: آپ کو یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: (مجھے یہ حدیث) سپہ سالاروں حضرت عمرو بن العاص، خالد بن الولید، یزید بن ابی سفیان اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم نے بیان کی ہے۔ ان سب نے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے۔''

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ رکوع وسجود میں اعتدال اور انہیں خوب اچھے طریقے سے ادا کرنا واجب ہے۔ نیز رکوع وسجود میں جلد بازی اور ان ارکان میں نقص صحت نماز کے خلاف ہے۔

(٦٦٥) اسناده حسن، المعجم الكبير للطبراني: ٣٧٤٨ـ الاحاد والمثاني لابن ابي عاصم: ٦٣٥ـ سنن كبرى بيهقي: ٢/ ٧٩.

۲۔ ان احادیث میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ تم رکوع وسجود کو ان کی شروط، سنن اور آداب کے ساتھ مکمل ادا کرو اور ان میں طمانیت کو کما حقہ پورا کرو۔ نیز رکوع وسجود میں طمانیت فرض ہے اور طمانیت سے مقصود یہ ہے کہ رکوع وسجود میں اعضاء ٹھیک قرار پکڑ لیں۔(فیض القدیر: ۱/ ۱۸۸)

۲۰۰ ......بَابُ إِيْجَابِ إِعَادَةِ الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُتِمُّ الْمُصَلِّي فِيهَا سُجُوْدَهُ، إِذِ الصَّلَاةُ الَّتِي لَا يُتِمُّ لِلْمُصَلِّي رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا غَيْرُ مُجْزِئَةٍ عَنْهُ

جس نماز میں نمازی سجدے کو مکمل ادا نہ کرے اسے دوبارہ پڑھنے کا بیان، کیونکہ وہ نماز جس میں نمازی رکوع وسجود مکمل نہ کرے وہ اسے کافی نہیں ہوتی

٦٦٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ، نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ جَمِيْعاً عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، أَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ............

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

''حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ نماز کافی نہیں ہوتی جس میں آدمی رکوع وسجود میں اپنی کمر سیدھی اور برابر نہیں کرتا۔''

٦٦٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَا، حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِيْ جَدِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ۔وَكَانَ أَحَدُ الْوَفْدِ۔قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَحَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنِهِ إِلٰى رَجُلٍ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، فَلَمَّا قَضٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ إِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ. هٰذَا حَدِيْثُ أَحْمَدَ بْنِ الْمِقْدَامِ.

''حضرت علی بن شیبان، جو کہ (خدمت نبوی میں حاضر ہونے والے) وفد کے رکن تھے، وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے اپنی ترچھی آنکھوں سے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع وسجود میں اپنی کمر کو برابر نہیں کر رہا تھا، پھر جب اللہ کے نبی ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت: بے شک اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع وسجود (میں اپنی کمر برابر نہیں کرتا۔'' یہ احمد بن المقدام کی حدیث ہے۔

---

(٦٦٦) اسناده صحيح۔ تقدم برقم: ٥٩١.

(٦٦٧) اسناده حسن صحيح، تقدم برقم: ٥٩٣.

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۵۹۰ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔

۲۰۱ ...... بَابُ التَّسْبِيحِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں تسبیح کا بیان

٦٦٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَّانٍ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالُوْا ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ ـ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صِلَةَ............ عَنْ حُذَيْفَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلَاثًا وَفِي سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا .

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور اپنے سجدے میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھا کرتے تھے۔''

٦٦٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَامٍ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْمُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، وَقَالَ: ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى . قَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ: عَنِ الْأَعْمَشِ .

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر بقیہ حدیث ذکر کی اور فرمایا: پھر آپ نے سجدہ کیا تو اپنے سجدے میں یہ پڑھا: ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى'' (پاک ہے میرا رب بلند شان والا)''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ رکوع وسجود میں تسبیح کہنا مشروع ہے اور شافعی مالک، ابوحنیفہ اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ رکوع وسجود میں تسبیح کہنا (یعنی رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنا سنت ہے واجب نہیں۔(نیل الاوطار: ۲/ ۲۵٤)

اس حدیث کی مزید وضاحت حدیث ۶۰۴ کے تحت ملاحظہ کریں۔

٦٧٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسَى ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ ، نَا مُوْسَى بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ عَمِّيْ إِيَّاسَ بْنَ عَامِرٍ ، يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ............

(٦٦٨) تقدم برقم: ٦٠٤. (٦٦٩) تقدم برقم: ٥٤٢.

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ: يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ ، قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: اجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ . أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَيُّوْبَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمِثْلِهِ ، وَلَمْ يَقُلْ: لَنَا .

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ ''بلند شان والے اپنے رب کے نام کی تسبیح بیان کریں'' تو نبی کریم ﷺ نے ہمیں فرمایا کہ اسے اپنے سجدے میں پڑھا کرو۔'' امام صاحب کے استاد محمد بن عیسیٰ کی سند سے مذکورہ بالا کی مانند ہی مروی ہے لیکن ان کی روایت میں ''لنا'' ہمیں فرمایا کے الفاظ نہیں ہیں۔

۲۰۲ ...... بَابُ الدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں دعا مانگنے کا بیان

٦٧١ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْفِرَاشِ فَجَعَلْتُ أَطْلُبُهُ بِيَدِيْ ، فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ وَهُمَا مُنْتَصِبَتَانِ ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ . هٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ . وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ . وَقَالَ: لَا أُحْصِيق مَدْحَكَ وَلَا ثَنَاءً عَلَيْكَ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر سے گم پایا تو میں نے اپنے ہاتھ سے آپ کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ میرا ہاتھ آپ کے تلووں پر پڑا جبکہ آپ کے دونوں قدم کھڑے تھے، میں نے آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: ((اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)) ''اے اللہ میں تیرے غصے اور ناراضگی سے تیری خوشنودی کی پناہ میں آتا ہوں، میں تیرے عذاب سے تیری بخشش و مغفرت کی پناہ میں آتا ہوں، میں تجھ سے تیری پناہ میں آتا ہوں، میں تیری ثناء کا حق ادا کرنے سے عاجز ہوں۔ تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ثنا بیان فرمائی ہے۔'' یہ جناب دورقی کی حدیث ہے۔ جناب علی بن شعیب نے عبید اللہ سے روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ بیان کیے: ''میں تیری

(٦٧٠) تقدم برقم: ٦٠٠. (٦٧١) تقدم برقم: ٧٥٥.

حمد وثناء کو شمار کرنے سے قاصر ہوں۔''

٦٧٢۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِيق بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ...........

عَـنْ أَبِـي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِهِ: اللّٰهُمَّ اغْـفِـرْ لِـي ذَنْبِي كُلَّهُ ، دِقَّهُ وَجِلَّهُ ، وَأَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سجدے میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِـيْ كُـلَّـهُ ، دِقَّـهُ وَجِلَّـهُ ، وَأَوَّلَـهُ وَاٰخِرَهُ ، وَعَلَانِيَّتَهُ وَسِرَّهُ))''اے اللہ! میرے چھوٹے اور بڑے، اگلے اور پچھلے، علانیہ اور پوشیدہ، تمام گناہ معاف فرما دے۔''

٦٧٣۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرُّبَيِّعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْـبٍ ، أَخْبَـرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ...........

عَـنْ عَلِيٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَـانَ إِذَا قَـامَ إِلَـى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ ، فَـذَكَـرَ الْحَدِيْثَ . وَقَالَ: ثُمَّ إِذَا سَجَدَ قَالَ فِـي سُـجُوْدِهِ: اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ ، وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ ، وَأَنْتَ رَبِّي ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِيْ خَلَقَهُ ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ .

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر جب آپ نے سجدہ کیا تو اپنے سجدے میں یہ دعا مانگی اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ ، وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ ، وَأَنْتَ رَبِّيق ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِيْ خَلَقَهُ ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ . ''اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی لیے مطیع و فرمانبردار ہوا، اور تو ہی میرا پروردگار ہے، میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا، اس کے

(٦٧٢) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود، حديث: ٤٨٣۔ سنن ابی داود: ٨٧٨۔ صحيح ابن حبان: ١٩٣١.

(٦٧٣) سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، حديث: ٧٦١۔ سنن ابن ماجه: ٨٦٤۔ ١٠٥٤۔ مسند احمد: ٩٣/١ من طريق ابن ابی الزناد بهذا الاسناد۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين باب صلاة النبي ﷺ ودعائه بالليل، حديث: ٧٧١۔ سنن ترمذی: ٣٤٢١۔ سنن نسائی: ١١٢٧۔ من طريق عبدالرحمن الاعرج.

کان اور آنکھیں بنائیں، بہت بابرکت ہے اللہ، بہترین
صورت میں پیدا کرنے والا۔''

فوائد:......ان احادیث الباب میں مذکورسجدہ کی دعاؤں کا اہتمام مستحب فعل ہے۔ نیز ان میں سے کسی ایک دعا کا التزام بھی تکمیل سجدہ کے لیے کافی ہے۔ نیز سجدہ میں عام طلب کا حکم ہے لیکن اس اذن کے باوجود مسنون اذکار وادعیہ کا اہتمام افضل ہے۔

۲۰۳ ......بَابُ الْقَأَمْرِ فِي الْإِجْتِهَادِ فِي الدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ ، وَمَا يُرْجٰي فِيق ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنْ إِجَابَةِ الدُّعَاءِ

فرض نماز کے سجدوں میں محنت وکوشش کے ساتھ دعا مانگنے اور اس وقت میں دعا کی قبولیت کی امید کا بیان

٦٧٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ ، فَقَالُوْا: وَأَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقُمْنَ أَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے حجرہ مبارک کا) پردہ ہٹایا جبکہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: رہے سجدے تو ان میں خوب محنت و کوشش کے ساتھ دعا کیا کرو تو یہ زیادہ لائق ہے کہ تمہاری دعائیں قبول کی جائیں۔''

فوائد:......۱۔ اس حدیث میں سجدہ میں کثرت سے دعا کرنے کی ترغیب ہے اور صحیح مسلم میں وارد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ)) ''سجدہ میں انسان اپنے رب کے قریب ترین ہوتا ہے سو (حالت سجدہ میں) کثرت سے دعا کرو۔'' (مسلم: ٤٨٢)

۲۔ سجدہ میں تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى اور دیگر ادعیہ کو ملا کر پڑھنا مستحب فعل ہے۔ اس سے سجدہ کے بارے منقول احادیث پر بہتر طریقے سے عمل ہوگا، نیز رکوع میں تعظیم اور سجدہ میں اجتہاد کا حکم جمہور علماء کے نزدیک استحباب پر محمول ہے۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۲۵۹)

۲۰۴ ...... بَابُ إِبَاحَةِ السُّجُوْدِ عَلَى الثِّيَابِ اتِّقَاءَ الْحَرِّ وَالْبُرْدِ

سخت گرمی اور شدید سردی سے بچنے کیلئے کپڑے پر سجدہ کرنا جائز ہے

(٦٧٤) تقدم مطولا برقم: ٥٤٨.

٦٧٥۔ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، قَالَا ، نَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، نَا غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَـنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ ، فَـإِذَا أَرَادَ أَحَـدُنَـا أَنْ يَّسْجُدَ بَسَطَ ثَوْبَهُ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَسَجَدَ عَلَيْهِ . وَقَالَ الصَّنْعَانِيُّ: فَـإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُّمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم شدید گرمی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، تو جب ہم میں سے کوئی شخص سجدہ کرنے کا ارادہ کرتا تو وہ اپنا کپڑا شدید گرمی کی وجہ سے بچھا لیتا اور اس پر سجدہ کر لیتا۔'' اور صنعانی کی روایت میں ہے: لہٰذا جب ہم میں سے کوئی شخص زمین پر اپنا چہرہ نہ جما سکتا تو وہ اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیتا۔''

فوائد:......١۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ گرم زمین سے بچاؤ کی خاطر کپڑے پر سجدہ کرنا جائز ہے۔

(نیل الاوطار: ١/ ٢٧٠)

٢۔ اس حدیث میں ان لوگوں کے موقف کی دلیل ہے، جو جسم پر پہنے ہوئے کپڑے کے کنارے پر سجدہ کے جواز کے قائل ہیں۔ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے لیکن شافعی رحمہ اللہ اسے جائز قرار نہیں دیتے بلکہ وہ ایسی احادیث میں تاویل کرتے ہیں کہ یہ جسم پر پہنے ہوئے کپڑوں کے علاوہ کپڑا تھا جس پر سجدہ کیا جاتا تھا۔

٦٧٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبَةَ ....

حَـدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ صَامِتٍ عَـنْ أَبِيْـهِ عَـنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِ الْـقَـأَشْهَـلِ وَعَلَيْهِ كِسَاءٌ مُلْتَفٌّ بِهِ ، يَضَعُ يَدَيْهِ ، يَقِيْهِ الْكِسَاءُ بَرْدَ الْحَصَا .

'' حضرت عبدالرحمان بن ثابت بن صامت اپنے والد بزرگوار اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبدالاشہل کی مسجد میں نماز پڑھی، آپ پر ایک چادر تھی جس میں آپ لپٹے ہوئے تھے، آپ اپنے ہاتھ اس کے اوپر رکھتے، یہ چادر آپ کو کنکریوں کی ٹھنڈک سے محفوظ کرتی تھی۔''

---

(٦٧٥) صحیح بخاری، کتاب العمل فی الصلاۃ، باب بسط الثوب فی الصلاۃ للسجود، حدیث: ١٢٠٨۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب تقدیم الظهر فی اول الوقت حدیث: ٦٢٠۔ سنن ابی داود: ٦٦٠۔ سنن ترمذی: ٥٨٤۔ سنن نسائی: ١١١٧۔ سنن ابن ماجه: ١٠٢٢

(٦٧٦) ضعیف، سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوات، باب السجود علی الثیاب فی الحروا لبرد، حدیث: ١٠٣٢۔ مسند احمد: ٤/ ٣٣٤۔ من طریق اٰخر منه۔ اس کی سند میں ابراہیم بن اسماعیل اشہلی راوی ضعیف ہے۔

٢٠٥ ...... بَابُ السُّنَّةِ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دوسجدوں کے درمیان بیٹھنے کا مسنون طریقہ

٦٧٧ـ وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ مُحَمَّدِ السُّلَمِيُّ ، نَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ الْكَتَّانِيُّ ، قَالَ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ الصَّبَاحِ الْمُسْمَعِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرِ الْمَدَنِيُّ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ سَمِعْتُ: أَبَا حُمَيْدِ السَّاعِدِيَّ فِي عَشْرَةٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . قَالُوْا: مَا كُنْتَ أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً وَلَا أَطْوَلُنَا لَهُ تَبَاعَةً . قَالَ: بَلٰى . قَالُوْا: فَاعْرِضْ . قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ ، وَاعْتَدَلَ قَائِمًا حَتّٰى يَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ، ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْكَعُ فَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ، وَلَا يَصُبُّ رَأْسَهُ وَلَا يَقْنَعُهُ ، ثُمَّ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ، حَتّٰى يُقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَسْجُدُ فَيُجَافِيْ جَنْبَيْهِ ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيُثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلِهِ الْيُمْنٰى ، ثُمَّ يَقُوْمُ

’’جناب محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دس صحابہ کرام کی موجودگی میں حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کوتم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا: نہ تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمہاری رفاقت ہم سے پرانی ہے اور نہ تم آپ کی اقتداء اور پیروی میں ہم سے زیادہ ہو۔ وہ فرماتے ہیں: کیوں نہیں (میں تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں) انہوں نے کہا: (اگر یہ بات ہے) تو پھر پیش کرو (آپ کی نماز بیان کرو) وہ فرماتے ہیں:’’رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے پھر اللہ اکبر کہتے۔ پھر آپ بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر سکون کر جاتی۔ پھر آپ قراءت کرتے، پھر دونوں ہاتھ بلند کرتے اور اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرتے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھتے، اپنے سر کو نہ اٹھا کر رکھتے اور نہ زیادہ جھکاتے (بلکہ درمیانی حال میں برابر رکھتے) پھر آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پورے

(٦٧٧) تقدم برقم: ٥٨٧.

فَيَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ يَقُوْمُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ فَيَصْنَعُ مِثْلَ مَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ .

اعتدال کے ساتھ اپنے دونوں کندھوں تک اٹھاتے۔حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ قرار پالیتی ۔ پھر آپ اللہ اکبر کہتے اور سجدہ کرتے تو اپنے دونوں بازوؤں کو دونوں پہلوؤں سے دور رکھتے، پھر آپ (سجدے سے) سر اٹھاتے تو اپنا بایاں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے اور دائیں پاؤں کی انگلیاں کھول کر رکھتے ۔ پھر آپ کھڑے ہوتے تو دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے، پھر آپ دو رکعت (کے تشہد) سے اٹھتے تو اسی طرح کرتے جیسے نماز شروع کرتے وقت کیا تھا (یعنی اللہ اکبر کہہ کر کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے ۔)''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور اس میں اعتدال سنت ہے۔اس کی مزید وضاحت حدیث ۵۹۰ کے ضمن میں ملاحظہ کریں۔

٦٧٨ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ القَأَشَجُّ ، قَالَا ، اَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يَقُوْلُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ.............

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ أَنْ تُضْجِعَ رِجْلَكَ الْيُسْرٰى ، وَتَنْصُبَ الْيُمْنٰى إِذَا جَلَسْتَ فِي الصَّلَاةِ . هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ فُضَيْلٍ . وَقَالَ الاٰخَرُوْنَ: عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ .

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک نماز میں سنت طریقہ یہ ہے کہ جب تم نماز میں بیٹھو تو اپنے بائیں پاؤں کو لٹا لو اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرلو۔''

٦٧٩ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ

(٦٧٨) اسناده صحيح، سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب كيف الجلوس فى التشهد، حديث: ٩٥٩ـ سنن نسائى: ١١٥٨ـ من طريق يحيىٰ بن سعيد بهذا الاسناد، صحيح بخارى، كتاب الاذان، باب سنة الجلوس فى التشهد، حديث: ٨٢٧ـ موطا امام مالك: ١/ ٨٩ـ من طريق عبدالله بن عبدالله بن عمر.

سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ............

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تُضْجِعَ رِجْلَكَ الْيُسْرٰى وَتَنْصُبَ الْيُمْنٰى ، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ، أَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ الزِّيَادَةُ الَّتِيْ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَا أَحْسِبُهَا مَحْفُوْظَةً ـ أَعْنِيْ قَوْلَهُ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ أَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى .

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نماز کے مسنون طریقے میں سے یہ ہے کہ تم اپنے بائیں پاؤں کو بچھالو اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھو اور فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تھے تو آپ اپنے بائیں پاؤں کو لٹا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "امام ابن عیینہ کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ میرے خیال میں ثابت نہیں کہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تھے تو آپ اپنا بایاں پاؤں لٹا لیتے تھے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے تھے۔"

٢٠٦ ......بَابُ إِبَاحَةِ الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دو سجدوں کے درمیان اقعاء کی شکل میں دونوں قدموں پر بیٹھنا جائز ہے

وَهٰذَا مِنْ جِنْسِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ ، فَجَائِزٌ أَنْ يُّقْعِي الْمُصَلِّيْ عَلَى الْقَدَمَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ، وَجَائِزٌ أَنْ يَفْتَرِشَ الْيُسْرٰى وَيَنْصُبَ الْيُمْنٰى .

یہ جائز اختلاف کی جنس سے ہے، نمازی کے لیے جائز ہے کہ وہ دو سجدوں کے درمیان اقعاء کرتے ہوئے اپنے قدموں پر بیٹھ جائے اور اس کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ بائیں پاؤں کو بچھالے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لے۔

٦٨٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ............

طَاوُسًا ، يَقُوْلُ: قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ ؟ فَقَالَ: هِيَ السُّنَّةُ . فَقُلْنَا: إِنَّا لَنَرَاهُ جُفَاءً بِالرِّجْلِ ، فَقَالَ: بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

"جناب طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اقعاء کرتے ہوئے دونوں قدموں پر بیٹھنے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے۔ ہم نے عرض کی: ہم تو اسے پاؤں پر ظلم وستم خیال کرتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: بلکہ یہ تو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔"

---

(٦٧٩) انظر الحديث السابق.

(٦٨٠) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب جواز الاقعاء على العقبين، حديث: ٥٣٦ـ سنن ترمذی: ٢٨٣ـ مسند احمد: ١/ ٣١٢ـ من طريق عبدالرزاق بهذا الاسناد؛ سنن ابی داود: ٨٤٥ـ من طريق ابن جريج به.

٦٨١ ـ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ـ وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ ـ أَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ ، نَا أَبِيْ............

عَـنِ ابْـنِ إِسْحَاقَ قَالَ ، حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَهْـلٍ مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ فِـيْ صَلَا تِـهِ إِذَا سَـجَدَ الْعَبَّاسُ بْنُ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ بنَ مَالِكِ سَاعِدٍ قَالَ: جَلَسْتُ بِسُـوْقِ الْـمَـدِيْنَةِ فِي الضُّحٰى مَعَ أَبِيْ أُسَيْدٍ مَـالِكِ بْـنِ رَبِيْعَةَ وَمَعَ أَبِيْ حُمَيْدٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُـمَا مِنْ رَهْطَةٍ مِنْ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَمَعَ أَبِيق قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رَبِعِّيٍ ، فَـقَـالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: أَنَا أَعْلَمُ بِـصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِـنْـكُـمَـا ، كُـلٌّ يَقُوْلُهَا لِصَاحِبِهِ ، فَقَالُوْا لِأَحَـدِهِـمْ ، فَـقُـمْ فَـصَـلِّ بِـنَـا حَتّٰى نَنْظُرَ أَتُصِيْبُ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ لَا ، فَقَامَ أَحَدُهُمَا فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ بَعْضَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَثْبَتَ يَـدَيْـهِ عَـلٰى رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى اطْمَأَنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَاعْتَدَلَ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ مِّنْهُ ، ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، ثُـمَّ وَقَـعَ سَـاجِـداً عَـلَى جَبِيْنِـهِ وَرَاحَتَيْـهِ وَرُكْبَتَيْـهِ وَصُدُوْرِ قَدَمَيْهِ رَاجِلًا بِيَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْـتُ بَيَـاضَ إِبْطَيْهِ مَا تَحْتَ مَنْكِبَيْهِ ، ثُمَّ ثَبَتَ حَتّٰى اطْمَئَنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ ، ثُمَّ رَفَعَ

’’جناب ابن اسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عباس بن سہل نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں بیان کیا۔ جب عباس بن سہل بن سعد بن مالک بن ساعد نے سجدہ کیا (یعنی نماز پڑھی) تو فرمایا: میں چاشت کے وقت مدینہ منورہ کے بازار میں حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھی حضرت ابوحمید اور یہ دونوں بنی ساعدہ قبیلہ سے ہیں، اور حضرت ابوقتادہ حارث بن ربعی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا اور میں سن رہا تھا، میں تم دونوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں۔ ہر ایک اپنے ساتھی سے یہی کہہ رہا تھا۔ تو انہوں نے ایک ساتھی سے کہا: تو کھڑے ہو کر ہمیں نماز پڑھایئے تا کہ ہم دیکھیں کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی نماز درست طریقے سے ادا کرتے ہیں یا نہیں؟ تو ان میں سے ایک کھڑا ہوا تو اس نے قبلہ رخ ہو کر اللہ اکبر کہا پھر قرآن مجید کا کچھ حصہ پڑھا، پھر رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر خوب جما کر رکھا۔ حتی کہ ان کی ہڈی پر سکون ہو گئی پھر انہوں نے (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتی کہ ان کی ہر ہڈی اپنی جگہ لوٹ گئی۔ پھر کہا سمع الله لمن حمده پھر وہ اپنی پیشانی، دونوں ہتھیلیوں، اپنے دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے اگلے حصے کے بل پر سجدہ ریز ہو گئے، انہوں نے دونوں بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھا حتی کہ میں نے ان کے کندھوں کے نیچے ان کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی، پھر انہوں نے سکون سے

(٦٨١) تقدم برقم: ٥٨٩.

رَأْسَهُ فَاعْتَدَلَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَصُدُوْرِ قَدَمَيْهِ، حَتّٰـى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ إِلٰى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ عَادَ لِمِثْلِ ذٰلِكَ، قَالَ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ أُخْرٰى مِثْـلَهُـا، قَـالَ، ثُـمَّ سَـلَّـمَ . فَـأَقْبَلَ عَلٰى صَـاحِبَيْهِ، فَقَالَ لَهُمَا: كَيْفَ رَأَيْتُمَا ؟ فَقَالَا لَـهُ: أَصَبْتَ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ .

سجدہ کیا حتی کہ ان کی ہر ہڈی مطمئن ہوگئی پھر انہوں نے اپنا سر اٹھایا تو اپنی دونوں ایڑیوں اور دو قدموں کے پنجوں پر سیدھے بیٹھ گئے۔ یہاں تک ان کی ہر ہڈی اپنی جگہ میں لوٹ گئی، پھر انہوں نے دوبارہ اسی طرح کیا، پھر انہوں نے کھڑے ہوکر اسی طرح دوسری رکعت پڑھی، پھر سلام پھیر دیا، پھر وہ دونوں ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے تو ان دونوں سے کہا: تمہارا کیا خیال ہے؟ تو ان دونوں نے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ کی نماز درست طریقے سے ادا کی ہے، آپ اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔''

فوائد:......دوسجدوں کے درمیان بیٹھنے کے دوطریقے مشروع ہیں:

۱۔ دوسجدوں کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھا جائے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھا جائے کہ اس کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں۔

۲۔ دوسجدوں کے درمیان اقعاء بھی مستحب ہے اور اقعاء یہ ہے کہ انسان اپنے دونوں پاؤں کھڑے رکھے اور ایڑیوں پر بیٹھ جائے۔ (فقه السنه: ۱/ ۱۵۸)

٢٠٧ ...... بَابُ طُوْلِ الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دوسجدوں کے درمیان دیر تک بیٹھے رہنے کا بیان

٦٨٢ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا............

ثَـابِـتُ الْبُـنَـانِـيُّ، قَالَ، قَالَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: إِنِّيْ لَا اٰلُوْ أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُـوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِـنَـا . قَالَ ثَابِتٌ: فَكَانَ أَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئاً لَا أَرَاكُـمْ تَـصْـنَعُوْنَهُ . كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، قَعَدَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ .

''جناب ثابت البنانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں ایسی نماز پڑھانے میں کوئی کمی و کوتاہی نہیں کروں گا جیسی نماز میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہمیں پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ جناب ثابت کہتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ (نماز میں) کچھ عمل کرتے تھے میں تمہیں وہ کرتے ہوئے نہیں دیکھتا۔ وہ جب سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تھے تو دوسجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھے حتی کہ

(٦٨٢) تقدم برقم: ٦٠٩.

کوئی کہنے والا کہتا: یقیناً وہ بھول گئے ہیں۔''

۲۰۸ ......بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ السُّجُوْدِ وَبَيْنَ الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ أَوْ مُقَارَبَةٍ مَا بَيْنَهُمَا

دونوں سجدوں اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں برابری یا (ان کی مقدار کو) قریب قریب کرنے کا بیان

٦٨٣ـ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا أَبُوْ أَحْمَدَ -يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ- نَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى............

عَـنِ الْبَـرَاءِ بْـنِ عَازِبٍ ، قَالَ: كَانَ سُجُوْدُ الـنَّبِـيِّ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوْعُهُ وَقُعُوْدُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ .

'' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ، آپ کا رکوع اور دو سجدوں کے درمیان آپ کا بیٹھنا تقریباً برابر ہوتا تھا۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دو سجدوں کے درمیان زیادہ دیر تک بیٹھنا مسنون ہے اور اس بیٹھنے میں طوالت مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے۔

۲۰۹ ...... بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دو سجدوں کے درمیان دعا مانگنے کا بیان

٦٨٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ حُذَيْفَةَ ، وَ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ............

عَـنْ حُـذَيْفَةَ ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهٖ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ: يُرِيْدُ الْـمِـائَةَ فَـجَاوَزَهَا ، فَقُلْتُ: يُرِيْدُ الْمِائَتَيْنِ فَـجَـاوَزَهَـا ، فَقُلْتُ: يَخْتِمُ ، فَخَتَمَ ، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ، ثُمَّ قَرَأَ اٰلَ عِمْرٰانَ ، ثُـمَّ رَكَـعَ قَـرِيْبًا مِمَّا قَرَأَ ، ثُمَّ رَفَعَ ، فَقَالَ: سَـمِـعَ الـلّٰـهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

'' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کی تو میں آیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو آپ نے سورہ البقرہ شروع کی تو میں نے دل (میں) کہا: آپ سو آیات تلاوت کریں گے مگر آپ آگے بڑھ گئے، پھر میں نے سوچا کہ آپ دو سو آیات پڑھیں گے، لیکن آپ اس سے بھی آگے بڑھ گئے، پھر میں نے کہا: آپ سورت ختم کریں گے، تو آپ نے سورت ختم کر لی پھر سورہ نساء شروع کر دی تو اسے بھی مکمل پڑھ لیا، پھر

(٦٨٣) تقدم برقم: ٦١٠.
(٦٨٤) تقدم برقم: ٥٤٢، ٥٤٣.

قَرِيْبًا مِمَّا رَكَعَ ، ثُمَّ سَجَدَ نَحْوًا مِمَّا رَفَعَ ، ثُمَّ رَفَعَ ، فَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ نَحْوًا مِمَّا سَجَدَ ثُمَّ سَجَدَ نَحْوًا مِمَّا رَفَعَ ، ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ . قَالَ الْأَعْمَشُ: فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ تَخْوِيْفٍ إِلَّا اسْتَعَاذَ أَوِ اسْتَجَارَ ، وَلَا اٰيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا سَأَلَ ، وَلَا اٰيَةِ -يَعْنِي تَنْزِيْهِ- إِلَّا سَبَّحَ .

آل عمران کی تلاوت فرمائی پھر آپ نے رکوع کیا جو قراءت کے برابر تھا۔ پھر (رکوع سے) سر اٹھایا تو کہا: ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' (اللہ تعالیٰ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف بیان کی، اے ہمارے رب تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں) (پھر آپ کھڑے ہو گئے) تقریبا رکوع (کی مقدار) کے برابر، پھر رکوع سے اٹھنے کے بعد قیام کے برابر سجدہ کیا، پھر آپ نے سر اٹھایا، تو یہ دعا پڑھی، رب اغفرلی اے میرے رب میری بخشش فرما'' تقریبا سجدے کے برابر (آپ دعا مانگتے رہے) پھر سجدے سے اٹھ بیٹھنے کی مقدار کے برابر دوسرا سجدہ کیا، پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے۔'' اعمش کہتے ہیں: آپ جب بھی کسی ڈرانے والی آیت کی تلاوت کرتے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے، اور جب کسی آیت رحمت کو پڑھتے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت کا سوال کرتے، اور جب کسی آیت تنزیہہ کی تلاوت کرتے تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے۔''

فوائد:......دو سجدوں کے درمیان یہ کلمات رَبِّ اغْفِرْلِيْ رَبِّ اغْفِرْلِيْ، کہنا مشروع ہیں اور ان کے تکرار کا تعین نہیں، بلکہ حسب منشا ان کا ورد جائز ہے۔

۲۱۰ ......بَابُ الْجُلُوْسِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ قَبْلَ الْقِيَامِ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَ إِلَى الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ

دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد، دوسری یا چوتھی رکعت کے لیے اٹھنے سے پہلے بیٹھنے کا بیان

۶۸۵- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا...... مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ: قَالَ: سَمِعْتُهُ فِيْ عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ ، وَقَالَ: ثُمَّ هَوٰى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا ، ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ جَافٰى

''جناب محمد بن عطاء حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کرام کی موجودگی میں فرماتے ہوئے سنا، ان میں ایک حضرت ابو قتادہ بھی تھے۔'' وہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ پھر باقی حدیث ذکر کی، فرمایا: پھر آپ سجدے کے لیے زمین کی طرف جھکے پھر کہا: اللہ اکبر، پھر اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں

(٦٨٥) تقدم برقم: ٥٨٧.

عَـضُـدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ، ثُـمَّ ثَـنٰـى رِجْلَـهُ الْيُسْـرٰى ، وَقَعَدَ عَلَيْهَا وَاعْتَـدَلَ حَتّٰـى يَـرْجِـعَ كُـلُّ عَظْمٍ مِنْـهُ إِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ هَوٰى سَاجِدًا ، وَقَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ وَقَعَدَ فَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ نَهَضَ .

سے دور رکھا اور اپنے پاؤں کی انگلیاں کھولیں ، پھر آپ نے اپنا بایاں پاؤں موڑا اور اس پر بیٹھ گئے اور اطمینان کے ساتھ بیٹھ گئے حتی کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ لوٹ گئی، پھر آپ (دوسرے) سجدے کے لیے جھکے اور اللہ اکبر کہا، پھر آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور اعتدال کے ساتھ بیٹھ گئے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پلٹ گئی پھر آپ اٹھے۔''

٦٨٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بكْرٍ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِىْ قِلَابَةَ............

عَـنْ مَـالِكِ بْـنِ الْـحُوَيْرِثِ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ ، فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا .

'' حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، تو آپ جب اپنی نماز کی وتر (طاق) رکعت میں ہوتے تو اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک آپ برابر نہ بیٹھ جاتے۔''

فوائد :......١۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جلسہ استراحت پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدہ کے بعد اگلی رکعت کے لیے اٹھنے سے قبل بیٹھنا مشروع و مسنون فعل ہے اور شافعی اور بعض محدثین کا موقف ہے۔(نیل الاوطار: ٢/ ٢٨٠)

٢۔ حدیث مالک بن حویرث ان لوگوں کے موقف کی قوی دلیل ہے، جو جلسہ استراحت کی مشروعیت کے قائل ہیں اور اس کی مشروعیت کا موقف ہی راجح ہے نیز اس بارے میں احناف کے اعتراضات نا قابل التفات ہیں۔

(تحفة الاحوذی: ٢/ ١٢١)

٢١١ ......بَابُ الْإِعْتِمَادِ عَلَى الْيَدَيْنِ عِنْدَ النُّهُوْضِ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَإِلَى الرَّابِعَةِ

دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے اٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کا سہارا لینے کا بیان

٦٨٧ـ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ............

(٦٨٦) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب من استوى قاعدا في وتر من صلا ته ثم نهض، حديث: ٨٢٣ـ سنن ابی داود: ٨٤٤ـ سنن ترمذی: ٢٨٧ـ سنن نسائی: ١١٥٣.

(٦٨٧) سنن كبرى نسائی: ٧٤٣ـ عن محمد بن بشار بهذا الاسنادـ صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب من صلى بالناس وهو لا يريد يُعَلِّمَهُمْ صلاة النبی ﷺ حديث: ٦٧٧، ٨٠٢ـ سنن ابی داود: ٨٤٢ـ سنن نسائی: ١١٥٢ـ من طريق ايوب عن ابی قلابة به.

عَـنْ أَبِـيْ قِلَابَةَ ، قَـالَ: كَـانَ مَـالِكُ بْنُ الْـحُوَيْرِثِ مَا بَيْنَنَا فَيَقُوْلُ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَصَلّٰى فِيْ غَيْرِ وَقْـتِ صَلَاةٍ ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّـانِيَةِ فِـيْ أَوَّلِ رَكْـعَةٍ اسْتَوٰى قَاعِدًا ، ثُمَّ قَـامَ وَاعْتَـمَـدَ عَلَى الْأَرْضِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

''حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بیان کروں؟ چنانچہ انہوں نے نماز کے وقت کے بغیر نماز پڑھی (اور ہمیں دکھائی) پھر جب آپ نے پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے اپنا سر اٹھایا تو سیدھے بیٹھ گئے، پھر آپ کھڑے ہوئے اور زمین پر ہاتھوں سے سہارا لیا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ایوب کی ابوقلابہ سے روایت کو کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔''

فوائد:...... دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہونے کی کیفیت کے بارے علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ جمہور علماء کے نزدیک دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے وقت پہلے ہاتھ اٹھانا اور بعد میں گھٹنے اٹھانا مستحب فعل ہے جب کہ دیگر علماء کے نزدیک پہلے ہاتھ اٹھانے سے قبل گھٹنے اٹھانے چاہئیں۔ (فقه السنه: ١/ ١٥٥)

حدیث الباب دوسرے موقف کی تائید کرتی ہے کہ دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے اٹھتے وقت ہاتھوں کا سہارا لے کر اٹھنا مشروع ہے۔ نیز مالک اور شافعی کا قول ہے کہ ہاتھوں کا سہارا لے کر اٹھنا مسنون ہے۔ (المغنی: ٢/ ٤٢٣)

۲۱۲ ...... بَابُ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ النُّهُوْضِ مِنَ الْجُلُوْسِ مَعَ الْقِيَامِ مَعًا

قعدہ سے اٹھتے وقت قیام کے ساتھ ہی اللہ اکبر کہنے کا بیان

٦٨٨ - أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، ثَنَا عَمِّيْ ، أَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ ، حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ هِلَالٍ............

عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى بَلَغَ وَلَا الضَّالِّيْنَ . فَـقَالَ: اٰمِّيْنَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمِّيْنَ ، فَلَمَّا رَكَعَ قَـالَ: اللّٰـهُ أَكْبَـرُ ، فَـلَـمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ:

''جناب نعیم المجمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی پھر ام القرآن کی تلاوت کی حتی کہ (وَلَا الضَّالِّيْنَ) پر پہنچے تو آمین کہی، تو مقتدیوں نے بھی آمین کہی، پھر جب انہوں نے رکوع کیا تو اللّٰهُ أَكْبَرُ کہا، پھر

(٦٨٨) اسناده ضعيف۔ صحيح ابن حبان: ١٧٩٧۔ من طريق عبدالله بن وهب بهذا الاسناد۔ و قد تقدم برقم: ٤٩٩۔ ابن ابی ہلال مختلط اور احمد بن عبدالرحمٰن راوی میں ضعف ہے۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ . ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ . ثُمَّ سَجَدَ ، فَلَمَّا رَفَعَ ، قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ . فَلَمَّا سَجَدَ قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ . ثُمَّ اسْتَقْبَلَ قَائِمًا مَعَ التَّكْبِيْرِ ، فَلَمَّا قَامَ مِنَ الثِّنْتَيْنِ ، قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ . فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنِّيْ لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

جب اپنا سر اٹھایا تو کہا: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، پھر اللّٰهُ أَكْبَرُ کہا، پھر سجدہ کیا، پھر جب سجدے سے سر اٹھایا تو اللّٰهُ أَكْبَرُ کہا، پھر جب دوسرا سجدہ کیا تو اللّٰهُ أَكْبَرُ کہا: پھر اللّٰهُ أَكْبَرُ کہتے ہوئے (دوسری رکعت کے لیے) قبلہ رخ کھڑے ہو گئے، پھر جب دو رکعت سے کھڑے ہوئے تو اللہ اکبر کہا، پھر جب سلام پھیرا تو کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلا شبہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ مشابہ ہوں۔‘‘

۲۱۳ ...... بَابُ سُنَّةِ الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

پہلے تشہد میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ

٦٨٩ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ـ وَهٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْعَامِرٍ ، اَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ..........

حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلِ السَّاعِدِيُّ قَالَ: اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ وَ أَبُوْ أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ وَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . وَقَالَ: جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهِ ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى ، وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى ، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ .

’’حضرت عباس بن سہل الساعدی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو حمید ساعدی، ابو اسید ساعدی، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم جمع ہوئے تو حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ پھر طویل حدیث بیان کی، اور فرمایا: آپ بیٹھے تو آپ نے اپنا بایاں پاؤں بچھا لیا اور اپنے دائیں پاؤں کے نیچے کو قبلہ رخ کیا، اور اپنا دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھا اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا اور اپنی سبابہ انگلی سے اشارہ کیا۔‘‘

فوائد: ......سبابہ، شہادت کی انگلی کو کہا جاتا ہے۔

٦٩٠ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، نَا عَاصِمُ بْنُ

(٦٨٩) تقدم برقم: ٥٨٧.

كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ ، فَقُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، وَقَالَ: وَثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى .

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو میں نے (دل میں) کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا بغور مشاہدہ ضرور کروں گا۔'' پھر بقیہ حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: ''اور آپ نے بایاں پاؤں موڑ لیا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا۔''

٦٩١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ؟ نَاهُ الْمَخْزُوْمِيُّ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى .

''حضرت وائل بن حجر بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب آپ نماز میں بیٹھے تو آپ نے اپنا بایاں پاؤں بچھایا اور اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کیا۔''

فوائد :......١۔ احادیث میں جمہور علماء کے موقف کی دلیل ہے کہ درمیانی تشہد میں افترا (یعنی بائیں پاؤں کو بچھا کر بیٹھنا اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنا) سنت ہے، ابن قیم کہتے ہیں: درمیانی تشہد میں نبی ﷺ سے اس کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ مروی نہیں ہے۔ (نیل الاوطار: ٢/ ٢٨٣)

٢۔ پہلے تشہد میں افتراشی اور آخری تشہد میں تورک (سرین پر بیٹھنا) مشروع ہے۔ (فقه السنه: ١/ ١٦١)

٢١٤ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْإِعْتِمَادِ عَلَى الْيَدِ فِي الْجُلُوْسِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بیٹھتے ہوئے ہاتھ پر ٹیک لگانا منع ہے

٦٩٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ ....

(٦٩٠) اسناده صحيح، جزء رفع اليدين للبخارى: ٧١۔ وسنن ترمذى، كتاب الصلاة، باب كيف الجلوس فى التشهد، حديث: ٢٩٢۔ سنن نسائى: ١١٠٣۔ سنن ابن ماجه: ٨١٠، ٩١٢۔ من طريق عبدالله بن ادريس بهذا الاسناد.

(٦٩١) اسناده صحيح، سنن نسائى، كتاب التطبيق، باب موضع اليدين عند الجلوس للتشهد الاول، حديث: ١١٦٠۔ مسند احمد: ٤/ ٣١٦، ٣١٧۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد، وانظر الحديث السابق.

(٦٩٢) اسناده صحيح۔ سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب كراهية الاعتماد على اليد فى الصلاة، حديث: ٩٩٢۔ مسند احمد: ٢/ ١٤٧.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يَعْتَمِدَ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی جب نماز میں بیٹھے تو وہ اپنے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگائے۔'' جناب حسین بن مہدی کی روایت میں ہے: نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی نماز میں اپنے ہاتھوں پر ٹیک لگائے۔''

٢١٥ ...... بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ الْجَلْسَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ لِلتَّشَهُّدِ

دو رکعت کے تشہد میں بیٹھنے کے بعد اٹھتے وقت رفع الیدین کرنے کا بیان

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، وَكَذٰلِكَ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ وَ خَبَرِ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے مروی روایت میں ہے کہ جب آپ دو رکعت سے کھڑے ہوتے تھے تو اللہ اکبر کہتے اور رفع الیدین کرتے۔ اوراسی طرح حضرت ابوحمید ساعدی اور عبدالحمید بن جعفر کی روایت میں مذکور ہے۔

٦٩٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ ، انَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، اور جب آپ رکوع کرنے کا ارادہ کرتے ، اور جب آپ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور جب دو رکعتوں (کے تشہد) سے اٹھتے ان تمام مواقع پر آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔''

٦٩٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ زُهَيْرٍ عَبْدُالْمَجِيْدِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْمِصْرِيُّ ، نَا شُعَيْبٌ ـ يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى التُّجِيْبِيَّ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ..........

(٦٩٣) تقدم برقم: ٤٥٦.

أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَإِذَا سَجَدَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَلَا يَفْعَلُهُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے پھر اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے برابر اٹھاتے، اور جب آپ رکوع کرتے تو اسی طرح (رفع الیدین) کرتے ، اور جب سجدہ کرتے تو اسی طرح کرتے، اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین نہیں کرتے تھے، اور جب دو رکعتوں کے (تشہد کے) بعد کھڑے ہوتے تو اسی طرح (رفع الیدین) کرتے۔''

٦٩٥۔ وَرَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ الْجذَّامِيُّ ، قَالَ ، اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ، وَقَالَ: كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ . حَدَّثَنِيهِ أَبُوْ الْيَمَنِ يَاسِيْنُ بْنُ أَبِيْ زُرَارَةَ الْمِصْرِيُّ الْقُتْبَانِيُّ............

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَكَمِ الْجُذَّامِيِّ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: سَمِعْتُ يُوْنُسَ يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ مِصْرَ ، بِعِلْمِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَوْ بِعِلْمِ مَالِكٍ ، عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ الْجُذَامِيُّ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ الْجُذَامِيُّ وَكَانَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ .

''جناب عثمان بن الحکم الجذامی اپنی سند سے امام ابن شہاب سے اسی کی مثل بیان کرتے ہیں۔ اور فرمایا: آپ نے اللہ اکبر کہا اور اپنے دونوں کندھوں کے برابر دونوں ہاتھ بلند کیے۔ ''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مصر میں سب سے پہلے ابن جریج یا مالک رحمہ اللہ کا علم لے کر جناب عثمان بن الحکم الجذامی آئے ہیں۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں نے احمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم برقی کو فرماتے ہوئے سنا: ہمیں ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں: مجھے عثمان بن الحکم الجذامی نے حدیث بیان کی اور وہ بہترین لوگوں میں سے تھے۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ تشہد اول سے اٹھتے وقت رفع الیدین مستحب فعل ہے۔ اس کی مزید وضاحت حدیث ۴۵٦ کے تحت ملاحظہ کریں۔۲۔ سجدوں میں رفع الیدین مشروع نہیں ہے۔

۲۱٦ ...... بَابُ إِدْخَالِ الْقَدَمِ الْيُسْرٰى بَيْنَ الْفَخِذِ الْيُمْنٰى وَالسَّاقِ فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں بیٹھتے وقت بائیں قدم کو دائیں ران اور پنڈلی کے درمیان داخل کرنے کا بیان

(٦٩٤) صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث : ٧٣٨۔ بهذا اللفظ.

(٦٩٥) اسناده جيد، انظر السابق.

٦٩٦۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ ....

حَـدَّثَـنِـىْ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِي الـصَّلَاةِ جَـعَـلَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى بَيْنَ فَخِذِهِ وَسَـاقِـهِ ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْـرٰى ، وَوَضَـعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ . وَأَشَارَ عَبْدُالْوَاحِدِ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ .

''جناب عامر بن عبداللہ بن الزبیر اپنے والدمحترم سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب نماز میں (تشہد) بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں کو اپنی ران اور پنڈلی کے درمیان کر لیتے، اور اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھتے اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے۔'' عبدالواحد نے اپنی سبابہ انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

فوائد:......ا۔ رسول اللہ ﷺ کا تشہد میں بیٹھنے کا عام معمول یہ تھا کہ آپ ﷺ پہلے تشہد میں بایاں پاؤں پھیلا کر اس پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور آخری تشہد میں تورک کرتے، بائیں پاؤں دائیں ٹانگ کے نیچے سے نکال کر بائیں سرین پر بیٹھتے تھے۔ لیکن اس حدیث میں تشہد میں بیٹھنے کا ایک تیسرا طریقہ ہے کہ بائیں پاؤں کو دائیں پنڈلی اور ران کے درمیان داخل کیا جائے اور دایاں پاؤں باہر کی طرف بچھایا جائے۔ یہ طریقہ بھی مسنون ہے۔

۲۔ تشہد میں دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھنا مستحب ہے اور دوران تشہد انگشت شہادت کو مسلسل حرکت دینا بھی مستحب فعل ہے۔

۲۱۷ ...... بَابُ وَضْعِ الْفَخِذِ الْيُمْنٰى عَلَى الْفَخِذِ الْيُسْرٰى فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں بیٹھتے وقت دائیں ران کو بائیں ران پر رکھنے کا بیان

٦٩٧۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَـنْ وَائِـلِ بْـنِ حُـجْـرٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَـكَبَّـرَ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، وَحِيْنَ أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ جب نماز میں داخل ہوئے تو آپ نے اللہ اکبر کہا اور رفع الیدین کی۔ اور جب

(٦٩٦) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب صفة الجلوس في الصلاة، حديث: ٥٧٩۔ سنن ابى داود: ٩٧٥۔ من طريق عبدالواحد بهذا الاسناد، سنن نسائى: ١٢٧٦.

(٦٩٧) اسناده صحيح۔ مسند احمد: ٤/ ٣١٦۔ عن محمد بن جعفر بهذا الاسناد، جزء رفع اليدين للبخارى: ٢٦۔ من طريق شعبة، صحيح ابن حبان: ١٩٤٣.

، وَحِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ وَجَافٰى - يَعْنِيْ فِي السُّجُوْدِ - وَفَرَشَ فَخِذَهُ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ - يَعْنِيْ فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ - . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: قَوْلُهُ وَفَرَّشَ فَخِذَهُ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَعْنِيْ فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ: وَفَرَشَ فَخِذَهُ الْيُسْرٰى يُرِيْدُ لِلْيُمْنٰى . أَيْ فَرَشَ فَخِذَهُ الْيُسْرٰى لِيَضَعَ فَخِذَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى كَخَبَرِ اٰدَمَ بْنِ أَبِيْ إِيَاسٍ: وَضَعَ فَخِذَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى .

رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو رفع الیدین کی، اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین کی، سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ (زمین پر) رکھے اور بازوؤں کو پہلوؤں سے دور کیا، اور اپنی بائیں ران کو بچھایا، اور اپنی سبابہ انگلی سے اشارہ کیا یعنی تشہد میں بیٹھ کر۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: ان کا یہ فرمان 'اپنی بائیں ران کو بچھایا' اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ بائیں ران کو دائیں ران کے لیے بچھایا۔ میرے والد نے اپنی بائیں ران کو بچھایا تاکہ اپنی دائیں ران کو بائیں ران پر رکھیں۔ جیسا کہ آدم بن ابی ایاس کی روایت میں ہے کہ: ''آپ نے اپنی دائیں ران کو اپنی بائیں ران پر رکھا۔''

٦٩٨ - أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرِ الْحَضْرَمِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ كَبَّرَ ، وَحِيْنَ رَكَعَ ، وَحِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ، وَقَالَ حِيْنَ سَجَدَ: هٰكَذَا ، وَجَافٰى يَدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ ، وَوَضَعَ فَخِذَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى . وَقَالَ: هٰكَذَا . وَنَصَبَ وَهْبٌ السَّبَّابَةَ وَعَقَدَ بِالْوُسْطٰى . وَأَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى أَيْضًا بِسَبَّابَتِهِ وَحَلَّقَ بِالْوُسْطٰى وَالْإِبْهَامِ وَعَقَدَ بِالْوُسْطٰى . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ وَوَضَعَ فَخِذَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى ، يُرِيْدُ فِي التَّشَهُّدِ .

''حضرت وائل بن حجر الحضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ اکبر کہا تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھایا (تو رفع الیدین کی) اور جب سجدہ کیا تو فرمایا: اس طرح سے، اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی بغلوں سے دور کیا، اور اپنی دائیں ران کو اپنی بائیں ران پر رکھا، اور فرمایا: اس طرح سے (رکھا کرو)'' جناب وہب نے اپنی شہادت کی انگلی کو کھڑا کیا اور درمیان انگلی سے گرہ لگائی۔ جناب محمد بن یحییٰ نے بھی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا، درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ حلقہ بنایا اور درمیانی انگلی کے ساتھ گرہ لگائی۔''

(٦٩٨) انظر الحديث السابق.

٦٩٩ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ: التَّحِيَّةَ ، وَكَـانَ يَـفْـرُشُ رِجْلَـهُ الْيُسْـرٰى تَحْـتَ الْيُمْنٰى .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہر) دو رکعت میں تشہد بیٹھتے تھے اور آپ اپنی دائیں ٹانگ کو بائیں ٹانگ کے نیچے بچھاتے تھے۔''

فوائد :......ان احادیث میں تشہد اول میں بیٹھنے کا طریقہ بیان ہوا ہے کہ تشہد اول میں بایاں پاؤں بچھا کر دائیں ٹانگ کے نیچے داخل کرنا اور دایاں پاؤں زمین پر کھڑا رکھنا مسنون ہے۔ نیز حافظ ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے ان احادیث جو استدلال کیا کہ تشہد میں دائیں ران بائیں ران پر رکھنا جائز ہے ایک تو عقلاً محال ہے کہ ایسا ناممکن ہے۔ دوسرا وائل بن حجر رحمہ اللہ سے مروی تمام روایات میں وَضَـعَ فَـخِـذَهُ الْيُمْنٰى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دائیں ران بائیں ران پر رکھی) کے بجائے وَوَضَـعَ يَـدَهُ الْيُسْرٰى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى . آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا) کے الفاظ ہیں۔ لہٰذا ابن خزیمہ کا یہ استدلال ان الفاظ کے شذوذ کی وجہ سے درست نہیں۔

٢١٨ ...... بَابُ السُّنَّةِ فِي الْجُلُوْسِ فِي الرَّكْعَةِ الَّتِيْ يُسَلَّمُ فِيْهَا

جس رکعت میں سلام پھیرا جاتا ہے اس میں بیٹھنے کے مسنون طریقے کا بیان

٧٠٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ ......

حَـدَّثَـنِـي مُـحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدِ السَّـاعِـدِيِّ ، قَـالَ: سَـمِـعْتُهُ فِي عَشْرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَـدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِيْ تَـنْـقَـضِيَ فِيْهَا الصَّلَاةُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَـعَـدَ عَـلٰى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ . وَفِيْ

''جناب محمد بن عطاء حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں دس صحابہ کرام کی موجودگی میں فرماتے ہوئے سنا، ان میں ایک حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس رکعت میں ہوتے جس میں نماز پوری ہو جاتی ہے تو آپ اپنی بائیں ٹانگ (بائیں قدم) کو پیچھے کرتے اور تورک کرتے

---

(٦٩٩) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يجمع صفة الصلاة، حديث: ٤٩٨ ـ سنن ابى داود: ٧٨٣ـ سنن ابن ماجه: ٨٩٣ـ مسند احمد: ٦/ ٣١ـ من طريق حسين المعلم بهذا الاسناد.

(٧٠٠) تقدم برقم: ٥٨٧.

خَبَرِ أَبِیْ عَاصِمٍ: أَخَّرَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَجَلَسَ عَلَی شِقِّهِ الْأَیْسَرِ مُتَوَرِّكاً . وَفِیْ خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ: فَإِذَا جَلَسَ فِی الرَّابِعَةِ أَخَّرَ رِجْلَیْهِ فَجَلَسَ عَلَی وَرِكِهٖ . هٰذَا فِیْ خَبَرِ یَحْیَی بْنِ أَیُّوْبَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ أَبِیْ حَبِیْبٍ . وَقَالَ اللَّیْثُ فِیْ خَبَرِهٖ: عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِیْ هِلَالٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ أَبِی حَبِیْبٍ وَ یَزِیْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ: إِذَا جَلَسَ فِی الرَّكْعَةِ الْأَخِیْرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْأُخْرٰی وَقَعَدَ عَلٰی مَقْعَدَتِهٖ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ فِیْ غَیْرِ هٰذَا الْبَابِ .

ہوئے اپنے پہلو میں بیٹھ جاتے پھر سلام پھیرتے۔'' ابو عاصم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: آپ نے اپنا بایاں پاؤں پیچھے کیا اور تو رک کرتے ہوئے اپنے بائیں پہلو میں بیٹھ گئے۔'' جناب محمد بن عمرو بن حلحلہ کی حضرت محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت میں یہ الفاظ ہیں:''پھر جب آپ چوتھی رکعت میں بیٹھے تو اپنے دونوں پاؤں باہر نکال کر اپنی سرین پر بیٹھ گئے۔'' اور یزید بن ابی حبیب اور یزید بن محمد کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:'' جب آپ آخری رکعت میں بیٹھے تو بائیں پاؤں کو باہر نکالا اور دوسرے کو کھڑا کیا اور اپنی سرین پر بیٹھ گئے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:'' میں نے یہ احادیث اس باب کے علاوہ باب میں بیان کر دی ہے۔''

٧٠١ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدِ الْجَوْهَرِیُّ ، نَا یَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِیْهِ............

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَجْلِسُ فِیْ اٰخِرِ صَلَاتِهٖ عَلٰی وَرِكِهِ الْیُسْرٰی .

'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کے آخر میں اپنی بائیں سرین پر بیٹھتے تھے۔''

٧٠٢ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْقِطْعِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰی ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِیْهِ ، أَنَا............

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِی

'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز میں تشہد پڑھنا سکھایا۔ (جناب

(٧٠١) اسناده حسن، مسند احمد: ١/ ٤٥٩ـ معجم كبير طبرانی، مجمع الزوائد: ٢/ ١٤٠.

(٧٠٢) اسناده حسن، مسند احمد: ١/ ٤٥٩ـ معجم كبير طبرانی: ١٠/ ٥٣ـ من طريق محمد بن اسحق، به۔ مجمع الزوائد: ٢/ ١٤٠.

الصَّلَاةِ . قَالَ: كُنَّا نَحْفَظُهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، كَمَا نَحْفَظُ حُرُوْفَ الْقُرْاٰنِ الْوَاوَ وَالْأَلِفَ ، فَإِذَا جَلَسَ عَلٰى وَرِكِهِ الْيُسْرٰى قَالَ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، ثُمَّ يَدْعُوْا لِنَفْسِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَنْصَرِفُ .

اسود) فرماتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسے اسی طرح یاد کرتے تھے جیسے قرآن مجید کے حروف واؤ اور الف کو یاد کرتے تھے۔ پس جب آپ اپنی بائیں سرین پر بیٹھتے تو پڑھتے: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . ''تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکات آپ پر نازل ہوں، ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' پھر آپ اپنے لیے دعا مانگتے، پھر سلام پھیرتے اور نماز سے فارغ ہو جاتے۔''

فوائد :......ا۔ یہ احادیث آخری قعدہ میں تورک بایاں پاؤں دائیں ٹانگ کے نیچے سے نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا مسنون ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں، (یہ احادیث) مذہب شافعی کی قوی دلیل ہیں کہ پہلے تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ آخری تشہد میں بیٹھنے کی ہیئت سے مختلف ہے۔ (تحفة الاحوذی: ۲/ ۱۵۱)

۲۔ یہ احادیث تشہد اول اور تشہد اخیر میں فرق کی صریح دلیل ہیں۔ شافعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: تورک اور افتراش کے بارے مروی روایات مطلق ہیں، ان میں یہ صراحت نہیں کہ بیٹھنے کا یہ طریقہ دونوں تشہدوں میں مشروع ہے یا ایک میں، البتہ ابوحمید ساعدی اور ان کے رفقاء صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس امر کی وضاحت کی ہے کہ افتراش تشہد اول اور تورک تشہد اخیر میں مشروع ہے۔ اور ان روایات میں مجمل روایات کا بیان ہے۔ لہٰذا مجمل روایات کو ان روایات پر محمول کیا جائے گا۔ (شرح النووی: ۵/ ۸۰)

۲۱۹ ...... بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَفِي الْجَلْسَةِ الْأَخِيْرَةِ

دو رکعت کے بعد اور جلسہ اخیر (آخری رکعت) میں تشہد پڑھنے کا بیان

۷۰۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَيَحْيٰى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَا ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى ، نَا الْأَعْمَشُ ،

نَـا شَـقِيْـقٌ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، ح وَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، حَـدَّثَـنَـا ابْـنُ فُـضَيْلٍ ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ وَابْنُ إِدْرِيْسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْـمَـشِ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ حُصَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يُوْنُسَ ، حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ............

عَـنْ عَبْـدِالـلّٰـهِ ، قَـالَ: كُـنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِـي التَّشَهُّدِ ، قُلْنَا السَّلَامُ عَـلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهٖ ، السَّلَامُ عَلٰى فُـلَانٍ وَفُـلَانٍ ، فَـقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْلُوْا السَّلَامُ عَـلَـى الـلّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ ، وَلٰـكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِـلّٰـهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَـا الـنَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ، السَّلَامُ عَـلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ . فَإِنَّكُمْ إِذْ قُـلْتُـمْ ذٰلِكَ أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ . أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَـدُ أَنَّ مُـحَـمَّـدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُـهٗ . ثُمَّ لِيَتَـخَيَّـرْ أَحَـدُكُـمْ مِـنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهٗ إِلَيْهِ فَـلْيَـدْعُ بِـهٖ . هٰـذَا لَـفْـظُ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ . وَانْتَهٰـى حَـدِيْـثُ ابْنُ فُضَيْلٍ وَ عَبْثَرٍ وَ ابْنِ إِدْرِيْـسَ عِـنْدَ قَوْلِهٖ: وَرَسُوْلُهٗ . وَلَمْ يَقُوْلُوْا: ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ إِلٰى اٰخِرِهٖ .

’’حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تشہد میں بیٹھتے تو ہم کہتے: اللہ تعالیٰ پر اس کے بندوں کی طرف سے سلام ہو، فلاں فلاں شخص پر سلام ہو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس طرح مت کہو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہیں۔ لیکن جب تم میں سے کوئی شخص بیٹھے تو یوں کہے: تمام زبانی ، جسمانی او مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں، اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو، کیونکہ تم جب یہ کلمات کہہ لوگے تو آسمان و زمین میں موجود تمام نیک بندوں کو سلام پہنچ جائے گا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔‘‘ پھر تم سے کسی شخص کو جو دعا پسند ہو اسے چن کر اس کے ساتھ وہ دعا مانگ لے۔ یہ بندار کی حدیث ہے، جبکہ ابن فضیل عبثر اور ابن ادریس کی حدیث ’’ورسولہ‘‘ (اور اس کے رسول ہیں) پر ختم ہوگئی تھی۔ انہوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے کہ ’’پھر تم میں سے کوئی شخص اپنی پسندیدہ دعا اختیار کر کے مانگ لے۔‘‘

٧٠٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ حُصَيْنٍ ، حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ ، نَا حُصَيْنٌ ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ

(٧٠٣) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب ما يتخير من الدعاء بعد التشهد، حديث: ٨٣٥ـ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد فی الصلاة، حديث: ٤٠٢ـ سنن ابی داود: ٩٦٨ـ سنن نسائی: ١٢٧٨ـ سنن ابن ماجه: ٨٩٩ـ مسند احمد: ١/ ٣٨٢ـ من طريق الاعمش بهذا الاسناد.

جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ ، ح حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَيْضاً ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي وَائِلٍ......

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰهِ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ فِـى التَّشَهُّـدِ . وَحَدِيْثُ الْأَعْمَشِ إِلٰـى قَـوْلِـهٖ: وَرَسُـوْلُـهُ ، وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ: ثُمَّ يَتَخَيَّرُ فِي الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ .

’’حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کے بارے میں روایت بیان کرتے ہیں ۔ جناب اعمش کی روایت ”ورسـولہ“ تک ہے اور منصور کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، پھر وہ جو دعا چاہے مانگ لے۔‘‘

٧٠٥ـ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، نَا شُعَيْبٌ ـ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ ـ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ طَاوُسٍ ....

عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُـعَـلِّـمُـنَا الْقُرْاٰنَ ، وَكَانَ يَقُوْلُ: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ ، سَلَامٌ عَـلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، سَلَامٌ عَـلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، أَشْهَـدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ .

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اسی طرح (اہتمام کے ساتھ) سکھاتے تھے جیسے قرآن مجید (پورے اہتمام کے ساتھ) سکھاتے تھے۔ آپ (تشہد کے الفاظ یوں) فرماتے تھے: التَّـحِيَّـاتُ الْـمُـبَارَكَـاتُ الـصَّـلَـوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ ، سَلَامٌ عَـلَيْكَ أَيُّهَـا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، سَلَامٌ عَـلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ . ”تمام بابرکت قولی ، جسمانی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔‘‘

---

(٧٠٤) صحيح بخاری، كتاب العمل في الصلاة، باب من سمى قوما او سلم في الصلاة، حديث: ١٢٠٢ـ من طريق حصين وحديث: ٧٣٨١ـ من طريق المغيرة وحديث: ٦٣٢٨ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، حديث: ٤٠٢ـ من طريق جرير بهذا الاسناد.

(٧٠٥) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، حديث: ٤٠٣ـ سنن ابی داود: ٩٧٤ـ سنن ترمذی: ٢٩٠ـ سنن نسائی: ١١٧٥ـ سنن ابن ماجه: ٩٠٠ـ مسند احمد: ٢٩٢/١.

فوائد:......۱۔ نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ تشہد سنت ہے یا واجب ہے۔ چنانچہ شافعی اور بعض علماء کا مذہب ہے کہ پہلا تشہد سنت اور دوسرا تشہد واجب ہے۔ جمہور محدثین کا موقف ہے کہ دونوں تشہد واجب ہیں۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں: تشہد اول واجب اور تشہد ثانی فرض ہے۔ اور ابوحنیفہ، مالک اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ دونوں تشہد سنت ہیں۔ (شرح النووی: ٤/ ١١٥) اس بارے راجح موقف جمہور محدثین کا ہے۔

۲۔ سلام پھیرنے سے قبل تشہد کے آخر میں دعا کرنا مستحب فعل ہے اور حسبِ منشا دنیاوی و اخروی امور کی بہتری کے بارے میں کوئی بھی دعا کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہو، شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: سلام پھیرنے سے قبل قرآن وسنت میں وارد ادعیہ میں ماثور ہیں۔

(شرح النووی: ٤/ ١١٦)

۲۲۰ ...... بَابُ إِخْفَاءِ التَّشَهُّدِ وَتَرْكِ الْجَهْرِ بِهِ

تشہد آہستہ آواز سے پڑھنے اور بلند آواز سے نہ پڑھنے کا بیان

٧٠٦۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ.............

عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تُخْفِيَ التَّشَهُّدَ.

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ تو تشہد کو آہستہ آواز کے ساتھ پڑھے۔"

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ تشہد آہستہ آواز میں پڑھنا مشروع ہے۔

٧٠٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا حَفْصٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ ۔ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ............

عَـنْ عَـائِشَةَ ، قَـالَتْ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي التَّشَهُّدِ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ .

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہ آیت تشہد کے بارے میں نازل ہوئی ہے: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ (١٧ : ١١٠) "اور اپنی نماز کو نہ بلند آواز سے پڑھیں نہ بالکل پست آواز سے۔"

(٧٠٦) اسناده حسن، سنن ابی داؤد، كتاب الصلاة، باب اخفاء التشهد، حديث: ٩٨٦۔ سنن ترمذی: ٢٩١۔ مستدرك حاكم: ١/ ٢٣٠.

(٧٠٧) اسناده صحيح، مستدرك حاكم: ١/ ٢٣٠۔ وتفسير ابن جرير: ٨/ ١٦٥۔ بهذا اللفظ، صحيح بخاری، كتاب التفسير، سورة بنی اسرائيل، باب (ولا تجهر بصلاتك......) حديث: ٤٧٢٣، ٧٥٢٦۔ صحيح مسلم: ٤٤٧۔ وفيهما نزلت فی الدعاء.

۲۱ ۲ ...... بَابُ الْإِقْتِصَارِ فِي الْجَلْسَةِ الْأُوْلٰى عَلَى التَّشَهُّدِ وَتَرْكِ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

جلسہ اولیٰ میں صرف تشہد پڑھنے اور پہلے تشہد کے بعد دعا نہ مانگنے کا بیان

۷۰۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا.................. أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ۔ وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ ۔ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ ، وَحَدَّثَنِيْ عَنْ تَشَهُّدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ وَسَطِ الصَّلَاةِ وَفِيْ اٰخِرِهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: وَكُنَّا نَحْفَظُهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كَمَا نَحْفَظُ حُرُوْفَ الْقُرْاٰنِ حِيْنَ ، أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَهُ إِيَّاهُ ، قَالَ ، فَكَانَ يَقُوْلُ ۔ إِذَا جَلَسَ فِيْ وَسَطِ الصَّلَاةِ وَفِيْ اٰخِرِهَا عَلٰى وَرِكِهِ الْيُسْرٰى: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، قَالَ: ثُمَّ إِذَا كَانَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ نَهَضَ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِهِ ، وَإِنْ كَانَ فِي اٰخِرِهَا دَعَا بَعْدَ تَشَهُّدِهِ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ أَن يَّدْعُوَ ثُمَّ يُسَلِّمُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ وَفِيْ اٰخِرِهَا عَلٰى وَرِكِهِ الْيُسْرٰى ، إِنَّمَا كَانَ يَجْلِسُهَا فِيْ اٰخِرِ صَلَاتِهِ لَا فِيْ وَسَطِ صَلَاتِهِ ، وَفِيْ اٰخِرِهَا كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلٰى

''جناب ازہر ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے نماز کے درمیان میں اور آخر میں تشہد کے بارے میں بیان کیا، جناب عبدالرحمان بن الاسود بن یزید نخعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تشہد کے کلمات (اسی اہتمام کے ساتھ) یاد کرتے تھے جیسے قرآن مجید کے کلمات سیکھتے اور یاد کرتے تھے، جب انہوں نے ہمیں بتایا کہ یہ کلمات انہیں خود رسول اللہ ﷺ نے سکھائے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: چنانچہ وہ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) جب نماز کے درمیان اور نماز کے آخر میں اپنی بائیں سرین پر بیٹھتے تو یہ کلمات پڑھتے:((التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ)) ''تمام زبانی، جسمانی اور مالی عبادت اللہ کے لیے ہیں۔ نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں ہوں اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔'' وہ فرماتے ہیں: پھر اگر وہ نماز کے درمیان میں ہوتے تو تشہد سے فارغ ہونے کے

(۷۰۸) اسناده حسن، تقدم برقم: ۷۰۱، ۷۰۲.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ .

بعد کھڑے ہو جاتے، اور اگر نماز کے آخر میں ہوتے تو تشہد کے بعد جو اللہ چاہتا دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان کا یہ فرمان اور نماز کے آخر میں اپنی بائیں سرین پر بیٹھتے تھے۔'' اس طرح تو وہ نماز کے آخر میں بیٹھتے تھے نہ کہ درمیانی (تشہد کے وقت)''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ تشہد اول واجب ہے۔ البتہ تشہد اول میں صرف تشہد پر اکتفا کرنا اور تشہد کے آخر پر مسنون ادعیہ کا اہتمام نہ کرنا بھی جائز ہے البتہ ادعیہ کا اہتمام مستحب عمل ہے۔

۲۲۲ ......بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا بیان

۷۰۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ الْقُرَشِيُّ ، حَدَّثَنَا عَمِّيْ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هَانِيءٍ أَنَّ أَبَا عَلِيِّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ............

فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ ، يَقُوْلُ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلَاةٍ لَّمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَجَّلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ . ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعَ رَجُلًا يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ أُدْعُ تُجَبْ ، وَسَلْ تُعْطَ .

'' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا جس نے نہ تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی تھی اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نمازی تم نے جلد بازی کی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (دعا مانگنا) سکھایا۔ اور آپ نے ایک شخص کو سنا جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! دعا مانگو، (تمہاری دعا) قبول ہو جائے گی، اور (اللہ سے) سوال کرو، تمہیں عطا کیا جائے گا۔''

۷۱۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ بْنِ الْحُجَّاجْ بْنِ هَارُوْنَ الْمُقْرِئُ ، نَا أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ أَبِيْ هَانِئٍ عَنْ أَبِيْ عَلِيٍّ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ الْجُنْبِيِّ............

(۷۰۹) حسن، سنن نسائی، کتاب السهو، باب التمجيد والصلاة على النبی ﷺ فی الصلاة، حديث: ۱۲۸٤۔ معجم كبير طبرانی: ۱۸/ ۳۰۹۔ وكتاب الدعاء له: ۹۰۔ من طريق عبدالله بن وهب بهذا الاسناد وانظر الحديث الآتی.

(۷۱۰) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الوتر، باب الدعاء، حديث: ۱٤۸۱۔ سنن ترمذی: ۳٤۷۷۔ مسند احمد: ٦/ ۱۸۔ من طريق ابی عبدالرحمن المقرئ عن حيوة بن شريح عن ابی هانی بهذا الاسناده، وانظر الحديث السابق.

عَـنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ الأَنْصَارِيّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰى رَجُلًا يُـصَـلِّي لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ وَلَـمْ يُـمَـجِّدْهُ ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَانْـصَـرَفَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّمَ: عَجَّلَ هٰذَا . فَدَعَاهُ وَقَالَ لَهُ وَلِـغَيْـرِهٖ: إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَمْجِيْدِ رَبِّـهٖ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا شَاءَ .

'' حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا، اس نے نہ تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور بزرگی بیان کی اور نہ نبی کریم ﷺ پر درور بھیجا اور پھر وہ نماز سے فارغ ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی نے جلدی کی ہے۔'' پھر آپ نے اسے بلایا اور اسے اور دیگر لوگوں سے کوفرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ ابتدا میں اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور حمد و ثناء بیان کرے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے پھر جو چاہے دعا مانگے۔''

فوائد:......نمازی کے لیے تشہد میں نبی ﷺ پر درود بھیجنا مسنون ہے۔

٢٢٣...... بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درور پڑھنے کی کیفیت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سُئِلَ: قَدْ عَلِمْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ ، وَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ فِي التَّشَهُّدِ ؟

اور اس دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا تھا کہ آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ ہمیں معلوم ہو گیا ہے، اور تشہد میں آپ پر درور بھیجنے کا طریقہ کیا ہے؟

٧١١۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ الْأَزْهَرِ ۔ وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهٖ ۔ نَا يَعْقُوْبُ ، نَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْـحَـاقَ ، قَالَ ، وَحَدَّثَنِيْ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ صَلّٰى عَلَيْهِ فِيْ صَلَاتِهٖ ، مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ............

عَـنْ أَبِـيْ مَسْـعُـوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: أَقْبَـلَ رَجُـلٌ حَتّٰـى جَلَسَ بَيْنَ يَدَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَـحْـنُ عِنْدَهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

'' حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا جبکہ ہم بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے، تو اس نے عرض کی: اے اللہ

(٧١١) اسـنـاده حسـن، مسند احمد: ٤/ ١١٩۔ عن يعقوب بهذا الاسناد، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الصلاة على النبی ﷺ بـعـد التشهد، حديث: ٩٨١۔ عمل اليوم والليلة للنسائى: ٤٩۔ من طريق ابن اسحاق به، صحيح مسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة على النبی ﷺ بعد التشهد، حديث: ٤٠٥۔ سنن ترمذى: ٣٢٢٠۔ من طريق محمد بن ابراهيم به.

أَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِيْ صَلَاتِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ ؟ قَالَ: فَصَمَتَ حَتّٰى أَحْبَبْنَا أَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْأَلْهُ ، ثُمَّ قَالَ: إِذَا أَنْتُمْ صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ ، فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .

کے رسول ! آپ پر سلام پڑھنے کا طریقہ تو ہم جان چکے ہیں لیکن جب ہم اپنی نماز میں آپ پر درود پڑھنا چاہیں تو آپ پر کیسے درود پڑھیں، اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ کہتے ہیں: (اس سوال پر) آپ (دیر تک) خاموش رہے حتی کہ ہم نے پسند کیا کہ (کاش) یہ شخص آپ سے سوال نہ کرتا۔ پھر آپ نے فرمایا: جب تم مجھ پر درود پڑھنا چاہو تو کہو: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ . ''اے اللہ محمد امی نبی پر رحمتیں نازل فرما، اور محمد ﷺ کی آل پر بھی رحمتیں بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر رحمتیں بھیجی ہیں۔ اور محمد امی نبی پر اپنی برکتیں نازل فرما اور محمد کی آل اولاد پر بھی جس طرح کہ تو نے ابراہیم اور ابراہیم علیہ السلام کی آل اولاد پر برکتیں نازل فرمائیں، بے شک تو بہت زیادہ تعریف والا نہایت بزرگی والا ہے۔''

فوائد:......نماز میں مذکورہ درود ابراہیمی اور اس جیسے درود کے دیگر مسنون کلمات کا اہتمام کرنا چاہیے۔

۲۲۴...... بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ وَالثَّانِيْ وَالْإِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ مِنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى

پہلے اور دوسرے تشہد میں دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھنے اور دائیں ہاتھ کی سبابہ انگلی سے اشارہ کرنے کا بیان

۷۱۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُسْلِمٍ ، ثُمَّ لَقِيْتُ مُسْلِمًا ، فَحَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيُّ ، قَالَ ، صَلَّيْتُ الظُّهْرَ إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى وَيَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، قَالُوْا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ ، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ............

عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ: صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَلَّبْتُ الْحَصَا فَقَالَ: لَا تُقَلِّبِ الْحَصَا وَلٰكِنِ افْعَلْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ . قُلْتُ: وَكَيْفَ رَأَيْتَهُ يَفْعَلُ؟ قَالَ: هٰكَذَا فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى ، وَيَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ، وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ . هٰذَا حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ حَكِيْمٍ . وَزَادَ يَحْيٰى أَيْضًا: قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ فَلَقِيْتُ أَنَا مُسْلِمًا فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ . وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ: فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ، وَعَقَدَ إِصْبَعَيْنِ ، وَحَلَّقَ الْوُسْطٰى وَأَشَارَ بِالَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى .

’’جناب علی بن عبدالرحمان انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی، تو میں نے کنکریوں کو الٹ پلٹ کیا تو انہوں نے فرمایا: کنکریوں کو مت ہٹاؤ بلکہ ویسے ہی کرو جیسا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا، میں نے عرض کی: آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کیسے کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: اس طرح سے، تو انہوں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا اور اپنی سبابہ انگلی کو اٹھایا (اور اشارہ کیا) یہ یحییٰ بن حکیم کی حدیث ہے۔ مخزومی کی حدیث کے یہ الفاظ ہیں: تو انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھا اور دونوں انگلیوں کو جوڑا اور درمیانی انگلی کے ساتھ حلقہ بنایا اور انگوٹھے کے ساتھ والی (شہادت کی) انگلی سے اشارہ کیا، اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی ران پر رکھا۔‘‘

فوائد :......اس حدیث میں تشہد میں بیٹھنے کے مسنون طریقہ کا بیان ہے کہ تشہد میں دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنا مسنون ہے نیز دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے مسلسل اشارہ کرنا مشروع ہے۔

۲۲۵...... بَابُ التَّحْلِيْقِ بِالْوُسْطٰى وَالْإِبْهَامِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے وقت انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنانے کا بیان

۷۱۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْأَشَجُّ ، نَا

(۷۱۲) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب صفة الجلوس فی الصلاة، حدیث: ۱۱۶/ ۵۸۰۔ سنن نسائی: ۱۲٦۷۔ مسند الحمیدی: ٦٤٨۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ۹۸۷۔ مؤطا امام مالک: ۱/ ۸۸، ۸۹۔ من طریق مسلم بن ابی مریم به.

ابْنُ إِدْرِيْسَ ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ -يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيْسَ ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا: كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ - وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ فُضَيْلٍ - قَالَ: كُنْتُ فِيْ مَنْ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّيْ ؟ فَلَمَّا جَلَسَ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى ، ثُمَّ وَضَعَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ، ثُمَّ عَقَدَ - يَعْنِي ثِنْتَيْنِ - ثُمَّ حَلَّقَ وَجَعَلَ يُشِيْرُ بِالسَّبَّاحَةِ يَدْعُوْ . وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: وَحَلَّقَ بِالْوُسْطٰى وَالْإِبْهَامِ وَرَفَعَ الَّتِيْ بَيْنَهُمَا يَدْعُوْ بِهَا - يَعْنِي الْمُسَبَّحَةَ .

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ ابن فضیل کی روایت کے الفاظ ہیں کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جو نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ تو میں نے (دل میں) کہا: میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی نماز بغور دیکھوں گا کہ آپ نماز کیسے پڑھتے ہیں؟ (لہٰذا میں نے آپ کو دیکھا) پھر جب آپ بیٹھے تو آپ نے اپنا بایاں پاؤں بچھا لیا، پھر اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا، پھر اپنی دائیں کہنی کے کنارے کو اپنی دائیں ران پر رکھا، پھر دو انگلیوں کو جوڑ لیا پھر حلقہ بنایا اور تسبیح کرنے والی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دعا مانگنے لگے: ابن خشرم نے (اپنی روایت میں) کہا: آپ نے اپنی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ حلقہ بنایا اور ان کی درمیانی انگلی یعنی سباحہ کو اٹھا کر دعا مانگنے لگے۔''

۲۲۶ ......بَابُ صِفَةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي التَّشَهُّدِ وَتَحْرِيْكُ السَّبَّابَةِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا

تشہد میں دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھنے اور سبابہ انگلی کو اشارہ کے وقت حرکت دینے کی کیفیت کا بیان

۷۱٤- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ ، أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ..........

أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ ، قَالَ: قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّيق ؟ قَالَ ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ يُصَلِّيْ ، فَكَبَّرَ ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (اپنے دل میں) کہا: میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی نماز کو بغور دیکھوں گا کہ آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں؟ تو میں نے آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے (نماز شروع کرتے وقت) اللہ اکبر

---

(۷۱۳) تقدم برقم: ٤٧٠، ٦٩٠.

(۷۱٤) اسناده صحيح، جزء رفع اليدين للبخارى: ۳۰- سنن نسائى، كتاب الافتتاح، باب موضع اليمين من الشمال فى الصلاة، حديث: ۸۹۰- مسند احمد: ٤/ ۳۱۸- سنن الدارمى: ۱۳۵۷- صحيح ابن حبان: ۱۸٦۰.

وَقَالَ: ثُمَّ قَعَدَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهٖ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى ، وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ، ثُمَّ قَبَضَ ثِنْتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهٖ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ ، فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا ، يَدْعُوْ بِهَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْأَخْبَارِ يُحَرِّكُهَا إِلَّا فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ زَائِدٌ ذِكْرُهُ .

کہا پھر حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔ اور فرمایا: پھر آپ بیٹھے تو آپ نے اپنا بایاں پاؤں بچھا لیا، اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران اور بائیں گھٹنے پر رکھا، اور اپنی دائیں کہنی کے کنارے کو اپنی دائیں ران پر رکھا، پھر اپنی دو انگلیوں کو ملا لیا اور ایک حلقہ بنایا، پھر اپنی انگلی اٹھائی تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اسے حرکت دے رہے تھے اور اس کے ساتھ دعا مانگ رہے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کے سوا کسی روایت میں یہ الفاظ بیان نہیں ہوئے ، کہ آپ اسے حرکت دے رہے تھے۔'' یہ الفاظ زائد ذکر ہوئے ہیں۔

فوائد :......اس حدیث میں تشہد اوّل میں بیٹھنے کے مشروع طریقہ کا بیان ہے اور اس میں دوران تشہد دائیں ہاتھ کی کیفیات میں سے ایک کیفیت کا بیان ہے یہ تشہد میں مسلسل انگشت شہادت سے اشارہ کرنے کا بیان ہے۔ نیز تشہد میں دائیں ہاتھ کی کئی کیفیات ہیں ان میں ایک کیفیت اس حدیث میں بیان ہوئی ہے کہ دوران تشہد دائیں ہاتھ کی چھنگلی اور ساتھ والی انگلی اکٹھی کر لی جائے، انگوٹھا درمیانی انگلی پر رکھ کر حلقہ بنایا جائے اور انگشت شہادت کو اٹھا کر حرکت دی جائے۔ یہ طریقہ بھی مشروع ہے۔

۲۲۷ ...... بَابُ حَنِي السَّبَّابَةِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں سبابہ انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے وقت اسے جھکانے کا بیان

۷۱۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ بَهْزٍ عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ...... عَنْ مَالِكِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ، وَهُوَ يُشِيْرُ بِإِصْبَعِهٖ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ عِصَامٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

'' حضرت مالک خزاعی اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز میں اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھے ہوئے دیکھا ہے جبکہ آپ اپنی (سبابہ) انگلی سے اشارہ کر رہے تھے۔''

(۷۱۵) صحيح، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الاشارة فی التشهد، حديث: ۹۹۱۔ سنن نسائی: ۱۲۷۲۔ سنن ابن ماجه: ۹۱۱۔ مسند احمد: ۳/ ٤۷۱.

٧١٦۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، نَا الْفَضْلُ ، نَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ الْجَدَلِيِّ............

حَـدَّثَـنِيْ مَالِكُ بْنُ نُمَيْرِ الْخُزَاعِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَـصْرَةِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ: رَأٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِي الصَّلَاةِ ، وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ، رَافِعًا إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ ، قَدْ أَحْنَاهَا شَيْئًا وَهُوَ يَدْعُوْ .

''حضرت مالک بن نمیر خزاعی بصری اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اسے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں بیٹھے ہوئے دیکھا، آپ نے اپنا دایاں بازو اپنی دائیں ران پر رکھا ہوا تھا اور اپنی سبابہ انگلی کو اٹھایا ہوا تھا، اسے قدرے جھکا کر آپ دعا مانگ رہے تھے۔''

٢٢٨ ...... بَابُ بَسْطِ يَدِ الْيُسْرٰى عِنْدَ وَضْعِهِ عَلَى الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بائیں گھٹنے پر بائیں ہاتھ کو کھول کر رکھنے کا بیان

٧١٧۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ............

عَـنِ ابْـنِ عُـمَـرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ ، وَضَعَ يَـدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ، وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الْـإِبْهَامَ الْيُمْنٰى فَيَدْعُوْ بِهَا ، وَيَدُهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ بَاسِطُهَا عَلَيْهِ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تھے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور دائیں انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی اٹھا کر دعا مانگتے جبکہ آپ کا بایاں ہاتھ آپ کے گھٹنے پر ہوتا تھا آپ اسے اس پر کھول کر رکھتے۔''

فوائد:......دوران تشہد دائیں ہاتھ کو بند رکھنا اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر کھلا چھوڑ کر پھیلانا مشروع ہے۔ تشہد میں بائیں ہاتھ کی یہی ایک ہیئت کا بیان ہے اور یہی ہیئت مستحب ہے۔

٢٢٩ ...... بَابُ النَّظْرِ إِلَى السَّبَّابَةِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے وقت اسے دیکھنے کا بیان

٧١٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ............

---

(٧١٦) صحيح دون قوله "قداحناها شيئا" انظر الحديث السابق.

(٧١٧) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب صفة الجلوس فى الصلاة، حديث: ١١٤/ ٥٨٠۔ سنن ترمذی: ٢٩٤۔ سنن نسائی: ١٢٧٠۔ سنن ابن ماجه: ٩١٣۔ من طريق عبدالرزاق بهذا الاسناد.

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ .

''حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کہ نبی اکرم ﷺ جب تشہد بیٹھتے تو اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں ران پر رکھتے اور اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی دائیں ران پر رکھتے اور اپنی سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے، آپ کی نظر آپ کے اشارے سے تجاوز نہیں کرتی تھی۔''

۲۳۰ ...... بَابُ الْإِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ إِلَى الْقِبْلَةِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں سبابہ انگلی سے قبلہ کی طرف اشارہ کرنے کا بیان

۷۱۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، نَا إِسْمَاعِيلُ ۔ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ۔ نَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ رَأٰى رَجُلًا يُحَرِّكُ الْحَصَا بِيَدِهِ ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ : لَا تُحَرِّكِ الْحَصَا وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ ، وَلٰكِنِ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ . قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ إِلَى الْقِبْلَةِ وَرَمٰى بِبَصَرِهِ إِلَيْهَا أَوْ نَحْوِهَا، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ .

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو اپنے ہاتھ کے ساتھ کنکریوں کو ہٹاتے ہوئے دیکھا جبکہ وہ نماز پڑھ رہا تھا پھر جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت عبداللہ نے اسے کہا: جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو کنکریوں کو مت چھیڑا کرو، کیونکہ یہ شیطانی حرکت ہے، لیکن تم اسی طرح کیا کرو جیسے رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے۔ فرماتے تھے: آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی ران پر رکھا اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ساتھ قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور نظر بھی اس طرف رکھی یا اس کی طرف دیکھا ، پھر فرمایا : میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔''

فوائد :......۱۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مسنون طریقہ یہ ہے کہ دوران تشہد انگشت شہادت کو حرکت دیتے وقت نظر اشارے سے تجاوز نہ کرے اور ابوداود کی صحیح حدیث میں ہے کہ اشارہ کرتے وقت انگشت شہادت کا رخ قبلہ کی طرف ہوتا تھا اور اس اشارہ میں توحید و اخلاص کی نیت ملحوظ ہونی چاہیے۔ (نووی: ۵/ ۸۰)

(۷۱۸) اسناده حسن، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الاشارة فى التشهد، حديث : ۹۹۰۔ عن بندار بهذا الاسناد، سنن نسائى : ۱۲۷۶۔ مسند احمد: ٤/ ۳۔ من طريق يحيى بن سعيد به.

(۷۱۹) اسناده صحيح، سنن نسائى، كتاب التطبيق، باب موضع البصر فى التشهد، حديث: ۱۱٦۱۔ عن على بن حجر بهذا الاسناد و قد تقدم برقم: ۷۱۲.

۲۔ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ ، آپ کی نگاہ اشارے سے بلند نہیں ہوتی تھی بلکہ آپ ﷺ اپنی نگاہ انگلی کے اشارے کے پیچھے لگاتے تھے، کیونکہ یہ خضوع کے موافق ادب ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ اشارہ توحید کے وقت آسمان کی طرف نگاہ نہیں اٹھاتے تھے، جیسے کچھ لوگوں کی عادت ہے، بلکہ آپ ﷺ اپنے انگلی پر نظر رکھتے اور اس سے تجاوز نہیں کرتے تھے۔(عون المعبود : ۳/ ۱۹۷)

۲۳۱...... بَابُ إِبَاحَةِ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ بِمَا أَحَبَّ الْمُصَلِّيْ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُدْعٰى فِي الْمَكْتُوْبَةِ إِلَّا بِمَا فِي الْقُرْاٰنِ

تشہد پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے نمازی کے لیے اپنی پسندیدہ دعا مانگنا جائز ہے اس شخص کے گمان کے برخلاف جو کہتا ہے کہ فرض نماز میں غیر قرآنی دعا مانگنا جائز نہیں ہے

۷۲۰۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ............

عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ: أَلَا وَ إِنَّا كُنَّـا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا أَنْ نُسَبِّـحَ وَنُـكَبِّرَ وَنَحْمَدَ رَبَّنَا وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَـلَّـمَ فَـوَاتِحَ الْخَيْرِ وَجَوَامِعَهُ ، فَقَالَ: إِذَا قَـعَـدتُّـمْ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا: التَّحِيَّاتُ لِـلّٰـهِ وَالـصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَـا الـنَّبِـيُّ وَرَحْـمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَـلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰـهَ إِلَّا الـلّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُـوْلُـهُ . ثُـمَّ يَتَـخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ فَلْيَدْعُ بِهٖ .

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خبردار! بلاشبہ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ ہم ہر دو رکعتوں (کے تشہد) میں کیا پڑھیں سوائے اس کے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تکبیر اور حمد و ثناء بیان کرتے تھے۔ اور بے شک محمد ﷺ نے خیر و بھلائی کے دروازے کھولنے والی اور جامع دعائیں سکھائی ہیں۔ لہٰذا آپ نے فرمایا: جب تم ہر دو رکعتوں (کے تشہد) میں بیٹھو تو یہ کلمات پڑھو: التَّـحِيَّـاتُ لِـلّٰـهِ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَـلَيْكَ أَيُّهَـا الـنَّبِـيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَـلَيْـنَـا وَعَـلٰـى عِبَـادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، أَشْهَـدُ أَن لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُـوْلُـهُ . "تمام قولی اور پاکیزہ جسمانی عبادات اللہ کے لیے ہیں، اے نبی آپ پر سلام ہو، اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں آپ پر نازل ہوں، ہم پر بھی اور اللہ کے تمام

---

(۷۲۰) اسناده صحيح، سنن نسائی، کتاب التطبيق، باب كيف التشهد الاول، حديث : ۱۱۶۴۔ مسند احمد : ۱/ ۴۳۷۔ من طريق محمد بن جعفر بهذا الاسناد، سنن ابی داود : ۹۶۹۔ سنن ترمذی : ۱۱۰۵۔ من طريق ابی اسحاق به.

نیک بندوں پر سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔'' پھر تم میں سے کوئی شخص اپنی پسندیدہ دعا چن لے اور اس کے ساتھ دعا مانگ لے۔''

فوائد:......مکرر ۷۰۳۔

۲۳۲ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّعَوُّذِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ

تشہد پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کا بیان

۷۲۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى - يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ ، ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْأَحْمَسِيُّ ، أَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، نَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ الْحَرَانِيُّ جَمِيْعاً عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ . يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ . هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ . وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ . أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْأَحْمَسِيُّ ، نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ:عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ .

'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص تشہد پڑھ لے تو اسے چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے۔ وہ اس طرح دعا مانگے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ . ''اے اللہ میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے اور زندگی وموت کے فتنے کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔'' یہ وکیع کی حدیث ہے۔

---

(۷۲۱) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یستعاذ منه فی الصلاة، حدیث: ۱۳۰/ ۵۸۸ (۱۳۲۷) سنن نسائی: ۱۳۱۱۔ عن علی بن خشرم بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ۹۸۳۔ سنن ابن ماجه: ۹۰۹۔ مسند احمد: ۲/ ۴۷۷۔ من طریق الاوزاعی بهذا الاسناد.

فوائد:......۱۔ حدیث مطلق تشہد پر دلالت کرتی ہے، لیکن آئندہ حدیث دلیل ہے کہ مذکورہ استعاذہ کا محل آخری تشہد ہے۔ چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ)) ''جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد سے فارغ ہو تو وہ چار چیزوں عذاب جہنم، عذاب قبر، زندگی موت کا فتنہ اور مسیح دجال کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔''

(مسلم: ۵۸۸، ابوداؤد: ۹۸۳، ابن حبان: ۱۹۶۷، مسند احمد: ۲/ ۲۳۷)

فوائد: ......امام شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث میں اس استعاذہ کے محل کی تعیین ہے کہ اس کا محل آخری تشہد کے بعد ہے اور یہ حدیث مقید ہے اور حدیثِ عائشہ مطلق ہے۔ لہٰذا حدیثِ عائشہ کو اس مقید روایت پر محمول کیا جائے گا اور اس حدیث میں ابن حزم کے اس موقف کی بھی تردید ہے کہ تشہد اول پر بھی یہ مسئلہ مذکورہ (استعاذہ) واجب ہے، نیز جن روایات میں نمازی کو اجازت ہے کہ وہ تشہد کے بعد حسب منشا جس مرضی دعا کا انتخاب کر لے، اس دعا کی اس استعاذہ کے بعد اجازت ہے۔

فلیتعوذ اس امر سے مذکورہ استعاذہ کے وجوب پر استدلال کیا گیا ہے اور بعض اہل ظاہر اس استعاذہ کے وجوب کے قائل ہیں اور طاؤس سے بھی یہی منقول ہے۔ اور راجح موقف یہی ہے کہ اگر یہ حکم حدیث مسیء الصلاۃ کے بعد کا ہو تو مذکورہ استعاذہ کا اہتمام واجب ہے۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۳۰۴۔ ۳۰۵)

۷۲۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ، نَا رَوْحٌ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي............

ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ كَلِمَاتٍ كَانَ يُعَظِّمُهُنَّ جِدًّا، قُلْتُ فِي الْمَثْنَى كِلَيْهِمَا؟ قَالَ: بَلْ فِي الْمَثْنَى الْأَخِيرِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ. قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ

''حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ تشہد کے بعد چند کلمات پڑھا کرتے تھے اور انہیں بڑی اہمیت دیتے تھے، میں نے پوچھا: دونوں تشہدوں میں پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: (نہیں) بلکہ صرف آخری دو رکعتوں میں تشہد پڑھنے کے بعد پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کی: وہ کلمات کون سے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوْذُ

(۷۲۲) اسناده صحيح، مسند احمد: ٦/ ٢٠٠ـ من طريق ابن جريج بهذا الاسناد، صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب الدعاء قبل السلام، حديث: ٨٣٢ـ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب ما يستعاذ منه فی الصلاة، حديث: ٥٨٩ـ من طريق اخر عنها.

الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ. قَالَ: كَانَ يُعَظِّمُهُنَّ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ. ''میں عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، اور میں جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اور میں مسیح دجال کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں، اور میں قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، اور میں زندگی و موت کے فتنے سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔''فرماتے ہیں: وہ ان کلمات کو بڑی اہمیت دیتے تھے (اور نہایت اہتمام کے ساتھ پڑھتے تھے) جناب ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے۔

۲۳۳ ...... بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ.

تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے استغفار کرنے کا بیان

۷۲۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نَا يَحْيٰى -يَعْنِى ابْنَ حَسَّانٍ- نَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْمَاجِشُوْنَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيق رَافِعٍ............

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ. أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ.

'' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشہد اور سلام کے درمیان آخری دعاؤں میں سے ایک یہ ہے: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ. أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ. ''اے اللہ میرے اگلے اور پچھلے گناہ، پوشیدہ اور اعلانیہ گناہ، اور جو میں نے (اپنی جان پر) ظلم و زیادتی کی اور وہ خطائیں جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا

(۷۲۳) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبى ﷺ ودعائه بالليل، حديث: ۷۷۱۔ سنن ترمذى: ۳۴۲۲۔ من طريق يوسف الماجشون بهذا الاسناد۔ سنن ابى داود: ۱۵۰۹۔ صحيح ابن حبان: ۱۹۶۳.

ہے، معاف فرما دے، تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی
پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔''

۷۲۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ..........

مِحْجَنَ بْنَ الْأَدْرَعِ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ قَضٰى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ وَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدُ أَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَدَ غُفِرَ لَهُ ، غُفِرَ لَهُ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

''حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو اچانک آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے اپنی نماز مکمل کر لی تھی اور وہ تشہد میں ان کلمات کے ساتھ دعا مانگ رہا تھا: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدُ أَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ . ''اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس اللہ کے واسطے سے جو اکیلا ہے، بے نیاز و بے پروا ہے، نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کوئی اس کا بیٹا اور نہ ہی اس کا کوئی ہم پلہ و ہم سر ہے، کہ تو میرے گناہ معاف فرما دے، بے شک تو نہایت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے، (یہ دعا سن کر) نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: بے شک اسے معاف کر دیا گیا، بلاشبہ اسے بخش دیا گیا۔''

۲۳۴ ......بَابُ مَسْأَلَةِ اللّٰهِ الْجَنَّةَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ التَّسْلِيْمِ وَالْإِسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ .

تشہد پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے جنت مانگنے اور جہنم کی آگ سے اللہ کی پناہ طلب کرنے کا بیان

۷۲۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ......

(۷۲۴) اسناده صحيح، مسند احمد: ٤/ ٣٣٨۔ سنن نسائی، کتاب السهو، باب الدعاء بعد الذكر، حديث: ١٣٠٢۔ من طريق عبدالصمد بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ٩٨٥.

(۷۲۵) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ما يقال فى التشهد والصلاة على النبى ﷺ، حديث: ٩١٠۔ عن يوسف بن موسى بهذا الاسناد، صحيح ابن حبان: ٨٦٨۔ عن جرير به، سنن ابى داود: ٧٩٢۔ مسند احمد: ٣/ ٤٧٤۔ من طريق ابى صالح عن بعض اصحاب النبى ﷺ.

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ: مَا تَقُوْلُ فِی الصَّلَاةِ؟ قَالَ: أَتَشَهَّدُ ، ثُمَّ أَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ، أَمَا وَاللّٰهِ مَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ . فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: حَوْلَهُمَا نَدَنْدِنُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: الدَّنْدَنَةُ: الْكَلَامُ الَّذِیْ لَا یُفْهَمُ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا: تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ اس نے عرض کی: میں تشہد پڑھتا ہوں، پھر یہ دعا مانگتا ہوں: اللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ . ''اے اللہ میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم کی آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' (پھر اس آدمی نے کہا) اللہ کی قسم! مجھے نہ آپ کی طرح اور نہ حضرت معاذ کی طرح گنگنانا آتا ہے (یعنی آپ کی طرح جامع دعائیں نہیں آتیں) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم بھی انہیں دو چیزوں کے اردگرد گنگناتے ہیں (یعنی ہم بھی اللہ تعالیٰ سے یہی دو دعائیں مانگتے ہیں) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دندنہ سے مراد وہ کلام ہے جو سمجھی نہ جاسکے۔''

فوائد :......تشہد اول وآخر میں ان دعاؤں کا اہتمام مسنون ومستحب عمل ہے، اس کے علاوہ بھی سلام سے قبل کئی دعائیں منقول ہیں لہٰذا مسنون دعاؤں کا التزام افضل عمل ہے۔ نیز اس کی مزید وضاحت کے لیے حدیث ۷۰۳ ملاحظہ کریں۔

۲۳۵ ...... بَابُ التَّسْلِیْمِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ انْقِضَائِهَا

نماز مکمل ہونے پر سلام پھیرنے کا بیان

۷۲۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِیُّ عَنْ إِسْمَاعِیْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ..........

عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِیْهِ: أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّهٖ ، وَعَنْ یَسَارِهٖ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّهٖ .

''حضرت عامر بن سعد اپنے والد محترم حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دائیں جانب سلام پھیرتے (تو اس قدر گردن موڑتے) کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آنے لگتی، اور اپنی بائیں جانب بھی سلام پھیرتے

(۷۲۶) مسند احمد: ۱/ ۱۷۲۔ عن عبدالرحمن بن مهدی بهذا الاسناد، صحیح مسلم، كتاب المساجد، باب السلام للتحلیل من الصلاة، حدیث: ۵۸۲۔ سنن نسائی: ۱۳۱۸۔ سنن الدارمی: ۱۳۴۵۔ من طریق عبدالله بن جعفر به.

حتی کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دینے لگتی۔''

۷۲۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُمَيْدِيُّ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ .... بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ. فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . فَقَالَ إِسْمَاعِيْلُ: أَكُلَّ حَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعْتَ ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: وَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: فَالنِّصْفُ ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: فَهٰذَا فِي النِّصْفِ الَّذِيْ لَمْ تَسْمَعْ .

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے دیکھا، (آپ اپنے چہرے کو اس قدر موڑتے کہ) آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آنے لگتی۔'' امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم نے یہ روایت رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے نہیں سنی، تو (حدیث کے راوی) جناب اسماعیل نے پوچھا: کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کی تمام احادیث سن لی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ انہوں نے دریافت کیا: (کیا) دو تہائی سنی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں جناب اسماعیل نے سوال کیا: کیا آدھی احادیث سنی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ جناب اسماعیل نے کہا: یہ حدیث ان آدھی احادیث میں سے ہے جو آپ نے نہیں سنیں۔''

۲۳۶ ...... بَابُ صِفَةِ السَّلَامِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سلام پھیرنے کی کیفیت کا بیان

۷۲۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عُمَرُ ، وَقَالَ زِيَادٌ: حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ............

(۷۲۷) صحیح دون القصة، مسند احمد: ۱/ ۱۸۰۔ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب التسليم، حديث: ۹۱۵۔ مختصراً من طريق مصعب بن ثابت بهذا الاسناد، وانظر الحديث السابق.

(۷۲۸) صحيح لغيره دون (وبركاته) التسليمة الثانية، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب فی السلام، حديث: ۹۹٦۔ عن زياد بن ايوب بهذا الاسناد، سنن نسائی: ۱۳۲٤۔ سنن ترمذی: ۲۹۵۔ مسند احمد: ۱/ ٤٤٨۔ من طريق ابی اسحاق به.

عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، وَعَنْ شِمَالِهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ .

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (تم پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں) کہتے ہوئے سلام پھیرتے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آنے لگتی۔ اور اپنی بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے سلام پھیرتے حتی کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی ظاہر ہو جاتی۔''

فوائد :...... مذکورہ احادیث شافعی اور جمہور علماء کے مذہب کی دلیل ہیں کہ دونوں طرف سلام پھیرنا مسنون ہے جب کہ مالک اور علماء کی قلیل تعداد کا موقف ہے کہ ایک طرف سلام پھیرنا ہی سنت ہے۔ لیکن ان کے موقف کے ضعیف دلائل مذکورہ صحیح احادیث کے مقابل بے حیثیت ہیں۔ اور بالفرض ایک طرف سلام پھیرنے کے بارے احادیث ثابت ہوں بھی تو انہیں بیان جواز پر محمول کیا جائے گا۔ نیز تمام علماء کا اجماع ہے کہ نماز میں ایک سلام واجب ہے۔ پھر اگر نمازی نے ایک سلام کا اہتمام کرنا ہو تو وہ قبلہ رو سلام کہے اور اگر اس نے دونوں طرف سلام پھیرنا ہو تو ایک سلام دائیں طرف اور دوسرا سلام بائیں طرف پھیرے۔ نیز ہر سلام میں اس قدر منہ پھیرے کہ اس کی اس جانب والا شخص اس کے رخسار دیکھ سکے۔ یہی موقف راجح ہے۔ (نووی: ۵/ ۸۲)

۲۳۷ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْاِقْتِصَارِ عَلٰى تَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز میں صرف ایک طرف سلام پھیرنے پر اکتفا کرنا جائز ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً تُجْزِئُ ، وَهٰذَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ ، فَالْمُصَلِّيْ مُخَيَّرٌ بَيْنَ أَنْ يُسَلِّمَ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً وَبَيْنَ أَنْ يُسَلِّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ كَمَذْهَبِ الْحِجَازِيِّيْنَ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ایک سلام کافی ہے، اور یہ جائز اختلاف کی قبیل سے ہے۔ لہٰذا نمازی کو اختیار ہے کہ وہ صرف ایک طرف سلام پھیرے یا دونوں طرف سلام پھیرے جیسا کہ حجازیوں کا مذہب ہے۔

۷۲۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيِّ الْعَطَّارُ ، قَالُوْا ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ............

(۷۲۹) حسن، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب: ۱۰۶، منه ایضاً، حدیث: ۲۹۶۔ عن محمد بن یحیی بهذا الاسناد، سنن ابن ماجه: ۹۱۹۔ مختصراً من طریق عمرو بن ابی سلمة به.

عَـنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَـانَ يُسَلِّمُ فِي الـصَّلَاةِ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ يَمِيْلُ إِلَـى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا . وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٌّ: قَالَ ، أَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدِ الْمَكِّيُّ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز میں اپنی دائیں جانب تھوڑا سا جھکتے ہوئے اپنے چہرے کی جانب (یعنی سامنے) ایک سلام پھیرتے تھے۔''

۷۳۰۔ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدِ الْعَمِّيُّ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ..........

عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِـيَ الـلّٰهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ تُسَـلِّمُ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً قِبَالَةَ وَجْهِهَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے چہرے کے سامنے السلام علیکم کہتے ہوئے ایک ہی سلام کہتی تھیں۔''

۷۳۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدٌ ، نَا مُعَلّٰى ، نَا وُهَيْبٌ..........

عَنْ هِشَّامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ وَاحِدَةً السَّلَامُ عَلَيْكُمْ .

''حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ السلام علیکم کہتے ہوئے ایک ہی سلام پھیرتے تھے۔''

۷۳۲۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ: رَأَيْتُ عَائِشَةَ تُسَلِّمُ وَاحِدَةً . أَخْبَرَنَا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا عَبْدُ الْـوَهَّابِ ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، نَا عُبَيْدُاللّٰهِ: بِهٰذَا مِثْـلَهُ: وَزَادَ وَلَا تَلْتَفِتُ عَنْ يَمِيْنِهَا وَلَا عَنْ شِمَالِهَا .

''حضرت قاسم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک سلام پھیرتے ہوئے دیکھا ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ اپنے استاد محترم جناب بندار کی سند سے حضرت عبیداللہ سے اسی کی مثل روایت بیان کرتے ہیں، اور اس میں یہ اضافہ بیان کیا ہے: '' اور وہ (حضرت عائشہ) سلام پھیرتے وقت اپنی دائیں اور بائیں جانب التفات نہیں کرتی تھیں۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز ختم کرنے کے لیے ایک سلام پھیرنا ہی کافی ہے۔ نیز اس کی دو صورتیں ہیں:

---

(۷۳۰) اسناده صحيح، سنن كبرى بيهقي: ۲/ ۱۷۹.

(۷۳۱) اسناده صحيح، سنن كبرى بيهقي: ۱۷۹/۲.

(۷۳۲) اسناده صحيح، سنن كبرى بيهقي: ۲/ ۱۷۹.

(۱)......قبلہ رخ ہی سلام کے الفاظ ادا کیے جائیں اور دائیں جانب معمولی سے چہرہ جھکایا جائے۔

(۲)......قبلہ رخ ہی سلام کے کلمات کہے جائیں اور دائیں بائیں التفات نہ کیا جائے۔سلام پھیرنے کی یہ دونوں صورتیں مشروع ہیں۔نیز صحابہ وتابعین کا عمل بھی اس طریقہ سلام کی مشروعیت کوتقویت دیتا ہے۔

۲۳۸ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالْيَدِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا عِنْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز سے سلام پھیرتے وقت دائیں اور بائیں جانب ہاتھ سے اشارہ کرنا منع ہے

۷۳۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ ، ح وَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى -يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ- عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كُدَامٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَيْضًا ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بِأَيْدِيْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَمِيْنًا وَشِمَالًا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِيْ أَرٰى أَيْدِيْكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ . لِيَسْكُنْ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ . هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ . وَقَالَ اٰخَرُوْنَ: أَمَا يَكْفِيْ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، إِلَّا أَنَّ ابْنَ خَشْرَمٍ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ : ثُمَّ يُسَلِّمُ مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ . وَفِي حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: عَلٰى أَخِيْهِ مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ . قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي حَدِيْثِ يَزِيْدَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم اپنی دائیں اور بائیں جانب السلام علیکم کہتے ہوئے یا ہاتھوں سے اشارہ کرتے۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہوا ہے کہ میں تمہارے ہاتھوں کو (حرکت کرتے ہوئے) دیکھتا ہوں گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کی دمیں ہیں۔تم میں سے کسی شخص کو چاہیے کہ وہ نماز میں پرسکون رہے۔'' یہ بندار کی روایت ہے۔دیگر راویوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں:'' کیا تم میں سے کسی شخص کو یہ کافی نہیں ہے وہ اپنا ہاتھ اپنی ران پر رکھے پھر اپنے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیر لے۔'' ابن خشرم نے اپنی روایت میں یہ الفاظ روایت کیے ہیں:'' پھر اپنی دائیں جانب سے اور اپنی بائیں جانب سے سلام پھیر دے۔'' وکیع کی روایت میں ہے۔ پھر اپنے دائیں جانب والے بھائی اور اپنے بائیں جانب والے بھائی پر سلام کہے۔'' جناب حسن محمد نے یزید کی حدیث

(۷۳۳) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الامر بالسكون فى الصلاة، حديث: ۴۳۱۔ سنن ابى داود: ۹۹۸۔ مسند احمد: ۵/ ۷۔ من طريق وكيع بهذا الاسناد، جزء رفع اليدين للبخارى: ۳۶۔ سنن نسائى: ۱۳۱۹۔ من طريق مسعر به.

وَسَلَّمَ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرَائِيْلَ، السَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ، وَأَشَارَ أَبُوْ خَالِدٍ - يَعْنِي يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ بِيَدِهٖ فَرَمٰى بِهَا يَمِيْنًا وَشِمَالًا . قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ يَعْنِي نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ .

میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم کہتے: السلام علی الله، (اللہ پر سلام ہو) السلام علی جبرائیل (جبرائیل پر سلام ہو) السلام علی میکائیل (میکائیل پر سلام ہو) اور ابوخالد بن ہارون نے اپنے ہاتھ کے ساتھ دائیں اور بائیں اشارہ کیا۔''

فوائد:......۱۔ سلام پھیرتے وقت دونوں جانب ہاتھ اٹھانا ممنوع ہے۔(نووی: ٤ ٨٥٢)

بلکہ سلام پھیرتے وقت دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر جمے ہوں اور سلام پھیرتے وقت فقط گردن گھما کر سلام کے کلمات کہے جائیں۔

۲۔ دونوں جانب سلام پھیرنا مستحب فعل ہے شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔(نووی: ٤/ ١٥٣)

اس حدیث سے قبل از رکوع و بعد از رکوع رفع الیدین کی تنسیخ کا استدلال باطل ہے کیونکہ یہ مقید روایت ہے اور اس میں کھلا بیان ہے کہ یہ مکروہ وممنوع عمل سلام پھیرتے وقت ممنوع ہے۔ اس کے برعکس رکوع سے قبل و بعد رفع الیدین نبی ﷺ کا ذاتی فعل ہے اور کتب احادیث میں اس مسنون فعل کی تحذیر کا کہیں بیان نہیں ہے۔ لہٰذا اس حدیث سے ترک رفع الیدین کا مطلق استدلال کالعدم ہے۔

۲۳۹ ...... بَابُ حَذْفِ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز میں سلام کو مختصر کہنے کا بیان

٧٣٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفَرْيَابِيُّ ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ .

'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سلام کو مختصر کہنا سنت ہے۔''

٧٣٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ ، حَدَّثَنَا...........

---

(٧٣٤) اسناده ضعيف، مسند احمد: ٢/ ٥٣٢ـ عن محمد بن يوسف الفريابی وعنه ابوداود فی كتاب الصلاة، باب حذف السلام، حديث: ١٠٠٤ـ قرة بن عبدالرحمٰن راوی خراب حافظے کی بنا پر ضعیف ہے۔

(٧٣٥) اسناده ضعيف، انظر الحديث السابق، سنن ترمذی، كتاب الصلاة، باب ماجاء ان حذف السلام سنة، حديث: ٢٩٧ـ موقوفا علی ابی هريرة رضی اللہ عنہ .

عَمَّارَةُ بْنُ بِشْرِ الْمِصِّيْصِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: رَوَاهُ عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ وَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الْفَرْيَابِيِّ قَالُوْا

''جناب اوزاعی مذکورہ سند سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: سلام کومختصر کرنا سنت ہے۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس روایت کو عیسیٰ بن یونس، ابن المبارک اور محمد بن یحییٰ نے فریابی کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''سلام کومختصر کرنا سنت ہے۔''

كُلُّهُمْ: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ . أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَاهُ أَبُوْ عَمَّارٍ ، نَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، نَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَّارَةَ قَالَا ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ .

۲۴۰ ...... بَابُ الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنا

۷۳٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَوْسَجَةَ بْنِ الرُّمَاحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ ، لَا يَجْلِسُ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو صرف یہ کلمات پڑھنے کی مقدار کے برابر بیٹھتے: اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ . ''اے اللہ تو سلام ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے اے عظمت وعزت والے تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔''

۲۴۱ ...... بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ مَعَ الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے ساتھ استغفار کرنے کا بیان

۷۳۷۔ أَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، قَالَ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْكِيْنٍ الْيَمَامِيُّ وَ الْحَسَنُ بْنُ إِسْرَائِيْلَ اللُّؤْلُؤِيُّ الرَّمَلِيُّ، قَالَا ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ اللُّؤْلُؤِيُّ: قَالَ ، حَدَّثَنِيْ . وَقَالَ الْيَمَامِيُّ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ،

---

(۷۳٦) اسناده صحيح لغيره، عمل اليوم والليلة للنسائى: ۹۸۔ صحيح ابن حبان: ۱۹۹۹۔ من طريق عاصم الاحول بهذا الاسناد.

قَالَ حَدَّثَنِیْ أَبُوْ عَمَّارٍ ، حَدَّثَنِیْ أَبُوْ أَسْمَاءَ الرُّحْمِیُّ ....

حَدَّثَنِی ثَوْبَانُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَن یَّنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَکْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ عَلِیْلٍ الْعَنَزِیُّ الْمِصْرِیُّ ، قَالُوْا ، حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ أَبِیْ سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِیِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَمِثْلَهُ سَوَاءٌ . وَرَوٰی عَمْرُو بْنُ هِشَّامِ الْبَیْرُوْتِیُّ عَنِ الْأَوْزَاعِیِّ ، فَقَالَ: ذَکَرَ هٰذَا الدُّعَاءَ قَبْلَ السَّلَامِ .

''رسول اللہ ﷺ کے آزاد کرہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفر اللہ پڑھتے پھر کہتے: اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ . ''اے اللہ تو سلام ہے ، تیری ہی طرف سے سلامتی ملتی ہے، اے بلندیوں اور عزتوں والے تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔'' جناب عمرو بن ہشام نے امام اوزاعی سے روایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے یہ دعا سلام پھیرنے سے پہلے ذکر کی۔''

٧٣٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَکْرٍ ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَیْمُوْنِ الْمَکِّیُّ ، نَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمِ الْبَیْرُوْتِیُّ ، حَدَّثَنِی الْأَوْزَاعِیُّ ، حَدَّثَنِیْ أَبُوْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِیْ أَسْمَاءَ الرَّحْبِیِّ...........

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ إِذَا أَرَادَ أَن یُّسَلِّمَ مِنَ الصَّلَاةِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثاً ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ ثُمَّ یُسَلِّمُ . قَالَ أَبُوْ بَکْرٍ: وَإِنْ کَانَ عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ أَوْ مُحَمَّدُ بْنُ مَیْمُوْنِ لَمْ یَغْلَطْ فِیْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ ۔ أَعْنِیْ

'' رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرنے کا ارادہ کرتے تو تین بار استغفار کرتے پھر یہ کلمات پڑھتے: اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ . ''اے اللہ تو سلام ہے، تیری ہی طرف سے سلامتی نصیب ہوتی ہے، اے بلندیوں اور عزت والے تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر چہ عمرو بن ہاشم یا محمد بن میمون نے سلام سے پہلے یہ

(٧٣٧) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاة، حدیث: ٥٩١۔ سنن ترمذی: ٣٠٠۔ سنن نسائی: ١٣٣٨۔ سنن ابن ماجه: ٩٢٨۔ مسند احمد: ٥/ ٢٧٥۔ من طریق الاوزاعی بهذا الاسناد.

(٧٣٨) انظر الحدیث السابق.

قَوْلَهُ: قَبْلَ السَّلَامِ ۔ فَإِنَّ هٰذَا الْبَابَ يُرَدُّ إِلَى الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلَامِ .

دعا پڑھنے کے الفاظ روایت کرنے میں غلطی نہیں کی کیونکہ یہ باب سلام سے پہلے دعا پڑھنے کی طرف لوٹایا جائے گا۔"

فوائد:......۱۔ سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ استغفر اللہ کہنا مستحب فعل ہے۔ امیر صنعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ استغفار کہنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بندہ اپنے مولا کی عبادت کا حق ادا نہیں کرسکا کہ دوران نماز وہ وساوس وخیالات میں الجھا رہا ہے، لہٰذا اس کوتاہی کے تدارک کے لیے بعد از سلام تین مرتبہ استغفار مشروع ہے۔ (سبل السلام: ۲/ ۱۹۶)

۲۔ بعد از سلام تین بار استغفار کرنے کے بعد اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، کہنا بھی مسنون ومستحب ہے۔

۲۴۲ ...... بَابُ التَّهْلِيْلِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ بَعْدَ السَّلَامِ

سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور لا الہ الا اللہ پڑھنے کا بیان

٧٤٠۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ............

حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلَى هٰذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ يَقُوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ أَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ .

"جناب ابو زبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو اس منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا، وہ فرما رہے تھے: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیر لیتے تو نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ أَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ. اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں جو نعمتوں والا، سارے فضل وکرم کا مالک اور بہترین حمد وستائش کا حق دار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے، ہم خالص اسی کی عبادت کرنے والے ہیں، اگرچہ کافروں کو برا ہی لگے۔"

---

(٧٤٠) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، حديث: ٥٩٤ (١٣٤٥) سنن ابی داود: ١٥٠٦۔ سنن نسائی: ١٣٤٠۔ مسند احمد: ٤/٥.

٧٤١ـ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ الْعَسْقَلَانِيُّ ، نَا اٰدَمُ ـ يَعْنِي ابْنَ أَبِيْ إِيَّاسٍ ـ ، نَا أَبُوْ عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ ـ وَهُوَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ ـ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ انْقِضَاءِ صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يَّقُوْمَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ وَالْفَضْلُ وَالثَّنَاءُ الْحَسَنُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنُ .

''حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز مکمل ہونے پر اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھتے تھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ وَالْفَضْلُ وَالثَّنَاءُ الْحَسَنُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنُ . ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہی اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اللہ کی توفیق و مدد کے بغیر (نیکی کرنے کی) طاقت نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں سب احسانات اور فضل و کرم اور عمدہ تعریف و توصیف کا حق دار وہی ہے۔ اللہ کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں ہم اسی کے لیے عبادت کو خالص کرنے والے ہیں اگرچہ کافروں کو ناپسند ہی لگے۔''

٧٤٢ـ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ ، نَا سُفْيَانُ ، قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدَةَ ـ يَعْنِي ابْـنَ أَبِـيْ لُبَـانَةَ ـ سَـمِعْتُهُ مِنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيْرَةِ أَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ سَـمِـعْتَـهُ مِن رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَـضَـى الصَّلَاةَ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، ح وَحَـدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ، ح وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا..........

(٧٤١) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، حديث: ١٤١/ ٥٩٤ـ وانظر الحديث السابق.

(٧٤٢) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، حديث: ١٣٨/ ٥٩٣ـ مسند الحميدى: ٧٦٢ـ سنن نسائى: ١٣٤٢ـ من طريق سفيان بهذا الاسناد، صحيح بخارى، كتاب القدر، باب لا مانع لما اعطى الله، حديث: ٦٦١٥ـ مسند احمد: ٤/ ٢٤٥ـ من طريق عبده به، سنن ابى داود: ١٥٠٥ـ من طريق وراد به.

عَبْدُ الْمَلِكِ ، قَالَ سَمِعْتُ وَرَّادًا يُحَدِّثُ وَفِي حَدِيْثِ أَسْبَاطٍ وَ سُفْيَانَ عَنْ وَرَّادٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَـهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ . وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: قَالَ أَمْلٰى عَلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، فَكَتَبْتُ إِلٰى مُعَاوِيَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ . فَإِمَّا أَبُوْ هَاشِمٍ فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا بِحَدِيْثِ هُشَيْمٍ فِيْ عَقِبِ خَبَرِ مُغِيْرَةَ وَ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ:أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيْرَةِ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِن رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيْرَةُ: إِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَـهُ ، لَـهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . قَالَ: وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَمَنْعٍ وَّهَاتٍ وَعُقُوْقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ . أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِهٰذَا الْخَبَرِ الدَّوْرَقِيُّ وَ أَبُوْ هَاشِمٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْمُغِيْرَةُ

جناب عبدہ بن ابی لبابہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد سے سنا، وہ فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے کوئی ایسا مسئلہ بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو، تو انہوں نے جواباً فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب نماز مکمل کر لیتے (تو یہ دعا پڑھتے)......عبدالملک کی روایت میں ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے وراد کو بیان کرتے ہوئے سنا، جبکہ اسباط اور سفیان وراد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَـهُ ، لَـهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ . ''اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہی اور تمام تعریفیں اسی کی ہیں اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اے اللہ جو چیز تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک دے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا اور تیرے نزدیک کسی مالدار کو اس کا مال کچھ نفع نہیں دے گا۔'' عبدالرحمٰن کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ کلمات املاء کروائے تو میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ کر ارسال کیے کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے۔'' جناب ابو ہاشم کی روایت میں الفاظ اس طرح ہیں: ''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے کوئی ایسی چیز لکھ کر ارسال کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں

وَ مُجَالِدٌ وَرَجُلٌ ثَالِثٌ أَيْضًا كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ ، ثُمَّ أَخْبَرَنَا أَبُوْهَاشِمٍ فِي عَقَبِ هٰذَا الْخَبَرِ ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَرَّادًا يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

جواب میں لکھا: بے شک میں نے آپ کو نماز سے فارغ ہونے پر یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، ساری بادشاہت اور سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ آپ یہ کلمات تین بار پڑھتے تھے۔'' کہتے ہیں: اور نبی کریم ﷺ قیل وقال (بے مقصد گفتگو)، بکثرت سوال کرنے، مال و دولت کو ضائع کرنے، بخل و کنجوسی اور حرص، ماؤں کی نافرمانی اور بچیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرماتے تھے۔''

فوائد:...... مذکورہ احادیث دلیل ہیں کہ سلام پھیرنے کے بعد مذکورہ اذکار کا اہتمام مشروع ہے، لہٰذا بعد از سلام اذکار کا خاص اہتمام کیا جائے۔

۲۴۳...... بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ بَعْدَ السَّلَامِ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد جامع دعا پڑھنے کا بیان

۷۴۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَ أَبُوْ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ جَمِيْعًا ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ ۔ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ ۔ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ: عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ ، فَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ . قَالَ

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو سلام پھیرتے، پھر یہ دعا پڑھتے: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ . ''اے اللہ میرے اگلے پچھلے، پوشیدہ اور علانیہ گناہ اور

(۷۴۳) تقدم برقم: ۷۲۳.

أَبُوْ صَالِحٍ: لَا إِلٰهَ لِيْ إِلَّا أَنْتَ .

جو میں نے اپنی جان پر ظلم و زیادتی کی ہے اور وہ گناہ جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، سب معاف فرما دے، تو ہی آگے بڑھانے والا اور پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی سچا الٰہ نہیں ہے۔'' ابو صالح کی روایت میں ہے: '' تیرے سوا میرا کوئی الٰہ نہیں ہے۔''

فوائد:...... مذکورہ دعا کا اہتمام قبل از سلام اور بعد از سلام مشروع و مسنون ہے، لہٰذا دونوں مقامات پر یہ ورد مستحب ہے۔

٧٤٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ اٰدَمَ الْبَصْرِيُّ ، أَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ..........

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: كُنَّا نَغْدُوْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجِيْءُ الرَّجُلُ وَتَجِيْءُ الْمَرْأَةُ ، فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَقُوْلُ إِذَا صَلَّيْتُ؟ قَالَ: قُلِ ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ . فَقَدْ جَمَعَ لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتَكَ .

''حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہیں کہ ہم صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو مرد اور عورتیں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھتیں۔ اے اللہ کے رسول! جب میں نماز پڑھ لوں تو کون سی دعا پڑھوں۔ آپ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو۔'' اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ . اے اللہ مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے عافیت سے نواز دے اور مجھے رزق عطا فرما دے۔''

فوائد:...... نومسلم افراد کو ان کلمات کی تعلیم دینا مشروع فعل ہے۔ نیز دوران نماز اور بعد از نماز ان کلمات کا اہتمام مسنون عمل ہے۔

٧٤٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوْسٰى عَنْ عُقْبَةَ..........

---

(٧٤٤) الادب المفرد للبخاری: ٦٥١۔ من طریق مروان بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، حديث: ٢٦٩٧۔ وسنن ابن ماجه: ٣٨٤٥۔ ومسند احمد: ٣/ ٤٧٢۔ من طريق ابی مالك به.

(٧٤٥) اسناده ضعيف، سنن نسائی، کتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء عند الانصراف من الصلاة، حديث: ١٣٧٦۔ وعمل اليوم والليلة: ١٣٧۔ ابو مروان مجہول و مستور راوی ہے۔

عَـنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِیْ مَرْوَانَ عَنْ أَبِیْهِ: أَنَّ كَعْبًا حَـلَفَ لَـهُ بِالَّذِی فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰی ، إِنَّا نَـجِـدُ فِی التَّوْرَاةِ أَنَّ دَاوُدَ نَبِیَّ اللّٰهِ كَانَ إِذَا انْـصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِیْ دِیْـنِـیْ الَّـذِیْ جَـعَـلْتَهُ لِیْ عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْهَا مُعَاشِیْ ، اللّٰهُمَّ أَعُـوْذُ بِـرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِـنْ نِـقْـمَتِكَ وَأَعُـوْذُ بِكَ مِنْكَ ، اللّٰهُمَّ لَا مَـانِعَ لِمَا أَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَـنْـفَـعُ ذَا الْـجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ . قَالَ وَحَدَّثَنِیْ كَـعْبٌ أَنَّ صُهَیْبًا صَاحِبَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَـلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ مُحَمَّداً صَلَّی اللّٰهُ عَـلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ .

''حضرت عطا بن ابی مروان اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب نے ان کے لیے اس ذات کی قسم کھائی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے سمندر کو پھاڑ (کر راستہ بنا) دیا تھا، کہ بے شک ہم تورات میں یہ پاتے ہیں کہ اللہ کے نبی داود علیہ السلام جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ الَّذِیْ جَعَلْتَهُ لِیْ عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْهَا مُعَاشِیْ ، اَللّٰهُمَّ أَعُوْذُ بِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ . ''اے اللہ! میرے لیے میرے دین کی اصلاح فرما دے جسے تو نے میرے لیے (آخرت میں عذاب سے) بچاؤ کا سبب بنایا ہے، اور میرے لیے میری دنیا کی اصلاح فرما دے جس میں تو نے میرے لیے معیشت کے اسباب مہیا کیے ہیں۔ اے اللہ! میں تیرے غصے سے تیری رضا اور خوشنودی کی پناہ میں آتا ہوں، اور تیرے عذاب اور ناراضگی سے تیری بخشش و درگزر کی پناہ میں آتا ہوں، اور میں تجھ سے تیری ہی پناہ طلب کرتا ہوں، اے اللہ! جو نعمت تو عطا کر دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو روک لے اسے کوئی عطا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور تجھ سے کسی مال و دولت والے کو اس کا مال دار ہونا نفع نہیں دے گا۔'' کہتے ہیں اور مجھے حضرت کعب نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت صہیب نے انہیں بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھتے تھے۔''

۲۴۴ ...... بَابُ التَّعَوُّذِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد پناہ طلب کرنے کا بیان

٧٤٦ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ....

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْأَزْدِيِّ ، قَالَا: كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمَكْتِبُ الْغِلْمَانَ ، يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ ، اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

''حضرت معصب بن سعد اور عمرو بن میمون ازدی دونوں بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنی اولاد کو یہ کلمات دعا اسی طرح سکھاتے تھے جس طرح استاد اپنے شاگردوں کو سکھاتا ہے، وہ فرماتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ . ''اے اللہ! میں بخل و کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور میں بزدلی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں بے کار عمر کی طرف لوٹائے جانے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، میں دنیا کے فتنے میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

فوائد :...... دیگر مسنون ادعیہ کی طرح نماز کے آخر میں اس مسنون دعا کا اہتمام بھی مستحب فعل ہے۔ نیز نماز کے آخر میں اور بعد از سلام ادعیہ نہایت اثر انگیز اور دینی اور دنیوی فلاح پر مشتمل ہیں اور ان ادعیہ واذکار کا اہتمام انسانی زندگی پر خوشگوار اثرات چھوڑتا ہے۔ لہٰذا اس عمل میں سستی وکاہلی کے بجائے نہایت انہاک سے ان پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

٧٤٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْأَحْمَسِيُّ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ......

---

(٧٤٦) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان : ٢٠٢٢ ـ عن ابن خزيمة بهذا الاسناد، سنن ترمذى، كتاب الدعوات، باب فى دعاء النبى ﷺ وتعوذه فى دبر كل صلاة، حديث : ٣٥٦٧ ـ سنن نسائى : ٥٤٨١ ـ من طريق عبدالملك بهذا الاسناد، مسند احمد : ١/ ١٨٣ ـ صحيح بخارى، كتاب الدعوات، باب التعوذ من عذاب القبر، حديث : ٦٣٦٥ ـ من طريق عبدالملك عن مصعب وحده به.

عَـنْ مُسْـلِـمِ بْـنِ أَبِـيْ بَـكْرَةَ عَنْ أَبِيْـهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ: اللّٰهُمَّ إِنِّـيْ أَعُـوْذُ بِكَ مِـنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ .

''حضرت مسلم بن ابی بکرہ اپنے والدمحترم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّـيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْـقَبْـرِ . ''اے اللہ! میں کفر، فقروفاقے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

فوائد:......سلام کے بعد اس ذکر کا اہتمام بھی مشروع اور سنت ہے۔

۲۴۵ ......بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيْحِ وَ التَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۷٤۸۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَـنْ أَبِـيْ ذَرٍّ ، قَـالَ: يَـا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ أَهْـلُ الْأَمْـوَالِ الدُّثُوْرُ بِالْأُجُوْرِ ، يَقُوْلُوْنَ كَـمَـا نَقُوْلُ وَيُنْفِقُوْنَ وَلَا نُنْفِقُ . قَالَ: أَوَلَا أُخْبِـرُكَ بِـعَمَلٍ إِذَا أَنْتَ عَمِلْتَهُ أَدْرَكْتَ مَنْ قَبْـلَكَ وَفُـتَّ مَـنْ بَـعْدَكَ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ قَـوْلِكَ ؟ تَـقُـوْلُ فِـيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: تُسَبِّحُ ثَـلَا ثًا وَّثَلَا ثِيْنَ وَتُحَمِّدُ وَتُكَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَإِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ .

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اہل ثروت اور مال دار لوگ (بہت زیادہ) اجر وثواب لے گئے ہیں۔ وہ ہماری طرح (قرآن مجید اور دیگر اذکار واوراد) پڑھتے ہیں اور (اللہ کی راہ میں) خرچ بھی کرتے ہیں اور ہم (فقراء) خرچ نہیں کرتے، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کروتو اپنے سے پہلے لوگوں (کے اجروثواب) کو پالو گے اور اپنے سے بعد والے لوگوں سے آگے نکل جاؤ گے، سوائے اس شخص کے جس نے تمہاری طرح وہ وظیفہ پڑھا: تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ، اور اتنی ہی بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو، اور جب (سونے کے لیے) اپنے بستر پر جاؤ (تو اسی طرح پڑھ لیا کرو۔)

---

(۷٤۷) اسناده صحيح، مسند احمد: ٥/ ٣٦۔ عن وكيع بهذا الاسناد، سنن ترمذی، كتاب الدعوات، باب: ۸۳۔ حديث: ۳۵۰۳۔ سنن نسائی: ٥٤٦٧۔ من طريق عثمان به.

(۷٤۸) اسناده صحيح، مسند الحميدی: ۱۳۳۔ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ما يقال بعد التسليم، حديث: ۹۲۷۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد، مسند احمد: ٥/ ۱٥۸۔ من طريق بشر بن عاصم به.

٧٤٩۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ............

عَنْ أَبِيْ هُـرَيْرَةَ أَنَّـهُ قَـالَ:جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَـقَالُوْا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ مِـنَ الْأَمْـوَالِ بِـالـدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْـمُـقِيْمِ ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَـمَا نَصُوْمُ ، وَلَهُمْ فُـضُـوْلٌ يَحُجُّوْنَ بِهَا وَيَعْتَمِرُوْنَ وَيُجَاهِدُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ ، فَقَالَ: أَلَا أُخْبِـرُكُـمْ بِـأَمْرٍ إِنْ أَخَذْتُمْ بِهٖ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَـقَـكُـمْ وَلَـمْ يُـدْرِكْـكُمْ أَحَدٌ مِنْ بَعْدِكُمْ وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ بِـمِثْـلِ أَعْـمَـالِـكُمْ ، تُسَبِّحُوْنَ وَتُحَمِّدُوْنَ وَتُـكَبِّـرُوْنَ خَـلْفَ كُـلِّ صَلَاةٍ ثَـــلَا ثـاً وَّثَـــلَاثِيْـنَ قَـالَ: فَـاخْتَـلَـفْنَا بَيْنَنَا ، فَقَالَ بَـعْـضُـنَـا: نُسَبِّحُ ثَـلَا ثًا وَّثَـلَا ثِيْنَ وَنَحْمَدُ ثَـلَا ثًا وَّثَـلَا ثِيْنَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَـلَاثِيْنَ ، فَـرَجَـعْتُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ: تَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْـحَـمْـدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ حَتّٰى تَتِمَّ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَـلَا ثًا وَّثَـلَا ثِيْنَ .

''حضرت ابوہریرہ بیان رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ فقراء صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کی : (اے اللہ کے رسول) مالدار لوگ اپنے مال کی بدولت بلند درجات اور ہمیشہ ہمیشہ کی نعمتیں حاصل کر گئے ہیں، وہ ہماری طرح نماز بھی پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے بھی رکھتے ہیں، اوران کے پاس زائد مال و دولت بھی ہے، وہ اس سے حج کرتے ، عمرہ ادا کرتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقہ و خیرات بھی کرتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا : کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں کہ اگر تم اس پر عمل پیرا ہو جاؤ تو تم اپنے سے آگے بڑھ جانے والوں کو پالو گے اور تمہارے بعد آنے والے تمہیں نہیں پاسکیں گے۔ (تم ان سے اجر وثواب میں بلند ہی رہو گے) ہر نماز کے بعد تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ ، تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تینتیس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ لیا کرو، فرماتے ہیں: پھر ہمارے درمیان اختلاف ہو گیا، ہم میں بعض کہنے لگے کہ ہم تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چونتیس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھیں گے لہٰذا میں آپ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم سُبْحَانَ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھتے رہو حتیٰ کہ تم ان سب کو تینتیس تینتیس بار مکمل پڑھ لو۔

(٧٤٩) صحيح ابن حبان عن ابن خزيمة بهذا الاسناد۔ سنن كبرى نسائى : ٩٨٩٨۔ عن محمد بن عبدالاعلى به، صحيح بخارى، كتاب الاذان، باب الذكر بعد الصلاة، حديث : ٨٤٣۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، حديث : ٥٩٥۔ من طريق المعتمر به.

۲۴۶ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّهْلِيلِ بَعْدَ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ تَكْمِلَةَ الْمِائَةِ وَمَا يُرْجَى فِي ذٰلِكَ مِنْ مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ السَّالِفَةِ إِنْ كَانَتْ كَثِيرَةً

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد سبحان اللّٰہ الحمد للّٰہ اور اللّٰہ اکبر پڑھنے کے بعد سو کی گنتی پوری کرنے کے لیے لا الہ الا اللّٰہ پڑھنا مستحب ہے، اور ان کی وجہ سے گناہوں کی بخشش کی امید کا بیان اگرچہ گناہ بہت زیادہ ہوں

۷۵۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ بِشْرٍ ، نَا خَالِدٌ -يَعْنِي ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ - عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَبَّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَذٰلِكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ ، ثُمَّ قَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، غُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ .

’’ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس شخص نے نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ اللہ اکبر اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھا تو یہ ننانوے بار ہو گیا، پھر سو کی گنتی پوری کرنے کے لیے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہی اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے) پڑھا تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔‘‘

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ ذکر بہترین عمل ہے

۲۔ ان احادیث میں ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰه، ۳۳ بار اَلْحَمْدُلِلّٰه ، ۳۳ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَر کہنے کی فضیلت کا بیان ہے۔(فتح الباری لابن رجب : ٦/ ١٠٦)

۳۔ بسا اوقات سہل عمل سے انسان مشکل عمل کی فضیلت حاصل کر لیتا ہے۔

۴۔ مذکورہ احادیث نمازوں کے بعد ذکر کی فضیلت کا بیان ہے۔(فتح الباری : ٢/ ٤٢٨)

(٧٥٠) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، حديث : ٥٩٧۔ مسند ابی يعلی : ٦٣٦٢۔ وعنه صحيح ابن حبان : ٢٠١٦۔ من طريق خالد بن عبدالله بهذا الاسناد۔ مسند احمد : ٢/ ٤٨٣۔ من طريق سهيل به.

۲۴۷ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِمَسْأَلَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ الْمَعُوْنَةَ عَلَى ذِكْرِهِ وَشُكْرِهِ وَحُسْنِ عِبَادَتِهِ وَالْوَصِيَّةِ بِذٰلِكَ

نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس کا شکر ادا کرنا اور اس کی عبادت عمدہ طریقے سے ادا کرنے کے لیے رب عزوجل سے مدد و توفیق مانگنے کے حکم اور اس کی وصیت کرنے کا بیان

۷۵۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيّ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَبَلِيّ عَنِ الصَّنَابِحِيّ............

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْماً بِيَدِيْ فَقَالَ لِيْ: يَا مُعَاذُ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ. فَقُلْتُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ. قَالَ: يَا مُعَاذُ إِنِّيْ أُوْصِيْكَ لَا تَدَعَنَّ أَنْ تَقُوْلَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ: اللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. وَأَوْصٰى بِذٰلِكَ مُعَاذٌ الصَّنَابِحِيَّ، وَأَوْصٰى بِهِ الصَّنَابِحِيُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَبَلِيَّ وَأَوْصٰى بِهِ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ.

'' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! بے شک مجھے تم سے محبت ہے۔ تو میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان، اللہ کی قسم! بلاشبہ مجھے بھی آپ سے محبت ہے، آپ نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا: اللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ''اے اللہ! اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی بہترین عبادت کرنے کے لیے میری مدد فرما۔'' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (اپنے شاگرد) صنابحی کو اس کی وصیت کی، اور جناب صنابحی نے (اپنے شاگرد) ابوعبدالرحمان حبلی کو اس کی وصیت کی اور ابوعبدالرحمان نے عقبہ بن مسلم کو اس کی وصیت کی۔''

فوائد:......۱۔ جس شخص کے لیے اللہ کی خاطر محبت ہو اسے محبت سے آگاہ کرنا درست ہے۔

۲۔ نماز کے بعد اس دعا کا بطور خاص اہتمام کرنا مستحب فعل ہے کیونکہ اس کی خاص تاکید بیان ہوتی ہے۔

۲۴۸ ......بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّهْلِيْلِ مَعَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ تَمَامَ الْمِائَةِ وَأَنْ نَجْعَلَ كُلَّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ تَكْمِلَةَ الْمِائَةِ.

سو کی گنتی پوری کرنے کے لیے تسبیح، تکبیر اور تحمید کے ساتھ تہلیل کا اضافہ کرنا مستحب ہے، اور اس بات

(۷۵۱) اسناده صحيح، مسند احمد: ٥/ ٢٤٤۔ مسند عبد بن حميد: ١٢٠۔ سنن ابی داود، كتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حديث: ١٥٢٢۔ عمل اليوم والليلة للنسائی: ١٠٩۔ سنن نسائی: ١٣٠٤.

کا بیان کہ سو کی گنتی پوری کرنے کے لیے ہم ان سب کو پچیس پچیس مرتبہ پڑھیں گے

۷۵۲ـ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، أَخْبَـرَنَـا هِشَّـامُ بْـنُ حَسَّـان ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ ، أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ ، حَدَّثَنَا هِشَّامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ أَفْلَحَ............

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّهُ قَالَ: أَمَرَنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِـيْ دُبُـرِ كُـلِّ صَلَاةٍ ثَـلَا ثًا وَّثَـلَا ثِيْنَ ، وَنَـحْـمَـدَهُ ثَـلَا ثاً وَّثَـلَاثِيْنَ وَنُكَبِّرَهُ أَرْبَعاً وَّثَـلَا ثِيْـنَ ، فَـأُتِيَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيْ نَـوْمِـهٖ ، فَـقِيْـلَ لَهُ: أَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّـحُـوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَكَذَا ؟ قَـالَ: نَـعَـمْ . قَـالَ: فَـاجْعَلُوْهَـا خَمْسًـا وَّعِشْـرِيْـنَ . وَاجْـعَلُوْا فِيْهِ التَّهْلِيْلَ . فَلَمَّا أَصْبَـحَ ، أَتَـى النَّبِيَّ ﷺ فَـأَخْبَـرَهُ ، فَقَالَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ ﷺ : فَـافْـعَـلُوْا . هٰذَا حَدِيْثُ الثَّـقَـفِـيِّ . وَقَالَ أَبُوْ قُدَامَةَ: فَأَتٰى رَجُلٌ فِيْ مَـنَـامِـهٖ فَـقِيْـلَ لَـهُ: أَمَرَكُمْ مُحَمَّدٌ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَـلَا ثاً وَّثَـلَاثِيْنَ ، وَتَـحْـمِـدُهُ ثَـلَا ثاً وَّثَـلَاثِيْنَ ، وَتُكَبِّرُهُ أَرْبَـعًـا وَّثَـلَاثِيْنَ ؟ فَقَالَ: نَعَمْ . وَذَكَرَ بَقِيَةَ الْحَدِيْثِ .

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ، اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھنے کا حکم دیا گیا، پھر ایک انصاری شخص کو خواب آیا تو اسے کہا گیا: تمہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تم ہر نماز کے بعد اتنی اتنی بار تسبیح پڑھو؟ اس نے کہا: ہاں (خواب میں آنے والے شخص نے) کہا: تم اسے پچیس پچیس بار پڑھا کرو اور اس میں تہلیل (لا الـه الا الـلـه) کو شامل کرلو، پھر جب صبح ہوئی تو وہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو تمام بات بتادی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح کرلو۔''

فوائد:......۱۔نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہ'' ۳۳ مرتبہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' اور ۳۴ مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہنا مستحب ہے واجب نہیں۔ نیز تسبیحات، تحمیدات اور تکبیرات کی یہ تعداد بھی مشروع ہے اور نماز کے بعد ۲۵ بار ''سُبْـحَانَ اللّٰہ'' ۲۵ بار ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' ۲۵ مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' اور ۲۵ مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہنا بھی مشروع و مسنون ہے۔

(۷۵۲) اسناده صحيح، مسند احمد: ٥/ ١٨٤ـ سنن الدارمي: ١٣٥٤ـ عن عثمان بن عمر بهذا الاسناد، سنن ترمذی، كتاب الدعوات، باب: ٢٥ـ حديث: ٣٤١٣ـ سنن نسائی: ١٣٥١ـ من طريق هشام بن حسان به.

۲۴۹...... بَابُ فَضْلِ التَّحْمِيْدِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ يُوْصَفُ بِالْعَدَدِ الْكَثِيْرِ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ اَوْ غَيْرُ خَلْقِهِ

تحمید، تسبیح اور تکبیر کی فضیلت کا بیان کہ ان کی صفت اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور غیر مخلوق کی کثیر تعداد کے ساتھ بیان کی گئی ہے

۷۵۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَحْيٰى بْنُ حَكِيْمٍ ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ۔ وَهُوَ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ ۔ عَنْ كُرَيْبٍ......... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ ۔ وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةُ ، فَحَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ اسْمَهَا وَسَمَّاهَا جُوَيْرِيَةُ وَكَرِهَ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ ۔ قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا فِيْ مُصَلَّايَ فَرَجَعَ حِيْنَ تَعَالَى النَّهَارُ وَأَنَا فِيْهِ ، فَقَالَ: لَمْ تَزَالِيْ فِيْ مُصَلَّاكِ مُنْذُ خَرَجْتُ ؟ قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَ: قَدْ قُلْتُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَ بِمَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ . سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ . هٰذَا حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ حَكِيْمٍ . وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ خَرَجَ إِلٰى صَلَاةِ الصُّبْحِ وَ جُوَيْرِيَةُ جَالِسَةٌ فِي الْمَسْجِدِ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَلَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هٰذَا مِنَ الْكَلَامِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، ان کا نام برہ تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ نام رکھا اور آپ یہ بات ناپسند کرتے تھے کہ کہا جائے۔ آپ برہ (نیکی) کے ہاں سے نکلے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے جبکہ میں اپنی نماز گاہ میں (بیٹھی ذکر کر رہی) تھی۔ پھر آپ دن چڑھے واپس تشریف لائے جبکہ میں ابھی تک جائے نماز ہی میں بیٹھی (ذکر کر رہی) تھی۔ آپ نے پوچھا: جب سے میں گیا ہوں تم (اس جگہ) اپنی نماز گاہ میں مسلسل بیٹھی ہوئی ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: میں نے (تیرے پاس سے جانے کے بعد) صرف چار کلمات تین مرتبہ پڑھے ہیں۔ اگر ان کا وزن تیرے سارے ذکر کے ساتھ کیا جائے تو وہ ان پر بھاری ہوں گے۔ (وہ کلمات یہ ہیں)"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَكَلِمَاتِهِ" "میں اللہ تعالیٰ کی پاکی اور حمد وثناء اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر بیان کرتا

---

(۷۵۳) صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التسبیح اول النهار وعند النوم، حدیث: ۲۷۲۶۔ الادب المفرد للبخاری: ۶۴۷۔ من طریق سفیان بن عیینة بهذا الاسناد، مسند احمد: ۶/ ۳۲۴۔ سنن ترمذی: ۳۵۵۵۔ سنن نسائی: ۱۳۵۳۔ من طریق محمد بن عبدالرحمن.

ہوں۔ اور اس کے نفس کی رضا اور خوشنودی کے برابر، اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔'' یہ یحییٰ بن حکیم کی روایت ہے۔عبدالجبار کی روایت میں ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا مسجد میں بیٹھی ہوئی تھیں، پھر باقی حدیث بیان ذکر کی۔ اور اس سے پہلے والا کلام ذکر نہیں کیا۔

٧٥٤ـ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِـيْ مَـرْيَـمَ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ..........

عَـنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ ، فَقَالَ: مَاذَا تَقُوْلُ يَـا أَبَـا أُمَـامَةَ ؟ قَـالَ: أَذْكُرُ رَبِّيْ . قَالَ: أَفَلَا أُخْبِرُكَ بِأَكْثَرَ ـ أَوْ أَفْضَلَ ـ مِنْ ذِكْرِكَ اللَّيْلَ مَـعَ الـنَّهَـارَ وَالـنَّهَارِ مَعَ اللَّيْلِ ؟ أَنْ تَقُوْلَ: سُبْـحَـانَ الـلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِـلْءَ مَا خَلَقَ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّـمَاءِ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَـا أَحْـصٰـى كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَـيْءٍ ، وَسُبْـحَـانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ ، وَتَقُوْلَ الْحَمْدُ مِثْلَ ذٰلِكَ .

''حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے جبکہ وہ اپنے ہونٹ ہلا رہے تھے (یعنی کچھ پڑھ رہے تھے) آپ نے پوچھا: اے ابوامامہ! کیا پڑھ رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: میں اپنے رب کا ذکر کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تم کو تمہارے رات کے دن سمیت ذکر اور دن کے رات سمیت ذکر سے زیادہ یا افضل واعلیٰ ذکر نہ بتاؤں؟ تم یہ کلمات پڑھ لیا کرو۔ "سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَـلَـقَ ، وَسُبْـحَـانَ اللّٰـهِ عَدَدَ مَـا فِي الْأَرْضِ وَالسَّـمَـاءِ ، وَسُبْـحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّـمَـاءِ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهُ وَسُبْـحَـانَ الـلّٰـهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ" ''میں اللہ کی پاکی اور بڑائی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، میں اللہ کی پاکی اس کی مخلوق

(٧٥٤) اسناده حسن، عمل اليوم والليلة للنسائي: ١٦٦.

کی بھرائی کے برابر بیان کرتا ہوں۔ میں اللہ کی بڑائی اور عظمت زمین وآسمان میں موجود مخلوق کی تعداد کے برابر بیان کرتا ہوں، میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں زمین وآسمان میں موجود ہر چیز کی بھرائی کے برابر، میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس تعداد کے برابر جسے اللہ کی کتاب نے شمار کیا ہے۔ میں اللہ کی پاکی ہر چیز کی تعداد کے برابر اور اللہ کی پاکی ہر چیز کی بھرائی کے برابر بیان کرتا ہوں۔'' اور تم اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بھی اسی طرح بیان کرلیا کرو۔''

فوائد:......ا۔ان احادیث میں مذکورہ کلمات کی فضیلت کا بیان ہے اور بلا تعیین وتخصیص اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس میں تصنع اور ریا کاری کا عمل دخل نہ ہو اور مکرر تسبیح کے برابر بلا تعیین تسبیحات کا اجر مل جاتا ہے۔ نیز تسبیحات میں مبالغہ جائز ہے۔

۲۔ بلا تعیین وتخصیص تسبیحات کے جواز کے برعکس بعد از نماز سابقہ احادیث میں مذکورہ معین تسبیحات، تحمیدات و تکبیرات پر عمل ہی مسنون ومستحب ہے اور احادیث میں مذکورہ اجر وثواب اسی عمل کی صورت پر ممکن ہے۔

۲۵۰...... بَابُ الْأَمْرِ بِقِرَاءَةِ الْمُعَوَّذَتَيْنِ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد میں معوذتین (سورہ الفلق اور سورہ الناس) پڑھنے کے حکم کا بیان

۷۵۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ -يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ- حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ حُنَيْنِ بْنِ أَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

''حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ہر نماز کے بعد معوذات ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھو۔'' جناب حسن بن محمد نے ''لی'' (مجھے فرمایا) کے الفاظ روایت نہیں کیے۔''

(۷۵۵) اسناده صحيح، مسند احمد: ٤/ ٢٠١۔ سنن ابی داود، كتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حديث: ١٥٢٣۔ سنن نسائی: ١٣٣٧۔ من طريق ليث بهذا الاسناد، سنن ترمذی: ٢٩٠٣.

ﷺ: اقْرَؤُوْا الْمُعَوِّذَاتِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ.
لَمْ يَقُلِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: لِيْ.

فوائد:......نماز کے بعد معوذات سورتوں سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت مستحب فعل ہے۔

٢٥١ ...... بَابُ فَضْلِ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ مُتَطَهِّرًا

نماز کے بعد مسجد میں باوضو بیٹھنے کی فضیلت کا بیان

٧٥٦- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، ح وَحَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، كِلَاهُمَا، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ ثُمَّ جَلَسَ مَجْلِسَهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ. هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ فُضَيْلٍ، وَفِيْ خَبَرِ ابْنِ وَهْبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى الْمُسْلِمُ ثُمَّ جَلَسَ فِيْ مُصَلَّاهُ، لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَدْعُوْ لَهُ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يَحْدَثْ أَوْ يَقُمْ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ لے پھر اپنی اسی جگہ میں بیٹھا رہے جس میں اس نے نماز پڑھی تھی تو فرشتے مسلسل اس کے لیے رحمت کی دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔'' اے اللہ! اسے بخش دے! اے اللہ! اس پر رحم فرما (فرشتے یہ دعائیں مسلسل کرتے رہتے ہیں) جب تک وہ بے وضو نہیں ہو جاتا۔'' یہ ابن فضیل کی حدیث ہے۔ اور ابن وہب کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان شخص نماز پڑھنے کے بعد اپنی نماز گاہ میں بیٹھ جاتا ہے تو فرشتے اس کا وضو ٹوٹنے یا اس کے کھڑے ہونے تک مسلسل اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں'' اے اللہ! اسے معاف فرما دے، اے اللہ اس پر رحم فرما۔''

فوائد:......مکرر ٣٥٧۔

(٧٥٦) اسناد صحيح، مسند احمد: ٢/ ٢٦١- مسند ابي يعلى: ٦٤٦٣- من طريق ابن اسحاق بهذا الاسناد، سنن كبرى بيهقى: ٢/ ١٨٥.

۲۵۲ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوْعِ الشَّمْسِ

نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے

۷۵۷۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ............

عَـنْ سِـمَـاكٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ كَيْفَ كَـانَ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ ؟ قَالَ: كَانَ يَقْعُدُ فِيْ مُـصَلَّاهُ إِذَا صَـلَّـى الـصُّبْـحَ حَتّٰـى تَـطْلُعَ الشَّمْسُ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ .

''جناب سماک سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے تو پھر آپ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جب آپ صبح کی نماز پڑھ لیتے تو سورج طلوع ہونے تک اپنی جائے نماز ہی میں بیٹھے رہتے تھے۔'' یہ بندار کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

فوائد :......اگر چہ سلام پھیرنے کے معاً بعد مسجد سے نکلنے کی رخصت ہے۔ لیکن نمازِ فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک جائے نماز پر بیٹھے رہنا مستحب فعل ہے۔

❀❀❀❀

(۷۵۷) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل الجلوس فى مصلاه بعد الصبح، حديث: ٦٧٠۔ (١٥٢٦) عن بندار، محمد بن بشار بهذا الاسناد، مسند احمد: ٥/ ٨٨۔ عن محمد بن جعفر به، سنن ابى داود: ١٢٩٤، ٤٨٥٠۔ سنن ترمذى: ٥٨٥۔ سنن نسائى: ١٣٥٩۔ من طريق سماك به.

جِمَّاعُ أَبْوَابِ اللِّبَاسِ فِی الصَّلَاةِ

نماز میں لباس کے متعلق ابواب کا مجموعہ

٢٥٣ ......بَابُ الرُّخْصَةِ فِی الصَّلَاةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان

٧٥٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ............

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَيُصَلِّیْ أَحَدُنَا فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ أَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ ؟ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ لِلَّذِی سَأَلَهُ: أَتَعْرِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ ؟ فَإِنَّهُ يُصَلِّیْ فِی ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَثِيَابُهُ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ . هٰذَا حَدِيْثُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ .

'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی طرف کھڑا ہوا اور اس نے پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھ لے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سائل سے کہا: کیا تم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو جانتے ہو؟ کیونکہ وہ ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھ لیتے ہیں حالانکہ (ان کے دیگر) کپڑے کھونٹی (Hanger) پر لٹکے ہوتے ہیں۔'' یہ سعید بن عبدالرحمان کی حدیث ہے۔

٧٥٩۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ ، حَدَّثَنِیْ أَبُوْ حَازِمٍ............

---

(٧٥٨) سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب الصلاة فی الثوب الواحد، حديث: ١٠٤٧۔ مسند احمد: ٢/ ٢٣٨۔ مسند الحميدی: ٩٣٧۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد، صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب الصلاة فی الثوب الواحد، حديث: ٣٥٨۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة فی الثوب الواحد، حديث: ٥١٥۔ سنن نسائی: ٧٦٤۔ من طريق مالك عن ابن شهاب به.

(٧٥٩) اسناده صحيح.

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِ أَبِی هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِی وَإِنِّی أَنْظُرُ فِی الْمَسْجِدِ مَا أَكَادُ أَنْ أَرٰی رَجُلًا يُصَلِّی فِیْ ثَوْبَيْنِ ، وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تُصَلُّوْنَ فِی اثْنَيْنِ وَثَلَاثَةٍ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے۔ یقیناً میں نے خود کو دیکھا اور بے شک میں مسجد میں دیکھتا تھا کہ تقریباً کسی شخص کو نہیں دیکھتا تھا کہ وہ دو کپڑوں میں نماز پڑھ رہا ہو، جبکہ تم آج دو دو اور تین تین کپڑوں میں نماز پڑھتے ہو۔''

٧٦٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عِيْسَی بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِیُّ ، نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ: وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّیْ فِیْ قَمِيْصٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلَيْهِ إِزَارُهُ . فَقَالَ: لَيْسَ بِذٰلِكَ بَأْسٌ إِذَا كَانَ يُوَارِيْهِ . وَقَالَ ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ . وَقَالَ بُكَيْرٌ ، قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ ، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ:قَدْ كُنَّا نُصَلِّیْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ حَتّٰی جَاءَ نَا اللّٰهُ بِالثِّيَابِ ، فَقَالَ لَا تُصَلُّوْا إِلَّا فِیْ ثَوْبَيْنِ . فَقَالَ أُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ: لَيْسَ فِیْ هٰذَا شَیْءٌ . قَدْ كُنَّا نُصَلِّیْ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَنَا ثَوْبَان . فَقِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَلَا تَقْضِی بَيْنَ هٰذَيْنِ ۔ وَهُوَ مَعَهُمْ ۔ قَالَ: أَنَا مَعِیْ .

''حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے روایت ہے اور ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ جو صرف ایک قمیص میں نماز پڑھتا ہے اور اس کے جسم پر (تہ بند) ازار نہیں ہوتا۔ تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جب وہ ستر کو ڈھانپنے والی ہو۔'' یہ عمرو بن شعیب کا قول ہے۔ جبکہ بکیر کہتے ہیں، حضرت سعید بن مسیّب نے فرمایا: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک ہم ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھا کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں (بکثرت) کپڑے عطا کر دیے۔ تو آپ نے فرمایا: دو کپڑوں ہی میں نماز پڑھا کرو۔'' تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھا کرتے تھے حالانکہ ہمارے پاس دو کپڑے بھی ہوتے تھے۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی اور وہ ان کے ساتھ ہی تھے: کیا آپ ان حضرات میں فیصلہ نہیں فرمائیں گے؟ انہوں نے فرمایا: میں اپنے (موقف کے) ساتھ ہوں۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہے کہ بلا اختلاف ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے اور علماء کا اس مسئلہ پر

(٧٦٠) اسناده صحيح، مسند احمد: ٥/ ١٤١۔ من طريق أخر.

اجماع ہے کہ دو کپڑوں میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ ہر شخص دو کپڑوں کے حصول پر قادر نہیں ہو سکتا پھر اگر دو کپڑوں میں نماز واجب قرار دی جاتی تو جو شخص دو کپڑوں کی قدرت نہ رکھتا وہ ادائیگی نماز سے عاجز آ جاتا اور اس میں فریضہ نماز بھی کی پابندی میں بھی کافی دشواری ہوتی ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس نے دینی معاملات میں تم پر کوئی تنگی روا نہیں رکھی۔ (سورۃ آل حج: ۷۸) نیز نبی ﷺ کا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک وقت ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کپڑوں کی عدم دستیابی کی وجہ سے اور ایک وقت کپڑوں کی دستیابی کے باوجود ایک کپڑے میں نماز پڑھنا بیان جواز کے لیے تھا۔ جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ایک کپڑے میں اس لیے نماز پڑھی تا کہ جاہل اور گنوار لوگ دیکھیں کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ ورنہ دو کپڑوں میں نماز افضل ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ٢٣٠)

۲۵۴...... بَابُ الْمُخَالَفَةِ بَيْنَ طَرَفَيِ الثَّوْبِ إِذَا صَلَّى الْمُصَلِّيْ فِي الرِّدَاءِ الْوَاحِدِ أَوِ الْإِزَارِ الْوَاحِدِ

جب نمازی ایک چادر یا تہ بند میں نماز پڑھے تو کپڑے کے کناروں کو الٹنے کا بیان

٧٦١ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ـ ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيْبٍ ـ يَعْنِي ابْنُ نَدْبَةَ ـ حَدَّثَنَا هِشَّامٌ ، عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ .

"حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ نے اس کے کناروں کو الٹا کر (کندھوں پر) ڈال دیا تھا۔"

۲۵۵ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَبِحَضْرَةِ الْمُصَلِّيْ ثِيَابٌ لَّهُ غَيْرَ الثَّوْبِ الْوَاحِدِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ

ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے حالانکہ نمازی کے پاس اس ایک کپڑے کے سوا جس میں وہ نماز پڑھ رہا ہو، دیگر کپڑے بھی موجود ہوں

---

(٧٦١) صحيح بخارى، كتاب الصلاة، باب الصلاة فى الثوب الواحد، حديث: ٣٥٥ـ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة فى الثوب الواحد، حديث: ٥١٧ـ سنن نسائى: ٧٦٥ـ مسند احمد: ٤/ ٢٦ـ مسند الحميدى: ٥٧١ـ من طرق عن هشام بن عروة بهذا الاسناد.

۷٦۲۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي ....

الـزُّبَيْـرِ عَـنْ جَـابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَنَّهُ رَأَى رَسُـوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِـيْ ثَـوْبٍ وَّاحِـدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ وَثِيَابُهُ عَلَى الْمِشْجَبِ .

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں ، اس کے کناروں کو الٹ کر اپنے کندھوں پر ڈالے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ کے (دوسرے) کپڑے کھونٹی پر لٹکے ہوئے تھے۔''

فوائد:......علماء بیان کرتے ہیں کہ ایک کپڑے کی صورت میں اسے کندھوں پر ڈالنے کی حکمت یہ کہ ازار بند لینے کے بعد اگر کندھوں پر کپڑا نہ ہوشرمگاہ کے کھلنے کا اندیشہ رہتا ہے، اس کے برعکس کندھوں پر کپڑا ہوا تو شرمگاہ کے کھلنے کا ڈر نہیں ہوتا۔ نیز اگر کندھوں سے گزار کر گردن کے پیچھے کپڑا نہ باندھا ہوتو دوران نماز ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھوں سے کپڑا پکڑنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کندھوں پر کپڑا نہ ڈالنے کی صورت میں بالائی بدن کا ستر اور موضع زینت بھی متروک رہتی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے زینت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

مالک، ابوحنیفہ، شافعی اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے، تحریمی نہیں۔ چنانچہ اگر کوئی شخص ستر بند باندھ کر اس حال میں نماز پڑھے کہ اس کے کندھے ننگے ہوں تو کراہت کے باوجود اس کی نماز درست ہے، خواہ وہ کندھوں پر کپڑا ڈالنے پر قادر ہو یا نہ۔

اور احمد اور بعض سلف کا موقف ہے کہ اگر انسان کندھے پر کپڑا رکھنے کی قدرت رکھنے کے باوجود کندھے ننگے رکھے تو ظاہر احادیث کی رو سے اس کی نماز باطل ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ٢٣١)

موخر الذکر موقف راجح ہے۔

۲۵۲ ...... بَابُ عَقْدِ الْإِزَارِ عَلَى الْعَاتِقَيْنِ إِذَا صَلَّى الْمُصَلِّيْ فِيْ إِزَارٍ وَّاحِدٍ ضَيِّقٍ

جب نمازی ایک ہی تنگ تہبند میں نماز پڑھے تو تہ بند کو کندھوں پر باندھنے کا بیان

۷٦۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ قُدَامَةَ ، نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ............

(٧٦٢) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة فى الثوب الواحد، حديث: ٢٨٣/ ٥١٨ من طريق ابن وهب بهذا الاسناد، مسند احمد: ٢/ ٢٩٣۔ مسند عبد بن حميد: ١٠٥١۔ من طريق ابى الزبير به، صحيح بخارى، كتاب الصلاة، باب عقد الازار على القفاء فى الصلاة: ٣٥٢۔ من طريق أخر عن جابر رضي الله عنه.

(٧٦٣) صحيح بخارى، كتاب الصلاة، باب اذا كان الثوب ضيقا، حديث: ٣٦٢۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب امر النساء المصليات وراء الرجال...... حديث: ٤٤١۔ سنن ابى داود: ٦٣٥۔ سنن نسائى: ٧٦٧۔ مسند احمد: ٣/ ٤٣٣۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد.

عَـنْ سَهْـلِ بْـنِ سَـعْـدٍ ، قَالَ: كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَاقِدِيْنَ أُزُرَهُمْ عَلٰى أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَان ، فَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ: لَا تَـرْفَـعَـنَّ رُؤُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُـلُـوْسًـا . أَنَـا أَبُـوْطَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِـنَـحْـوِهِ سَـلْـمُ بْـنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، وَزَادَ ، قَالَ: مِنْ ضِيْقِ الْأُزُرِ .

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بچوں کی طرح اپنے تہبند اپنی گردنوں پر باندھے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔ تو عورتوں کو کہا جاتا۔ جب تک مرد سیدھے بیٹھ نہ جائیں تو اپنے سر (سجدے سے) ہرگز نہ اٹھانا۔'' جناب سلم بن جنادہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے:'' تہبند کے تنگ اور مختصر ہونے کی وجہ سے (عورتوں کو سر جلدی نہ اٹھانے کا حکم دیا جاتا تھا۔)

٧٦٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: كُنْتُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَصْـحَـابِ الـصُّـفَّةِ ، مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ ، إِمَّـا بُـرْدَـةٌ أَوْ كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْهَا فِيْ أَعْـنَـاقِهِـمْ . فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ السَّاقَ وَمِنْهَا مَا يَبْـلُـغُ الْـكَـعْبَيْـنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُـرٰى عَـوْرَتُـهُ . قَـالَ أَبُـوْ بَكْرٍ: أَبُوْ حَازِمٍ مَـدَنِـيٌّ ، اسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ دِيْنَارٍ الَّذِيْ رَوٰى عَـنْ سَهْـلِ بْنِ سَعْدٍ وَالَّذِيْ رَوٰى عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ سَلْمَانُ الْأَشْجَعِيُّ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ستر اصحاب صفہ میں سے ایک فرد تھا۔ ان میں سے کسی شخص پر (جسم کے بالائی حصے کو ڈھانپنے والی) چادر نہیں ہوتی تھی۔ یا دھاری دار اوڑھنی ہوتی یا کمبل وغیرہ ہوتا ہے جسے انہوں نے اپنی گردنوں میں باندھنا ہوتا تھا۔ ان میں سے بعض پنڈلی تک پہنچ جاتے اور بعض ٹخنوں تک پہنچ جاتے تو وہ اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ اکٹھا کر لیتا، اس ڈر سے کہ کہیں اس کی شرم گاہ نہ نظر آ جائے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے ابوحازم مدنی کا نام سلمہ بن دینار ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے ابوحازم کا نام سلمان اشجعی ہے۔''

فوائد:......ا۔ دوران نماز کھلا ایک کپڑا میسر ہو ایسے کندھوں سے مخالف سمت میں گزار کر گردن کے پیچھے باندھنا درست ہے۔ اس سے بہتر ستر پوشی ہوئی ہے اور شرمگاہ کے کھلنے کا خوف نہیں ہوتا۔ البتہ اگر کپڑا تنگ ہو تو فقط تہبند

(٧٦٤) صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب نوم الرجال في المسجد، حديث: ٤٤٢ـ من طريق محمد بن فضيل بهذا الاسناد، مصنف ابن ابي شيبة: ١/ ٣١٤ـ رقم الحديث: ٣١٩٢ـ صحيح ابن حبان: ٦٨٢ـ من طريق فضيل به.

باندھنا کافی ہے۔

۲۔ عورتوں کو مردوں کے بعد ارکانِ نماز میں منتقل ہونا چاہیے بالخصوص جب مردوں کا لباس محدود اور اور مکمل ستر پوشی نہ ہو۔

٢٥٧ ......بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ الْوَاسِعِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِ الْمُصَلِّيْ مِنْهُ شَيْءٌ ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ.

مجمل غیر مفسر روایت کے ذکر کے ساتھ ایک ایسے کھلے کپڑے میں نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان جس کا کوئی حصہ نمازی کے کندھے پر نہ ہو

٧٦٥۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، حَـدَّثَـنَـا سُـفْيَانُ ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ............

عَـنْ أَبِـيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ قَالَ: لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ . غَيْـرَ أَنَّ عَبْـدَ الْـجَبَّـارِ قَالَ: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهٖ .

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس حال میں ایک ہی کپڑے میں ہرگز نماز نہ پڑھے کہ اس کا کوئی حصہ اس کے کندھے پر نہ ہو۔ جناب عبدالجبار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں۔‘‘

٢٥٨ ......بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

اس مجمل روایت کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان جو میں نے بیان کی ہے

وَالـدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِ الْمُصَلِّيْ مِنْهُ شَيْءٌ إِذَا كَانَ الثَّـوْبُ وَاسِعًا . إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ الصَّلَاةَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ الضَّيِّقِ إِذَا شَدَّهُ الْمُصَلِّيْ عَلٰى حَقْوِهِ .

اور اس دلیل کا بیان کہ ایک کپڑے میں، جس کا کوئی حصہ نمازی کے کندھے پر نہ ہو، نماز کی ممانعت اس وقت ہے جب

(٧٦٥) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة فى ثوب واحد، حديث: ٥١٦۔ سنن ابى داود: ٦٢٦۔ سنن نسائى: ٧٦٧۔ مسند احمد: ٢/ ٢٤٣۔ مسند الحميدى: ٩٦٢۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد، صحيح بخارى، كتاب الصلاة، باب اذا صلى فى الثوب الواحد، حديث: ٣٥٩ من طريق ابى الزناد به.

کپڑا کھلا اور وسیع ہو۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ایک تنگ کپڑے میں نماز پڑھنا جائز قرار دیا ہے جبکہ نمازی نے اسے اپنی کمر پر باندھ لیا ہو۔

٧٦٦۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَحْرٍ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِیْ عُرْوَبَةَ ، حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ............

عَـنْ نَـافِعٍ قَالَ: رَاٰنِی ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أُصَلِّیْ فِـیْ ثَـوْبٍ وَّاحِـدٍ ، فَقَالَ: أَلَمْ أَكُنْ أَكْسُكَ ثَوْبَيْنِ ؟ قَالَ ، قُلْتُ: بَلٰى ، قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَرْسَلْتُكَ فِی حَاجَةٍ أَكُنْتَ مُنْطَلِقًا فِیْ ثَوْبٍ وَاحِـدٍ ؟ قُـلْـتُ: لَا . قَـالَ: فَـاللّٰـهُ أَحَقُّ أَنْ تُـزَيَّـنَ لَهُ . ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا لَمْ يَكُنْ لِأَحَـدِكُـمْ إِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ فَلْيَشُدَّ بِهٖ حَقْوَهُ وَلَا يَشْتَـمِـلْ بِـهِ اشْتِمَالَ الْيَهُوْدِ . قَالَ أَبُوْ بَـكْـرٍ: وَهٰذَا الْخَبَرُ أَيْضاً مُجْمَلٌ غَيْرُ مُفَسَّرٍ أَرَادَ النَّبِیُّ ﷺ بِهٰذَا الثَّوْبِ الَّذِیْ أَمَرَ بِشَدِّهٖ عَلٰى حَقْوِهِ ، الثَّوْبَ الضَّيِّقَ دُوْنَ الْوَاسِعِ . وَالْمُفَسِّرُ لِهٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ .

’’حضرت نافع کہتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا میں نے تمہیں دو کپڑے پہننے کے لیے نہیں دیے تھے؟ میں نے عرض کی: ضرور دیے تھے۔ انہوں نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں تمہیں کسی کام کے لیے بھیجوں تو کیا تم ایک ہی کپڑے میں جاؤ گے؟ میں نے جواب دیا کہ نہیں۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ تم اس کے لیے زیب و زینت اختیار کرو۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کسی شخص کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنی کمر کے ساتھ باندھ لے اور یہودیوں کی طرح اس میں نہ لپیٹے۔‘‘ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت بھی مجمل اور غیر مفسر ہے۔ جس کپڑے کو نبی کریم ﷺ نے اپنی کمر کے ساتھ باندھنے کا حکم دیا ہے وہ کھلے اور وسیع کی بجائے تنگ کپڑا ہے۔ اور ان دو مجمل حدیثوں کی تفسیر کرنے والی روایت درج ذیل ہے۔‘‘

٧٦٧۔ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ ، وَهُوَ مَا حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ عَنِ النُّعْمَانِ ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ............

(٧٦٦) اسناده ضعيف، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب اذا کان الثوب ضيقا يتزر به، حديث: ٦٣٥۔ مسند احمد: ٢/ ١٤٨۔ مختصراً بذكر المرفوع فقط، وانظر: ٧٦٩.

(٧٦٧) صحيح ابن حبان: ٢٣٠٢۔ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد، صحيح بخاری، کتاب الصلاة، باب اذا کان الثوب ضيقا، حديث: ٣٦١۔ مسند احمد: ٣/ ٣٢٨۔ من طريق فليح به.

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّهُ أَتَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، هُوَ وَنَفَرٌ قَدْ سَمَّاهُمْ، فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَدْنَاهُ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهٖ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَرِدَاؤُهُ قَرِيْبٌ مِنْهُ، لَوْ تَنَاوَلَهُ أَبْلَغَهُ، قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمَ، سَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهٖ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ. فَقَالَ: أَفْعَلُ هٰذَا لِيَرَانِيَ الْحَمْقٰى أَمْثَالُكُمْ فَيَفْشُوْ عَنْ جَابِرٍ رُخْصَةٌ رَخَّصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إِنِّيْ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهٖ فَجِئْتُهُ لَيْلَةً لِبَعْضِ أَمْرِيْ فَوَجَدتُّهُ يُصَلِّيْ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَّاحِدٌ قَدِ اشْتَمَلْتُ بِهٖ، وَصَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِهٖ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: مَا السُّرٰى يَا جَابِرُ؟ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِيْ. فَلَمَّا فَرَغْتُ، قَالَ: يَا جَابِرُ مَا هٰذَا الْإِشْتِمَالُ الَّذِيْ رَأَيْتُ؟ فَقُلْتُ: كَانَ ثَوْبًا وَاحِدًا ضَيِّقًا. فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ وَعَلَيْكَ ثَوْبٌ وَّاحِدٌ، فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهٖ، وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهٖ.

”حضرت سعید بن الحارث رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ ایک جماعت جن کے نام انہوں نے لیے تھے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب ہم ان کی خدمت میں پہنچے تو ہم نے انہیں ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے، جس کے کناروں کو انہوں نے الٹا کیا ہوا تھا، نماز پڑھتے ہوئے پایا، جبکہ (بالائی حصے پر اوڑھنے والی) چادر ان کے قریب ہی رکھی تھی۔ اگر آپ اسے پکڑنا چاہتے تو پکڑ سکتے تھے۔ کہتے ہیں۔ پھر جب انہوں نے سلام پھیرا تو ہم نے ایک ہی کپڑے میں ان کی نماز کے بارے میں سوال کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے یہ کام اس لیے کیا ہے کہ تم جیسے نادان مجھے دیکھ لیں، تا کہ جابر رضی اللہ عنہ سے ایک ایسی رخصت (لوگوں میں) پھیل جائے اور عام ہو جائے جو رخصت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ بے شک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر میں آپ کے ساتھ گیا۔ پس میں اپنے کسی کام کے لیے رات کے وقت آپ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ میرے اوپر ایک ہی کپڑا تھا۔ جسے میں نے لپیٹا ہوا تھا تو میں نے آپ کے پہلو میں نماز پڑھی، پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: جابر! رات کے وقت کیسے آنا ہوا؟ تو میں نے آپ کو اپنی ضرورت و حاجت بتائی۔ پھر جب میں فارغ ہوا تو فرمایا: جابر! یہ چادر کیسے لپٹی ہوئی ہے جسے میں نے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی: (میں نے یہ اس لیے کیا ہے کیونکہ) کپڑا ایک ہی تھا اور تنگ تھا۔ تو آپ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھو اور تمہارے جسم پر ایک ہی کپڑا ہو تو اگر وہ کھلا اور وسیع ہو تو اسی کو لپیٹ لو اور اگر وہ تنگ ہو تو اس کو تہبند بنا لو۔“

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۷۶۱ اور ۷۶۳ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۲۵۹ ......بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِيْ بَعْضِ الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يَكُوْنُ بَعْضُهُ عَلَى الْمُصَلِّيْ وَبَعْضُهُ عَلَى غَيْرِهِ

ایک کپڑے کے کچھ حصے میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان جبکہ اس کپڑے کا کچھ حصہ نمازی پر اور کچھ حصہ کسی دوسرے شخص پر ہو

۷۶۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ ، سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ............

عَنْ مَيْمُوْنَةَ ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَعَلَيَّ مِرْطٌ ، عَلَيَّ بَعْضُهُ وَعَلَيْهِ بَعْضٌ وَأَنَا حَائِضٌ . الْمِرْطُ: أَكْسِيَةٌ مِنْ صُوْفٍ .

"حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے جبکہ میرے اوپر ایک اونی چادر ہوتی ، اس کا کچھ حصہ میرے اوپر ہوتا اور کچھ حصہ آپ پر ہوتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔"

المِرْطُ: اونی چادر کو کہتے ہیں۔

فوائد:......۱۔ حائضہ عورت کے نمازی کے پہلو میں لیٹنے سے نماز باطل نہیں ہوتی، شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔لیکن ابوحنیفہ ایسی نماز کو باطل قرار دیتے ہیں۔

۲۔ حائضہ کا لباس پاک ہے البتہ وہ حصہ جہاں حیض کا خون یا نجاست لگی ہو وہ نجس ہے۔

۳۔ حائضہ کے سامنے اور ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے، جس کا بعض حصہ نمازی پر اور بعض حصہ حائضہ عورت پر ہو۔(شرح النووی: ٤/ ٢٢٩)

۲۶۰ ......بَابُ ذِكْرِ اشْتِمَالِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ تَشَبُّهًا بِفِعْلِ الْيَهُوْدِ وَهُوَ تَجْلِيْلُ الْبَدَنِ كُلِّهِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ

نماز میں یہودیوں کے عمل کی مشابہت والے اشتمال کی ممانعت کا بیان اور وہ یہ ہے کہ سارے بدن کو ایک کپڑے میں لپیٹ لیا جائے

۷۶۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ ، نَا سَعِيْدٌ ، ح حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ......

---

(٧٦٨) صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب اذا اصاب ثوب المصلی امراته اذا سجد، حدیث: ٣٧٩۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الاعتراض بین یدی المصلی، حدیث: ٥١٣۔ سنن ابی داود: ٦٥٦۔ سنن ابن ماجه: ٩٥٨۔ صحیح ابن حبان: ٢٣٢٣.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيَشُدَّهُ عَلٰى حَقْوِهِ وَلَا تَشْتَمِلُوْا كَاشْتِمَالِ الْيَهُوْدِ. هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ أَبِيْ صَفْوَانَ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنی کمر پر باندھ لے، اور یہودیوں کے لپٹنے کی طرح مت لپٹا کرو۔'' یہ ابن ابوصفوان کی حدیث ہے۔''

۲۶۱ ...... بَابُ اشْتِمَالِ الْمُبَاحِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں جائز اشتمال کا بیان

وَهُوَ عَقْدُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلَى الْعَاتِقِ ، إِذَا كَانَ الثَّوْبُ وَاسِعًا يُمْكِنُ عَقْدُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلَى الْعَاتِقِ فَيَسْتُرُ الْعَوْرَةَ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرَ مُتَقَصٍّ .

وہ یہ ہے کہ کپڑے کے دونوں کناروں کو کندھے پر باندھ لیا جائے جبکہ وسیع اور کشادہ ہو اور اس کے کناروں کو دونوں کندھوں پر باندھنا ممکن ہو جس سے شرم گاہ کا پردہ ہو جائے۔ اس سلسلے میں مختصر غیر مفصل روایت کا بیان

۷۷۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ، نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ ، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِيْ ثَوْبٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ .

''حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھی۔''

۲۶۲ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا قَبْلُ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ الْإِشْتِمَالَ الْمُبَاحَ فِي الصَّلَاةِ وَضْعُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلَى الْعَاتِقَيْنِ

اس مختصر روایت کی تفصیل بیان کرنے والی مفسر روایت کا ذکر جو میں نے اس سے پہلے بیان کی ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں جائز اشتمال یہ ہے کہ کپڑے کے دونوں کناروں کو دونوں کندھوں پر ڈال لیا جائے

۷۷۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ

---

(٧٦٩) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب اذا كان الثوب ضيقا يتزر به، حديث: ٧٦٩۔ مسند احمد: ٢/ ١٤٨۔ وانظر ٧٦٦.

(٧٧٠) تقدم برقم: ٧٦١.

عَنْ أَبِيْهِ............

أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ .

"حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے اس کے دونوں کناروں کو اپنے دونوں کندھوں پر ڈال کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔"

فوائد:......ا۔ اگر نماز کے لیے ایک چھوٹا کپڑا میسر ہے، جسے پورے جسم پر لپیٹنا ناممکن ہو تو اس کا تہبند باندھنا کافی ہے خواہ کندھے ننگے ہی رہیں۔

۲۔ اگر کشادہ کپڑا میسر ہو تو اسے پورے بدن پر لپیٹنا جائز ہے بشرطیکہ اس کے کنارے کندھوں پر مختلف ہوں۔

۳۔ اِشْتِمَال الْيَهُوْدِ سے مراد یہ ہے کہ جسم پر کپڑا اس طریقے سے لپیٹا گیا ہو کہ ہاتھ باہر نہ رہیں اور انسان مقید ہو کر رہ جائے۔ نماز میں یہ صورت مکروہ ہے۔

۲۶۳...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سدل (کپڑا لٹکانے) کے منع ہونے کا بیان

۷۷۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ ۔ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ ۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ عَطَاءٍ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَن يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ .

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کپڑا لٹکانے اور یہ کہ آدمی (نماز میں) اپنا منہ ڈھانپ لے، سے منع کیا ہے۔"

۲۶۴ ...... بَابُ إِجَازَةِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُخَالِطُهُ الْحَرِيْرُ

ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے جس میں ریشم کی ملاوٹ ہو

۷۷۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ............

---

(۷۷۱) تقدم تخريجه برقم: ۷۶۱.

(۷۷۲) حسن، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب السدل فی الصلاة، حديث: ۶۴۳۔ صحيح ابن حبان: ۲۳۵۳۔ من طريق ابن المبارك بهذا الاسناد، سنن ترمذی: ۳۷۸۔ سنن الدارمی: ۱۳۷۹۔ مسند احمد: ۲/ ۲۹۵۔ من طريق عطاء به.

(۷۷۳) اسناده صحيح، دیکھیے اگلی حدیث۔

عَـنْ عُـمَرَ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ فَرُّوْجٍ مِنْ حَرِيْرٍ ثُـمَّ لَـمْ يَـلْبَـثْ أَنْ نَـزَعَهُ . هٰكَذَا حَدَّثَنَا بِهٖ الشَّيْبَانِيُّ ، قَالَ: عَنْ عُمَرَ وَ هُوَ وَهْمٌ .

'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی قبا میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، پھر آپ نے اسے بلاتاخیر اتار دیا۔''ہمیں شیبانی نے اسی طرح روایت کیا ہے اورعن عمر کہا ہے اور یہ وہم ہے''

٧٧٤۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نـاَ أَبُـوْ بَكْرٍ قَالَ وَحَـدَّثَـنَا بِهٖ بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَا: عَنْ عُـقْبَةَ بْـنِ عَـامِـرٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَـمْ يَذْكُرَا عُمَرَ . هٰـذَا هُـوَ الـصَّـحِيْحُ ، وَ ذِكْرُ عُمَرَ فِى هٰذَا الْخَبَرِ وَهْمٌ . وَ إِنَّمَا الصَّحِيْحُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَـامِرٍ رَأَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . هٰـذَا هُـوَ الـصَّحِيْحُ ، وَ ذَكَرَ عُمَرُ فِى هٰذَا الْخَبَرِ وَهْمٌ . وَ إِنَّمَا الصَّحِيْحُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَأَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

'' امام صاحب اپنے اساتذہ کرام جناب بندار اور ابوموسیٰ کی سند سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (ریشمی قبا میں نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا۔''دونوں اساتذہ کرام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور یہی صحیح ہے۔ اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر وہم ہے۔ بلاشبہ صحیح یہ ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔''

٢٦٥ ...... بَابُ نَفِيْ قَبُوْلِ صَلَاةِ الْحُرَّةِ الْمُدْرِكَةِ بِغَيْرِ خِمَارٍ

بالغ آزاد عورت کی نماز دوپٹے کے بغیر قبول نہ ہونے کا بیان

٧٧٥۔ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا هِشَّامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبُوْ الْوَلِيْدِ وَ الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ............

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ قَـالَ: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ امْرَأَةٍ قَدْ حَـاضَتْ إِلَّا بِخِمَارٍ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُـوْ بَـكْـرٍ ، حَـدَّثَـنَـا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيٰى ، نَا

'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔''جناب بندار کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: کسی عورت کے لیے لائق نہیں ہے کہ وہ نماز ادا کرے...... (یعنی

(٧٧٤) صحيح بخارى، كتاب الصلاة، باب من صلى فى فروج الحرير، حديث: ٣٧٥۔ صحيح مسلم، كتاب اللباس، باب تحريم لبس الحرير وغير ذلك للرجال، حديث: ٢٠٧٥۔ سنن نسائى: ٧٧١۔ مسند احمد: ٤/ ١٥٠۔ من طريق يزيد بهذا الاسناد.

(٧٧٥) اسناده صحيح، سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب المرأة تصلى بغير خمار، حديث: ٦٤١۔ من طريق الحجاج بهذا الاسناد، سنن ترمذى: ٣٧٧۔ سنن ابن ماجه: ٦٥٥۔ مسند احمد: ٦/ ١٥٠، ٢١٨۔ من طريق حماد به.

حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَتْنِي أُمِّيْ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: لَا يَنْبَغِي لِامْرَأَةٍ أَن تُصَلِّيَ . . . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ الْخَرَّاطُ .

دوپٹے کے بغیر) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حمید بن عبداللہ سے مراد الخراط ہیں۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران نماز عورت کا سر ڈھانپنا واجب ہے، خواہ وہ تنہائی میں نماز پڑھ رہی ہو جہاں اس پر کسی کی نظر بند پڑتی ہو۔ یہ سر چھپانا پردے کے لیے نہیں کیونکہ محرم رشتہ داروں سے سر چھپانا فرض نہیں۔ عورت کا ذکر کرنے سے معلوم ہوا کہ مرد کے یہ حکم نہیں، وہ ننگے سر نماز پڑھ سکتا ہے، تاہم مرد کے لیے بھی عادتاً ننگے سر رہنا ناپسندیدہ امر ہے۔

٢٦٦ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُجَامِعُ الرَّجُلُ فِيْهِ أَهْلَهُ

اس کپڑے میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان جس میں آدمی نے اپنے بیوی سے صحبت کی ہو

٧٧٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ ، أَخْبَرَنَا أَبِي وَ شُعَيْبٌ قَالَا ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، وَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيْجٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ..........

مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ أُمَّ حَبِيْبَةَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُجَامِعُهَا فِيْهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرٰى فِيْهِ أَذًى . وَ قَالَ ابْنُ الْحَكَمِ وَ الْفَضْلُ وَ يَحْيٰى بْنُ حَكِيْمٍ: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ إِسْحَاقَ: فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُضَاجِعُكِ فِيْهِ ؟ .

"حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے جس میں آپ نے ان سے صحبت کی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں جب آپ اس میں کوئی نجاست نہ دیکھتے (تو نماز ادا کر لیتے تھے) جناب ابن اسحاق کی روایت میں ہے: "اس کپڑے میں جس میں آپ تمہارے ساتھ لیٹے تھے (اس میں نماز پڑھ لیتے تھے؟)"

(٧٧٦) اسناده حسن، سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب الصلاة فی الثوب الذی یصیب اهله فیه، حدیث: ٣٦٦۔ سنن نسائی: ٢٩٥۔ سنن ابن ماجه: ٥٤٠۔ سنن الدارمی: ١٣٨٣۔ مسند احمد: ٦/ ٤٢٦۔ من طریق اللیث بهذا الاسناد.

٢٦٧ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِزَرِّ الْقَمِيْصِ وَالْجُبَّةِ إِذَا صَلَّى الْمُصَلِّيْ فِيْ أَحَدِهِمَا لَا ثَوْبَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ

قمیص اور جبے کو بٹن لگانے کے حکم کا بیان، جب کہ نمازی ان میں سے کسی ایک میں نماز پڑھے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو

٧٧٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ: سَمِعْتُ..........

سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُوْلُ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَكُوْنُ فِي الصَّيْدِ فَتَحْضُرُ الصَّلَاةُ وَعَلَيَّ قَمِيْصٌ ، قَالَ: شُدَّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ .

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ میں شکار کے لیے نکلا ہوتا ہوں تو نماز کا وقت ہو جاتا ہے جبکہ میرے اوپر ایک قمیص ہی ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اسے باندھ لیا کرو اگرچہ کانٹے کے ساتھ ہی باندھنا پڑے۔''

٧٧٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدِ الْمَدَنِيُّ ، حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ..........

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قُلْتُ: أَكُوْنُ فِي الصَّيْدِ وَلَيْسَ عَلَيَّ إِلَّا قَمِيْصٌ وَّاحِدٌ أَوْ جُبَّةٌ وَّاحِدَةٌ ، فَأَزُرُّهُ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، وَلَوْ بِشَوْكَةٍ . قَالَ مَرَّةً ، فَقَالَ: زِرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مُوْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ هٰذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيْعَةَ هٰكَذَا نَسَبَهُ عَطَافُ بْنُ خَالِدٍ وَأَنَا أَظُنُّهُ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا، میں نے عرض کی: میں شکار کے لیے گیا ہوتا ہوں اور میرے اوپر صرف ایک قمیص یا ایک جبہ ہوتا ہے، کیا میں اسے باندھ لیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اگرچہ کانٹے کے ساتھ ہی باندھ لو۔'' ایک مرتبہ فرمایا: اسے بٹن لگا لو (باندھ لو) اگرچہ کانٹے کے ساتھ ہی ہو۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: موسیٰ بن ابراہیم سے مراد ابن عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی ربیعہ ہے۔ عطاف بن خالد نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے۔ جبکہ میرے خیال میں ان کا نسب اس طرح ہے:

---

(٧٧٧) صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الرجل یصلی فی قمیص واحد، حدیث: ٦٣٢۔ من طریق عبدالعزیز بهذا الاسناد، سنن نسائی: ٧٦٦۔ مسند احمد: ٤/ ٤٩۔ من طریق موسی بن ابرهیم به.

(٧٧٨) اسناده صحیح، انظر الحدیث السابق

أَبِـیْ رَبِیْـعَةَ أَبُـوْهُ إِبْـرَاهِیْـمُ هُوَ الَّذِیْ ذَکَرَهُ شُـرَحْبِیْـلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّهُ دَخَلَ وَ إِبْرَاهِیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ أَبِیْ رَبِیْـعَةَ عَـلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ ذَکَرَهُ.

ابن ابراہیم بن عبداللہ بن عبدالرحمان بن معمر بن ابی ربیعہ، ان کے والد ابراہیم وہ ہیں جنہیں شرحبیل بن سعد نے ذکر کیا ہے کہ وہ اور ابراہیم بن عبداللہ بن عبدالرحمان بن معمر بن ابی ربیعہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ،ایک لمبی حدیث میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

فوائد:......ا۔طیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب قمیض کا چاک زیادہ کھلا ہو،جس سے شرمگاہ ظاہر ہوتی ہو،اسے دوران نماز بٹن وغیرہ سے بند کرنا لازم ہے،تا کہ اس کی شرمگاہ ظاہر نہ ہو۔(عون المعبود: ۲/ ۲۲۲)

۲۔ ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص کھلے گریبان والی قمیض میں نماز پڑھے کہ رکوع یا سجدہ میں اسے شرمگاہ دکھائی دے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔(المغنی لابن قدامه: ۳/ ۱۸)

۲۶۸ ......بَابُ الرُّخْصَةِ فِی الصَّلَاةِ مَحْلُوْلُ الْاَزْرَارِ إِذَا کَانَ عَلَی الْمُصَلِّیْ أَکْثَرُ مِنْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

جب نمازی پر ایک سے زائد کپڑے ہوں تو بٹن کھول کر نماز پڑھنے کی رخصت ہے

۷۷۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَکْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الثَّقَفِیُّ، نَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا..........

زَیْـدُ بْـنُ أَسْلَمَ قَالَ: رَأَیْتُ ابْنَ عُمَرَ یُصَلِّیْ مَـحْلُوْلٌ أَزْرَارُهُ. فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُهُ.

”حضرت زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بٹن کھول کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا۔تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

۷۸۰۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَـا أَبُـوْ بَکْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ عَبْدِ الـرَّحْـمٰنِ، حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ: بِهٰذَا مِثْلَهُ: غَیْرَ أَنَّـهُ لَـمْ یَقُلْ: فَسَأَلْتُهُ. وَقَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ مَحْلُوْلُ الْاَزْرَارِ.

”امام صاحب اپنے استاد گرامی محمد بن یحییٰ کی سند سے جناب ولید سے مذکورہ بالا کی طرح روایت کرتے ہیں۔لیکن انہوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: میں نے ان سے سوال کیا:“ اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بٹن کھول کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔“

(۷۷۹) اسناده ضعیف، اس کی سند زہیر بن محمد خراسانی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۷۸۰) ضعیف، انظر الحدیث السابق.

٢٦٩ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ إِسْبَالِ الْأُزُرِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں تہبند کو لٹکانا سخت منع ہے

٧٨١ ـ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفِ الْحَدَّادِيُّ ، أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، نَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ............

عَـنْ عَبْـدِ الـلّـهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰـى صَلَاةِ رَجُلٍ يَجُرُّ إِزَارَهُ بَطَرًا . قَالَ أَبُوْ بَـكْـرٍ: قَـدِ اخْتَـلَفُوْا فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ . قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ فِيْ كِتَابِ اللِّبَاسِ .

'' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا جو تکبر وغرور کی وجہ سے اپنا تہ بند گھسیٹتا ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند میں راویوں کا اختلاف ہے بعض نے حضرت عبداللہ بن عمرو کی بجائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ میں نے یہ باب کتاب اللباس میں بیان کر دیا ہے۔''

٢٧٠ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ كَفِّ الثِّيَابِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کپڑے سمیٹنے کی ممانعت کا بیان

٧٨٢ـ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ............

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ ، قَـالَ: قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ وَلَا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا .

'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ کہ میں اپنے بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔''

فوائد:......١۔اس حدیث کی رو سے نماز میں بال اور کپڑے لپیٹنا مکروہ فعل ہے۔(المغنی : ٣/ ١٢٢)

٢٧١ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي ثِيَابِ الْأَطْفَالِ مَا لَمْ تُعْلَمْ نَجَاسَةٌ أَصَابَتْهَا

بچوں کے ان کپڑوں میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان جن میں نجاست لگنے کا علم نہ ہو

إِذْ فِـي حَـمْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتَ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ ثِيَابَهَا لَوْ كَانَتِ الصَّلَاةُ لَا تُجْزِئُ فِيْهَا لَمْ يَحْمِلْهَا . إِذْ لَا فَرْقَ بَيْنَ لُبْسِ الثَّوْبِ النَّجِسِ وَبَيْنَ حَمْلِهِ فِي الصَّلَاةِ .

---

(٧٨١) مسند احمد : ٢/ ٦٩۔ اس میں "الصلاة" کا لفظ نہیں ہے۔ واللہ اعلم

(٧٨٢) تقدم تخريجه برقم: ٦٣٢.

کیونکہ نبی کریم ﷺ کا حضرت زینب کی بیٹی (اُمامہ کو نماز میں) اٹھانا اس بات کی دلیل ہے کہ اگر بچوں کے کپڑوں میں نماز پڑھنا درست نہ ہوتا تو آپ اسے نہ اٹھاتے کیونکہ نجس کپڑا پہننے اور نماز میں اسے اٹھانے کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

٧٨٣۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، أَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ ، وَعَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ............

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ عَلٰى عُنُقِهِ فِي الصَّلَاةِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا .

"حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوالعاص کی بیٹی (یعنی اپنی نواسی) کو نماز میں اپنی گردن پر بیٹھا لیا کرتے تھے، پھر جب آپ سجدہ کرتے تو اسے (زمین پر) رکھ دیتے اور جب آپ کھڑے ہوئے تو اسے اٹھا لیتے۔"

٧٨٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ وَحَدَّثَنَا بِهِ الدَّوْرَقِيُّ: بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، قَالَ: وَهُوَ يَحْمِلُ بِنْتَ زَيْنَبَ عَلٰى عُنُقِهِ فَيَؤُمُّ النَّاسَ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا ، وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا .

امام صاحب جناب الدورقی کی سند سے روایت کرتے ہیں: "اور آپ حضرت زینب کی بیٹی کو اپنی گردن پر بٹھائے لوگوں کی امامت کرواتے، پھر جب رکوع کرتے تو اسے بیٹھا دیتے، اور جب آپ کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔"

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جو شخص دوران نماز کسی انسان یا پاک جاندار مثلاً کسی پرندے یا بکری وغیرہ کو اٹھا لے تو اس کی نماز صحیح ہوگی۔

۲۔ جب تک بچوں کے کپڑوں اور ابدان کی نجاست ثابت نہ ہو ان کے کپڑوں اور ابدان کی طہارت باقی رہتی ہے۔

۳۔ نماز میں عمل قلیل سے نماز باطل نہیں ہوتی، اور نمازی سے اگر وقفہ وقفہ سے کثیر افعال سرزد ہوں تو بھی نماز باطل نہیں ہوتی۔

۴۔ ان احادیث میں بچوں اور کمزور وناتواں لوگوں سے عاجزی اختیار کرنا اور ان سے نرمی وملاطفت اختیار کرنے کا بیان ہے۔ (شرح النووی: ٥/ ٣٠)

---

(٧٨٣) صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب اذا حمل جارية صغيرة، حديث: ٥١٦، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب جواز حمل الصبيان فی الصلاة، حديث: ٥٤٣۔ سنن ابی داود: ٩١٧۔ سنن نسائی: ٧١٢۔ مسند احمد: ٥/ ٣١٠۔ من طرق عن عمرو بن سليم بهذا الاسناد.

(٧٨٤) انظر الحديث السابق.

٢٧٢ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُصَلِّيْ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهُ نَجَاسَةٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَعْلَمُ بِهَا لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب نمازی کہ کپڑے کونجاست لگ جائے اور وہ اس سے بےخبر نماز پڑھ رہا ہوتو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی

٧٨٥۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ..........

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ ، قَـالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِـنْ قُـرَيْـشٍ إِذْ جَـاءَ عُـقْبَةُ بْنُ أَبِيْ مُعَيْطٍ بِسَـلٰـى جَزُوْرٍ فَقَذَفَهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ ، فَجَاءَ تْ فَاطِمَةُ فَأَخَذَتْهُ مِـنْ ظَهْـرِهِ وَدَعَـتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ ، فَـقَـالَ: اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ ، أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَّامٍ وَ عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيْـعَةَ وَ عُـقْبَةَ بْـنَ أَبِـيْ مُـعَيْطٍ وَ أُمَيَّةَ بْنَ خَـلَفٍ أَوْ أُبَـيَّ بْنَ خَلَفٍ ۔شُعْبَةُ الشَّاكُ ، قَـالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ وَأُلْقُوْا فِيْ بِئْرٍ غَيْرَ أَنَّ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيَّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ.

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ سجدہ رہے تھے اور آپ کے ارد گرد چند قریشی بیٹھے تھے، جب عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھری لے کر آیا اور اسے رسول اللہ ﷺ پر ڈال دیا، تو آپ اپنا سر مبارک اٹھا نہ سکے، چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور اسے آپ کی کمر سے اتارا اور اس برے کام کے کرنے والے پر بد دعا کی ۔ آپ نے یہ بد دعا کی :'' اے اللہ !قریش کی اس جماعت ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف، امام شعبہ کو شک ہے، کو (اپنے دردناک عذاب کے ساتھ) پکڑ لے، حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: میں نے ان قریش سرداروں کو دیکھا کہ وہ بدر والے دن قتل کر دیے گئے اور ایک کنویں میں پھینک دیے گئے، سوائے امیہ یا ابی کے کہ اس کے جوڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے تو اسے کنویں میں نہ پھینکا گیا۔''

٧٨٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقَيْلٍ ، نَا حَفْصٌ ، حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِيْ نَعَامَةَ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ..........

(٧٨٥) صحيح بخارى، كتاب مناقب الانصار، باب ما لقى النبى ﷺ واصحابه من المشركين بمكة، حديث: ٣٨٥٤۔ صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب ما لقى النبى ﷺ من اذى المشركين والمنافقين، حديث: ١٠٨/ ١٧٩٤۔ من طريق بندار محمد بن بشار بهذا الاسناد، مسند احمد: ١/ ٣٩٣۔ سنن نسائى: ٣٠٨.

عَـنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ أَنَّهُ قَالَ: صَلّٰی بِنَا رَسُـوْلُ الـلّٰـه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَـوْمٍ فَـخَلَعَ نَعْلَیْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ یَسَارِهِ ، فَـلَـمَّـا رَأٰی الْـقَوْمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ خَـلَعَ نَعْلَیْهِ ، خَلَعُوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا انْفَتَلَ ، قَالَ لَهُمْ: ما شَأْنُکُمْ خَلَعْتُمْ نِعَالَکُمْ ؟ قَالُوْا: یَـا رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ رَأَیْـنَـاكَ خَلَعْتَ نَعْلَیْكَ فَـخَـلَعْنَا نِعَالَنَا . فَقَالَ: أَتَانِیْ اٰتٍ فَحَدَّثَنِیْ أَنَّ فِـیْ نَـعْـلِیَّ أَذًی فَخَلَعْتُهُمَا ، فَإِذَا دَخَلَ أَحَـدُکُـمُ الْـمَسْجِدَ فَلْیَنْظُرْ ، فَإِذَا رَأٰی فِیْ نَـعْـلَیْـهِ قَـذْرًا فَـلْیَـمْسَحْهُمَا بِالْأَرْضِ ثُمَّ یُصَلِّیْ فِیْهِمَا .

’’ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی تو آپ نے اپنے جوتے اتار کر اپنی بائیں جانب رکھ دیے۔ جب صحابہ کرام نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے جوتے اتار دیے ہیں تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیے، پھر جب آپ فارغ ہوئے تو انہیں فرمایا: تمہیں کیا ہوا تھا کہ تم نے اپنے جوتے اتار دیے تھے؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے جوتے اتار دیے ہیں تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیے۔ تو آپ نے فرمایا: (میں نے تو اس لیے اتار تھے) کہ میرے پاس ایک آنے والا (فرشتہ) آیا تو اس نے مجھے بتایا کہ میرے جوتوں میں گندگی لگی ہوئی ہے، تو میں نے انہیں اتار دیا۔ لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ (جوتے) دیکھ لے، اگر وہ اپنے جوتوں میں گندگی دیکھے تو انہیں زمین کے ساتھ رگڑ لے، پھر انہیں پہن کر نماز پڑھ لے۔‘‘

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ اگر کپڑوں یا جسم پر نجاست لگی ہو اور انسان اس سے بے خبر ہو تو اس کی نماز درست ہے، البتہ نجاست کا علم ہونے پر اسے زائل کرنا لازم ہے اس صورت میں اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔

۲۔ نجاست کا علم ہونے پر دوران نماز اسے زائل کرنا لازم ہے، اگر نماز میں نجاست کا ازالہ ناممکن ہو تو نماز توڑ کر اسے زائل کیا جائے۔ کیونکہ صحت نماز کے لیے لباس و بدن کا طاہر ہونا شرط ہے۔

۳۔ جوتے کا تلوا اگر سیدھا ہو تو اسے زمین پر رگڑ لینے سے جوتا پاک ہو جاتا ہے۔ جوتوں سمیت نماز پڑھنے کے لیے ان کا نیا ہونا ضروری نہیں۔ تاہم اس بات کا لحاظ بھی رکھا جائے کہ مسجد کو صاف رکھنا بھی ضروری ہے۔

نوٹ: ......اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ نبی ﷺ کو مخفی امور کی اطلاع تب ہوتی جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی جاتی۔

---

(۷۸٦) اسناده حسن، سنن ابی داوٗد، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی النعل، حدیث: ٦٥٠۔ مسند احمد: ۳/ ۲۰، ۹۳۔ سنن الدارمی: ۱۳۷۸۔ صحیح ابن حبان: ۲۱۸۲۔ من طریق ابی نعامة بهذا الاسناد، وانظر رقم الحدیث: ۱۰۱۷.